اور رعیت انتظام کے فوایدسے علی قدر مراتب مستفید و بہرہ مند
ہوتی جاتی ہے

تعریف ریاست بھرتپور و اوصاف حمیدہ جناب فیض مآب ہزہائی نس حضور
مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

[illegible] در ریاست آئین [illegible] انتظام اور [illegible]
گورنمنٹ ہند کی زیادہ پیرو ہے خوش انتظامی و خوبی نظم و
نسق مین دیگر ریاستون سے فایق اور اعلے تر متصور ہے علی الخصوص
راج بھرتپور کے ملکی انتظام اور ضوابط و احکام مین اصول
سلطنت انگریزی کی مطابقت اور قوانین دولت انگلشیہ کی موافقت
ظاہر و آشکارا ہے اسی سبب سے یہہ راج رونق و سرسبزی ملک
حسن انتظام اور بہبودی رعایا مین سب ریاستون سے بہتر
ہے مگر اوسکی عظمت و فضیلت کا صرف یہی ایک سبب نہین
بلکہ انواع خوبیون سے اسکو ہندوستان کی اکثر ریاستون

بہ وثوق و اتحا حاصل ہے ؎

یہی خطہ ہے جو بوجہ ظہورِ انوارِ نااستنارہما و شہودِ لمعاتِ الٰہی یعنی
ولادت سری کرشن اوتار معبود ہنود کے برج بھومی نام سے مشہور
ہے اور کل ہندوستان مین قابلِ پرستش اور واجب التعظیم سمجھا
جاتا ہے اور اوسکے فرمان روایانِ عالی گہر والاتبار مہاراجہ
برج اندر کے خطاب سے معزز و ممتاز ہین کوہ ہمالہ سے رامیشر
تک اور حدودِ افغانستان سے برہما تک کی مخلوق صدہا کوس سے
باعتقادِ باطن و صدقِ ارادت اسی متبرک سرزمین کی زیارت
کیواسطے آکر سعادتِ دارین حاصل کرتے ہین اور اوسکی خاکِ پاک
کو موجبِ مغفرت و باعثِ نجات سمجھتے ہین کہ اسکی شہادت سری
مت بھاگوت وغیرہ معتبر شاسترون سے پیدا ہے ؎

قدرتی نعمتین مثل سیرابی و سرسبزی زمین و رونق و آبادی بلاد
و قصبات اور باشندگان علاقہ کی صورت و سیرت گفتگو و لیاقت و
اخلاق و عادات اجناس استعمال و معاشرت کا بکثرت پیدا ہونا عمدگی
ملک کیواسطے مجسم و فخر ہین راجپوتانہ کے شمالی و مغربی ممالک کو تو

[illegible] زمین و آسمان کا تفاوت ہے کہ وہان کے خشک و
بے برگ ریگستان مین انسان و حیوانات کے ہوش جاتے ہین خلق
دنیا کی نعمتون و عیش عشرت کے سامان سے بے بہرہ بلکہ محض ناآشنا
ہین پانی جو مایۂ حیات اور موجب رونق کائنات ہے صدہا فیٹ
کے عمق سے نکالا جاتا ہے کوسون تک کنوئن کا پتہ نہ لگے دس دس
کوس کے باشندے ایک ایک کنوے پر پانی بہرنیکے واسطے جمع
ہون درخت و روئیدگی کی صورت نظر نہ آئی بجز موٹھہ باجرہ
[illegible] کے سوائے کسی سواری کا گذر نہین [illegible]

چونکہ راجپوتانہ کے ممالک مختلفہ کی عمدگی زمین ترقی ملک کی
پیداوار اور کثرت و قلت آبادی کا حال ہر ایک ریاست کے رقبہ
اراضی اور تعداد آمدنی و آبادی فی مربع میل پر غور کرنے سے بہتر
اور کسی ذریعہ سے دریافت نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے کل ریاستوں
کے کوائف مذکورہ ذیل مین ترتیب وار درج کئے جاتے ہین ⁂

نام ریاست	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	آبادی فی مربع میل	آمدنی فی مربع میل	حاصل جمع آبادی آمدنی
بھرت پور	۱۹۷۴	۳۲۹	[illegible]	۱۶۶۰
دھولپور	۱۶۲۶	۳۲۲	[illegible]	[illegible]
الور	۳۵۷۲			

بوندی	۲۲۹۱	۹۷	[illegible]	۲۱۵
قرولی	۱۸۷۸	۱۰۰	[illegible]	۲۸۶
پرتاب گڈھ	۱۴۵۸	۱۰۰	[illegible]	۲۷۱
ڈونگرپور	۱۰۰۰	۱۰۰	[illegible]	۲۲۶
بانسواڑہ	۱۴۴۰	۱۰۰	[illegible]	۱۸۸
جودہ پور	۳۵۶۷۲	۵۰	[illegible]	۱۳۴
سروہی	۳۰۲۰	۵۰	[illegible]	۹۱
بیکانیر	۱۷۶۷۶	۳۰	[illegible]	۴۲
جیسلمیر	۱۲۲۵۲	۶	[illegible]	۱۴

اس سے ظاہر ہے کہ بھرت پور کا ملک راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون
سے زیادہ آبادان اور زرخیز ہے اور یہہ نتیجہ جسقدر قدرتی خوبیون یعنی
ہمواری سطح عمدگی زمین وسائل آبپاشی وغیرہ سے نسبت ہے اوسیقدر
حسن انتظام تعین جمع واجب محاصل معتدل انصاف پروری خبرگیری
وحق رسانی رعایا سے حاصل ہوئے ہین اس کثرت آبادی اور
افزونی پیداوار کی عمدہ دلیل یہہ ہے کہ جس حالت مین راجپوتانہ کی

دیگر ریاستون کے ہر گانوٴمین صد ہا بلکہ ہزارہا بیگہہ زمین قابل زراعت
غیر مزروعہ و بے تردد پڑی ہے اور کوسون تک نشان آبادی مفقود
ہے اس راج مین زمین کا کوئی قطعہ کاشت سے خالی نہین اور کوئی
مقام ایسا نہین ہے کہ جہان مدنظر مین آبادان قصبہ و دیہا بایل نہون *
اس علاقہ کی رعایا ایسی شایستہ و تربیت یافتہ ہی کہ مغربی ریاستون کے
خواندہ وذی حوصلہ لوگ بھی یہان کے عام باشندون سے طرز و طور اور
وضع داری اور کاملیت وہوشیاری مین دعوی ہمسری نہین کرسکتے
باوجودیکہ فیضان تربیت سرکار پایدار انگریزی سے ہر ریاست کے
لوگون کو کسیقدر لیاقت حاصل ہوگئی ہے اِلّا چند متعدد آدمیون کے
پردیسی صاحبان علم کی صحبت سے تمیز و وقوف حاصل کرتے ہین اور
کل ملک کے باشندون کے خلایق تربیت یافتہ دہلی و آگرہ و متھرا وغیرہ
بلاد مصدر صلاح ومنبع تہذیب کے شبانہ روزی ربط و ضبط آمد و رفت
وراہ و رسم سے ترقی پاتے ہین بہت فرق ہے ماورا اسکے انتظام
تعلیم خلایق و تربیت عوام بھی جیسا اس راج مین ہے ہر ایک ریاست مین
نہین ہے بلاشبہہ اکثر رئیسون نے اپنی دارالریاست مین مدارس

مقرر کرکے اشاعت علوم مین بہت کوشش کی ہے اور اون مدرسہ جات
مین متواتر چند طالب العلم بہت مستعد تیار ہوکر اعلےٰ درجہ کا امتحان دیتے ہین
گر مفصلات کا حال دیکہا جاوے تو بالکل نوبہ دگر ہے اور اونہین کے
علاقہ مین ایسے مقامات بھی ہین جہان کے لوگون کے دماغ مین تو شیخوا
و تدریس و تعلیم کا کبہی خیال بہی گذرا ہوگا مگر برعکس اوسکے بہرت پور میر
دار حکومت سے لیکر حدود ریاست تک ہر قصبہ دگانو مین سامان تعلیم یکسان
موجود ہین اور ہرجگہ کے اطفال حساب وکتاب و تحریر و تقریر مین
فواید علم سے بہرہ مند ہین ؛
اس راج کے اکثر مقامات یادگار واقعات تاریخی اور موقع معرکہ ہائے
عظیم اور مظہر صنعت صناعان ذوفنون ہونے کی وجہ سے بہت مشہور
و نامور ہین قصبہ کامہ معبد ہنود کے خوشنما و متبرک مقامات کی جو تعریف
شاسترون مین لکہی ہے اوس سے کل عالم واقف ہے قصبہ بیانہ کہ سابقاً
زبردست و عظیم الشان فرمان روایان کا پایہ تخت تہا غوری و
غزنوی و تیموری بادشاہون کی بے شمار فوج کے مقابلہ و معرکون
سے صفحات تاریخ عالم مین بہت شہرت و عظمت سے نمایان ہے اور

اوسکا وسیع و مستحکم قلعہ مع دیگر عمارات بالاے کوہ و نواح آبادی کے
ان مشہور واقعات کی مجسم شہادت ہے خانوہ کا میدان جسمین بمقابلہ
شاہنشاہ بابر اور سانگا رانا والی میواڑ کی نزاعِ سلطنت ہندوستان
فیما بین ہنود و اہل اسلام کے فیصلہ ہوا اسی راج مین واقع ہے اور
کمہیر جو ابتدا مین مہاراجگانِ ذیشان کا دارالحکومت تہا مہاراجہ
ہلکر کی فوج کثیر کی شکست اور اوسکے خلف کہنڈی راؤ کے [illegible]
کام آنے سے ناموَر ہے اور سب سے زیادہ قلعہ بہرت پور جہان علاوہ
سابقہ معرکون کی افواجِ سرکار اور نیز اہل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ایسا
مقابلہ ہوا کہ تاریخِ ہندوستان مین اوسکی کوئی نظیر نہین ؛
ڈیگ کے باغ و محلات تعمیر و مساحہ کی خوبی و وضع و قطع کی خوش اسلوبی
مکانات کی رنگینی و وسعت فوارون کی صنعت و کثرت تالابون کی طراوت
و سیرابی مجوزین صاحب فن کی کامیابی سے مثل روضۂ تاجگنج آگرہ
و قطب مینار دہلی کے عمدہ ترین مکانات دیار اور عجائبات روزگار سے
ہین کہ سیاحانِ عالم شوق ملاحظہ مین مقامات دور و دراز سے آتے
ہین اور مناظرہ محلات اور سیر باغات سے حظ وافر و فرحت بلیغ

حاصل کرکے عہد کی مکانات کے مداح اور مہاراجہ صاحب بہادر
کی مہمان نوازی کے شکر گذار جاتے ہین ۔
اور مقدم ترین خوبی اس ملک کی یہہ ہے کہ یہان کے فرمانروایان
صاحب اقبال عالی قدر والا منزلت شجاعت و جوانمردی مین
یکتای روزگار اور حاکم باوقار ہوئے ہین خصوصًا ابتدا زمانہ
مہاراجہ چندن سنگھ صاحب سے جنہون نے بلا اعانت کسی ہمسر اور
بے منت کسی شاہنشاہ مہتر کے صرف اپنی قوت بازو و دلاوری سے
و زور علو حوصلگی سے ممالک مختلفہ کو بہ تحت و تصرف مین لا کر عظمت
راج قائم کیا اور اوس ابتدائی زمانہ مین کہ
ہنگام برپا استواری کامل نمود تھی افواج شاہی محکوم افراز
زبردست کر اپنے ممالک سے بیس بار خارج کیا نواب فتح علیخان
معتوب شاہی اپنی ستم رسیدگی و مظلومی سے تنگ آکر استدعی اعانت و
دستگیری ہوا تو اوسکے حال پر رحم کرکے اسد خان وزیر سلطنت کو
کہ فوج گران سے حملہ آور ہوا تھا شکست فاش دی بلکہ خود وزیر
الا جنگ مین تہ تیغ کیا ۔ الغرض بجماعت اکبر مہاراجہ سوائی جی سنگھ

صاحب والی آمیر کی حمایت مین بمقابلہ اونکے بہائی بہادر سنگہ کی فوج
متفق مہاراجہ صاحب والی اودیپور اور مہاراجہ ہولکر پر غالب آکر ایسری سنگہ
کو جے پور پر قابض کرا دیا بخشی صلابت خان سپہ سالار افواج شاہی
کو مع جمعیت میدان جنگ مین محبوس کرکے دلاوران شاہی
مثل حکیم خان و رستم خان کو ہلاک اور علی قلی اور فتح علی کو مفرور کیا
افغانان فوج بنگش پر فوج کشی کرکے منصور علیخان صفدر جنگ
کو اونکی سرکشی و مقابلہ آرائی سے نجات دی اور ساتہیون کو ایسا
متفرق و منتشر کیا کہ بار دیگر تاب اجتماع و سرتابی نہ لاسکے [illegible]
کو کہ اپنی دولت مندی اور زور آوری کے زعم سے کسیکو ہمسر و ہمتا
نہین سمجہتا تہا مغلوب کرکے ایسا پاداش اعمال کو پہونچایا کہ اوسکی حیات
کا نام و نشان نہ رہا جب غازی الدین احسان فراموش کی غمازی سے
فرخ سیر بادشاہ نے گمراہ ہوکر منصور علی خان صفدر جنگ کی [illegible]
کی اوسکی اعانت مین دار السلطنت پر حملہ کرکے عساکر شاہی کو تباہ
و برباد اور شہر دہلی کو تاخت و تاراج کیا فرخ نگر و بہادر گڑہ کے بلوچ
رئیسون کو کہ ارکان سلطنت مین بہت قوی اور صاحب شوکت تہے پست کرکے

اون کے ممالک پر قبض و تصرف کیا اور دہلی کا از سر نو محاصرہ کرکے
شہزادہ بیشمار اور دولت لا انتہا حاصل کی کہ قلعہ دہلی کے ہشت دہاتی
کواڑ قلعہ بہرت پور شمالی دروازہ پر چڑھے ہوئے ہین اور ان فتوحات
عظمیٰ کی شہادت دیتے ہین اور ماہی مراتب جو دیگر رئیسون کو بجلدوی
خدمات عظیم شاہی ملا ہے اس راج مین بزور شمشیر و استحقاق فتح حاصل
ہوا ہے برسہا سے دیگر جبکہ اہلکاران جیپور کی بوجہ بدخاتی بر کہ
براہ کوتہ اندیشی لشکر چاترا سے واپس آنے مین سد راہ ہوئے تھے
لشکر عظیم سے میدان مانوڈہ مین شمشیر آزمائی کی اور فتنہ انگیزان
بدکردار کو کہ موجب نفاق و باعث فساد ہوئے تھے سزا سے اعمال کو
پہونچایا۔ اخیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے جسونت راو ہلکر
کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار افواج انگریزی کے تعاقب سے
جائے بہرت آیا تہا بمقتضاے راہ و رسم قدیم و حق مہمان نوازی خلعت جا
مین لیکر حملہ آورون سے ایسا مقابلہ کیا کہ تاریخ ہندوستان کے صفحات
مین اوسکی برابر کوئی واقعہ معرض تحریر مین نہین آیا ہے جس انگریزی
فوج نے قلیل جمعیت سے مظفر جنگ صوبہ دار دکن وڈویلی صاحب

فرانسیس نے نواب چندا صاحب کی متفق فوج کو خارج کرکے قلعہ ارکاٹ فتح
کیا تہا صرف ڈہائی ہزار سپاہ سے نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ
کی بے شمار فوج کو مغلوب کرکے میدان پلاسی کی دوامی نیکنامی حاصل
کی تہی بکسر مین شجاع الدولہ نواب اودہ کی ساٹہہ ہزار فوج کو صرف
آٹہہ ہزار آدمیون سے متفرق و منتشر کیا تہا نواب حیدر علی والی میسور
کو متواتر لڑائیون مین بیدم وجان بلب کرکے آخرکار اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان
کو نیست و نابود کیا تہا۔ قلعہ گوالیار کو کہ ناممکن التسخیر سمجہا جاتا تہا اس آسانی
سے لیا تہا کہ گویا اونکے ہی قبضہ مین تہا۔ احمدآباد مین بہ تحت جنرل
گوڈارڈ صاحب مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر دونون کا ایسا ناک مین
دم کیا تہا کہ کل مال و اسباب چہوڑکر بہاگ گئے۔ میدان علی گڑہ مین
مہاراجہ سیندہیہ کی کثیر التعداد فوج محکوم پیرن صاحب کو مغلوب
و مطیع کیا تہا۔ اور میدان لسواڑی مین مرہٹون کو ایسی شکست دی
تہی کہ ایک معرکہ مین اونکے سات ہزار آدمی ہلاک ہوئے اوسی فوج
انگریزی کے قلعہ بہرت پور کی فصیل کے سامنے مین آکر ہوش و
حواس ہمت و جرأت جاتی رہی چار دفعہ متواتر حملہ کیا مگر کوئی کارگر

ہوا پہلے دو حملون مین پانی کی طغیانی اور محافظان قلعہ کی
جانفشانی سے ایسا کشت و خون ہوا کہ انگریزی فوج کے جی چہوٹ
گئے تیسرے حملہ مین گورون نے ہندوستانی فوج کے ساتھ
دوبارہ مین شریک ہونے سے انکار کیا چوتھی مرتبہ اونکو سمجھا کر
اور غیرت دلا کر پہر حملہ کیا گیا تو اسی اثنا مین قلعہ کی ایسی مرمت
ہو گئی تھی کہ انکی کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخرکار تین ہزار سے زیادہ
آدمیون کا نقصان اوٹہا کے اور اپنا بارود و گولہ خرچ کر کے
جرنیل بہادر افسر کل جنرل لارڈ لیک صاحب کو بجز مصالحت
کے چارہ نہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی حکومت
کا نام صفحہ روزگار پر اس شہرت و نیکنامی سے ثبت ہوا کہ کل ہندوستان
مین صرف ایک بہرت پور کا ہی قلعہ ہے جسکی فصیل سے انگریزی
فوج پسپا ہوکر ہٹی ہے اس ایک بہادرانہ معرکے سے بہرتپور
کے جلیل القدر حاکمون کی اسقدر ناموری ہوگئی کہ اگر دیگر مہمات
عظیم جنکا اجمالاً ذکر ہوا ہے اور تاریخ ریاست مین حسب موقع
مفصل لکہی جاوینگی وقوع مین نہ آئی ہوتین تو کل روساء ہند

پر ان کا فخر و فضیلت قایم کرنے کیواسطے صرف یہی ایک سالک
کافی ہوتا جسطرح زمانۂ سلف کے مہاراجگان والا قدر نے فوج
کشی و دشمن کشی و ملک گیری سے سلاطین روزگار مین سرفرازی
حاصل کی ہے اوسیطرح مہاراجہ صاحبان حال نے خوش انتظامی
راج پروری و حقرسی رعایا سے آراستگی ملک و بلاد و قدردانی
اصحاب علوم و فنون مین اون سے زیادہ داد معدلت
وجہانبانی بخشی ہے ؛
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بہادر با تہی خوبی نظم و نسق و عدل گستری
و رعایا پروری و فیاضی و سخاوت مین رؤسا ہمسر فرمانروایان
ہم عصر مین طاق اور شہرۂ آفاق ہوئے ہین کہ انکی گنج بخشی و
داد و دہش نے ایک عالم کو مالامال اور رعب حکومت عادلانہ نے
ظالمان شیر صورت کو بکری از شغال کیا - اس زمانہ مین زمام رعایا
و عنان حکومت سر حضور فیض گنجور خداوند نعمت سکندر صولت
دارا حشمت انجم سپاہ فلک بارگاہ جمشید جاہ فیض مآب ہلال رکاب جناب
سری مہاراجہ بیرجشید رسوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر

بہادر جنگ گرینڈ کمینڈر ستارہ آف انڈیا دام اقبالہ و اجلالہ
کے دست اختیار اور قبضہ اقتدار میں ہے شکوہ حشمت جمشیدی تجمل
بزم خسروی صولت و دبدبہ سکندری جسکے دربار میں ہے یہہ خوبی
اقبال ہے شیر ژیان اوسکے قصر جلالت کا ایک سگ دربان
ہے عدل کا یہہ کمال ہے کہ گرگ تیز دندان اوسکے رعیت کے
مویشی کا ایک نگہبان ہے

قطعہ

شیر با پاس تو بے چنگال است	گرگ با عدل تو بے دندان است
ورنہ شیر است کنون روباہ است	ورنہ گرگ است کنون چوپان است

دادرسی و عدل گستری اسی بارگاہ فلک اشتباہ کا حصہ ہے اس
عدل وجود کے مقابلہ میں انصاف نوشیروانی اور سخاوت حاتم طائی
عجم و عرب کا پرانا قصہ ہے دادرسی و مظلوم نوازی کا زمانہ
ہے صحرائے عدم میں طائر ظلم کا آشیانہ ہے سیر چشمی و دریا دلی
بندگان حضور سے تمام خلائق آسودہ حال ہے فیض بخشی و عدل
گستری سے رعیت فارغ البال ہے محتاجوں کو حاجت سوال
کیا ہے غریبوں کے لئے ہر وقت سدا برت کھلا ہے ہر سول

کی کثرت علم کی اشاعت سے ہر قصبہ وگانو کے لڑکے ریاضی دان
ہین جابجا شفاخانون مین عمدہ علاج سے ہزار ہا مریض نیم جان
شفا پاکر دعاگو اور ثناخوان ہین ہر دم رفاہ عام کے کامون
پر نظر ہے بے شک ذات والاصفات حضور انور عاجزنواز
اور رعیت پرور ہے - فوج ظفر موج کی نوطرز اور زرنگار رنگ
خوشنما وردیون اور سرداران و افسران فوج کے ملون و منقش
اور زرین لباسون اور پرتلون پر عجب جوبن ہے سیتور کی
چہاونی حسن ترتیب لشکر اور فوج کی چمک دمک سے قطعہ گلشن
ہے اوسکا لشکر قیامت اثر قواعد جنگی و فنون حرب مین ماہر
و مشاق ہے شجاعت و بہادری دریسی و آراستگی مین شہرۂ آفاق
ہے کسکی زبان مین یہہ طاقت ہے کہ محامد ذات فیض سمات اور
محاسن صفات سراپا برکات کی تقریر کرسکے کسکے بیان مین یہہ
فصاحت ہے کہ سری حضور لامع النور کی بیدار مغزی اور
مدبرانہ حکمرانی سے جو ملک کو فواید اور نیک نتایج حاصل ہوئے
ہین بالتفصیل تحریر کرسکے اسلئے خالق یکتا سے بندگان حضور

کیواسطے ترقی جاہ وجلال کی آرزو اور افزونی دولت واقبال
کی تمنا اور عمر ابد اتصال اور عیش وکامرانی بے زوال کی دعا
سے جو اوسکے اظہار مدعا ہے اگرچہ مخفورے ابتداء کلام ہے تو مع
سرچا حضور پر اختتام ہے دیکھو کیا اچھا آغاز کیا خوب انجام ہے

ذکر تالیف کتاب

علم تاریخ کے فوائد لاانتہا اور معلومات زمانہ ماضی وحال کے
نتائج بے بہا اصحاب علم وہنر اور محققان عالی گہر پر بخوبی روشن
ہیں کہ سانحات روزگار سلف اور واقعات زمانۂ مختلف سے
وقوف وآگہی حاصل کرنا ہمیشہ سے مرغوب طبایع عوام اور
پسندیدۂ خاطر انام رہا ہے اور یہہ بھی لازمۂ انسانیت ہے
کہ جو شخص کسیقدر علم وشعور و نوشت وخواند سے بہرہ مند
ہوتا ہے اپنی فکر کی رسائی اور میلان خاطر کے بموجب کسی
مضمون پر طبع آزمائی کرکے کوئی تحریر صفحۂ روزگار پر بطور یادگار
کے چھوڑنا چاہتا ہے خصوص اس زمانہ میں سرکار ذوی الاقتدار

انگریزی کی قدردانی و فیاضی سے ہندوستان مین تصنیف
و تالیف نے اس کثرت سے رواج پایا ہے کہ ہر ملک کے حالات
پر عمدہ و مفصل کتابین لکھی گئی ہین اور قاعدہ ہے کہ اتفاق یا
زمانہ اور اقتضار آب و دانہ سے جو شخص جس ملک مین بود و باش
رکھتا ہے وہین کے حالات سے علم و آگہی حاصل کرکے اونکو
بطور واجب وطرز مناسبت احاطہ تحریر مین لاسکتا ہے چنانچہ
اسی خواہش مروج العام کے موافق کمترین عقیدت آئین
احقر العباد راسخ الاعتقاد جوالا سہاے خلفِ لالہ کرپا کشن صاحب
قوم کایتھ ماتھر ساکن قصبہ ہٹنہ ضلع گورگانوہ قسمتِ دہلی کو بھی
کہ اوایلِ عمر سے ملک راجپوتانہ کی چند ریاستو نمین رہا ہے
اور اب ایک مدت سے نمکخوارِ سرکارِ ابد پایدار جناب فیض مآب
سری حضور کرامت گنجور مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بھرتپور
یہ شوق دامن گیر ہوا کہ جس ملک مین رہا ہے وہان کی حالات
جسقدر تحقیقاتِ محققانِ ہنرور اور تصنیفاتِ مصنفانِ نامور
کے ذریعہ سے بہم پہونچ سکین جمع کرکے اصحابِ فضل و کرم

وہ حضرات عالی ہمم کی خدمت میں پیش کش کرے اور یہی اسکی زیادہ تر تحریک کا سبب یہہ ہوا کہ اسوقت تک اردو زبان میں کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی ہے جسمین راجپوتانہ کی کل ریاستون کے کوائف ملکی اور واقعات تاریخی جمع ہون البتہ انگریزی زبان مین کرنل ٹوڈ صاحب کی تاریخ راجپوتانہ کے قدیم خاندانون کے حالات کا مفصل دفتر ہے اور چند دیگر صاحبان عالیشان نے بھی بعض ریاستون کی تاریخین تحریر فرمائی ہین لیکن ان کتابون سے ہندوستانی لوگون کو جو صدہا مین سے چند انگریزی خوان ہوتے ہین بہت کم فایدہ پہونچتا ہے اور جو چند کتابین ہندوستانی صاحبون نے تصنیف کی ہین انمین صرف ایک ایک ریاست کے حالات ہین ایسی کتاب جسمین راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کا ابتدا سے اسوقت تک مفصل حال ہو کوئی نہین ہے اسواسطے مولف نے انگریزی و اردو کی کتب مفصلہ ذیل سے ترجمہ و انتخاب کر کے یہہ معلومات کا ذخیرہ فراہم کیا ہے اور اون کے مصنفان عالی قدر و الا منزلت کی

حق این بالعوض اس فیضان نعمت کے جو وقت تصنیف مجھے حوالہ انکا
کو پہونچا ہے اور جسکے ذریعہ سے میرا یہہ صحیفہ صفحۂ عالم پر ظہور پذیر
ہوا ہے بکمال شکر گذاری و احسانمندی دعاء خیر رحمت و افضال
الٰہی کرتا ہون

تاریخ راجستان تصنیف کرنل ٹوڈ صاحب

گزٹیر ہندوستان مولفہ مسٹر تہارنٹن صاحب

مجموعہ معہدنامجات مولفہ مسٹر ایچیسن صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند
صیغہ ممالک غیر

تاریخ جے پور تصنیف کرنل برُوک صاحب

تاریخ ضلع اجمیر تصنیف پنڈت مہاراج کشن صاحب

تاریخ راج بہرتپور تصنیف پنڈت بلدیو سنگہ صاحب سورج دوج

تاریخ راج بہرتپور تصنیف حکیم وحید اللہ صاحب بداون والہ

تاریخ راج الور تصنیف دیوان جیگوپال صاحب

ارژنگ تجارہ تصنیف شیخ محمد مخدوم صاحب

راجپوتانہ کے ملکی انتظام کی سالانہ رپورٹین ابتدا سنہ ۱۸۶۵ع

لغایت سنہ ۱۸۸۱ع کہ بحکم گورنمنٹ ہندوستان ہر سال منطبع و شائع ہوتے ہیں ۔

مضامین کتاب کی ترتیب ریاستون کی عظمت اور آمدنی و رقبہ کی کثرت کے لحاظ سے نہین ہوئی ہے مگر باعتبار مراتب محکمجات ایجنسی کے جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی رپورٹون مین ملحوظ رہتے ہین کل ریاستون کے حالات بلا لحاظ خوردی و بزرگی ریاست کے جس ایجنسی سے متعلق ہے اوسی کے ضمن مین لکھی گئی ہین اور حجم زیادہ ہونیکی وجہ سے کتاب کو تین حصون مین تقسیم کیا گیا ہے کہ ترتیب مضامین و تقسیم حصص و ابواب وغیرہ حسب تفصیل ذیل ہین ۔

حصہ اول

باب اول مجمل حالات کل راجپوتانہ ۔

دوسرا باب ضلع اجمیر و میرواڑہ ۔

تیسرا باب ایجنسی میواڑ ۔

حصہ دوم

حصہ سوم

ازانجا کہ سہو و خطا غلطی و قصور لازمۂ بشریت ہے اور خاکسار ذرۂ بیمقدار
کو عبارت آرائی و فصاحت کلام و صحت مضامین میں کسیطرح کا دعوی

نہین ہے بلکہ یقین کرتا ہون کہ اکثر الفاظ بے محاورہ و فقرات بے محل
سرزد ہوئے ہونگے اور بعض مضامین بہی غلط فہمی پر مبنی ہون گے اسواسطے
ناظرین با تمکین و شایقین مرحمت آئین سے دست بستہ استدعا ہے
کہ اگر کوئی غلطی و نقص نظر کرامت اثر سے گذرے تو براہ دریا دلی و
بندہ نوازی عفو و چشم پوشی کو کام فرماوین اور چونکہ اصحاب جود و
کرم کی قدر دانی اور فیض رسانی سے امید کامل اور یقین واثق
ہے کہ یہہ کتاب بہت جلد دوسری مرتبہ چہپیگی اور خاکسار کا ارادہ
ہے کہ طبع ثانی مین اصلاح و اضافہ مضامین اور بہتر ترتیب و زیادہ
صفائی و عمدہ اہتمام سے اوسکو اور بہی ترقی دیجاوے اسواسطے
یہہ بہی گذارش ہے کہ جو صاحب براہ نوازش و مہربانی اس مرتبہ کی
نقص و غلطیون سے اور کسی ریاست کے تازہ حالات و نامعلوم
کیفیتون سے اطلاع بخشین گے یا کوئی معتبر کتاب وہانکی تاریخ و
حالات کی بتلا دینگے اونکا راقم ممنونِ منت و شکور احسان ہوگا ۔

تمام شد

وقائع راجپوتانہ

باب اول

مجمل حالات کل راجپوتانہ

راجپوتانہ جسے راجستان اور راج ستہان اور رجواڑہ بھی کہتے ہین راجپوت قوم کی ریاستون کا مجموعی نام ہے ٭

شہاب الدین بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کیا اوسوقت سے بیشتر کے راجستان کی حدود تحقیق نہین ہین غالب ہے کہ شمال مین دریاے جمنا و گنگا سے آنصوب دامن کوہ تک پہنچی ہو قبل اسکے کہ مالوہ مین بجاے دہار کے منڈو کی اور گجرات مین بجاے انہلواڑہ پٹن کے احمد آباد کی مسلمانی سلطنتین قایم ہوئین ملک راجستان مین کل قطعہ ہندوستان کا مغرب مین دریاے سندہ تک مشرق مین بندیل کھنڈ تک اور شمال مین جنگل دیس واقع جنوب دریاے ستلج تک اور جنوب مین کوہ بندیاچل تک داخل تہا ٭

عجب اتفاق ہے کہ اس ملک کے طرفین کو یعنی مشرق و مغرب مین سندہ نامی ندیان واقع ہین مغربی سندہ تو جسکو قریب پشاور مین اٹک کہتے ہین اور ملک سندہ مین ہوکر گذری ہے مشہور و معروف ہے مگر مشرق مین بھی ایک سندہ ندی ہے کہ مالوہ مین سرونج سے بارہ میل جنوب مغرب مین پہاڑون سے نکلکر بجانب شمال نرور اور بعد ازان شمال مشرقی سمت مین سرحد بندیل کھنڈ و گوالیار تک رواں ہوکر بعد طے ۲۶۰ میل جمنا مین شامل

राजस्थान
थार
गड़
अनहलवा
डा पट्टन
सिरोंज
नरवर

ہوئی ہے اس شرقی سندھ سے مشرق کی طرف کے ہنا و رئیس غیر قوم اور اس وجہ سے
راجستان سے خارج سمجھے جاتے ہین ؛

مگر اس کتاب مین جن ریاستون کے حالات لکھے جاوینگے بلا امتیاز قوم صرف وہی ہین
ہین جو فی زماننا بہ تحت نگرانی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہین حالانکہ علاوہ
اونکے ہندوستان مین راجپوتون کی ریاستین بہت ہین اور برعکس اوسکے راجپوتانہ
مین سوائے راجپوتون کی دیگر اقوام کے رئیس بھی ہین پس راجپوتانہ جسکی تعریف اوپر
لکھی گئی ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۱۵ دقیقہ اور ۳۰ درجہ اور خطوط طول بلد
مشرقی ۶۹ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۷۸ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا
عرض غایت بیکانیر سے بانسواڑہ تک ۴۷۰ میل اور طول غایت دھولپور سے
جیسلمیر تک ۵۲۰ میل ہے ؛

اوسکے شمال مین بھٹیانہ و ہریانہ و رہتک و گوڑگانوہ کے اضلاع انگریزی واقع ہین
مشرق مین گوڑگانوہ متھرا و آگرہ کے اضلاع انگریزی اور راج گوالیار جنوب مین
علاقجات مہاراجگان سیندھیہ و ہولکر و گایکواڑ و جاورہ و اضلاع انگریزی متعلقہ احاطہ
بمبئی مغرب مین سندھ اور مغرب و شمال مین ریاست بھاولپور اور ملک بھٹیانہ ؛

اس وسیع ملک کا رقبہ کہ تفصیل اوسکی ہر ایک ریاست اور ضلع اجمیر و میرواڑہ کے
بیان مین لکھی جاویگی بقدر ۱۲۳۵۶۶ مربع میل ہے اور مجموعہ آمدنی سالانہ تخمیناً ۲۳۰۱۲۲۹۱
روپیہ اور آبادی تخمیناً ۹۷۵۲۰۹۱ باشندون کی ہے اور اس کل ملک مین انگریزی ا
ہندوستانی فوج اس تفصیل سے ہے

توپین		سواران	پیادگان
۱۱۲۹	قلعون کی ۸۹۵ / میدان کی ۲۳۴	۱۲۱۱۲	۶۲۷۰۴

علاوہ سرکاری ضلع اجمیر و میرواڑہ کے یہ ملک اٹھارہ ریاستوں میں منقسم ہے اس
ملک کا انتظام نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے ایک صاحب ایجنٹ
بہادر کو کہ صاحب ممدوح ضلع اجمیر و میرواڑہ کیواسطے چیف کمشنر بھی ہیں مفوض ہے —
اگرچہ اونکا دار الحکومت اجمیر ہے مگر بوجہ خنکی آب و ہوا کے بیشتر اوقات کوہ آبو پر تشریف رکھتے
ہیں اور ایام سرما میں ریاستوں کا دورہ کرتے ہیں اجمیر میں رہنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے تحت میں حکام صاحبان پولیٹکل
ایجنٹ و اسسٹنٹ و سپرنٹنڈنٹ ہیں اور ان میں سے بعض مستقل ہیں اور بعض بطور
خاص کسی واسطے انتظام اندرونی ریاستوں کے یا تو ایام نابالغی رئیس میں یا بوجہ بد انتظامی
ایجنسیوں کے مقرر ہیں اور ہر ایک ریاست ایجنسی یا ماتحت میں سے کسی سے متعلق
ہے سابق میں علیحدہ انتظام تھا اودے پور و جے پور و جودھپور و ہاڑوتی کی بڑی ریاستوں
میں علیحدہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ مقرر تھے اور بعض ریاستوں میں وقتاً فوقتاً بوجہ
خاص کسی ضرورت کیواسطے ہو جاتے تھے اور باقی بارہ ریاستیں ایجنسی راجپوتانہ سے
متعلق چلی جاتی تھیں مگر [illegible] میں کرنل کیٹنگ صاحب نے کل ریاستوں کو صاحبان
پولیٹکل ایجنٹ و اسسٹنٹ کے سپرد کر کے اپنے محکمہ میں صرف ہدایت و نگرانی کا کام رکھ
لیا ہے اب ریاستوں کا نقشہ حسب تفصیل ذیل ہے —

متعلق ایجنسی میواڑ — میواڑ جسکا دار الریاست اودے پور ہے — ڈونگر پور —
بانسواڑہ — پرتاب گڑھ —

متعلق ایجنسی جے پور — جے پور جسکے ملک کو ڈھونڈھار کہتا ہے — کشن گڑھ —
متعلق ایجنسی مارواڑ — مارواڑ جسکا دار الحکومت جودھپور ہے — جیسلمیر —

متعلق ایجنسی راجپوتانہ شرقی — بھرت پور[9] — الور[11] دہولپور — قرولی[12] —
مگر دریبولا الور و دہولپور مین بوجھہ نابالغی رئیسون کے علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
مقرر ہین اسواسطے ایجنسی راجپوتانہ شرقی سے صرف قرولی و بھرت پور متعلق ہین
متعلق ایجنسی ہاڑوتی — بوندی[13] — کوٹہ[14] — جہالاواڑ[15] — ٹونک[16]
بالفعل کوٹہ و جہالاواڑ مین انتظام کیواسطے علیحدہ پولٹیکل ایجنٹ ہین
متعلق اسسٹنٹی سجان گڈہ — بیکانیر[17]
متعلق سپرنٹنڈنٹی سروہی — سروہی[18] — سابق مین یہہ خدمت ایک صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو تھی اور اب صاحب کمینڈنگ افسر چھاونی ایرن پورہ کو
مفوض ہے —
یہہ تفصیل صرف اٹھارہ ریاستون کی ہے انکے سوائے چند دیگر ریاستین بطرز خاص
انہین ریاستون سے متعلق ہین مثلاً ریاست شاہ پورہ کہ بابت پرگنہ کچہرکہ ماتحت
راج میواڑ اور بابت پرگنہ پھولیہ ماتحت سرکار انگریزی ہے اور سابقاً ضلع اجمیر سے
متعلق تھی ۱۸۶۹ع سے متعلق ایجنسی ہاڑوتی ہوگئی ہے — ریاست کھیتڑی کہ ماتحت
راج جے پور ہے باعتبار پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ سرکار انگریزی ایجنسی جے پور سے متعلق ہے
— ریاست لاوہ کہ سابقاً ماتحت و خراج گذار ریاست ٹونک تھی ۱۸۶۸ع سے علیحدہ
ہوکر متعلق ایجنسی جے پور ہوگئی ہے گو وہی خراج اب بھی داخل ایجنسی ہوکر ٹونک کو دیا
جاتا ہے — راجہ نیمرانہ خراج گذار الور کا خراج بھی بہ تعارف ایجنسی ادا ہوتا ہے —
جاگیرداران ملانی ماتحت مارواڑ بھی زرخراج ایجنسی مارواڑ کی معرفت دیتے ہین اور
وہان ایک حاکم علیحدہ بہ تحت صاحب پولٹیکل ایجنٹ رہتا ہے ؛

نقشہ راجپوتانہ

فصل اول

جغرافیہ راجپوتانہ

ایسے کثیر الرقبہ ملک کی قدرتی ہیئت اور کیفیت کا مختلف ہونا لازمی ہے اور واقعی یہہ حال ہے کہ اوسکا ایک حصہ کا صورت حال دوسرے سے بالکل مطابق نہیں مثلاً جس شخص نے جنوب مشرقی ممالک میواڑ و ہاڑوتی کی زرخیز و چکنی سیاہ زمین کو دیکھا ہی وہ شمال مغرب کے ویران وحشت انگیز ریگستان کو پسند نہیں کرسکتا اور اسیطرح جس نے جنوب مغربی کوہستان کی سیر کی ہے وہ مشرقی سیر حاصل و آباد ان اضلاع کو اون سے مشابہ نہیں کرسکتا۔

اگر باعتبار قدرتی اوضاع و اطوار کے راجپوتانہ کو علیحدہ قسمتون مین تقسیم کیا جاوے تو کل ممالک جو کوہ ارابلی سے شمال اور شمال مغرب مین واقع ہین اور اونکا رقبہ قریب ستر ہزار مربع میل ہے اور مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر و شیخاواٹی اونمین داخل ہین ایک قسمت مین شمار کیے جاوینگے البتہ اسمین بھی بعض جا بر خطہ جات سیراب ہین مگر علی العموم یہہ کل ملک ویران بیابان ہے کہ جا بجا ریت کے ٹیلہ اور کہین کہین جھاڑیان ہین اور جون جون مغرب کی طرف بڑھتے جاوین یہہ ویرانی زیادہ نمایان ہوتی جاتی ہے۔

اس ریگستان اور مالوہ و ہاڑوتی کی ہموار سرزمین کے درمیان کوہ ارابلی واقع ہے اوسکے اجزای سلسلہ پہیلکر ریت کو مشرق کیطرف بڑھنے نہیں دیتے ہین اور جہانتک یہہ پہاڑ ہے وہ کوہستانی قسمت ہے میواڑ کا جزو اعظم اور بانسواڑہ

ڈونگرپور و پرتاب گڈھ کی ریاستین اس قسمت مین داخل ہین یہہ حصہ اگرچہ کوہستان ہے مگر قطعات اراضی جو ان پہاڑون کے درمیان واقع ہین چکنی سیاہ مٹی کے ہین اور اونمین روئی افیون ونیشکر وگیہون اجناس اعلے پیدا ہوتی ہین ॥
ہاڑوتی کی ریاستون مین کہ جنوب مشرقی قسمت ہے پہاڑ اور میدان عنقریب برابر ہین اور میواڑ کے پہاڑون کی مقابلہ مین یہہ پہاڑ کم بلند ہین تاہم اون سے آمد رفت کی راہ بند ہے ہاڑوتی خوشنما ملک ہے اوسمین سر درختی بہت ہے اور زمین اوسکی اول قسم کی ہے مشرقی اور متوسط حصہ مین غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے شمال مین الور کے قریب اور جنوب مین قرولی کے گرد و نواح کی زمین پہاڑون سے گھری ہوئی ہے مگر درمیان مین بہت کشادہ وخوشنما پہاڑ ہین اور زمین نرم ممالک مغربی وشمالی کی زمین سے بہت مشابہ ہے اس حصہ کی آبادی بحساب مربع میل دیگر حصص کے آبادی سے بہت زیادہ ہے باوجود اختلاف شکل وصورت کے مسافر خواہ کسی حصہ مین جاوے قلعات سب جگہہ ملتے ہین بعض چھوٹی چھوٹی متفرق پہاڑیون پر ہین بعض بڑے مسلسل پہاڑون پر ہین اور بعض صرف زمین پر زمانہ سلف کی ان یادگارون سے ملک کی تاریخ صاف نمایان ہے عنقریب ہر گانون مین جو کسیقدر بڑا سمجہا جاتا ہے چھوٹا یا بڑا قلعہ موجود ہے اور کم وبیش ہر ایک کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور ہر ایک مین توپ وغیرہ سامان جنگ رہتا ہے ॥
ان قلعات مین سے اکثر غیر ممکن التحصیر سمجہے جاتے ہین اور افواج ایشیائی کے مقابلہ مین واقعی وے ایسے ہی ہین مشہور ترین قلعات رنتھنبور وجالور وگاگرون وشیر گڈھ و شاہ آباد وسلومر وچیتوڑ ہین اور ابتک وہان کے لوگون کو اسقدر وہم ہے کہ ایسی

آدمی کو قلعہ کے اندر بہت پس و پیش سے جانے دیتے ہین ٭

پہاڑون کا ذکر

کوہ اراولی کہ جنوب مغرب مین حدود سروہی و میواڑ سے شمال مشرق مین اجمیر سے
بیش بین کوس تک پھیلا ہوا ہے راجپوتانہ کو دو غیر مساوی حصون مین تقسیم کرتا ہے اور
درمیان مغربی ریگستان اور مشرقی و جنوبی زرخیز و سیراب سرزمین کی قدرتی
حد ہے۔ جنوبی سمت مین وہ کئی شاخون سے مشرق کیطرف پھیلا ہے اور چھوٹی
چھوٹی پہاڑیون سے مسلسل ہوکر بندھیاچل سے جاملا ہے۔ اور شمال مین اجمیر سے آگے
پست ہوگیا ہے اور علیحدہ علیحدہ حصون واقع شیخاواٹی و ریاست الور مین متفرق ہوکر کنارے دریا
جمن دہلی کے قریب ختم ہوا ہے ٭

اراولی کا آغاز عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ قریب دیجا
چھپانیر سے سمجھا جاتا ہے اور انجام عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد
مشرقی ۷۵ درجہ پر متصور ہوتا ہے ٭

اجمیر سے جنوب مین یہ پہاڑ اقسام درختون سے ملبوس ہے اوسمین خونخوار حیوانات
مثل شیر بگھیرے ریچھ وغیرہ اور انسان کہ وحشت و خونخواری مین حیوانات سے کم نہین
ہین پناہ پذیر رہتے ہین انہین پہاڑون مین بھیل و گراسیہ رہتے ہین اور مسافرین و
تاجرین کو بلکہ کسی فوج کو جو اونکے خلاف جاوے تاخت و تاراج کرتے ہین نواح ادیپور
و سروہی مین بقول کرنل ٹوڈ صاحب قدیم نسل کے باشندے ابتدائی جہل اور وحشیانہ
خود اختیاری مین رہتے ہین کسی سرکار کی اطاعت نہین کرتے اور نہ کسی کو خراج دیتے
ہین مگر برادرانہ حکومت کی پابندی سے اپنے موروثی افسرونکی جو بلفظ راوت مشہور ہین

नेर

टाड

فرمان برداری کرتے ہین — اسطرح اوکنا کا راوت وقت ضرورت پانچہزار کا جمع کرسکتا ہے اور اسیطرح دیگر راوت فوج کثیر فراہم کرسکتے ہین اونکی جھونپڑیان گھاٹون مین چراگاہون کے قریب یا متفرق محفوظ مقامات پر بنی ہوئی ہین ؛

ریاست سروہی مین ارابلی پہاڑ زیادہ ارتفاع پاکر کوہ آبو کے نام سے مشہور ہوا ہے اوسکے گرو شکہر سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فیٹ بلند ہے باینہمہ کہ اس بلند پہاڑ کا ہمسر اس کل سلسلہ مین نہین ہے تاہم بعض مقامات اوسکے صرف ۳۵۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین کرنل ٹوڈ صاحب نے اس گرو شکہر کو ہندوستان کا اعلے ترین مقام لکھا اور اوسکی بلندی کوہ ارابلی سے پندرہ سو فیٹ زیادہ قرار دی ہے ؛

مگر کوہ آبو ارابلی سے بالکل ملا ہوا نہین ہے اوسکے اور ارابلی کے درمیان شمال مین پست پہاڑیان واقع ہین اور مشرق مین روہیڑا کا میدان عظیم ہے ؛

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین یہہ پہاڑ متفرق شکہرون اور دہارون کا سلسلہ تہا مابعد حرکت آب وہوا سے سنگریزہ سے بھر گیا ہے کیونکہ کوئے کھودے جاتے ہین تو اونمین چکنی مٹی اور ریتہ متواتر تہون مین نکلتا ہے زیادہ تر پہاڑ مین سنگ خارا ہے ؛

مغرب کی طرف سے کوہ ارابلی سروہی و اجمیر کے درمیان دیوار ناقابل گذار نظر آتا ہے میواڑ کی طرف سے اوسکی بلندی بہت مکرر عمود وار ہے مشرق کی طرف سے ایسا نہین ہے ؛

ان پہاڑون مین درّے بہت کم ہین اور جو ہین سب دشوار گذار ہین نیر اور ایدر کے درمیان کہ ڈہائی سو میل کا فاصلہ ہے صرف دلیسوری گہاٹے مین ہوکر ایک سڑک ہے

سلسلہ سے فروتر کوہ ارابلی جنوب کیطرف رجوع ہوا ہے اور میواڑ ڈونگرپور کے پہاڑون
سے ملگیا ہے اور پھر بتدریج جنوب کیطرف گذر کر کوہ بندریاچل سے کہ ہندوستان ودکن
کی سرحد ہے چمپانیر کے قریب ملگیا ہے اگرچہ ارابلی کی بلندی شمال کیطرف بھی زیادہ
ہے مگر لناواڑہ ڈونگرپور وآئیدر واقع جنوب سے آسپا بھوانی اور راودے پور
تک بھی بہت بلند ہے اس نواح مین مالوہ کی سب ندیان شمالی سمت مین روان ہوکر
اور پیچ وتاب کہاکر چنبل مین شامل ہوتی ہین ؛

کوہ ارابلی سے جنوب مشرق کی زمین شمال مغرب کی زمین سے زیادہ سیراب اور زیادہ
ارتفاع کی ہے - اس نواح کے پہاڑ جنمین میواڑ بانسواڑہ ڈونگرپور وپرتاب گڈہ
کے پہاڑ داخل ہین جنوب مشرقی سمت ارابلی سے مشابہ ہین جنوب بھیندر وار واقع
میواڑ سے پست پہاڑون کے درمیان تالاب دیبر تک راستہ ہے ؛

میدپات یعنی میواڑ کی ہموار زمین کو دیکھا جاوے تو اوسکی ندیان دامن ارابلی سے
نکلکر بیرس اور بناس مین شامل ہوتی ہین اور پتار یعنی پہاڑی سطح وسط ہند کے
سبب سے چنبل مین شامل نہو سکے ہین ؛

اضلاع واقع مغرب ندی بیرس مین پہاڑ بالکل جنوبی حصص ارابلی کے مشابہ ہین مگر
مغرب کیطرف پہاڑون کی شکل بالکل مختلف ہے اور تین علیحدہ سلسلون سے
مشرق سے مغرب کی طرف پھیلی ہوئی ہین ہر ایک سلسلہ کے ارتفاع مین فرق بہت
کم ہے بعض مقامات پر بالکل عمود دار ہین اور نالون سے بکثرت منقطع ہین یہہ پہاڑ
چیتوڑ سے مشرق کیطرف مہاراجہ سیندھیہ کے ممالک جاود ونیمچ اور ایک علیحدہ
ضلع راج میواڑ اور ہلکر کے پرگنات رام پورہ وبہان پورہ ونندرہ وگاگرون

علاقہ کرٹہ مین ہوکر کالی سندہ ندی تک پہیلی ہوئی ہین ؞

چینوٹ کے قریب پہاڑی سطح پر چڑھ کر رتن گڈہ و سنگولی و کوٹہ کو کہ صرف وہی ایک
قابل گذر راستہ ہے دیکہا جاوے تو تین قطعات نظر آوینگے اور چنبل پار کو نظر ڈالنے
پر ہاڑوتی کی سرحد مشرقی کہ قلعہ شاہ آباد سے محفوظ ہے دکہائی دیگی ؞

تین قطعات مذکور اس تفصیل سے ہین ـــ

آبو سے کوٹہ تک لب دریاے بیٹوہ ایک طرف اور دوسری طرف آبو سے
چنبل تک اور چنبل سے بیٹوہ تک اونکے وسط مین کوٹہ پر بیٹوہ ندی سمندر
سے ایک ہزار فیٹ برتر اور اودے پور کے شہر دگہاٹ سے دو ہزار فیٹ برتر ہے
پہر خط کہ خط جدی سے بہت قریب ہے طول مین صرف چہہ درجہ کے برابر ہے تاہم
اس مختصر عرصہ مین باشندگان و پیداوار ملک مین بہت اختلاف ہے ؞

ان پہاڑون مین زلزلہ اکثر ہوتا ہے اور کم سے کم دس سیکنڈ سے تیس سیکنڈ تک
رہتا ہے سنہ ۴۸ء مین ایسا سخت زلزلہ ہوا تہا کہ دلواڑہ کے مندر کی محرابین شکست
ہوگئین اور چند مکانات گر گئے پہر دوسری دسمبر سنہ ۶۹ء کو سات بجے شام کے ایسا
زلزلہ آیا کہ شمال مین بفاصلہ ۱۲۰ میل ٹوڈگڈہ تک معلوم ہوا وسط پہاڑ پر سے دیکہنے
پر پہاڑون کے سرون پر صدہا قلعات کی اور درمیان مین ندی نالون کی بہنے کی عجیب
کیفیت نظر آتی ہے میواڑ کی سرزمین نہایت زرخیز ہے اور رود ریتہ جو شمال ابابلی
مین بکثرت ہے اس ملک مین کہین نہین ملتا متفرق پہاڑون کے گرد دور دور تک
پہاڑی زمین ہے اور سنگ ریزے اسقدر ہین کہ اونکے سبب سے زراعت نہین ہوسکتی
ہے کوٹہ و بوندی کے پہاڑون کے جانبین کی زمین ویسی ہی عمدہ ور

اب ملک پتار یعنی پہاڑی سطح سرزمین وسط ہند پر غور کرنا چاہیے کہ وہ بندیاچل جنوب
مین اور ارابلی مغرب مین ہونے سے اوسکے حدود بخوبی واضح ہین اس ملک مین آٹل گڑھ
سے براستہ چیتوڑ وجاود و دانتولی ورام پورہ و بہان پورہ وگھاٹہ مکندرہ ر
گاگرون جہان کالی سندہ ایکلیرہ اور پھر گو اس کے تنگ راستہ مین ہوکر گذری ہے
اور پاربتی بوجہہ کم ارتفاع مالوہ سے ہاڑوتی مین آئی ہے اور پھر راگھوگڈہ وشاہ آباد و
غازی گڈہ وگسوانی وجاودوتی کے دورہ کیا جاوے اور پھر اوسی مقام سے براہ ڈبلانہ
وآندرگڈہ ولاکھیراے ورنتھنبور وقرولی وہولپور تک زمین کو دیکھا جاوے تو اس
ملک کے نشیب وفراز وناہمواری کا حال بخوبی معلوم ہو کہ مغرب سے مشرق کیطرف کسقدر
پستی ہے اور چنبل ندی پہاڑی زمین مین کس پیچ وتاب وزور شور سے گذرتی ہے
اس ملک کے شمال ومشرق مین لال سوٹ علاقہ جے پور سے لیکر ہنڈون ہوکر بیانہ
ورو پباس واقع راج بھرت پور تک سرخ وسفید پٹیون کے پتھر کا پہاڑ ہے اس کے
شمال مین ریتکی زمین ہے چنانچہ ایسی ہی زمین پر شہر جے پور واقع ہے بیانہ وہنڈون
سے قرولی بھی بذریعہ اوسی قسم کے پہاڑ کے علیحدہ ہوئی ہے مگر اوسکی زمین قرب و
جوار کی زمین سے غیر مشابہ نہین ہے بعض مقامات پر جہان کشادہ ہے زراعت بکثرت
ہوتی ہے مگر بعض جا پہاڑی ہونیکی وجہہ سے زراعت نہین ہوتی ہے ۔

ارابلی کے نہایت جنوبی حصہ واقع سروہی میواڑ کے شمال مین متفرق سنگ خارا کے
پہاڑ ہین ان پہاڑون کے قریب تو زمین سیراب ہے مگر فاصلہ دراز پر بہ تدریج علی الخصوص
شمال کی طرف تھوڑا ہوتی گئی ہے یہہ پہاڑ لونی ندی تک شمال مغربی سمت مین واقع ہین
اور اونکا ارتفاع آٹھہ سو سے گیارہ سو فیٹ تک ہے اکثر کی ساخت نہایت عجیب اور

آتشی پہاڑون سے بہت مشابہ ہے ؛

اربلی سے مغرب کا ملک تہل کا ٹیبہ ہے - اس موت کی سرزمین مین نہایت دلچسپ شئے لونی ندی ہے کہ کوہ اربلی سے مغرب مین گر کر کتنی ہی شاخون سے ریاست جودھ پور کے عمدہ قطعات کی آبپاشی کرتی ہی اوسکے کنارہ پر سے مارواڑ کا وسیع خاکی ملک جسکا اصلی نام مارستہل یعنی سرزمین موت ہے صاف نظر آتا ہے ؛

جنوب مین لونی ندی کے شمالی کنارہ سے اور مشرق مین سرحد شیخاواٹی سے ریگستان شروع ہوتا ہے - بیکانیر و جودھپور و جیسلمیر ریگستان ہی مین ہین اور جسقدر مغرب کو بڑھتے ہین اوسیقدر ریتہ کثرت سے آتا ہے اور پہاڑ بہت کم ہین البتہ جیسلمیر کے شمال مین ایک پہاڑی چٹی کے پتھرون کا مشرق سے مغرب مین واقع ہے ؛

جیسلمیر کے ہر طرف خاکی جنگل ہے صرف وہی قطعہ جہان دارالحکومت ہے سیراب ہی وہان جو گیہون چاول پیدا ہوتے ہین ؛

اگرچہ کل ملک مارستہل کہلاتا ہے مگر اصل مین یہہ نام صرف اوسی ملک کا ہے جو راٹھور نسل کے راجپوتون کے تحت حکومت مین ہے ؛

جودھپور کے گرد کی زمین عجیب ہے مہاراجہ صاحب کا محل کہ شہر کے اوپر واقع ہے گویا خاکی سمندر کے وسط مین ایک جزیرہ ہے اور پہاڑ کے پتھر اکثر مقام پر زینہ کے مشکل ہین بالوترہ واقع لب لونی سے شمال و مغرب مین قطعات معروف دہات واودہ سوہرہ اور مغربی حصہ ملک جیسلمیر اور عریض مستطیل کہ درمیان جنوبی حدود واودپوترہ و بیکانیر کے واقع ہے بالکل ویران و بیابان ہے مگر ستلج سے کچھہ کے رن تک کہ طول مین پانسو میل اور عرض مین پچاس سے سو میل تک مختلف ہے جابجا قطعات سیراب ہوتے ہین

اور وہان طرفین کے لوگ مویشی چراتے ہین اس ملک مین پانی کے چشمے تیز رآر پار دور کہلاتے ہین - اس کل ملک واقع ریاست ہاے جودہ پور و بیکانیر و جیسلمیر مین بجانب شمال حدود دہاول پور تک ریت کے ٹیلے بہت بلند پہاڑ کے ہمشکل ہین اونپر چھوٹی چھوٹی جہاڑیان ہین کہین کہین سیراب قطعات ہین اور کہین برسات کے بعد پایاب تالاب بہی ملتے ہین مگر علی العموم کل ملک مین پانی نایاب ہے اکثر سطح زمین سے دو سو چار سو فیٹ کے عمق پر ہوتا ہے جہان قریب ہے زیادہ تر شور ہوتا ہے پانی جمع کرنیکے واسطے پختہ حوض جنکو ٹانکہ کہتے ہین بنا لیتے ہین اونمین برسات کا پانی فراہم کیا جاتا ہے جب وہ خرچ و خشک ہوجاتا ہے تو پہر اونہین عمیق کنون کے پانی سے کام چلتا ہے ۞

بیکانیر مین ایک کنوان تین سو چار سو فیٹ عمیق کھدواتہا اوسمین ایسے زور سے پانی نکلا کہ ساٹہہ فیٹ کے عمق تک بہرگیا اور دس فیٹ سے زیادہ پانی کم نہوا اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ نو دس میل کے فاصلہ پر کنوون مین جو چیز گرگئی تہی اس کوئے مین سے نکلی ۞

راجپوتانہ کے اور پہاڑ جو حصص ارابلی نہین سمجہے جاتے ہین یہہ ہین اول وہ جسپر جودہ پور شہر آباد ہے - دوم بوندی اور راندر گڈہ کے پہاڑ کہ مثل جزیرہ ہموار سطح پر واقع ہین سیوم کوہ مکندرہ جسکا درہ واقع ہاڑوتی کرنل مونسن صاحب کی بازگشت سے نامور ہوا ہے چہارم سراج محل کا پہاڑ واقع علاقہ جے پور و ٹونک جسکے درمیان سے بناس ندی گذری ہے پنجم الور و قرولی کے پہاڑ ششم میواڑ ڈونگر پور پرتا بگڈہ کی کوہستانی زمین ۞

جہیل و تالاب

سانبھر راجپوتانہ میں قدرتی جھیل صرف سانبھر کا ہے یہہ جھیل جے پور و جودھپور کے علاقہ میں خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۲ دقیقہ و ۲۷ درجہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۹ دقیقہ و ۷۵ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے مشرق مغرب بائیس میل طول اور دو سے چھ میل عرض اور قریب پچاس میل محیط ہے۔ مگر یہہ وسعت اوسکے موسم برسات کی ہے جب پانی کی شوریت کم ہوجاتی ہے موسم گرما میں پانی بہت خشک ہوجاتا ہے اور نمک بکثرت جمتا ہے نمک دھوپ میں رکھا جاتا ہے کہ خشک و سخت ہوجاوے۔ ابتدا میں سرخی آمیز ہوتا ہے اخیر میں بہت صاف اور خوش ذائقہ ہوجاتا ہے اسکے جنوبی کنارہ پر شہر سانبھر عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۳ دقیقہ پر واقع ہے۔

تالاب ۔ راجپوتانہ کی عمدہ ترین خوبیوں میں مصنوعی تالاب ہیں کہ اس ملک میں اکثر مقامات پر ملتے ہیں سانبھر کی قدرتی جھیل سے دوم درجہ پر ڈھیبر کا تالاب سب سے وسیع ترین ہے مگر باعتبار صنعت کے کنکرولی راج نگر واقع میواڑ کا تالاب سب سے عمدہ ہے اس بند کی دیوار طول میں دو میل سے کم نہیں ہے بڑے آثار و بلندی اور عمدہ مصالح سے تعمیر ہوا ہے اور اوسکے استحکام کیواسطے خام پشتہ ہے بعض مقام پر اس دیوار کی بلندی چالیس فٹ ہے اور کنارہ پر سنگین ہے اس تالاب کا رقبہ بارہ میل مربع ہے اور عمق بھی بہت ہے الغرض یہہ تالاب ہندوستان کی عمدہ چیزوں میں سے ہے۔

ندیاں

چمبل ۔ راجپوتانہ میں سب سے بڑی ندی چمبل ہے کہ وسط ہند سے قلعہ ہنگلاج گڑھ کے قریب اس ملک میں داخل ہوئی ہے اس قلعہ میں مہاراجہ صاحب ہلکر اپنے معزز

قبیلون کو رکہا کرتے تہے کوٹہ اور بوندی کی ریاستون کو علیحدہ کرکے یہہ ندی جے پور و
قرولی و دہولپور اور ممالک سیندہیہ کے سرحدی خط بنی ہے ؀
قرب و جوار کوٹہ مین چمبل ندی نہایت خوبصورتی سے بہتی ہے عمیق پانیکا عریض چشمہ سبز
وخوشنما بلند پہاڑون کے درمیان ٹھراتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے - اس ملک مین شکاری
جانور بکثرت ہین اور کوٹہ کا رئیس اس شکار کا بہت نازان ہے اور اپنے مہمانون کو
دار الریاست سے صرف ایک گولی کی مار کے فاصلہ پر اوسکی سیر کہاتا ہے کیونکہ سرخ رنگ
پہاڑون کے خوشگوار سایہ مین شیر لب آب آپڑتے ہین اور جب اونکو آدمی جاگتا
ہے توکشتی کے سوار شکاری دریا مین سے باسانی مار لیتے ہین ؀
چمبل کا مخرج مالوہ مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ
۴۵ دقیقہ پر چہاونی مئو سے آٹہہ میل جنوب مغرب مین ہے اور چہاونی مذکور سطح
سمندر سے ۲۰۱۹ فیٹ بلند ہے اول شمال کو روان ہوتی ہے ؀
کوہ بندیاچل کا سلسلہ جہان سے چمبل نکلی ہے جنپاؤ کہلاتا ہے اگرچہ مالکم صاحب نے
لکہا ہے کہ یہہ مخرج برائے نام ہے کہ وہان سے پانی ہمیشہ نہین نکلتا ہے اور موسم
گرما مین اکثر دور تک خشک رہتی ہے - شاید ایسا ہی ہو مگر پندرہ میل کے فاصلہ پر
سڑک مئو و دہار کے اچانہ منانہ کے گہاٹ پر ساٹہہ فیٹ عریض ہے اور تہوڑی
بہت ہر موسم مین بہتی ہے - اسی میل کے فاصلہ پر اوسمین جانب چپ سے ایک ندی
جسکو چمبلہ اور چمبلا کہتے ہین شامل ہوتی ہے اور وہانسے دس میل پر اوس مین انگری
ندی جنوب مغرب سے شامل ہوتی ہے - وہان سے پندرہ میل پر قصبہ تال کے
قریب شمال مغرب کی طرف روان ہوتی ہے - وہان سے چہہ میل پر اوسمین ایک

بڑی ندی بولائی شامل ہوئی ہے۔ وہان سے ناگت واڑہ کے قلعہ کے گرد پھر کر دس
میل تک جنوب مشرق کو بہی ہے وہان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر سیپرہ نامی ندی کہ
عرض چبل کے برابر ہے جانب راست سے اوسمین شامل ہوئی ہے اتصال سیپرہ سے
آٹھہ میل پر اوسمین جانب راست سے چھوٹی کالی سندہ شامل ہوئی ہے اس مقام
سے چبل شمال مغربی سمت مین بہتی ہے اور وہانسے بیس میل پر اوسمین جانب چپ سے
سو اور سارو دو ندیان ملین ہین یہان سے شمال مشرق کیطرف رجوع ہوکر
براستہ درہ مکندرہ ہاڑوتی کی پست زمین مین داخل ہوئی ہے وہان پنیچ اور
مکندرہ کی سڑک کا گجرات گہاٹ ہے یہان سے چالیس میل پر اور اصل مخرج سے
دو سو نو میل پر پہیلکر بشکل جہیل ہو گئی اور پھر اوسکے دوسرے کنارہ سے پہاڑ مین
تنگ اور عمیق دہار ہوکر نکلی ہے کل جہیل کا سطح بجز اوس مقام کے جہان یہہ دہار نشیب
مین زور سے گرتی ہے ہموار رہتا ہے یہان سے اوتار شروع ہوا ہے اور آیندہ متواتر
زینہ کیطرح اوترتی جاتی ہے اور شور و غل بہت ہوتا ہے اور عرض زیادہ ہوتا جاتا ہے
آخرکار چار علیحدہ دہارین ہوگئی ہین کچھ فاصلہ پر چارون دہارین ایک غار مین جمع ہوئی ہین اور وہانسے آگے ایک مقام
پر صرف تین گز کے عرض کی جگہ مین بڑے زور اور عمق سے بہتی ہو اور چند سو گز بڑھکر پانچ سو گز کا عرض ہو گیا ہے یہانسے
پچاس میل کے فاصلہ پر شہر کوٹہ کے نیچے چبل بہت گہری ندی ہے کہ ہر موسم مین اوسکا
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور ہاتھی بہی تیر کر نکلتے ہین وہان سے پچیس میل کے فاصلہ
پر پالی گہاٹ پر اوسمین پایاب وترلے ہین یہان تین سو گز کا عرض ہے اور کنارہ
بلند ہین اور چٹانین کوٹہ کثرت سے ہین۔ پالی گہاٹ سے دس میل پر اوسمین
ایک بڑی ندی کالی سندہ ملی ہے اور پینتیس میل بڑھکر پاربتی کہ کالی سندہ کے متوازی

شامل ہوئی ہے اس اتصال سے بارہ میل پر چمبل کا رخ شمال سے مشرقی ہوگیا ہے
اور بارہ میل پر سب سے بڑی ندی بناس کا اوس سے اتصال ہوا ہے یہان سے
پینتالیس میل پر سڑک گوالیار و نصیر آباد کا گھاٹ ہے اور وہان سے پچپن میل پر
دھولپور شہر کے نیچے جنوب مشرق مین گذری ہے اتصال بناس سے چمبل دریاے
عظیم ہوگئی ہے اور بہت کم مقامات پر پایاب ہے دھولپور کے نیچے ہمیشہ کشتی مین
عبور ہوتا ہے مگر کھتورہ پر بفاصلہ صرف چار میل بر تراپرل سنہ ۱۸۰۴ع مین فوج انگریزی
تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بہت پور سے گوالیار کو جاتے ہوئے بمقام کھیری
پایاب عبور کیا تھا اور کنارہ اسقدر بلند ہین کہ بیس ہزار فوج کیواسطے سڑک بنانے
کی ضرورت ہوئی دھولپور سے پینتالیس میل بڑھ کر جنوب مشرقی سمت مین روان
ہوئی ہے اور وہان سے تنتالیس میل آیندہ قرب دجوار بر گودہ مین راستہ
گوالیار و اٹاوہ پر گھاٹ ہے مگر وسمبر مین ہاتھی اور اونٹ پایاب اوتر جاتے ہین
اوس سے جنوب مشرقی سمت مین پینتیس میل روان ہوکر جانب راست سے عرض بلد
شمالی ۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۹۷ درجہ ۱۹ دقیقہ پر جمنا مین شامل ہوئی ہے
چمبل کا کل طول ۵۷۰ میل لشکل نصف دائرہ ہے اور قطر قریب مئو سے پینتالیس میل
فرو تر اٹاوہ تک ۳۳۰ میل کا ہے - پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ اتصال جمنا پر
چمبل موسم بارش مین بارہ گھنٹہ کے اندر سات آٹھ فیٹ چڑھ جاتی ہے اسمین
کشتی رانی کبھی نہین ہوئی سبب یہ ہے کہ فی میل ڈہائی فیٹ کا ڈھال ہے اس سے پانی بہت
زور سے جاتا ہے اور تہ زمین کی پہاڑسی ناہموار ہے سلطنت مغلیہ کے زمانہ سو
وقت در پیشی جنگ وجدل فوج کی آمدرفت کے واسطے چمبل بڑی عمدہ روک سمجھی جاتی

بہی اور پاربتے اوسکا متواتر ذکر کیا ہے؂

کالی سندھ یہہ ندی مالوہ مین بندہیاچل پہاڑ کے جنوبی سمت مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۹ دقیقہ پر نکلی ہے لوہ میل شمال مین بہکر اوسمین لکھندرہ ندی کہ وہ بہی بندہیاچل سے نکلی ہے شامل ہوئی ہے اور ساٹھہ میل آگے بڑہکر آہو اور انجار ندیان اوسی طرف سے گاگرون کے قریب اوسمین ملی ہین - اور پچیس میل آگے جانب راست سے پربتی کا اتصال ہوا ہے اسطرح ۲۲۵ میل طے کرکے وہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۳ دقیقہ پر جانب راست سے چنبل مین شامل ہوگئی ہے بمقام کندرگنڈ اس ندی کا اثناء راستہ کوٹہ وساگر عبور ہوتا ہے اور وہان ۴۵۰ گز کا عرض ہے

آہو یہہ مالوہ مین ایک چہوٹی ندی ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور شمالی سمت مین روان ہوکر اور انجار سے شامل ہوکر گاگرون سے بجانب چپ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر کالی سندھ مین شامل ہوئی ہے اثناء راستہ نصیرآباد وساگر براہ رگڈہ پر آہو کا پایاب عبور کیا جاتا ہے؂

انجار یہی کوچک ندی ہے کہ کوہ مکندرہ مین گہاٹہ سے بارہ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے پچیس میل شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان پندرہ میل جنوب مشرقی سمت مین بہکر اور مکندرہ کے جنوب مغربی گہاٹہ سے گذرکر اتصال کالی سندھ سے بارہ میل بہ شراکت آہو مین شامل ہوئی ہے؂

نیوج مو رسوکری و مگروہ سے نکلی ہے اسکا نام جمنیری بہی ہے ۞

نیچ ندی ملک مارواڑ مین عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۷ دقیقہ پر نکلکر اور مشرقی رخ سے ریاست بوندی مین گذر کر بعد طے ۱۰۰ میل کے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۵ دقیقہ پر چنبل مین شامل ہوئی ہے ۞

پاربتی مغربی کہ بمقابلہ پاربتی مشرقی مالوہ مین اس نام سے مشہور ہے بندیاچل پہاڑ کے شمالی سمت سے قصبہ آشتہ کے جنوب مین بیس میل پر عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۳۳ دقیقہ مین نکلی ہے کل ۲۲۰ میل کے طول مین اول اسی میل تک شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مغربی سمت مین بہکر جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۲ دقیقہ پر چنبل مین شامل ہوئی ہے اوسمین اثنار راستہ اور بہی برساتی پانی شامل ہوتے ہین برسات مین ایسی چڑہتی ہے کہ پایاب بمشکل اوترا جاتا ہے - اور شاہراہ کوٹہ و ساگر پر بمقام گکواس مخرج سے ڈیڑہ سو میل اوسکا پایاب عبور کرتے ہین وہان ڈیڑہ سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھہ میل فروتر کلیان پورہ مین سڑک کوٹہ و کالپی کا اوس سے تقاطع ہوا ہے - پاربتی کی دو شاخین ایک آکا کہیڑہ سے اور دوسری دولت پورہ سے نکلکر قہر مین ملی ہے ۞

بناس مشرقی کوہ اراولی کے سلسلہ واقع میواڑ سے چہاونی سایمر سے پانچ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۸ دقیقہ پر نکلی ہے اس ندی کا وجہ تسمیہ بن یعنی جنگل اور آس یعنی امید و سنگ

لفظوں سے اسطرح پر بتلاتے ہین کہ کوئی پارسا گڈرنی اس ندی کے پانی مین برہنہ غسل کرتی تہی یکایک اوس نے دیکہا کہ کوئی مرد اوسکے حسن کو دیکہہ رہا ہے اس پہ امداد غیبی کی خواستگار ہوکر ندی مین غرق ہوگئی یہہ ندی ملک میواڑ مین ۱۲۰ میل کے فاصلہ تک بہتی ہے اور اوسمین جانب راست سے بیرس اور جانب چپ سے بوٹاسری شامل ہوئی ہین شمال مشرقی سمت مین بہتی ہے اور پہر جانب چپ سے اجمیر ندی اور چند نالے علاقہ جہاج پور کے اوسمین شامل ہوئے ہین ❊

شہر ٹونک پر مخرج سے ۲۲۵ میل کے فاصلہ پر اوسکا راستہ جنوب مشرق کو بدلا ہے پہر اون پہاڑون سے جنمین قلعہ رنتہمبور ہے گذر کر بعد طے ۳۲۰ میل عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ پر چنبل مین شامل ہوئی ہے کرنل مونسن صاحب کی فوج ۱۸۰۴ع مین منفرد ہوئی اور ہلکر متعاقب تہا تب یہہ ندی حایل ہوئی تہی ۲۲ اگست کو ایسی چڑہی ہوئی تہی کہ دو روز تک گذر نہوا ❊

بیرس جسکو بیرچ اور بیرچس بہی کہتے ہین سلسلہ اراولی پہاڑ سے ملک میواڑ مین قصبہ گوگوندا سے چند میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلی ہے اول شمال مشرق مین اور بعد جنوب مشرق مین بہتی ہے ❊

اثنا راستہ دو چہوٹی چہوٹی ندیان کہ شہر اودے پور کے تالاب سے نکلے ہین اوسمین شامل ہوئے ہین پہر یہ اودے ساگر کے تالاب اودے ساگر مین مغرب کی طرف سے داخل ہوئے اور اوسکے جنوب مشرق گوشہ سے نکلکر خصوص شہر چیتوڑ تک زیادہ تر

شمال مشرق مین بہتی ہے چیتوڑ سے آگے شمال کیطرف زیادہ رجوع ہوئی ہے آخر کار عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۶ دقیقہ پر جانب راست سے بناس مین شامل ہوتی ہے ؀

گمبھیر مالوہ مین قصبہ نیماہیڑہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور پینتالیس میل تک شمال مغربی سمت مین بہکر چیتوڑ سے نصف میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر بیرس ندی مین شامل ہوئی ہے قریب چیتوڑ کے نیمچ نصیر آباد کی سڑک پر اوسکا پختہ پل لو ہراون اور طرفین کے برج اور دروازون کا ہے ؀

بان گنگا جسکو انگن بہی کہتے ہین شمال مشرقی سرحد راج جے پور کے پہاڑون مین ایک مقام تنار کنڈ سے قریب قصبہ بیر آٹھ کے نکلی ہے فاصلہ دراز تک تو صرف ایک برساتی نالہ کے سمجہی جاتی ہے مخرج سے اسّی میل کے فاصلہ پر قریب مان پور چہہ سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھہ میل پر اوسمین گمبھیر جانب راست سے شامل ہوئی ہے اس موقع اتصال سے ۲۳ میل اور مخرج سے ۱۶۳ میل پر اوس سے سڑک آگرہ و گوالیار منقاطع ہے آخر کار یہہ جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد مشرقی ۷۸ درجہ ۲۳ دقیقہ پر ۲۰۲ میل طے کرکے جمنا مین شامل ہوئی ہے یہہ ندی صرف برسات مین بہت زور سے بہتی ہے گرمی مین خشک رہتی ہے اور ریتہ بکثرت ہے ؀

لونی قصبہ پوہکر قریب اجمیر سے مغرب مین کوہ ارابلی کے مغربی سمت سے عرض

بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۶ دقیقہ پر نکلی ہے اور بسبب شوریت پانی کے لونی یعنی نمکین نام پایا ہے کوہ ارابلی سے متوازی جنوب مغرب کیطرف بہتی ہے اور اثنار راستہ اوسمیں بہت ندیاں اور نالے شامل ہوتے ہیں اسطرح علاقہ جودھپور کے جنوب مشرقی زرخیز ملک میں روان ہوکر بعد طے تین سو میل کے کچھ کے رن میں شامل ہوئی ہے اسکا کل طول ۳۲۰ میل ہے۔

سابرمتی ہندی قصبہ ہیرپور علاقہ اودےپور میں عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۳۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور دو سو میل جنوبی سمت میں طے کرکے خلیج کھمبی میں عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۲۱ دقیقہ پر گری ہے۔

سوکری ہندی عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۲ دقیقہ پہ نکلکر اور مغربی سمت میں علاقہ گودوار جودھپور میں ۱۲۰ میل کا فاصلہ طے کرکے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۴۱ دقیقہ پر لونی ندی میں شامل ہوئی ہے۔

بناس مغربی کوہ ارابلی کے مغربی سمت میں حدود اودےپور گودوار علاقہ جودھپور پر شہر اودےپور سے چالیس میل شمال مغرب میں عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۰ دقیقہ میں نکلی ہے اور ۱۸۰ میل جنوب مغربی سمت میں بہکر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۵۱ دقیقہ پر کچھ کے رن میں داخل ہوئی ڈیسہ کی چھاونی اس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے۔

انکے سواے کوٹا سری و کہاری و دئی و بانڈی و سابی و کاٹلی وغیرہ چھوٹی اور برساتی ندیان اور بہت ہین کہ ذکر اونکا حسب موقع ہر ریاست کے ساتھہ جہین وے واقع ہین آویگا ؛

कोटा खारी दई बांडी साबी कादर

فصل دوم

راجپوتون کے خاندان کا حال

ہنود کی ابتدائی چار قسمون مین سے دوم قسم یعنی کشتریون کی ایک شاخ راجپوت ہین خاندان راجگان جسے راج کل کہتے ہین تعداد مین علی العموم چہتیس مشہور ہین ہر ایک نسل کا گوترا چاریہ یعنی قاعدہ خاندانی بہ تشریح رسمیات مخصوص و عقاید مذہبی و مسکن قدیم ہوتا ہے اگرچہ اب گوترا چاریہ کا استعمال صرف برہمنون پر منحصر رہگیا ہے مگر لازم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت کو معلوم ہو مگر اس جہل کے زمانہ مین تو یہہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اگر کسی رئیس سے گوتراچاریہ پوچھا جاوے تو وہ اپنے بہاٹ کو نشان دیگا کہ یہہ جانتا ہے قرب و بعد خاندان دریافت کا یہی ذریعہ ہوتا ہے اور رسمیات رشتہ داری مین اسی کی پابندی ہوتی ہے اور جہان کہین تفرقہ زمانہ سے اختلاف واقع ہوجاتا ہے اسی کے ذریعہ سے اوسکا فیصلہ ہوتا ہے ؛

क्षत्रिय राजकुल गोत्रा

اکثر کل ساکھا پر منقسم ہوتے ہین اور ساکہا گوترون پر منقسم ہوتے ہین بعض کل کہ جنمین ساکہا نہین ہوتے ہین وے ایکا کہلاتے ہین چنانچہ ایک ثلث کل ایکا ہین چہتیس اقوام تجارت پیشہ راجپوتون سے نکلے ہین اونکی فہرست بہی لکہی جاتی ہے کہ ان مین سے بہی اکثر کلون کے نام قایم ہین - ابتدائی باشندگان ملک و صحرائی

साख

وزراعت پیشہ اقوام کی فہرست بہی تکمیل مدعا کیواسطے لکہی جاتی ہے ۔
ابتدا مین صرف دو کل ایک سورج کل اور دوسرا چندر کل تہے اونمین چار اگنی کل شامل ہوکر سب چہتہ کل ہوئے دیگر کل سورج اور چندر کلون کی شاخین ہین ۔

सूर्य कुल
चंद्र कुल
अग्नि कुल

گرہیلوت جنکو گہیلوت بہی کہتے

ہین کرسی نامہ سورج بنشی خاندان رانا نسل
شاہی مالک چیتوڑ نیز چہتیس کل راجگان

गृहीलोत
गिहिलोत

حسب اقبال عوام الناس و نیز بموجب گوتر نسل کے راجگان اس نسل کے خاندان شمسی رام کی خاص اولاد مین سمجہے جاتے ہین ۔ رام سے لیکر سومترا تک جسکا پراون کے اخیر کرسی نامہ مین ذکر ہے پشتین ملائی گئی ہین ۔

राम
सुमित्र

راجہ کنک سین کیوقت سے جس نے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین اپنی قدیم سلطنت کوسلہ کو چہوڑکر سارشترہ مین سورج بنس کا راج قایم کیا جو انقلاب و نقل مکانی ہوئے لکہے جاتے ہین ۔

कनकसेन
कौसला
सारस्ता

اوس نے موقع براٹ پر کہ پانڈون کے بن باس کا مشہور مقام ہے اپنی ریاست قایم کی اوسکی اولاد مین سے بجی نے چند پشت بعد بجی پورہ آباد کیا اور اوسکا خاندان بلبہی راج کا فرمان روا ہوا ۔ اور بکرماجیتی سمت ۳۷۵ کے مطابق بلبہی سمت جاری ہوا خاندان سارشتری کے ایک ہزار برس تک بلبہی مین حکومت رہی گجنی جسکو گنال بہی کہتے ہین اونکا دوسرا دار الریاست ہوا جہان سے اخیر راجہ سلادتیہ کو بابر حملہ آورون نے چہٹی صدی مین نکالا ۔

विराट
बनवास
विजय
वल्लभी
गजनी
गनाल
शिलादित्य

اوسکے بیٹے گرہ دیتہ نے کہ بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا تہا ایدر کی چہوٹی ریاست

ग्रहादित्य
ईडर

حاصل کی کہ اوسکے نام سے اب یہہ نسل گہیلوت مشہور ہوئے انقلاب زمانہ اور
نقل وار ریاست سے کہ ایڈر سے انندپورا اہارہ عرف اہار کو ہوا بارہوین صدی تک
یہہ خاندان اہاریہ نام سے مشہور رہا اوسوقت مین اہرروپ نامی بڑے بہائی
نے دعوی سند چیتوڑ چہوڑکر بزور بازو پرمار نسل کے موری رئیس سے ڈونگرپور
حاصل کیا اور اب تک بہ لقب اہاریہ اوسپر قابض ہین اور دوسرے بہائی مہوپ
نے سیسودہ مین ریاست بنائی کہ سیسودیہ خاندان گہیلوت اور اہاریہ دونو
پر فایق ہوئے - اب اگرچہ کل نسل سیسودیہ کہلاتی ہے مگر گلون مین گہیلوت ہی
شمار کیا جاتا ہے گہیلوت کل چوبیس ساکہاؤن پر منقسم ہے منجملہ اونکے چند موجود ہین

۱	اہاریہ	अहारया	ڈونگرپور مین	۷	دہورنیہ	धोरानिया
۲	منگولیہ	मंगोलिया	جنگل مین	۸	گودہہ	गोधा
۳	سیسودیہ	सीसोदिया	میواڑ مین	۹	مگراسہ	मगरासा
۴	پیپارہ	पीपारा	مارواڑ مین	۱۰	بہیلا	भीमला
۵	کلوم	कलूम	تہوڑی تہوڑی ہین اور	۱۱	کمکوتک	कमकोतक
۶	گہور	गहोर	زیادہ تر غیر معلوم ہین	۱۲	کوٹیچہ	कोटेचा
				۱۳	سورہ	सोरह
				۱۴	اوہر	उहर
				۱۵	اوسیبہ	उसेबा
				۱۶	نیررپ	नीररुप

غیر معلوم

आनंदपु अहरुप मोरी महूप सीसोदि

۱۷ ندوریہ नदोरया

۱۸ ندہونہ नधोना

۱۹ اوجکرہ खोजकरा

۲۰ کرنچرہ फुलचरा

۲۱ دوساد दुसाद

۲۲ بیٹوزہ चदेवरा

۲۳ پاہہ पान्हा

۲۴ پوروت पुरोत

یادو جسکو جادون بہی کہتے ہین

यादू

जादों

ہندوستان کی کل اقوام مین یادو نہایت مشہور ہے یہ یدو راجا کی اولاد کہ تمری نسل سے تہا اس لقب سے مشہور ہوئی ہے ؁

وفات کرشن کے بعد جب یودہشٹر اور بلدیو دہلی اور دوارکا سے کہ اون کے

युधिष्ठिर
बलदेव

مقامات حکومت تہے نکالے گئے تو ملتان ہوکر سندہ کے پار چلے گئے چنانچہ وے دونون تو مفقود الخبر ہوگئے مگر پسران کرشن جو اونکے ساتہہ گئے تہے اول دوآبہ پنجاب کے یادو کا ڈانگ پر چندے قیام کرکے اور پہر سندہ کا عبور کرکے زابلستان

यादू काडांग

مین پہونچے شہر غزنین آباد کیا اور سمرقند تک بود و باش کو اونکے ہندوستان کی بازگشت کرنیکا تو سبب تحقیق نہین ہے مگر دو امر سے خالی نہین یا تو یونانی رئیسون نے جو سکندر سے سو برس بعد اون ملکون مین حکمران تہے حملہ کیا ہوگا یا مذہب اسلام

کے زور سے اونکو ملک چھوڑنا پڑا ہوگا ؛
دریاے سندہ پر واپس آکر اونہون نے پنجاب پر قبضہ کیا اور سالباہن پور آباد کیا وہان سے بہی نکالے گئے تو ستلج اور گاڑہا ندیون کا عبور کرکے ہندوستان کے جنگل مین آئے وہان سے لانگہون کو جنہین جوہیا اور موہیلا وغیرہ داخل تھے خارج کرکے سمت ۱۲۱۲ مین تان نوت ویراول اور جیسلمیر آباد کیا کہ کرشن کی اولاد کے بہاٹیون کا جیسلمیر دار الحکومت ہے ؛
جو شخص زابلستان سے نکالا گیا اوسکا نام بہاٹی تہا اس سبب سے حسب دستور راجپوتون کا قدیم لقب یادو موقوف ہوکر بجاے اوسکے لقب جدید بہاٹی قایم ہوا بہاٹیون نے گاڑہا ندی سے جنوب مین کل ملک پر قبضہ کرلیا مگر راٹہورون کے آنے کے بعد اونکی طاقت بہت کم ہوگئی بہاٹیون سے دوم درجہ پر یادو نسل مین جاریچہ ہین اونکی کیفیت بہی وہی ہے اوسی طرح کرشن کی اولاد مین ہین اور بقیہ ہری کلون کے ساتہہ نقل وطن کیا مگر یقین ہوتا ہے کہ اونکا گروہ اتنا بڑا نہ تہا جتنا بہاٹیون کا اور وے لب دریاے سندہ خصوص مغربی کنارہ پر سیوستہان مین سکن گزین ہوئے اور سکندر کے وقت مین بہی اونہون نے اپنے بزرگون کی عظمت کو ناموری اور زور آزمائی سے قایم رکہا ؛
شابس جسپر یونانی فوج حملہ آور ہوئی غالباً ہری کل مین سے تہا اور جسکو یونانی مورخون نے سنی نگر لکہا ہے وہ شیام نگر یعنی دار الحکومت شیام تہا کرشن کو ہری بہی کہتے ہین اور بسبب سیاہ رنگ کے اوسکا نہایت مشہور لقب شیام تہا اسواسطے جاریچہ راجپوت شیام پوترہ کہلاتے ہین اور اونکے رئیس بلقب شیام

مشہور ہین حال کے جاریجہ راجپوتون نے جو اتفاقات زمانہ سے سندہ کے مسلمانون مین مل گئے ہین کسیقدر جہل سے اور کسیقدر بنظر اخفاے ذلت خلوص خاندان کا دعوی چہوڑ دیا ہے اون کا رئیس کہتا ہے کہ شیام شہر سے آئے ہین اور ایران جمشید کے خاندان مین سے ہین اس سبب سے لفظ شیام کو جام کر دیا ہے کہ اس لقب سے جاریجہ کی چہوٹی ریاستین جام راج کر کے مشہور ہین ◆

یادو نسل مین سے زیادہ مشہور تو یہی دو ہین مگر اور بہی ہین جو ابتک یادو کہلاتے ہین ۔ انمین سب سے بڑا قرولی کا رئیس ہے ◆

ब्रज सरसेनी

यादु वती

श्री मथरा

یادو کا یہہ خاندان برج سرسینی کی حد سے کہ متہرا کے گرد تیّس تیس میل تک ہے اور اونکے بزرگ بہی وہان ہی رہتے تہے باہر نہین گیا ہے سابقا بیانہ مین تہے جب وہان سے نکالے گئے تو قرولی واقع مغرب اور سبل گڈہ واقع مشرق دریاے چمبل مین قایم ہوئے سبل گڈہ کا ملک جسے یادو وتی کہتے ہین اس خاندان سے مہاراجہ سیندہیہ نے چہین لیا ہے ۔ سر متہرا مین خاندان قرولی کی چہوٹی شاخ کی ریاست ہے یادوکل کے لوگ ہندوستان مین پہیلے ہوئے ہین اور مرہٹون مین سے بہی بڑے رئیس اسی نسل سے ہین ۔ یادو نسل کے آٹھ ساکہا یعنی شاخین ہین ◆

यादू	۱ یادو	رئیس قرولی	महेचा	۵ مریجہ		غیر معلوم
भाटी	۲ بہاٹی	رئیس جیسلمیر	बिद्दसुन	۶ بدسن		
जारेजा	۳ جاریجہ	رئیس کچہ بہوج	बुद्दा	۷ بودا		
समनाजा	۴ سمیجہ	مسلمان سندہ	सोहा	۸ سوہا		

تنور
तंवर

تنورون کو اگرچہ قبول کرتے ہین کہ یادو کی شاخ ہے مگر بہترین محققان نے منجملہ چھتیس نسلون کے لکہا ہے اور اونکی شہرت سے واقع ہین وے اسکے مستحق ہین ؛
तंवरदे
تنورون کے خاندان کا نکاس کسی تاریخ سے تحقیق نہین ہوا پس ہمکو بردئے کے اس قول پر کہ وے پانڈون مین سے نکلے ہین قناعت کرنی چاہیئے ؛
विक्रमा
اگر صرف ایک بکرماجیت جسکا سنہ عیسوی سن سے چہپن برس بیشتر شروع ہوا ہے اس خاندان کا فخر ہوتا تو بہی یہہ خاندان اعلیٰ ترین رتبہ کا ہوسکتا تہا مگر اوسکی عظمت کی تائید کیواسطے ایسے ہی صدہا ذریعے موجود ہین - دہلی قدیم اندرپرست جسکو یودہشٹر نے آباد کیا تہا اور حسب روایت آٹھ صدی تک ویران رہی تہی اوسکو آننگ پال تنور نے سمت ۸۲۸ مین پہر آباد کیا اوسکے بعد رئیسون کی بیس پشتین ہوئین آخرین رئیس پہر آننگ پال نامی سمت ۱۲۲۰ مین ہوا وہ لاولد تہا اس سبب سے اپنے نواسہ پرتہی راج چوہان کو سند نشین کر کے خود تارک ہوگیا تنورون کی اولاد خود اختیار ریاست نہین ہے تاہم تنور لوگ پانڈونکی نسل اور بکرماجیت کی اولاد مین ہونیکے اور اخیر مین ہندوستان کی فرمان روائی کرنیکے بہت نازان ہین اور اس نام کے عاشق ہین اگر تسلیم کیا جاوے کہ آننگ پال تنور اوسی خاندان مین سے تہا جس نے اندرپرست کو آباد کیا اور یودہشٹر کی اولاد ۲۲۵۰ سال بعد اوسہی گدی پر بیٹھے تہے تو واقعی یہہ ایسا ماجرا ہے کہ اوسکی تاریخ مین نظیر نہین ہے اور حقیقت مین یہہ امر مقبول العوام ہے ؛

اب تنورون کی صرف دو ریاستین ہین تنورگڈہ کنارہ راست دریاے چمبل پر

بان اوسکا جسّا سے اتصال ہوا ہے - پاٹن توراوائی علاقہ جیپور جسکا رئیس شاہان
دہلی کے خاندان سے قربت کا دعوی کرتا ہے ؛

راٹھور
राठोड़

اس مشہور نسل کی ابتدا مشتبہ ہے اونکے کرسی نامہ سے تو رام کے دوسرے
خلف کوش کی اولاد مین سے معلوم ہوتی ہے اور اس وجہہ سے سورج بنسی ہین
مگر اونکے بھاٹ اسبات کو قبول نہین کرتے - اگرچہ واقعی کشش کی اولاد مین ہین مگر
کتب نسل شمسی کی اولاد دختر دیت سے سمجھے جاتے ہین اسواسطے ہرن کشیب
کی اولاد دیت کی پیدایش ہونے سے بدنام ہے - اونکا اوجمید کی اولاد کشینب
نسل کے جانشین ہوکر بانی شہر قنوج ہونا عجیب ہے بعض مورخون نے راٹھورون
کو کوشک نسل مین سے لکہا ہے ؛

راٹھورون کا قدیم وطن گدہی پور یعنی قنوج ہے جہان وے پانچوین صدی مین
حکمران تھے اور اگرچہ وے اوسوقت سے پہلے کوسلا یعنی اَیودہیا کے راجون کی
نسل مین بتلاتے ہین مگر اوسکی تصدیق نہین ؛

پانچوین صدی سے اونکی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہو گئی ہے ہندوستان
فتح تاتاریون کے زمانہ کے قریب راٹھورون نے دہلی کے تنور و چوہان بادشاہان
اور انہلواڑہ کے بالیکا نسل کے ساتھہ راجگان ہند پر حکمرانی کرنے کے واسطے
زور آزمائی کی ہے ؛

اس حکومت کی نزاع نے اون سبکو برباد کردیا اندرونی شورش سے ضعیف ہوکر
دہلی کے چوہان نے شکست کہائی اور اوسکے مرنے ہی شمال مغربی حد ٹوٹ گئی -

कुश
कस्यप
दैत्य
हिरण्यकश्यप
अजमिद
कुशनभ
कुशिक
गाधिपुर
कोशला
अयोध्या
बालिका

دہلی کے بعد قنوج کی نوبت آئی جب اوسکا آخرین رئیس جے چند دریاے گنگ مین
غرق ہوا اوسکا بیٹا مارستہل یعنی سرزمین موت مین پناہ پذیر ہوا ؛
اس لڑکے کا نام شیوجی تہا اوس نے منڈور کی پریہارون کی جگہہ مارواڑ
مین راٹہوڑون کا خاندان قایم کیا ؛
یہان بہی اونہون نے اپنی ویسی ہی جنگ آوری کی ہمت دکہلائی ؛
اب بہی جیسے لوگ شیوجی کے خاندان مین ملتے ہین اون سے زیادہ بہادر کوئی
نہین ہے - مغل شاہنشاہون کے فتوحات مین سے عنقریب نصف راٹہوڑون
کی لاکہ تلوارون کے زور سے ہوئے ہین اسمین شک نہین کہ شیوجی کی اولاد
کے پچاس ہزار آدمی ایکدفعہ جمع ہوئے تہے راٹہورون کے چوبیس ساکہا
حسب تفصیل ذیل ہین ؛

نمبر	اردو	देवनागरी
۱	دہاندل	धांदल
۲	بہدیل	भदेल
۳	چکت	चकित
۴	دوہوریہ	दूहरया
۵	کہوکرہ	खोकरा
۶	بدرہ	बद्दरा
۷	چجیرہ	चजीरा
۸	رام دیو	राम देव
۹	کبریا	कबरया
۱۰	ہتوندیا	हतूंदिया
۱۱	ملاوت	मलावत
۱۲	سونڈو	सूंडू
۱۳	کٹیچہ	कटेचा
۱۴	مہولی	महोली
۱۵	گوگادیو	गोगा देव
۱۶	مہیچہ	महेचा
۱۷	جےسنگا	जेसिंगा
۱۸	مورسیہ	मुरसिया

۱۹ جوبسیہ
जोबसिया

۲۰ جورہ
जोरा

چارد یگرغیر معلوم ہین

راٹھوڑون کا گوترا چاریہ — گوتم گوتر — مردوندنی ساکہا — شکراچاریہ
گورو گرہیت اگنی پنکہنی دیوی ؛

गोतमागोत्र मद्दुंदना शाखा शुक्राचार्य गुरु गरहपत
अग्नि पंखनी देवी

کشواہہ جسے کچواہہ بہی کہتے ہین

कछवाहा — कशवाहा

رام کے دوسرے پسر کش سے کشواہا نسل پیدا ہوئی ہے جسطرح میواڑ کے رئیس
لو کی اولاد مین ہونے سے لواہہ کہلاتے ہین کش کی اولاد کشواہہ کہلاتی ہے ؛

(लव / लवाहा)

کوسلہ سے دو خاندانون نے نقل وطن کیا تہا ایک نے سون ندی پر رہتاس
آباد کیا۔ دوسرے نے کوہاری ندی کے نارون پر بمقام لاہر سکونت اختیار
کی کچھ عرصہ بعد اونہون نے مشہور راجہ نل کا مسکن قلعہ نرور تعمیر کیا اسکی
اولاد قلعہ مذکور پر کل زمانہ انقلاب تاتاری و مغلیہ مین قابض رہی اخیر مین مرہٹون
نے اونکو خارج کیا اب نرور کا قلعہ مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین ہے ؛

(सोन / रोहतास / कोहारी / लाहर / नरवर)

دسوین صدی مین اس خاندان کی ایک شاخ نے وہان سے علیحدہ ہوکر اور
راجپوتانے کے قدیم باشندگان قوم مینہ و بڈگوجر راجپوتون کو بیدخل کرکے آمبر کی
ریاست قایم کی ؛

(ढूंढार / आमेर)

بارہوین صدی مین کشواہہ راجپوت دہلی کے چوہان بادشاہ کے امراء عظام

گوگاوت — ظہو میانی — کہو مباوت — شیو برن پوتہ — بنسیر پوتہ

اور بجاے انکے کوٹہریان مفصلہ ذیل لکہی ہین ؛

نمبر	نام کوٹہری	ہندی مین نام کوٹہری	نام جاگیر	ہندی مین نام جاگیر	آمدنی سالانہ جاگیردار اول	تعداد جاگیرداران ماتحت	کل خاندان کی آمدنی	کیفیت
۱	پورنماوت	पूरन म लोत	نمیرہ	नीमेरा	عہ ہزار	ایک	عہ ہزار	
۲	بہیم پور	भीमपुर	معدوم					
۳	راجاوت	राजावत	جہلائے	झिलाय	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴	پرتاپ جی	पुरताप जी	معدوم					
۵	شیام داس جی	श्यामदा स जी	معدوم					

اگنی کل

अग्निकुल

چار خاندانون کو ہندو مورخون نے اگنی کل یعنی آتشی نسل قرار دیا ہے پرمار پریہار چلوک جسے سولنکی کہتے ہین — چوہان روسا و اگنی کل کے نہایت قدیمی کتبی پالے حروف مین جہان کہین بودہ مذہب تہا ملتے ہین اونکو جو تکشک کی نسل مین بتلاتے ہین اسکی تصدیق اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگنی کل وہی نسل ہین جنہون نے حضرت عیسی مسیح سے دو صدی بیشتر ہندوستان کو فتح کیا تہا — اوسی زمانہ مین پارشنات تیئیسوان بودہ بشکل سانپ ہندوستان مین پیدا ہوا تہا تکشک کا مع نیگل کنایہ کے جو کرشن کے گرڑ کو پائی تہی بہاگ جانا دلیل اسکی ہے کہ پیروان پارسوانجم بشکل سانپ اور سہرائیان کرشن نامزد گرڑ کے درمیان مجادلہ تہا ؛

قری قوم کی بہاک جنگ وجدل کے اخیر مین پرستندگان شمس نے تو غالبًا اپنا اقتدا
پہر حاصل کرلیا مگر اگنی کل کی پیدایش خاص اس غرض سے بتلاتے ہین کہ بال یا الیشو
کو دیت یعنی دہریون سے محفوظ رکہنے کیواسطے ہوئے تہے ۞

کوہ آبو پر جسکا اصلی نام اربدہ ہے پرستندگان شمس اور دہریون کی لڑائی
ہوئی تہی - پیروان مذہب بودہ تو اوسکو اپنے اول بودہ یعنی آدناتہہ سے منسوب
کرتے ہین اور برہمن آلیشور یا اچلیش مخصوص الموقع دیوتا سے جس اگنی کنڈ یعنی
برہمنون نے چار نسلون کو اچلیش اور معتقدان کثیر المعبود کیطرف سے بمقابلہ
تکشک نامی سانپون یعنی واحد پرست بودہون کے سرگروہ کی لڑائی کرنیکے واسطے
پیدا کیا تہا اوسکو آبو کے شکہر پر اب بہی دکہلایا کرتے ہین ۞

اس پیدایش کا تخمینًا زمانہ تو دریافت ہوا ہے مگر تعجب یہہ ہے کہ اگنی کل کے چند
رئیس مسلمانون کی فتح کے وقت تک بودہ یعنی جین دہرم رکہتے تہے ۞

پرمار قوم جیسے نام سے معلوم ہوتی ہے مقدم جنگ آور نہ تہی مگر اگنی کلوں میں سب سے
زیادہ طاقتور تہی اوسکے پینتیس ۳۵ ساکہا ہوئے ہین اور اکثر نے اونہین سے
بڑے ملکون پر راج کیا ہے - قدیم مقولہ ہے کہ دنیا پرمارون کی ہے اور نوکوٹی
مارستہل سے بہی یہی مراد ہے کہ ستلج سے سمندر تک کی زمین اس نسل کے
نو راجون مین منقسم تہی ۞

اونکی چودہ دارالحکومت حسب تفصیل ذیل تہی ۞

مہیشر - دہار - منڈو - اوجین - چندربہاگا - چیتوڑ - آبو

आबू चीतोड़ चंद्रभागा उज्जैन मंडू धार महेश्वर

چندراوتی — مئو[9] بیدرنہ — پرماوتی[10] — امرکوٹ[11] — بیکھر[12] — لودروہ[13] — پٹن[14]

पट्टन लोद्रवा वेखर अमरकोट परमावती मौ मेदना चंद्रावती

انمین سے بعض کو اونہون نے فتح کیا تہا اور بعض کو آباد کیا تہا اگرچہ پرمارون
کا خاندان انہلواڑہ کے سولنکی راجگان کے برابر دولتمند اور چوہان کے برابر
باتجمل کبہی نہین ہوا مگر انکی سلطنت دونون سے وسیع تر تہی اور زیادہ تر استقلال
پاگئی تہی اور پرپہارون سے کہ انکی کل مین سب سے اخیر اور کمتر ہین ہر صورت فایق
تہی کہ عرصہ تک اونکو اپنے تحت مین خراج گذار رکہا ہے ؁

مہیشر کہ راجگان ہیا کی قدیم تخت گاہ تہی پرمارون کی اول دار الریاست ہوئی
بعد ازان اونہون نے بندیاچل کے اوپر دہارانگر اور منڈو آباد کی اور اجین
کو بہی کہ بکرم راجا کا دار الحکومت اور ہندوستان کا اول مناظرہ گاہ تہا اونہین
کا آباد کیا بتلاتے ہین ان راجون کے عہد کی تاریخ شاید ہے کہ ساتوین صدی
سے بہی پیشتر کی ثابت ہو ؁

راجہ بہوج کا زمانہ تو تحقیق ہو گیا ہے یعنی ایک کتبہ سمت کا نکلا ہے اوس سے چیتوڑ
کے پرماون کے اخیر راجہ کے مرنے اور گہیلوتون کے جانشین ہونیکی تاریخ
پائی جاتی ہے ؁

پرمارون کی عملداری کی حد نربدا ندی تک ہی نہ تہی کتبہ مذکور الصدر کے زمانہ
مین رام پرمار تلنگانہ مین حکمران تہا — اور چند نامی چوہان بہاٹ نے اوس کو
کل ہندوستان کا راجہ اور گروہ کثیر روساکا کہ اوسکے انتقال پر خود سر ہو گئے
سرگروہ لکہا ہے وہی بہاٹ لکہتا ہے کہ پرمارون نے از خود ایسا کیا تہا مگر

گہلوتون نے چیتوڑ پر زبردستی قبضہ کیا اس سے ثابت ہے کہ رام کا جانشین ایسی سلطنت پر قادر نہو سکا ؛

بکرماجیت کا فتح کرنیوالا سالباہن تکشک تہا اوسکے سن نے دکہن کے تورون کے سنہ کو موقوف کر دیا۔ پرمارون کی عظمت ظاہر کرنے کے واسطے اب اونکی

جب ہنود کا علم قایم ہے بہوج پرمار اور اوسکے نورتن یعنی نو عالم شخصون کا نام ہستی کے صفحہ سے زائل نہین ہو سکتا مگر البتہ یہہ شک ہے کہ اس نام کے تین راجہ ہوئے ہین اور ہر ایک اونمین سے علم کا قدردان ہوا ہے معلوم نہین وہ بہوج جو سب سے زیادہ عالم اور مشہور ہنر پرور ہوا ہے کونسا تہا ؛

مورى

چندرگپت جسکو سکندر کا مخالف سمجہتے ہین قوم سے موری تہا اوسکو تکشک نسل مین بتلاتے ہین پرمارون کے قدیم کتبہ سے کہ موری اونہین کی بڑی شاخ ہے اوسکا رشتہ اور تکشک نسل سے ہونا پایا جاتا ہے اور جو کتبہ اونکی دار الریاست چیتوڑ سے نکلا ہے اوس سے بہی یہی امر ثابت ہوتا ہے ؛

निशान

सालवाहन

ایک ہی خود اختیار ریاست نہین ہے اونکے اقتدار کا دفتر صرف مسمار مکانات موجود ہین ؛

ہندوستان کے جنگل مین دہات کا رئیس اس شاہی نسل کا نمونہ رہگیا ہے اور اوس راجہ کی اولاد جس نے ہمایون کو جب تخت تیموریہ سے خارج ہو گیا پناہ دی اور جسکی دار الریاست امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوا تہا معرض زوال مین آکر بلوچ حاکمون کے مطیع و دست نگر ہو گئے تہے ؛

پرمارون کی چہتیس شاکہا مین سے ذیل معلوم ہے کہ اس شاخ کے رئیس چندراوتی

واقع دامن کوہ اراولی کے حکمران رہے ہین ٭
بجولی کا راؤ کہ رانا صاحب میواڑ کے دربار کے سولہ سردارون مین سی ہی
دہار کے قدیم خاندان سے پرمار ہے اور شاید کل نسل مین وہی ایک معزز قائم
رہا ہے ٭

پرمارونکی پینتیس ساکہا

मोरी	موری	جسمین چندر گپت اور راجگان چیتوڑ جو گہیلوتون سے بیشتر تہے ہوئے ہین ٭
सोदा	سودا	جسکو سکندر نے سوگدی لکہا ہے رو سار دہات و ہست بند سے تہا ٭
सांकला	سانکلہ	رو سار پونگل ومار واڑ ٭
खेर	کہیر	دار الریاست کہیر الو ٭
ऊमरा सूमरा	اومرہ سومرہ	سابقاً جنگل مین تہے اب مسلمان ہین ٭
विहिल विहिल	وہل	جسے بہل بہی کہتے ہین رو سار چندر اوتی ٭
मे पावत	میی پاوت	رئیس حال بجولی واقع میواڑ ٭
बलहार	بلہار	دشت شمالی ٭
काबा	کابہ	قدیم زمانہ مین سار شترہ مین مشہور تہے اب سروہی مین ہین ٭
ऊमता	اومتہ	رو سار اومت واڑہ واقع مالوہ کہ بارہ پشت سی وہان ہین اب پرمارون کے قبضہ مین سب سے زیادہ

چوہان جنکا اصلی نام چھوہان ہے چہوان

اگنی کلون مین سب سے زیادہ بہادر چوہان ہین بلکہ کل راجپوتون سے اونکی دلیری
وجوانمردی فایق ہے اگرچہ راٹھوڑ بہت بہادری کا دم بھرتے ہین مگر چوہان اون سے
بہی سبقت لیگئے ہین۔ ہاڈا و کہچی و دیورا و سونی گرہ۔ اور دیگر چوبیس
شاخون مین سے ہر ایک کی جنگ آوری کے واقعات بہاٹون کی تصنیفات سے
بخوبی عیان ہین۔

لفظ چوہان کا مخرج چتربہوجا چتر و بہاہیر یعنی جنگ اور چار دست ہے جب دیتون
سے لڑائی ہوئی سب ہار گئے مگر چوہانون سے کہ برہمنون کی انیر پیدایش ہین شکست
نہ کھائی۔

واسطے اظہار عظمت کوہ آبو کے کہ مثل سوہیر و کیلاش کے بوجہ بوباش اولیش کے
پہاڑون کا گرو سمجہا جاتا ہے چوہانون کی پیدایش کی مختصر کیفیت لکہنی واجب ہے۔
آبو پر ایک روز برت کرنے سے انسان کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہین اور ایک
سال وہان رہنے سے نوع بشر کا گرو ہوجاتا ہے۔

باوصف فضیلت کوہ آبو کے اور باینہمہ کہ منی لوگ کل خواہشون سے مبرا تہے
اور مادہ گائے کے شیر اور پہل پہول اور کند یعنی بیخ نباتات سے غذا حاصل کرتے
تہے دیتون نے اونکی آسایش پر حسد کر کے جگ کو خراب کیا اور دیوتون کا حصہ
خراب کر دیا۔

برہمنون نے گوشہ نیرت یعنی جنوب مغرب مین ہون کے مصالحہ کے واسطے غار
کہدوایا مگر دیتون نے طوفان برپا کر کے ہوا کو تاریک کر دیا خاک کا بادل بندہ

کن کی خون ہڈیان اور گوشت کی بارش ہوئی اور ہر طرح کی ناپاکی پیدا ہوئی عبادت
اور ریاضت کچھ کارآمد ہوئی پر چھتیون سے پہر تیرک آگ جلائی اور اگنی کنڈ کے گرد
جمع ہوکر مہادیو سے التجا کی آتشی چشمہ سے ایک صورت نکلی مگر اوسکا جنگ آوری
کا بشرہ تہا برہمنون نے اوسکو دروازہ کا محافظ بناکر بٹہا دیا اس سبب سے اوس کا
پرتیہار دوار یعنی دربان جواب پریہار کہلاتا ہے نام رکہا گیا۔ دوسرا پیدا ہوا
اور چلو یعنی کف دست سے بنا اسواسطے چالوک نام رکھا گیا۔ تیسرا پرمار یعنی اول
ارنیوالا نامزد ہوا ان سب نے ملکر دیتون پر حملہ کیا مگر غالب نہ آئی۔ پہر بسشٹ
نے کنول پر بیٹھکر بیدی تیار کی اور دیوتاؤن کو مدد کے واسطے بلایا جب اونہون نے
منتر اوچارن کئے۔ ایک شکل دراز قامت بلند پیشانی سیہ مو سرور چشم کشادہ
سینہ خروشان مہیب زرہ بکتر پہنے ہوئے کمان مع ترکش پیدا تیر ایک ہاتھ
مین اور دوسرے مین چکر چترنگ یعنی چار عضو پیدا ہوئے اور اوسکا نام چوہان
رکہا گیا۔

प्रतिहारद्वार
चालुक
पावार
उच्चारना
चतुरंग

جب چوہان دیتون کے مقابلہ کیواسطے بہیجا گیا بسشٹ نے دعا مانگی کہ میری
آسا یعنی امید پوری ہو کہ اس سے چوہانون کے کل دیوی آساپورنا ہوئے شکتی
دیوی یعنی معبود طاقت نے ترشول لیکر بسواری شیر نزول کیا اور جسطرح آسا
پورنا دکالکا نے اونکی عرض پر توجہ کی اوسی طرح اوس نے چوہانون کی امداد کی
وہ دیتون پر حملہ آور ہوا اوسکے سر تخون کو مار ڈالا یا قیامت زدہ سفر در جہنم واصل ہوگئے
اونہون نے دیتون کو مارا تہا بہت خوش ہوئے اوسکی نسل مین پرتہوی راج تہا
چوہانون کے کرسی نامہ مین انہل سے پرتہوی راج تک اونتالیس پشتین لکہی ہین

आशापूर्णा
शक्तिदेवी
कालिका
नन्दकुल

مگر یہہ سلسلہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اونکی پیدائش بکرماجیت سے صدہا
سال پیشتر ہوئی بتلاتے ہین پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ تکشک نسل مین تو
ابتدا ر زمانہ مین ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تہے چوہانون کے نامور راجہ اجی پال
نے اجمیر آباد کیا تہا مگر قصبہ سانبہر جو سانبہر جہیل کے کنارہ پر ہے غالبًا اجمیر سے
بہی پیشتر موجود تہا اور اوسکے سبب سے اس نسل کے راجون کو سانبہری راؤ
کا لقب ملا ہے تا وقتیکہ پرتہوی راج نے دہلی کو نقل دار الحکومت کر کے اپنا آخری
عظمت و جلال حاصل کیا چوہانون کی حکومت کے یہی دو بڑے مقامات تہے –
اکثر رئیس ہوئے ہین جنکے مہمات سے چوہانون کی تاریخ منور ہے – اول تو مانک راے
نے مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا – دوسرے خود مسلمانون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ
دہرما دہراج خلف بیسلدیو راجہ اجمیر نے محمود غزنوی کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا
تہا کہ اوسکو بہاگنا پڑا اور حالت فرار مین جب سارشترہ کو جاتا تہا اوسکے ہاتھ
سے بڑی ذلت اوٹہائی –
غالبًا مانک راے پر قاسم جو ولید کا سپہ سالار تہا سنہ ہجری کی اول صدی کے
اختتام پر حملہ آور ہوا تہا – اور دوسرا حملہ چوتہی صدی کے اخیر مین ہوا تیسرا بیسلدیو
کے زمانہ مین ہوا کہ اوس نے مخالفان مذہب کے مقابلہ کیواسطے اپنے تحت مین بہت
راجپوت رئیس جمع کئے – اس مقابلہ مین اودے دت پرمار چوہانون کا مددگار تہا
– چونکہ اوسکی وفات سنہ ۱۰۹۶ عیسوی مین تحقیق ہوئی ہے یہہ احتمال محمود سے چوتہے
بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے ہوا تہا – اور اسی فتح کا ذکر دہلی کی قدیمی لاٹھ
کے کتبہ پر ہے –

چوہانون کی چوبیس شاخین ہوئی ہین اونمین سے مجملہ موجودین نہایت مشہور کوٹہ
بوندی کی ریاستین ہین اونہون نے چوہانون کی قدیم بہادری کو بڑی نیکنامی سے
قائم رکہا ہے ضعیف العمر شاہجہان بادشاہ کی رفاقت مین بمقابلہ اوسکے خلف ناخلف
اورنگ زیب کے چھ بہائیون نے جان دی تہی مگر اون مین سے صرف ایک اتفاقاً
جان بر ہوگیا۔

کگرون اور راگہوگڈہ کی کہیچی اور سروہی کی دیورا جالور کی سوناگرا اور سانچور اور
سوئی باہ کے چوہان اور پاواگڈہ کی پوچیہ راجپوتون کے نام بہادری اور جوانمردی
سے زندۂ دوام ہین۔ ان خاندانون مین سے اکثر اب بہی ویسے ہی بہادر ہین جیسے
پرتہی راج کے زمانہ مین تہے۔

राघोगढ़
खींची
देवरा
सोनगरा
सांचोर
मुईवाड़
पावागढ़
पोनीचा

اکثر چوہان سرداروں نے زمین رہنے کی غرض سے اپنا مذہب کہو دیا ہے تاہم خالص
دیسرانے وکرپالی ربیدوان کہ زیادہ تر انہین سے شیخاواٹی مین رہتے ہین۔
کم سے کم بیس مشہور ترین راجپوتون نے تبدیل مذہب کیا ہے مگر راجپوتون کے اعتبار
کے خلاف نہین ہے کیونکہ منو کی ہدایت ہے کہ زمین کی خاطر جورو بہی چہوڑ دینی چاہیے
اس قول پر اول پرتہی راج کے بہتیجے ایشرداس نے عمل کیا تہا۔

چوہانون کی چوبیس ساکہا

چوہان	ہاڈا	کہیچی	سونیگرہ	دیورہ	پابیہ
चौहान	हाडा	खीची	सोनीगरा	देवरा	पावेचा
گویلوال	بہدوریہ	نربان	ملانی	پوربیہ	سورہ
गोयलवाल	भदोरिया	निरबान	मलानी	पूरबिया	सूरा

چچیرہ	تسیرا	بلاسچہ	بہوراسچہ	سنگراسچہ	مدراسچہ
चचेरा	तसीरा	बिलायचा	भूरायचा	संगरायचा	मदरायचा
ساچورہ	بانکیت	بہاور	نکوسپہ	چندو	روسپہ
सांचोरा	बांकेत	भावर	निकुम्प	चंदू	रोसपा

چالک جنہیں سولنکی کہتے ہیں

चालुक

اگرچہ اگنی کل کی اس نسل کی تاریخ اوس مدت دراست تک تحقیق نہیں ہے جسکی پوار اور چوہان کی معلوم ہے - مگر سبب اسکا صرف یہی ہے کہ اونکی کتابین نہین ملتی ہین ورنہ اونکی عظمت و شہرت مین کسیطرح کوتاہی نہین ہے - بہاٹون کی روایت کی بموجب سولنکی قبل اسکے کہ راٹہوڑ قنوج پر قابض ہوئے - سور شہر لب دریاے گنگ کے راجہ تہے سولنکیون کا گوترا چار ہے -

سرسوتی ندی	نکاس	لاہور	لوکرٹ یعنی	گدّہ	بہاردواج گوتر	مادونی ساکہا
सरस्वतीनदी			लवकोट		भारद्वाज गोत्र	माधूनी साखा
کیونج دیوی		تین پرورنار	کرودمنی رکہیشر	کپلیشر دیو		شیام بید
कौंञ्जदेवी		परवर	कर्दोमुनि	कपलेश्वर		श्यामवेद

سُی پال پوتر کرسی نامہ سے تصدیق ہوتی ہے کہ لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین اونکا مسکن تہا اسواسطے اونکے ساکہا مثل چوہانون کے مادونی

मैपाल पुत्र

ہے تحقیق ہے کہ آٹہوین صدی مین لانگہا اور آگرہ - دو قومین ملتان اور قرب و جوار کے ملک مین رہتی تہین - اور جب بہاٹیون نے جنگل مین بود و باش اختیار کی اون کی بڑی مخالف تہین اور یہی لوگ کلیان واقع ساحل ملابار کے راجہ تہے

सूर

ला
तो

کہ اس سنہ مین قدیمی عظمت و شوکت اون کی اب تک نمایان ہے ۔ سمت ۹۹۸
مین بہوج راج جو چاوڑہ بنس اخیر تہا معزول ہوا اور مولراج سولنکی بجاے اوسکے قائم ہوا مولراج نے انہلواڑہ
مین اٹہاون برس حکومت کی اوسکے پسر چاونڈ راے کے عہد حکومت مین محمود غزنوی
انہلواڑہ پر حملہ آور ہوا ۔ اور اوسکی دولت سے چند مکانات بطور یادگار فتوحات
خود تعمیر کیے منجملہ اونکے ایک کتہیر بنام بہادر عروس ہشتی ایسی عمدہ تہی کہ اوسکی عظمت
کو انسان کی بنائی ہوئی چیزون مین سے شاید کوئی پہونچ سکے ۔ مسلمان مورخون
نے دولت مفروحہ کی تعداد اس کثرت سے لکہی ہے کہ یکایک یقین نہین آتا مگر
جب انہلواڑہ کی تجارت پر غور کیا جاوے تو اونکی تحریر مین کچہہ مبالغہ نہین معلوم
ہوتا ہے بعد مراجعت محمود کے انہلواڑہ مین پہر وہی رونق ہوئی اور سدہ راے
جے سنگہ کہ بانی ریاست سے ساتوین پشت مین تہا پہر فرمان رواے ہندوستان
ہوا ۔ کرناٹک سے دامن کوہ ہمالیہ تک بائیس ۲۲ ریاستین اونکے تحت حکومت مین تہین
مگر اوسکے بیوقوف جانشین نے چوہان پرتہی راج کو ناراض کر دیا کہ کومرپال نامی خاندان
پرتہی راج چوہان کا ایک شخص سولنکی خاندان مین متبنے ہو گیا تہا یعنی اوس نے سند
انہلواڑہ پر بیٹہہ کر سولنکی کی پگڑی باندہی اور اوسی خاندان مین شامل ہو گیا کومرپال
اور سدہ راے دونون بودہ مذہب کے معتقد تہے اونکے زمانہ کی تعمیرات صنعت
و عظمت مین تعریف کے لائق ہین ۔

شہاب الدین کی فوج کے افسر کومرپال کے عہد حکومت کے اخرین زمانہ مین خلل انداز
ہوئے اوسکے جانشین بالو مولراج کے ساتھ سنہ ۱۲۴۳ء مین یہہ خاندان ختم ہوا اور
سدہ راے کی اولاد مین سے باگہیلہ کا نیا خاندان جیسلیو سے پیدا ہوا تشدد مذہبی

र पाल

बीसलदेव

जो नुक़सान ...

جو نقصان عاید ہوئے تہے اونکا دفعیہ ہونے لگا اور مندر سومنا تہہ نے تباہی سے نجات پاکر پہر فروغ حاصل کیا اور بالکارایون کی سلطنت نے پہر رونق پکڑی آخرش جو تہے راجہ گیہل کرن کے زمانہ مین ملک الموت نے بشکل علاوالدین پہر دورہ کیا اور سلطنت انہلواڑہ کو تباہ کردیا گجرات اور سارشٹرہ کی زرخیز سرزمین و آبادان و مالا مال شہرون کو دہلی کے تاتاری سپہ‌سالارون نے بے باکانہ تاخت و تاراج کیا مندر آدناتہہ واقع کوہ سترنجیہ کو بہ تحقیر مذہبی اسلامی قربان گاہ قرار دیکر ایک مسلمان درویش مقرر کیا بودہا کی مورتون کو شکست و ریخت کردیا اور اونکے مذہبی کتب خانہ کا وہی حال کیا جو اسکندریہ کے کتب خانہ کا ہوا تہا انہلواڑہ کی فصیل مسمار ہوکر بنیاد کہودی گئی اور قدیم مندرون کے ٹکڑون سے پہر بہردی گئی —

سولنکی نسل کے باقیماندہ لوگ ملک مین متفرق ہوگئے اور سو برس تک بلا سرپرست رہے آخرکار بعجیب رحمت الہی سے اوسی نسل کے ایک نامور شخص سے جسمین سے اگنی کل والے آئے تہے اونکی پہر رونق ہوئی اور مسمار مکانات پہر تعمیر ہوئے — سہارن معروف تاک یا طاق نے جدید لقب ظفر خان اختیار کرکے اپنے اصلی نام کو چہپایا اور مظفر ہوکر تخت گجرات پر بیٹہا اوسکے بیٹے احمد نے گرد نواح کے عالیشان مکانات کے مصالحون سے احمد آباد شہر آباد کیا —

اگرچہ سولنکیون کی اسطرح بیخ کنی ہوگئی مگر اوس سے بیشتر بڑ کے درخت کیطرح اونکی کئی شاخین جابجا قایم و مستحکم ہوگئین تہین انہین مین سے ہور ترین باگہیلہ ہے کہ باگہرا ولو خلف سدہ راے سے نکلی ہین اور ہندوستان کا بڑا حصہ بگہیل کہنڈ اوسکے نام سے مشہور ہوا اور کئی صدی سے سدہ راے کی اولاد اوسپر حکمران ہے —

चांदूगढ़ | पीतापुर थेराद

علاوہ باندوگڈھ کے باگھیلا نسل کے چھوٹے چھوٹے رئیس اب تک گجرات میں ہیں ان میں مشہور ترین پیتاپور اور تھیراد ہیں — میواڑ کے دوم درجہ کے سرداروں میں سے ہی روپ نگر کا رئیس سولنکی ہے اور خاص سدہ راے کے خاندان میں ہونیکا دعوی کرتا ہے اس خاندان کے آدمی بہت بہادر ہیں — اور طبعی موت سے کم مرے ہیں

سولنکیون کی سولہ ساکہا یعنی شاخیں ہیں

बाघेला	۱ باگھیلا	راجہ بگھیل کھنڈ والی ریاست باندوگڈھ اور روسا پیتاپور و تھیراد و داج وغیرہ
पीर बुरा	۲ بیرپورہ	راو لنواڑہ
बोहिला	۳ بوہیلا	کلیان پور واقع میواڑ بلقب راو ماتحت رئیس سلومبر
भूरता	۴ بہورتہ	بارو و ٹیکرا و چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور جنگل میں مشہور غارتگر ہیں اور رالدروت کہلاتے ہیں
कलाचा	۵ کلاچہ	
लांघा	۶ لانگہہ	ملتان میں مسلمان ہیں
तोगरू	۷ توگرو	پنجند میں مسلمان ہیں
बिहू	۸ بریکو	ایضاً
सुरकी	۹ سورکی	دکن میں
सिर वरया	۱۰ سرورية	گرنار واقع سارشٹرہ میں
रावका	۱۱ راوکہ	ٹوڈہ علاقہ جیپور میں
रानीकिया	۱۲ رانیکیہ	دیسوری علاقہ میواڑ میں

पीतापुर | [illegible]

चाँदभर शाकम्भर	तान्तया	۱۳ تانتیہ	چاندبہر شاکنبہر خونخوار غارتگر ین ۱۸۰۸ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے کریم پنڈارہ کو قید کیا ۱۸۱۷ء مین فوج انگریزی کی یہان خونریزی ہوئی
	खलमेचा	۱۴ اکیچہ	زمین نہین رکہتے ہین
	खारूरा	۱۵ کہارورہ	اتوت وچادرہ واقع مالوہ مین
	कुलमोर	۱۶ کلمور	گجرات مین ہین

पड़िहार پرتہار جسے پرہہار بہی کہتے ہین प्रतिहार

اگنی کل اس آخرین وکمترین نسل کا حال زیادہ نہین ہے - پرہہارون نے راجستان مین کوئی بڑا کام نہین کیا ہے اور وے ہمیشہ دہلی کے تنورون اور اجمیر کے چوہانون کے مطیع وماتحت رہے ہین صرف ایک امر کہ ناہر راو نے خود اختیاری کے واسطے پرتہی راج کا مقابلہ کیا تہا تاریخ مین درج ہونیکے لائق ہے اگرچہ وہ کامیاب نہوا مگر اوسکے نام کے ساتہہ کوہ ارابلی کا ایک کہاٹہ جہان معرکہ ہوا تہا مشہور ہوگیا ہے -

मंड मांड منڈور جسکا قدیم نام منڈودری تہا پرہہارون کا دارالحکومت اور مارواڑ کا مقدم شہر تہا راٹہوڑون کی حملہ آوری سے بیشتر وہان اونکی حکومت تہی وہ جودہ پور سے پانچ میل شمال مین ہے اوسمین جینا جینیون کے مندر ہین اور حروف پالی کے کتبے اوسمین اکثر پاتے ہین -

قنوج کے مخروج راٹہوڑون کو پرہہارون کے ملک مین پناہ ملی مگر اونہون نے

اوسکا بدلہ دوبارہ ہی سے کیا یعنی چونڈا نامی راٹہوڑ نے اخیر پریہار کو بیدخل کرکے منڈاور کی فصیل پر راٹہوروں کا جہنڈا قایم کیا۔

مگر میواڑ کے رئیسون نے پریہاروں کی طاقت پیشتر سے ہی کم کردی تہی یعنی فقط ملک لینے پر قناعت نکر کے رانا کا لقب جو سابقاً صرف اونہیں کو حاصل تہا آپ اختیار کرلیا تیرہوین صدی سنہ انگریزی مین چیتوڑ کے راول نے منڈاور فتح کی اور اوسکے رئیس کو مارا تہا۔

پریہار راجپوتانہ مین پہیلے ہوئے ہین مگر کوئی خود اختیار ریاست نہین رکہتے موقع اتصال کوہاری سندہ اور چمبل پران لوگون کی ایک آبادی ہے کہ علاوہ تکملہ جات

पेहारी

وارثالون کے چوبیس دیہات مین بستے ہین وے برائے نام مہاراجہ سیندہیہ کے تحت حکومت مین تہے وقت اجرائے ستر انتظام ٹہگی بنظر حفظ امن دیگر نیابت ممالک لب دریائے چمبل دیہات مذکور علاقہ انگریزی مین داخل کئے گئے۔

ईंदोह
सिंधल

پریہاروں کی بارہ قسمین ہین اون مین سے زیادہ مشہور اندوہ اور سندہیل ہین دونون کے لوگ لونی ندی پر بستے ہین۔

چورا
चोरा

یہہ قوم کہ ایک دفعہ ہندوستان کی تاریخ مین بہت مشہور تہی اب برائے نام رہگئی ہے اور وہ بہی صرف بہاٹون کی کتابون مین اوسکی اصل کا کچہہ حال معلوم نہین ہے نہ شمسی نسل سے ہے اور نہ قمری سے پس غالب ہے کہ سیتہک نسل سے ہو ہندوستان مین تو اس قوم کا نام بہی نہین جانتے ہین مثل دیگر اقوام نسل مذکور کے انکو بہ وریاستے سندہ یہ جزیرہ نما سوراشترہ تک محدود ہے

اگر واقع مین یہہ لوگ غیر ملک کے ہین تو بہت قدیم زمانہ مین آکر بسے ہونگے کیونکہ
اونکے اکثر اشخاص کے میواڑ کے سورج بنسی رئیسون سے جس زمانہ مین والی میواڑ
بلبہی کے مالک تہے رشتہ داری ہوئی ہے۔

چورا قوم کا دارالحکومت دیو بندر واقع ساحل سارشترہ تہا اور سومناتہہ کا مشہور
مندر مع چند دیگر مندرون کے بال ناتہہ یعنی شمس کے نام زد ہوا تہا اس سے سارا
یعنی پرستندگان شمس کی قوم سے منسوب ہے اور غالباً قوم کا نام سارا اور ملک کا
نام سارشترہ اسی سے ہوئے ہین۔

آفت آسمانی سے یا جیسا کہ ہنود یقین کرتے ہین بہ جزاے سرقت بحری جو دیو کے
رئیس نے اختیار کی تہی سمندر نے چڑہ کر اوسکی دارالریاست کو غرق کر دیا چونکہ
یہہ کل ساحل بہت پست ہے اگر واقع مین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین ہے اور شاید
ایسا ہوا ہو کہ عرب کے لوگون نے جو اس ملک مین تجارت کرتے تہے اپنے جہازون
کی غارت گری کی علت مین اونکو تنگ کر کے نکالدیا ہو چنانچہ اسکی تصدیق تاریخ
میواڑ سے ہوتی ہے کہ وہان کے رئیس نے چورا راجپوتون کو بیر اعظم اور دیو پٹن
سارشترہ مین جہان سے وے نکالے گئے تہے پہر قایم کیا تہا پہر سمت ۸۰۲ مین
دیو کے رئیس نے انہلواڑہ پٹن کی بنیاد قایم کی تہی کہ بجاے بلبہی پورہ کے وہ
شہر اس نواح کے ملک مین دارالحکومت ہوا کتاب کہان راسہ سے یہہ بہی تحقیق
ہوا ہے کہ قلعہ چیتوڑ پر مسلمانون نے اول حملہ کیا اوسکے مقابلہ مین قوم چورا کے
سرگروہ چاتنسی نے والی میواڑ کو بہت مدد دی تہی۔

تحریر فرشتہ سے معلوم ہوا کہ محمود غزنوی نے سارشترہ پر حملہ کر کے اوسکی دارالحکومت

اہلواڑہ کو فتح کیا تب اوسکے رئیس کو بھی خارج کرکے بجائے اوسکے خاندان سابقہ کے کہ قدامت وحسب ونسب مین مشہور تہا دابشلیم نامی رئیس کو مسند نشین کیا اس نام کا پتہ نہین ملتا ہے دابی ایک مشہور قوم تہی جسے لوگ چورا کی شاخ بتلاتے ہین اگر دابی اور چورا مرکب ہوکر دابشلیم غلط مشہور ہوگیا ہو تو عجب نہین ہے یا چورا اسمہ جسکو بعض قدیم یادون کی شاخ بتلاتے ہین اوسمین ملا ہو۔

سارشترہ کی سارا یعنی چوراسر دارون کی قدیم رشتہ داری سورج بنسیون سے باوصف انقضاء عرصہ زیادہ از یکہزار سال ابتک جاری ہے کیونکہ اگرچہ خاندان رانا سے رشتہ داری ہونا راجپوتون مین بکمال عزت کا باعث ہے تاہم باوصف مفلسی اور بیقدری کے چورا ابتک اونکی رشتہ داری کے لائق سمجہے جاتے ہین رانا جوان سنگہ کی والدہ کسی چہوٹے سے چوراسردار گجرات کی بیٹی تہی۔ اب اونکا کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسکا حال لکہا جاوے صرف ایام گذشتہ کی شہرت اونکی ناموری کے واسطے کافی ہے

تاک جسے تاکشک کہتے ہین

ہندوستان پر جو لوگ اول حملہ آور ہوئے علی العموم بنام تکشک مشہور ہین اونسے دیگر اقوام بطور شاخ نکلے ہین۔ قوم جیٹ سے بہی کہ اوسکی بہت شاخین ہین یہ قوم پیشتر ہوئی ہے۔

اگرچہ یہہ گمان کہ تکشک نامی نسلون کا جو باعتبار سکتائی یا ساکا دویپ یعنی سرزمین جیٹ کے نامزد ہوئے ہین ابتدائی لقب کیا تہا ایک طرح کی قیاس دوانی ہے مگر اونکو ایک دوسرے سے علیحدہ سمجہنا بہی مقتضائے عقل نہین ہے۔

ابوالغازی نے لکھا ہے کہ تاتک خلف ترک یا ترکیتی وہی تھا جسکو یونانون مین ترشک لکھا ہے۔ اور چینی مورخون کا تکیک جس نے یونان کے بیکٹریہ سلطنت کی تباہی مین اعانت کی اور اوس ملک کو اپنے نام سے ترکستان نام رکھا وہی ہے اور تاجک نسل جو اس ملک مین پہیلی ہوئی ہے اور جسکی تاریخ مفقود ہے تکشک کی اولاد مین معلوم ہوتی ہے سابقًا ذکر ہوچکا ہے کہ پالی یعنی بودہون کی حروف کتبہ جات اطراف راجستان مین بہت ملتے ہین اور نسل معروف تستہ و تکشک و ناک کی اقوام موریہ دپرمار وغیرہ کے حالات اونمین پائے ہین۔ زبان سنسکرت مین لفظ ناگ و تکشک سانپ کے ہم معنی ہین اور قدیم تاریخ ہندوستان کا ناگ نسل تکشک کہلاتا ہے تکشکون کا پریکشت کو قتل کرنا اور اوسکے پسر جنمیجی کا اون سے جنگ وجدل کرنا اور اخیر مین اون سے عہد نامہ خراج گذاری لکھوانا۔ جو مہابہارت مین لکھا ہے مبالغہ سے صاف کیا جاوے تو درحقیقت ایک تاریخی واقعہ ہے جب سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسکو کوہ پیرو پامسہ پر تیک اور ناک اقوام ملی تہی اور یہہ بہی بہت قرین قیاس ہے کہ شاہ سقدونیہ کا رفیق ٹیکسائل تاکون کا سرگروہ تہا۔ جیسلمیر کے بہاٹی رئیسون کی قدیم تاریخ مین لکہا ہے کہ بعد سفر وری اونکی زابلستان سے اونہون نے لب دریاے سندہ سے تاکون کو بیدخل کیا اور بجاے اونکے خود قابض ہوئے۔ اوس زمانہ کا دارالریاست سالباہن پورہ لکہا ہے اور چونکہ اس واقعہ کی تاریخ یودہشٹر کا شنہ ۳۰ لکہا ہے پس اگر سالباہن جو تکشک تہا اور جس نے بکرم تنور کو فتح کیا اوسی خاندان مین ہو جسکو بہاٹیہون نے بیدخل کرکے جنوب کی طرف نکالدیا تہا تو کسی طرح بعید از قیاس نہین ہے

नानक
नक
नागेनी
नोरक
तकखुद
बेकदर
नाजक
परीक्ष
जनमेज
पेरोप
मुनी
टेक

ٹکشک یعنی ناگ بنسیون نے بسر و ری یشش ناگ حملہ کیا وہ زمانہ سنہ عیسوی سے چھہ یا
سات صدی پیشتر تہا اور اوس زمانہ مین سیتہک قوم کی تو گرسہ کے بیٹون نے استی یا اسوہ
یعنی گہوڑون پر چڑہکر سمر یا سر پا پر حملہ کیا۔ آبو جہا تم مین ٹکشکون کا اخلاف ہا چل لکہا
ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے وے سیتہک نسل کے تہے اور ہندوستان
کے خاندان قمری مین اس انقلاب سے آٹہہ عہد پیشتر پارسناتہہ تیئسوین بدہ نے
ہندوستان مین اپنا مذہب پہیلایا اور کوہ ستارنیت مین بود و باش کی۔
تاک کی قدیم تاریخ تو اسیقدر کافی ہے اب زمانہ حال کا مختصر حال لکہا جاتا ہے ٹکشک موری مدت
سے فرمان روا چیتور تہے گہیلوتون نے موری کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اوس سے چند پشت
بعد اس دار السلطنت ہنود پر مسلمانون کا حملہ ہوا اکثر ہنود مین سے جنہون نے چیتوڑ
کی اعانت کرنا اپنے ذمہ سمجہا اسیر گڈہ کا تاک تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسیر گڑہ پر یہہ خاندان
اس واقعہ کے بعد کم سے کم دو صدی تک قابض رہا کہ اوسکا رئیس پرتہی راج کی سواری مین
بتجمل شامل ہوا ہے۔ چند ریا کی کبتون مین اسیر گڈہ کی تاک کو نشان پرواز لکہا ہے۔
یہہ قدیم نسل تنجی کے مخالف اور سکندر کے رفیق بڑی حشمت اور تجمل سے خصوصی زمانہ
حال مین تاکون کے مفقود الخبر ہوجانے کا بدل شاہان گجرات کی شہرت سے بخوبی ہوگیا ہے
کہ اونکے جو وہ خاندان شاہی بلقب مظفر متواتر ہوئے ہین۔
تغلق اول کے خلف محمد کے عہد مین اوسکے بہتیجے فیروز جنگ پر ایک واردات ہوئی جس
سے تاکون کے ستارہ نے پہر بلندی پائی مگر اوس عروج مین اون کو اپنا نام اور
مذہب بدلنا پڑا تاک نسل کے سہارن نامی شخص نے اول اپنے خاندان مین
سے مذہب بدلا اور اپنی اصل قوم کو چہپا کر بنام وجیہ الملک مشہور ہوا اوسکے بیٹے

ظفرخان کو فیروز نے اوسی زمانہ مین جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا گجرات کا حاکم بنایا ظفر نے اپنے آقا کی کمزوری کو موقع غنیمت سمجھا اور اپنا نام مظفر رکھکر تخت گجرات پر جا بیٹھا اوسکے پوتے احمد نے اوسکو مار ڈالا اور قدیم دارالحکومت انہلواڑہ کی جگہہ عظیم الشان شہر آباد کرکے اپنے نام سے اوسکو احمد آباد نامزد کیا تاکون کے تبدیل مذہب سے اونکا نام راجستان سے جاتا رہا ہے اور نہ باوصف تلاش اونکا کہین پتہ لگتا ہے۔

جٹ

जाट

ہندوستان کی چھتیس شاہی نسلون کی قدیم فہرست مین جٹ بھی درج ہے مگر اوسکو کبھی کسی نے راجپوت نہین لکھا ہے اور نہ کہین راجپوتون کی جاٹون سے رشتہ داری ہے یہہ نام کل ہندوستان مین بڑی وسعت سے پھیلا ہوا ہے مگر فی زمانہ صرف زراعت پیشہ ہین اور باشندگان ملک مین اعلیٰ درجہ پر نہین سمجھے جاتے ہین پنجاب مین تو اونکا اب بھی قدیمی نام جٹ رائج ہے اور دریاے گنگ وجمن پر جاٹ کہلاتے ہین اونمین سب سے سر بر آوردہ بھرت پور کے مہاراجہ صاحب ہین دریاے سندھ اور سارشترہ مین وہی جٹ کہلاتے ہین اور آنصوب دریاے سندھ مین اکثر اقوام ہین جو اصل مین جٹ تھیں اب مسلمان ہوگئی ہین۔

جیٹ اعظم کی سلطنت کی عظمت اور نام جسکا دارالحکومت جگزارٹس تھا زمانہ سائرس سے چودھوین صدی تک جب وے بت پرستون سے مسلمان ہوے بحال رہے ہین۔

हिरोडोटस

डि गाइंस

ہیروڈوٹس کہتا ہے کہ جٹ لوگ واحد پرست تھے اور روح کے غیر فانی ہونے کا
عقیدہ رکھتے تھے اور چینی مصنفون کے ذریعہ سے ڈی گائینس نے لکھا ہے کہ
اونہون نے بہت قدیم زمانہ مین بدھ کا مذہب اختیار کر لیا تہا۔

جیٹ قوم کی روایتون سے اونکا مسکن مغرب دریاے سندھ پایا جاتا ہے اور بیانون
مین سے اونکا مکان دریافت ہوتا ہے اس سے واقعات یادوسکے کہ وہ زابلستان
سے آئے تھے تائید ہوتی ہے اور اس قوم کے کرشن سے پیدا ہونیکا گمان رفع ہوکر
بالیقین ہوتا ہے کہ یوچی یوتی جنہین جیٹ کہتے ہین گروہ کثیر مین آکر آباد ہوئے

यूचि, यूति

اونکے اول مرتبہ وسط ایشیا سے ابصوب دریاے سندھ آنیکا کوئی حال تحریر
ہمین ملتا ہے غالب ہے کہ سائرس یا اوسکے بزرگون کی لڑائی ہوئی تب تک یہ
ہمراہ ہو گئے ہون۔

یہی لکہا گیا ہے کہ حملہ آوران ہندوستان کی مختلف اقوام معروف سیتھک سے
نکلنے کے دعوی مین جیٹ و تکشک شریک ہین۔ پانچوین صدی کے ایک کتبہ
سے پایا جاتا ہے کہ ایک ہی رئیس کو دونون لقب تھے اور راوسی کی نسبت شمس
پرستی کے سیتھک اوصاف بہی لکہے ہین اسیطرح اوسمین یہہ بہی لکہا ہے کہ اس
جیٹ رئیس کی والدہ یادو نسل کی تہی اس سے اونکے ہیہئس راج کل اور یادو نسل
مین ہونیکے دعوی کو استحکام ہوتا ہے۔

سنہ عیسوی کی پانچوین صدی مین جب کا یہ کتبہ ہے جیٹ کی تاریخ مین بہت
دلچسپ زمانہ ہوا ہے اصلی مصنفون کے حوالہ سے ڈی گائینس لکہتا ہے کہ یوچی
یا جیٹ پنجاب مین پانچوین صدی یا چھٹی صدی مین قائم ہوئی تہی اور جس رئیس کا

کتبہ مین ذکر ہے اوسکا دارالحکومت اوس ملک مین سلندرہ پورہ لکھا ہے اور شبہہ یہہ سالباہن پور ہے - جہان ٹاک کے نکالنے پر یادو بہاٹہیون نے پود باش کی تہی یہہ امر کہ اسوقت سے کتنے زمانہ پیشتر جیٹ لوگ راجستان مین داخل ہوئے کسی قدیم تر کتبہ سے تحقیق ہوگا مگر ہان سنہ ۴۴۰ء مین وے صاحب اقتدار ہوگئے تھے -

جب یادو سالباہن پور سے نکالے گئے اور دشت ہند کے داہیہ اور جوہیہ راجپوتون مین پناہ لینے کے واسطے آنصوب دریاے ستلج گئے اور وہان ہیرا کو اپنا دارالحکومت بنایا اکثر نے مجبور ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا اور اپنا نام جاٹ رکہا اور اوسکے وقایع جادون مین کم سے کم بیس شاخین لکہی ہین اس کتبہ سے پانچ سو برس بعد تک دریاے سندہ کے مشرقی کنارہ پر اور پنجاب مین جاٹون کے زبردست گروہ ہونیکا حال محمود و مظفر ہندوستان کو واقعات سے بخوبی ثابت ہے کہ اونہون نے بڑے زور شور سے اوسکا راستہ روکا تہا سنہ ۴۱۶ ہجری و سنہ ۱۰۲۶ عیسوی مین محمود نے بڑی فوج سے جاٹون پر حملہ کیا کہ اونہون نے سارشترہ کی اخیر مہم سے واپس آنے پر اوسکو بہت تنگ کیا تہا حدود ملتان پر اوس ندی کے برابر جو کوہ جود کے قریب بہتی ہے جیٹ لوگ رہتے تہے جب ملتان مین پہونچکر دریافت کیا کہ جس ملک مین جاٹ رہتے ہین وہ ندیون سے محفوظ ہے اوس نے پندرہ سو کشتیان تیار کرائین اور اس غرض سے کہ دشمن جو بحری جنگ مین مشاق ہین کشتیون پر چڑہ نہ جاوین کشتی مین چہہ خار لگوائے اور ہر کشتی مین بارہ تیرانداز رکہکر بعض مین آتشی گولے رکہے

کہ جاٹون کی بحری فوج کو اذیت پہونچا وین بادشاہ نے اونکی بیخ کنی کا قطعی ارادہ
کرکے ملتان مین اس نتیجہ کا انتظار کیا جاٹون نے اپنے عیال و اطفال و اسباب کو
سندہ ساگر مین بھیجدیا اور چار ہزار یا جیسا کہ بعضے کہتے ہین آٹھ ہزار کشتیان لیکر
غزنویون پر حملہ کیا سخت محاربہ وقوع مین آیا خارون کے دہکے سے جاٹون کی کشتیان
غرق ہوئین اور بعض آگ سے جل گئین کچھہ بچین سو گرفتار ہوئین البتہ بہت لوگ بچ رہے
تھے کیونکہ جاٹون کا مجمع جنگی شکست پر ریاست بیکانیر قائم ہوئی انہین لوگون کا
بقیہ تھا۔

اس واقعہ سے تھوڑے دنون بعد ہی جیٹ کی اصلی سلطنت کو بھی زوال آیا اور اکثر
نے ہندوستان مین آکر پناہ لی۔

سنہ ۱۳۶۰ع مین تغلق تیمور قوم جیٹ کا بڑا خان تھا اسوقت تک یہہ لوگ بت پرست
تھے اوس نے خراسان کو فتح کرکے ٹرنسکسیانہ پر حملہ کیا کہ وہان کا رئیس تو مفرور
ہو گیا اوسکے بھتیجے امیر تیمور نے ملک کو فتح ہونے سے بچا لیا اور تغلق تاش سے
دوستی پیدا کرکے ایک ہزار جیٹ جنگجویون کا افسر ہو گیا۔ سنہ ۱۳۶۹ع مین جب جیٹ کا
خان مرا تیمور اس قوم پر اتنا غالب آگیا تھا کہ مجمع عام نے خطاب خانی کا تیمور جیٹ سے
تیمور چغطہ کو دلوایا۔ سنہ ۱۳۷۰ع مین اوس نے جیٹ قوم کی امیر عورت سے شادی
کرکے کوجند اور ثمرقند کو اپنے قدیم ملک ٹرنسکسیانہ مین شامل کیا۔ تب جیٹ
لوگون کی خودسری دفع ہوئی اس ملک مین سے کہ نوع بشر کی پرورش گاہ ہے
فساد و خونریزی موقوف ہوئی اور یہہ بھی سنہ ۱۳۹۵ع مین بعد چھہ حملون کے جنہیں
اوس نے شہرون کو جلا دیا اونکی دولت کو لوٹ لیا کل قوم کو قریب نیست و نابود

तुगलगतैमूर
को छिपाना

کردیا تب اطمینان سے بیٹھا۔

تاہم جیٹ لوگ پنجاب مین قایم رہے اور رنجیت سنگھ والی لاہور اس قوم سے عظیم الشان ریاست کا فرمان روا تھا اور یہہ وہی ملک ہے جہان پانچوین صدی مین یوچی لوگ آکر مسکن گزین ہوئے تھے اور جہان یادو جب غزنین سے نکالے گئے بجاے تاکون کے مقیم ہوئے۔

جیٹ سوا اب بھی سیتھک قوم کی وضع رکھتا ہے اور زمانہ بھارتھ مین جو چکر یادو کرشن کا تھیا تھا اوس سے ملیچ ہے۔

ہون

हून

چھتیس اقوام راج کل مین ہون بھی داخل ہے یورپ مین اس قوم نے بڑی بربادی وتباہی کی ہے مگر یہہ معلوم نہین ہندوستان مین کب سے آئی ہے۔ البتہ کاٹھی وبالہ و ماکواہانہ کے ہمزمانہ ملک سارشترہ مین رہی ہے اگرچہ کسیوقت مین یہہ لوگ کل ہندوستان مین ہوئے ہین مگر شمالی ملک کی تاریخ مین انکا بالکل پتہ نہین لگتا ہے چیتوڑ پر مسلمانون کا حملہ ہوا تب انگتسی نامی ہون کا سردار بھی مع اپنی جمعیت کے مقابلہ کیواسطے دیگر ہنود کے شامل ہوا تھا۔

قدیم روایت سے سکونت اس قوم کی دریاے چمبل کے مشرقی کنارہ پر قدیم مقام مشہور بارولی پر تھی اور سنگھ چادری کا مشہور مندر ایک ہون رئیس کی شادی کا مقام ہے اور کہتے ہین کہ وہ دوسرے کنارہ پر بھی بھینسرور سے قابض تھا۔

یہہ قوم بالکل معدوم نہین ہوئی ہے۔ چند گھر تری سادڑی مین برودہ سے

تین کوس اور ایک گانو اوس جزیرہ نما مین موجود ہین گو ذلیل ہوکر دیگر اقوام
مین شامل ہوگئے ہین -

کاٹی
काटी

راجپوتانہ اور سوراشٹرہ ہر دو ممالک کے مورخ متفق ہین کہ کاٹی قوم ہندوستان
کی شاہی نسل سے ہے جزیرہ نما مغربی کی نہایت مشہور اقوام مین سے یہہ قوم ہے
کہ اوس نے ملک کا نام سوراشٹرہ سے کاٹھیاواڑ کر دیا ہے اس ملک کے کل باشندون
مین سے صرف کاٹی لوگون نے ہی مذہب و اوضاع و اطوار سے اپنی سیتھک
اصل کو قایم رکہا ہے سکندر کے زمانہ مین اونکی بود و باش اوس گوشہ مین تہی
جہان پنجاب کی پانچون ندیون کا اتصال ہوا ہے انہین کے مقابلہ مین سکندر
خود چڑہ کر آیا تہا اور ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ اوسکی جان بمشکل بچی -

اوس زمانہ سے ابتک کاٹی قوم کا برابر پتہ لگتا آتا ہے جیسلمیر کی روایتون مین
مذکور ہے کہ بہاٹیون کا کاٹیون سے مقابلہ ہوا تہا اور خود کاٹیون کی تاریخ مین
درج ہے کہ دریاے سندہ کے جنوب مشرقی کنارہ سے وہ آٹھوین صدی
مین اس ملک مین آئے تہے -

پرتھی راج کی لڑائی مین کاٹی بہت نامور رہے اوسکے اور اوسکے مخالف راٹھور کے
یعنی طرفین کی افواج مین اس قوم کے سردار تہے -

کاٹی اب بہی سورج کی پرستش کرتے ہین اور صلح و پیشون اور محنت کی معاش
کو ناپسند کرکے تاراجگری پیشہ کو بہتر سمجھتے ہین بجز اسکے کہ گھوڑون پر سوار ہوکر اور
بہالا ہاتھ مین لیکر دوست اور دشمنون سے خراج وصول کرتے پہرتے ہین اور کسی

کام مین اونکا دل نہین لگتا۔
کاٹی بیلے رحمی مین سب سے فایق ہین مگر مہران حال بہادری مین بہی ویسے ہی
ہین کہ اون سے زیادہ دلیر راجپوتون مین کوئی نہین ہے اونکا قد اکثر چہہ فیٹ
بلند ہوتا ہے بال کم ہوتے ہین اور آنکہین نیلگون جسم چست اور مضبوط ہوتا ہے
چہرہ پر ہوشیاری مگر سختی و سنگدلی نمایان ہوتی ہے۔

بالہ
बाला

زمانہ قدیم وحال کے مورخون سے بالانسل کو راج کل مین لکہا ہے اونکا دعوی ہے
کہ ہم سورج بنسی ہین اور بالا یا باپا نامی ہمارا مورث اعلے رام کے پسر کلان لوکی
اولاد مین تہا اونکی اول آبادی سارشترہ کے اوس مقام پر تہی جو نہایت قدیم
زمانہ مین ڈہانک کہلاتا تہا بعد ازان مونگی پٹم کہلایا قرب وجوار کا ملک فتح کرکے
اوسکا بالاکہیتر نام رکہا اس ملک کا دار الحکومت بلبہی پورہ تہا اور خود بلقب بالارا
مشہور ہوے اسطرح اونکو میواڑ کے گہیلوتون سے قربت کا دعوی ہے اور یہہ
امر بعید از قیاس بہی نہین ہے کیونکہ اس خاندان کے لوگ مدت تک سارشترہ مین
حکمران رہے ہین گہیلوتون نے مہادیو کی پرستش شروع کی اوس سے پیشتر سورج کی
پرستش کرتے تہے اس سے اونکو ٹہیک ہونے مین بالا سے بہت مشابہت ہے
مگر بالا اندربنس مین ہونے کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بالک پوتر ہین جو ارور
واقع دریاے سندہ کے حکمران تہے۔ اب اسکی تصحیح غیر ممکن ہے مگر قیاس ہے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ وے بہار تہہ سیہل نامی رئیس کی اولاد مین سے ہین کہ اونہون نے
ارور کو آباد کیا تہا۔

बाला
बापा
लव

کالی بھی بالا و ن میں سے نکلنے کا دعوی کرتے ہیں اور اونکا لقب فرمانروایان
ملتان ہوتا ہے اوسکی اس سے تصدیق ہوتی ہے - تیرہوین صدی میں بالاؤن
کی میواڑ پر حملہ کرنیکی طاقت تھی - اور مشہور رانا ہمیر کی اول چشم یہہ ہوئی کہ اوسنے
چیتوڑ کے بالا رئیس کو مارا تھا اور ہاوک کا رئیس حال پالا ہے اور یہہ قوم اب بھی
بڑی سمجھی جاتی ہے

दादा

चौटोला

झाला جھالا मकवाहाना مکواہانہ

یہہ قوم بھی ملک سوراشٹرہ مین رہتی ہے اور اگرچہ شمسی قمری یا آتشی نسلون مین
سے کسی مین بھی نہین ہے مگر راجپوت کہلاتے ہین غالبا اصل اونکی شمال سے ہی
مگر اسکا کچھہ ثبوت نہین - ہندوستان بلکہ راجستان مین اس قوم کو کم جانتے
ہین یہان تو صرف قدیم شاہان یعنی والیان میواڑ کے ذریعہ سے آگئے ہین اور
اونکی منظوری کل عیبون کو ڈہانک لیتی ہے -

नारयनदा

جب پرتاپ رانا کو شاہنشاہ اکبر نے بالکل دبالیا اور جھالا سردار نے اوسکی
بڑی وفاداری اور خیرخواہی کی اسکے جلدوے مین رانا نے اوسکے ساتھہ اپنی
دختر کی شادی کردی اور اپنے دست راست پر نشست دی - مگر یہہ امر کہ یہہ
عزت اوسکو صرف بعوض جانفشانی حاصل ہوئی تھی - نہ بوجہہ چھتیس راج کلون
مین شمار ہونیکی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ حال کے ایک رانا نے ظالم سنگھ
جھالا کے ساتھہ جو راج کوٹہ کا منتظم حکمران تھا اپنے ایک سردار کی دختر کی شادی
بمشکل تمام منظور کی تھی اور ظالم سنگھ اور رانا وت رانی کے خلف مادھو سنگھ
کو اس رشتہ داری کی وجہہ سے اپنے ہمسر ہم عصر لوگون سے اعلی ترین شہہ داری

کرنے کا منصب حاصل ہوا — راجپوتون مین فضیلت خاندان کل مراتب دنیوی سے اسقدر فایق سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ ظالم سنگہ عمدہ ترین ریاست کا منتظم تہا مگر اوس نے ایک دوم درجہ کے کچھواہہ رئیس کی دختر سے اپنے نبیرہ کا منسوب ہونا باعث عزت و افتخار سمجھا —

اس قوم کے سبب سے سارشترہ ملک کا حصہ عظیم جہالا واڑ کہلاتا ہے اور اوسمین بانکانیر و ہلوو و درنگ درہ مشہور شہر ہین یہہ امر تو غیر تحقیق ہے کہ جہالا کس وقت سے یہان مقیم ہوئے ہین مگر جب رانا نے اول مرتبہ مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا جہالا اوسکے ساتہہ تہے اور پرتہی راج کے مشہور معرکون مین بھی جہالا کا برابر ذکر آیا ہے جہالا قوم کی شاخین بہت ہین اونکا مقدم بکوانا نہ ہے —

بانکانیر
ہلوو
درنگ درہ

کمری — جیتوہ — जेतवा

یہہ قدیم نسل ہے اور اسکو راجپوت کہتے ہین اگرچہ مثل جہالا کے سارشترہ سے باہر اسکو بہی کم جانتے ہین مگر اوسی کی طرح اسکے نام سے بہی اوس ملک کا ایک حصہ جیتواڑہ کہلاتا ہے اس قوم کے رئیس کے قبضہ مین جزیرہ نما کا مغربی ملک ہے رئیس رانا کہلاتا ہے اور اوسکا مسکن پوربندر ہے — جیتواڑہ کے بہاٹ کہتے ہین کہ اس نسل کے ایک سو تیس[۱۳۰] راجہ زمانہ سلف مین ہوئے ہین اور آٹھوین صدی مین اون مین سے ایک کی شادی دلی کے تنور خاندان مین ہوئی تہی — اوس زمانہ مین جیتوہ کا نام کمر تہا اور دار الحکومت گوملی تہا کہتے ہین کہ بارہوین صدی مین سہل کمر رئیس گو گوملی سے شمال کے

जेतव
पूरबं

حملہ آوروں نے نکالا تہا اوسوقت سے کہ نام جاتا رہا اور رجبیتوا رکھا گیا یہہ قوم
زنوان روتوات سے کہ بشکل بندر ہوا ہے پیدا ہونیکا دعوی کرتی ہے اور اسکی تصدیق
مین کہتے ہین کہ ہمارے رئیس سارشترہ کے رانا پوچھیر دینی دم دار ہوتے ہین —

گوہل
गोहिल

یہہ ممتاز نسل کسیقدر روایت سے سورج بنسی ہونیکا دعوی کرتی ہے گوہلون کی
بود و باش جونہ کہیر گڈہ مین لونی ندی کے خم واقع میواڑ پہ تہی مگر یہہ معلوم نہین
کتنی مدت تک رہی —

اونہون نے اس مقام کو اصلی بہیل رئیس سے کہیروہ سے لیا تہا اور بیس پشت
تک قابض رہے — بعد ازان بارہوین صدی مین راہٹورون نے اونکو بیدخل
کیا وہان سے سارشترہ مین جاکر اونہون نے پیرم گڑہ مین قیام کیا وہ مقام بہی
تباہ ہوا تب ایک شاخ بگوہ مین ٹہیری راجہ نے نندن نگر معروف نند روشہر کی لڑکی
سے شادی کی اور اپنے خسر کی جاگیر چہین لی - اس رئیس سے کسو میال سے …
کے رئیس حال نرسنگ تک ستائیس پشتین شمار کی جاتی ہین دوسری شاخ …
مین مقیم ہوئی - اور بہون نگر اور گوگو شہر آباد کئے گوہلون کا …
ندی کے کنارہ پر واقع ہے اور سارشترہ کا مشرقی حصہ گوہلواڑ کہلاتا ہے —
رئیس حال تجارت کرتا ہے اور اوسکے کتنے ہی جہاز ہین —

سرویہ
सिरविया

اس نسل کا صرف یہی حال معلوم ہے کہ … مشہور تہی اگرچہ یہہ باٹن
کی فہرست مین درج ہے مگر اب … سے نکلی ہے —

सलार سلار یا सिलार

اس نسل کا بہی صرف نام رہگیا ہے اور بودہ مذہب کے تجارت پیشہ لوگ اب اس نسل مین سے ہین وہ چوراسی اقوام تجارت پیشہ مین لکہی گئی ہے کہ اون مین سے اکثر کی اصل راجپوتون سے ہے ٭

दाबि وابے

کسی وقت مین یہہ نسل سارشترہ مین مشہور تہی بعض لوگ اسکو یادو کی شاخ بتلاتے ہین اگرچہ اکثر مورخون نے اسکو علیحدہ بہی لکہا ہے اب نہ اونکے پاس ملک ہے اور نہ تعداد مین زیادہ ہین ٭

गौड़ گوڑ

یہہ نسل اگرچہ راجپوتانہ مین کبہی ترقی پر نہوئی مگر بزرگ سمجہی جاتی ہے اس نسل سے قدیم راجہ بنگالہ کی فرمان روا تہے اور اونکے نام سے وہان کا دارالحکومت لکہنوتی گوڑ مشہور ہوا۔

یقین ہوتا ہے کہ جس ملک پر چوہان قابض تہے وہ اون سے پیشتر گوڑون کے قبضہ مین تہا کیونکہ کل واقعات مین دسے اجمیر کے گوڑ لکہے گئے ہین پرتہی راج کے معرکون مین اونکا بطور مشہور سردارون کے ذکر ہے اون مین سے ایک کی ریاست وسط ہند مین تہی سلطنت مغلیہ کی سات صدی مین تو بچ رہی مگر آخر مین جب سرکار انگریزی نے مرہٹون کو فتح کیا تب تباہ ہوئی یعنی ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے گوڑون کو ہلاک کرکے اونکی دارالحکومت شیوپور پر قبضہ کرلیا اب مرہٹون نے گوڑون کی بارہ لاکہہ کی ریاست مین سے صرف پچاس ہزار

روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست چھوٹی سے گوڑون کی پانچ شاخین ہین ـ

آدناہیر ساہالہ تور ددھینہ بودانو

आदनाहिर सिलहाला तूर दूसेना बोद्दानो

دور — डोर

دودہ — डोडा

اگرچہ اس نسل کا نام کل کرسی ناموں مین ہے مگر اوسکی تاریخ سابقہ بالکل مفقود ہوگئی ہے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ پرتھی راج نے اونکو فتح کرنے مین اپنا بڑا فخر سمجھا تھا ـ

گہروال — घरवाल

راجستان کے راجپوتون کو گہروال نسل کا حال بالکل معلوم نہین ہے اور اگرچہ یہہ بہادری اونکو اپنی صحبت کے لایق سمجھتے ہین مگر اون کی اصل مین اعتراض کرکے رشتہ داری کے لایق نہین سمجھتے ہین گہروال نسل کی قدیم ریاست کاشی یعنی بنارس مین تھی اونکا مورث اعلے کہورتاج دیو تھا اوس سے ساتوین پشت مین جسوندرال نے بندو باسنی پر بڑا جگ کرکے اپنی اولاد کو بندیلہ کا لقب دیا اس سے گہروالون کا نام بندیلہ ہوگیا اور جس ملک مین اس نسل کی مختلف شاخین بجاے چندیلون کے مسکن گزین ہوئین وہ بندیل کہنڈ کہلاتا ہے اونکے بڑے شہر کالنجر و مہوبی و مہوبہ پر بہی اونہون نے قبضہ کرلیا تھا ـ

काशी

खोरताजदेव बनौदा विंदुवासिनी यज्ञ बुंदेला चंदेला बुंदेल खंड कालिंजर महुबी महोबा

چندیلہ — चंदेला

چندیلا جنکو بعض مورخین نے چھتیس نسلون مین سے لکہا ہے بارہوین صدی مین بہت زبردست اور کل سرزمین واقع درمیان جمنا و نربدا جو اب بندیلون اور باگہیلون کے قبضہ مین ہے اونکے تحت مین تہی ـ اونکی پرتھی راج سے لڑائی

बाघेलो

ہوئی اوسکے حالات بہت مشہور و دلچسپ ہین اس لڑائی سے چند بیٹے پست
ہوگئے اور گہیروالون کو فتح آسان ہوگئی بندیلہ مان بیر کی فتح کی تاریخ سنہ ۱۲ہ
کے قریب ہے اوس سے تیرہوین پشت مین مدہوکر شاہ نے بیتوہ ندی پر اورچہ
آباد کیا۔ اور اوسکے بیٹے بیر سنگہ دیو نے بڑی طاقت حاصل کی بندیلہ ریاستون
مین اورچہ سرگروہ ہوا اگر اوسکے بانی مدہوکر شاہ نے عالم و مورخ ابوالفضل کو کہ
عالی حوصلہ اکبر کا دوست و مشیر تہا ہلاک کرکے وواجی وسیاہی حاصل کی۔
مگر وقوع اس امر کا سلیم معروف جہانگیر خلف اکبر کے اغوا سے ہوا تہا۔
زمانہ اکبر سے انتہاے سلطنت مغلیہ تک بندیلون نے کل بڑی مہمات مین
ناموری حاصل کی اور جیسے کہ دتیہ اور اورچہ کے بندیلہ رئیسون نے وفاداری
اور جانفشانی سے خدمات انجام دین راجستان کے کل بہادر رئیسون مین سے
کسی نے نہ کین اورچہ کا بہگوان شاہجہان کی فوج کا ہراول تہا اوسکا بیٹا
سوپ کرن اورنگ زیب کی مہم دکن مین نہایت ممتاز سپہ سالار تہا اور دلپت
میدان جاجو مین مارا گیا اونکی اولاد نے آب بہادری نہین چہوڑی ہی
بلکہ رئیس حال کے باپ نے جو شجاعت و جوانمردی کی ہے اوس سے زیادہ ناموری
مغربی ملک کی تاریخ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا ہے ـــ
مادہو جی سیندہیہ کے انتقال پر اوسکی قبیلہ کے عورات نے اوسکے جانشین
دولت راؤ کے خوف سے راجہ دتیہ کے پاس جاکر پناہ لی اونکی گرفتاری کی
واسطے فوج بہیجی گئی اور کہا گیا کہ بصورت انکار گرفتاری لڑائی ہوجاویگی اوس
شجاع نے حملہ کا بہی انتظار نکیا اور صرف تین سو پیادہ بہالہ بردار سوار لیکر

یکبارگی حملہ آور ہونے پر گرا کہ اونکو تباہ کر دیا اور حفظ عزت و قاعدہ پناہ دہی مین اپنی بہی جان تصدق کرے - مجروح شدید ہو جانے پر اوس نے نہ کسی کی مدد قبول کی اور نہ میدان چہوڑا اور راضی نامہ سے صاف انکار کر کے اپنی تقدیر پر صابر و شاکر رہا -

اب بندیلون کا خاندان بہت بڑا ہے مگر لقب گہیروال صرف اونکے اصلی گہرون مین ہے -

بڑگوجر बड़गूजर

یہہ نسل سورج بنسی ہے اور سواے گہیلوت کی صرف یہی ایک نسل رام کی خلف لکان لو کی اولاد مین ہونیکا دعوی کرتی ہے بڑگوجرون کے قبضہ مین ڈہونڈاڑ کا بہت ملک تہا اور قلعہ راجپور کہ راج گڑہ واقع راج الور سے پندرہ میل مغرب مین ہے - اونکا دار الحکومت تہا راج گڑہ اور الور بہی اونکے قبضہ مین تہے کچہواہون نے بڑگوجرون کو اس ملک سے خارج کیا تب ایک گروہ نے انوپ شہر لب دریاے گنگ مین پناہ لی اور وہان سکونت اختیار کی -

राजपुर
राजगढ़

अनूपशहर

سنگار सिंगार

اس قوم نے کبہی شہرت نہین پائی اونکی صرف ایک ریاست جگمہوہن پور لب دریاے جمن ہے -

سکروال सिकरवाल

یہہ قوم بہی مثل سنگار کے روساے راجپوتانہ مین کبہی مشہور نہین ہوئی ہے اور نہ اب کوئی اونمین سے خود اختیار رئیس باقی ہے - اگرچہ اونکے نام سے

کنارہ راست دریاے چمبل پر ضلع جادوتی سے ملحق ایک ضلع سکروار مشہور ہے اور اوسی طرح مہاراجہ صاحب سیندھیہ کے علاقہ مین داخل ہے سکروال اب صرف زراعت پیشہ رہگئے ہین اور ربطہ رخود یا کسی سرغنہ کے تحت مین رہکر غارتگری بہی کرتے ہین سکروال قوم کا وجہ تسمیہ قصبہ سیکری قریب فتح پور سے ہے کہ وہان کسی زمانہ مین اونکی خود اختیار ریاست تہی

जादुवती
सिकरवार
सीकरी
फ़तहपुर

بئیس
बैस

یہہ قوم چہتیس راج کل مین سے سمجھی جاتی ہے مگر چند کی فہرست مین نہین ہے اور نہ کمارپال چرتر مین اوسکا کچہہ ذکر ہے اس سے سورج بنس کی ایک شاخ معلوم ہوتی ہے اب یہہ لوگ بکثرت ہین اور ایک وسیع ضلع واقع دوآب درمیان گنگا وجمنا کے اون کے نام سے بئیسواڑہ کہلاتا ہے۔

कुमारप
बैसवा

داہیہ
डाहिया

یہہ قدیم قوم ہے اور اوسکی بودوباش لب دریاے سندہ جہان اوسکا ستلج سے اتصال ہوا ہے تہی اگرچہ اس قوم کے لوگ چہتیس کلون مین سمجھی جاتی ہین مگر اب اونکا کچہہ پتہ ونشان نہین ہے جیسلمیر کے بہاٹہیون کی تاریخ مین اونکا ذکر ہے اونکے نام اور مقام سکن سے گمان ہوتا ہے کہ وہ وہی لوگ تہے جنکو سکندر نے داہیہ لکہا ہے۔

جوہیہ
जोयहा

یہہ قوم اوسی سرزمین مین رہتی تہی جہان داہیہ تہی اور ہمیشہ اوس سے متفق رہی ہے مگر گاڑہا مین ہوکر ہندوستان کے شمالی جنگل مین پہیلی تہی

जा

جंगलदेश
हरयाना
भटनेर
नागोर

اور قدیم تاریخ مین جنگل دیس یعنی ہریانہ بہٹنیر اور ناگور کے راجا کہلاتے ہین مثل
داہیہ کے یہہ قوم بہی اب معدوم ہے۔

मोहिल
موہل

اس قوم کا صرف اسی قدر حال معلوم ہے کہ ریاست حال بیکانیر قایم ہونی وسعت
تک بڑے خطہ ملک پر آباد تہی کہ راٹہوڑون نے اونکو تباہ کرکے نکال دیا۔

मालन
मल्तानी
मालिया
मालि
मोहिलवाल

باتفاق اقوام مالن و مالی و مالیہ کے کہ اب سب معدوم ہین قوم موہل مالی کی
اولاد مین تہی اور مالی جنکا دارالحکومت ملتان تہا سکندر کی دشمن تہی ملتان
اصل مین موہل تہان تہا۔

निकुम्भ
نکومبہ

तारیخ مین تو اس قوم کی بہت شہرت ہے مگر اب صرف اسیقدر دریافت ہوتا ہے
کہ گہیلوتون سے پیشتر مانڈل گڑہ کی مالک تہی۔

मांडलगढ़

राज पाले
راج پالے

राज पालिका
पाला

اس قوم کا حال جسکو کل مورخون نے راج پالے یا راج پالیکا یا صرف پالا کرکے لکہا ہے
بہت کم دریافت ہوتا ہے مگر البتہ یہہ صحیح ہے کہ سارشٹرہ مین رہتی تہی۔

दाहरया
داہریہ

کرنل جیمز ٹاڈ کے بموجب یہہ نسل چہتیس کلون مین سے ہے جن رئیسون نے مسلمانون
کی حملہ آوری پر چیتوڑ کی مدد کی داہر دیس پتی نامی دیبل کا راجہ تہا تاریخ چیتوڑ
مین اس رئیس کا ذکر اگرچہ مختصر ہے مگر بڑی عزت کے ساتہہ لکہا ہے کیونکہ یہی
داہر ملک سندہ کا کلی مالک تہا اور اوسکی دغا سے مارے جانیکا حال ابوالفضل نے

दाहरदेशपति
देवल

مفصل لکہا ہے سنہ ۹۱ہجری مین خلیفہ بغداد کے سپہ سالار قاسم نے اوسپر حملہ کیا
اور کمال بیرحمی سے پیش آیا مگر یہ معلوم نہین کہ داہر اوس رئیس کا نام تہا یا
اوسکی قوم کا نام تہا۔

दाहिमा داہمہ

داہمہ کا صرف بڑا نام باقی رہ گیا ہے جنکی مہمات و سخاوت کو بہاٹ بڑے فخر
سے مشہور کیا کرتے تہے اونکا نام انقضاے مدت سات صدی سی حرف
کتابون مین رہگیا ہے داہمہ بیانہ کا راجہ اور پرتہی راج چوہان کے زبردست
سردارون مین سے تہا۔

اس خاندان کے تین بہائی سلطنت مین بڑے عہدون پر ممتاز تہے اور
جس زمانہ مین کہ انین سے بڑا بہائی کیماس وزیر رہا ہے چوہانون کی تاریخ مین
نہایت عمدہ زمانہ گذرا ہے وہ دشمنون کے حسد سے مارا گیا دوسرا بہائی پونڈیر
سرحد پر بمقام لاہور سپہ سالار تہا اور تیسرا چاونڈ جس لڑائی مین پرتہی راج معہ کل
فوج سواران دریاے گگر پر مارا گیا اوسمین افسر تہا۔

شہاب الدین کے مورخون نے بہی داہمہ چاونڈ راے کی شجاعت کی داد دی ہے
اوسکا نام کہانڈے راے لکہا ہے اور یہہ بہی کہ شہاب الدین اوسکی بہادری سے
بمشکل جانبر ہوا تہا۔

چوہانون کی سلطنت کے ساتہہ یہہ نسل بہی معدوم ہوگئی پرتہی راج کا اکلوتا
بیٹا رین سی چاونڈ کی بہن سے پیدا ہوا تہا مگر وہ دہلی کی شکست کے بعد زندہ نرہا
چند بہاٹ نے بیانہ کی عظمت اور پرتہی راج اور داہمی رانی کی شادی کی کیفیت

बयाना
केमा
पुन्डे
चाव
कम्ब
चाव
खां
रेन
चं

گوجر جاٹ

गूजर जाट

فہرست اقوام راجپوت جنکی ساکہا نہیں ہیں

جالیہ پیشانی سوہاگنی چاہیرہ

जालया पेशानी सोहागनी चाहिरा

راٹن سیالہ بوٹیلہ گوتچیر

राने सीआला बोटीला गोतचीर

ہالن اڈہیر ہڈول باچک

मालन ओहिर हूल बाचक

باٹر کیرچ کوٹک بوسہ بیرگوت

बातर केरच कोतक बुसा बीरगोत

فہرست چوراسی اقوام تجارت پیشہ

سری سری مال سری مال اوسوال بہگیروال

श्रीश्री माल श्री माल ओसवाल बघेरवाल

دیندو پشکروال سیرتوال ہرسورہ

दींदू पुशाकरवाल सेरतवाल हरसोरा

شورروال بلی وال بہنبو کہنڈیل وال

सुरवाल पल्लीवाल बम्बू खंडेलवाल

دوسلوال کیہیانروال ڈیساوال گوجروال

بلمی وال [٥٢]	ٹیپوڑہ [٥٣]	ٹیلوڑہ [٥٥]	اتبرگی [٥٤]
बलमी वाल	टीपोड़ा	टीलोड़ा	अतबरगी
لادی ساک [٥٦]	بیدنوزہ [٥٧]	کہیچو [٥٩]	گسوڑہ [٦٠]
लादी साका	बेदनोरा	खीचु	गसोरा
بہاوہر [٦١]	جیمو [٦٢]	پدموڑا [٦٣]	میہریہ [٦٤]
बहाबोहर	जैमो	पदमोरा	मेहरया
ڈہاکروال [٦٥]	منگوڑہ [٦٦]	گوپل وال [٦٧]	موہوروال [٦٨]
डाकर वाल	मंगोरा	गोपलवाल	मोहोरवाल
چیتوڑہ [٦٩]	کاکلیہ [٧٠]	بہاریجہ [٧١]	اندوڑہ [٧٢]
चीतोरा	काकलया	भारेजा	अंदोरा
ساچورہ [٧٣]	بہونگروال [٧٤]	منڈاہلو [٧٥]	برہمنیہ [٧٦]
साचोरा	भूंगर वाल	मंडाहलू	ब्रह्मनया
باگڑیہ [٧٧]	وندوریہ [٧٨]	بوروال [٧٩]	سوربیہ [٨٠]
बागड़या	हिंदोरया	बोर वाल	सोरबिया
اوروال [٨١]	نفاگ [٨٢]	ناگوڑہ [٨٣]	ایک کم ہے
ओर वाल	नफ़ाग	नागोरा	

ٹوڈ صاحب نے چھتیس راج کلون کو پانچ مفصلہ ذیل فہرستون سے تحقیق کر کے ایک فہرست مرتب کی ہے اوس فہرست و دیگر فہرستونمین حسب شرح ذیل نسلین درج ہین ۔

فہرست اوّل قدیمی ۳۶ - فہرست دوّم چند کیشر کے ۲۰ - فہرست سوّم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان سنسکرت ۲۶ - فہرست چہارم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان گجراتی ۳۲ - فہرست پنجم کہچی کیشر ۳۶ - فہرست ششم مرتبہ ٹوڈ صاحب ۳۸ -

چنانچہ ٹوڈ صاحب کی فہرست کی اڑتیس ۳۸ نسلیں حسب تفصیل ذیل ہیں اور دیگر فہرستوں میں سے بھی جتنیں وے لکھی ہیں ہر نسل کے محاذی نمبر فہرست درج ہیں -

نمبر فہرست ہاے

۱ اکشواک کاکستھ سوریہ رویہ — ۳۲۱۶

इक्ष्वाक काकुस्था सूर्य रवीय

۲ اِندیہ اندو سوم چندر سہسا — ۳۲۱۶

[illegible] इंदु सोम चंद्र सहसा

۳ گرہیلوت گہلوت — ۵۶

गुहीलोत गिह्लोत

۴ یادو جاریجہ بہاٹی — ۵۴۳۲۱۶

यादु जारेजा भाटी

۵ تنور — ۵۶

तंवर

۶ کشواہا کچھواہا — ۵۶

कुशवाहा कछवाहा

۷ پریمار موری کابہ ——— ۵۴۳۲۱۶

परिमार मोरी काबा

۸ چہومان چوہان دیورہ نکومپ— ۵۴۳۲۱۶

चहूमान चौहान देवरा निकुम्प

۹ چالک سولنکی ——— ۵۴۳۲۱۶

चालुक सोलंकी

۱۰ راٹھور ——— ۱۶

राठोड़

۱۱ پریہار پرتیہار ——— ۵۴۳۲۱۶

परिहार प्रतिहार

۱۲ چورا ——— ۵۴۱۶

चौरा

۱۳ تاک تکشک ناگ بنسی ——— ۲۶

ताक तक्षक नागबंशी

۱۴ جٹ جیٹ جاٹ ——— ۴،۶

जिट जीट जाट

۱۵ ہن ہون ——— ۲و۱و۶

हन हून

۱۶ کاٹی काटि ——— ۴،۶

نمبر	اردو	हिन्दी			صفحات
۲۷	بڈگوجر	बड़गूजर			۵۶
۲۸	سنگار	सिंगार			۵۶
۲۹	سکروال	सिकरवाल			۵۶
۳۰	بیش	बैस			۵۶
۳۱	داہیہ	दाहिया			۶
۳۲	جوہیہ	जोहिया			۵۶
۳۳	موہل	मोहिल			۶
۳۴	نکومپ	निकुम्प			۵۶،۳۲،۶
۳۵	راج پالی	राजपालि	راج پالیکا	राजपालिका	۳۲،۶
۳۶	داہمہ	दाहिमा			۵،۳۶
۳۷	ہول	हूल			۵۲۶
۳۸	داہریہ	दाहरिया			۵،۴۳۶

انکے علاوہ دیگر فہرستوں میں یہہ نسلیں اور لکھی ہیں

نمبر	اردو	हिन्दी	صفحات
۳۹	نورکا	नोरका	۱
۴۰	اسوریہ	असवरया	۵۱
	سارجہ	सारजा	
۴۱	سپیت	सिपत	۱
۴۲	کرجال	किरजाल	۱
۴۳	ہریرہ	हरेरा	۲۱

۴۴	دھن پال	धनपाल	۳۱
۴۵	اگنی پال	अग्निपाल	۵۱
۴۶	سکرنکہ	सकरंका	۳
۴۷	کورپال	कुरपाला	۳
۴۸	اوہل	ओहिल	۳
۴۹	پالکہ	पालका	۳
۵۰	تورندیکہ	तुरंदशीका	۳
۵۱	ہرپال	हरपाल	۳
۵۲	موکر	मोकर	۳
۵۳	کیسر	केसेर	۳
۵۴	بربیٹھ	बरबेठा	۴
۵۵	باوریہ	बावरया	۴
۵۶	مارو	मारू	۴
۵۷	چوراسیہ	चौरासिया	۴
۵۸	کہانت	खान्त	۴
۵۹	کہیرہ	खेरा	۴
۶۰	راول	रावली	۴
۶۱	مسانیہ	मसानिया	۴
۶۲	پلانی	पलानी	۴

۶۳	ہالا	हाला		۴
۶۴	باہریہ	बाहरया		۴
۶۵	چاہل	चाहिल		۵
۶۶	مالیہ	मालिया		۵
۶۷	مانت وال	मान्तवाल		۵
۶۸	کال چورک	कालचोरक		۵
۶۹	ابہیر	अभीर	ابہیر اहीर	۵
۷۰	موکارہ	मोकारा		۵
۷۱	دابیہ	दाबया		۵
۷۲	دیوت	देवन्त		۵
۷۳	کہرور	खरवर		۵
۷۴	بہاگڑول	भागडोल		۱
۷۵	موت ڈان	मोत,डान		۱
۷۶	موہر	मोहर		۱
۷۷	کگیر	कगेर		۱
۷۸	کرجیو	करजेव		۱
۷۹	چاولیہ	चावलया		۱
۸۰	پوہکارہ	पोकारा		۱ ۳
۸۱	سالا	सला		۱

۸۲ چنڈک चंदक ——— ۲۲

۸۳ چاپوت کٹ चापोतकट ——— ۲۲

۸۴ سینڈو सिंदू ——— ۲

۸۵ انگہ अनंगा ——— ۲

۸۶ پاٹک पाटक ——— ۲

۸۷ دایریہ दैयोना ——— ۲

۸۸ کرت پال किरतपाल ——— ۲

۸۹ کوٹ پال कोटपाल ——— ۲

۹۰ کان कानि ——— ۲

۹۱ کلچارک कलचारक / کورچرہ कुरचरा ——— ۲

فصل تیسری

راجپوتانہ کے عہدنامجات کا ذکر

بجز دہولپور کے کہ بوجہ قربت وتعلق مرہٹون کے اوس ریاست سے سرکار
آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کا اول عہد ۱۸۰۳ء مین ہوا تھا - راجپوتانہ
کی دیگر ریاستون سے سرکار انگریزی کے تعلقات سنہ ۱۸۰۳ء سے شروع ہوئے
ہین اوس سے پیشتر عنقریب کل ریاستین مرہٹون کے ظلم و تعدی اور نواب
امیرخان کی غارتگری سے تنگ و تباہ تھین جب سنہ مذکور مین بعہد حکومت

لارڈ مارنگٹن صاحب عرف مارکوئیس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل
ہندوستان سرکار کمپنی اور مرہٹون خصوص جسونت راو ہلکر کے درمیان لڑائی
ہوئی جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی نے مرہٹونکا
اقتدار کم کرنے اور ملک مین امن وعافیت قایم کرنیکی غرض سے چند رؤسا
راجپوتانہ کو ظل حمایت سرکار مین لیکر مرہٹون کے پنجہ سے نجات دی اونکے اہتمام
سے رؤسا مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ؛

ان عہدنامجات مین شرائط مفصلہ ذیل درج ہین جس ریاست کی عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکھی ہی اوس شرط کے محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	نمبر قلم عہدنامہ جیپور	نمبر قلم عہدنامہ جودھپور	نمبر قلم عہدنامہ بھرت پور	نمبر قلم عہدنامہ الور	نمبر قلم عہدنامہ دھولپور	نمبر قلم عہدنامہ پرتاب گڈھ
۱	درمیان اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ صاحب فلان اور وارث وجانشین جانبین کی دوستی واتفاق مستحکم ہوا ؛	۱	۱	۱	۱	۱	•
۲	از انجاکہ ہر دوسرکارون کے درمیان دوستی مستحکم ہوگئی ہے اسواسطے ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے اور اس شرط پر کاربند ہونا طرفین سے ملحوظ رہیگا ؛	۲	۲	۲	۲	۱	•
۳	اونرایبل کمپنی ممالک مقبوضہ مہاراجہ صاحب مین مداخلت نکریگی اور اونسے خراج کا مطالبہ نکریگی ؛	۳	۳	۳	۳	جو ملک دیا جاتا ہی اوسکا خراج مطالبہ [illegible]	•
۴	جب کبھی کوئی دشمن اونرایبل کمپنی کے اوس ملک پر جو کمپنی نے پچھلے دنون ہندوستان مین حاصل کیا ہی حملہ آوری کا عزم کریگا تو مہاراجہ صاحب کمپنی کی افواج کی مدد کیواسطے اپنی کل فوج بھیجینگے اور دشمن کو نکال دینے مین اپنی کامل	۴	۴	۴ [illegible]	۴	۶	•

شرایط مخصوص الریاست

دہولپور – قلم ۲ – اونرایبل کمپنی اقرار کرتی ہے کہ مہاراج رانا کیرت سنگہ صاحب کی اونکے موروثی ممالک گوہد پر بطور مالک قابض کرے اور اضلاع منفصلہ ذیل بلا منہائی و بکفالت سرکار انگریزی اونکے اور اونکے جانشینون کے قبضہ و تصرف مین رہین –

گوالیار خاص – انتری و دیگر پنج محالات چمک – لوان – سلباسے وغیرہ – انبہ پور – سمولی – پرہار گڑہ وغیرہ جسمین پرگنہ سرواری ہے – تعلقہ چتور – پرگنہ نور مع تعلقات – پہوپ – تعلقہ امری – بلدوہ – جگنی – ونڈری – سرائے چولا انہون – نور آباد – انکورا – بہادرپور – بلوہٹی – کرواس – تعیلی گوہد – بہت – تعلقہ سکہاری – امان – اندرکی – بہاندری – بہووا – لہار وغیرہ تعلقہ ضلع گنج وکاہری – گوجرہ – کنٹولی – لاوان کلان – پرگنہ میوہ – رکوا تعلقہ دیوگڈہ – لہار – رامپورہ – گکیس – کٹہوندیا – رکسا – گوپال لوم –

قلم ۳ – سرکار کمپنی کے سپاہیون کی تین پلٹن ہمیشہ مہاراج رانا صاحب کی ساتہہ اونکے ملک کی حفاظت کے واسطے مقیم رہینگے اور مہاراج رانا صاحب اونکا خرچ بحساب پچیس ہزار روپیہ سکہ لکہنو یا زر مساوی اوسکی فی پلٹن کل پچہتر ہزار روپیہ ماہوار یعنی ۹ لاکہہ سالانہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے جب مہاراج رانا صاحب کی طرف سے زر مذکور کے ماہوار ادا ہونے مین کوتاہی ہو تو سرکار کمپنی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو مقرر کرکے زر مذکورہ بالا اوسکے اہتمام مین ملک سے وصول کرے قلم ۴ – مہاراج رانا صاحب قبول کرتے ہین کہ گوالیار کے

गोहद

ग्वालियर
आन्तरी
चमक
लवान
ससवाय

قلعہ و شہر ہمیشہ سرکار کمپنی کا قبضہ رہیگا اور یہہ بھی سرکار کی مرضی پر منحصر رہیگا کہ اپنی
فوج مہاراج رانا صاحب کے ملک مین بجز گوہد کی جہان کسی قلعہ مین جہان مناسب
سمجھین متعین رکھین اور بجز قلعہ گوہد جس قلعہ و مقام مستحکم واقع ملک مہاراج رانا صاحب
کا مسمار کرنا مناسب سمجھین مسمار کردین پرتاب گڈہ کے راجہ صاحب کا
عہدنامہ بمضمون درجہ کمتر و مختلف ہے اسواسطے علیحدہ لکھا جاتا ہے قلم اول
راجہ صاحب جسونت راو ہلکر کی اطاعت و سرپرستی سے بالکل منکر ہوتے ہین
دوم راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ جو خراج اب تک جسونت راو ہلکر کو دیتے
تہے جسطرح نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مناسب سمجھین گے سرکار انگریزی کو
دیتے رہین گے سیوم سرکار انگریزی کے دشمنون کو راجہ صاحب اپنے ملک مین
نرہنے دین گے اور انکو اپنا دشمن سمجہین گے چہارم راجہ صاحب کی ملک
مین ہوکر افواج انگریزی اور سامان رسد مطلوبہ افواج مذکور کی آمد و رفت رہیگی
راجہ صاحب انکی ہر طرح سے مدد و حفاظت کرینگے پنجم راجہ صاحب کی ریاست
پانچ ہزار من چاول دو ہزار من دانہ تین ہزار من جوار لہار گڈہ پر پہنچا دیگی اوسکی
نصف قیمت واجب وال پہونچنے سے چودہ روز مین اور باقی ماندہ اٹھائیس روز
مین اوسکو ادا کی جاویگی ششم اس اعتبار سے کہ راجہ صاحب شرائط بالا بہم
بلا تفاوت عمل کرینگے کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی عہد کرتے ہین
کہ کسی طرح کا مطالبہ زر نقد یا دواب یا غلہ کا راجہ صاحب سے نکرینگے اور نہ اپنے
تحت کی فوج کی جماعتون مین سے کسیکو مطالبہ کرنے دینگے ہفتم جسقدر جانور
رسد صاحب کمانڈنٹ فوج انگریزی اپنے ساتھ لے سکین گے راجہ صاحب اوسکو ادا کرینگے

پرتابگڈھ مین سکہ ڈلوا دینگے اور سرکار انگریزی اوسکا خرچ ادا کریگی ہشتم یہہ
عہدنامہ بہت جلد نواب گورنر جنرل صاحب کی خدمت مین تصدیق کیواسطے بہیجا
جاویگا مگر تا صدور حکم منظوری شرایط مندرجہ پر طرفین سے برابر عمل رہیگا۔
۱۸۰۵ع مین لارڈ کورن ولس صاحب بہادر عہدہ گورنری جنرل کشور ہندوستان
پر ممتاز ہوئے تو ہندوستانی ریاستون سے تعلق برخاست کیا گیا بعض عہدنامے
تو رئیسون کے عدم ایفاے تعہد کی وجہ سے فسخ کئے گئے اور بعض بالکل حکم
باطل و کالعدم متصور ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وسط ہند اور راجپوتانہ کی ریاستین
پنڈارہ غارتگرون کے جور و ستم سے کہ مرہٹون کی طاقت کے زوال سے روز
بروز ترقی پاتے تھے مغلوب ہوگئین بلکہ اونہون نے علاقہ سرکار انگریزی
مین بہی تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور تعیناتی افواج یا کوئی تدبیر اونکے حملون
سے ملک کو محفوظ رکہنے مین کارگر نہوئی تب سرکار کو قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اونکو
نیست و نابود کرنیکے واسطے اتفاق حکومت کا سلسلہ عام قایم کیا جاوے سرکار
انگریزی اور روساء راجپوتانہ کے درمیان اتفاق نہونے کی جو پابندی تہی
مہاراجہ سیندہیہ کے عہدنامہ ۱۸۰۵ع سے رفع ہوئی اور سرکار کو اختیار رہا
کہ اون سے از سر نو یگانگت پیدا کرے اور اس سے یہہ مطلب تہا کہ غارتگری
کی بداعمالی موقوف کیجاوے اور مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر کی طاقت حد معینہ
سرکار انگریزی سے تجاوز نکرے اوسوقت مین یہہ منشاء نہ تہا کہ راجپوتانہ کی
ریاستون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کا اختیار حاصل کیا جاوے مگر یہہ
کہ اونکی تدبیرات حکمرانی و تعلقات بیرونی کو سرکار انگریزی کے تحت حکومت مین

لازم تا کہ سب روسا اندکور سرکار کی تدبیرات مین شریک ہون خراج جو بہار گذار
ستیسیه وہاں کے لیتے تہے بدستور وصول ہوتا رہے اور ان ریاستون کی حفاظت
مین جو کچھہ خرچ پڑے حسب حیثیت ہر ریاست پر منقسم ہوکر وصول کیا جاوے اسطرح
عہد حکومت مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مین
باہتمام سر چارلس تہوفلس مٹکاف صاحب بہادر روسا مفصلہ ذیل سے
عہدنامجات منضبط ہوئے ؀

मार्केस आफ
हेस्टिंग्स
सर चार्ल्स
थ्यो फ़िलस
मेटकाफ

نقشہ نمبر دوم عہدنامجات سنہ ۱۸۱۸ع

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے منجانب سرکار کمپنی عہدنامہ ہوا	نام رئیس جسکے ساتھ عہدنامہ ہوا	نام مختار و معتمد وکیل ریاست	مقام انضباط عہدنامہ	تاریخ انضباط	مقام تصدیق نواب گورنر جنرل صاحب بہادر	تاریخ تصدیق	کیفیت
اودے پور	سر چارلس تھافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ	مہارانا بھیم سنگھ صاحب بہادر والی میواڑ	ٹھاکر اجیت سنگھ	دہلی	۱۳ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع	اوچہ	۲۲ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
جے پور	ایضاً	مہاراج دیراج سوائی جگت سنگھ صاحب بہادر والی جے پور	ٹھاکر راول بیری سال	ایضاً	۲ اپریل سنہ ۱۸۱۸ع	تلسی پور	۱۵ اپریل سنہ ۱۸۱۸ع	.
جودھ پور	ایضاً	مہاراجہ مان سنگھ صاحب بہادر والی میواڑ	مہاراج کنور چھتر سنگھ صاحب بہادر و بیاس ابہی رام و بشن رام و شنکر کھیل	ایضاً	۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع	روپڑ	۱۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
بوندی	کپتان جیمس ٹاڈ صاحب پولٹیکل ایجنٹ	مہاراو راجہ بشن سنگھ صاحب بہادر والی بوندی	بوہرہ تلارام	بوندی	۱۰ فروری سنہ ۱۸۱۸ع ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۳ ۱۰ ماہ سدی ... سمت ۱۸۷۴	کانپور	یکم مارچ سنہ ۱۸۱۸ع	.

جیسلمیر	ایضاً	مہاراج دہراج مہاراول مولراج صاحب والی جیسلمیر	مصر موتی رام	ایضاً	۱۲ر دسمبر سنہ ۱۸۱۸	کلکتہ	۲ر جنوری سنہ ۱۸۱۹	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب جی آدم سکرٹری
ڈونگرپور	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب بریگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ	راجہ راجان مہاراول سری جسونت سنگھ صاحب بہادر	•	ڈونگرپور	۱۱ر دسمبر سنہ ۱۸۱۸ ۱۲ر صفر سنہ ۱۲۳۴	•	۱۳ر فروری سنہ ۱۸۱۹	سی ٹی مٹکاف صاحب سکرٹری
بانسواڑہ	سر چارلس تھیوفلس مٹکاف صاحب	رای رایان مہاراول سری امید سنگھ صاحب بہادر	پنڈت رتن چند	دہلی	۱۶ر ستمبر سنہ ۱۸۱۸	کلکتہ	۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۸۱۸	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورڈ صاحب سی ایم بکٹ صاحب جی آدم سکرٹری ہر دو پر
	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب بریگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ		•	بانسواڑہ	۱۵ر دسمبر سنہ ۱۸۱۸ ۱۴ر صفر سنہ ۱۲۳۴ پوہ بدی ۱۳ سنہ ۱۸۷۵	•	۱۳ر فروری سنہ ۱۸۱۹	
پرتاب گڈھ دیولیہ	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب بریگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ	راجہ ساونت سنگھ صاحب بہادر	رام چند بہادر	نیمچ	۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ ۱۴ر ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۳ اسوج سدی ۱۴ سنہ ۱۸۷۵	کلکتہ	۷ر نومبر سنہ ۱۸۱۸	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم ایکٹ صاحب جی آدم صاحب سکرٹری

ان عہدنامجات مین علی العموم شرائط مفصلہ ذیل درج ہین جس ریاست کے عہدنامہ مین جو شرط نہین ہے اُسکے نیچے صفر اور جو ہے اُسکے خانہ مین نمبر قلم کر کے درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	اودیپور	جیپور	جودہپور	بوندی	کوٹہ	کرولی	ٹونک	کشنگڈہ	بیکانیر	جیسلمیر	دونگرپور	بانسواڑہ		پرتابگڈہ
													[illegible]	[illegible]	
۱	درمیان آنربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ صاحب راجہ صاحب فلان اور اونکے وارث و جانشینون کی دوستی و اتفاق و احدیت فواید رہیگا ۔	۱	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے	۱	۱	۱	۰	۲	۰	۰	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۰
۳	سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کے ملک کو اپنی حفاظت مین رکھنے کی کفیل ہوتی ہے	۲	۲	۲	۲	۳	۱	۲	۲	۲	۳	۲	۲	۲	۱
۴	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی سے باتفاق ماتحتی عمل کرینگے اور سرکار کو اپنا سرپرست سمجھکر کسی اور رئیس یا ریاست سے کچھ تعلق نہ رکھینگے ۔	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۱
۵	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین کسی دیگر رئیس یا ریاست سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی عہد و پیمان نکرینگے مگر اونسے معمولی مراسلات دوستی و رشتہ داری جاری رہینگے	۴	۴	۴	۳	۵	۰	۰	۴	۴	۰	۶	۶	۶	۰
۶	شرط خراج ہر ایک ریاست سے علیحدہ طور پر ہے تو اسواسطے یہان صرف نمبر قلم لکھا جاوے بتفصیل اوسکی عبارت مین درج ہوگی ۔	۶	۶	۶	۴ ۵	۷	۰	۳	۰	۰	۰	۸ ۹	۸	۸ ۹ ۱۳	۳ ۴ ۱۲

٧	مہاراجہ صاحب اور انکے وارث وجانشین کسی پر زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی سے تنازع ہوگا تو سرکار انگریزی بین ثالثی وتجویز کیواسطے پیش کینگے اس شرط بین ریاستوں کی باہمی تنازعون سے مراد ہے ۔	٥	٥	٥	٣	٦	٣	٣	٥	٥	٠	٧	٧	٧	٠
٨	عند الضرورت وبمطالبہ سرکار انگریزی کے مہاراجہ صاحب حسب حیثیت اپنی سرکار انگریزی کی نوکری کیواسطے فوج بھیجینگے ۔	٨	٧	[illegible]	٦	٩	٥	٥	٦	٦	٠	١٠	٩	١٠	٠
٩	مہاراجہ صاحب اور انکے وارث وجانشین حسب رواج قدیم اپنے ملک کی تابعین کے حاکم ذی اختیار رہینگے اور سرکار انگریزی انکے اختیارات فوجداری ودیوانی سے راج بین مداخلت نکریگی	٩	٨	٩	٣	١٠	٠	٠	٧	٠	٠	٤	٤	٤	٥
١٠	بشرطیکہ مہاراجہ صاحب سرکار انگریزی سے وفاداری کرین سرکار سے اونکی بہتری وفائدہ پر لحاظ رہیگا ۔	٩	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠
١١	کوئی اور رئیس یا ریاست مہاراجہ صاحب سے خراج کا دعوی نکریگی اگر کرے تو سرکار انگریزی اوسکو جواب دیگی ۔	٦	٠	٧	٠	٨	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠
١٢	ریاست کے کاروبار حسب مرضی ورائے سرکار انگریزی انصرام پاوینگے اور سرکار رئیس کی خواہش کو ملحوظ رکھیگی ۔	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٥	٥	٥	٠

عہدنامجات مندرجہ صدر کی قلمین بابت خراج کے اور مخصوص الریاست

اودے پور — قلم ۶ پانچ برس تک کل ملک اودے پور کی آمدنی کا چہارم حصہ بابت خراج کے سال بسال سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا اور بعد ازان تین آٹھوین یعنی فی روپیہ چھہ آنہ خراج ہر سال ادا ہوگا خراج کے باب مین مہارانا صاحب کسی اور سرکار سے تعلق نرکھینگے اگر کوئی اس قسم کا دعوی کرے تو سرکار انگریزی اوسکی جوابدہی کریگا اقرار کرتی ہے **قلم ۷** مہارانا صاحب کہتے ہین کہ ملک اودے پور کے اجزا کو اورون نے بطور نا واجب داب لیا ہے اور اونکی واپسی کے خواہشمند ہین سرکار انگریزی بسبب عدم واقفیت کوئی عہد مستحکم نہین کرسکتی مگر راج اودے پور کی ترقی ہمیشہ مد نظر رکھیگی. اور بعد تحقیقات ہر خام مقامات کے موقع مناسب پر حصول اس مطلب مین کوشش کامل کرتی رہے گی جو ملک اصلاح یا امداد سرکار انگریزی ریاست اودے پور مین از سر نو شامل ہو اوسکا خراج بھی حسب شرح بالا ادا ہوتا رہے گا۔

جے پور — قلم ۶ راج جے پور سے خراج مفصلہ ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوگا۔ سال اول بوجہ زیرباری معاف۔ سال دوم چار لاکھ سکہ دہلی — سال سوم پانچ لاکھ۔ سال چہارم چھہ لاکھ۔ سال پنجم سات لاکھ۔ سال ششم آٹھ لاکھ بعد ازان بعد آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ جب تک آمدنی ریاست چالیس لاکھ سے تجاوز نکرے اور جب آمدنی چالیس لاکھ سے زیادہ ہو تو علاوہ آٹھ لاکھ اکثر دیگر

آمدنی پرفی روپیہ پانچ آنہ براے دوام۔

جودھپور۔ قلم ۶ خراج جواب تک راج جودھپور سے مہاراجہ سیندھیہ کو دیاجاتاتھا حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہے گا تعہد خراج فیمابین جودھپور و مہاراجہ سیندھیہ فسخ ہوا۔

قلم ۸ عندالطلب سرکار انگریزی راج جودھپور سے پندرہ سو سوار سرکار کی نوکری کیواسطے بھیجا کرینگے اور وقت ضرورت پر کل فوج جودھپور بجز اوسکے جو ملک کے اندرونی انتظام کیواسطے ضرور ہو انگریزی فوج کے شامل ہوگی۔

بوندی۔ قلم ۴ سرکار انگریزی از خود مہاراوِ راجہ صاحب اور اونکی اولاد کو جو خراج کہ بوندی سے مہاراجہ ہلکر کو دیا جاتا تھا اور مہاراجہ ہلکر نے سرکار انگریزی کو منتقل کردیا ہے معاف کرتی ہے۔ اور سرکار اوس ملک سے بھی جس پر ریاست بوندی کے اندر مہاراجہ ہلکر اب تک قابض تھا بحق ریاست بوندی دست بردار ہوتی ہے۔

تفصیل ملک واگذاشت شدہ پرگنہ بھمن گنگ۔ پرگنہ لاکھاریہ۔ پرگنہ دیہ۔ نصف پرگنہ کرور۔ نصف پرگنہ بروندن۔ نصف پرگنہ پاٹن۔ چہارم بوندی وغیرہ

قلم ۵ مہاراو راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ جو خراج و مالگذاری حسب

ٹونک — **قلم ۱** جو ملک عطیہ مہاراجہ صاحب ہلکر نواب میر خان صاحب کے
قبضہ مین ہے اوسکے بدستور بہ قبضہ نواب صاحب موصوف اور اونکے وارثان
رہنے کے سرکار انگریزی کفیل ہوتی ہے اور ملک مذکور کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے
قلم ۲ بجز اوس فوج کے جو انتظام ملک کے واسطے ضرور ہو نواب میر خان
صاحب اپنی کل فوج کو موقوف کر دینگے **قلم ۳** نواب میر خان صاحب کسی ملک
مین زیادتی نکرینگے اور پنڈارہ و دیگر غارتگرون سے تعلق فسخ کر کے اونکی
بیخ کنی اور سزا دہی مین سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور بلا منظوری سرکار
کسی سے عہد و پیمان نکرینگے **قلم ۴** نواب میر خان صاحب اپنا کل توپخانہ
اور سامان جنگی بجز اوسکے جو قلعون کی حفاظت اور انتظام ملک کیواسطے
ضرور ہو سرکار انگریزی کو دیدینگے سرکار سے اوسکی نقد قیمت ملیگی۔

دولی — **قلم ۴** جو خراج کہ مہاراجہ صاحب پیشوا کو دیتے تھے اور
پیشوا نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے سرکار نے از خود معاف
کر دیا ہے۔

بیکانیر — **قلم ۶** از آنجا کہ بعض اشخاص سکنائے علاقہ بیکانیر نے غارتگری
و رہزنی کا طریقہ اختیار کیا ہے اور فریقین متعہد کی غریب رعایا پر ظلم کر کے
انکا مال لوٹ لیا ہے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ باشندگان علاقہ
انگریزی کا جو مال ابتک غارت ہوا ہے واپس دلوا دینگے اور آیندہ کو اپنی
ریاست مین رہزن و غارتگرون کو ارتکاب جرائم سے باز رکھینگے اگر مہاراجہ
صاحب خود اسکا انسداد نکر سکین تو سرکار سے درخواست کرین کہ مدد دیگی

مگر فوج کا خرچ مہاراجہ صاحب کو دینا پڑیگا اگر فوج خرچ نقد ادا نکرسکین تو اپنے ملک کا
ایک جزو سرکار کو سپرد کردینگے کہ بعد ایصال مصارف فوج واپس دیا جاویگا۔
قلم ۷ جب مہاراجہ صاحب درخواست کرینگے سرکار انگریزی ٹھاکر و دیگر باشندگان
علاقہ ریاست کو جنہوں نے فساد کر رکھا ہے اور اونکی حکومت اوٹھا دی ہے
مطیع کردیگی اور مہاراجہ صاحب فوج متعینہ کا خرچ ادا کرینگے اگر نقد ادا نکرسکیں
تو بالعوض اوسکے کسیقدر ملک سپرد کرینگے کہ بعد ایصال فوج خرچ واپس دیا جاویگا
قلم ۱۰ چونکہ سرکار انگریزی کی خواہش یہہ ہے کہ بیکانیر اور بھٹنیر کی سڑکیں جو ملک
کابل و خراسان کی تجارت کیواسطے قابل گذر و با امن ہوجاوین مہاراجہ صاحب
عہد واثق کرتے ہین کہ اپنے ملک مین اس خواہش کی کامل تعمیل کرینگے کہ سوداگر
بلا اذیت چلا کرینگے اور شرح معینہ سے زیادہ اون سے محصول نہ لیا جاویگا
جیسلمیر۔ قلم ۲ مہاراول سولراج کی اولاد ریاست جیسلمیر کی وارث
ہوگی قلم ۳ جب کوئی زبردست دشمن ریاست پر حملہ آور ہوگا اور ریاست
کو خوف عظیم ہوگا تو بشرطیکہ سبب تنازعہ منجانب راجہ صاحب پیدا نہوا ہو سرکار
انگریزی ریاست کی حفاظت مین کوشش کریگی۔
ڈونگرپور۔ قلم ۸ مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ ریاست دہار
یا کسی دیگر سرکار کا خراج جو اب تک ریاست ڈونگرپور سے بذریعہ اقساط کے
جو سرکار انگریزی بنظر گنجائش آمدنی ریاست مقرر کرے سرکار مین ادا کرینگے
قلم ۹ مہاراول صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان خود اقرار کرتے
ہین کہ سرکار انگریزی کے مصارف حفاظت کے عوض مین خراج سالانہ کہ حسب

حیثیت ریاست مقرر کیا جاوے مگر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ
نہو سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہارادل صاحب اقرار کرتے
ہین کہ کل عرب و مکرانہ و سندیون کو موقوف کردینگے اور باشندگان ملک کے
سوائے کسی کو سپاہ مین نوکر نہین رکہین گے **قلم ۱۲** سرکار انگریزی اقرار
کرتی ہے کہ مہارادل صاحب کے سرکش رشتہ دارون اکی مدد نکریگی بلکہ اونکے
مطیع کرتے ہین مہارادل صاحب کو مدد دیگی **قلم ۱۳** اس صلحنامہ کی نوین
قلم مین مہارادل صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار انگریزی کو خراج دینگے
بطور رعایت اوس شرط کے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج
لینے کیواسطے مقرر ہون اونکو دیتے رہین گے اور بروقت ادا نکر سکین
تو یہہ بھی قبول کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایجنٹ مقرر ہو کر
شہر ڈونگرپور کی آمدنی محصول سے خراج وصول کیا جاوے۔

بانسواڑہ — عہدنامہ اوّل — قلم ۸ مہارادل صاحب
اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی کو خراج بقدر تین آٹھوین یعنی
چھہ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک ریاست سے ادا کرینگے۔

عہدنامہ دوم — قلم ۸ مہارادل صاحب اور اونکے وارث و جانشین
اقرار کرتے ہین کہ جسقدر خراج دہارا یا دیگر ریاستون کا واجب الطلب ہے بذریعہ
اقساط کے موجب گنجایش آمدنی ریاست سرکار انگریزی مقرر کرے ادا کرینگے
قلم ۹ مہارادل صاحب اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی
کو خراج سالانہ جو سال بسال بموجب ترقی ریاست بانسواڑہ زیادہ ہوتا رہے گا

جب تک سرکار انگریزی مصارف حفاظت ریاست بانسواڑہ کے برابر تصور
کرے اور بشرطیکہ تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو کرتے
رہین گے قلم ۱۱ مہارا ول صاحب اونکے وارث وجانشین عہد کرتے ہین
کہ عرب و مکرانہ و سندھی یا کسی اور غیر قوم کو فوج مین نوکر نہ رکھین گے مگر صرف
دیسی سپاہ پیشہ آدمی فوج مین نوکر رکھین گے قلم ۱۲ مہارا ول صاحب اونکے
وارث وجانشینون کے سرکش رشتہ دارون کو سرکار انگریزی مدد دیگی بلکہ
اونکو مطیع کرنیمین مہارا ول صاحب کی دستگیری کریگی قلم ۱۳ مہارا ول صاحب
نے نوین قلم مین سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان
کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جب خراج ادا نہووے سرکار انگریزی اپنی طرف
سے کسیکو مختار مقرر کرکے بانسواڑہ مین تعینات کرے کہ وہ آمدنی چبوترہ و
ناکہ یا سیر متعلقہ سے خراج وصول کرتا رہے ۔

پرتاب گڈھ ۔ قلم ۲ راجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل بقایا خراج
واجب الطلب مہاراجہ لہاراو ہلکر کہ بقدر ایک لاکھ [illegible] ہے بموجب
تفصیل سرکار انگریزی کو ادا کرینگے ۔

سال اول ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سال پنجم	سال ششم	
[illegible]	[illegible]	اور راجہ صاحب یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مذکورہ اوقات مقررہ پر ادا نہو تو ایک ایجنٹ منجانب سرکار انگریزی

مقرر ہوکر محصول شہر پرتاب گڈہ سے وصول کرلے قلم ۳ راجہ صاحب والی ریاست پرتاب گڈہ اپنے اور اپنے وارثوں کی طرف سے عہد کرلیتے ہین کہ بالعوض حفاظت خراج و نذرین جسطرح اب تک مہاراجہ ملہار راو ہلکر کو دیا کرتے تہے آیندہ سرکار انگریزی کو دیا کرینگے تفصیل خراج

سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خراج و قسطون شسشاہی سے ادا ہوا کریگا۔

قلم ۴ راجہ صاحب یہہ بہی عہد کرتے ہین کہ اپنی نوکری مین کسی عرب یا مکرانہ کو نہین رکہین گے مگر صرف پچاس سوار اور دو سو پیادہ باشندگان علاقہ پرتاب گڈہ کی فوج رکہین گے اور یہہ فوج جسوقت قرب و جوار پرتاب گڈہ مین ضرورت پڑے حسب الحکم سرکار انگریزی عمل کریگی قلم ۵ راجہ صاحب پرتاب گڈہ اپنی ریاست کے مالک رہین گے سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین بہجز انتظام و قوام ہمیشہ اور امن و عافیت ریاست قایم کرنیکی کسی طرح مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ حسب الحکم سرکار انگریزی کاربند رہین گے اور کوئی غیر معمولی محصول اپنے ملک مین سکہ جات زر و مال تجارت پر نہ لگایا جاویگا قلم ۶ سرکار انگریزی راجہ صاحب پرتاب گڈہ کے سرکش متوسلین و رشتہ دارون کی اعانت نکریگی بلکہ اونکو مطیع کرتے ہین راجہ صاحب کی مدد کریگی قلم ۷ بہتہ و بہیل لوگون کی سزا دہی مین راجہ صاحب کی مدد کرنیکا سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے قلم ۸ سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنی رعایا پر کوئی دعوی قدیم کر رواج ملک کے بموجب واجبی ہوگا کرین گے

توسرکار انگریزی اوسمین کچھہ مزاحمت نکریگی **قلم ۹** سرکار انگریزی اقرار کرتی
ہے کہ اگر راجہ صاحب پرتاب گڈھہ اپنی رعایا سے کوئی مطالبہ واجب وصول
نکرسکین گے توسرکار اوسکے ایصال مین اونکو مدد دیگی **قلم ۱۰** اگر راجہ صاحب
پرتاب گڈھہ کا قرب وجوار کی کسی ریاست یا گروفوج کے کسی ٹہاکر پر کوئی واجب
دعوی ہوگا توسرکار انگریزی اوسکو اپنے حکم سے دلانے اور فیصلہ کرنیکا اقرار
کرتی ہے اور اگر درمیان راجہ صاحب اور اون رئیسون کی نااتفاقی یا نزاع
ہوجاوے توسرکار ثالثی بہی کریگی **قلم ۱۱** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ مواضع
خیرات کی تقسیم مین مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب وباشندگان ملک کے رسومات
وعقائد مذہبی موقع پر ملحوظ رہین گے **قلم ۱۲** تیسری قلم مین راجہ صاحب نے
سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین
کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر کیے جاوین اونکو دیتے رہینگے
اور یہہ بہی کہ بروقت ادا نکرسکین توسرکار انگریزی کی طرف سے ایک ایجنٹ
مقرر ہوکر شہر پرتاب گڈھہ کے محصول سے خراج وصول کرلیا کرے۔

واضح ہو کہ یہان صرف وہی عہدنامجات لکہے گئے ہین جو ایک وقت مین
سرکار اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ایک ہی تجویز کے بموجب چند رئیسون سے
عنقریب باہم مضمون منضبط ہوئے تہے انکے سواے دیگر عہدنامجات جو دیگر رئیسون
سے ونیز انہین رئیسون سے اوقات مختلفہ مین بحسب ضرورت وقت قرار پائے ہین
ہر ریاست کی تاریخ مین موقع مناسب پر درج ہونگے۔ صرف ایک سند جو بصلہ
سنہ ۱۸۵۷ء بظہور خیرخواہی راجپوتانہ کے کل روسا کو باقرار منظوری ورثاء متبنی

بحالت نہونے اولاد صلبی کے ویہ اعلان مداومت اونکی ریاستون کی عطا ہوا
ہے اس قسم کی اور ہے جو کل راجپوتانہ مین مشترک متصور ہو کر یہان لکہی جاوے
اسواسطے لکہی جاتی ہے -

سند

جناب فیض مآب ملکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان وہندوستان کا یہہ منشاء
ہے کہ ہندوستان کے روساء وامراء کی سرکارین جو اپنے ممالک کی حکومت
کرتے ہین براے دوام مستقل کیجاوین اور اونکے خاندان کی مسند نشینی
و اعزاز و مراتب بدستور جاری رہین بہ تعمیل اس منشاء کے مین آپکا اطمینان
کرتا ہون کہ بحالت نہونے اولاد صلبی کے آپ یا آپکی ریاست کا کوئی آیندہ
رئیس جو ہرم شاستر اور اپنے خاندان کے رواج کے بموجب کسیکو مسند نشینی
کے واسطے متبنی کرینگے تو سرکار اوسکو منظور و قبول کریگی اور آپ اطمینان
رکہین کہ جبتک آپکا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرایط عہدنامجات
پر جو اوس خاندان کے فرایض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم
و وفادار رہیگا سرکار کے اس عہد مین کوئی امر خلل انداز نہوگا فقط

(دستخط) لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل ہند

اس مضمون کی سندین اودیپور - جیپور - جودہ پور - بہرت پور - الور -
بیکانیر - جیسلمیر - بوندی - سروہی - قرولی - پرتابگڈہ - ڈونگر پور - بانسواڑہ
کشن گڈہ - دہولپور - کوٹہ - جہالاواڑ کے رئیسون کو ملی ہین صرف نوابصاحب
ٹونک کی سند مین اسوجہ سے کہ شرع شریف کے بموجب وراثت و مسند نشینی کو

منظور و قبول کرنا لکھا ہے۔

عہدنامجات سپردگی مجرمان

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۶۸ ع مین روساء مفصلہ ذیل سے درباب گرفتاری و سپردگی مجرمان مقدمات سنگین کی جو ایک علاقہ مین ارتکاب واردات کرکے دوسرے علاقہ مین مخفی و پناہ پذیر ہون عہدنامجات منضبط ہوئے ہین جن جرایم کے مرتکب اس عہدنامہ کے بموجب ایک علاقہ سے گرفتار ہوکر دوسرے علاقہ مین سپرد ہوسکتے ہین علی العموم وہ ہین جنکے مجرمون کو علاقہ انگریزی مین بموجب نقشہ معطوفہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع مجموعہ ضابطہ فوجداری اہالیان پولیس بلا وارنٹ گرفتار کرسکتے ہین اور جنکی تجویز سزا اینگاہ صاحب جج سے ہوتی ہے۔
سیوا ڑ یعنی اودے پور ۱ - جے پور ۲ - جودہ پور ۳ - کوٹہ ۴ - جہالاواڑ ۵ - کشنگڈہ ۶ - قرولی ۷ - ٹونک ۸ - الور ۹ - بہرت پور ۱۰ - دہولپور ۱۱ - بیکانیر ۱۲ - سروہی ۱۳ - پرتابگڈہ ۱۴ - ڈونگرپور ۱۵ - بانسواڑہ ۱۶ -

چوتھی فصل

راجپوتانہ کی عدالتون کا ذکر

دیوانی بجز انگریزی ضلع اجمیر و میرواڑہ نصیرآباد کے جہان مثل دیگر اضلاع انگریزی صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ حکام باختیارات عدالت دیوانی ہین و نیز چہاونی آبو و انادرہ کے کہ وہان صرف مجسٹریٹ آبو اختیارات دیوانی رکہتے ہین ملک راجپوتانہ مین سرکار انگریزی

کوئی عدالت دیوانی نہین ہے - کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ
کے اندر عدالت کے اختیارات کلی حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون
کیطرف سے عدالتین مقرر ہین مگر ان عدالتون کی ہدایت و رہنمائی کیواسطے کوئی
قانون و قاعدہ جاری نہین ہے پابندی ضابطہ و تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ
زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی توجہ و نگرانی و اہلکار کارکن کی لیاقت و دیانت
پر منحصر ہوتے ہین - اس وجہہ سے ہر ریاست کی عدالت کی کارروائی رئیس
کی التفات و اہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے
سابقًا ایک قاعدہ جاری ہوا تہا کہ اضلاع انگریزی کی عدالتون کی ڈگریان ہندوستانی
ریاستون مین حسب ضابطہ جاری ہوا کرین مگر اسمین دو قباحتین پیدا ہوئین
اول تو اکثر ریاستون کے حکام نے ڈگریات مذکورہ کے اجرا مین کماحقہ کوشش
نہ کی کیونکہ اسکا احکام انگریزی کے اختیار سے باہر تہا دوسرے بمقتضاے
انصاف و پابندی قاعدہ لازم تہا کہ ریاستون کی عدالت کی ڈگریات بہی اضلاع
علاقجات انگریزی مین جاری ہوا کرین مگر ہر ایک ریاست کی عدالت کا حال مختلف
ہونے اور عدم پابندی قانون و قواعد سے سرکار انگریزی کو اونکی تکمیل تحقیقات
و واجبیت فیصلہ پر اطمینان نہین ہو سکتا تہا - اسواسطے قاعدہ مذکور موقوف ہوکر
دستور عام جاری ہوا کہ جس علاقہ مین مدعاعلیہ سکونت گزین ہو وہان ہی اوس پر
نالش کیجائے اور جس علاقہ کی عدالت سے ڈگری نافذ ہوا وسی علاقہ مین اوسکا
اجرا کیا جاوے -

فوجداری اگرچہ مثل دیوانی کے فوجداری مین بہی بجز ضلع انگریزی اجمیر

وسیرواڑہ و نصیر آباد وچہاونی آبو وانادرہ و نیز علاقہ ٹانی کی کہ وہان صاحب ایجنٹ جودہپور کو مجسٹریٹ کے اختیارات ہین سرکار انگریزی کیطرف سے راجپوتانہ مین کوئی عدالت مقرر نہین ہے اور کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر مقدمات باہمی رعایا علاقہ ریاست مذکور مین اختیارات فوجداری حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کی طرف سے عدالتین مقرر ہین تاہم انتظام فوجداری دیوانی کی نسبت کسیقدر نوعدیگر ہے۔

ریاستون کی عدالتون کی ہدایت ورہنمائی کیواسطے کوئی قانون وقاعدہ عام جاری نہین ہے پابندی ضابطہ وتکمیل تحقیقات وواجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی وتوجہہ ونگرانی واہلکارہ کارکن کی لیاقت ودیانت پر منحصر ہوتی ہین اور اس وجہہ سے ہر ریاست کی کارروائی رئیس کی التفات واہلکار کی کارگزاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے۔

بعض رئیسون سے اختیارات فوجداری مقدمات اندرونی ریاست مین بہی محدود ہین یعنی سزاے سنگین پہانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی باضابطہ درخواست نکرین تو بہی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل سے بطور خانگی استصواب راے کرلیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہوسکے۔

باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاؤکشی وغیرہ چند جرایم مخصوص المذہب وسوقع وہی جرایم قابل سزا سمجہے جاتے ہین جو علاقہ انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی وبردہ فروشی ودخترکشی وغیرہ جوکسی زمانہ

ہین بالکل جرم تہے بلکہ ستی کا ہونا فخر خاندان سمجہا جاتا تہا اب جرایم سنگین ہین کرادون ہر یکسان جرم کو ریاست سے سزا ہوتی ہے اور بہ ثبوت غفلت و چشم پوشی ریاست کے سرکار انگریزی رئیس و والیان ریاست سے سخت باز پرس اور [illegible] کرتی ہے۔

جب سے ریل کی سڑک راجپوتانہ مین جاری ہوئی ہے مقدمات وقوعی اندرون حدود اسٹیشن و سڑک ریل کی تحقیقات و تجویز اوسی ریاست کے صاحب پولیٹکل کرتے ہین جسکے علاقہ مین وقوع واردات ہوا اور ایسے مقدمات مین صاحب موصوف کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ہین۔ اور جب سے سانبہر کا نمک جیپور و جودہپور کے مہاراجہ صاحبان سے لیا گیا ہے وہان بہی ایک عدالت باہتمام صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر مقرر ہوئی ہے۔

صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اپنی اپنی ریاست متعلقہ کے اندر [illegible] مقدمات باہمی رعایا دو ریاستون و نیز ایسے مقدمات کی جنمین ایک فریق لشکر [illegible] مجسٹریٹ کے اختیار ہین مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچکلا مین ہوتا ہے جسکے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔

راجپوتانہ مین پنچکلاے کے کل پانچ محکمہ جات ہین

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے

اوسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل ہوتے ہین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔

دوم چار اونی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جےپور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک مین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔

پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بہی کبہی کبہی بنظر سہولت دایر ہوجاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔

جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان و فایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین کار شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے لفٹنٹ صاحب اور پنچایت [illegible] سرپنچ ہو ہین یعنی سزاے سنگین پہانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی باضابطہ درخواست نکرین تو بہی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل سے بطور خانگی استصواب راے کر لیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہو سکے۔

باوجود عدم اجراے قانون و آئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاوکشی وغیرہ چند جرایم مخصوص المذہب دستور وہی جرایم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی و بردہ فروشی و دختر کشی وغیرہ جو کسی زمانہ

پیدا ہوگئی ہے اور یہی بڑے اس کا باعث ہے کہ کرنل برک صاحب بہادر کے زمانہ میں ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ قواعد جاری کیا تھا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے سنہ [illegible]ء میں کرنل بیلی صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجھکو پنچایتون کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے میں نے چند قاعدے تجویز کرکے گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ عدالت بہت سہل ہوگیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے دستورالعمل مرتب کرنے کی تجویز درپیش ہے پھر سنہ [illegible]ء میں مسٹر لیال صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات مذکور مقرر ہوئے تھے اوسوقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی تیاری سے آمدورفت زیادہ ہوکر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ رہا تھا اور ریاستون و نیز اپنے سرحدی محکمہ جات وہ ہیں جو تحت ایجنسی راجپوتانہ مجسٹریٹ کے اختیار میں مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچکلا میں ہوتا ہے جنکے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ افسر ہیں۔

راجپوتانہ میں پنچکلا کے کل پانچ محکمہ جات ہیں

اول پنچایت اعلی کہ جسکا مقام کوہ آبو ہے

اسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل ہوتے ہیں

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔
دوم چار ادنی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جیپور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک مین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔

پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بہی کبہی بنظر سہولت دایر ہو جاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔

جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان وفایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین کلار شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے اسسٹنٹ صاحب اور پنچایت ادنے مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرپنچ ہوکر اجلاس کرتے ہین اور راے دینے کے مجاز ہوتے ہین۔

اجمیر و میرواڑہ کے اضلاع انگریزی بہی ان محکمہ جات کے اوسیطرح محکوم ہین جسطرح راجپوتون کی ریاستین ہین اور ان محکمہ جات کی احکام کی تعمیل حکام مذکور پر لازم آتی ہے۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکہا ہے کہ باوصف کئی قباحتون کے یہہ پنچایتین محکمہ جات پسندیدہ عوام ہین کہ اونکے سبب سے ہر ریاست کو اپنے اپنے علاقہ مین مسافرین وتاجرین کی جان ومال کی حفاظت کی خواہش وضرورت

پیدا ہوگئی ہے اور بہوت ہی بڑے اس کا باعث ہے کرنل بردک صاحب
بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ
قواعد جاری کیا تھا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے سنہ ۱۸۶۲ع مین کرنل بیلی صاحبنے
تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجھکو پنچایتون
کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند
قاعدے تجویز کئے کہ گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ معدلت
بہت سہل ہوگیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے
دستورالعمل مرتب کرنے کی تجویز درپیش ہے پھر سنہ ۱۸۶۵ع مین مسٹر لیال صاحب
تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات
جبکہ مقرر ہوئے تہے اوسوقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی
تیاری سے آمدرفت زیادہ ہوکر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ
کی اعلی وادنی پنچایتین ہین ویسے ہی محکمہ جات وہ ہین جو تحت ایجنسی راجپوتانہ
اور تحت گورنمنٹ بمبی کی ریاستون سے واسطے تجویز معاوضہ مقدمات وتوجی
ومال مسروقہ ومفرورہ کے جمع ہوا کرتے ہین اونمین مجرمون کی سزادہی کی کچھہ
تجویز نہین ہوتی ہے یہہ امر ازبس قابل اعتراض ہے کہ اون سے بجاے فائدہ
کے زیادہ تر نقصان پیدا ہوتا ہے

محکمہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۳ع کے شروع مین محکمہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کا کام ہندوستان
کے علاقہ انگریزی مین ختم متصور ہوکر اوسکی خدمتین پولیس سے متعلق ہوگئین

اور صرف ہندوستانی ریاستون مین اس محکمہ کی کارروائی باقی سمجھی گئی اسواسطے
راجپوتانہ مین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اس علاقہ
مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر استیصال ٹھگی و ڈکیتی کے بھی اسسٹنٹ
مقرر ہوئے اور اونکے تحت مین عملہ مع جمعیت نجیبان و مخبران مقرر ہوا۔
صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر نے ۱۸۶۵ء مین تیرہ اشتہاری
ڈاکو اور ۱۸۶۶ء مین تئیس ڈاکو گرفتار کر کے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مین سپرد کئے کہ اون مین سے تیرہ حبس دوام بعبور دریاے شور گیارہ دائم
سات محدود میعادون کیواسطے قیداور چار قید بالعوض ضمانت سزایاب
ہوئے اور ایک زیر تجویز رہا۔
کرنل ایڈن صاحب نے لکہا تہا کہ راجپوتانہ کی وسعت کو دیکہتے ہوئے یکار روائی
زیادہ نہین ہے بلکہ اسی کے خوف سے اور رہینہ لوگون کو ضبط مین رکہنے سے
مالوہ و سیٹھ ہند و دکن مین جہان وے وارداتین کرتے تہے بہت امن
ہو گیا ہے ۱۸۶۷ء مین کرنل پیلی صاحب نے لکہا کہ مین سر رشتہ استیصال ٹھگی و
ڈکیتی پر بہی متوجہ ہون ضابطہ مروج حال مجھکو پسند نہین ہے مگر ابتک بجائے
اوسکے دوسرا ضابطہ جاری کرنیکی تجویز بہی نظر نہین آئی ہے۔

جیلخانجات

اجمیر کے جیلخانہ اور صاحب مجسٹریٹ آبو کی حوالات کے سواے راجپوتانہ
مین حاکمان انگریزی کے تحت حکومت مین کوئی محبس نہین ہے جو لوگ
سزایاب قید ہوتے ہین اوسی ریاست کے جیلخانہ مین رہتے ہین جہان کے

رہنے والے ہین اور پانچ برس سے زیادہ میعاد کی قید کی اجمیر کے جیلخانہ
مین بھیجے جاتے ہین۔

ریاستون کے جیلخانون کی زمانہ حال مین بہت ترقی ہوئی ہے الور جے پور
جودھپور اور بھرت پور مین تو ایسے عمدہ جیلخانہ ہین کہ کئی صورتون سے علاقہ
انگریزی کے بعض جیلخانون سے بھی بہتر متصور ہو سکتے ہین اور بیکانیر
قرولی دھولپور وکوٹہ مین انکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ کارروائی کیواسطے
کافی ہین البتہ ہندوستانی ریاستون کے جیلخانون مین قواعد کی پابندی
زیادہ نہین ہے اور بغور دیکھنے والے کو اکثر امور قواعد جیلخانہ کے خلاف نظر
آتے ہین۔ مثلاً سروہی جہان جیلخانہ ابتدائی حالت مین ہے رئیس نے
حالت نزع مین حسب دستور راجپوتانہ کل قیدیون کو رہا کر دیا۔ مگر البتہ ریاستون
کے محبسون مین قیدیون کی خبرگیری اچھی طرح ہوتی ہے اور کھانا اور کپڑہ
ملتا ہے اور بیمارون کا معالجہ اچھی طرح ہوتا ہے دس برس پیشتر ان جیلخانون
کا حال بہت کم معلوم تھا صرف دو تین پر انگریزی افسرون کی نگرانی تھی اب
تیرہ جیلخانون سے ڈاکٹر صاحبان انگریز و تربیت یافتہ ہندوستانی کے پاس
ماہواری نقشہ جات معالجہ آتے ہین اور کوئی غیر معمولی بیماری یا حفظان
صحت کی کمی یا کوئی امر قاعدہ مروجہ سے خلاف وقوع مین آتا ہے تو فوراً اوسکی
اطلاع ہوکر بندوبست کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مور صاحب لکھتے ہین کہ بڑی خوشی
کی بات ہے اور اسی سے تدبیرات حفظان صحت پر بخوبی عمل ہونیکی تصدیق
ہوتی ہے کہ باوجودیکہ اکثر محبسون کے گرد نواح مین ہیضہ پھیلا اور دوچار

قیدیون کو بہی ہوا اگر کسی جیلخانہ مین مرض کا زور نہونے پایا جن محبسون مین
ایسا ہوا۔ اجمیر۔ کوٹہ۔ آلور۔ جے پور۔ اور اودے پور کے ہین۔

انتظام فوجداری کے باب مین حکام کی ائین

کرنل بیلی صاحب ۲۱ جنوری ۱۸۶۶ء

غارتگری ڈاک اور ڈکیتی کے انسداد مین بہت کوشش کی گئی ہے اب یہہ
جرایم صریح کی ہین سابق مین اون پر چشم پوشی ہوتی تہی مجرم بلا سزا دہی چہوڑ دیے
جاتے تہے۔ یا مقدمات بہ تدریج دفتر مین سہو ہو جاتے تہے اب ایسا قاعدہ
جاری کیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات کبہی سہو ہو سکیں اور تا وقتیکہ مجرم گرفتار ہو کر سزا
نہ پالین متواتر پیش ہوتے رہین جب مجرمون کو تحقیق ہو گا کہ سزاے اعمال ضرور
ہونیوالی ہے اور اہلکارون کو ثابت ہو گا کہ چشم پوشی و پناہ دہی مین سراسر
نقصان ہے کچہہ فائدہ نہین۔ اور رئیسون کو یقین ہو گا کہ سرکار انگریزی بغیر
سزادہی مجرمان کی طلبی سے باز نہین آتی ہے تو ہر ایک فریق تکلیف سے بچنے کی غرض
سے انسداد جرایم مین کوشش کریگا۔

باوریہ مینہ وغیرہ اقوام جرایم پیشہ وغارتگر کے ساتہہ پیش آنے کے طریقہ مین
بہی اصلاح دیگئی ہے اور ریاستون سے یہہ سوال درپیش ہے کہ یا تو ان بدذات
قومون کو نکالدین یا اونکو زمین دیکر بشرایط مناسب صلح شعار پیشون مین مصروف
رہنے پر آمادہ کرین میری راے مین دوسری تجویز اس وجہہ سے کہ بارحم و کمال التفات
اور شایستہ سرکار اعلے کے فرایض سے موافق ہے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان
اقوام کو ایک ریاست سے نکالنا اصل مین دوسری ریاست ملحق السرحد کو نقصان

پہونچاتا ہے گرفتاری و سپردگی مجرمان مفرور علاقہ غیر کیواسطے قواعد مقرر کرنے
ضرور ہین کہ اون سے ریاستون کو بہت فایدہ ہوگا۔

مسٹر لیال صاحب ۱۸۶۵ء

سالگذشتہ مین دربارہ تقرر ضوابط و اختیارات نسبت ہندوستانی و انگریز رعایا
انگریزی جو ملک غیر مین مرتکب جرایم ہون گورنمنٹ سے کئی احکام تاکیدی صادر
ہوئے ہین اس باب مین ابتک کا عمل درآمد بہت غیر محدود ہے اور مجرمون
کے تعاقب و سپردگی کے باب مین حدود راجپوتانہ کے اندر و باہر درمیان
ریاستون کے ایسے معاملات پیش آتے ہین کہ اون سے بہت سرگردانی
ہوتی ہے۔

سنہ ۱۸۶۱ء مین حسب منظوری نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل
جیپور و پٹیالہ کے درمیان باہمی گرفتاری مجرمان کے باب مین ایک عہدنامہ
منضبط ہوا تھا اوسکی تعمیل نہین ہوئی۔ مگر ایسے مفسد سرحد پر جیسے شیخاوائی کی
ہے طرفین کی پولیس کے متفق عمل کا کوئی عمدہ قاعدہ ہونا نہایت ضرور ہے۔
اور بجز اسکے کہ یا تو صاحب اسسٹنٹ متعینہ سجان گڈہ کو اوس علاقہ کے اختیارات
خاص دیے جاوین یا دونون ریاستون کے اہلکار وقتاً فوقتاً متفق ہوکر فیصلہ
کیا کرین جو قاعدہ سنہ ۱۸۶۱ء مین مقرر ہوا تھا اوس سے بہتر تجویز کرنا سہل نہین
ہے اور اگرچہ اس قدر طوالت سے نہین مگر بیکانیر و بہاولپور کے درمیان
بھی یہی معاملہ پیش ہو رہا ہے۔

اس مین شک نہین کہ راجپوتانہ کی ریاستون مین اختلاف علاقہ جات سے بھی

مجرمون کو بیچ جانیمین بہت آسانی ہوتی ہے گو اصل مین یہہ نتیجہ مستعد عمل پولیس
نہونیکا ہے چنانچہ انگلستان کے اضلاع مین بہی تہوڑے دن ہوئے جب
یہی حال تہا - مشکلات حق رسی کی چارہ جوئی ابتک محکمہ جات پنچایت سے
ہوتی ہے مگر یہہ محکمہ جات روز بروز بجاے فوجداری عدالتون کے معاوضہ
دلانے کی کچہریان ہوتی جاتی ہین اور کسی مجرم کو سزا نہین دیتے ہین ضابطہ
مروجہ مین بہت قباحتین ہین اور یقین ہے کہ انقلاب زمانہ اور بہتر بندبیرون
کے ممکن التعمیل ہوجانے سے اونکی ترمیم کی بہت جلد ضرورت ہوگی -
جرایم سنگین وقوعی ملک راجپوتانہ کی کماحقہ کیفیت تحقیق نہین ہوسکتی کیونکہ
اونکی اطلاع پہونچنے کے ذریعے بہت ناقص اور ہر ریاست مین بطرز مختلف
ہین سررشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی مین جو نقشہ جات جاتے ہین
اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے لکہا ہے کہ بالکل غیر معتبر ہین بیش قیمتی
اشیا کی غارتگری کی اطلاع محکمہ جات پنچایت کی معرفت آتی ہے مگر احتمال
ہے کہ ان مقدمات مین سے اکثر ریاستون مین طے ہوجاتے ہین اور
صرف وہی مقدمات جو ریاستون مین طے نہین ہوسکتے ہین پنچایتون مین
آتے ہین - تاہم بڑی سڑکون پر اب بہت امن ہوگیا ہے - اور غارتگری
ڈاک کی جو چند واردا تین ہوتی ہین جنوب مغرب مین ریاستون کی حدود
کے الحاق پر وقوع مین آتے ہین اور بمقصود و نکا بجاے حصول مال کے
وحشی اقوام اور سرکش سردارون کا جبلی تعصب ہے شایستہ طریقہ حکمرانی کو
نقصان پہونچاتا ہے -

میواڑ مارواڑ اور سروہی کی سرحد پر مینون نے بڑا فساد کر رکہا تہا اور ایک
دفعہ یہہ بہی تجویز ہوئی تہی کہ تینون ریاستون کی متفق فوج سے اونکی سرکوبی
کیجاوے مگر اسمین یہہ نقص تہا کہ بلا افسری کسی صاحب انگریز کے انصرام کار
غیر ممکن تہا بلکہ انگریز افسر کے اہتمام سے بہی بلا امداد فوج کنٹجنٹ عہدہ برائی
دشوار تہی علاوہ اسکے کل تجربہ کار صاحبان انگریز کی راے اسی پر متفق
ہوئی کہ تا وقتیکہ مطالب سلطنت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو حتی الامکان
ان فتنہ انگیز لوگون سے فوج انگریزی کو برسر مقابلہ لانا نہ چاہیے۔

مسٹر لیال صاحب سنہ ۱۸۶۵ع

علی العموم ملک مین امن رہا ہے اور سب لوگ قبول کرتے ہین کہ غارتگری و
جرایم سنگین کا ارتکاب کم ہوا ہے سبب اسکا غالبًا یہہ ہے کہ رئیسون کے
باہم کسیطرح کی نااتفاقی نہین ہے اس ملک مین جرایم پیشہ لوگ زبردست و
شوریدہ پشت ٹہاکرون کے اغوا یا اہلکارون کے ظلم و تعدی سے مرتکب
واردات ہوتے ہین اب کل راجپوتانہ مین صرف ایک باغی یعنی کہانا سلاقہ دار ٹوکڑہ
کا ٹہاکر ہے اور مینون کو آباد کرکے بد پیشون سے باز رکہنے کیواسطے مارواڑ
الور اور سروہی کی ریاستون مین جو کوشش کیگئی ہے کرنل کارنل صاحب
و میجر والٹر صاحب و میجر کیڈل صاحب کی توجہ سے کارگر ہوئی ہے البتہ
موگہیہ اور باوریون کا جتہ کیطرف اوس ملک مین جہان کئی رئیسون کے
علاقجات مخلوط ہین علاج ہونا باقی ہے۔
مگر مختلف ریاستون کی وارداتون کا مسلسل حال اور صحیح شکل دریافت ہوسکے

آسان نہین ہے - البتہ یہہ امر کل شہادتون کے اتفاق سے ثابت ہی کہ سٹرکون پر پیشتر کی نسبت مسافرون کی جانین اور مال اب زیادہ امن مین ہین اور دفتر محکمہ جات پنچوکلار سے اسکی تصدیق ہوتی ہے بیکانیر و سروہی کی رپورٹون مین خودکشی و خود دفن ہونیکے مقدمات لکھے ہین اور راجپوتانہ مین اس قسم کے جرایم سنگین کی عام غرض یہہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے دشمن یا ظالم پر غضب الہی نازل کرین یا اس نظر سے کہ جب تک انصاف کو نہ پہونچین فساد کرین جیسے ایک شخص نے الور کے علاقہ مین ریل کی گاڑیون کو لوٹانا چاہا تھا آدمی کی قربانی کا اعتقاد بہت مستحکم ہے کرنل کارنل صاحب لکھتے ہین کہ علاقہ سروہی کے بھیل یہہ افواہ سنکر کہ راجہ اپنی مسند نشینی کی رسمیات مین بھیلون کی قربانی کیا چاہتا ہے مفرور ہو گئے -

جیسا کل ملکون مین ہوتا ہے راجپوتانہ مین بھی اون اضلاع مین پولیس کا اقتدار ضعیف تر ہے جو سرحد پر واقع ہین اور جہان ایک ریاست کا علاقہ دوسرے مین مخلوط ہوتا ہے مگر جہانتک تحقیق ہوا ہے سرحد شمالی پر کہ پنجاب اور سکھون کی ریاستون سے ملحق ہے ہر طرح امن ہے اور جنوبی سرحد کچھ کے رن واقع مغرب سے نیمچ واقع مشرق تک پُرخم و پیچدار ہے اور زیادہ تر جنگل اور پہاڑی بن مین واقع ہے اوسکے طرفین کو کہ ایک طرف راجپوتانہ اور دوسری طرف ماہی کانٹہ ریوا کانٹہ اور وسط ہند کی ریاستین ہین بھیلون کی آبادی ہے جس ریاست کے برائے نام علاقہ مین ہین اوسکی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے - ان اضلاع مین بدمعاشون کا انتظام اور رعایا کی امنیت پیدا

کرنا بالفعل راجپوتانہ میں ایک امر اہم درپیش ہے البتہ ایک اچھے تنخواہ دار سپاہ تحت
حکومت صاحب انگریز افسر اسکام کو بآسانی کر سکتی ہے مگر ۱۸۸۲ء سے ایک مستعد
صاحب بانسواڑہ و پرتاب گڈھ میں متعین ہیں اور سرحد پر فیصلہ مقدمات کیواسطے
پنچایتیں جمع ہوا کرتی ہیں اس سے یقین ہے کہ بہت فایدہ ہوا ہوگا پس طریقہ مروجہ
حال سے بھی طریقہ مروجہ سابقہ کی نسبت بہتر بندوبست ہونیکی امید ہو سکتی ہے
دریافت ہوا ہے کہ فساد و غارتگری باہم بھیلوں میں بہت ہوتی ہے اور سبب نزاع
زیادہ تر عورات و مویشی سے شادی و غمی وغیرہ شراب نوشی کے موقعوں پر پیدا ہوجاتی
ہیں۔ اوسی دیران سرحد پر امسال کپتان ہیٹ صاحب نے بانسواڑہ اور رتلام
کے درمیان بہت مقدمات فیصل کئے ہیں تاہم ریاستوں کی اندرونی سرحد پر
بہت نزاع و فساد و کشت و خون چلا جاتا ہے۔ عنقریب کل ریاستوں میں فوجداری
و دیوانی کی عدالتیں ہیں مگر اصلی اختیارات کم و بیش صرف برائے نام ہیں شاید
راج جے پور میں آرایش بیرونی سے شہر سب سے اعلےٰ درجہ پر پہونچ گیا ہے۔
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے تحت میں باقاعدہ عدالت و پولیس یہہ ہیں۔
صاحب اسسٹنٹ کمشنر سانبھر۔ صاحبان مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ ریلوے۔
سانبھر کی عدالت میں کچھہ کام نہیں ہوتا اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکھتے ہیں کہ
میرے اختیارات فوجداری محض فضول و ناکارآمد ہیں اور صاحبان مجسٹریٹ
ریل نے کہ ہر ایک ریاست کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں بہت
کام کیا ہے اور تین سنگین مقدمات ریل گاڑیوں کو روکنے و لوٹنے کے اقدام کے
ہیں کہ ایک مرتبہ اس جرم نے بہت رواج پایا تھا۔ میجر لا صاحب کے تحت حکومت

ہین ریل کی پولیس نے بہت ترقی پائی ہے اور اوسکے اختیارات وضوابط و تعلقات
سشتۂ ریل سے بطرز مناسب مقرر ہوگئے ہین اس پولیس کی افسری کا عہدہ بہت
بڑا ہے کیونکہ اوسکو انگریزی و ہندوستانی کئی سرشتون اور کئی ریاستون سے
کام پڑتا ہے میجر لا صاحب نے اپنی کارگذاری سے ثابت کیا ہے کہ وہ ہر طرح
اس عہدہ کے لایق ہین ؁

کرایہ ڈاک بنگلہ جات جو مسافرون سے لیا جاتا ہے سنہ ۱۸۶۶ء مین سات سو روپیہ وصول ہوا اور ہر سال تخمیناً اسقدر ہوتا ہے

لما

مصارف متعلقہ ایجنسی راجپوتانہ سنہ ۱۸۶۶ء مین حسب تفصیل ذیل ہوئے اور ہر سال عنقریب اوسیقدر ہوتے ہین — لعہ لکہہ لف معہ سامہ

محکمہ جات پولیٹکل ایجنسی و مصارف متعلقہ ریاست وغیر دو لکہہ لعہ لما سا	تنخواہ و جاگیر وغیرہ بموجب عہد نامجات معہ لامعہ	مصارف عدالت سعہ الماعہ	مواجب سالانہ وغیرہ الاسہ
متفرقات السامہ	مصارف فوج کنٹجنٹ معہ لکہہ للعہ سامہ	تعمیر اتیلا معہ	

میواڑہ بہیل کورپس یک لکہہ عنالعہ	ایرن پورہ یک لکہہ لطالعہ
دیولی یک لکہہ معہ صامعہ	رجمنٹ سواران بنگالہ متعینہ دیولی دو لکہہ لہ لالعہ

فوج نمبری متعینہ چہاونی نصیرآباد کے مصارف کہ خیر متعین ہین آمدنی ضلع اجمیر سے دئے جاتے ہین صحیح تعداد اونکی و نیز مصارف ضلع اجمیر کے دریافت نہین ہوئے ہین ۱۲

چھٹی فصل

راجپوتانہ کی سرکاری فوج

راجپوتانہ کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی فوج کا ایک توپخانہ ہندوستانی سوارون کے چھ رسالے ایک گورون کی رجمنٹ چار ہندوستانی پیادون کی رجمنٹین متعین رہتی ہین اور ان مین ۲۷۵۰ مسلح آدمی ہین اور ان مین سے ۹۹۲ گورے ہین باقی ہندوستانی۔

نام مقام		توپخانہ		ہندوستانی رسالہ بردار سوار	پیادگان		کیفیت
		توپ	گولہ انداز		گورہ	ہندوستانی	
قسمت سو	نصیر آباد	۶	۱۲۰	۱۴۹	۸۹۴	۶۹۱	بمبئی حاطہ کی فوج مین سے
	اجمیر	۰	۰	۰	۶۸	۰	
	دیولی	۰	۰	۵۲۰	۰	۴۱۵	دوم رسالہ سواران بنگالہ
	ایرن پورہ	۰	۰	۲۷۷	۰	۶۹۳	دیولی ایرن پورہ فوج
	کھیرواڑہ	۰	۰	۰	۰	۵۰۸	میواڑہ بھیل کور ہین
	کوٹڑہ	۰	۰	۰	۰	۱۲۵	
		۶	۱۲۰	۹۴۶	۹۶۲	۲۴۳۲	

دیولی کی فوج کی عمدہ قواعد دانی و خوش چلنی اور کارگذاری کی تعریف نصیر آباد کے برگیڈیر صاحب اکثر کرچکے ہین سنہ ۱۸۵۷ء مین با کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے تب صاحب ایجنٹ

گورنر جنرل بہادر نے مینہ وغیرہ اقوام باشندگان دیولی سے کہ از بس وحشی مفسد وجرایم پیشہ ہین اور ایسے لوگون کو سر سلیمن صاحب غیر ممکن التربیت کہا کرتے تھے فوج بہرتی کرنی تجویز کی اول کپتان فوربس صاحب کو یہہ خدمت سپرد ہوئی مگر اونکے بیمار ہوجانے سے لفٹنٹ کرنل ہیکلڈ ونلڈ صاحب کمانڈنٹ مالوے بہرتی کی اس بہرتی کا لوگون کو مشکل سے اعتبار آیا تہا کسی کے احوال سابقہ کی کچہہ تفتیش نہوئی نہایت شریر و بدمعاش تا بجدیکہ جنکے جسم پر جیلخانہ کی علامت موجود تہی بلا تامل بہرتی کئی۔ اگست ۱۸۵۷ء مین اس بہرتی کو گرفتاری کا حیلہ سمجھکر ایک رات مین ۲۰۵ آدمی بہاگ گئے تنخواہ ہر روز تقسیم ہوتی تہی اور اونکا اعتبار اسقدر کم تہا کہ اونکو سرکاری بندوقین سپرد کرنا مناسب نہ سمجہا اور ابتدا مین وہی تلوار ڈہال دیسی بندوق اور تیر کمان سے مسلح تہے مگر جلد تحقیق ہوا کہ مینہ اور اونکی ہمجنس قومین بہرتی فوج کیواسطے عمدہ لوگ ہین اونکے غرور اور تندمزاجی کو خوش چلنی پر آمادہ کیا گیا ناپسند سزائین مثل میعادی قید بند کیگئی لیکن جسپر چوری ثابت ہوئی اوسکو بلا تامل سزا تازیانہ دیگئی مگر سزا دہی مین ذاتی غرور پر لحاظ رکہا گیا۔ مثلاً چچا بہتیجے فوج مین نوکر تہے اور بہتیجے سے خطا سرزد ہوئی اور چچا نے جو افسر تہا اعتراض کیا کہ اگر غلامی کے ہاتہہ سے اوسکو پٹوایا جاویگا تو کل خاندان کی ہتک ہوگی یہہ عذر پذیرا کرکے اوس چچا کے ہاتہہ سے ہی اوسکو پٹوایا گیا ۱۸۵۸ء مین یہہ فوج سب طرح تیار ہوگئی اور کوٹہ کی مہم مین اوس نے بہت عمدگی سے کام دیا یہان اونکے مزاج کی امتحان کا ایک موقع پیش آیا کہ عبور دریاے چنبل کرکے بہاری توپون کو پہاڑی گہاٹ پر چڑہانا ضرور ہوا۔ میمون کی پلٹن کے ایک گروہ کی نوکری بولی گئی اور اونکی امداد کیواسطے

مزدوری بہی شامل ہوئے سپاہیون نے عذر کیا کہ مزدورون کے ساتھہ کام کرنے
مین ہماری کسر شان ہوگی صرف ہمکو ہی کام کرنے کی اجازت ہو چنانچہ درخواست
منظور ہوئی اور انہون نے ایک رات مین اس خوبی سے کام کر دیا کہ علی الصباح
افسران فوج کو دیکہکر بہت تعجب و خوشی ہوئی حال مین اس فوج کے آدمیون نے
بالعوض اضافہ تنخواہ نیک چلنی چالیس ایکر رقبہ کا ایک تالاب کہودا اس سے
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہی بہت خوش ہوئے اگر وے لوگ ایسے ہی کام
کرتے رہین تو انکی کارگذاری سے عوام کو فایدہ ہوگا اور انکی ہوشیاری و
مستعدی بہی زیادہ ہوگی مگر اس قسم کے کامون کی تیاری کی بابت علاوہ تنخواہ
کے اجرت بہی ملنی چاہیے کہ ایسی تعمیرات سے چہاونی اور گرد نواح کے ملک کو فایدہ
پہونچتا ہے چہاونی ایرن پورہ مین بہرتی کیواسطے آدمی نہین ملتے ہین اور دیولی
مین بہی کم ملتے ہین۔

میواڑ بہیل کورپس جسکی چہاونی اودے پور سے چالیس میل جنوب مین بمقام
کہیرواڑہ ہے سنہ ۱۸۴۱ع مین بہیلون اور اس کوہستان کے جنگلی باشندون سے
بہرتی ہوئے تہے غدر کے زمانہ مین یہہ رجمنٹ خیرخواہ رہی اسکا تعجب بہی نہین ہے
کیونکہ بہیلون کو دیگر ہندوستانیون سے کچہہ ربط و تعلق نہین ہے اس فوج کے
ملازمین اور رشتہ دارون اسکے ذریعہ سے باشندگان ملک نیک چلن اور دانشمند
ہوتے جاتے ہین اگرچہ پیشتر ان کی ہمدردی بدچلنی رفع کرنیکیواسطے عرصہ کثیر چاہیے
مگر یہہ امر استقلال کے ساتہہ ہے اوسکے مفید ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے
یہہ رجمنٹ بہت کارگذار اور بخوبی قواعددان ہے اس فوج اور دیولی ایرن پورہ

کی فوج کی بندوقین خراب تہین چنانچہ بدلی گئین افواج راجپوتانہ کے نقشہ مین
پیادہ گورون کی جماعت جو کوہ آبو پر رہتی ہے درج نہین ہوئی سبب یہہ ہے کہ وہ
بنظر فائدہ تندرستی وہان مقیم ہین تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے سنہ ۱۸۶۶ء مین
۱۴۳ آدمی تہے ڈیسہ کے گورون کی پلٹن بہی آبو مین تعینات ہونیوالی ہے اس
تعیناتی سے یہہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پہاڑ پر رہنے سے امراض جسمانی سے محفوظ رہینگے
اور جب ضرورت ہوگی ڈیڑہ گہنٹہ مین اوترکر نوکری مین مصروف ہو جاویگی -
سنہ ۱۸۶۵ء مین دیولی کی فوج نے اپنے پریڈ کے میدان مین ایک بڑا بند تیار
کیا ہے کہ ملاحی اور غواصی سیکہنے کے کام آوے گا - میواڑ بہیل کور نے کہیرواڑہ
مین شفاخانہ تعمیر کیا اور اسیطرح میرواڑہ کی پلٹن نے اجمیر مین اپنی چہاونی
تیار کی ہے سابقًا یہہ پلٹن بیاور مین رہا کرتی تہی اب اوسکی چہاونی اجمیر مین
ہوگئی ہے اسکی ایک کمپنی سانبہر کے سر پر متعین رہتی ہے دیولی کے سوارون
کی جمعیتین جابجا نوکریون پر تعینات ہین ایرن پورہ کی فوج نے سروہی و ماروار
کی سرحد پر بہت تندہی و جانفشانی سے کام دیا ہے -
سنہ ۱۸۶۷ء مین میواڑ بہیل کور نے بہت اچہی نوکری کی رجمنٹ کا جزو اعظم نوکری
پر متعین رہنے سے اوسکا سالانہ ملاحظہ بہی نہین ہوا ہے - دیولی کی فوج اور
میرواڑہ کی پلٹن کو صاحب برگیڈیر جنرل کمانڈنگ نصیر آباد نے ملاحظہ کرکے بہت
اچہا لکہا حسب تجویز جنرل فیر صاحب گورنمنٹ کی خدمت مین درخواست کی گئی کہ یہہ
دونون فوج موسم سرما مین کچہہ عرصہ تک نصیر آباد مین رہکر سرکاری انگریز فوج کے
ساتہہ قواعد سیکہا کرین -

وقت تشریف آوری شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے سیرواڑہ کی پلٹن
آگرہ مین تہی وہان اوسکو بہترین افسران فوج نے دیکہکر بیان کیا کہ قواعددانی اور
آراستگی مین ہر طرح بہتری ہندوستانی رجمنٹون کے برابر ہے - نواب ویسرائے صاحب بہادر
کشور ہند نے راجپوتانہ مین دورہ کیا تب سواران فوج ایرن پورہ نے اونکی اردلی
دہمرای مین بہت نوکری کی کپتان گوردون لوچ صاحب دوم کمانڈنٹ کے انتقال سے
اس فوج کا بہت نقصان ہوا ہے -

گوردن लोच

جس غرض سے ان فوجون کو خاص اقوام سے بہرتی کرنا مناسب سمجہا گیا تہا وہ بخوبی حاصل
ہو گئی ہے - اور اونکا اسی دیسی طریقہ سے ہمیشہ قایم رہنا نہایت مفید و کارآمد ہے -

ساتوین فصل

شتہ تعلیم

بجز اضلاع انگریزی اجمیر و میرواڑہ اور بہرتپور و الور کی ریاستون کے راجپوتانہ
کی کسی ریاست مین تعلیم کا باضابطہ شتہ نہین ہے شہر اجمیر مین ایک عمدہ کالج مثل آگرہ
و بریلی و بنارس کے کالجون کے جو بہ تحت انتظام صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
ممالک مغربی و شمالی کے ہے اور الور و بہرتپور مین ہائی اسکول ہین اون مین انگریزی
و فارسی و سنسکرت ہندی پڑہائی جاتی ہین علاوہ اسکے اضلاع و ریاستہائے مذکور
مین مدرسہ جات دیہاتی و قصباتی بعینہ اوسی طرح کے ہین جیسے ممالک مغربی و شمالی
مین ہین اور اونکا انتظام و نگرانی اوسی طرح افسران علاقجات کے اہتمام سے حسب ضابطہ
ہوتا ہے -

डैरेक्टर आफ पबलिक इन्स्ट्रकशन

شہر جے پور مین مہاراجہ صاحب کا بہت عمدہ کالج ہے کہ اوسمین انگریزی فارسی سنسکرت
و ہندی اعلے درجہ تک پڑہائی جاتی ہے۔
وہان کے اکثر طالب علمون نے یونی ورسٹی کلکتہ کا امتحان دیا ہے اور علوم اور فنون
کی بہت ترقی ہے مگر علاقہ راج مین ہنوز سلسلۂ تربیت و تعلیم جیسا چاہیے جاری نہین
ہوا ہے گو چند دیگر شہر و قصبات مین بہی اچھے اچھے مدرسہ جات ہین۔
دیگر ریاستون کی دارالریاستون مین مدرسہ جات ہین کہین بنظر خوشنودی حکام انگریزی
اور کہین کسیقدر رئیس کے شوق و توجہ سے بہی اور کہین بزمانہ نابالغی رئیس جب انتظام
ریاست باہتمام حکام انگریزی رہا ہے مقرر ہوئے ہین اور اونمین بحسب التفات رئیس اور
لیاقت مدرسون کی کم و بیش علم کی ترقی ہوتی ہے مگر قصبات و دیہات کے مدرسہ جات
اور سررشتہ تعلیم بہ اہتمام علیحدہ افسر کے کسی ریاست مین نہین ہے۔ انکے سوا اکثر
شہرون اور قصبون مین باشندون کیطرف سے اونکے لڑکون کی تعلیم کے واسطے
دیسی مکتب اور چٹسال بہت مقرر ہین مگر کل راجپوتانہ مین ابتک تعلیم کا طریقہ بہت ابتدائی
اور ناشایستہ ہے اسکے کئی سبب ہین اول تو ملک راجپوتانہ قدیم رسم کا بہت پابند ہے
اور اکثر رئیس جدید تدبیرون پر عمل نکرنیمین اپنا فخر سمجھتے ہین کل راجپوتون کا اعتقاد ہے
کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور سردار لوگ اوسمین اپنی کسرشان سمجھتے
ہین اور جن لوگون کو رئیسون کی جہل سے فائدہ ہے وے اوسمین اشتعالک کرتے
ہین بعض ریاستون مین لاپروائی و مفلسی سے تعلیم نہین ہوتی ہے بعض مین بخل سے
اور رعایا بہی اس سبب سے کہ تربیت یافتہ اور تجارت اور علم کے ممالک سے علیحدہ ہین
اپنے بچون کی تعلیم مین کوشش نہین کرتے پس راجپوتانہ مین جو کسی قدر تعلیم ہے تو وہ صرف

برہمن اور جیتیون پر محدود ہے اونمین سے زیادہ عالم سنسکرت پڑہاتے ہین اور
مقصود اونکا صرف مذہب و نجوم ہے مگر یہہ تعلیم صرف بڑے شہرون مین ہے قصبون
مین حصہ بہی نہین ہے اور جیتی لوگ صرف ہندی پڑہنا لکہنا اور حساب سکہاتے ہین
اس سبب سے برہمن لوگ صرف بعض شاستر جانتے ہین اور بقال صرف حساب اور
چٹہی لکہنا پڑہنا۔

یہہ مکتب اکثر کشادہ چبوترون پر بلا فرش ہوتے ہین سفید تختی پر کوئلے کی سیاہی سے
یا اوسی پر ریتا پہیلا کر لکڑی کی قلم سے لکہتے ہین۔ دولتمند ساہوکار مکان پر پڑہاتے ہین
مگر چٹہی لکہنے پڑہنے اور حساب سیکہنے کے سواے اور کچہہ تحصیل نہین کرتے ان ساہوکارون
کا انگریزی شہرون سے بہت تعلق ہے اکثر لوگ اون شہرون سے مدت دراز بعد آتے
ہین اور لڑکے دوکانون پر چلے جاتے ہین اور تحصیل علم سے بے بہرہ رہجاتے ہین یہہ
ساہوکار جنسے ترقی علم کی امید ہوسکے مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون مین حاکمون
کے ظلم اور تعدی سے بتدریج کم ہوتے جاتے ہین بمبئی و کلکتہ وغیرہ انگریزی شہرون
مین بود و باش اختیار کرکے اپنے وطن کو کم معاودت کرتے ہین۔

ریاستون کے مدرسہ جات اور ترقی علوم کا حال ہر ریاست کی تاریخ مین مفصل درج
ہوگا۔

لارنس سکول آبو

کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان نے سنہ ۱۸۵۴ع
مین اس غرض سے کہ گوری سپاہ متعینہ راجپوتانہ کے بچون کی بود و باش و تعلیم ہو
اور وے سختی آب و ہواے معتدل پاکر ہوشیار اور محنت شعار اور معتقد عیسائی ہوجاوین

धनी

लारेंस स्कूल
[illegible]

کوہ آبو پر ایک مدرسہ مقرر کیا تہا پیشتر اس مدرسہ کیواسطے چندہ آتا تہا مگر اب بند ہو گیا
ہے اوس وقت سے گورنمنٹ بہی مدد کرتی ہے ایک کمیٹی افسران جسکے سرگروہ صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ہین اس مدرسہ کا اہتمام
کرتے ہی مکان مدرسہ کا باوصف اضافہ و مرمت کے سنہ ۱۸۶۸-۶۹ع مین کافی نہ تہا مگر اوسکے
اضافہ کی تجویز درپیش تہی اسی سبب سے سنہ ۱۸۶۷-۶۸ع مین سولہ طالبعلمون کی درخواست داخلہ
نامنظور ہوئی - فی طالب علم لعہ ماہوار خرچ ہوتا ہے اس ملک کی گرانی اجناس اور
کرایہ چڑہائی پہاڑ کو دیکہتے ہوئے یہہ نرخ زیادہ نہین ہے -
وقت تقرر مدرسے سے سنہ ۱۸۶۸-۶۹ع تک ۲۷۶ طالب علم داخل ہوئے تہے - اور سنین مندرجہ
ذیل مین طلبا حسب تفصیل ذیل تہے -

سنہ	طفل	لڑکیان	میزان
سنہ ۱۸۵۵ع	۱۴	۶	۲۰
سنہ ۱۸۵۶ع	۱۹	۲۶	۴۵
سنہ ۱۸۶۷-۶۸ع	۳۷	۲۷	۶۴

میو کالج اجمیر

میجر والٹر صاحب نے سنہ ۱۸۶۸-۶۹ع کی رپورٹ مین کہ محکمہ پولیٹکل ایجنسی بہرتپور سے لکہی تہی
بعد اظہار حالات تحصیل علوم و تہذیب اخلاق و خوش کرداری ولیاقت شعاری مہاراجہ
صاحب بہادر روالی بہرتپور کے تحریر کیا تہا کہ باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت
اس کوشش و کثرت سے ہوئی تاہم بہت کچہ باقی رہگیا ہے بغیر اسکے کہ جسقدر اب کیجاتی
ہے اوس سے کئی درجہ اعلے تربیت ندیجاوے ہم روساء ملک کے صاحبزادون کے دلونپر

ذہانت و عادت و صلاحیت کے خیالات و عقاید کو منقوش نہین کرسکتے ہین۔
حکام با اختیار وقت ان صاحبزادون کو بد طریقون اور نازیبا ترغیبون سے باز رکھنے
مین خواہ کسیقدر کوشش کرین مقصود اوسکا تا وقتیکہ اونکو کسی مدت تک اونکے
مسکن خاص کے قریب ترین مقامات سے علیحدہ نرکھا جاوے حاصل ہونا غیر ممکن ہے
اس وجہہ سے کہ اونکے گرد عنفوان روز پیدایش سے خوشامدی اور خودغرض
لوگ بکثرت حاضر رہتے ہین یہہ امید ہرگز نہین ہوسکتی ہے کہ عرصہ دراز کی نابالغی
مین جو اونکی صحبت کا اثر ہوتا ہے وہ ایک شخص کی محنت اور کوشش سے رفع
ہوسکے۔

میری راے مین ابتک ہماری (یعنی سرکار انگریزی کی) طرف سے ماتحت رئیسون
کے ساتھہ اس غرض کے ادا کرنے مین کوشش کامل نہین ہوئی ہے۔ ہندوستان
کے ممالک انگریزی مین شایستگی اور تربیت یافتگی روز بروز ترقی پر ہین۔ بلکہ عام قاعدہ
ہے کہ غریب لوگون کے لڑکے رئیسون اور امیرون کے لڑکون سے کئی درجہ بہتر
تربیت پاتے ہین اگر یہی حال مدت تک رہا تو ہم اپنے رفقاے ہندوستان کی ریاستون
کو براے دوام مستقل رکہنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین جو نتیجہ کہ پیدا ہوگا اوس کا
پیشتر سے سمجھہ لینا کچھہ دشوار نہین ہے۔
البتہ جس طریقے کہ امراء ہندوستان کو اعلےٰ درجہ کی اور کامل تعلیم دیجاوے اوسکا
تحقیق کرنا سہل نہین ہے مگر میری راے مین وہ وقت آگیا ہے یا قریب آنیوالا ہے
کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ پر توجہہ کرنی ضرور ہوگی۔
جہان کسی صاحبزادہ کے والدین حیات ہین وہان تو ہمکو صرف اوسکی تعلیم و تربیت کی

ضرورت سے بتاکید و تقاضا ر تمام آگاہ کرنا پڑتا ہے - مگر جہان مثل بھرت پور کے
گورنمنٹ رئیس نابالغ کی محافظ ہو وہان ہمکو لازم ہے کہ توہمات مذہبی یا اپنی ارادون
کے بطرز مخالف سمجھے جانیکا مطلق خوف نکرکے رئیس کو مثل شریفون کے تربیت کامل
دین -
مگر اس تدبیر کے عملدرآمد مین ہمکو لازم ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان مین کوئی
مقام مثل ایٹون کے مقرر کرین - یعنی ایک وسیع کالج کہ اوسمین تعداد کثیر طلبا اور
اونکے ہمراہیون کی بود و باش کیواسطے مکانات وافر ہون اور اعلے درجہ کی کامل
تربیت یافتہ صاحبان انگریز کا عملہ اونکی تعلیم کے واسطے ہو یہہ لوگ صرف کتاب کے
کیڑے نہون بلکہ ریاضت بیرونی اور سیر و شکار کے مشتاق و مشاق ہون اور اونکے
تحت مین شریف خاندان کے تربیت یافتہ ہندوستانی مدرس ہون - طالبعلمون بلکہ
اونکے محافظ یعنی اوستادون کو رئیس نابالغ کی ریاست کے خزانہ سے زر کثیر مصارف
کیواسطے ملے اور ایام تعطیل ہندوستان کی سیاحی مین اور کبھی کبھی اپنے وطن کے
جانے مین بسر ہوا کرین -
اکثر لوگ کہینگے کہ یہہ تجویز ناممکن التعمیل ہے - البتہ اسمین مشکلات تو بہت ہین مگر میری
راے مین غیر ممکن نہین ہے - اگر ہماری یہہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے رئیس
اوس اعلے درجہ کو پہونچین کہ زمانہ کی روزافزون ترقی کے ہمرکاب رہین اور اونکو
ہماری صفائی نیت کا یقین ہووے کہ ہم اونکے خاندانون کا ہمیشہ قایم رہنا اور اونکو
سلطنت انگلستان کے امرا لیاقت شعار کرنا چاہتے ہین تو لازم بلکہ ضرور ہے کہ اونکی
رسائی مین تعلیم و تربیت کے ایسے سامان بہم پہونچاوین جو ابتک اونکو حاصل نہین ہین

صرف اوس حالت مین اور نہ بغیر اسکے ہم امید کر سکتے ہین کہ ہندوستانی رئیس اوس رتبہ کو پہونچ سکین جسمین وے اپنی رعایا کی رفاہیت و بہبودی و فارغ البالی کو فروغ دین اور سرکار انگریزی کے وفادار مددگار ہون۔

میجر والٹر صاحب کی اس راے کو حکام بالا نے بتوجہ ملاحظہ کرکے پسند کیا اور جب لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند نے ۲۲ / اکتوبر ۱۸۷۰ء کو بمقام اجمیر دربار فرمایا راجپوتانہ کے اکثر رئیسون کے اجتماع کو موقع غنیمت سمجھکر اس مدرسہ کے مقرر کرنے کی تجویز فرمائی۔ رئیسون کی اطاعت ارشاد جناب نواب ویسراے صاحب اور شوق تحصیل علم و تکسیب فنون سے مبلغ چھہ لاکھہ اکتیس ہزار روپیہ چندہ کا مدرسہ مذکور کیواسطے جمع ہوگیا اور اسکے علاوہ اکثر رئیسون نے اپنی اپنی ریاست کے طالبعلمون کی بود و باش کیواسطے مکانات تعمیر ہونیکا خرچ ادا کیا۔

مگر اکثر موجبات اتفاقیہ سے جولائی ۱۸۷۳ء تک تعمیر مکان وغیرہ کا کچھہ بندوبست نہوا۔ جب کرنل ولیس صاحب انجنیر مقرر ہوئے تو اونکے اہتمام سے بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا بہت جلد تیار ہونے لگے اور تیاری نقشہ و تخمینہ مکان کالج کی بہی تجویز درپیش ہوئی۔

शुरू ۱۸۷۵ء میجر سینٹ جان صاحب بہادر آر آئی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور اونہون نے عملہ و مصارف کا بندوبست کرکے بتاریخ ۲۱- اکتوبر ۱۸۷۵ء کار تعلیم شروع کردیا میجر جان صاحب کی خوش انتظامی سے یکم اپریل ۱۸۷۶ء کو کالج مین ۲۲ طالبعلم ہوگئے مہارا اور راجہ صاحب بہادر والی الور مدرسہ مین داخل ہوئے اونکی عمدہ خوشخوانہ سے کالج کی نیکنامی ہوئی مہاراجہ صاحبان جے پور و جودہپور نے کالج کے اجراء مین بہت

लार्ड मेयो

[illegible]
बोर्डिंगहाउस

सेंटजान
प्रिंसपल

سرو دہی خصوص والی جودہ پور نے اپنے بہائی ظالم سنگہ کو کہ بہت ذہین ہین مدرسہ مین بہیجکر دیگر رئیسون کے واسطے عمدہ نظیر پیدا کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراج رانا بختسنگہ صاحب والی جہالراپاٹن مدرسہ مین داخل ہوئے قرولی کے خاندان سے ایک بہت ذی تبہ سردار داخل ہونیوالا ہے اور مہارانا صاحب میواڑ نے ادخال مدرسہ کیواسطے اپنے چند ذی رتبہ سردارون کے نام لکہکر بہیجے ہین۔

آٹہوین فصل

سڑک ریل

راجپوتانہ مین ریل کی سڑک اول تو یہہ ہے جو بنام بہادر راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے مشہور ہے اور آگرہ و دہلی سے اجمیر و نصیر آباد تک تیار و جاری ہو گئی۔

دوسرے سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کہ آگرہ سے گوالیار ہوکر ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو تیار ہوتی ہے علاقہ راج دہول پور مین گذرنے سے راجپوتانہ مین داخل ہے۔

تیسرے راجپوتانہ ویسٹرن سٹیٹ ریلوے یعنی مغربی راجپوتانہ کی سرکاری ریل کہ اجمیر سے ایک طرف احمد آباد کو اور دوسری طرف نیمچ کو طیار ہوگی۔

چنانچہ سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کا ٹہیکہ مسٹر س گلوہر صاحب کمپنی کو ہوکر تیاری کا کام جاری ہو گیا ہے۔ اور ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کی تیاری کی ہنوز تجویز درپیش ہے اسواسطے صرف راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کا جو جاری ہے حال لکہا جاتا ہے۔

یہہ سڑک نیرو گیج یعنی تنگ پیمانہ پر تیار ہوئی ہے یعنی اوسکا عرض ایسٹ انڈین و سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وغیرہ ہندوستان کی اکثر سڑکون کے عرض سے کم ہے اور

بقدر کمی عرض سڑک کے گاڑیان اور سٹیشن وغیرہ تعمیرات بھی چھوٹی ہین۔
اس سے سرکار مین لاکھون روپیہ کی کفایت ہوئی ہے اور کسیطرح کا ہرج نہین ہے
کیونکہ اگرچہ اس ریل کی گاڑیان عریض سڑک کی گاڑیون کی نسبت کم تیزی سے چلتی
ہین اور بار دینے مین وسعت بھی کم ہوتی ہے تاہم سفر بہت جلد طے ہوجاتا ہے اور مسافر
و مال وغیرہ جسقدر آتے ہین باسایش و آسانی پہونچ جاتے ہین۔

راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے انصرام کار و بار سررشتہ کیواسطے دو ضلعون مین منقسم ہے
اول سڑک اعظم آگرہ سے اجمیر و نصیر آباد تک کہ ضلع آگرہ کہلاتا ہے۔
دوم اوسکی شاخ جو دہلی سے سٹیشن اتصال باندی کوئی پر اوسمین شامل ہوئی ہے
ضلع دہلی کہلاتا ہے۔

راجپوتانہ مین سڑک اعظم بہرتپور سے گیارہ میل مشرق مین موضع چکسانہ کی ہر حد مین
اور شاخ دہلی سٹیشن اجیرکا واقع راج الور سے چند میل شمال مین داخل ہوئے ہین۔

ہر دو سڑکون کے اجرای کی تاریخین

ضلع آگرہ

آگرہ سے بہرتپور	۳۲ میل	۱۰ اکتوبر [illegible]
بہرتپور سے دوسہ	۶۲ میل	۲۰ اپریل [illegible]
دوسہ سے جےپور	۳۹ میل	۱۲ اکتوبر [illegible]
جےپور سے سانبہر	۵۳ میل	۱ مارچ [illegible]
سانبہر سے اجمیر	۴۸ میل	۱ اگست [illegible]
اجمیر سے نصیر آباد	۱۴ میل	۱۴ فروری [illegible]
	۲۱۱ میل	

ضلع دہلی

دہلی سے الور	۹۷ میل	۱۴ ستمبر [illegible]
الور سے باندی کوئی	۲۶ میل	۷ دسمبر [illegible]
	۱۲۳	

سنہ ۱۸۷۳ء میں جب ریل کی آمد رفت جاری ہوگئی سٹیشنوں اور سڑکوں کی حفاظت و انتظام کے واسطے تقرر پولیس ضرور متصور ہوکر مسٹر وائٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔ वैट

سنہ ۱۸۷۵ء تک صاحب موصوف نے سڑک ریل کے علاقہ میں علاوہ خدمات پولیس بطور مجسٹریٹ وجج عدالت خفیفہ بھی کام انجام دیا مگر بعد ازان حسب الحکم گورنمنٹ اختیارات مجسٹری صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر ہوگئے اور میجر لا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے کہ بخوبی تمام انصرام کام کرتے ہیں۔

اس ریل پر کرایہ مسافرون سے بحساب فاصلہ نہین لیا جاتا ہے مگر سٹیشنون کی تعداد سے اول درجہ کی گاڑی مین فی سٹیشن آٹھ آنہ دوم درجہ مین فی سٹیشن چار آنہ اور سیوم درجہ مین فی سٹیشن ڈیڑہ آنہ۔

اور ہر دو ضلع مین سٹیشن حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع آگرہ

۱	آگرہ	आगरा	۸	کھیڑلی	खेडली
۲	بچپوری	बिचपुरी	۹	بوانی	बिवाई
۳	اچھنیرہ	अछनेरा	۱۰	منڈاور	मंडावर
۴	اِکرن	इकरन	۱۱	باندی کوئی سٹیشن اتصال	बांदी कुई
۵	بھرتپور	भरतपुर	۱۲	ارنو	भरतू
۶	ہیلک	हेलक	۱۳	دوسہ	दौसा
۷	ندبئی	नदबई	۱۴	جتواڑہ	जटवाड़ा

بسی	۱۵	बसई	نرائنہ	۲۲	नरायना
کانوتہ	۱۶	कानौता	سالی	۲۳	साली
سانگانیر	۱۷	सांगानेर	تلونیہ	۲۴	तिलोनिया
جے پور	۱۸	जैपुर	کشن گڈہ	۲۵	किशनगढ़
ڈہانکیہ	۱۹	ढंढया	نندپور	۲۶	नंदपुर
اسل پور	۲۰	असलपुर	اجمیر	۲۷	अजमेर
پھولیرہ	۲۱	फुलेरा	نصیر آباد	۲۸	नसीराबाद
پھولیرہ					
سانبھر	۲۲	सांभर			
پھولیرہ					

ضلع دہلی

دہلی	۱	दिल्ली	اجیروکا	۹	अजेराका
پالم	۲	पालम	کہیرتھل	۱۰	खैरथल
گوڑگانوہ	۳	गुरगांवा	برواڑہ	۱۱	बरवाड़ा
گڈہی ہرسرو	۴	गढ़ हरसरू	الور	۱۲	अलवर
جاٹولی	۵	जाटोली	مالاکہیڑہ	۱۳	मालाखेड़ा
خلیل پور	۶	खलीलपुर	راجگڈہ	۱۴	राजगढ़
ریواڑی	۷	रेवाड़ी	بسوہ	۱۵	बसवा
باول	۸	बावल	باندی کوئی سٹیشن اتصال	۱۶	बांदीकुई

نوین فصل

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند

راجپوتانہ کی دار الحکومت یعنی اجمیر مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دو دربار ہوئے۔ اول لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کا کہ بتاریخ ۱۷- جنوری ۱۸۳۲ء ہوا تہا۔ دوسرا لارڈ میو صاحب بہادر کا ۱۲- اکتوبر ۱۸۷۰ء دربار اول کی کیفیت کسی کاغذ سے مفصل معلوم نہین ہوتی ہے - صرف اسقدر دریافت ہوا ہے کہ مہارانا صاحب والی میواڑ اور چند دیگر رئیس تشریف لائے تہے اور مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی مارواڑ نے حیلتاً شریک دربار ہونے سے کنارہ کیا تہا اور اون پر سرکار کا عتاب ہوا تہا۔

دوسرے دربار کا حال جو ہے ذیل مین لکہا جاتا ہے۔

دربار لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند

۲۲- اکتوبر ۱۸۷۰ء کو نواب مستطاب معلی القاب لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند نے بمقام اجمیر دربار کیا اوسمین مہارانا صاحب بہادر والی اودے پور و مہاراجہ صاحبان والی جودہ پور و بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ و نواب صاحب ٹونک و راجہ صاحب والی شاہ پورہ شامل ہوئے۔

بہرتپور و جے پور مین رونق بخش ہوکر اور جہیل سانبہر کا ملاحظہ فرماکر نواب صاحب ممدوح نے ۲۰- اکتوبر کو اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا گہا ٹے تک سب روسا عظیم الشان نے استقبال کیا اور شہر مین ہوکر کوٹہی ریزیڈنسی تک ساتہ گئے ۲۱- تاریخ روسا موصوف نے

جناب نواب صاحب سے تخلیہ کی ملاقاتین کین اور دوسرے روز خیمہ گورنری مین کو اگرہ سے طلب کیا گیا تہا دربار عام ہوا۔ نواب ویسراے صاحب بہادر نے رؤسا موجودین سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ جسطرح ظل حمایت سرکار انگریزی مین آپکے قدیم حقوق و فوائد وحالک محفوظ و مامون ہین اوسیطرح آپکو بہی لازم ہی کہ اپنی رعایا و ماتحتون کے حقوق و فوائد کو ملحوظ و محفوظ رکہین اور اپنے اپنے ملک مین رعایا کی حفاظت و بہبودی مین ساعی ہون۔ بعدازان ایک تجویز مرکوزہ خاطر اشرف یعنی تقرر مدرسے کہ اخلاق امرا و رؤسا کی تربیت کے لائق ہو اور اوسکے ذریعہ سے اونکو اپنے فرائض منصبی آیندہ کی انجام دہی کی قابلیت حاصل ہو مطلع کیا اور انہین فرمایا کہ سرکار کی یہہ صلاح سراپا فائدہ رؤسا کے واسطے اور اپنی غرض سے بالکل خالی ہے کیونکہ سال بسال ہندوستان و انگلستان کے درمیان رابطہ اتحاد مستحکم تر ہوتا جاتا ہے پس اون لوگون کو کہ جنکے ذمہ انتظام اور حکمرانی ملک کی خدمت ہے لازم ہے کہ بمقتضاے ترقی زمانہ کی تحصیل علم و تہذیب اخلاق مین ترقی کرین۔

اس دربار کے باحسن الوجوہ سرانجام پانے مین صرف مہاراجہ صاحب والی جودہپور کی تکرار سے کہ اونہون نے مہارانا صاحب اودےپور سے فروتر بیٹہنے مین انکار کیا کسیقدر خلل واقع ہوا تاہم نواب گورنر جنرل صاحب کی یہان تشریف آوری سے حکام انگریزی اور راجگان راجپوتانہ کے درمیان سے پردہ مغایرت بہت اوٹھ گیا ہے۔

سیوم کو نواب صاحب بہادر نے رئیسون سے بازدید کی ملاقاتین کی اور بعد ازان بہ جانب نصیرآباد کی ۵ ہ۔ اکتوبر کو اجمیر سے مراجعت فرمائی۔

مین بہت بیل مرگئے اور باقی بیلون کے کندہے لہولہان ہوگئے اور آمدورفت مین
قریب تین مہینے صرف ہوئے دربار مین عنقریب او نہین ریاستون کے رئیس شریک
ہوئے تہے جنکے اس دربار مین ہوئے ہین مگر بجز مہاراجہ صاحب والی پوندی کل
رئیسون کے بزرگ تہے - مہاراجہ موصوف کہ اوس زمانہ مین نوجوان تہے اوس
دربار مین شریک تہے فقط وہی ایک ہین جنکو اوس زمانہ کی کیفیت کسیقدر یاد
ہوگی اور جنکے ذہن مین زمانہ کا تغیر حال بخوبی آسکتا ہے -
اوس زمانہ مین رئیسون کا آپسمین ملنا تو غیر ممکن تہا مگر گورنر جنرل صاحب سے بہی
تکلفات کے بغیر ملاقات نہوتی تہی اور نہ دربار عام مین رئیسون کا جمع ہونا ممکن تہا
- پس اگر نواب صاحب موصوف اجتماع کلی مین جہان بمقابلہ تخلیہ کی مختصر گفتگو کی تقریر
عام بہت اثر پذیر ہوتی ہے - مخاطب ہونا چاہتے تو ہرگز نہین ہوسکتا مجبوراً اسکی
کچہہ تدبیر نکلی گئی اور تشریف آوری اونکی صرف بطور اظہار تجمل شاہانہ ہوئی کوئی امر
مفید خلایق اوس سے پیدا نہوا -
اس مرتبہ نواب ویسرائے صاحب اول ہی بہرت پور کے شایستہ و آراستہ راج مین
جسکے اطراف مین سڑکین ہین داخل ہوئے وہان سے گاڑیون مین اس آسانی و
تیزی سے چلے کہ ایک روز مین ۱۱۲ میل طے کرکے رونق بخش جے پور ہوئے جسپور
مین مہاراجہ صاحب نے بطور یادگار تشریف آوری نواب ویسرائے گورنر جنرل
صاحب بہادر تعمیر اسپتال تجویز کی کہ نواب صاحب نے اوسکی بنیاد رکہی اور انکے
نام سے میو اسپتال نامزد ہوا -
بازار وکوچون کا فرش سنگین اور پختہ سڑک وسیع وخوشنما جیلخانہ عمدہ کالج و دریائی

ٹہاکران وزنانہ ومدرسے فنون اوس ترقی وتہذیب کے ثبوت مین جو لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کے زمانہ مین مطلق نہ تہین اور مہاراجہ رام سنگہ صاحب کی سخاوت و دریادلی کے مجسم دفتر ہین۔

کشن گڈہ کی چہوٹی سی ریاست مین بہی بہت فرق نظر آیا مہاراجہ صاحب ایسے دولتمند نہین ہین کہ اپنے علاقہ مین سڑک تعمیر کراوین اس سبب سے اونکے علاقہ مین سرکار انگریزی تعمیر کراتی ہے مگر کرنل ڈکسن صاحب کی حسن تدبیری ضلع اجمیر کی نقل کرکے مہاراجہ صاحب نے تالاب بنوائے ہین کہ رعایا کو فائدہ ہوا اور ریاست کی آمدنی مین اضافہ ہوا۔ اور اونکو دیکہکر علاقہ جے پور کے ٹہاکران کو بہی ویسے ہی تالاب بنوانے کی رغبت ہوئی۔

مگر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کے بعد راجپوتانہ مین سب سے زیادہ تبدل یہہ ہوا ہے کہ اوس زمانہ مین لوگون کو حکام انگریزی سے تعصب بہت تہا اپنے رئیسون کو بہت زبردست سمجہتے تہے حکام انگریزی اونکے ساتہہ اخلاق ومہربانی سے پیش آتی تہی اوسکو وے سلطنت انگریزی کے ضعف کی دلیل سمجہتے تہے کسی حاکم کی تعظیم وتکریم نہوتی تہی اور نہ کسی کو چوری وغارتگری سے امن تہا یعنی کہ ہر ایک کو اپنی حفاظت کے واسطے سپاہ رکہنی پڑتی تہی اور شہرون اور قصبون مین کوئی انگریز جاتا تو اوسکے ساتہہ مذاق وگستاخی کیا کرتے تہے مفسدہ ۱۸۵۷ء تک کم وبیش سب جگہہ یہی کیفیت تہی۔

غدر مین سرکار کی طاقت واستقلال کا امتحان ہوجانے سے کل راجپوتانہ کو اوسکا یقین آگیا اور انگریزی فوجین متواتر اوس ملک مین گذرین اور کسیکو تکلیف وایذا نہ پہنچی

اس سے آگاہی ہوئی کہ حکام انگریزی براہ انصاف وابایت کسیکو تکلیف و اذیت پہونچانا گوارا نہیں کرتے ہین لارڈ کیننگ صاحب نے اسناد عطاے استحقاق متبنی دیکر روساء راجپوتانہ کو سرکار کا خیرخواہ مطلق کردیا اور ایسا امن ہوگیا کہ شاید کوئی فوجون کی چھاونی سفر کرنے سے بھی نہوتا رئیس اور اونکی رعایا کل خیرخواہ سرکار ہین۔ ایک انگریز تن تنہا کل ملک مین پھر سکتا ہے ہر جگہہ اوسکی خاطر و تعظیم ہوگی۔ انقضاء مدت چالیس سال کا یہہ فرق ہر صورت سے نمایان ہے اوس زمانہ مین کل راجپوتانہ مین صرف چند مدارس تھے اب بکثرت ہین کہ انگریزی و دیسی زبانین پڑھائی جاتی ہین۔ اوسوقت ڈاکٹرون کا علاج صرف فوج کے اسپتالون مین ہوتا تھا اب کل ملک مین شفاخانہ جات ہین اور ہزارون آدمیون کا علاج ہوتا ہے الغرض بخوبی ثابت ہے کہ ہندوستانیون اور صاحبان انگریزون کے درمیان جسقدر قربت زیادہ ہوگی اگرچہ ایک فریق کے نقص بھی دوسرے پر ظاہر ہون گے مگر خوبیون کی قدردانی طرفین سے زیادہ ہوگی البتہ باشندگان راجپوتانہ مین دیگر ہندوستانیون کی نسبت تعصب بہت کم ہے۔

دسوین فصل

تشریف آوری شہزادہ صاحبان والاتبار

شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر

اخیر ۱۸۶۹ع مین جناب فیض مآب شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر ہندوستان مین رونق بخش ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جے پور و بھرت پور و الور و دھولپور

کلکتہ تشریف لیجاکر استقبال مین شریک ہوئے تھے۔ بعد ازان اثنار سیر ہندوستان بھرتپور جناب ممدوح المناقب نے بھرتپور و ڈیگ والور کی سیر کی۔ ڈیگ کے عمدہ محلات کے ملاحظہ اور الور کے جنگلون مین شکار کرنے سے اونکی طبیعت نہایت محظوظ ہوئی اور دونون رئیسون نے اعلےٰ درجہ کی تواضع و مہمانداری کی۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر

۱۴ نومبر ۱۸۷۵ء کو جناب معلےٰ القاب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے بمقام بمبئی قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو افتخار بخشا اوسوقت مہارانا صاحب بہادر والی میواڑ دیگر روساء ہندوستان سے کہ تعداد مین نئو کے قریب تھے شریک استقبال ہوئے تھے اور روز کلان کے قریب کلکتہ مین رونق افروز ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جے پور و جودہ پور روقت و ررود و نیز وقت حصول تمغاے ستارہ ہند موجود تھے۔ جنوری ۱۸۷۶ء مین راجپوتانہ کے دیگر رئیس کہ آگرہ سے قریب تھے وہان کے استقبال مین شامل ہوئے بعدازان شہزادہ صاحب بہادر بھرتپور و جے پور مین تشریف فرما ہوئے جیپور مین مہاراجہ صاحب نے دو روز تک دعوت و مہمانداری کی۔ شہزادہ صاحب اور رئیسون کی ملاقاتون مین جو ادب و تعظیم اور دلی خیرخواہی منجانب روساء رہی اوس سے شہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے تا حکمن السرور ہے۔

گیارہوین فصل

جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند

باجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ فرمان روائے انگلستان و ہندوستان نے خطاب مستطاب قیصر ہند اختیار کیا اوسکے اعلان کے واسطے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ء دہلی مین جلسہ عظیم الشان باجتماع کل روسا و امراء ہندوستان و اجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند منعقد ہوا اوسمین راجپوتانہ کے عنفریب کل رئیس شامل ہوئے تہے منجملہ اون کے روسا مفصلہ ذیل کو خطاب و لقب مندرجہ ذیل عطا ہوئے۔

مشیر قیصر ہند — مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر والی جیپور۔ مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب بہادر والی بوندی۔

ستارہ ہند درجہ اول — مہاراجہ سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ والی بہرتپور مہاراو راجہ صاحب والی بوندی۔

راجہ — ٹہاکر یادہو سنگہ صاحب ساور علاقہ اجمیر۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ صاحب پیسانگن علاقہ اجمیر

راو بہادر — راو بخت سنگہ صاحب بیدلہ باہت سنگہ صاحب ٹہاکر پوکرن

رائے بہادر — ٹہاکر منگل سنگہ صاحب بہادر پنجسردار راج الور۔ پنڈت روپنارائن صاحب پنجسردار راج الور۔

راو صاحب — ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب مسعودہ۔ ٹہاکر ہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ ٹہاکر کلیان سنگہ صاحب جونیان ٹہاکر یادہو سنگہ صاحب کہروہ ٹہاکر رنجیت سنگہ صاحب باندن واڑہ۔

یہہ سب علاقہ اجمیر مین ہین

راو بهارسل راوت بیراو میرواڑه - آمرا راوت کگره میرواڑه -

رائے بشن سروپ صاحب انسپکٹر پولیس اجمیر - سیٹھ چاندمل صاحب
اونریری مجسٹریٹ اجمیر -
کوٹھیاری چگن لال صاحب حاکم مال و خزانه میواڑ - مہتا پنالال
صاحب نائب وزیر میواڑ -
سیٹھ سمیرمل صاحب اونریری مجسٹریٹ اجمیر -

سردار بهادر رائے منشی امین چند صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر

ٹهاکر راوت ٹهاکر ہیرا دیوار پرگنه میرواڑه -

خان بهادر سید اولاد حسین صاحب ساکن بهرسر علاقه بهرت پور اسسٹنٹ
کمشنر ممالک وسط ہند - میر حفیظ علی صاحب متولی درگاه خواجه
صاحب اجمیر - میر نظام علی صاحب اونریری مجسٹریٹ -

خان بدھن خان ساکن ٹاٹوٹ علاقه اجمیر میرواڑه -

شیخ المشائخ دیوان غیاث الدین سجاده نشین درگاه خواجه صاحب اجمیر -

مہاراجه صاحب قرولی نے بوجه قلت آمدنی و زیرباری ریاست جلسه مین شریک
ہونے سے عذر کیا تها سرکار نے اونکو تاکید سے طلب فرمایا اور اونکی زیرباری
پر لحاظ فرماکر جو روپیه رئیس سابق نے ضرورت ایام قحط مین سرکار سے قرض لیا
تها اوسکا سود کہ قریب بیالیس پچاس ہزار روپیه کے تها معاف کر دیا -

سلامی

سابقاً ہر ایک رئیس کیواسطے باعتبار ریاست کے سلامی مقرر تهی اور ریاست کے

ہر رئیس کی سلامی کی اوسی تعداد معینہ سے توپین چلا کرتی تہین اب سلامی ریاست کی علیحدہ مقرر کی گئی ہے اور جو رئیس صاحب لیاقت و خوش اطوار اور سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہین اونکی ذاتی سلامی ریاست کی سلامی سے زیادہ کی گئی ہے اسطرح بموجب گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۸ء ریاست اور رئیسون کی سلامی حسب شرح ذیل مقرر ہوئی ہے۔

اودے پور

مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر — لعہ
راج اودے پور — لعہ

جے پور

مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر — لعہ
راج جیپور — معہ

جودہ پور

مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر — لعہ
راج جودہپور — معہ

بہرت پور

معہ

کشن گڈہ

مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر — معہ
راج کشنگڈہ — صہ

ٹونک

نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر — معہ
ریاست ٹونک — لعہ

بیکانیر	بوندی	قرولی	کوٹہ
معہ	معہ	معہ	معہ

الور	دہولپور	جیسلمیر	جہالاواڑ
صہ	صہ	صہ	معہ

سروہی	بانسواڑہ	ڈونگرپور	پرتاب گڈہ
صہ	لعہ	صہ	صہ

بارہوین فصل

سررشتہ حفظان صحت

راجپوتانہ مین ۶۶-۱۸۶۵ء سے ۷۶-۱۸۷۵ء تک عرصہ دس سال مین شفاخانجات کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے اور علاج انگریزی ہر شفاخانہ مین زمانہ اول کی نسبت اب کئی درجہ زیادہ ہوگیا ہے یہہ ڈاکٹر مور صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ کی خوش لیاقتی اور محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کی تصنیفات اول معالجہ امراض ہند دوم استعمال ادویات خانگی۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ کتابین ہین کہ اون سے ہزارہا مخلوق کو فیض پہونچتا ہے۔

تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ء و ۷۶-۱۸۷۵ء

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ء	تعداد شفاخانجات ۷۶-۱۸۷۵ء	بیشی	کمی
بھرت پور	۱۰	۱۳	۳	۰
جے پور و کھیتری	۹	۱۹	۱۰	۰
اودے پور	۲	۲	۰	۰
مارواڑ	۳	۷	۴	۰
کرولی	۲	۲	۰	۰
الور	۲	۵	۳	۰
کوٹہ	۲	۲		۰
جھالاواڑ	۲	۱		۱

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات سنہ ۶۶-۱۸۶۵	تعداد شفاخانجات سنہ ۷۶-۱۸۷۵	بیشی	کمی
ٹونک	۱	۲	۱	۰
دیولی	۱	۱	۰	۰
پرتابگڑہ	۰	۱	۱	۰
سیکر	۰	۱	۱	۰
سروہی	۰	۲	۲	۰
اندرگڑہ	۰	۱	۱	۰
دہولپور	۰	۴	۴	۰
بانسواڑہ	۰	۱	۱	۰
بیکانیر	۰	۲	۲	۰
آبو	۰	۱	۱	۰
انادرہ	۰	۱	۱	۰
کہیرواڑہ	۰	۱	۱	۰
سانبہر	۰	۱	۱	۰
شاہپورہ	۰	۱	۱	۰
شیر تیمتا	۰	۱	۱	۰
	۲۶	۶۳	۳۸	۱

ان سب شفاخانجات مین علاج کثرت سے ہوتا ہے علی الخصوص جہان نیٹو ڈاکٹر عمل جراحی اچھی طرح کرتے ہین گرد نواح سے دور دور کے لوگ معالجہ کے واسطے آتے ہین

پہر [illegible] جنرل صاحب لکھتے ہین کہ کل شفاخانجات سے نقشجات بروقت پہونچتے رہتے ہین اور [illegible] مین اکتالیس اسپتالون کا خود مینے ملاحظہ کیا ہے۔

ویکسینیشن یعنی سیتلا کے ٹیکا لگانے کا عمل ایسا پسندیدہ عوام ہے کہ [illegible] مین صرف [illegible] کے خرچ سے بچاسی ہزار پانسو نو بچون کے ٹیکا لگایا گیا ہے پہر [illegible] جنرل صاحب بہادر لکھتے ہین کہ باوجودیکہ چند قباحتین ابتک عیان ہین تاہم سابق کی نسبت اب بہت ترقی ہے مگر یہہ بخوبی ثابت ہے کہ عملہ موجودہ سے جسقدر ممکن تہی تعداد اعمال انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے یاد رکہنا چاہیے کہ راجپوتانہ مین ویکسینیشن کا علیحدہ سررشتہ نہین ہے جو کام ہوتا ہے شفاخانجات کی معرفت کیا جاتا ہے۔

الور بہرتپور جےپور جودہپور کی ریاستون مین ویکسینیشن سب سے زیادہ ہے اور علاوہ بعض ریاست مثل کشنگڑہ ڈونگرپور وجیسلمیر کے جنمین کوئی ویکسینیٹر نہین رکہا جاتا اور دوسری ریاستون مین بہی ویکسینیشن کا عملہ بہت قلت سے ہے۔

تیرہوین فصل

تار برقی

[illegible] مین آگرہ سے ٹونک تک تار برقی کا لگانا منظور ہوا تہا مگر بوجہ عدم بہرتی عملہ آخر [illegible] تک کام جاری نہو سکا فروری [illegible] مین آگرہ سے بہرتپور تک تیار ہوا اور جون مین بہرتپور سے جےپور ہوکر اجمیر تک اور ستمبر مین اجمیر سے نصیرآباد تک ختم ہوگیا۔

اگرچہ یہ بہت مضبوط ہین ایکمیل مین [illegible] نصب کئے گئے ہین اور تار اول قسم کا ہے

اگرہ سے ہراڑ تک مع شاخ اجمیر و نصیر آباد کے کل ۲۸۶ میل کے فاصلہ مین تار لگایا گیا
ہے - ۱۸۶۶ع مین اگرہ سے ڈیسہ تک اونہین لٹھون پہ دوسرا تار لگانا تجویز ہوا کہ
اسکا کام جنوری ۱۸۶۷ع مین شروع ہوا اور تہوڑے عرصہ مین تیار ہو گیا مگر شاخ اجمیر
و نصیر آباد پر صرف ایک تار رکہا گیا -

اول تیار ہونے پر مقامات مفصلہ ذیل مین دفتر مقرر ہوئے تہے - بہرت پور فروری
۱۸۶۴ع - جے پور اپریل ۱۸۶۴ع - اجمیر جون ۱۸۶۴ع - ایرن پورہ نومبر ۱۸۶۴ع
بیاور دسمبر ۱۸۶۴ع - نصیر آباد اپریل ۱۸۶۵ع -

اگست ۱۸۶۵ع مین بیاور کا دفتر اور مارچ ۱۸۶۶ع مین بہرت پور کا اس سبب سے
کہ آمدنی خرچ کیواسطے کافی نہونی بند ہو گئی اور اسیطرح جولائی ۱۸۶۵ع مین ایرن پورہ
کا دفتر بند ہو گیا تہا مگر فروری ۱۸۶۶ع مین پہر جاری ہوا صرف چار دفتر رہگئے دسمبر ۱۸۶۶ع
مین ایرن پورہ کے دفتر کو اس شرط پر کہ راج مارواڑ سے مکان ملے پالی مین لیجانیکی
تجویز ہوئی سبب یہہ کہ پالی مین تجارت بہت ہے اور اجمیر سے ۱۰۶ میل اور ڈیسہ سے
۱۳۸ میل ہے اور ایرن پورہ اجمیر سے ۱۵۵ میل اور ڈیسہ سے ۸۹ میل ہے قریب
وسط لین مین واقع ہونے سے مقام پالی طرفین کیواسطے برابر مفید متصور ہوا ۱۸۶۹ع
مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ آبو پر جہان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر رہتے
ہین ایک دفتر کہولا جاوے اور اگرچہ یہہ بہی لکہا گیا کہ آبو سے صرف چہہ میل کے فاصلہ
پر ہو کر لاین گذری ہے زیادہ خرچ نہوگا تاہم منظور نہوا مگر پہر جب کثرت کار و باعث ضرورت
تجویزی نمایان ہوئین تب آبو پر علیحدہ دفتر تار برقی مقرر کیا گیا اسیطرح بہرت پور مین
دفتر تار برقی ازسر نو اس شرط پر مقرر ہوا کہ اوسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور

شل دیگر ممالک ہندوستان کے راجپوتانہ مین بہی روساء اور راؤنکے ماتحت سردارون
کے روابط باہمی روز بروز دشوار تر اور زیادہ پیچیدار ہوتے جاتے ہین اور
عنقریب اون سے ایسے فتور پیدا ہونگے کہ سرکار کو اون کے انسداد کے واسطے
مداخلت کرنی ضرور ہوگی -

بیرونی دشمنون کے یکایک حملہ آور ہونیکا خوف جس سے ہر فریق مجبور با ہم رضامند رہا
کرتا تہا رفع ہوگیا اور بہ پابندی قواعد انگریزی جسطرح سابقاً سردار اپنے آقا
سے بوجہہ ظلم و تعدی ناراض ہوکر دوسرے رئیس کی اطاعت کرلیتے تہے اب نہین
کرسکتے - الغرض انگریزی عملداری سے پیشتر ضعیف حکومت کا قایم رہنا غیر ممکن
تہا جو رئیس اپنے سردارون کو مغلوب و مطیع نہین رکہہ سکتا تہا وہ گدی پر قایم
نہین رہ سکتا تہا مگر اب یہہ حال نہین ہے رئیسون کی حکومت مین ضعف آگیا ہو
جس سختی و زبردستی سے وے حکومت قایم کرتے تہے اگر اب کرین راج سے بیدخل
ہوجاوین اور راؤن مین سے کسی نے بجاے آلات مجادلہ و محاربہ کے کہ سابقاً مغلوب
و مطیع کرنے کے ذریعے تہے باقاعدہ و باضابطہ عدالتین جو اس زمانہ مین وہی کام
دے سکین مقرر نہین کی ہین -

راجپوتانہ کی اکثر ریاستون کا انتظام سابق سے بہت نرم ہے مگر سابق مین اونکے
مقابلہ مین کوئی غیر ملک کی سرکار ایسی نہ تہی جسمین ہر شخص رعایا کے حقوق کا ایسا
لحاظ ہوتا ہے کہ اگر ویسا ہندوستانی ریاست مین کیا جاوے تو رئیس اور راؤنکے
رعایا کے درمیان انقلاب عظیم پیدا ہوجاوے رعایاے انگریزی کی آزادی کا نمونہ
ریاستون کی رعایا کے دلون مین بہی آزادی و خود اختیاری کا جوش پیدا کرتا ہے

اور رئیس اصلاح و ترقی کی ضرورت کو خیال مین نہین لاتے ہین
پس اون تنازعات و تکرارات کے دفعیہ کے واسطے جو درمیان رؤسا اور اونکے محکومون کے پیدا ہو جاتی ہین سرکار انگریزی کو طیار رہنا چاہیئے۔
سرکار انگریزی راجپوتانہ مین اٹھارہ ریاستون کو خود اختیار سمجھتی ہے اور اب لاوہ کی جاگیر ان میسون مین اونمین شامل ہوئی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ان رئیسون کا اختیار اس ملک کے نصف بلکہ و ثلث پر بالکل نہین ہے جسقدر رؤسا زیر حمایت سرکار انگریزی خود اختیار ہین اون سے زیادہ سردار لوگ ریاستون مین خود اختیاری بلکہ خودسری کرتے ہین ایسے سردار کم ہین جو اپنی سرحد ریاست کی سررشتہ مال یا پولیس کے اہلکار کو اپنے علاقہ مین ہوکر حیثیت مسافرانہ کے سواے اور کسیطرح گذرنے دین یا عند الطلب ریاست کیفیت حالات نقشہ جات وغیرہ بہیجیں یا دیوانی و فوجداری مین رئیس کے حکم کی تعمیل کرین پس ملک کی خوش انتظامی کیواسطے سرکار انگریزی اور رعایا کے درمیان جو سلسلہ ہونا چاہیئے اوس کا ایک درجہ مفقود ہے۔

اس خود اختیاری کو سردار نہایت بد طور سے استعمال کرتے ہین اکثر اونمین سے غارتگرون کو اپنی پناہ مین رکہتے ہین اور بالعوض اون سے اوقات ضرورت پر مدد لیتے ہین ہر طرح کے ظلم و تعدی سے تجارت مین زوال آگیا ہے اور کاشتکار اور غریب آدمی مبتلا مصیبت ہین۔
اس خراب حالت پر بھی بعض رئیس ایسے ہین کہ ریاست کی اصلاح چاہتے ہین مگر سرداروں کے خلاف و زبردستی کے سبب اپنے ارادہ کا اجرا نہین کرسکتے۔

راجپوتانہ کی پہلی سی افسری و ماتحتی اب علاقہ انگریزی کی تربیت یافتگی و شائستگی کے مقابلہ مین جاری نہین رہ سکتی ہے اور یقین ہے کہ جلد گورنمنٹ کو تحقیقات کامل کر کے روسار کی حکومت اور سرداروں کی اطاعت کے واسطے قواعد مقرر کرنے پڑینگے ابتک خود رئیسون اور سردارون اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اسکی صحت نہین ہے

راے کرنل ہیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل صاحب رپورٹ سنہ ۱۸۷۱-۷۲ع

سردارون اور ٹہاکرون کے تعلقات اونکی سرپرست ریاستون سے اور اونکا بدمعاشون کو پناہ دینا اور سرحدون پر واردات کرنا اس ملک کے دقیق معاملات مین سے ہے اول تو ایک بیواڑ کے ٹہاکر کا معاملہ میرے روبرو پیش ہوا کہ اوس نے نزاع سرحدی پیدا کیا اور راج سے اہلکار اوسکے فیصلہ کیواسطے متعین ہوا تو اوسکے ساتھ سرکشی کی بیواڑ کے دربار نے صاف بیان کیا کہ اوسکی سزا دہی ہمارے اختیار سے باہر ہے اسپر مین نے تاکید کی تو میری تاکید سے سردار مطیع ہو گیا اسیطرح ریاست کشن گڈہ کے ایک زبردست سردار نے اپنے رئیس کی ویسی ہی عدول حکمی کی جیسے کبھی چند پشتون پہلے اوسکے بزرگون نے کی تھی تیس برس پیشتر اوس نے ایک مرتبہ ایسی ہی گستاخی کی تھی اور سرکار انگریزی نے مداخلت کی تھی مگر کوئی خاص نتیجہ حاصل نہوا تھا اس سے ٹہاکر کا اسمرتبہ زیادہ حوصلہ ہو گیا تھا چہ مہینے کی مہلت اور ہر طرح سے موقع دیا گیا کہ رئیس کی اطاعت کرے مگر وہ شرارت سے باز نہ آیا آخرکار آگرہ سے توپخانہ منگایا گیا اور اوسکی سرکوبی کا بندوبست کامل کیا گیا بہت حیلہ وحوالہ و توقف و تساہل سے ٹہاکر نے جسطرح کہا گیا رئیس کی اطاعت کی اس نظر سے کہ

ملک مین ایکبار کی عبرت ہوگئی اور میواڑہ و مارواڑ کے سردارون نے اپنے اپنے رئیسون کی اطاعت اختیار کی ۔

راے مسٹر لیال صاحب بہادر حسب رپورٹ ۱۸۶۵-۶۶ء

اس ملک کی ریاستون کی حالت علی العموم اچھی ہے اور زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ تعلقات باہمی روساء اور اونکے زبردست ٹھاکران کی ترقی پر ہین ۔

پندرہوین فصل

تعمیرات مفید عام

پیشتر سے ایجنسی راجپوتانہ کے تحت مین سرشتہ تعمیرات مفید عام چار قسمون پر منقسم ہین منجملہ اونکے دو قسمین سرکاری یعنی متعلق بہ سرشتہ تعمیرات گورنمنٹ ہندوستان ہین اور دو قسمین دیسی بصرف روساء ملک ہین مگر کام اونکا باہتمام افسران انگریزی ہوتا ہے ۔

سرکاری قسمین

اول قسمت نصیرآباد مین ۔ نصیرآباد ۔ اجمیر ۔ نیمچ ۔ دیولی ۔ ایرن پورہ کی چھاونیان ہین ۔

دوم قسمت سڑک نصیرآباد کی سڑک کا تیسرا حصہ جسمین سرحد دہلا ہندسے کشن گڈھ تک ۱۶۰ میل ہے اور ایک شاخ سڑک اجمیر و برگناٹہ کوہ ابو تک ہے ۔

دیسی قسمین

سیوم قسمت جےپور

چہارم قسمت میواڑہ

سیوم اور چہارم قسمتون مین بالکل ریاستون کا خرچ ہے - انگریزی خزانہ سے کچھہ خرچ نہین ہوتا ہے مگر کامون کی نگرانی کیجاتی ہے کہ وے راجپوتانہ کی ترقی کیواسطے ہین یکم دسمبر ۱۸۶۹ء سے راجپوتانہ حلقہ وسط ہند سے علیحدہ ہوا اور اوسمین علیحدہ وضاحت سپرنٹنڈنگ انجینیر مقرر ہوکر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سیکرٹری شعبہ تعمیرات ہوئے سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام سڑکون کی تیاری و مرمت کا ہے اسواسطے اول اونکا حال لکھا جاتا ہے -

راجپوتانہ کی سڑکین

راجپوتانہ کی بڑی سڑکین یہہ ہین - سڑک آگرہ واحمد آباد - سڑک مئو واجمیر سڑک شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ واودے پور - سڑک نصیر آباد چہاونی و دیولی - دامن کوہ آبو سے کوہ آبو کی کشن کے دامن تک -

سڑک آگرہ واحمد آباد

راجپوتانہ مین یہہ سڑک سب سے بڑی ہے کہ ایک کنارہ سے شروع ہوکر کل ملک کا تقاطع کرتی ہوئی دوسرے کنارہ پر نکل گئی ہے بنظر راحت اسکو دو حصون مین منقسم سمجھنا چاہیئے اول آگرہ سے اجمیر تک دوم اجمیر سے احمد آباد تک -

سڑک آگرہ واجمیر

یہہ سڑک ضلع آگرہ و راج بہرت پور و جے پور و کشن گڈھ و ضلع اجمیر مین حسب تشریح ذیل واقع ہے

ضلع آگرہ	راج بہرت پور	راج جیپور	راج کشن گڈھ	ضلع اجمیر
۲۱ میل	۴۵ میل	۱۲۲ میل	۱۷ میل	۱۳ میل

مشرقی سرحد مغربی سرحد
۱۱ ۲۲ ۵۴

باعتبار عرض اور پختگی کے اول درجہ کی سڑک ہے کل نالون پر پختہ پل اور موریان
تعمیر ہو گئی ہین اور دو جانبین کو بڑے درخت لگے ہوئے ہین البتہ بڑی ندیون پر
پل نہین بنائے گئے ہین اسوجہ سے کہ جس زمانہ مین سڑک تیار ہوتی تھی تجویز تیاری
سڑک ریل بھی درپیش تھی اسواسطے غیر ضروری خرچ متصور ہو کر موقوف رہی۔
راج جے پور کے علاقہ مین اس سڑک پر راج کا پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اوسمین
سے بحساب بیس روپیہ فیصدی ایک لاکھ روپیہ سرکار سے راج کو مدد خرچ
ملا ہے۔

سرحد آگرہ سے لیکر سرحد ملحقہ جے پور و کشن گڑہ تک بہمہ جہت درست ہے اور بھرتپور
و جے پور سے جسقدر اونکے علاقہ مین ہے اوسکی مرمت ہوتی رہتی ہے مگر جب سے
آگرہ و نصیر آباد کے درمیان ریل کی سڑک جاری ہو گئی ہے اس سڑک پر آمد و رفت
بہت کم ہوتی ہے یقین ہے کہ آئندہ کو بھرتپور و جے پور کا اس سڑک کی مرمت
مین بہت کم خرچ ہوگا۔

جے پور کی مغربی سرحد سے جہان کشن گڑہ کا علاقہ شروع ہوا ہے اجمیر تک سرکار انگریزی
کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کل نالون پر پل و موریان ہین اور شکست و ریخت کی
مرمت بھی سرکار ہی سے ہوتی ہے۔ کشن گڑہ کا راج بوجہ قلت آمدنی تیاری سڑک
کے مصارف سے معاف رہا ہے۔

سڑک اجمیر و احمد آباد

شہر اجمیر سے سرحد مغربی ضلع اجمیر تک سڑک مع پل و موریون کے بہمہ جہت بنا
ہو گئی ہے اور مستو اتر مرمت ہوتی ہے۔ اوس مقام پر جہان برکے گھاٹہ مین ہو کر

مارواڑ کے میدان مین داخل ہوئی ہے۔ مرمت و استحکام کی بہت ضرورت پڑی
کہ بصرفہ کثیر کی گئی وہان سے سرحد جودہپور شروع ہوتی ہے۔
علاقہ جودہپور مین اول گورنمنٹ ہندوستان نے تیار کی تھی اور خرچ راج جودہپور
سے لیا جاتا تھا۔ روپیہ کے وصول ہونے مین بہت وقت ہوتی تھی اسواسطے کسیقدر
تیار ہونے کے بعد راج نے اپنے اہتمام سے تیار کی اب جودہپور کے کل علاقہ مین تیار
ہوگئی ہے اور نالون پہ پل وموریان اور عریض ندیون پر پختہ فرش تیار ہوگئے ہین
انتہائے سرحد جودہپور سے یہ سڑک بمقام ایرن پورہ راج سروہی مین داخل
ہوئی ہے اور ایرن پورہ سے سروہی تک پختہ تیار ہوگئی ہے اور ندی نالون
پر فرش تعمیر ہوئے ہین۔
سروہی سے دامن کوہ آبو تک سڑک خام تیار ہے اگرچہ ارادہ تہا کہ اوسکو بھی پختہ
تیار کیا جاوے مگر سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے گورنمنٹ نے منظور نکیا
اب آگرہ وآبو کے درمیان مین صرف ۲۴ میل خام سڑک ہے۔
آبو سے مدار تک بجانب ڈیسہ سڑک خام تیار ہوگئی ہے اور بہت جلد ڈیسہ تک تیار ہوگی
کیونکہ جب سے چھاونی نیمچ اور سڑک درمیان نیمچ ومئو انسر نو وسط ہند مین داخل
ہوئے ہین ڈیسہ تک کی سڑک راجپوتانہ مین شامل ہوگئی ہے۔
کوہ آبو سے مغرب مین ۲۸ میل پر راج سروہی وراجپوتانہ کی انتہائے سرحد ہے وہان
سے احمد آباد تک کی سڑک کیواسطے گورنمنٹ بمبئی کو تحریک کی گئی ہے مگر احتمال ہے کہ شاید
ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے سڑک کے جلد تیار ہونے کی امید سے اس سڑک کی تیاری
غیر ضروری سمجھی جاوے۔

سڑک مئو و اجمیر

یہہ سڑک کہ اجمیر سے نیمچ ہوکر مئو کو جاتی ہے ۱۲۱ میل انگریزی علاقہ مین ہے وہانتک کنکر کی کٹائی اور پلونکی تعمیر سے سبطرح تیار ہوگئی ہے اور شکست و ریخت کی متواتر مرمت ہوتی ہے۔

وہان سے اسی میل کے فاصلہ تک راج اودے پور مین واقع ہے چالیس میل تو خراب کنکر سے پختہ تیار ہوئی کہ ہمیشہ مرمت طلب اور باعث تکلیف رہیگی اور باقی ماندہ چالیس میل اسوجہہ سے کہ راج اودے پور سے روپیہ نملا صرف خام تیار کی گئی بلکہ یہہ تجویز ہے کہ پختہ شکست ہوجاوے تب کل ۸۰ میل آیندہ کو خام رہے نالون پر فرش بنا دیے گئے ہین مگر ندیون پر فرش بنانے کے واسطے بھی روپیہ بہم نہین پہونچ سکا ہے۔

جنوبی سرحد میواڑ سے نیمچ تک کہ اوسکا ۲۷ میل کا حصہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب اور ریاست ٹونک کے علاقہ مین واقع ہے سڑک خام تیار ہوگئی ہے۔ اگزیکیوٹیو انجنیر صاحب لکھتے ہین کہ اس سڑک پر آمدرفت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور ریل کے سٹیشن نصیر آباد کو اس پر سے مال و مسافر بہت جاتے ہین۔ شکر کی درآمد ہے اور روئی کی برآمد۔ جس زمانہ مین اجمیر و نیمچ کے درمیان صرف گاڑی کی لیک تھی اور اس راستہ پر رہزن و قزاق بکثرت تھے تب بھی مال تجارت اور فوج کی آمدرفت کے واسطے یہی راستہ وسط ہند کی بڑی گذرگاہون مین سے تہا۔ اب کہ ٹھگی بہت کم ہوتی ہے اور سڑک بھی کسیقدر تیار ہوگئی ہے اور طرفین سے ریل کی سڑکین بھی چلی آتی ہین تا وقت بالکل تیار ہوجانے سڑک ریل کے اسپر آمدرفت

روز بروز زیادہ ہوگی۔

اجمیر و نیمچ کے درمیان ۱۴۲ میل کا فاصلہ ہے اس مین سے ۱۱۶ میل پختہ ہے باقی خام ہے۔

نیمچ سے مئو کیطرف ۲۰۰ میل یہہ سڑک وسط ہند کی ریاستون یعنی علاقجات مہاراجہ صاحب سیندہیہ و نواب صاحب جاورہ و مہاراجہ صاحب ہلکر مین گذرتی ہے اور پختہ تیار ہے بلکہ چہوٹے نالون پر پل بہی تیار ہین مگر ندیون پر نہ پل ہین اور نہ فرش بنائے گئے ہین۔ سنہ ۱۸۶۳ع مین یہہ سڑک ایجنسی وسط ہند سے ایجنسی راجپوتانہ مین سپرد ہوگئی تہی سرکاری روپیہ سے تیار ہوتی رہی ریاستون سے کچہہ روپیہ وصول ہوکر نہین آیا پہر سنہ ۱۸۷۴ع مین ایجنسی وسط ہند سے متعلق ہوگئی۔

شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ و اودے پور

اودے پور سے نیمچ کیطرف آمد رفت جاری ہونیکی غرض سے قصبہ نیماہیڑہ واقع سڑک اجمیر و مئو سے کہ نیمچ سے ۱۶ میل شمال مین ہے اودے پور تک سڑک تیار کرنی تجویز ہوئی تہی اس مین سے ۱۳۰ میل راج میواڑ کے اندر ہے کہ وہ تو کہائی کنکر اور پل وغیرہ سے بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ باقی ۲۴۰ میل کہ سرکار انگریزی کیطرف سے تیار ہوتی روپیہ نہونے کے سبب سے عرصہ تک ملتوی رہی اور آخرکار صرف خام تیار کی گئی کہ یکم اپریل سنہ ۱۸۷۶ع کو بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ اب اودے پور سے نیمچ و نصیر آباد کو بہت اچہی سڑک ہے نومبر سنہ ۱۸۷۵ع لارڈ نورتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل بسواری گاڑی اسی سڑک سے اودے پور کو تشریف لے گئے تہے۔

اودے پور مغرب مین مارواڑ کے میدان کا راستہ کہ کوہ ارابلی مین ہوکے بھی ایک گذرگاہ ہے گہاٹ دیسورہ سے نیچے دور تک پہاڑون مین ندی کی دہار پر تھا۔ سنہ ۱۸۶۵ع مین تشریف بری نواب گورنر جنرل صاحب کو موقع غنیمت سمجھکر سڑک جدید تجویز کی گئی اگر جاری رہے تو یہہ سڑک میواڑ و مارواڑ کے درمیان بڑا راستہ اور مغربی راجپوتانہ کی ریل کی بہت مددگار ہوگی۔ اول شخص جس نے انگریزی گاڑی مین سوار ہوکر کوہ ارابلی کا عبور کیا۔ لارڈ نورتھہ بروک صاحب ہین۔

سڑک نصیرآباد و چھاونی دیولی

نصیرآباد اور دیولی کی فوج کی چھاونیون کے درمیان یہہ سڑک عرصہ سے تیار ہوتی تھی کہ سنہ ۱۸۶۸ع مین گٹائی کنکر اور تعمیر پلون سے بہمہ جہت تیار ہوگئی صرف بناس ندی پر پل تیار نہوا عرصہ تک اوسکے عبور مین بہت تکلیف و حیرانی ہوتی تھی کہ آخرکار منظوری گورنمنٹ سے سنہ ۱۸۸۱ع پیپون کا پل تیار کیا گیا اور دونون چھاونیون کے درمیان آمد و رفت بخوبی جاری ہوگئی یہہ سڑک عنقریب کل علاقہ انگریزی مین سے گذری ہے۔

سڑک درمیان کوہ آبو و کوہ روکی کش

دامن کوہ آبو سے کوہ روکی کش کے دامن تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ واقع راج سروہی کی پہاڑون کے درمیان بہت روپیہ خرچ کرکے سڑک تیار کی گئی ہے اس غرض سے کہ آبو اور پالن پور کے درمیان آمد و رفت جاری ہو اور بعد ازان مغربی راجپوتانہ کی ریل کی سڑک پر آبو سے جانے آنے کے کام آیا کرے ابتک کہ صرف دامن کوہ تک

पहलनपुर

تیار ہوئی ہے اوس سے چندان فایدہ نہیں ہے۔ مگر جب سرحد سرہی تک تیار ہو جاوے گی
اور اوس طرف ریاست پہلن پور اپنے علاقہ مین تیار کراوے گی تو آمد رفت
سامان کمسریٹ و دیگر کاروبار آبو اور احمد آباد کے درمیان عمدہ راستہ جاری ہوگا۔
سرحد پہلن پور سے آیندہ تیار کرانے کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے تحریک کیجاویگی

ہاڑوتی

جنوب مشرقی ریاستون کی برابر کہ بہ تحت ایجنسی ہاڑوتی ہین راجپوتانہ کا کوئی حصہ
سڑکون کا محتاج نہین ہے۔ بوندی۔ ٹونک۔ کوٹہ اور جہالاواڑ کی چارون ریاستون
ہین کہ وہانکی سرزمین کل راجپوتانہ مین نہایت عمدہ ہے اور روئی و افیون بافراط پیدا
ہوتی ہین خاص شہرون کے سواے ایک میل بہی سڑک نہین ہے۔ مہاراجہ صاحب
جے پور نے اپنی دارالحکومت سے ریاست ٹونک کی سرحد تک بہت عمدہ پختہ سڑک تیار
کرادی ہے یہہ سڑک آیندہ کو خواہ دیولی ہوکر خواہ براہ ریاست بوندی ہوکر کوٹہ و
جہالراپاٹن تک تیار ہونی چاہیے کہ علاوہ دیگر شہر و قصبون کے خاص ان شہرون مین
تجارت بکثرت ہے ٹونک کی ریاست تو ایسی مفلس ہے کہ سرحد جے پور سے شہر ٹونک
تک یہہ میل بہی تیار نہین کرسکتی اسواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے
تجویز فرمائی ہے کہ بوندی کوٹہ اور جہالاواڑ کی ریاستون کو کہ آسودہ ہین اپنے اپنے
علاقہ مین ایسی خام سڑک تیار کرنے کی ہدایت کیجاوے کہ اوسپر خشک موسمون مین
گاڑیان بلا احتیاج رہنمائی چلی جایا کرین بوندی مین مہاراجہ صاحب نے اپنے علاقہ
کے باشندون کے آرام کے واسطے قدیم راستہ کو کسیقدر درست کرادیا ہے
کوٹہ مین نواب فیض علی خان صاحب کے انتظام کو تیاری سڑک کیواسطے مناسب توقع

جہا گیا ہے اور چونکہ ریاست جہالاواڑنی زمانہ تحت انتظام انگریزی مین ہے اور ریاست مین تیاری سڑک مین کچھہ دشواری ہوگی۔ مکندرہ کا گھاٹ کہ کرنل مونسن صاحب کی بازگشت سے مشہور ہے کوٹہ کی جنوبی سرحد پر نہایت دشوار گذار مقام ہے سڑک مابین کوٹہ و جہالاواڑ کا تخمینہ مرتب ہوگیا ہے اور اوسکی تیاری کی تجویز درپیش ہے۔ فروری سنہ ۱۸۶۴ء مین مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کل راستہ پر بیجپور سے جہالاواڑ تک گئے تو اونکو اکثر مقامات پر عمدگی زمین اور عدم موجودگی سڑک دیکھکر نہایت حیرت و افسوس ہوا۔ جہالاواڑ اور کوٹہ کی افیون زیادہ تر جنوب مغرب مین آگرا اور اندور کیطرف جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ آگرہ کو کوئی سڑک نہین ہے۔ صاحب ممدوح لکہتے ہین کہ اگرچہ اس ملک مین میرا قیام عارضی ہے مگر امید ہے کہ ان ریاستون کے درمیان سڑک تیار کرانے کی تجویز جو مین نے کی ہے تا وقتیکہ کوئی مستقل ذریعہ آمد و رفت یعنی سڑک ریل تیار ہو یکایک نہ چھوڑدیجاوے گی۔

मुकंदरा
मोनसन

आगर
इंदौर

تعمیرات علاوہ سڑک

سڑکون کے سوا سررشتہ تعمیرات مفید عام سے متعلق تین قسمون کی عمارتین اور ہین

اول مکانات متعلقہ فوج۔

دوم مکانات سرکاری و مفید عام۔

سوم تعمیرات آبپاشی کہ ضلع اجمیر مین زیادہ تر بند و تالاب ہین۔

مکانات متعلقہ فوج

اس مد مین تعمیر آبادی نصیرآباد و دیولی و ایرن پورہ اور اجمیر کی چہاونیون کے مکانات داخل ہین

کہ انکی تعمیر و مرمت مین سنہ ۱۸۶۶-۶۵ء مین دو لکہہ ... سنہ ۱۸۶۷-۶۶ء مین دو لاکھہ ... سنہ ۱۸۶۸-۶۷ء مین ایک لاکھہ ... خرچ ہوا ہے اور اسی طرح ہر سال فوج کے آرام و آسایش کیواسطے ہزار ہا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

مکانات سرکاری و مفید عام

اس قسم کے مکانات جو سنین حال مین تیار ہوئے ہین آجمیر و نصیر آباد کے پروٹسٹنٹ و رومن کیتہولک گرجا جے پور و اجمیر کے دفتر تار برقی مکان دفتر ریزیڈنسی آبو دفتر ایجنسی سروہی مکانات پولیس بہناے و کیکڑی و گویلہ و منگلیاواس و کہیگل و تحصیل ٹاڈگڈہ و حصہ اجمیر کالج جیلخانہ اجمیر کچہری صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر اسپتال تاراگڈہ ڈاک بنگلہ جات جاورن گوندیرہ ستنپورہ و سوجیت ہین۔

مقدم کام جسکی تعمیر کا بڑی کوشش سے اہتمام ہوتا ہے اجمیر کا میو کالج ہے اس کالج کے تخمینے و نقشہ جات جو ابتک تیار ہوئے ہین بعض کسی نقص کی وجہہ سے قابل پسند نہ تھے اور بعض زر مجوزہ سے زیادہ لاگت کے تھے اسواسطے اب میجر مینٹ صاحب بہادر ایک اور نقشہ و تخمینہ تیار کرتے ہین۔ اس کالج کے متعلق بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا مین سے اجمیر و جے پور و اودے پور و بہرت پور و بیکانیر کے بالکل تیار ہو گئے ہین جودہ پور الور کے قریب تیار ہونے والے ہین جہالاوار کا شروع ہوا ہے۔ ٹونک کا نقشہ نواب صاحب کے پسند کیواسطے گیا ہے۔

تعمیرات آبپاشی ضلع اجمیر کے بند و تالاب ہین کہ اونمین سے زمانہ حال

میں بندوبستا لاہمارے متعلقہ ذیل کی تعمیر و مرمت ہوئی ہے جسونت پورہ —
جواجہ — ہیرا کلاں — شام جیکا — چیدکلاں — بلی بچوری — کالیا واس — کنکرہ
ٹیکرانہ — دیوتن — بکیرالی — بلاد — دھولہ — رام سر — ہمیلان — آمیز سجالی
بہیر —

سولہویں فصل

जसवंतपुरा
जवाजा
हीराकलां
श्यामजीका
चीलाकलां
बलीपिचोरी
कालयावास
कठरपुरा
ठेकराना
देवतन
भडेवाली
बलाद
घोला
रामसर
हमेलां
आमनेर
जालपा
भीर

راجپوتانہ کی ریاستوں کا مجمل نقشہ

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل میں	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۷۶ء — توپیں: قلعہ	فوج سنہ ۱۸۷۶ء — توپیں: میدان	فوج سنہ ۱۸۷۶ء — سوار	فوج سنہ ۱۸۷۶ء — پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۱	ایجنسی میواڑ	میواڑ یعنی اودے پور	مہارانا صاحب	مہارانا سجن سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۲۱	۱۹	۱۱۶۱۴	۱۱۶۱۴۰۰	۲۶۶۱۰۰۰	۴۰	۱۰	۱۰۰۰	۴۲۰۰	درمیان اودیپور و نیمچ و درمیان نصیرآباد و نیمچ	گیہوں، جو، چنا، مکئی، باجرہ، جوار، تل، کپاس، افیون
۲	ایجنسی میواڑ	ڈونگرپور	مہاراول صاحب	مہاراول اودے سنگھ صاحب بہادر	۴۸	۰	۱۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۲۶۰۰۰	۲	۲	۵۰	۳۰۰	۰	گیہوں، جو، چنا وغیرہ غلہ
۳	ایجنسی میواڑ	بانسواڑہ	مہاراول صاحب	مہاراول لچھمن سنگھ صاحب بہادر	۳۸	۰	۱۱	۱۴۴۰	۱۴۴۰۰۰	۱۲۶۰۰۰	۲	۳	۶۵	۳۰۰	۰	ایضاً
۴	ایجنسی میواڑ	پرتاب گڈھ	مہارارت صاحب	مہارارت اودے سنگھ صاحب بہادر	۳۰	۰	۱۵	۱۴۶۰	۱۴۵۰۰۰	۲۵۰۰۰۰	۴	۳	۵۰	۳۰۰	درمیان بانسواڑہ و پرتاب گڈھ	غلہ بشرح ایضاً و تمباکو و افیون

نمبر	نام ایجنسی جس سے تعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی تعداد: ذاتی رئیس حال	سلامی کی تعداد: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج ۱۸۷۶ء: توپین: قلعہ	فوج ۱۸۷۶ء: توپین: میدان	فوج ۱۸۷۶ء: سوار	فوج ۱۸۷۶ء: پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۵	ایجنسی جےپور	جےپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ رام سنگھ صاحب بہادر	۴۴	۲۱	۱۷	۱۵۲۵۰	۱۹۰۰۰۰۰	۴۴۰۰۰۰۰	۲۰۰	۴۰	۱۴۵۰	۹۸۰۰	دہلی سے آگرہ و اجمیر دہلی سے جیپور و ٹونک	جو گیہوں چنا باجرہ تمباکو جوار روئی نمک
۶		کشن گڑھ	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ پرتھی سنگھ صاحب بہادر	۲۸	۱۷	۱۵	۷۲۴	۱۰۰۰۰۰	۲۲۵۰۰۰	۱۴	۳	۵۰	۲۰۰۰	آگرہ و اجمیر	بشرح ایضاً
۷	ایجنسی مارواڑ	مارواڑ جودھپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر	۴۱	۱۹	۱۷	۳۵۶۷۲	۱۷۸۳۷۰۰	۴۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۶۰۰	۳۵۰۰	ڈیسہ سے نصیر آباد جودھپور سے پالی جودھپور سے ناگور	گیہوں جو جوار باجرہ روئی گھی نمک
۸		جیسلمیر	مہاراول صاحب	مہاراول بیری سال صاحب بہادر	۲۸	۰	۱۵	۱۲۲۵۲	۷۲۴۰۰	۱۰۴۰۰۰	۱۲	۳	۵۰	۹۵۰	۰	باجرہ و گھی

باب دوم

ضلع اجمیر و میرواڑہ

یہہ ضلع کہ طول مین ابتداء کہیڑہ چتا متعلقہ دویر تحصیل ٹوڈگڈہ واقع جنوب سے موضع بہاآنچہ تحصیل اجمیر تک ۱۰۸ میل اور نہایت عرض مین ندی بناس سے جو علاقہ ساور مین واقع ہے علاقہ کہرودہ ملحقہ پیسانگن تک ۷۶ میل ہے درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۲۳ دقیقہ کے واقع ہے ۔ اوسکا رقبہ سابقہ پیمایش سے جو تہارنٹین صاحب کے گزٹیر مین درج ہے ۲۷۱۳ مربع میل ہے اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین کہ پیمایش حال پر مبنی ہے ۲۷۵۵ مربع میل لکہا ہے ۔

یہہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہین ہے بلکہ دو حصون مین منقسم ہے اول تو وہ بڑا حصہ جسمین کل دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر و علاقجات استمرار داران بہنار وسعودہ و کہرودہ پیسانگن اور تحصیل بیاورنگرا و ٹوڈگڈہ کے دیہات شامل ہین دوسرا اوس سے چھوٹا اجمیر سے مشرق کیطرف بنام نہاد کیکڑی جسمین علاقجات استمرار داران ساور و جونیان بہی واقع ہین ۔ ان دونون حصون کے درمیان مہاراجہ صاحب والی کشن گڈہ کے دیہات ہین ۔ ماورائے اسکے یہان علاقجات کا اسقدر اختلاط ہے کہ اکثر دیہات علاقہ راج کشن گڈہ ریجپور ورجاوو پورہ

اودے پور علاقہ انگریزی کی حدود کے اندر واقع ہین اور اسی طرح علاقہ انگریزی کے اکثر دیہات ان ریاستون کی سرحد کے اندر واقع ہین۔
مگر اس ضلع کی عام سرحد پر مشرق مین راج جے پور اور مشرق و شمال مین راج کشنگڑہ اور کل مغربی سرحد پر راج جودہ پور جسے مارواڑ کہتے ہین اور جنوب اور جنوب مشرق سرحد پر راج میواڑ یعنی اودے پور واقع ہین۔
جنوب مشرقی حصہ کی زمین ریتہ کی اور کشادہ ہے اور کہین کہین متفرق پست پہاڑیان بہی ہین۔
جنوب و جنوب مغرب و مغرب مین بڑے اور چہوٹے پہاڑ ملحق کوہ ارابلی سے یا اوسکے اجزا ہین یہہ پہاڑ ابتدائی قسم کے ہین پتہر انکا زیادہ تر سنگ خارا ہی اور منحرف شکل سے مشرق مغرب کی سمتون مین واقع ہین۔
انتظام کیواسطے یہہ ضلع تین تحصیلون مین منقسم ہے ہر ایک کی تعداد دیہات مقدار اراضی اور جمع حسب تفصیل ہے۔

نام تحصیل	تعداد دیہات	مقدار اراضی مربع میل	تعداد جمع
اجمیر	۴۲۹	۲۰۵۸	دولاکہ [illegible] روپیہ ۹ آنہ ۱۱ پائی
بیاور	۲۴۱	۳۲۸	[illegible]
تودگڑہ	۸۸ / ۷۵۸	۳۴۹ / ۲۷۵۵	[illegible] / [illegible] روپیہ ۹ آنہ ۱۱ پائی

اور فوجداری کے انتظام کے واسطے محکمہ پولیس سترہ سٹیشنون پر متعین ہے

ان مین بموجب تفصیل نو سٹیشن اول درجہ کے اور آٹھہ دوم درجہ کے ہین

ضلع اجمیر کی پولیس کے سٹیشن

اول درجہ

دوم درجہ

اجمیر نصیرآباد مانگلیاواس گیگل پوشکر سری نگر

پیسانگن بھنائے بیاور گویلہ مسعودہ کیکڑی

ساور جساکھیڑہ ٹوڈگڑہ جواجہ دویر

اس ضلع مین مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاکخانہ جات ہین۔

اجمیر نصیرآباد کیکڑی دیولی پشکر پیسانگن بیاور جساکھیڑہ دویر ٹوڈگڑہ سری نگر رام سر گویلہ بھنائے مانگلیاواس جواجہ مسعودہ

پہاڑ

اس ضلع مین صرف علاقجات استمرارداران اور دیہات خالصہ چکلہ گنگوانہ و رامسر وغیرہ مین کہ جنوب مشرق مین ہین البتہ میدان ہین ورنہ باقی حصص کل پہاڑی ہین ملک میرواڑہ مسکن قوم میر جسکے معنی پہاڑی ہین اور جسمین بیاور اور ٹوڈگڑہ کی تحصیلین داخل ہین ایک پہاڑی خطہ ہے جسکے جنوبی حصہ تحصیل ٹوڈگڑہ کی میر پر بالکل پہاڑ ہی ہین یہہ پہاڑ کوہ ارابلی کے وہ اجزا ہین جو کہ دہلی اور اجمیر کے درمیان کئی سلسلون سے بشکل متوازی شمال مشرق سے جنوب مغربی سمت میر واقع ہین اور جنکا طول قریب نوے میل اور عرض چھہ میل سے بیس میل تک ہے اس ضلع سے شمال مین کہین مسلسل اور کہین متفرق دہلی تک چلے گئے ہین تحصیل ٹوڈگڑہ

تمام سطح کوہی ہے لیکن متصل وآدولہ تحصیل بیاور سے پہاڑ کی دو شاخین ہوگئی ہین
ایک مشرقی جو بیلیاواس سار وٹ جہاک شیام گڈہ متعلقہ تحصیل بیاور
اور دیہات علاقہ کہروہ اور مواضعات راجگڈہ راجوسی سری نگر متعلقہ تحصیل
اجمیر ہوتے ہوئے علاقہ کشنگڈہ مین داخل ہوجاتی ہے دوسری مغربی شاخ
جو موضع کالیہ وناسے ودہولیہ وچانک علاقہ بیاور اور چند دیہات علاقہ مارواڑ
اور موضع بہانوتہ واجمیر وکہرکہڑی وہاتہی کہیڑہ وناگ پہاڑ وناگروالی وہاتہیاوار
وبیاپچہ متعلقہ تحصیل اجمیر ہوتی ہوئی شمال کیطرف نکل گئی ہے ان شاخون کے درمیان
مین میدان ہین اونپر متفرق پہاڑیان ہین ان میدانون کی اوسط بلندی سمندر
کے سطح سے ۱۶۰۰ فیٹ ہے اور پہاڑ کی چوٹیان جو جنوب مغرب کی طرف زیادہ
بلند ہین اس سے ہزار فیٹ زیادہ ہین چنانچہ پشکر مین ایک بلند سلسلہ موضع نلندی
کنولائی تک کابرہ پہاڑ کے نام سے مشہور ہے کہ دس میل لنبا چلا گیا ہے اور
آخرکار عام سلسلہ مین ملگیا ہے اس نواح مین سب سے بلند چوٹیان یہہ ہین۔
ٹوڈگڈہ مین برجال کا پہاڑ۔ گورم دانتہ۔ ماگنت وانتہ انمیر کی دہانجی۔ اور نیاگرہو
چانک ہتون کی بلند چوٹیان ہین اور ناگ پہاڑ جسکے دامن پر شہر اجمیر ہے۔ اور
اوسکے اوپر تاراگڈہ کا قلعہ ہے شاید ان پہاڑون مین سب سے بلند ہے۔ اسکی
بلندی سطح سمندر سے ۳۰۰۰ فیٹ اور شہر سے ۱۰۰۰ فیٹ ہے۔
ان پہاڑون مین میوہ دار درخت کوئی نہین ہے البتہ دہو وسالر وڈاسن وتہور
کے درخت اور گہاس بکثرت ہوتے ہین پانی کے خودرو چشمے صرف چہوٹے چہوٹے
پیپلی رشیپورہ وپاکہریاواس وبہرکو دہوکران وناگ پہاڑ مین ہین ہوا اکثر

زیادہ جاتی ہے اور خنک ہوتی ہے۔
ان پہاڑون مین شیشہ تانبے لوہے اور طوتیا کی بہت کانین ہین ۔ اجمیر مین شیشہ
کی کانین جاری ہوئی تہین مگر اس جنس کی خریداری ایسی کم ہے کہ کچہہ فائدہ نہین
ہوا کانین بند ہوگئین اور میرواڑہ مین کبہی جاری نہین ہوئی اور تانبے اور لوہے
کی کانین جاری ہین ہر دو اجناس بکثرت اور عمدہ قسم کی نکلتی ہین کارخانہ روز
بروز زیادہ ہوتا ہے بعض مقام پر زمین مین شوریت سجی کی قسم کی ہے اسی سبب سے
کہاری ندی کا پانی شور ہے

گہاٹون کی تفصیل

یہہ پہاڑ بشکل عریض دیوارون کے ہین اور اون مین سے بیرونی ملک مین جانے
کے واسطے جو شاہ راہ بنی ہوئی ہین اونکو گہاٹہ کہتے ہین یہہ گہاٹے عموماً دشوار گذار
اور خطرناک ہین اون مین اکثر وارداتین ہوا کرتی ہین ڈکسن صاحب کے زمانہ مین
ان راستون کی حفاظت زمینداران دیہات کے ذمہ کرکے مال تجارت پر چوکیداری
لگائی گئی تہی چنانچہ ابہی تک وہی انتظام چلا آتا ہے اور سرکار کے خرچ بغیر حفاظت
ہوتی ہے ۔ تفصیل گہاٹون کی ۔
تحصیل بیاور مین ۔ باگہریا واس کا سعودہ کو ۔ شیو پورہ کا سیواڑکو ۔ برکا مار واڑکو
تحصیل ٹوڈگڈہ مین ۔ بہیل پنہ کا ۔ گابہ چہپلان ۔ ڈیولا تان ۔ ٹوڈیہ ۔ چہچہ ۔
کیروڑ کی نال ۔ پیپلی ۔ گوڑہ بیرم کا ۔ اڈڈا پاڑیکا ۔ ورڈیر کی نال انہین سے اکثر
ارواڑ کی جانب ہین ۔

قلعات

डिक्सन

भीलपना
गावाचुहेला
देवलातान
मोडुया
जेणा
केरोदकीनाल
पीपली
गुडावीरन
भोड़ा पाडका
दुर्वेकीनाल

اگرچہ قلعات عمارتین متعلق بہ فوج ہین مگر اکثر اُنمین سے پہاڑ و نہر پر واقع ہین اسواسطے پہاڑونکی ساتہہ لکہنا مناسب سمجہا گیا ضلع اجمیر مین مشہور قلعات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نمبر	نام تحصیل	مقام	کیفیت
١	بیاور	ساروٹ सारोट	بمرور ننسو سال ٹہاکر جیت سنگہ والی بدنور سے تعمیر کرایا تہا اب اوسمین پولیس کی چوکی ہے۔
٢	ایضاً	ہتون हतून	بمرور پانسو سال دودا خان میس نے تعمیر کرایا تہا اب اوسکی نسل مین سے بدا خان کے قبضہ مین ہے۔
٣	ایضاً	بوروہ बोरवा	بمرور ٣٥ سال مہارانا ہیم سنگہ صاحب والی میواڑ نے تعمیر کرایا تہا۔
٤	ایضاً	جہاگ झाग	٣٥ سال ہوئے جب دلوی سنگہ سعودہ کے ٹہاکر نے بنوایا تہا اسکے قریب ایک شکستہ قلعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جیپور کا تعمیر کردہ بہی ہے۔
٥	ٹوڈگڈہ	کوٹ کرانا कोटकिराना	مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی جودہپور نے تعمیر کرایا تہا سابقاً اوسمین تہانہ تہا اب خالی ہے۔
٦	ایضاً	بگڑی बगडी	بمرور ٥٠ سال مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی جودہپور نے بنوایا تہا
٧	ایضاً	برار बरार	ٹہاکر بدنور نے بنوایا تہا۔
٨	ایضاً	اکہہ جیت گڈہ अखैजीतगढ़	ایضاً۔

یہہ سب قلعات حکام وقت کے بنوائے ہوئے ہین کہ حفاظت ملک اور فوج کی بود و باش
کیواسطے تیار کرائے تھے مگر کے باشندون مین سے بجز ہتون خان کے کسی نے
قلعہ تعمیر نہین کرایا کیونکہ قزاقون کے لیے پہاڑی سرزمین بمنزلہ قلعہ کے ہے۔

ندیان اور نالے

کہاری یہہ ندی ملک میواڑ کے پہاڑون سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۳ دقیقہ
اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۸ دقیقہ پر نکلی ہے اور مشرقی سمت مین اس ضلع کی جنوبی
سرحد پر قریب ۳۰ میل بہکر مشرقی سرحد پہ علاقہ جے پور مین بناس ندی سے شامل ہوئی
ہے موسم برسات مین چڑہتی ہے دیگر موسمون مین پانی کم رہتا ہے خصوص گرمی مین
اکثر خشک ہوجاتی ہے بسبب شوریت زمین کے سجی آمیز ہے پانی کہاری ہے۔ اور
یہی ندی کا وجہہ تسمیہ ہے پانی پینے کے کام مین مطلق نہین آتا مگر البتہ اوس سے آبپاشی
کا فائدہ ہے۔

ساگرمتی اجمیر سے مشرق کیطرف پہاڑون کا پانی جو اوّل تالاب بیسلہ سے اور
بعدازان آناساگر سے گذر کر گوبندگڈہ کیطرف روان ہوتا ہے اس نام سے مشہور ہے
اور گوبندگڈہ پر سرستی مین شامل ہوکر اوسکا نام لونی ندی ہوجاتا ہے۔

سرستی موضع لوان علاقہ مارواڑ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور پشکر کے تالاب سے
گذر کر جنوب مین بجانب گوبندگڈہ روان ہوئی ہے وہان اسکا ساگرمتی سے اتصال ہوکر
لونی نام ہوگیا ہے۔

لونی جیسا اوپر مذکور ہوا ساگرمتی اور سرستی دو ندیان بمقام گوبندگڈہ ملکر اس
نام سے مشہور ہوئی ہین اور وجہہ یہہ ہے کہ زمین کی خاصیت سے انکا پانی لونی

नगरा
खारी
साबरमति
बीसला
आनासागर
सरस्वती
लवणी
स्थान

یعنی نمکین ہوتا ہے - یہہ ندی کل علاقہ مارواڑ کو طے کر کے اور کچھہ کے رن میں گر کر
سمندر میں شامل ہو جاتی ہے -

وائی راجگڈہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور علاقہ جیپور میں جا کر بناس میں شامل
ہو جاتی ہے جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے پہاگن تک پانی جاری رہتا ہے
اور اوسمین علاقہ بہنائی کی ندی نالون کا پانی شامل ہوتا ہے -

بناس میواڑ کے پہاڑون سے نکلی ہے موسم بارش مین نہایت
طغیانی پر ہوتی ہے اور ہر موسم مین پانی بہتا ہے اس ندی مین کشتی چلتی
ہے بلکہ زیادہ طغیانی ہونے پر کشتی سے بہی عبور نہین ہوتا ہے اس ندی کے
ریتہ مین ککڑی خرپوزہ بہت پیدا ہوتا ہے -

بلاڑ والی ندی موضع بوروہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور سیاوری ندی
مین شامل ہو کر مارواڑ کو جاتی ہے صرف موسم برسات مین جاری ہوتی ہے اس
ندی سے بہت تالابون مین پانی بہرتا ہے -

باتا والی ندی اس ندی سے کوٹڑہ کے پہاڑ کا پانی جاتا ہے تالاب کابرہ
کے نالہ کا پانی موضع روہیڑہ کے تالاب مین گذر کر اس ندی مین شامل ہو جاتا
ہے انکے سواے نالہ ہاے - بلائی کہیڑہ - سانگرواس - چانگ - لولوا - شیام گڑہ
بیلیاواس - روڈ بانہ - سمیل - ڈیگلہ - کہیڑہ دوہ - اڈا نالہ - روڈ کا نہ - اور ہین

تالاب

ضلع اجمیر مین صدہا تالاب ہین کرنل ڈکسن صاحب کمشنر سابق نے پہاڑون کے
درمیان جہان کسی قدر زمین قابل زراعت دیکہی وہین تالاب بنوا دیا اس طرح

ہزار بیگہ زمین کہ غیر مزروعہ تھی سیراب و مزروعہ ہوگئی اور ملک زرخیز ہوگیا اور
بعضے حکام نے بہت تالاب بنوائے ہین تین قدیم تالاب شہر اجمیر کے گرد بہت بڑے ہین
اول آناساگر ۔ دوم بیسلا ۔ سیوم پشکر ۔ اس ضلع مین کوئی قدرتی جھیل نہین ہے

پختہ سڑکین

پختہ سڑکین جو شروع عملداری انگریزی سے ابتک اس ضلع مین تیار ہوئی ہین یہ ہین
اجمیر سے پشکر ۵ میل پشکر ہنود کا بڑا پرستش گاہ ہے اور وہان کو آمد و رفت
بکثرت رہتی ہے اجمیر و پشکر کے درمیان بہت بلند پہاڑ واقع ہے جسکے سبب سے
گاڑی بہلی تو مطلق نہین جا سکتی تھی مگر گھوڑے اونٹ اور پیادہ آدمی بھی بہت
مشکل سے پہونچ سکتے تھے مسٹر میکناٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع نے بنظر
رفع تکلیف رعایا اس پہاڑ مین شگاف دلوا کر راستہ کرا دیا کہ اب اجمیر سے پشکر تک
پختہ سڑک ہے اور گاڑی و بگیان بآسایش آتی جاتی ہین اس پہاڑ کی شکستگی کی
تاریخ اکثر منشی اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین دیکھی ع ہمت حاکم
عادل کمر کوہ شکست * مگر راقم نے اس مصرع کے اعداد پر غور کیا تو ۱۶۹۰ آتے ہین شاید
مصرع اسطرح پر ہو ۔ ہمت حاکم دوران کمر کوہ شکست * کہ اسمین سنہ ۱۸۲۶ء نکلتے
ہین اور وہی زمانہ سنہ عیسوی شکستگی کوہ اور حکمرانی میکناٹن صاحب بہادر
کا تہا ۔ اجمیر سے نیا نگر کو ۳۳ میل پختہ ہے نیا نگر سے ٹوڈگڈہ اور سعودہ و میواڑ کو خام
سڑکین ہین نیا نگر سے ماروار کو پختہ سڑک ۱۲ میل تیار ہوئی ہے ۔ اجمیر سے نصیر آباد
کی چھاونی تک ۱۴ میل ۔ نصیر آباد سے مانگلیاواس واقع سڑک اجمیر و نیا نگر تک ۱۲ میل

نصیرآباد سے نیچ کو ۳۰ میل نصیرآباد سے چھاونی دیولی کو ۵۵ میل اجمیر سے جہاز پور کی جانب ۱۲ میل۔

شہر و قصبات

اجمیر یہہ قدیم و مشہور شہر پہاڑ کے گہاٹہ بالہ حلقہ کے اندر عرض بلد شمالی ۲۶-۲۹ طول بلد شرقی ۴۲-۷۴ پر عجیب خوبصورتی سے واقع ہے ہر طرف پہاڑ ہین انمین سے ایک کے دامن پر شہر آباد ہے اوسکی پختہ شہر پناہ ہے شمال اور مغرب کی سمتون مین پانچ بڑے بڑے دروازے ہین دولتمندون کے مکانات بہت بلند اور وسیع اور بعض گلیان فراخ و خوبصورت ہین مگر اکثر تنگ ہین اور صاف نہین رہتے ہین تاہم یہہ شہر ہندوستان کے دیگر شہرون سے بہتر ہے اور اونکے مقابلہ مین یہان کے غریب لوگون کے مکانات بہی اچھے ہین شہر کی فصیل سے باہر تاراگڈہ کے پست حصہ مین جین مندرون کے کہنڈرات ہین مگر اب بہی باوجود شکستگی بہت عالیشان ہین جس احاطہ کے اندر یہہ مکانات ہین وہ اندر کوٹ اندر سین راجہ کا آباد کیا ہوا تہا اور اوسی کے زمانہ مین یہہ مکان تیار ہوا تہا۔ یہہ عمارت زمین سے بہت بلند کرسی کی ہے کل کام نہایت عمدہ سنگین بنایا گیا ہے اور عجیب نقاشی ہوئی ہے کہ اوسکی ثانی نہین شمس الدین التمش کے عہد مین براہ تعصب کچھہ مکانات مسمار اور ایک محراب تیار کر کے مسجد بنائی۔ چونکہ شمس الدین یہان زیادہ نرہا اور یہہ سب کام دو ڈہائی دن کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اسواسطے ڈہائی دن کا جہونپڑہ مشہور ہے زمان بعد اوسمین اور اور اسلامی تعمیرات ہوتی رہی ہین اب کل خستہ و خراب ہے تاہم قابل دید ہے یہہ تعمیر دو ہزار سال سے کم مدت کی نہین ہے

اس شہر مین دوسرا مشہور مکان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے اہل اسلام اسکو
بہت متبرک سمجھتے ہین بلکہ اسی سبب سے اجمیر شریف اور خواجہ کی اجمیر کہتے ہین خواجہ صاحب
خراسان مین چشت کے رہنے والے تہے جو سنجر کے پاس واقع ہے حضرت علی کی نسل
مین سید تہے خواجہ صاحب کی بزرگی اور صلح کل ہونا مشہور ہے ۔ سنہ ۵۲۳ھ مین
ہندوستان مین آئے اور اول آناساگر کی گھاٹی مین دولت باغ کے قریب
قیام رکہا ۔ ازان بعد اندر کوٹ کے قریب جہان اونکا مزار ہے اخیر عمر بسر کی پرتھی راج
اوسی وقت مین تہا اور اونکے روبرو ہے چوہانون کے خاندان سے سلطنت
جاتی رہی اور اسلامی بادشاہت نے ہندوستان مین مستقل خونفشانی شروع
کی ۔ خواجہ صاحب کی اولاد سے دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین اجمیر
مین مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کی عمر قریب ایک سو سال کے تہی ماہ رجب مین وفات
پائی لیکن روز وفات معلوم نہین ہوا اسیواسطے سات روز تک حضرت کا عرس ہوا
کرتا ہے بعد وفات کے قبر کی زیارت ہونے لگی شمس الدین التمش کے عہد مین
درگاہ کی تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے زیادہ وسعت دی اکبر کے وقت
مین اکبری مسجد اور چند مکانات تعمیر ہوئی اور شاہجہان نے سنگ سفید کی
جامع مسجد بنوائی ۔

اکبر شاہ کو ابتدا مین نہایت اعتقاد تہا اول تو جب جہانگیر پیدا ہوا آگرہ سے پیادہ
زیارت کو آیا اور جب سنہ ۹۷۵ھ مین چیتوڑ فتح کیا اٹہارہ گانو کی جاگیر لنگر خیرات کیواسطے
اور ہر قسم کے اخراجات درگاہ کے مقرر کئے اور سامان شاہی فراشخانہ نوبت خانہ
چوبدار باورچی وغیرہ درگاہ مین نیاز کیا کہ اونکی اولاد مین سے ابتک اپنی خدمات

متعین ہین نقارہ کلان جو صبح وشام بلند آواز سے بجتا ہے اکبر نے چیتوڑ سے فتح کر کے
درگاہ مین چڑھایا تھا۔

فی الحال درگاہ کا انتظام میر حفیظ علی متولی کو مفوض ہے اور ۱۸۶۳ع سے ایک کمیٹی جسمین
حکیم نظام علی میر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی و عبد اللطیف و مدار بخش ممبر ہین
مقرر ہوئی ہے تاہم انتظام اچھا نہین بیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مین سے
صرف دو من بجو کا آش تیار ہوتا ہے اور خاندان دیوان صاحب و متولی و خیر و مستحقان کو
مقرر ہے و دیگر ملازمان کو تقسیم ہونیکے بعد محتاجون کو صرف ایک ایک پیالہ دیا جاتا
ہے خواجہ صاحب کے عرس کا میلہ ماہ رجب ایک ہفتہ تک رہتا ہے دور دور کی مخلوق
زیارت کو آتے ہین ہزار ہا روپیہ نذر و نیاز کا آتا ہے اب یہہ آمدنی پیشتر سے کم
ہوگئی ہے۔

جہانگیر کے وقت مین دو آہنی دیگین تیار ہوئی تہین اور مرہٹون کے وقت مین ہلداری
ساکن گوالیار نے انکی مرمت کرائی۔ ایک مین اسی من اور دوسری مین اٹھائیس
من چاول علاوہ روغن زرد و شکر کے پکتا ہے معتقد لوگ عرس کے ایام مین پکواتے
ہین مگر یہہ رسم بہت خراب ہے کہ بجاے اسکے کہ غریب اور محتاجون کو حسن تدبیری
اور نیک نیتی سے تقسیم ہو باشندگان اندرکوٹ و مجاوران درگاہ لوٹ کر کہا جاتے
ہین۔ دیگ چڑہتی ہے تو چہارم حصہ لاگت کا درگاہ کا خادم لیتا ہے بڑی دیگ
کی بابت پچیس پچیس عہ اور چہوٹی دیگ پر ساڑھے بارہ بارہ روپیہ درگاہ مین جملگی
دیوانصاحب سجادہ نشین و متولی و خادمان کو تقسیم ہوتے ہین اس درگاہ سے متصل
ایک تالاب معروف جہالرا ہے اوسمین ہمیشہ بارش کا پانی جمع رہتا ہے تمام شہر کے لوگ

اوسمین سے پانی لیجاتے ہین - دیوانصاحب کہ خواجہ صاحب کی اولاد مین سے سجادہ نشین ہین
ہین اونکا مرتبہ اور عزت اور بزرگی تمام راجپوتانہ اور دور دور کے ملکون مین مشہور
ہے درگاہ مین اون کا خطاب مراتب اور ریاستون مین عزت بدرجہ غایت ہے -

اجمیر مین ایک محل اکبر شاہ کا بنوایا ہوا بنام دولت خانہ مشہور ہے اول مرتبہ اکبر درگاہ
مین اکبری مسجد بنوائی تھی اور اکبری بازار بسایا تھا اور دوسری مرتبہ سنہ [illegible] مین
شہر پناہ احداث کی اور یہہ مکان تعمیر کرایا - مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی
عملداری مین یہہ مکان بطور بود و باش صوبہ داران و کچہری عدالت مستعمل رہا اور
اسی نام سے مشہور رہا انگریزی عملداری مین اوسمین میگزین رکھا گیا اسواسطے
اب میگزین کہلاتا ہے - اسی مکان مین اب تحصیل اجمیر کی کچہری ہے اور کچہری
عدالت آنریری مجسٹریٹان کی مستحکم و سنگین مکانات ہین -

شاہجہان بادشاہ جب اجمیر مین آیا تو اوس نے کوئی مکان شاہی اپنی پسند کے
قابل نہ پایا اسواسطے اوسکے حکم سے تالاب آناساگر کے کنارہ پر عالیشان مکانات
سفید پتھر کے عمدہ تیار ہوئے اور اونکے نیچے چمن آراستہ ہوا اوسکا نام دولت باغ
رکھا گیا اسی نام سے ابتک مشہور ہے انگریزی عملداری مین اکثر مکانات مسمار
ہوئے اور بعض جدید تعمیر ہوئے اور عدالت گاہ قرار پائی حال مین مکانات دیگر
علیحدہ تعمیر ہو کر ضلع کی کچہری وہان سے برخاست ہوئی ہے -

تاراگڈہ سے نیچے پہاڑ کے دامن پر ایک مقام چلہ پیر دستگیر مشہور ہے اصل
مین یہہ قلعہ کے برج کا مورچہ تہا - روایت ہے کہ فقیر سوٹرا نامی کوئی شخص اکبر
کے عہد سے پیشتر خواجہ صاحب کی زیارت کو اجمیر مین آیا تہا اور اپنے ساتھہ

بغداد کے پیران پیر کی قبر سے ایک اینٹ لایا تھا اپنی حیات مین لوگون کو اوسکی زیارت
کرایا کرتا تھا - اور آخری وقت مین وصیت کر گیا کہ اس اینٹ کو بھی میری قبر مین
دفن کر دینا - چونکہ فقیر سونڈا برج مین رہا کرتا تھا لوگون نے اوسکو اور اینٹ کو
اوسی برج مین دفن کر دیا جب سے قبر کی زیارت ہونے لگی - سنہ ۱۸۷۶ء مین دولت راو
نے بالا راو صوبہ دار کی سفارش سے اوسکے اخراجات کیواسطے جاگیر مقرر کر دی
تب سے رونق اور شہرت زیادہ ہوئی - اور کئی مکانات جدید تعمیر ہوئے اور مکان
جو اصل مین فقیر سونڈا کی مع اینٹ کے قبر ہے پیر دستگیر کا چلہ مشہور ہوا -
جس زمانہ مین اجمیر کی آبادی سے پیشتر اندر کوٹ آباد تھا اوسوقت کی بڑی بڑی
باوڑیان اندر کوٹ مین موجود ہین - انگریزی عملداری سے پیشتر یہہ باوڑیان
اکثر مٹی سے بھر گئی تہین کسی نے اون پر توجہہ نہین کی - مگر کرنل ڈکسن صاحب کے
وقت مین صاف کرائی گئین - اب سات باوڑیان بہت اچھی موجود ہین اور شاید
دبی ہوئی اور بھی ہون اونکے نام یہہ ہین -
شیخ بائی - بڑ بائی - کیلا بائی - بہاٹا بائی - کاتن بائی - ناگت بائی - آنبا بائی -
تاراگڈہ مین میران صاحب کی درگاہ ہے یہہ میران حسین شہاب الدین غوری کے
رسالدار تہے اجمیر فتح ہوئی تب اونکو یہان قلعہ دار کیا بعد ازان راجپوتون نے شبخون
مارا اور اونکو قتل کیا دوسرے روز دیگر ملازمان شاہی نے اونکو وہین دفن کیا چونکہ
مسلمانون مین اکثر مرنے کے بعد پیر ہو جاتے ہین میران صاحب کے مزار کی پرستش اور زیارت
ہونے لگی جبار خان نے اکبری عہد مین درگاہ بنوائی اور دیگر مکانات سیندہیہ کی
عملداری مین تیار ہوئے خصوص گمان جی راو نے کئی مکانات تعمیر کرائے اس درگاہ

کی جاگیر مین تین گانو بین در مضافہ سلطنت کے زمانہ سے اور ایک سندیہ بہ کا عطیہ ہے
یہان بہی رجب کے مہینے مین عرس ہوا کرتا ہے اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب
ادا ہوتی ہین۔

انگریزی عملداری آنیکے بعد بعہد ڈکسن صاحب ڈگی اوسری دروازہ وسورج کنڈ دارا دونون
ڈگی دہلی دروازہ وشفاخانہ اجمیر تیار ہوئے ہین۔

اب اس شہر کا مختصر تاریخی حال لکہا جاتا ہے کہ جو آبادی اب اجمیر کے نام سے مشہور
ہے وہ وہین ہے جو ابتداء مین آباد ہوا تہا کہتے ہین کہ جب راجہ اج نے اپنے
راج دہانی یعنی دار الحکومت بنانیکا ارادہ کیا تو اول ناگ پہاڑ اوسکو پسند آیا اور
عمارت کی تیاری شروع کی تہوڑا کام تیار ہوا تہا کہ راجہ کا دل ادہر سے ہٹ
گیا بعض روایت کرتے ہین کہ جتون نے کام نہین بنانے دیا جسقدر کام دنکو بنایا
جاتا تہا رات کیوقت مسمار ہو جاتا غرض اوسے چہوڑ کر راجہ نے کوہ بیٹلی پر جسے اب
تارا گڈہ کہتے ہین قلعہ کی بنیاد ڈالی اوسکے نیچے نور چشمہ مین شہر آباد کیا۔ چونکہ راجہ
کے خاندان کے آشا پوراجی معروف تارا تہی اوس لئے قلعہ کا نام تارا گڈہ رکہا
اور آبادی کا نام اپنے نام سے اجمیر رکہا میر پہاڑ کو کہتے ہین اور اج راجہ کا نام
تہا اوسی راجہ نے اخیر مین ترک دنیا کرکے فقیری مین پال کا خطاب پایا اور
اجے پال مشہور ہوا اوسی پہاڑ مین رہتا تہا جسے اجے پال کہتے ہین۔

اوسکے خاندان مین بیسلدیو نامی اجمیر کا بڑا راجہ ہوا ہے جسنے دہلی پر فتح پائی
اور بیسلہ تالاب کہدوایا یہہ تالاب شہر سے شمال مشرق مین نصف میل پر واقعہ ہے
بشکل بیضوی ڈہائی میل کا احاطہ ہے اور ہر طرف سے سنگین دیوار سے محیط

सूर्यकुंड
वेटली
आशापुर
तारा
पाल
अजयपाल
बीसलदेव
बीसला

تھا اب اکثر مقامات سے شکست ہوگیا ہے۔

اوسکے بعد غالبًا گیارہوین صدی سنہ عیسوی مین آنا دیو راجہ ہوا اوسی نے شہر سے شمال مغرب مین ایک نالہ پر چہہ سو گز طول اور سو گز عرض مین پشتہ ڈالکر تالاب بنوایا اور اوسکا نام آناساگر رکہا موسم بارش مین آناساگر کا پانی چہہ میل کے حلقہ مین پہیلتا ہے اور اکثر ہر سال بہر جاتا ہے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون کے زمانہ مین اس تالاب کی خبر گیری بہت کم ہوئی تا بجدیکہ شاہجہان نے اوسپر عالیشان عمارت بنوائی مگر پانی کی ایزادی اور گہاٹون کی تعمیر جس سے عوام کو فیض اور فائدہ ہوتا کچہہ تدبیر نہین کی انگریزی عملداری ہونے پر مسٹر میکناٹن صاحب اور کرنل ڈکسن صاحب کی اوسپر توجہہ ہوئی تو اول ۱۸۴۱ع مین اجے پال کے پہاڑ کا پانی اوسطرف پہیر کر آناساگر مین ڈالا گیا اوسوقت سے پانی کی قلت بالکل موقوف ہوگئی اور اوسکے کنارہ پر گہاٹ و باغات تیار کرائے گئے اگرچہ اسمین سرکاری خرچ کچہہ نہین ہوا ہے مگر ساہوکار و دیگر دولتمند باشندگان شہر کو آمادہ کر کے لاکہون روپیہ کے خرچ سے پر فضا اور دلکش مقام کر دیا اب اوس پر گہاٹ اور باغ مفصلہ ذیل ہین

اسکرن والہ گہاٹ ۔ گہاٹی والہ گہاٹ ۔ ڈوڈون والہ گہاٹ ۔ خزانچی والہ گہاٹ ۔ لوگرہ والہ گہاٹ ۔ لوہیہ والہ گہاٹ ۔ باغ راجہ شاہپورہ ۔ باغ نواب صاحب ٹونک ۔ باغ راستہ لوراج ۔ باغ ناگ پہن ۔ باغ دلالان ۔ باغ بنسی لال ۔ باغ نواب عبداللہ خان و منشی حاجی محمد خان ۔ کیوڑل کی کنجی ۔ پہول چند کی کوٹہی ۔ اوسوالون کا باغ ۔ لوڈہون کا باغ ۔ مستان والہ باغ ۔ کالا باغ ۔ باغ میر عبداللطیف ۔ باغ چلہ بی بی ۔ کلو بیگ کا باغ ۔

कालिंजर
पृथ्वीराज
थानेसर
तराइ

سنہ ۱۰۰۸ء مین جب محمود غزنوی چوتہی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تہا اجمیر کے راجہ نے لاہور۔ اوجین۔ گوالیار۔ کالنجر۔ قنوج۔ اور دہلی کے راجگان سے اتفاق کرکے اوسکا مقابلہ کیا تہا مگر ان سب کی فوج نے اوس سے شکست فاش کہائی سنہ ۱۱۹۱ء مین جب شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا اجمیر و دہلی کا راجہ پرتہوی راج تہا وہ فوج کثیر لیکر تہانیسر مین برسر مقابلہ ہوا اور بہت کشت وخون کے ساتہہ اوسکو شکست دی بلکہ خود شہاب الدین مجروح شدید ہوکر بمشکل جانبر ہوا مگر اوس نے زیادہ تجربہ کاری سے اور شایستہ تر فوج لیکر پہر حملہ کیا اور پرتہوی راج نے پہر مقام ترروی قریب تہانیسر مقابلہ کیا بہت کشت وخون ہوا آخرکار ہندؤن کی شکست ہوئی اور راجہ قید ہوکر مارا گیا یہی آخری راجہ تہا جسکے ساتہہ ہندوستان سے ہنود کی حکومت جاتی رہی مسلمانون نے بڑہکر اجمیر پر قبضہ کیا باشندگان مین سے اکثر قتل کئے اور اکثر غلام بنائے اور اسطرح تباہ کرکے بہ تقرر خراج گران ملک راجہ متوفی کے ایک رشتہ دار کو سپرد کیا۔ مشہور ہے کہ پرتہوی راج کو شہاب الدین پکڑ لیگیا تہا لیکن تہوڑے دنون بعد چند کبیشر کی سفارش سے کہ وہ راجہ کا قدیمی مصاحب تہا اور گرفتار تہا بادشاہ کو راجہ کی تیراندازی کا فن ظاہر ہوا کہ آنکہین بند کرکے آواز پر تیر لگاتا ہے بادشاہ کو شوق پیدا ہوا انجام کار ایک روز پرتہوی راج کو جیلخانہ سے طلب کرکے تیر کمان دیا گیا کہ نشانہ لگاوے اوسوقت کبیشر نے ہندی شعر مین راجہ کو یاد دلایا کہ یہہ وقت حریف کے ماریکا ہے راجہ نے سلطان سے پوچہا کہ اجازت ہے سلطان نے کہا ہان بمجرد سماعت آواز راجہ نے بادشاہ کو تیر کا نشانہ بنایا تب اوسی کبیشر نے اول اوسیوقت راجہ کو قتل کیا پہر اپنے آپکو

ہلاک کیا تاکہ دشمن بےعزتی اور اذیت سے نہ ماریں۔

اوسی زمانہ مین قنوج مین راجہ جےچند کے بلند تیرے گر گئے اور جےچند کا برادرزادہ سیاجی وہان سے مفرور ہوکر مارواڑ مین پناہ پذیر ہوا اور مارواڑ مین راٹہوڑون کی سلطنت قایم کرکے اجمیر کو بہی اپنے تحت حکومت مین داخل کیا۔

जेचंद
सियाजी मारू

تہوڑے دنون مین جب شہاب الدین غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دلی کی حکومت بخشی تب اوسکی طرف سے سنہ ۵۹۱ھ ہجری مین سید حسین اجمیر کا قلعہ دار ہوا سنہ ۵۹۲ھ ہجری مین سید حسین راجپوتون کے ہاتہہ سے شبخون مین قتل ہوا کہ مزار اوسکا بنام درگاہ میران صاحب تارا گڈہ مین ہے سنہ ۵۹۳ھ ہجری مین قطب الدین ایبک نے پہر یورش کرکے اجمیر لے لیا۔ سنہ ۶۱۵ھ ہجری مین بعہد شمس الدین التمش احمد نامی ایک شخص اجمیر کا قلعہ دار مقرر ہوا علاو الدین خلجی کے عہد مین سنہ [illegible]ھ ہجری مین شاہین بیگ اجمیر کا حاکم تہا بعد ازان رانا کہمبو میواڑ کے راجہ نے اجمیر فتح کی مگر ماڈو و گڈہ کے رئیس محمود خلجی نے سنہ ۸۵۹ھ ہجری مین پہر چہوڑا لی۔ اوسکی طرف سے اول خواجہ نعمت اللہ مخاطب بہ سیف خان حاکم رہا اور بعد ازآن اپنے ولیعہد غیاث الدین کو جاگیر مین دیا اور غیاث الدین کیطرف سے سنہ [illegible]ھ ہجری مین ملو خان حاکم رہا اوسکے نام سے اجمیر مین ملو سرا ابتک مشہور ہے۔ جب خلجیون کی سلطنت ضعیف ہوئی مارواڑ کے راٹہور راجہ مالدیو نے سنہ [illegible]ھ مین اجمیر پر قبضہ کرلیا تاوقتیکہ اکبری سلطنت مغلیہ ہندستان مین قایم ومستحکم ہوئی مارواڑ مین شامل رہا۔ ہندوستان مین ہمایون کے وقت تک ملک کے انتظام کی کچہہ صورت نہ بندہی تہی۔ مگر جب اکبر تخت نشین ہوا تو اوسکی علو حوصلگی اور خوش اقبالی سے خود بخود انتظام ہوتا گیا۔ سنہ [illegible]ھ مین بلا جنگ وجدل

اور کسی کے مقابلہ آرائی کے اجمیر پر ہی اوسکا قبضہ ہوگیا اور ہر طرح کا عہد انتظام
ہوا اجمیر سلطنت کا ایک صوبہ تہا اور آئین اکبری کے بموجب میواڑ مارواڑ جے پور
وہاڑوتی اوسمین داخل تہے اور وہان کے رئیس اجمیر مین خراج ادا کیا کرتے تہے
بادشاہ اونکے علاقجات سے جاگیرین دیتا تہا الا اونکے خراج مین مجرا کرتا تہا اکبر نے
دور اندیشی سے راجپوتون مین رشتہ داری شروع کی اور معزز عہدون پر
راجپوتون کو ممتاز کیا تاکہ یہہ لوگ سلطنت کو اپنی تصور کرین چنانچہ اکثر یہہ بات
کام آئی لیکن فرمان روایان میواڑ نے یہہ دوامی بدنامی اور دنیوی طمع حاصل
نہ کی گو اپنے ملک کے اکثر حصون کو کہو بیٹہے اور چیتوڑ کی لڑائی مین بہت نقصان
اوٹہایا محمد شاہ تک اجمیر مغلیہ سلطنت کے قبضہ مین رہا لیکن جب حکومت مین ضعف
پیدا ہوا اجیت سنگہ والی جودہپور کو محمد شاہ کی طرف سے اجمیر کی صوبہ داری عطا
عنایت ہوئی اوسوقت سے برابر اجمیر جودہپور سے متعلق رہی ابتدا مین برائے نام
مطابعت شاہ دہلی کرتے تہے مگر جون جون سلطنت دہلی مین ضعف آتا گیا اجمیر مین
راٹہورون کی خودمختاری بڑہتی گئی جب راجہ رام سنگہ ولد ابہی سنگہ اور اوسکے
چچا بخت سنگہ کے درمیان تخت نشینی پر نزاع ہوا رام سنگہ نے جی آپا سیندہیہ
کو مقام اوجین سے اپنی امداد کے لئے بلایا اس عرصہ مین بخت سنگہ مر گیا اور بجے سنگہ
جو مارواڑ پر قابض ہو گیا تہا رام سنگہ اور سیندہیہ سے برسر مقابلہ آیا اس لڑائی
سے عرصہ تک طرفین کا نقصان کثیر ہوا جب رام سنگہ اور بجے سنگہ کے درمیان نفاق
ہوا اجمیر کے راجپوت تعلقہ دارون مین سے کہروہ اور مسودہ کے ٹہاکر رام سنگہ
کی طرف ہو گئے تہے۔ اور جیتارن کا ٹہاکر سنگہ ٹہاکر دیولیہ و شیر سنگہ ٹہاکر تانتوٹی وغیرہ

जैतारण

बांदेली

پرگنہ بہنائی کے تعلقہ دار مہاراجہ بجے سنگہ کے شامل ہوئے۔ چونکہ رام سنگہ نے
جیاجی راو سیندہیہ سے کمک منگائی تہی اسواسطے جب وہ پہونچی آپاجی کیطرف سے
پنڈت گوبند راؤ اور رام سنگہ کی طرف سے رام کرن پنچولی یعنی کایتہ تہا اجمیر مین
تعینات ہوئے۔ آپاجی مارواڑ کو گئے اور ناگور کا جسمین بجے سنگہ تہا محاصرہ کرلیا ڈیڑہ
برس تک وہان لڑائی رہی اجمیر مین گوبند راؤ نے عمدہ انتظام کیا اور تمام علاقہ مین
اوسکا رعب غالب ہوگیا یہان تک کہ خالصہ کے علاوہ تمام تعلقہ دارون نے باوجودیکہ
بعض مہاراجہ بجے سنگہ کیطرف تہے سرکاری حاصل ادا کیا سمت ۱۸۱۲ مین بجے سنگہ
کی دغابازی سے قتل ہوا رام سنگہ کو ہراس پیدا ہوا اور بمجبوری مہاراجہ بجے سنگہ
اور رام سنگہ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ناگور کا محاصرہ موقوف ہوا اب مہاراجہ
بجے سنگہ نے پرگنہ کہروہ مسعودہ و بہنائی رام سنگہ کو دیئے اور باقی علاقہ اجمیر مع
تعلقہ داران خود بہا مین جنکوجی دتوجی برادران آپاجی کو سپرد کئے سمت ۱۸۱۲ تک
رام کرن پنچولی اور گوبند راو پنڈت بدستور اجمیر مین اپنے اپنے علاقہ کے صوبہ دار
تہے لیکن سمت ۱۸۱۵ مین جب رام سنگہ ازبس ضعیف ہوکر جےپور کو چلا گیا گوبند راؤ نے
کہ نہایت عقیل تہا اور موقع دیکہہ رہا تہا رام کرن کو فی الفور نکال دیا اور خود تمام ملک
پر قابض ہوا پہر مہاراجہ بجے سنگہ نے باستحقاق وراثت رام سنگہ کے علاقہ کا دعوی
کرکے گوبند راو کے پاس پیغام بہیجا تو گوبند راو نے اوسکو تسلیم کرکے علاقہ جات کہروہ
مسعودہ و بہنائی سے اپنا دخل اوٹہاکر مہاراجہ صاحب کا تہانہ ٹانٹولی مین بٹہادیا
گوبند راو کا یہہ فعل کمال دانائی اور دوراندیشی کا تہا۔ اس علاقہ پر مہاراجہ بجے سنگہ
کا دخل سمت ۱۸۲۴ تک برابر رہا سمت ۱۸۱۸ مین بہاو پیشوائی بمقام پانی پت احمد شاہ درانی

जियाजी
नागोर
जनपुर

سے شکست کہائی اور مرہٹون کا رعب کم ہوا اس ملک مین بہی بدنظمی پیدا ہوئی تب مہاراجہ
بجے سنگہ نے اجمیر پر قبضہ کرنیکے ارادہ سے بالو جوتشی کو اجمیر کا صوبہ دار مقرر کرکے
روانہ کیا گوبندراو دار بس زیرک تہا فوراً قلعہ مین بند ہوا اور جوتشی کو دخل نہ دیا عرصہ
تک یہہ ہنگامہ رہا اس عرصہ مین دکہنیون کی فوج آئی اور جوتشی جودہ پور کو مفرور ہوا
سمت ۱۸۲۶ مین سنتو جی اجمیر کا صوبہ دار تہا اوس نے ایک باغ بیرون دروازہ
بنام مہاو جی سچین بنوا کر درگاہ مین نذر کیا اور ایک بازار بنام مہاد سنتو پورہ اوسکے
متصل آباد کیا تہا مگر بالا راو انگلیہ نے بنجبال لگا و مورچال شہر کے مسمار کردیا سمت ۱۸۴۴
مین مہاراجگان جودہپور و جیپور نے بالاتفاق بمقام تونگ مقابلہ کرکے مادہوراو
پر فتح پائی اور فوج کا ایک دستہ جودہپور سے اجمیر مین آیا اوس نے اجمیر پر قبضہ کیا
اور مرزا انور بیگ صوبہ دار کو نکالدیا اور سنگی دہنراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی
طرف سے مقرر ہوا اوس نے تین سال سمت ۱۸۴۶ تک اجمیر مین قبض و دخل رکہا
سمت ۱۸۴۷ مین پہر مادہوراو سیندہیہ نے ایک فوج شایستہ جمع کرکے بمقام پاٹن
مہاراجگان جیپور و جودہپور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی تب جیوادادا بخشی مرہٹون
کیطرف سے فوج کثیر لیکر اجمیر مین آیا اور سنگی دہنراج قلعہ مین بند ہوگیا بخشی مذکور نے
اجمیر مین تاراج کیا اور چہہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ رکہا کہ انجام کار سنگی دہنراج نے لاچار
ہوکر مخلصی چاہی چنانچہ وہ بلامزاحمت نکالدیا گیا تہا سمت ۱۸۴۸ مین شیواجی نانا صوبہ دار
ہوا یہہ شخص مرہٹون مین معزز تہا اوس نے اجمیر مین اچہا انتظام رکہا اور مگرہ کیطرف
توجہ کرکے علاقہ بیاور مین چند تہانجات مقرر کیے شیام گڈہ مین مستقل فوج رکہی اور
جو قلعہ تاراگڈہ پچہلے برسون مین مہاراجہ جودہ پور سے لیگئے تہے اونکو چشم نمائی کی جہت بخید

[illegible]
सन्तूजी
बालाराव इंगलिया
जीवादादा
शिवाजी नाना

شاہ پورہ والے سے تین لاکھ روپیہ اور ساور والے سے اڑتالیس ہزار روپیہ اور
دیگر تعلقہ داران سے سالانہ محصول لیا اور دیہات استمرار داران کے کل قلعات
کو منہدم کر دیا اور علاقہ بہنائی سے موضع رانا کوٹ کو علیحدہ کر کے خالصہ مین شامل
کیا تارا گڈھ مین جہالرا بنوایا اور بازار جدید احداث کرایا سمت ۱۸۵۴ مین —
بسوجی راو بہاو خلف سیواجی نانا نے اور دوسرے بہان راجہ بہنائی کو رہا کیا اور جملہ
علاقہ داران کی مالگذاری از سر نو بہ تخفیف و رعایت تجویز کر کے دوامی جمع بطور
استمرار مقرر کر دی رام بہاو تحصیلدار کو بھی بہنائی والون نے چہوڑ دیا مگر رانا کوٹ
بدستور خالصہ مین رہا — زان بعد مسٹر صاحب از طرف لوئی صاحب ولوئی صاحب
از طرف پیرن صاحب فرانسیس صوبہ دار اجمیر رہے سمت ۱۸۶۰ مین بالا راو انگلیہ
اجمیر کا صوبہ دار ہوا اوس نے عمدہ انتظام کیا اور پہاڑ کے نیچے قریب شہر بالا پورہ گانو
اپنے نام سے آباد کیا شہر کے گرد خندق کھدوا کر اوسکی پختہ دیوار بنوائی پانچ سال بالا راو
صوبہ دار رہا — بعد ازان ہیر تخان اور تانتیہ سیندہیہ اور بابو راو سیندہیہ یکے
بعد دیگرے سمت ۱۸۷۲ تک صوبہ دار رہے اور سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۸۱۸ء مین
اجمیر مین انگریزی جہنڈا بلند ہوا اجمیر مین جو عملداریان ہوئی ہین اونکی فہرست لکہی
جاتی ہے —

रानाकोट

विश्वपन. धवमाऊ

सिमध्व लोई पैरन

बालापुरा

हीरेखां तान्तया बापूराव

نمبر	نام سلطنت	ابتدا سنہ عیسوی کا	انتہائے سنہ عیسوی کا	تعداد مدت
۱	چوہان	سنہ ۱۶۵ء	سنہ ۱۱۹۳ء	۱۰۲۶
۲	پٹھان شاہان دہلی	سنہ ۱۱۹۳ء	سنہ ۱۴۴۳ء	۲۵۰
۳	شاہان مانڈو گڑھ مالوہ	سنہ ۱۴۴۲ء	سنہ ۱۵۳۱ء	۸۹
۴	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۵۳۲ء	سنہ ۱۵۴۹ء	۱۷
۵	سلطنت تیموریہ دہلی	سنہ ۱۵۵۰ء	سنہ ۱۷۱۹ء	۱۶۹
۶	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۲۰ء	سنہ ۱۷۵۵ء	۳۵
۷	مہاراجگان سیندھیہ	سنہ ۱۷۵۶ء	سنہ ۱۷۸۶ء	۳۰
۸	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۸۷ء	سنہ ۱۷۹۰ء	۳
۹	مہاراجگان سیندھیہ	سنہ ۱۷۹۱ء	سنہ ۱۸۱۸ء	۲۷
۱۰	سرکار دولتمدار انگریزی	سنہ ۱۸۱۸ء	سنہ ۱۸۸۷ء	۶۹

شہر اجمیر کو آباد ہوئے ۱۷۳۰ سال کا عرصہ ہوا ہے قدیم سے یہہ شہر راجپوتانہ کا صدر
سمجھا جاتا ہے ہندوستان کے بادشاہ راجپوتانہ کو اپنا تحت حکومت کرنے کیواسطے
اجمیر کا لینا مقدم سمجھتے رہے ہیں اور اسیطرح راجپوتانہ کے رئیسوں نے بھی
علی العموم اپنا حاکم و سرپرست اوسکو سمجھا ہے جو اجمیر پر قابض ہوا کیونکہ شہر وسط
راجپوتانہ میں واقع ہے پس جب سلطنت انگریزی نے دریائے جمنا سے عبور کیا
اونہیں خیالات کی پیروی سے اجمیر پر قبضہ کرنا لازم آیا اور اسوجہ سے بھی کہ
اجمیر سلطنت مغلیہ کا صوبہ تھا اور سرکار گردون وقار انگریزی کو اوس سلطنت کی
جانشینی حاصل ہوئی واجب ہوا کہ اجمیر ممالک برٹش انڈیا میں شامل کیا جاوے ۔

اسواسطے جب مہاراجہ سیندہیہ سے تعہد ہوکر یہہ ملک لیا گیا حکام انگریزی نے اونکا حکمنامہ بابار انخلاء اجمیر بنام باپوراو سیندہیہ صوبہ دار لکہا یا اور ایک دستہ فوج تحت جنرل اکٹرلونی صاحب ملقب بہ نصیر الدولہ بہادر رزیڈنٹ دہلی و کرنل نکسن صاحب بہادر اجمیر کو روانہ کیا کہ ۲۹- جون ۱۸۱۸ء کو اجمیر مین داخل ہوکر بیدار کے پہاڑ کے نیچے خیمہ زن ہوئے صوبہ دار کے پاس حکمنامہ بہیجا گیا اوس نے تعمیل نکی بلکہ بے اعتنائی سے در پردہ سامان مقابلہ آرائی کیا اسطرف سے بہی لڑائی کا بندوبست ہوا ہنوز نوبت محاربہ نہ پہونچی تہی کہ باپوراو نے انجام سوچکر شہر خالی کردیا اور مع عیال و اطفال و فوج گوالیار کو روانہ ہوا سرکار نے فوراً اپنا دخل کرلیا فوج کے قیام کے واسطے مابین بیراؤ نانڈلا میدان تجویز ہوکر ۲۰- نومبر ۱۸۱۸ء کو چہاونی کی اور نصیر الدولہ صاحب کے نام سے اوسکا نصیر آباد نام رکہا-

ابتدا مین ضلع اجمیر کیواسطے صرف ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوتے رہتے تہے اور اونکی تحت مین دو صدر امین دیوانی کے کام کے لئے رہتے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل ضلع کے ہر ایک کام کے نگران و ذمہ وار تہے اور کلکٹری و فوجداری کا کام خاص اونکے محکمہ مین انجام پاتا تہا اوس زمانہ مین مگرہ کا ضلع علیحدہ تہا اور وہاں علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنٹ تہے اور ہر دو اضلاع صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ کے ماتحت تہے - ۱۸۴۲ء مین ہر دو اضلاع شامل ہوکر کرنل ڈکسن صاحب کہ پیشتر مگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے کل ضلع کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور مگرہ مین ایک صاحب اسسٹنٹ اونکے تحت مین مقرر ہوئے ۱۸۴۳ء مین طامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ضلع کی ترقی و آبادی کو دیکہکر اور کرنل ڈکسن صاحب سے از بس خوش ہوکر اونکو ہر دو ضلع کا

کمشنر کیا اور اوسکے تحت مین ہر دو اضلاع کے واسطے ایک ایک اسسٹنٹ مقرر کیا
اس زمانہ مین اس ضلع کا تعلق ریزیڈنسی راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر بلا وساطت متعلق
بہ ممالک مغربی وشمالی ہوا ۱۸۵۷ء مین کرنل ڈکسن صاحب کے انتقال کے بعد حاکم
ضلع ملقب بہ ڈپٹی کمشنر رہے اور اونکے تحت مین دو اسسٹنٹ اور دو صدر امین
رکھے گئے حال مین چند سال سے پھر ضلع ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق ہوگیا کہ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل اس ضلع کے چیف کمشنر ہین اور اونکے تحت مین کمشنر و ڈپٹی کمشنر
و اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین۔
اس ضلع مین جو صاحبان سپرنٹنڈنٹ و کمشنر و ڈپٹی کمشنر حاکم اول ہوئے ہین اونکی
فہرست یہ ہے۔

نمبر	نام حاکم	ابتدا	انتہا	تعداد مدت	کیفیت
۱	کرنل ٹامسن صاحب	۱۹ جون ۱۸۱۸ء	۳۰ جولائی ۱۸۱۸ء	۴۱ یوم	
۲	ولڈر صاحب	۲۹ جولائی ۱۸۱۸ء	۱۷ دسمبر ۱۸۲۴ء	۶ سال ۳ یوم	
۳	میڈلٹن صاحب	۲۲ اپریل ۱۸۲۵ء	۱۱ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۲ سال ۵ ماہ	
۴	کوینڈش صاحب	۲۲ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۱۲ اکتوبر ۱۸۳۱ء	۴ سال	
۵	لوک صاحب	۲۸ نومبر ۱۸۳۱ء	یکم جولائی ۱۸۳۲ء	۶ ماہ	
۶	میجر الکزنڈر سپیئر صاحب	۳ جولائی ۱۸۳۲ء	۱۴ اپریل ۱۸۳۴ء	ایک سال ۹ ماہ	
۷	ایڈمنسٹن صاحب	۱۷ اپریل ۱۸۳۴ء	۲۰ جون ۱۸۳۶ء	دو سال ۲ ماہ	
۸	ٹریولین صاحب	یکم جولائی ۱۸۳۶ء	۷ جولائی ۱۸۳۷ء	ایک سال ۶ یوم	
۹	میکناٹن صاحب	۲ جولائی ۱۸۳۷ء	۱۰ اکتوبر ۱۸۴۲ء	۳ سال ۳ ماہ ۸ یوم	نہایت خوش اخلاق تھے اور ہندوستانی وضع کو بہت پسند کرتے تھے

نمبر	نام حاکم	ابتدا	لغایت	تعداد مدت	کیفیت
۱۰	کرنل ڈکسن صاحب	۱۷ فروری ۱۸۵۴ء	جولائی ۱۸۵۵ء	۱ سال ۵ ماہ	نہایت خوش اخلاق تھے ان کی تعریف اور کارگذاری لکھنے کو ایک دفتر چاہیے۔
۱۱	سر ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بطور عارضی کام کیا۔				
۱۲	لائڈ صاحب	•	•	•	
۱۳	کپتان بروک صاحب	•	•	•	
۱۴	ڈیوڈسن صاحب	•	•	•	
۱۵	میجر رپٹن صاحب	•	•	•	

فہرست دربار ہا جو اجمیر میں منعقد ہوئے ہیں

اوّل۔ بتاریخ ۳۔ جنوری ۱۸۲۳ء باجلاس جنرل اکٹرلونی صاحب نصیر الدولہ۔

دوم۔ بتاریخ ۱۶۔ نومبر ۱۸۲۶ء باجلاس سر تھیوفلس میٹکاف صاحب۔

سیوم۔ بتاریخ ۱۷۔ جنوری ۱۸۳۲ء باجلاس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند۔

چہارم۔ بتاریخ ۲۔ دسمبر ۱۸۴۲ء باجلاس مسٹر ٹامسن صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی۔

پنجم۔ سنہ ۱۸۷۰ء باجلاس لارڈ میو صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند۔

ششم۔ بتاریخ ۵۔ نومبر ۱۸۷۸ء باجلاس کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر۔

ہفتم۔ بتاریخ ۲۱۔ جون ۱۸۸۳ء باجلاس کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر

بست ہشتم ۔ بتاریخ ۲۰۔ مارچ ۱۸۸۰ء باجلاس مسٹر لیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر ۔

فی زمانہ سنہ ۱۸۷۱ء سے مسٹر ولزلی سانڈرس صاحب بہادر اجمیر کے کمشنر ہین اونکی خوش مزاجی ورعایا پروری وعدل گستری حد وپایان سے باہر ہے چونکہ یہہ ضلع ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی سے علیحدہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان واقع ہو اسواسطے یہان علاوہ کام عہدہ کمشنری کے کہ دیگر قسمتون مین ہوتا ہے صاحب ممدوح کو صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام اور مفوض ہے ۔

انسپکٹری جنرل پولیس ۔ ڈائرکٹری سررشتہ تعلیم ۔

اختیارات سشن جج مقدمات وقوعی ریل علاقہ ریاستون کے ۔

محکمہ جنگل وغیرہ ۔

صاحب ممدوح المناقب کے عہد مین علاوہ عام فائدون کے جو رعایا کو حاصل ہوئے امور مفصلہ ذیل سے مخصوص فائدہ پہونچا ہے ۔

تعلقہ داران کا استمرار دار ہونے سے عزت دوامی حاصل کرنا ۔

انتظام قرضہ رئیسان وجاگیرداران ۔

علاقہ جات استمرارداران کا قایم وبرقرار رہنا ۔

بیر اور رجالیہ اور راجوسی اور ربلاڈ کے عظیم الشان تالابون کا تیار ہونا ۔

اجمیر مین بیرنج اسکول جاری ہونا ۔

بہومیون کا نقصان مال کے معاوضہ سے بری الذمہ ہونا ۔

ضلع اجمیر کی ترمیم بند وبست کا نہایت خوبصورتی اور رعایا پسندی سے ختم ہونا۔
عام تجارت کو رونق اور پشکر کے میلہ مین ترقی اور انعام کا تقسیم ہونا۔
دفتر ضلع پچاس سالہ کا ازسر نو ترتیب پانا۔
راجگڑھ کے مفقود الخبر خاندان کو ازسر نو ریاست و جاگیر عطا ہوکر تمام راجپوتانہ مین خوشی ہونا۔
عام سڑکون اور خصوص پشکر کے دشوار گذار راستہ کا پختہ تیار ہونا۔
ضلع مین انتظام ذیلداری کا ہونا اور ذیلدارون کو خلعت ملنا۔
نمبرداران کو حقوق پچوترہ اور دستار عطا کرنا۔
شہر اجمیر بمبی سے ستو و نیچ ہوکر ۶۷۰ میل ہے دہلی سے مغرب مین ۲۵۸ میل کلکتہ سے شمال مغرب مین براستہ الہ آباد ۱۰۲۹ ہے اور اس شہر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندون کے ہے۔

پشکر یا پوہکر یہہ قصبہ پہاڑون کے احاطہ کے اندر نشیب کی سیراب زمین پر ہے اور پشکر تالاب کے کنارہ پر کہ اس تالاب کو برہمن لوگ کل ہندوستان کے متبرک مقامات سے فایق سمجھتے ہین واقع ہے اوسکے گرد نواح کا نقشہ بہت دلچسپ ہے قصبہ کے ہرطرف ریت کے ٹیلے ہین اون مین ہندوستان کے اکثر راجہ اور امیرون کے مندر و مکانات متبرک بنے ہوئے ہین ان مین سب سے بڑا برہما کا مندر ہے جسکو ٹوڈ صاحب نے لکہا ہے کہ ہندوستان مین واحد خدا کی پرستش گاہ مین نے صرف یہی ایک مقام دیکہا ہے اور یہہ بہی عجیب ہے کہ اوسکے کنکہر پر مثل انگریزی گرجا کے صلیب لگا ہوا ہے۔ اس مندر کو گوکل پاک نامی دولتمند مرہٹہ نے

पुष्कर
पोहकर
गोकल

کو سیندھیہ کا وزیر تہا - باوجودیکہ مصالحہ قریب تہا اور رمز دوری بہی لگت ڈیڑہ لاکہہ
روپیہ خرچ کرکے تعمیر کرایا تہا تالاب کے پانی پر زینون یعنی گہاٹون سے اوترکر جاتے ہین
اور پورنماشی اشنان کیواسطے یہہ کاون ہے اوس روز لوگ دور دور سے آتے
ہین کاتک کی پورنماشی سب سے افضل سمجہی جاتی ہے اوس روز بڑا میلہ ہوتا ہے

पर्वी

اس میلہ مین گہوڑا اونٹ بیل اور دیگر مال تجارت بہت فروخت ہوتا ہے تالاب کہدا
ہوا ہے ناگ ور کے کسی راجہ نے چشمہ کا پانی جمع ہونے کیواسطے کہدایا تہا وہ چشمہ اسمین
آتا ہے اور فاضل پانی لونی وسرستی ندیون مین ہوکر نکل جاتا ہے تالاب بیضوی شکل

गांघोर

کا ہے اور اوسکا احاطہ ایک میل سے زیادہ ہے پانی عمیق ہے اور کبہی خشک نہین
ہوتا - اسمین مگرمچہہ بہت رہتے ہین اعتقاد ہنود سے اونکو ستانا ممنوع ہے -
اس تالاب کے کنارہ پر جو گہاٹ و مندر ہین اونکی مختصر تفصیل لکہی جاتی ہے -
راج گہاٹ مشہور مان مندر مہاراجہ مان سنگہہ جے پور والہ کا بنوایا ہوا تخمیناً تین لاکہہ

राजघाट

روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اس گہاٹ پر بہاری جی کا مندر ہے کہ مہاراجہ جگت
سنگہہ کی رانی نے بصرف دو لاکہہ روپیہ تیار کرایا تہا -
پنچ پیر گہاٹ پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے اوسپر گوڑ راجہ کی بنائی ہوئی حویلی ہے

पंचपीरघाट

کسی مسلمان پیر کا مزار ہے اس سبب سے پنچ پیر کا گہاٹ کہلاتا ہے -
کوٹ تیرتہہ کا گہاٹ یہان کوٹیشر مہادیو کا مندر ہے اور روایت ہے کہ برہمانے

कोटेश्वर

یہان کروڑ تیرتہون کا جل جمع کیا تہا اس سبب سے کوٹ تیرتہہ گہاٹ کہلاتا ہے
یہہ گہاٹ دولت راو سیندہیہ کا بنایا ہوا ہے -
شیو گہاٹ پر گوبر کیشر مہادیو کا مندر ہے -

गोबरेश्वर

۵ اندر گھاٹ پر اندر کی مورت ہے بخشی سندر لال کایتھہ جے پور والے نے بنوایا تھا

۶ چندر گھاٹ پر چندرمان کا مندر ہے شیام لال کایتھہ جے پور کے بخشی نے بنوایا تھا

۷ بنسی گھاٹ اجمیر کے بنسی لال کایتھہ نے بنوایا تھا۔

۸ اہلیہ بائی خاندان ہلکر کے کنج۔

۹ گنیش جی کا مندر۔

۱۰ رگھناتھ جی کا مندر۔

۱۱ مرلی منوہر جی کا مندر۔

۱۲ نرسنگ جی کا مندر واقع نرسنگ گھاٹ۔

۱۳ بسرام گھاٹ مع مندر مہادیو تعمیر کردہ ہندو راو مرہٹہ۔

۱۴ گھاٹ راجہ بہادر۔

۱۵ بدری گھاٹ۔

۱۶ رگھناتھ گھاٹ۔

۱۷ رام گھاٹ۔

۱۸ گھاٹ رائے مکند کایتھہ ساکن نارنول۔

۱۹ رام گھاٹ مع مندر راجیشر

۲۰ گھاٹ ناظر سالگرام جودہ پور۔

۲۱ کنو گھاٹ و کنج مہاراجہ صاحب بہرت پور۔

۲۲ جگ گھاٹ۔

۲۳ چہینک گھاٹ۔

گہاٹ گوبردہنکا۔

ہاتہیون کا گہاٹ مہاراجہ صاحب بوندی کا بنوایا ہوا۔

برہمہ گہاٹ۔

ساوتری گہاٹ تعمیر کردہ ٹہاکر کا کا علاقہ جودہپور۔

گہاٹ پرسرام۔

سپت رشی کا گہاٹ مع مندر کرنی ماتا۔

سروپ گہاٹ۔

بلب گہاٹ۔

گہاٹ راجہ جودہپور۔

انکے علاوہ چہوٹے چہوٹے گہاٹ اور مندر بہت ہین۔

قصبہ پشکر مین آبادی بہت ہے اور وہان کے باغون کے انگور کل ہندوستان مین بہترین اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ ہوتے ہین یہہ قصبہ اجمیر سے ۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ — ۳۰ طول بلد شرقی ۷۴ — ۴۲ پر واقع ہے۔

نصیرآباد کی چہاونی شہر اجمیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین بڑے میدان پر جسکے شمال مغرب مین پہاڑ ہین اور دیگر اطراف مین حد نظر تک پہاڑ نہین واقع ہے جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے ابتداء عملداری سرکار انگریزی مین بحکم جنرل اکٹرلونی صاحب بہادر نصیرالدولہ بنائے گئے تہے اسواسطے اسکا نام نصیرآباد رکہا گیا ہے۔

یہان کی زمین اگرچہ ناقابل زراعت اور بے درخت ہے مگر تندرستی کیواسطے

بہت مفید ہے کہ آب و ہوا کی رو سے یہہ چہاونی کل ہندوستان مین سب سے
بہتر سمجھی جاتی ہے البتہ گرمی زیادہ ہوتی ہے یعنی جولائی مین ۹۱ درجہ سے ۱۰۲
درجہ تک پہونچ جاتی ہے اور سالتمام کی اوسط گرمی ۷۶ درجہ ہے۔ چہاونی بہت
وسیع و فراخ ہے اور بازار باقاعدہ سیدہا عمودوار متقاطع تالاب اور کوئے
بہت ہین مگر پانی شور ہے میوہ دار درخت بالکل نہین ہوتا ہے مگر ترکاریان
بافراط ہین عمارتی لکڑی بہت گران و نایاب ہے اور دریاو تجارتی شہرون
سے دور ہونے کے سبب سے انگریزی چیزین گران ملتی ہین۔
جیکومنٹ صاحب نے ۱۸۳۲ع مین دیکہا تب وہان تین پیادون کی رجمنٹین اور
دو سوارون کی رجمنٹین اور دو توپخانہ اور سیپرس و ماینرس بقدر تناسبہ
اور ساٹہہ انگریز تہے ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ اس مجمع سے زیادہ صاحب علم
اور مہمان نواز صحبت مجہکو ہندوستان مین کبہی نہین ملی ہے یہہ چہاونی راجپوتانہ
کے فیلڈ فورس یعنی میدانی فوج کا ہیڈ کوارٹرس یعنی مسکن مقام ہے۔
سطح سمندر سے ۱۴۴۶ فیٹ بلند دہلی سے ۲۴۳ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے
۲۲۲ میل مغرب مین ساگر سے ۲۵۰ میل شمال مغرب مین نیمچ سے ۱۴۴ میل شمال مین کلکتہ
سے ۱۰۵۱ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ
۵۰ دقیقہ پہ واقع ہے۔
نیا نگر یہہ قصبہ علاقہ میرواڑہ مین نصیرآباد اور بیاور کے راستہ پر نصیرآباد
سے ۳۱ میل جنوب مغرب مین عرض بلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد ۷۴ درجہ ۵ دقیقہ
پر واقع ہے پختہ شہرپناہ اور بازار کشادہ اور باقاعدہ ہین اور تجارت بہت ہے

جیکومنٹ
سپرس
ہیبر
فیلڈ
ہیڈکوارٹرس

اس قصبہ کو کرنل ڈکسن صاحب کمشنر اجمیر نے آباد کیا تھا۔

بیاور علاقہ میرواڑہ مین چہاونی نصیرآباد سے ۳۲ میل جنوب مغرب مین ایک وسیع گہاٹ کے اندر واقع ہے وہان میرون کی ایک ہزار جوانون کی پلٹن رہتی ہے عمدہ عمارتون مین جیلخانہ ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲۶ دقیقہ۔

بہنای یا بنای بہنای کا قلعہ اور قصبہ نصیرآباد سے بوندی کے راستہ پر نصیرآباد سے ۲۰ میل جنوب مین اور بوندی سے ۷۰ میل شمال مغرب مین واقع ہین۔ یہہ قلعہ بلند کہڑے غاردار پہاڑ کی چوٹی پہ بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ یہان ایک راجہ راٹہوڑ خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے مگر بتحت حکومت سرکار انگریزی ہے کہ حال مفصل اوسکا ضلع کے رئیسون کی تفصیل مین لکہا جاوے گا۔ ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ قصبہ بہت بڑا ہے اوسمین دو عمدہ مندر ہین پرگنہ مین ۹۳ دیہات ہین اور ۲۴۷۳۲ کی آبادی ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ۔

مسعودہ یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے ۲۰۵۹۹ باشندون کی پرگنہ مین آبادی ہے شہر اجمیر سے ۳۰ میل جنوب مین واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۳۵ دقیقہ۔

کیکڑی یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے قصبہ مین ۴۰۲۵ کی آبادی ہے بازار کشادہ اور شہرپناہ ہے اجمیر سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین اجمیر و بوندی کی سڑک پر واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۲۰ دقیقہ

سری نگر راستہ اجمیر و ٹونک پر اجمیر سے ١٠ امیل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ٢٦ درجہ ٢٧ دقیقہ طول بلد مشرقی ٧٤ درجہ ٥٢ دقیقہ۔

فہرست روساء ضلع اجمیر

راجہ دیوی سنگہ صاحب خلف چتر سنگہ صاحب راجپوت گوڑ جاگیر دار راجگڈہ و کوٹہاج۔

شیخ المشایخ دیوان غیاث الدین علیخان صاحب خلف دیوان سراج الدین علیخان صاحب سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اس علاقہ کے اہل اسلام مین انکی عزت و بزرگی اول درجہ پر ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رکہتے ہین۔

نواب عبدالکریم خان صاحب خلف عنایت اللہ خان صاحب پٹہان عہد بادشاہی سے معزز ہین اور اب چہہ گانو کی جاگیر رکہتے ہین۔

راجہ بلونت سنگہ صاحب و راجہ بختاور سنگہ صاحب مہاراج کشن گڈہ کے خاندان مین ہین ان کے بزرگ روپ نگر کے رئیس تہے مگر وہ تو ریاست کشنگڈہ مین شامل ہوگیا مرہٹون کے وقت سے گنگوانہ وار نٹرہ و مگرہ کے جاگیردار ہین۔

میر عنایت اللہ شاہ خواجہ مودود چشتی کی اولاد مین ہین اور سجادہ نشین ہین محمد شاہ کے وقت مین جاگیر ملی تہی کہ اب تک ہے اور سیوم درجہ کے آنریری مجسٹریٹ ہین۔

میر نظام علی صاحب کا خاندان اصل مین متوطن کشنگڈہ تہا رشتہ داری خاندان نواب عبدالکریم خانصاحب کی وجہہ سے جاگیر حاصل ہوئی اور بود و باش

اجمیر کی اختیار کی ۔

ٹھاکر گلاب سنگھ راجپوت گوڑ راجگان راجگڑھ کے خاندان سے ہین اور موضع انگلیا دار
کے باشندہ اور رار جن پورہ کے جاگیر دار ہین ۔

شالگرام صاحب جوتشی قدیم باشندہ جودھ پور عملداری مرہٹہ مین یہان آکر جاگیر انگلیا دام
پائی تہی تب سے یہان رہتے ہین ۔

گسائین گوکل پوری صاحب عملداری مرہٹہ سے جاگیر دار ہین ۔

رائے سیٹھہ چاندمل صاحب اوسوال اصل مین خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور
سے راٹھوڑ راجپوت ہین مگر جین دہرم اختیار کر لینے سے سیٹھہ کہلاتے ہین بہت
معزز و دولتمند ہین انکے خاندان کا حال پنڈت مہاراج کشن صاحب نے تاریخ اجمیر
مین بہت مفصل لکہا ہے ۔

رائے سیٹھہ سمیرمل صاحب اوسوال اصل مین راجپوت چوہان خاندان سے ہین
اوسیطرح جین دہرم کے سبب سے سیٹھہ کہلاتے ہین بہت معزز اور دولتمند ہین
قاضی امیر الدین صاحب و شفیع الدین صاحب خواجہ صاحب کی اولاد مین بہت
معزز ہین ۔

میر حفیظ علی صاحب و میر وزیر علی صاحب و میر محمد حسین صاحب خادمان درگاہ و جاگیر دار
ہین ۔

نواب عبد اللہ خان صاحب خلف حاجی محمد خان صاحب پٹھان اصل باشندہ نواح
کابل و پشاور کے ہین منشی حاجی محمد خانصاحب نے جنرل جارج لارنس صاحب کے ساتھہ
کابل کی لڑائی مین بڑی رفاقت کی تہی اور اونکے ساتھہ اس ملک مین آکر فوجی بخشی

راجپوتانہ بہیجے گئے تہے اخیر مین راج جودہپور کے دیوان ہوکر نوابی کا خطاب پایا اور ۱۰۔ نومبر ۱۸۹۰ء کو بہ پشکر کے میلہ مین کسی دشمن کے ہاتہہ سے قتل ہوئے انکے سوا

(۱۵) شیخ عبدالوہاب صاحب۔

(۱۶) میر امام علی صاحب معروف بپیرجی۔

(۱۷) سیٹہہ سوبہاگ مل صاحب۔

(۱۸) سیٹہہ فتح مل صاحب۔

(۱۹) سیٹہہ موہن لال صاحب۔

(۲۰) ٹہاکر ہرناتہہ سنگہ صاحب۔

(۲۱) مہتہ رتن سنگہ صاحب۔

(۲۲) سیٹہہ رام چندر صاحب۔

(۲۳) سیٹہہ صاحب چند صاحب۔

اس ضلع کے معزز رئیس وجاگیردار اور بعض اون مین سے اونریری مجسٹریٹ ہین

مگرہ میرواڑہ کی تاریخ

مگرہ میرواڑہ وہ ملک ہے جسمین اب بیاور و ٹوڈگڑہ کی تحصیلین ہین مگرہ اور میرواڑہ دونون لفظ پہاڑ کے معنی رکہتے ہین یعنی مگرہ تو خود بمعنی پہاڑ ہے اور میر سنسکرت مین پہاڑ کو کہتے ہین اس وجہہ سے اس پہاڑی سرزمین کے باشندے میر کہلاتی ہین اور اون کی بود و باش کا ملک میرواڑہ نام سے مشہور ہے۔ پرتہی راج سے پیشتر اس ملک مین متفرق اقوام کے لوگ آباد تہے اون مین گوجر بکثرت تہے۔

پرتھی راج کی اولاد مین بیشہ خورشت کے شکست سے جودہ اور لاکہن دو شخص پیدا ہوگئے تہے
جب پرتہی راج کی سلطنت ختم ہوکر اہل اسلام کے متواتر حملون اور کشت و خون سے
ہندوستان مین امن نہ رہا جودہا اور لاکہن کی اولاد نے اس دشوار گذار کوہستان
کو اپنا جاے پناہ قرار دیا اور جسقدر زیادہ ہوتی گئی ملک مین پہیلتی گئی اور چونکہ راجہ
کے خاندان سے تہی باشندگان کو محکوم اور مطیع کرتی رہی کہ آخر کار تمام ملک پر
مسلط ہوئی۔ سلطنت مغلیہ کا بہی اس ملک مین انتظام نہوا کیونکہ حکومت شاہی کی
کوئی نشانی پائی نہین جاتی اوس زمانہ کی نہ کوئی عمارت ہے نہ کسی کے پاس عطیہ شاہی
جاگیر ہے مثل قانون گویان وغیرہ کوئی قدیم عہدہ دار ہے مگر ہان ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب
کسی طرف سے کسی فوج نے حملہ کیا اوسوقت اطاعت کرلی اور پہر متمرد ہوگئے اور
ملک ویران تہا کسی بادشاہ کو بہی اوسکے لینے اور خرچ کثیر اوسکے انتظام کے لئے گوارا
کرنے کی خواہش نہوئی اور یہہ لوگ اکثر گہاٹون سے نکلکر اور گرد نواح کے ملک
مین لوٹ مار کرکے ان پہاڑون مین پوشیدہ گذران کرتے رہے۔

اسیطرح جب مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری اجمیر مین ہوئی تب
بہی مگرہ محکوم و خراج گذار نہوا صرف اسقدر ہوا کہ جب جہانتک راج میواڑ کی فوج
نے دخل کیا اور وہین موجود رہی تب تک اونکا مقبوضہ ملک سمجہا گیا اور جب تک راج
مارواڑ کی فوج یہان رہی تب تک وہان اونکی عملداری متصور ہوئی۔ جب فوج
واپس گئی خود مختار ہوگئی اسیطرح جب راجگان راجگڈہ نے توجہ کی شام گڈہ وغیرہ
دیہات تحصیل بیاور اونکے تحت مین رہی مگر چونکہ اونہون نے شام گڈہ مین مستحکم
قلعہ بنایا تہا راجگان مارواڑ و میواڑ کی نسبت اونکا حاکمانہ تسلط زیادہ رہا مگر جب

گوڑکر دور ہوئے وہ لوگ پہر خود سر ہو گئے - اونکے بعد اس علاقہ پر مسعودہ کے ٹہاکر نے جو قریب تہا زور دیا تو وہ قابض ہوا چنانچہ قلعہ گوڑون پر ٹہاکر مسعودہ کا ابتک قبضہ ہے تاہم وے اطاعت سے منحرف رہا کرتے تہے -

جب ۱۸۱۸ء مین اجمیر مین انگریزی عملداری آئی تو ولڈر صاحب نے مگرہ کے معزز اور سرگروہ آدمیون کو اجمیر مین بلاکر تسلی و تشفی دی اور امن و امان رکہنے کی فہمایش کی مگروہ باز نہ آئے تب سرکار کو واجب و مناسب نظر آیا کہ ان قزاقون کو سزا دین اسلئے کرنل ٹوڈ صاحب نے اول مگرہ پر حملہ کرکے بمقام برساواڑہ قلعہ بنایا اور بالگوبند جمعدار ڈلی اور رام رتن چوبدار کو وہان کا قلعہ دار مقرر کیا علی ہذا برار مین قلعہ تعمیر کرکے تہانہ مقرر کیا برساواڑہ کا قلعہ اسیوجہہ سے ٹوڈگڑہ مشہور ہے لیکن چونکہ مہاراجگان میواڑ و مارواڑ کے یہان کبہی کبہی عملداری ہوئی تہی اونہون نے اس ملک کے اجزا اعظم پر دعوی کیا اور سرکار نے بلا تامل و خلاف مصلحت اونکے دعوی کو تسلیم کرلیا اسواسطے چند دیہات پر انتظام انگریزی رہا اور باقی مین میواڑ و مارواڑ کی ریاستون کا تین علیحدہ سرکارون کی عملداری سے انواع قباحتین پیدا ہوئین وحشی صفت باشندون نے پہر سرکشی کی میرون کی حکومت کا دعوی کرنا سہل تہا مگر اونکو محکوم کرنا بہت مشکل تہا بغیر ایک زبردست سرکار مثل سرکار انگریزی کے اونکا مطیع ہونا غیر ممکن تہا ریاستون سے اونکا کچہہ انتظام نہوسکا آخرکار اونکا ایک گروہ اپنی قدیم عادت کے بموجب چہاونی نصیرآباد سے مویشی گہیر لیگیا اور گرد نواح کے ملک مین بدستور غارتگری شروع کی تب سرکار کو اونکے قرار واقعی انتظام پر توجہ ہوئی - ۱۸۲۱ء مین تین طرف سے مگرہ مین فوج داخل ہوئی - ایک مسعودہ کی طرف سے - دوسری کہروہ کی طرف سے - تیسری

बरसाव

बरार

ٹوڈگڈہ سے ۔ چونکہ مسودہ کا تھا کہ بھی اونکی زیادتی سے عاجز تھا اوس نے سرکار کی
مدد کی ۔ جون ہی توپ چلی اور قتل شروع ہوا ان بدمعاشون کو سرکاری فوج
کے مقابلہ کی تاب کہان تھی فوراً اطاعت پذیر ہوگئے ۔ ایک دفعہ پھر بھی سرکار نے
رؤساء مارواڑ و میواڑ سے تحریک کی کہ اگر اس ملک کو اپنا سمجھتے ہین تو انتظام کامل
کرنے کے کفیل ہون مگر اونمین اتنی طاقت کہان تھی پندرہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ
خرچ کا سرکار انگریزی کو دینا قبول کرکے انتظام سے سبکدوش ہوئے ۔

اگرچہ مہارانا صاحب اودے پور اس بندوبست سے ناراض تھے مگر مجبوراً دہون
نے پرگنات ٹوڈگڈہ سارو تھہ و دیوآیر جنکے دیہات کی تفصیل آیندہ لکھی جاویگی
دس برس کیواسطے سرکار انگریزی مین مفوض کئے اگرچہ انتظام ملک مین سرکار انگریزی
کا زیادہ خرچ ہوا مگر اونکی ناراضگی کے خیال سے سرکار نے افزونی خرچ کا مطالبہ نکیا
اس قرارداد پر راج میواڑ سے کوئی عہدنامہ منضبط ہوا نہین معلوم ہوتا ہے ۔

دربار مارواڑ سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل دیہات پرگنہ چانگ و کوٹ کرانہ آٹھ
سال کیواسطے مفوض ہوئے ۔

इस्तावर

عہدنامہ دربار مارواڑ بابت دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ

اگرچہ دربار کو باطمینان کلی معلوم ہے کہ میرواڑہ مین پولیس کی جمعیت مستعد رکھکر
وہان کی کل وارداتون کے جوابدہ ہوسکتے ہین مگر سرکار انگریزی کو خوش رکھنے کی ہمیشہ
خواہش ہے اور اونکو اوس ملک کے عمدہ انتظام کیواسطے اپنا شستہ جاری کرنا منظور
ہے اسلئے حسب ایما مسٹر وائلڈر صاحب جو فوج اس مراد سے بھرتی ہوتی ہے اوسکے

مصارف کیواسطے آٹھہ برس تک پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ادا کرتے رہین گے اور
دیہات جانک دچیتاڑ خالصہ مارواڑ جنمین سرکشان کیواسطے فوج انگریزی متعین
ہوئی تہی اور راج سے اوس فوج کی امداد مین ٹہاکر متعین ہوئے تہے میعاد مذکورہ
بالا کیواسطے سپرد کئے جاوین گے مگر آمدنی کا حساب لینے کیواسطے اس سرکار کا ایک
مختار رہنے کی اجازت ہو اور جسقدر تحصیل ہو اوسمین زر مندرجہ بالا محسوب ہو۔
اختتام میعاد پر اداے زر مذکور موقوف کیا جاویگا اور دیہات واپس لئے
جاوینگے مورخہ ۴۔ رجب ۱۲۳۹ ہجری۔
دستخط بیاس صورت رام۔ جواب بانجانب صاحب پولٹیکل ایجنٹ دیہات میرواڑہ متعلق
مارواڑ سے کہ مفوض ہوئے ہین جو تحصیل ہوگی پندرہ ہزار روپیہ مین محسوب ہوگی
اور آٹھہ برس کے بعد دیہات پہر اہلکاران راج مارواڑ کو سپرد کر دئے جاوین
گے اور مطالبہ موقوف ہوگا مورخہ ۵۔ مارچ ۱۸۲۴ع مطابق پہاگن شدی ۵ سنہ ۱۸۸۰
دستخط صاحب پولٹیکل ایجنٹ اسیطرح مسعودہ اور کہروہ کے ٹہاکرون نے بعض
دیہات کے نصف اور بعض کی چہارم آمدنی اخراجات انتظام کیواسطے دینا
منظور کرکے دیہات مذکور سرکار انگریزی کے حوالے کئے۔
سرکار نے اپنی حکومت مستحکم کی کرنل ہال صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور بیاور
مین پوربیون کی پلٹن متعین ہو کر مختصر چہاونی ڈالی گئی و ٹوڈگڈہ و ساروٹ و بیاور
مین تحصیلین اور جابجا تہانجات مقرر کئے گئے۔ ابہی چہہ مہینے نہین گذرے تہے
کہ جہاک مین تہانہ دار مع چند سپاہیون کے قتل ہوا اور موضع لوروا مین جو سرکاری
چپراسی تعینات تہا مارا گیا کہتے ہین کہ اس مفسدہ کی بنیاد تہانہ کے کسی سپاہی کی

بدچلنی سے تھی کہ باعث اشتعال طبع ہوئی پھر تو تمام گرد مین فساد ہوگیا مگر جلد ہی چند
مقامات پر سرکوبی کرنے سے فرو ہوگیا بھوپ جی ہتون کا خان کہ مفسدون کا سرگروہ
تھا قتل ہوا اور اوسکا بیٹا لکھا خان گرفتار ہوکر دایم الحبس کیا گیا - بیشتر فوج کی چھاونی
تو دچانک کے نیچے تھی اس مفسدہ مین خوف رہا کہ شاید بدمعاش بلندی سے نقصان
پہونچاوین مفسدہ فرو ہونے کے بعد ہال صاحب نے دوسری جگہہ چھاونی مقرر کی
اور پلٹن مین جو جگہہ خالی ہوتی گئی اوسپر میر لوگ باشندگان ملک بھرتی ہونے
لگے کہ اخیر مین کل پلٹن میرون کی ہوگئی اس ذریعہ سے جو لوگ مشہور غارتگر و ڈاکو
تھے صاحب فن و معتمد و ہوشیار سپاہی ہوگئے اور اونکے ساتھہ کل ملک کے لوگ
محنت پیشہ اور صلح شعار ہوگئے باشندگان ملک نے غارتگری و چوری ترک کرکے
زراعت و تجارت و نوکری اختیار کرلی اور ہال صاحب و ڈکسن صاحب کی کوشش و
توجہ سے ملک مین بڑی رونق و ترقی ہوئی اور آمدنی مین بھی بہت اضافہ ہوا ہال صاحب
اس ملک مین چودہ برس تک بڑی نیکنامی سے رہے ہین -
اس عرصہ مین دیہات مفوضہ دربار میواڑ کی میعاد منقضی ہوئی تو مہارانا صاحب
نے ترقی ملک سے بہت خوش اور آمدنی سے متمتع ہوکر سنہ ۱۸۳۲ء مین عہدنامہ ذیل
از سر نو منضبط کیا -

عہدنامہ دربار میواڑ بابت دیہات میرواڑہ علاقہ میواڑ

قرارداد مابین لفٹننٹ کرنل لوکٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ منجانب
آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ سنگھہ پردہان و شیام ناتھہ پردہت و راے

چرنجی لال وکلا سرکار اودے پور در باب جاری رہنے قبضہ سرکار انگریزی کے راج اودے پور کے اوس حصہ پر جو ملک مگرہ و میرواڑہ مین داخل ہے بمیعاد آٹھہ سال آیندہ ابتدا از ۳۱ - مئی ۱۸۳۲ء لغایت ۳۱ - مئی ۱۸۴۱ء بتاریخ ۷ - مارچ ۱۸۳۳ء بمقام بیاور مین بمنظوری جانبین منضبط ہوا۔

اوّل - مگرہ میرواڑہ کے حصہ متعلقہ راج اودے پور کے دیہات مین سررشتہ انتظام جو جاری ہے میعاد آٹھہ برس آیندہ مذکورہ بالا تک بدستور جاری رہیگا

دوم - جوکہ اس بندوبست مین سرکار انگریزی کا خرچ کثیر ہوتا ہے اور راج اودے پور کو اوس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ امر مشروط و مقرر ہوا کہ علاوہ پندرہ ہزار روپیہ کی جو واسطے مصارف چھاونی بیاور کے واسطے سال بسال ادا ہوتے رہے ہین دربار اودے پور سرکار انگریزی کو پانچہزار روپیہ سالانہ اور دیتا رہیگا یعنی کل بیس ہزار روپیہ ادا ہوتے رہین گے اخراجات تحصیل مالگذاری آٹھہ سال آیندہ بھی اسمین داخل ہونگے -

سیوم - دو متصدی ہمیشہ میجر ہال صاحب کے ساتھہ رہین اور رپورٹ تحصیل دیہات اودے پور واقع میرواڑہ کی پڑتال کیا کرینگے اور متصدیان مذکور تحصیل دیہات مذکور کا حساب سرکار انگریزی کے حساب کے مقابلہ و مطابقت سے تیار کیا کرینگے -

چہارم - اس اقرار نامہ کی ایک نقل بعد حصول منظوری امیر عظام نواب گورنر جنرل صاحب کے دربار اودے پور کو دیجاویگی -

علی ہذا القضاء میعاد سابقہ پر راج جودہ پور سے عہدنامہ ذیل منعقد ہوا -

عہدنامہ سرکار جودہپور بابت دیہات میرواڑہ جو کیا گیا

ازانجا کہ دربار نے بغرض تعمیل منشاء سرکار انگریزی اور صلاح و ایما اونکے قائم مقام مسٹر ویلڈر صاحب کی اوس فوج کے مصارف کیواسطے جو ضلع میرواڑہ مین امن و حمایت محفوظ رکہنے کیواسطے جدید بہرتی ہوئی تہی سابقاً مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا تہا اور چانگ و چتیاڑ وغیرہ دیہات علاقہ مارواڑ جنمین فوج انگریزی سزادہی کے واسطے متعین ہوئی تہی اور اوسکی مدد کیواسطے راج کے سپاہی بہیجے گئے تہے میعاد آٹہہ سال کیواسطے سرکار انگریزی کو سپرد کیئے گئے تہے اور یہہ شرط تہی کہ اس سرکار کے ایک معتمد مختار کو حساب آمدنی دیہات مذکور کے معائنہ و پڑتال کے واسطے رہنے کی اجازت ہو اور مطالبہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے آمدنی دیہات منہا ہوا کرے اور انقضاء میعاد پر مطالبہ موقوف اور دیہات واپس ہوجاوین۔

ازانجا کہ اقرارنامہ مذکور کی میعاد پہاگن بدی ۱ سمت ۱۸۸۵ مطابق ۳ رجب ۱۲۴۴ کو ختم ہوئی اسواسطے باتباع ارشاد سرکار انگریزی اور خواہش میجر الوس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کے کہ اونکے اسسٹنٹ لفٹنٹ ہنری تہرولین صاحب کی معرفت ظاہر ہوئے ہین اب دربار مارواڑ عہد کرتا ہے کہ مصارف فوج مذکور کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نو برس آئندہ تک بدستور ادا کرتے رہینگے اور نو برس تک چانگ و چتیاڑ وغیرہ دیہات شرائط سابق پر پہاگن بدی ۱ سمت ۱۸۸۵ مطابق ۵ رجب ۱۲۴۴ سے سرکار انگریزی کے تحت مین رہینگے۔

علاوہ اسکے سرکار انگریزی اور دربار کے درمیان جو اتحاد ہے اوسکی افزونی کی

خواہش سے دربار یہہ بھی عہد کرتا ہے کہ سرکار موصوف کی خواہش کے بموجب کاتک
شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۵۱ ہجری سے انتہائے میعاد دیہات
مذکورہ بالا تک بموجب شرائط متعلقہ چانک وچیتاڑ دیگر دیہات سرکار انگریزی کو
سپرد کئے جاوینگے - میعاد مذکور کے انقضا پر مطالبہ سالانہ وپٹہ دیہات سابق
وحال مقبوضہ سرکار انگریزی کا عملدرآمد موقوف ہوگا اور کل دیہات دربار کو واپس
ہونگے - مورخہ کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ - جمادی الثانی ۱۲۵۱ ہجری و
۲۳ - اکتوبر ۱۸۳۵ء -

رانریہ - مادہمہ - رائل - دہال - بھگورہ - کرواره - چرجی کا کڑہ

جواب منجانب لفٹنٹ ٹریولین صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

جو دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ بہتری انتظام ملک میرواڑہ کیواسطے بمیعاد آٹھ
سال اس شرط پر سرکار انگریزی کو مفوض ہوئے تھے کہ اونکی آمدنی مطالبہ تعدادی
پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے منہا ہوتی رہے اب وہ میعاد منقضی ہوئی اور میرواڑہ کا بند
ثانی نو برس آیندہ کیواسطے از سر نو مرتب ہو کر سات گانو دیگر اوسی میعاد کیواسطے اور
اونہیں شرائط پر کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ سے سرکار کو مفوض ہوئے ان سات دیہات
کی میعاد بھی چانک وچیتاڑ وغیرہ دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ کے ساتھ ختم ہوگی
ان دیہات کی جمع کا حساب بھی اوسیطرح دیا جائیگا جیسے دیگر دیہات کا - اور تاریخ
مذکورہ سے نو برس منقضی ہونے پر دیہات مفوضہ سابق وحال اہالیان راج جودہپور
کو واپس دیئے جاوینگے اور مطالبہ موقوف ہوگا - مورخہ کاتک بدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق

۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ء - دستخط ج ڈبلیو ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
ٹھاکران دربار میواڑ نے سنہ ۱۸۳۶ء میں با خوشی سرکار انگریزی اس ملک کے سرکار
انگریزی کے تحت میں رہنے کی رضامندی ظاہر کی اور دربار جودھپور نے سات دیہات
شو [illegible] واپس لیکر باقیماندہ دیہات کا جب تک سرکار انگریزی مناسب سمجھے بدستور
زیر تحت انتظام انگریزی رکھنا منظور کیا۔

سنہ ۱۸۸۳ء میں اس باب میں سعی کی گئی کہ جودھپور اور میواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ
ہمیشہ کیواسطے علاقہ انگریزی میں شامل کیے جاویں مہارانا صاحب نے اپنے دیہات
کا انتقال اس شرط پر منظور کیا کہ اضلاع جاورد و نیمچ وجیرن وغیرہ جو مہاراجہ صاحب
سیندھیہ نے بعوض مصارف گوالیار کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیدیے تھے اور
اونکی واپسی کے استحقاق کا مہارانا صاحب بموجب قلمی عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کے خیال
رکھتے تھے اس اقرار میں سے دیجاویں۔ مگر مہارانا صاحب کی حکومت ایسی لچر اور ظالم
تھی کہ دیگر ملک اونکے تحت میں چھوڑنا خلاف مصلحت متصور ہوا اور دربار جودھپور
سے بھی کوئی امر قطعی طے نہوا۔ اس غیر معین حالت میں میواڑ و مارواڑ کے دیہات
واقع میرواڑہ انتظام انگریزی میں چلے آتے ہیں اور اونکی ملکیت کی تفصیل یہہ ہے۔

تفصیل ملکیت دیہات مگرہ و میرواڑہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹاڈگڑھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی	۱۶۸ ۵/۹	۲۳	۲۰۱ ۵/۹	[illegible] سالانہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ سرکار انگریزی تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڑھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
دربار میواڑ	۳۷½	۶۱	۹۸½	[illegible]
دربار مارواڑ	۲۰	۴	۲۴	[illegible]
ٹھاکر مسعودہ	۲ ۵/۶	۰	۲ ۵/۶	[illegible]
ٹھاکر کہروہ	۱ ۵/۶	۰	۱ ۵/۶	[illegible]
میزان	۲۴۱	۸۸	۳۲۹	[illegible]

ان دیہات کی دوسری تفصیل

سرکار انگریزی	دربار میواڑ	دربار مارواڑ ضمن سالم	ٹھاکر مسعودہ	ٹھاکر کہروہ
۲۰۱ ۵/۶	۹۸½	۲۴	۲ ۵/۶	۱ ۵/۶
سالم ۱۹۲	سالم ۹۴		نصف ۲	نصف ۱ ۲
نصف ۱۶	نصف ۴ ۹		ایک ثلث ۱¼	چہارم ½ ۲
تین چہارم ۲				ایک ثلث ۱¼
ایک ثلث ۱½				

اس میں سے انگریزی حصہ کا رقبہ ۲۸۲ مربع میل اور راودے پور کا ۳۰۵ مربع میل اور جودھ پور ۶۷ مربع میل اور کل ملک کا مع دیہات ٹھاکران مسعودہ و کہروہ ۶۲۶ مربع میل ہے ۔

یہہ ملک قدیم سے سرکش و شریر مشہور ہے دو سو برس گذرے کہ جب مہاراجہ سوائی

جے سنگہ صاحب رئیس جے پور نے بہی باصلاح صوبہ دار اجمیر اس ملک پر چڑہائی کرکے
سو نیہ چانگ اور بہاگ جو بڑے نامور مقام تہے فتح کر لئے تہے - لیکن تہوڑے عرصہ
کے بعد جب مہاراجہ صاحب کی فوج چلی گئی تہانہ دار کو نکالدیا اسیطرح نواب میر خان صاحب
نے ایک دفعہ یورش کی تہی کہ ناکامیاب واپس گئے تہے - تیسرے جب راجہ اودے بہان
ٹہاکر بہنا کو رام بہاؤ صوبہ دار اجمیر نے گرفتار کیا تہا شیام گڑہ والون نے
مع چند سوار اجمیر مین آکر کسی موقع سے رام بہاؤ کو پکڑ لیا اور اپنے وطن مین
لیجاکر بمقام بہاگ قید کردیا - اور جب اودے بہان رہا ہو گیا تب رہائی دی لیکن
رام بہاؤ اس گستاخی کو نہ بہولا - ۱۸۱۲ء مین اوس نے فوج کشی کرکے شیام گڑہ
خوب تاراج کیا اور ایسا قتل عام کیا کہ اوسکی یادگار مین ابتک شیام گڑہ مین پختہ
چبوترے بکثرت موجود ہین لیکن جب تہوڑے عرصہ مین شیام گڑہ والون کی
کمک جہاگ لولہ وغیرہ دیہات سے پہونچی تو رام بہاؤ کو انجام کار واپس آنا پڑا -
اگرچہ اس ملک کا مشرقی حصہ متعلق میواڑ اور مغربی متعلق مارواڑ متصور ہوتا رہا ہے
مگر ٹہاکران تال دلسانی و بدنور و دیو گڑہ و بگڑی علاقہ مارواڑ کے گرد کے چارون
طرف محیط تہے اور اپنے ملحقہ دیہات سے بطور نشان سرداری دس پانچ روپیہ
سال یا خرگوش یا بکرہ یا راس بزگالہ بشرح مختلف لیا کرتے تہے مگر ٹہاکران مذکور یہان
کے بعض سرکش و معزز لوگون کو بہی بطور دعوت کچہہ نقد و جنس دیتے تہے -
اس ملک مین متعدد قومین آباد ہین - چوہان بنسون کی کثرت ہے اونکے فرقہ جات
چیتا - برڑ - پارات - بیرنگہ ٹہاٹ - بہیرات گوڑات - ہین -
دراصل اس قوم کا مورث اعلے پرتہی راج چوہان راجہ اجمیر تہا اوس نے بیہ قوم کا

ایک عورت خانہ انداز کی تہی اوسکے بطن سے چوردہ اور لاکہن دو پسر پیدا ہوئے
لاکہن کی اولاد تو سروہی کی جانب پہیل گئی اور چوردہ کی اولاد نے اس مگرہ کو اپنا
قیام گاہ بنایا مشہور ہے کہ چوردہ چانگ مین رہا کرتا تہا اوسکے دو پسر ہوئے ایک
جسکو چیتا کہتے ہین اور دوسرا جسکو بڑر کہتے ہین چیتا کی اولاد نے چانگ کے علاقہ
مین شیام گڈہ - جہاگ - ہتون - بوردہ - کوکڑا بلی - کوٹ - کرانہ - دیہات آباد
کئے - بادشاہ کے عہد مین چیتا کی اولاد مین گورا اور ہرراج دو بہائی تہے انکو
مارواڑ کے راجہ سے ملک چہین لینے کا خوف تہا - اسواسطے دربار شاہی کے کسی
امیر کے ذریعہ سے مذہب اسلام قبول کرکے فرمان شاہی مشعر عطاے مگرہ وسیرا از
حاصل کیا اور دربار شاہی سے قانونگو و قاضی متعین کرائے اور بذریعہ صوبہ دار
اجمیر اس ملک پر قبضہ پایا مگر گورا نے اپنا مذہب بدستور رکہا اور مذہب اسلام جو
اختیار کیا تہا ترک کردیا چنانچہ اوسکی اولاد ابتک اپنے ہی مذہب مین ہے اور
ہرراج مسلمان ہوگیا اوس نے اپنی اولاد مین ختنہ وغیرہ کا رواج جاری کیا
ہرراج کا نام کاٹہا مشہور ہوا اسکی وجہہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جب دہلی مین حصول
ملک کے واسطے گیا تہا بادشاہ کی خدمت مین اوسکی پاسبانی کی نوکری تہی اتفاقیہ
بارش بکثرت ہوئی جہان اوسکا پہرہ تہا پانی پرنالہ کا زور سے گرتا تہا اور ہرراج
بدستور نوکری پر عین بارش مین حاضر رہا بادشاہ نے اوسکو ایسی سخت حالت مین
نوکری پر مستعد دیکہکر مگرہ کی زبان مین فرمایا کہ بہت کاٹہا یعنی سخت آدمی ہے -
سمجہنا چاہیے کہ مسمی ہیرا ہرراج کاٹہا اور گورا دونون کا دادا تہا اوسکے نام پر دونون
کی اولاد میرات مشہور ہے مگر اس خصوصیت سے کہ ہرراج کاٹہا کی اولاد میرات

کاٹھات اور گوڑا کی اولاد میرات گوڑات - اگرچہ ان سبکا مورث ہندو تھا مگر انکی
اولاد مدت دراز تک کوہستان میں دشوار بود و باش رکھکر اپنا مذہب بھول گئے
اور گوشت و شراب وغیرہ ہر قسم کی چیزین کہانے سے حلال و حرام کا کچھ تمیز نہ رہا گوڑا
و ہرراج مسلمان ہوکر اپنے ملک میں آئے تب ذات سے خارج ہونا یا داخل ہونا انکے
نزدیک یکسان تھا اسواسطے گوڑا کی اولاد بدستور برادری میں شامل رہے اور
ہرراج کی اولاد نے صرف دفنانا اور رسم ختنہ سے نشان مسلمانی قایم کیا مگر کہانا پینا اٹھنا
بیٹھنا وغیرہ بدستور جاری رہا - اس زمانہ میں البتہ اہل اسلام کی آمد و رفت و صحبت سے
مسلمانی طریقہ ان لوگون میں جاری ہوتا جاتا ہے تاہم اکثر قدیمی رسمین جاری ہین
گو اب یہہ چارون قومین یعنی چیتا برڑا کاٹھات اور گوڑات فی الجملہ مسلمان ہین -

نقشہ جاگیرات ضلع اجمیر

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱	مدد معاش مذہبی	درگاہ خواجہ معین الدین چشتی	[illegible]	[illegible]
		متفرق عہدہ داران درگاہ	[illegible]	[illegible]
		متولیان درگاہ خواجہ صاحب	[illegible]	[illegible]
۲	ایضاً	درگاہ میران صاحب	[illegible]	[illegible]
۳	ایضاً	چلہ پیر دستگیر	یک	[illegible]
۴	ایضاً	چھتری اسرجی راو	[illegible]	[illegible]
۵	ایضاً	[illegible]	یک	[illegible]

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱۹	ایضاً	جاگیرداران موراجڑی	یک	[illegible]
۲۰	ایضاً	جاگیرداران نصف مانڈل	یک	[illegible]
۲۱	ایضاً	جاگیرداران ہاتھی کھیڑہ	یک	[illegible]
		میزان درجہ دوم	ے	[illegible]
		میزان ہر دو درجہ	[illegible]	[illegible]
۲۲	متعلق عبادت	خادمان درگاہ خواجہ صاحب	ے	[illegible]
۲۳	ایضاً	برہمنان بستی کلان پشکر	یک	[illegible]
۲۴	ایضاً	برہمنان بستی خورد پشکر	یک	[illegible]
		میزان	۲	[illegible]
		میزان کل	[illegible]	[illegible]
		سالم [illegible]	مشترکہ ے	

استمرارداران

اجمیر کے ضلع میں ایک گروہ رؤسا مالک مستحقان حقیت اراضی استمرار دار نام سے مشہور ہے اور یہ دو قوم کے لوگ ہیں اول راجپوت دوم چارن کہ وے بھی مثل برہمنوں کے بھاٹوں کے راجپوتوں کے مذہبی متعلقین میں سے ہیں۔ راجپوتوں میں صرف چار قسم کے استمرار دار ہیں۔ گوڑ۔ راٹھوڑ جودہ۔ سیسودیہ۔ چوہان جنہ سے مثلاً سلطنت کے زمانہ میں یہ رئیس بھی مثل جودہ پور و بیجے پور وغیرہ بڑے رئیسوں کے

بادشاہون کی حاضر باشی و نوکری کیا کرتے تھے اور جب اس علاقہ مین مہاراجہ صاحب
جودہ پور کی عملداری ہوئی مثل دیگر جاگیرداران مارواڑ اونکی نوکری کرتے رہے کچھ
مدت بعد نوکری کی ضرورت متصور نہوکر اونکے ذمہ محصول بطور خراج بالعوض نوکری
وقتاً فوقتاً لگایا گیا چنانچہ مہاراجہ بجے سنگہ صاحب نے سنہ ۱۸۱۷ء مین ٹہاکر دیولیہ سے
ا‍عــ ،، سال مالگذاری کا لینا مقرر کرکے سند لکھدی تھی۔

جب سمت ۱۸۴۶ مطابق سنہ ۱۷۸۹ء مین اجمیر مین مرہٹون کی عملداری ہوئی تو اونہون
نے فی حسب رئیسون سے کہ اونکے حقوق بنام نہاد زمینداری و تعلقہ داری دفتر وار
مین لکہی جاتی تہی مالگذاری لینی شروع کی۔

سمت ۱۸۶۶ مطابق سنہ ۱۸۰۹ء مین گمان راو صوبہ دار اجمیر نے ایک رقم فوج خرچ کے نام
سے ہر استمراردار پر لگادی مگر یہہ نہین ظاہر ہوتا کہ اصل جمع یا فوج خرچ کی تشخیص وہہوا
یا علاقہ وار کسی حساب سے ہوئی ہو۔

عملداری انگریزی آئی تب جمع و فوج خرچ مقررہ سابقہ مین نو روپیہ فیصدی کی کمی ہوکر
باقی روپیہ سکہ انگریزی قایم ہوا کہ سنہ ۱۸۲۲ء مین فوج خرچ کی رقم [illegible] ،، سال
معاف ہوگئے اور اصلی جمع بدستور جاری رہی کہ اب تک وصول ہوتی ہے اب ان
استمرارداران کی تعداد دیہات و رقبہ و مالگذاری و کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے

رؤسا پر وری سب کو بلقلم استمرار دار مقرر کر دیا۔ اور تاریخ ۲۰ مارچ ۱۸۷۰ع بمقام اجمیر مسٹر تلیال صاحب بہادر قائم مقام چیف کمشنر نے عالیشان دربار منعقد کرکے سبکو سندین عطا کین۔ اوس سند کی نقل یہہ ہے۔

نقل سند استمرار داران ضلع اجمیر

آپکے علاقون مین جمع بڑہانیکا سرکار انگریزی کو اختیار تہا اوسکو جناب نواب مستطاب معلے القاب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل مہربانی کرکے چہوڑ دیا اور جو جمع اب ہے اوسکو براے دوام پختہ کر دیا ہے۔ بنابرآن یہہ سند آپ کو واسطے اظہار اون شرطون کے دیجاتی ہے جنکی تعمیل و تکمیل بکمال صداقت و اعتقاد بجانب آقا ر نعمت آپ کے اور آپکے وارثان و جانشینان کیطرف سے ہونے کی غرض سے یہہ رعایت کی گئی ہے۔

اول شرط اس سند کے اخیر مین فہرست ہے اوسمین لکہے ہوئے استمرار داران موجودہ حال و متصرف دیہات کو لازم ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ اور اونکے وارث و جانشینون کی خدمت مین بہ اعتقاد و خیر اندیشی بجانب آقا ر نعمت ہمیشہ ثابت قدم رہین اور بطور لازمہ اس خیر اندیشی و اعتقاد کے جو کام اون سے لیا جاوے وہ سب کیا کرینگے اگر اس شرط کے ایفاء کامل مین کسیطرح کا شبہہ پیدا ہو تو جو کچہہ فیصلہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماوینگے قطعی ہوگا۔

دوسری شرط آپکے علاقہ کے جو گانو فہرست مین نام وار لکہے ہین اونکی

جمع جواب مقرر ہے وہ آپ کو سال بسال ادا کرنی پڑیگی اور اس جمع کا روپیہ اون قسطون
کے بموجب اور اون تاریخون پر جو فہرست مین لکھی ہوئی ہین دینا ہوگا۔

تیسری شرط کوئی نہر یا کاریز جو سرکار کی لاگت سے بنا ہو یا جاری ہوا ور
اوس سے آپکے علاقہ کے کسی حصہ کو پانی دیا جاوے تو خرچ آب پاشی جو سرکار حسب
حصہ مقرر کرے وہ جمع مندرجۂ بالا کے علاوہ دینا پڑیگا۔

چوتھی شرط آپکے علاقہ مین کوئی کان برآمد ہو تو آپکو فورًا اطلاع دینی پڑیگی
اور علاوہ جمع مقررہ کے حق سرکاری جو سرکار سے مقرر ہو وہ ادا کرنا پڑیگا مگر یہہ
حق اصل منافع کے نصف سے زیادہ کبھی نہوگا۔

پانچوین شرط آپکو اپنے علاقہ کے مقررہ سالانہ جمع کے سواے ضلع کی
بہتری اور ترقی کام مدارس یا پولیس یا دیگر کامون کے واسطے اوسی حساب اور
قاعدہ سے روپیہ دینا ہوگا جو سرکار بحساب رسدی مقرر کرے۔

چھٹی شرط جبکے پیچھے آپ متبنیٰ و مسند نشین ہون اوسکے اہل قبیلہ مین سے رشتہ داران
مفصلۂ ذیل کیواسطے جو زندہ رہین آپکو حسب قاعدہ خاندان معاش کا بندوبست مناسب
کرنا پڑیگا اور جو اوس معاش کی نسبت کچھہ جھگڑا پیدا ہو تو چیف کمشنر صاحب بہادر یا
کسی اور با اختیار افسر کے جو اجمیر کے ضلع کا انتظام کرتا ہو۔ حکم کی تعمیل کرنی پڑیگی
اور رشتہ داران اہل قبیلہ یہہ ہین ۔ دادا دادی ما باپ بیوہ
بھائی بہن حقیقی یا متبنیٰ بیٹی یا بیٹیان بھتیجی بھتیجیان پوتی پوتیان ۔

ساتوین شرط جو اسٹمردار متبنیٰ ہوکر مسند نشین ہوگا اوسکو مسند نشینی سے پیشتر
قواعد مفصلۂ ذیل سے نذرانہ داخل کرنا پڑیگا۔

الف جب سند نشین ہونیوالا اوسی اولاد مین سے ہو جیسے باپ کی گدی پر بیٹا بیٹھے یا دادا کی گدی پر پوتا بیٹھے یا جب سند نشین ہونیوالا بھائی کی اولاد مین سے ہو یعنی جب وہ استمراردار کے حقیقی بھائی کے بیٹے پوتون مین سے ہو تو نذرانہ نہین لیا جاوے گا **بے** جب چچا سند نشین ہو نصف جمع سالانہ کا نذرانہ لیا جاویگا **جیم** سواے اس صورت کے جب سند نشین ہونیوالا جو بھتیجا ہو حقیقی بھتیجا ہو اور سب صورتون مین ایک سال کی جمع کا نذرانہ لیا جاویگا **دال** نذرانہ ایسی قسطون مین اور اسقدر عرصہ مین داخل کرنا ہوگا جیسا چیف کمشنر صاحب بہادر یا اور عہدہ دار جو اجمیر کا انتظام کرتا ہو حکم دیوے مگر یہہ عرصہ چار سال سے زیادہ نہوگا **ہے** جب ایک سال کے اندر دوسری سند نشینی ہو پہلی سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے تو باوصف مراتب صدر بہی کچہہ نذرانہ نہین لیا جاویگا **واو** جب ایک سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے اور چار برس کے اندر دوسری سند نشینی ہو تو جسقدر جزو نذرانہ کا صاحب چیف کمشنر یا کوئی اور حاکم ضلع مناسب سمجہے معاف ہوگا مگر یہہ معافی کل کے پون سے زیادہ نہوگی۔

آٹھوین شرط استمراردار موجودہ کو سواے اوس مروج الوقت قانون کے جو سرکاری کامون کے لیے زمین کی بابت جاری ہو اختیار نہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو بیع یا ہبہ یا کسی اور طرح دوسرے کے نام منتقل کردے اور نہ یہہ اختیار رہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو ٹھیکہ دے یا رہن کردے یا کسی اور طرح اپنی حیات سے زیادہ عرصہ کیواسطے کسی کے نام منتقل کردے یا قرضہ مین پہنسا دے مگر ایسے تقاوی کے عوض مین جو زمین کی ترقی کیواسطے بھوجب

ایک لاکھ ۱۸ لیجاوے یا اضافہ کاشت کیواسطے سرکار سے تقاوی بموجب کسی قانون مروجہ الوقت کے لیجاوے ضمانت مین دینے کا اختیار ہوگا۔

نوین شرط آپ کو اپنی رعیت کے حقوق پر لحاظ و توجہ رکھنی پڑے گی اور اونکو قایم رکھنا پڑیگا اور اپنے علاقہ مین کاشت و زراعت زیادہ کرنے کیواسطے حتی الامکان تدبیر کرنی پڑیگی۔

دسوین شرط سرکار کے حکم کے بموجب جو نقشہ جات حالات ملک صاحب ڈپٹی کمشنر آپ سے طلب کرین آپ کو دینے پڑینگے اور ان نقشہ جات کی تیاری کیواسطے جو اہلکار رکھنے ضرور ہون آپ کو رکھنے پڑینگے۔

گیارہوین شرط کل جرایم جو آپ کے علاقہ مین وقوع مین آوین اونکی آپ کو رپورٹ کرنی پڑیگی۔ اور انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان مین حسب منشار حکم سرکار مدد دینی پڑیگی آپ اپنے علاقہ مین مجرمون کو سزا دینگے اور اونکے انسداد اور حفظ امنیت ملک کے لئے دل و جان سے محنت کرینگے اور جب کوئی سرکاری افسر آپ سے مدد مانگے تو حتی المقدور اپنے اونکی مدد کرنی پڑیگی۔ تاریخ ۲۹۔ مارچ ۱۸۶۸ء حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر۔ ہمارے دستخط اور مہر سے یہ سند دیگئی ہے۔

دستخط لیال صاحب بہادر چیف کمشنر راجپوتانہ

فہرست الف نام دیہات جو رو بکار مسٹر ویر صاحب کی کتاب مین درج ہے اور جنکا ذکر اول شرط مین ہے۔

فہرست بے تواریخ اقساط جنپر حسب شرط دوم تو جمع ادا ہوگا۔

خریف یکم جنوری ۱۸۶۹ء ربیع ۵ جولائی ۱۸۶۹ء

راٹھوڑ

ان استمرارداران مین زیادہ ترخاندان جودہپور کے راٹھوڑ راجپوت ہین راٹھوڑنسل کی کسیقدر کیفیت تو باب اول کی دوم فصل یعنی راج کلون کے ذیل مین لکہی گئی ہے اور باقیماندہ راج جودہپور کے حال مین لکہی جاویگی یہان اسیقدر کافی ہے کہ سیناجی سے جو بعرصہ چار سو سال قنوج سے آکر مارواڑ مین اقامت پذیر ہوا تہا مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب فرمان رواے حال ملک مارواڑ تک اکیس[۲۱] پشت گذری ہین اون مین سے بعض کی اولاد اجمیر کے ضلع مین ہین اور اون مین سے ایک کنگوانہ کے راجہ کہلاتے ہین اور بعض تعظیمی استمرار دار ہین اور بعض صرف بہومیان ہین کہ دیہات مین کسیقدر حقیت معافی وغیرہ کی رکہتے ہین اور بابت حفاظت دیہی وغیرہ کے ذمہ دار ہین اونکی تفصیل اس طرح پر ہے۔

اول مہاراجگان مارواڑ کی گیارہوین پشت مین چونڈاجی تہے اونکے خلف پرتھیراج کی اولاد مین ناگری کے بہومیان ہین۔

دوم تیرہوین پشت مین رنمل جی تہے اونکے خلف آکہے راج کی اولاد مین کہوڈان اور بوبانی کے بہومیان ہین۔

سوم چودہوین پشت مین جودہاجی ہوئے اونکے خلف دوداجی وغیرہ پرم کی اولاد مین پانچ بیٹون کے نام سے پانچ خاندان حسب تفصیل ذیل ہین۔

برسنگ جی ۔ چاندراجی ۔ جوگاجی ۔ ایشرجی ۔ جیمل جی

नादसी ۱-نادسی

रीछ्रमालया नागोला ۲-ریچھمالیان ۱-ناگولا کیسری سنگھ

बगराय गोयला ۳-بگرائی ۲-گویلہ استمرار دار الطیبی

खलारी कनई खुर्द ۴-سلاری ۳-کنی خورد بہنالی मिनाय

केवानया पेरोली ۵-کیانیہ ۴-پیرولی استمراردار

ایشرداس ۱-سرانہ मिराना

استمراردار الطیبی ۲-سورکہنڈ सूर खंड

देवलया دیولیہ ۳-شولیان शोलया

استمراردار

जरोडु ۱-اروڑہ

शोकली ۲-شوکلی

शोकला ۳-شوکلہ

रघुनाथपुरा ۴-رگھناتھ پورہ

गुढा कलां ۵-گوڈہ کلان

پنجم انیسوین پشت مین اودے سنگھ ہوئے اونکے سات بیٹون کی اولاد مین خاندان منفصلہ ذیل ہین۔

اولاد جسونت سنگھ استمراردار میواڑیہ

सकत سنگھ

मेवाड़या

ان سنگھ ہوسیان اکہری پرتاب سنگھ ہوسیان جالی

کرن سنگھ

जारखी

استمرار دار تعظیمی

کہروہ खरवा

استمرار دار

۱- بہوانی کہیڑہ भवानी खेड़ा

۲- ناسون नासून

۳- دیوگڈہ देवगढ़

بہگوان سنگہ — مادہو سنگہ

استمرار دار تعظیمی عن گوبندگڈہ गोविंदगढ़ — بہوسیان — بہوجہار سنگہ — کرن سنگہ

ناند رام نیر ڈہانی नांद रामनेरढानी

رام پورہ ناند रामपुरानांद

استمرار دار تعظیمی

۱- پیسانگن पिसांगन

۲- پاڑہ पाड़ा

استمرار دار

۱- خواص سر سڑی खवास सर सडी

۲- پیران ہیڑہ पिरानहेडा

۳- میوہ خورد मेवड़ा खुर्द

۴- گوڈہ गुढा

۵- سدارا सिदारा

۶- گل گانو गुलगांव

استمرار دار تعظیمی - مہروں महरुं

استمرار دار - لسواریہ लसवारया

نیمود नीमोद

سانگریا सांगरया

کاویڑہ कावेड़ा

استمرارداران موجودہ حال کے بزرگون سے اکبرشاہ کے زمانہ سے پہلے اس علاقہ
مین کوئی نہ تہا ہرایک ریاست کے لوگ اپنے آنیکی کیفیت بطرز دیگر بیان کرتے ہین
مگر سبکی روایتین اکبرشاہ کے وقت سے بعد کی ہین کہروہ والون کا بیان ہے کہ ٹہاکر
شکت سنگہ ہمارے مورث اعلے نے اکبرشاہ کو دریا سے نکالا تہا کہ سیر کرتے ہوئے
کشتی سے اتفاقیہ گر پڑے تہے اور نواب بنگالہ کی گرفتاری کی بہی خدمت کی تہی و سکے
جلدوے مین یہہ پرگنہ عطا کیا تہا مگر اونکی سند فرمان اکبری مورخہ ۱۵۸۶ء مین صرف
اسیقدر لکہا ہے کہ پرگنہ کہروہ راو شکت سنگہ کو بوجہہ مدمعاش نسلاً بعد نسلاً
عطا ہوا۔
ٹہاکر مسعودہ مظہر ہے کہ مسعودہ مین بعہد اکبر کچہہ باغی جمع ہوگئے تہے اور لوٹ مار
رکہتے تہے لہذا جگمل جی کو اونکے نکالنے کیواسطے تعین کیا تہا جگمل نے اونکا مقابلہ کیا
کہ جگمل اور اوسکے تین بیٹے قتل ہوئے تب بجلدوے حسن خدمت یہہ جاگیر بلا شرط
۱۵۸۵ء مین بہوپت سنگہ مورث کو عنایت ہوئی تہی - راجہ صاحب بہنائی نے
لکہایا ہے کہ اس علاقہ مین ماولیہ بہیل راہزن قابض تہا اکبرشاہ نے ہمارے مورث
کرم سین کو اوسکی گرفتاری کیواسطے متعین کیا چنانچہ کرم سین نے اوسکو لڑکر قتل
کیا تب یہہ علاقہ اوسکو جاگیر مین ملا۔
ٹہاکر صاحب گوبندگڑہ کا بیان ہے کہ ہمارا مورث گوبنداس ۱۶ سوارون سے
نوکری کرتا تہا اوسکے عوض یہہ گانو جاگیر مین ملا تہا۔
ایک راجپوت راٹہوڑ ملازم ٹہاکر ناٹولی کے پاس ایک فرمان شاہی عہد شاہجہان کا
اس مضمون کا تہا کہ موضع ناگولہ پرگنہ بہنائی جسکی جمع ... گوپی ناتہہ ولد کسن تہا

مہیرو کم سین راٹہور کو جاگیر مین عطا ہوا جسکا باپ بیجاپور مین کام آیا تہا یہہ فرمان خاص بادشاہ کا مہری محررہ ۲۵ ھ ۱۰ کا ہے۔

ان سب بیانات سے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ استمرارداران کے بزرگون کو ابتدا مین یہہ جاگیرین خدمات کے عوض مین عطا ہوئی تہین کہ نوکری کرتے تہے اور زر نقد بالعوض نوکری زمانہ مابعد مین مقرر ہوا ہے۔

سیسودیہ

مہارانا صاحب میواڑ کے سورج بنسی سیسودیہ راجپوتون کی نسل مین ہین کہ اس نسل کی بہی کیفیت مفصل باب اول کی دوم فصل مین لکہی گئی ہے۔ اس ضلع مین استمراردار ساور اور اونکے بہائیون کا خاندان اس نسل مین سے ہے۔ اس خاندان کے سوائے اس ضلع کے استمرارداران مین اور کوئی سیسودیہ نہین ہے۔

सावर

سابقاً راجہ صاحب شاہپورہ کہ سیسودیہ ہین البتہ اجمیر سے متعلق تہے مگر اب کئی سال سے تعلق اونکا راجپوتانہ کی ایجنسی سے ہو گیا ہے اور ضلع اجمیر مین صرف ساور سیسودیون کی ریاست رہگئی ہے۔

مہارانا اودے سنگہ صاحب والی اودے پور میواڑ کے پرتاب سنگہ اور شکت سنگہ دو بیٹے تہے پرتاب سنگہ کی اولاد تو فرمان روا ے ملک میواڑ ہین اور رئیس ساور و ٹہاکران پرتاپ پورہ۔ ٹانکاواس۔ چونسلہ۔ چانتہلی۔ پیلاج۔ بشوندنی۔ دیوکہیڑی۔ شکت سنگہ کی اولاد مین حسب شرح ذیل ہین۔

परतापपुरा
टांकावास
चोंसला
चाणथल
पीपलाज
बिसुन्दनी
देवखेड़ी

۱۔ شکت سنگہ
۲۔ بہان سنگہ

۳- گوکلداس

۴- سندر داس .... عجب سنگه .... دیو گہڑی

۵- پرتاب سنگه .... جے سنگه .... رام سنگه

.... بیلاج .... بسونڈی

۶- راج سنگه .... چھتر سنگه .... چہان تہلی

۷- اندر سنگه .... بہادر سنگه .... چوتسلہ

۸- سکت سنگه

۹- بہوپ سنگه

۱۰- اجیت سنگه

۱۱- جسونت سنگه .... زورآور سنگه .... ٹانکا داس

۱۲- سندر داس .... شب داس .... پرتاب پورہ

۱۳- مادہو سنگه .... ساور

رئیس ساور کا مورث اعلے گوکلداس شاہزادہ شاہجہان کا ملازم تہا یکدفعہ جہانگیر اور شاہ جہان کے باہم بمقام بنارس لڑائی ہوئی اوس معرکہ مین گوکلداس کے ۸۰ زخم لگے اور اوس نے بہادری اور نمک حلالی ثابت کی شہزادہ نے صلح کے بعد اوس جان نثاری کے جلدوے مین سنہ ۱۰۵۰ مین ساور مع پرگنات کیکڑی وغیرہ عطا کئے گو دیگر پرگنات قبضہ سے جاتے رہے فقط ساور ابتک ہے سابقاً نوکری کرتے تہے مرہٹون کے عہد سے جمع مقرر ہوگئی ہے۔

گوڑ

یہہ خاندان اس ملک کا باشندہ قدیم نہین ہے سنہ ۱۱۷۱ھ کے قریب اونکا مورث بچہراج
گوڑ بنگالہ سے پرتھی راج کے وقت مین دربار کا سکے ورشن کے لیے اجمیر آیا تہا اتفاقاً
اونہین ایام مین دیا سنگہ حاکم ناگور جسنر پور وہ پرتہی راج باغی ہوگیا تہا اسواسطے پرتہی راج
نے اوسکی گرفتاری کیواسطے بچہراج سے استدعا کی چنانچہ بچہراج کامیاب ہوا اور بظہور
اس شجاعت کے پرتہی راج نے اوسکو اپنا داماد بنایا - گوڑون کی حکومت اوس زمانہ
مین کچاون سروار جونیان کیکڑی وغیرہ علاقجات مین بہت پہیل گئی تہی -
ہمایون کے وقت مین راجہ گوپال داس کا ہفت ہزاری منصب تہا جہانگیر اور شاہجہان
کے دربار مین راجہ بیٹہل داس کی بہت عزت تہی چنانچہ اوس نے اپنے پوتہ راج سنگہ کے
نام پر راجگڑہ بسایا ہے پہر انقلاب زمانہ سے ایسے ضعیف ہوئے کہ راٹہوڑون نے کل
ملک پر قبضہ کرلیا - آخرکار ریاست شیوپورہ کی مدد سے مکرر راجگڑہ پر دخل ہوا مرہٹون
کی سخت گیری سے گوڑ مفلس ہوگئے تہے یہانتک کہ سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی نے
بشرط نذرانہ راجگڑہ کا پرگنہ واپس کیا تو مفلسی سے نذرانہ کا بندوبست نہو سکا تب
کوٹہراج کے سوائے سب خالصہ مین شامل کیا گیا اوس وقت سے اس قدیم ریاست
کی حالت روز بروز ابتر ہوتی گئی - اخیر مین حسب سفارش مسٹر لاٹوس صاحب مہتمم
بندوبست و سانڈرس صاحب کمشنر گورنمنٹ ہند سے سنہ ۱۸۷۴ء مین قبضہ راجگڑہ
راجہ دیوی سنگہ کو برائے دوام جاگیر مین ملا بتاریخ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۷۴ء خلعت و سند
عطائے راجگڑہ جلسہ عام مین دیئے گئے -

چوہان وغیرہ

اس قوم کی پیدائش و پہیلاؤ کا حال گروہ میرواڑہ کے حالات مین لکہا گیا ہے اور

कुचामन
सरवाड़
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دیہات استمرار اونکو سلطنت مغلیہ مین گہاٹے ناکون کی حفاظت کی نوکری کے عوض خفیف لگان پر ملے تہے اور وے اجمیر مین ہی نوکری کرتے تہے مرہٹون نے ابتدا مین کچہہ محصول نہین لگایا بدستور نوکری لیتے رہے مگر رفتہ رفتہ مرہٹون کی عملداری مین جب نوکری کی ضرورت نرہی محصول بڑہا یا گیا عملداری سرکار انگریزی کے آغاز مین عام تعلقہ دارون مین شمار ہوکر استمرار دار قرار دیے گئے۔

چارن

یہہ قوم راجپوتون کے مذہبی متعلقون مین سے ہے راجہ صاحب بہنائی نے کسی زمانہ مین اپنے چارن بہوانی دان کو کوٹڑی نامی ایک گانو دیا تہا جب مرہٹون کی عملداری مین استمرار دارون سے مالگذاری لینے کی تجویز ہوئی اس گانو پر بہی مالگذاری مقرر ہوئی اوسیطرح سرکار انگریزی نے بہی اونکو استمرار دار رکہا۔

کوٹڑی

استمراردارون کی ریاستونکا حال

اس مقام پر ریاستون کی ترتیب تین مراتب کے لحاظ سے کی گئی ہے۔

اول باعتبار نقشہ نشست درباری کے جسمین استمرار داران تعظیمی و بلا تعظیمی مع اپنے کرسی نشین بہائی بیٹون کے درج ہین اس نقشہ مین تین صف یعنی درجہ مقرر کئے گئے اول صف مین تعظیمی استمرار دار درج ہین دوم مین اونکے معزز برادر بلا تعظیم۔ اور سیوم مین اونکے وہ بہائی جنکو دربار مین کرسی ملتی ہے۔ دوسرے بلحاظ شجرہ کرسی کے جسمین پشتون کے بعد و قربت مد نظر رہے ہین۔ تیسرے از روے نقشہ معاملت گذاری جسمین ایک ایک بڑے استمرار دار کے ساتہہ چند چہوٹے استمرار دار لگے ہین

کہ اونکی چھوٹی ریاستیں اونکی بڑی ریاستون کے ساتھہ شمار مین آتی ہین اور اونہی
کے ساتھہ معاملت یعنی مالگذاری ادا کرتے ہین - باینہمہ کہ علی العموم یہہ تینون مراتب
مطابق و متفق ہین بعض مین اختلاف بھی ہے مثلاً ایک رئیس نقشہ معاملت گزاری
مین دوسرے رئیس کے ذیل مین ہے اور نشست درباری کے نقشہ مین خود تعظیمی
ہونے کی وجہہ سے اوس سے علیحدہ اول صف مین ہے یا ایک رئیس باعتبار خاندان
کسی ایک رئیس سے قربت رکھتا ہے اور معاملت گزاری مین کسی خاص وجہہ سے کسی
دوسرے کے شامل ہے چند ریاستون مین جو ایسے اختلافات ہین اون کی تشریح
ہوتی جاوے گی -

بھٹائی باٹدن واڑہ ٹاٹوٹی

اس خاندان کا مورث اعلےٰ چندر سین ہے جو مالدیو مہاراجہ مارواڑ کا چھوٹا بیٹا تھا
عوام مین مشہور ہے کہ چندر سین بڑا بیٹا تھا اور اودے سنگہ جو حاکم مارواڑ ہوا
وہ چھوٹا تھا مگر کرنل ٹوڈ صاحب کی تحقیقات سے یہہ بات غلط ثابت ہوئی ہے - چندر سین
دعویدار ریاست ہوا تھا اودے سنگہ پر اکبر شاہ کی مہربانی تھی اسواسطے چندر سین
جودہپور سے نکالا گیا اور تا مرگ مقام سیوانہ رہا - مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین
بھٹائی کم آباد جنگل تھا اور مادلیا نامی بھیل وہان خود مختار تھا اکثر غارتگری کرتا تھا
اتفاقیہ کرم سین نبیرہ چندر سین کا ایک دفعہ وہان گذر ہوا اور مادلیا بھیل نے
اوسکی دعوت کی مگر اوس نے کمال ہوشیاری کی کہ بھیلون کو نشہ مین مخمور کر دیا
اور خود ہوش مین رہا اور اوسی شب مادلیا کو ہلاک کیا اور بھٹائی پر خود قابض ہو گیا
بعض روایت کرتے ہین کہ مادلیا نے شاہی خزانہ لوٹا تھا اور کرم سین نے بحکم بادشاہ

مستعین ہو کر اوسے قتل کیا اور یہہ علاقہ حضور شاہی سے کرم سین کو عنایت ہوا - علاقہ
بہنائی پور اسے مشہور ہے کہ اوسمین ۸۴ گانوین اور فہرست پرگنہ بندی زمانہ اکبر شاہ مین
پرگنہ بہنائی لکہا ہے مگر استمرار یا جاگیر کا کچہہ ذکر نہین ہے -

کہتے ہین کہ اسی راجہ چندر سین کی ہمشیرہ اکبر شاہ کو بیاہی تہی کہ جودہ بائی کرکے مشہور
تہی اور فتح پور سیکری مین اوسکا محل موجود ہے - مگر یہہ شادی صرف مہاراجہ اور دیگر
کی رضامندی سے ہوئی تہی چندر سین ناراض تہا اس سبب سے تمام عمر خراب رہا اور
راج سے نکالا گیا اوسکا پوتا کرم سین ایک دفعہ جہانگیر کے عہد مین خواصی مین بیٹہا
اور اوسکے ہاتہہ مین مورچہل دیا گیا کسی شاعر نے اوسی وقت دوہہ مین کہا کہ تو راجپوت
ہے تجہکو تلوار ہلانی چاہیے نہ کہ مورچہل اسپر اوسے غیرت آئی اور ہاتہی پر سے کود کر
علیحدہ ہو گیا اودے سنگہ مہاراجہ مارواڑ کو اول ایک ہزاری منصب اور موٹا راجہ
کا خطاب مرحمت ہوا اون ایام مین بہائی بیٹون کو گراس یعنی وجہہ معیشت ملنے کا کوئی قاعدہ
مروج نہ تہا اسی وجہہ سے کرم سین کے تین چہوٹے بیٹون گردہر سنگہ - ہلدہر سنگہ -
موہن سنگہ کو واجبی گراس نکالا گردہر سنگہ کی اولاد بستا تولائی کے استمرار دار ہے اور ہلدہر سنگہ
موہن سنگہ کی اولاد ڈبرکہ - ڈہنگاریہ - ساتپڑودہ - ورنیگوٹا مین بہوم سے گذارہ
کرتی ہے -

پہر سنہ ۱۵۹۵ع مین شیام سنگہ کے پسران اودے بہان اور اکہے راج مین تقسیم ہوئے
۸۴ دیہات مین سے ۳۸ - اکہے راج کو ملے اور ۴۶ - اودے بہان کو جو بالوٹی یعنی
مسند نشین ہوا تہا - اکہے راج کی نسل مین دیولیہ کا استمرار دار اور اوسکے بہائی
بیٹے ہین -

اودے بہان کے تین لڑکے کیسری سنگہ سورجمل نرسنگداس ہین سے کیسری سنگہ مسند نشین ہوا۔ اور سورجمل کو باندنواڑہ اور نرسنگداس کو ٹانوٹی معاش مین ملی۔ نرسنگداس اول اودے بہان کا متبنی ہوا تہا اور وہی راجہ بہنائی ہوتا مگر جب اوسکے دو لڑکے صلبی کیسری سنگہ اور سورجمل ہوگئے تو کیسری سنگہ راجہ ہوا اور نرسنگداس کو معاش ملی۔

بہنائی کیسری سنگہ کے دو بیٹے جگت سنگہ اور بہٹی سنگہ ہوئے جگت سنگہ مسند نشین ہوا اور بہٹی سنگہ کو شولیان معاش مین ملا۔

بعد ازان بخت سنگہ رئیس ہوا اور اوسکے بہائی کیرت سنگہ کو سورکہنڈہ ملا مگر اب سورکہنڈہ پر راجہ صاحب بہنائی نے قبضہ کر رکہا ہے اسواسطے سورکہنڈ استمرارون مین داخل نہین ہے۔

بخت سنگہ کے بعد دلیل سنگہ مسند نشین ہوا اور اوسکے بہائی ارجن سنگہ کو سرانہ معاش مین ملا۔

اب راجہ منگل سنگہ صاحب استمراردار بہنائی مع راؤ کیسری سنگہ صاحب برادر خورد بالاجمال قابض ریاست ہین راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عنایت ہوئے ہین جنکو وے اپنے علاقہ مین استعمال کرتے ہین اور راؤ کیسری سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری مقرر ہوکر وہان رہتے ہین اور انصرام کام کرتے ہین اس خاندان مین راجگی کا خطاب ہمیشہ سے ہے اور خاص بہنائی کے علاقہ مین ۲۶ گانو ہین بہنائی کے راجہ صاحب تعظیمی استمراردار نمبر اول ہین اونکے ساتھہ دو صف مین چمن سنگہ استمراردار شولیان۔ مول سنگہ استمراردار ساتولائی۔

پیشتر بہوج ہیڈا استمرار دار راج کوٹہڑی اور سیوم صف مین راؤ کیسری سنگ صاحب
برادر راجہ صاحب چندر سنگہ ٹہاکر سرانہ ہین —

باندن واڑہ تذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس ریاست کا اول استمرار دار ٹہاکر سورجمل
تہا کیسری سنگہ بڑا بہائی جو مسند نشین بہنائی تہا سورجمل و نرسنگ اس چہوٹے بہائیون
کو کم معاش دیتا تہا نرسنگ داس نے تو بوجہ تبنی ہونیکے منظور کر لی مگر سورجمل ناراض
ہوکر دہلی چلا گیا وہان اورنگ زیب بادشاہ تہا ایک مہم مین سورجمل سے کارنمایان ظہور
مین آیا اوسکے جلدوے مین ساڑہے تین ہزاری منصب سات پارچہ کا خلعت اور
ہاتہی مرحمت ہوا اور بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرا دیا اور اوسکے سوا رام سر
و سری نگر کا علاقہ بہی جاگیر مین عنایت ہوا سنہ ۱۶۶۷ع مین سورجمل نے باندنواڑہ مین
دارالریاست بنائی تہوڑے عرصہ بعد مہاراجہ اجیت سنگہ صاحب والی جودہپور اجمیر
مین آئے تو باندنواڑہ سے ٹہاکر پیشوائی کو نہین گیا مہاراجہ صاحب سخت ناراض
ہوئے اس خفگی مین رام سر و سری نگر کا علاقہ ضبط کر لیا باندنواڑہ اگرچہ بحال رکہا
مگر لوٹ لیا اور قلعہ شکست کر دیا سورجمل کے چار بیٹے ہوئے (۱) امر سنگہ پاٹوی —
(۲) فتح سنگہ ٹہاکر باڈلہ — (۳) صورتان سنگہ ٹہاکر جاولہ — (۴) اندر سنگہ ٹہاکر کلیان پورہ —
امر سنگہ کے دو بیٹے ہوئے (۱) بہادر سنگہ پاٹوی — مان سنگہ ٹہاکر جوتایان —
بہادر سنگہ کی دو اولاد (۱) اکہے سنگہ پاٹوی — (۲) بہیرون سنگہ ٹہاکر امرگڈہ —
اکہے سنگہ کے بعد کوئی علیحدہ نہین ہوا ٹہاکر رنجیت سنگہ استمرار دار باندنواڑہ بلاشرکت
غیرے قابض ہے کوئی شریک نہین ہے بلکہ خود بہی کلیان پورہ سے متبنی ہوکر مسند
نشین ہوا ہے گورنمنٹ سے اوسکو اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عطا ہوئے

ہین اوسکی مالگذاری مین امرگڈہ کی جمع شامل ہے وہ امرگڈہ سے بادصف سالانہ لیتے ہے باندنواڑہ مین ۱۱ گانوہین اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کو خطاب راو کا عطا ہوا ہے۔

راو رنجیت سنگہ صاحب استمرار دار باندنواڑہ خود تعظیمی استمرار دار نمبر ۵ پر ہے۔
اوسکے ساتھہ دوصف مین ہین کرن سنگہ [۲۸] بہیم سنگہ [۲۹] چندن سنگہ [۳۰] بہوپال سنگہ
پاڈلہ جوتایان جاولہ کنہیان پورہ
اور سیوم مین ہنونت سنگہ
امرگڈہ

ٹانٹولی نرسنگداس کو چار گانو باندنواڑہ سے ملے تہے اون مین بادڑی بالکل کو کراس مین مل گئی باقی تین گانو پر بہوت سنگہ ٹہاکر حال پاڈی قابض ہے۔
اس خاندان کے چہوٹے بہائیون کو کچہہ جاگیعنی زمین قابل معاش بہی نہین ملی ہے سبب یہہ کہ پاڈی ٹہاکر زبردست ہوتے رہے ہین۔
ٹانٹولی کا ٹہاکر خود ٹانٹولی مین رہتا ہے اور اوسکا کامدار شیرگڈہ مین رہتا ہے مگر وہان ایک پختہ قلعہ پرانا موجود ہے۔
ٹانٹولی کا ٹہاکر بہوت سنگہ خود تعظیمی استمرار دار نمبر ۱۳ ہے اور اوسکے ساتھہ بہوانی سنگہ ٹہاکر باوڑی دوم صف مین بہ نمبر ۳۹ ہے۔

نام استمرار	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	آمدنی کل	مالگذاری سرکاری	کیفیت
بہنائی	عہ	۶۹۹۶۴	سالللعہ سہ	معہ للعہ ۱۱ پائی	
سرانہ وشولیان	۵	۹۲۲۶	لللعہ صما سہ	اماعہ ۸	
بانارن واڑہ	لعہ	۲۴۸۴۵	صماعہ سہ	صہ سالعہ ۵	
آنرگڈہ - جوتاپان پاڈلہ - چاولہ - کلیان پورہ	صہ	۲۰۳۲۲	عہ ساصہ سہ	للعہ کالللعہ ۸ پائی	
ٹاٹوٹی	ملے	۱۲۶۲۰	ملعہ سہ	۱ لاعہ ۱۳ ۹ پائی	
باوڑی	یک	۲۴۵۵	اعہ سہ	اماعہ ۵ پائی	
سیزان خاندان بہنائی	نعہ	۵۹۱۴۲	یک لکھہ للعہ سہ	لعہ سالللعہ ۲ ۹ پائی	

ساور

ٹہاکران علاقہ ساور کے مورث اعلے گوکلداس کو پرگنہ ساور جسطرح حاصل ہوا اونکا حال تو سیسودیہ نسل کے بیان مین لکہا گیا ہے گوکلداس کے دو بیٹے ہوئے بڑے کو ریاست ملی اور چہوٹے عجب سنگہ کو موضع دیوکہیڑی گراس مین ملا پہر سندرداس کی اولاد مین تقسیم ہوئے تو پرتاب سنگہ پاٹوی ہوا اور رجے سنگہ کو موضع پیپلاج اور رام سنگہ کو بسوندنی ملا پہر پرتاب سنگہ کے دو بیٹے ہوئے راج سنگہ پاٹوی ہوا اور جہبر سنگہ کو موضع چان تہلی گراس مین ملا - پہر راج سنگہ کے چہوٹے بیٹے

بہادر سنگہ کو موضع چوتسا اگرا مین ملا بعد ازان اجیت سنگہ کی اولاد مین زور آور سنگہ
کو موضع ٹانکا داس اور جسونت سنگہ کے خواص زادہ مسمی شیب داس کو موضع برایا
پور رہ دیا گیا - باقی گانو سب ٹھاکر کو ملے جسپر اب مادہو سنگہ قابض ہے مگر اونمین سے
دو گانو چارون کو اور دو گانو راجپوت چوہانون کو بالعوض نوکری دے رکھے ہین بجز
ٹھاکر بیلاج کے کہ وہ ۱۰ روپے سالانہ سرکار مین دیتا ہے اس ریاست کا کوئی بہائی
بیٹا کچہہ سرکار مین نہین دیتا ہے ٹھاکر مادہو سنگہ ۷۰۰ روپے سالتمام مین داخل
کرتا ہے بہائی بیٹے مادہو سنگہ کو نذرانہ دیتے ہین ٹھاکر کے قبضہ مین ۲۱ گانو ہین
سرکاری عملداری کے آغاز مین ٹھاکر سندر داس تاحیات خود استمراردار قبول کیا
گیا تہا اسواسطے اوسکی وفات پر ڈکسن صاحب کے عہد مین بموجب شرط عام کے از سر نو
تشخیص سرکاری مالگذاری کی ہوئی اور گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹھاکر مادہو سنگہ
کی حیات تک منظور ہوئی اب عام حکم کے بموجب یہہ ریاست بہی استمرار قرار پائی اور
جلسہ قیصری دہلی مین ٹھاکر مادہو سنگہ کو راجگی کا خطاب ملا راجہ مادہو سنگہ استمراردار
سا در دوم نمبر پر تعظیمی ہے اور اوسکے ساتہہ مین رام سنگہ ٹھاکر بیلاج دوسری صف
مین چوتہے نمبر پر اور تیسری صف مین کشن سنگہ ٹھاکر بسوندنی - چتر سنگہ ٹھاکر
چولسلہ - ہرناتہہ سنگہ ٹھاکر ٹانکا داس - دہونکل سنگہ ٹھاکر دیو کہیڑی -
کرن سنگہ ٹھاکر جیا نہ تہلی ہین -

کیفیت ریاست

ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
ساور خاص	[illegible]	۶۱۴۴۳	[illegible]	[illegible]	
دیوکہیڑی ـ بسوندی ـ چاندتہلی چولسلہ ـ ٹانکاواس ـ بہانڈاور رگھو دان چارن ـ مہرون خورد مہتاب سنگہ پیپلاج رام سنگہ	[illegible]	۱۵۱۶۱	[illegible]	[illegible]	۲۶۲
میزان	[illegible]	۷۶۶۰۴	[illegible]	[illegible]	۷۴۷۸

مسعودہ

سابق مین مسعودہ کا علاقہ سرکاری خالصہ مین تہا اور وہان سرکاری تہانہ رہتا تہا سنہ ۱۵۵۶ء مین جگمل مع پسران خود اکبر بادشاہ کی خدمت مین نوکری کیواسطے گیا تہا اوسی اثنا مین پوار راجپوتون نے مسعودہ کے تہانہ دار کو نکال کر اپنا قبضہ کرلیا بادشاہ نے اونکے نکالنے کیواسطے جگمل کو مع فوج متعین کیا اور پوارون نے چیتوڑ کے رانا کی مدد بہم پہونچاکر بمقام ہرنارڑہ مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی انجام مین جگمل فتحیاب ہوا اور مسعودہ پر دخل کیا بادشاہ نے مسعودہ کا پرگنہ ہنونت سنگہ پالوی پسر جگمل کو دیا حضور شاہ سے رخصت ہوکر آئے تب ایک مقام پر جنگل مین شیر اور

سور کی لڑائی ہوئی اور سور نے شیر کو مغلوب کرکے ہٹا دیا اسواسطے وہ سرزمین مردانگی کی متصور ہوکر موضع پاگ سوری آباد کیا گیا اور قلعہ تعمیر ہوا۔ ہنونت سنگہ کی چوتھی پشت مین عجب سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

موہن سنگہ پاڑوی۔ کیسری سنگہ ستہانہ مین۔ بخت سنگہ کیسرپورہ مین۔ جسکرن سکرانی مین۔ گردہرداس جامولا مین۔ موہن سنگہ کے تین بیٹے ہوئے سلطان سنگہ پاڑوی۔ شیر سنگہ شیرگڈہ مین۔ بیری سال کیلو مین سلطان سنگہ سے تیسری پشت مین شیام سنگہ کے دو بیٹے ہوئے اول رتن سنگہ پاڑوی۔ دوم سُرت سنگہ جسکو نرواڑہ گراس مین ملا رتن سنگہ کے بہی دو پسر ہوئے ایک بہیرون سنگہ پاڑوی۔ دوسرا دیو سنگہ جسکو جے سنگپورہ گراس مین ملا۔ اگرچہ ایک تیسرا بیٹا بہوپال سنگہ تہا مگر وہ شیرگڈہ مین بجے سنگہ کا متبنّی ہوا۔ بہیرون سنگہ کی اولاد مین صرف ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب بلاشرکت غیرے مسعودہ کے استمرار دار ہین اسطرح ہنونت سنگہ کی اولاد مین اول بمقدم ریاست مسعودہ اور چہوٹی ریاستین ستہانہ۔ کیسرپورہ۔ سکرانی۔ جامولا۔ شیرگڈہ۔ کیلو۔ نرواڑہ جے سنگپورہ کی ہوئین اور پہر ان چہوٹی ریاستون مین سے ستہانہ سے لانبہ اور ٹنگر۔ کیسرپورہ سے اکڑول۔ اور لالا واس۔ اور شیرگڈہ سے فتحگڈہ۔ اور پیدا ہوئین کہ اسطرح سے تیرہ ریاستین ہین۔

مسعودہ کے ٹہاکر صاحب کو آونریری مجسٹریٹ درجہ سوم کے اختیارات اپنے علاقہ مین حاصل ہین اونکی نابالغی مین علاقہ بہ انتظام کورٹ آف وارڈس رہا تہا۔ اور ٹہاکر صاحب نے اجمیر گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی ہے ... مالگذاری

مقرر ہے اسمین سکرانی ستہانہ لانبہ و نگر کے سوائے کل دیہات مقبوضہ
اولاد عجب سنگہ کی جمع شامل ہے مسعودہ مین ۲۸ گانو ہین ٹہاکر صاحب کو جلسۂ قیصری
دہلی مین راو   کا خطاب ملا ہے۔
راو بہادر سنگہ صاحب استمراردار مسعودہ تیسری نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ذیل
مین دوسری صف مین ٹہاکر شادول سنگہ ستہانہ - ٹہاکر اودے سنگہ
سکرانی - ٹہاکر چتر سنگہ لانبہ - ٹہاکر دہیرت سنگہ نگر - اور تیسری صف مین ٹہاکر
دولت سنگہ جاسولا - ٹہاکر بہوپت سنگہ اکرول - ٹہاکر پرتاب سنگہ کیاد - ٹہاکر زورآور سنگہ
شیرگڈہ - ٹہاکر بہیم سنگہ فتح گڈہ - ٹہاکر فتح سنگہ کیسرپورہ - ٹہاکر کلیان سنگہ جے سنگہ پورہ
ٹہاکر میگہہ سنگہ لالیاواس ہین -

کیفیت ریاست

ریاست	دیہات	رقبہ	آمدنی	مالگذاری	کیفیت
مسعودہ خاص	[illegible]	۹۸۷۷۳	[illegible]	[illegible] ۱۹	
دیگر ریاستہاے متعلقہ	[illegible]	۴۹۲۸۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ ار ۷ پائی	
میزان -	[illegible]	۱۴۸۰۵۴	یکلاکھ [illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۷ پائی	

مجمل حال جونیان مہرون وپیسانگن

انکا مورث اعلےٰ مادہو سنگہ مہاراجہ اودی سنگہ والی مارواڑ کا پانچوان بیٹا تہا اور اسکو علاقہ تسواڑہ معہ جیت رجیتارن تین لاکہہ کا پٹہ دار مشہور کرتے ہین معلوم نہین رہ ملک ان سے کب اور کسطرح جاتا رہا - مگر اوسکا بیٹا کیسری سنگہ پیسانگن مین آیا تہا وہان راجپوت پوارون سے اوسکا مقابلہ ہوا کہ اوس زمانہ مین وہان قابض اور دخیل تہے یہہ زمانہ شاہجہان بادشاہ کے عہد کا تہا کیسری سنگہ نے پوارون پر فتح پائی اور پیسانگن پر دخیل ہوا کیسری سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا سجان سنگہ جانشین ہوا یہہ شخص صاحب داعیہ تہا گوڑ خاندان راجگڑہ کے قبضہ سے جونیان اور سیسودیہ خاندان کے قبضہ سے مہرون بزور شمشیر لیکر اپنے تحت مین کر لئے اور ۱۷۱۱ع مین اپنے تین بیٹون کو اسطرح تقسیم کر دیئے بشن سنگہ کو جونیان - کرن سنگہ کو مہرون جہوجہار سنگہ کو پیسانگن - مشہور ہے کہ پیسانگن دارالریاست جہوجہار سنگہ جہوٹے بیٹے کو اس خدمت کے عوض دی تہی کہ جہوجہار سنگہ نے اپنے چچا بہیم سنگہ کی خون کا انتقام گوردہا خان شیام گڈہ والہ سے لیا تہا -

جونیان

بشن سنگہ کے تین پسر ہوئے - اول راج سنگہ مسند نشین ہوا اور دوم ساونت سنگہ کو لودیچ - اور دہیرت سنگہ کو دیولیہ خورد و دوگاؤن ملے - راج سنگہ سے دوسری پشت مین تخت سنگہ پالوچی ہوا - اور دلیل سنگہ کو کالیرہ بوگڑا اور درجن سنگہ کو منڈہ راس مین ملے اوسوقت تک اس خاندان مین بہائیون کو علیحدہ دیہات دینے کا

دستور رہا بعد ازان موقوف ہوا یہہ اسی خیال سے ہوا کہ اگر اسیطرح ہر ایک بہائی کو ایک ایک گانو ملتا رہیگا تو چند پشتون مین ریاست مین کچہہ باقی نرہیگا اسواسطے اب صرف حوالہ یعنی کسیقدر زمین دیجاتی ہے ۔

کلیان سنگہ جونیان کا ٹہاکر نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس ہوتا ہے اور اجمیر مین تعلیم پاتا ہے ۔ ریاست جونیان سے [illegible] سالانہ خزانہ سرکاری مین داخل ہوتا ہے اسمین ٹہاکر سنڈہ کا خراج بہی داخل ہے اور ٹہاکر مذکور [illegible] جونیان مین داخل کرتا ہے ۔

جونیان سے متعلق ایک واقعہ تاریخی یہہ ہے کہ ارجن سنگہ برادر خورد ٹہاکر تخت سنگہ کی گوڑ راجپوتون سے لڑائی ہوئی اوس سے سنوہر پورہ لینا چاہا تہا بلکہ لے لیا تہا مگر ارجن سنگہ لڑائی مین مارا گیا اوس نے ایسی جوانمردی کی تہی کہ سر کٹجانے کے بعد بہی کئی ہاتہہ تلوار کے مارے تہے ۔ جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر کلیان سنگہ جونیان والہ کو راو صاحب کا خطاب ملا ہے ۔

جونیان کا استمرار دار پانچوین نمبر پر تعظیمی ہے اوسکے ساتہہ مین مہتاب سنگہ کا ایرہ گوگہ مان سنگہ کروبج ۔ دیو سنگہ دیولیہ خورد دوسری صف مین اور رام سنگہ ٹہاکر سنڈہ تیسری صف مین ۔

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہات	نام ریاست
	[illegible]	[illegible]	۳۴۴۷۵	[illegible]	جونیان
	[illegible]	[illegible]	۱۵۹۸۵	[illegible]	تخت کی جاگیرین
	[illegible]	[illegible]	۵۰۴۶۰	[illegible]	میزان

جہرون

ٹہاکر کرن سنگہ اول ٹہاکر جہرون کا بیٹا ناہر سنگہ ہوا اور ناہر سنگہ کی دو عورتون سے پانچ اولاد پیدا ہوئی - اول سے اپجی سنگہ کہ جہرون کا ٹہاکر ہوا - بخت سنگہ جسکو تسواریہ ملا بہادر سنگہ کو نیمود ملا - دوسری سے بجے سنگہ جسے سانگڑیہ ملا - ظالم سنگہ جسنے کادیڑہ پایا - یہہ تقسیم ۱۸۰۵ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد کوئی تقسیم اس ریاست مین نہین ہوئی اوس تقسیم پر اول ناہر سنگہ کی اولاد مین تو اتفاق رہا مگر پہر ظالم سنگہ کی اولاد مین نااتفاقی ہوئی کیونکہ جہرون خاص بڑا علاقہ ہے ۱۸۱۱ء مین لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کادیڑہ والے نے جہرون کے ٹہاکر جگت سنگہ اور بہار تہہ سنگہ اوسکے بیٹے کو قتل کرکے جہرون پر قبضہ کرلیا -

اس لال سنگہ کو قلت معاش کی شکایت تہی مگر اوسکا بزرگ منظور کرچکا تہا اس سے ٹہاکر جہرون کا کچہہ قصور نہین تہا لال سنگہ نے یہہ قتل بطور شبخون کیا تہا ایک شب جمعیت سوار و پیادگان لیکر کادیڑہ سے جہرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی لال سنگہ محل مین داخل ہونیوالا تہا کہ جگت سنگہ دروازہ پر نکل آیا تب لال سنگہ نے اوسی نہ مارنے کا وعدہ کیا جگت سنگہ دہوکہ کہا کر دشمن کے پاس آگیا لال سنگہ نے گرفتار کرکے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور محلون مین جاکر بعد تلاش کے کنور بہار تہہ سنگہ کو قلعہ سے گرا دیا کہ وہ اسطرح مرگیا اور ٹہکرانیون کو علیحدہ علیحدہ قید کردیا اور خود جہرون کا ٹہاکر ہوگیا گو اس ظلم پر کسی راٹہور نے دست اندازی نکی مگر شاہپورہ کے راجہ نے کہ سیسودیہ ہے یہہ وحشیانہ حرکت ناپسند کرکے جہرون پر فوج کشی کی لال سنگہ کے پاس فوج نہ تہی غالب ہوا راجہ نے اوسکی جان بخشی کی مگر ڈول لیا اور آیندہ کو ڈولہ دینے کا عہد کرالیا

اور جہرون سے نکالکر کاویڑہ بہ حید یا اور جہرون مین راجہ نے بہار تہہ سنگہ کی ٹہکرانی کا قبضہ کرادیا سنہ ۱۸۲۲ع تک وہ قابض رہی سنہ ۱۸۴۳ع مین ٹہکرانی نے جواہر سنگہ پسر الیشری سنگہ کو متبنی لیا مگر سنہ ۱۸۶۷ع مین جواہر سنگہ لاولد فوت ہوا اوسکا حقیقی بہائی کالو سنگہ سند نشین ہوا کہ اب تک موجود ہے - یہہ علاقہ کسی زمانہ مین ہمیشہ گوجرون کے قبضہ مین تہا اس سبب سے جہرون کہلاتا ہے -

جہرون کا ٹہاکر نوین نمبر پر تعظیمی استمرار دار ہے اور اوسکے ساتھ دوسری صف مین درجن[۳۳] سال کا ویڑہ - کشن[۳۴] سنگہ تسواریہ - دہونکل[۳۵] سنگہ سانگریہ - موڈ[۳۶] سنگہ نیمود -

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
جہرون	سے	۲۲۵۸۵	[illegible]	[illegible]	
استمرار داران تحت	للعہ	۱۴۱۲۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۳ پائی	
میزان	[illegible]	۳۶۷۰۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۳ پائی	

پیسانگن

جہوجہار سنگہ اول ٹہاکر پیسانگن کے تین بیٹے ہوئے - فتح سنگہ پاٹوی جسکو تعلقہ پیسانگن وخواص سیٹرسی دپران بیٹرہ ملی - اور شیام سنگہ کو پاڑہ میووہ خورد گوڈہ اور دیوی سنگہ کو سدارہ اور رنگل گانو ملے فتح سنگہ کے بعد دو پشت تک ایک ہی اولاد ہوئی تیسری پشت مین سالم سنگہ کے دو بیٹے ہوئے - ناتہو سنگہ پاٹوی -

اور کلیان سنگہ خواص سرسٹری دیپان ہیٹرہ کا ٹہاکر ہوا سنہ ۱۷۸۵ع مین دکہنیون کی عملداری
تہی کلیان سنگہ کے ذمہ تینتیس ہزار روپیہ سرکاری حاصل کا باقی نکلا ہر چند تنگ طلبی ہوئی
مگر ادا نہو سکا تب انجام کار پران ہیٹرہ اور سرسٹری صوبہ دار اجمیر کے پاس بطور رہن ہوگئے
ناتہو سنگہ ٹہاکر پیسانگن ریاست جاول مین بیاہا تہا اور سیواجی صوبہ دار اجمیر وہان
کا باشندہ تہا اور ناتہو سنگہ کی ٹہکرانی سیواجی کی ہمشیرہ لگی ہوتی تہی اس ذریعہ سے
ناتہو سنگہ نے پران ہیٹرہ اور سرسٹری حاصل کر لیئے چہہ سال تک دیہات مذکورہ ٹہاکر
پیسانگن کے قبضہ مین رہے - بعد ازان کلیان سنگہ نے ... روپیہ سرکار
سندہیہ مین داخل کیا اور دیہات پر دخل پایا -

जावल

ناتہو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ اور سادول سنگہ دوسری والدہ سے تہے ناتہو سنگہ
نے اونکو قید کر دیا کوئے پانچ مہینے تک قید رہے مگر چونکہ ناتہو سنگہ کی یہہ حرکت ناملائم
تہی تمام برادری نے جمع ہوکر اونکو قید سے رہا کر دیا اس عرصہ مین ناتہو سنگہ نے وفات
پائی اور رتن سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے باگ سنگہ و سادول سنگہ کو کچہہ معاش نہ دی
آخرکار کلیان سنگہ نے غیرت سے موضع سرسٹری بہ تقرر تین سو روپیہ نذرانہ باگ سنگہ
کو دے دیا -

سنہ ۱۸۱۴ع تک دیہہ مذکور اوسکے قبضہ مین رہا بعد ازان مادہو راو سندہیہ صوبہ دار
اجمیر نے استمرار داران کو تنگ کیا اونہون نے صلاح کر کے صوبہ دار مذکور کو گلاب سنگہ
ولد کلیان سنگہ کے قلعہ مین قید کر دیا تین مہینے تک قید رہا پہر مرہٹون کی فوج نے آکر
چہوڑا لیا اور اٹہارہ ہزار روپیہ مصادرہ کر کے اوسکے عوض گلاب سنگہ کو قید کیا بیشتر
پسر گلاب سنگہ نے سات ہزار روپیہ ادا کیا اور بالعوض گیارہ ہزار روپیہ خرچ خواص

باگ سنگھ کے پاس گروی رکھکر گلاب سنگھ نے رہائی پائی کہ اسطرح سرسٹری اور خواص
دونون باگ سنگھ کے قبضہ مین آئے ہین مگر جہان سنگھ نبیرہ باگ سنگھ کا بیان ہے
کہ گلاب سنگھ نے کہ خواص مرہٹون کے پاس گرو رکہا تہا جب تہوڑے دنون بعد مرہٹی
جانے لگی اور انگریزی عملداری آئی تب صوبہ دار نے چٹھی لکھی کہ روپیہ دیکر گانو لے لو
گلاب سنگھ نے منظور نکیا باگ سنگھ نے روپیہ دیکر خواص اپنے نام بیع کرالیا کہ اب
جہان سنگھ قابض ہے اور السامعہ ۱۲ر۹ پائی مالگذاری سرکار مین داخل کرتا ہے۔
اب پیپاتگن کا راجہ پرتاب سنگھ نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف
وارڈس ہوتا ہے ریاست مین گیارہ گانو ہین اور اللہ صہ ۱۴ر۲ پائی کی مالگذاری ہے۔ اس
خاندان مین قدیم سے ٹہکرائی کا خطاب تہا مان سنگھ نے ابتدا عملداری انگریزی
مین راج مارواڑ مین زرکثیر نذرانہ کا دیکر خطاب راجگی کا حاصل کیا اور سرکار انگریزی
سے بہی راجہ لکہوانا چاہا مگر سرکار نے مدت تک خطاب عطیہ راج جودہپور کو قبول نکیا آخر کار
سنہ۸۵ع مین دربار ہوکر استمرار واران کو سندین عطا ہوئین تب ٹہاکر پیپاتگن کو خطاب
راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور جلسہ قیصری دہلی مین از سر نو تصدیق ہوا شیام سنگھ
کو پاڑہ بیوڑہ نورد اور گودہ وراثت مین پیپاتگن سے ملی تہی اور تین گانو اوس نے
اور اوسکی اولاد نے بزور بازو حاصل کیے یعنی موضع چہاپریہ و موضع ایکل سنگھ تو
خود شیام سنگھ نے گوڑ راجپوتون کو بیدخل کرکے لیلیے اور موضع نولکہا اوسکے بعد
سمال سنگھ نے ماناوت راجپوتون سے چہین لیا شکت سنگھ تک شیام سنگھ کی اولاد
مین کوئی شریک نہوا شکت سنگھ کے تین پسر ہوئے۔ شیر سنگھ مسندنشین ہوا اوس نے
اپنے سب سے چہوٹے بہائی رنجیت سنگھ کو اپنے شامل رکہا اور رنجیت سنگھ کو گودہ گراس

مین نکالدیا۔ شیر سنگہ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے مگر اوسکے مسند نشین بیٹے سجان سنگہ نے
اپنے چھوٹے بہائی اندر سنگہ کو شامل رکہا بعد ازان سجان سنگہ کا بڑا بیٹا سمیر سنگہ مسند نشین
ہوا اور چھوٹا بیٹا بیرپیسال میودہ خورد کا ٹہاکر ہوا اوسکے بعد سمیر سنگہ کی اولاد مین کسی بہائی بیٹے
کو کوئی گانو نملا۔

دیوی سنگہ کو تقسیم مین سدارا اور گل گانو پیسانگن سے ملے تہے اوسکے چار بیٹے ہوئے
اون مین سے رن سنگہ پاڑوی نے سدارا لیا اور دیگر تینون کو گل گانو ملا جو
اس خاندان مین دو تعظیمی ایک راجہ پرتاب سنگہ پیسانگن نمبر ۴ اور دوسرا ٹہاکر سجان سنگہ
استمرار دار پاڑہ نمبر ۱۰ راجہ پیسانگن کے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ
پران بیڑہ ۔ چنپال سنگہ خواص ۔ ارجن سنگہ گلگانو ۔ سیٹہ سنگہ سوارہ ہین ۔
اور ٹہاکر پاڑہ کے ساتہہ دوسری صف مین ۔ جواہر سنگہ گوڑہ ۔ ناتہو سنگہ میودہ خورد

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	آمدنی کل	تعداد مالگذاری	کیفیت
پیسانگن	[illegible]	۳۲۰۹۵	[illegible]	[illegible] ۱۲/۲ پائی	
پران بیڑہ سریڑی خواص گلگانو سوارہ	[illegible]	۸۴۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۱/۱ پائی	۴۶۸۷
پاڑہ	[illegible]	۱۶۹۵۸	[illegible]	[illegible] ۲/۵ پائی	
گوڑہ میودہ خورد	[illegible]	۵۵۴۷	[illegible]	[illegible] ۶/۲ پائی	
بیران	[illegible]	۸۲۰۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۲/۱۱ پائی	

دیولیہ و بڑلی و دیوگانو

اس خاندان کا مورث اعلیٰ اکہے راج تہا جسکو بروی تقسیم بہنائی سے منجملہ ۸۴ گانو ملے تہے - مگر ٹہاکر صاحب دیولیہ کا بیان ہے کہ اکہے راج نے بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کراکے ۴۲ گانو لئے تہے اور رنرسنگ داس مورث ٹاٹولی کو تین گانو اپنے پاس سے دے دئے تہے - اکہے راج کے پانچ بیٹے ہوئے اونمین الیشر داس پاٹوی ہوا - دیو داس کو بڑلی کا علاقہ ملا - ہری سنگہ کو موضع جیت پورہ جٹرانا - ناہر سنگہ کو موضع ناندسی اور گوڑ ملا - اور گج سنگہ کو علاقہ کیروٹ ملا -

دیوی سنگہ واحد پسر الیشر داس کے دو بیٹے - اول اودیت سنگہ پاٹوی دوم سانت سنگہ ٹہاکر گوڑہ کلان ہوئے - بعد ازان رگہناتہہ سنگہ ولد اودیت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے بخت سنگہ پاٹوی بیر سنگہ ٹہاکر ستوگلہ - جہتر سال ٹہاکر رگہناتہ پورہ - بخت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے - ارجن سنگہ پاٹوی - باگ سنگہ ٹہاکر اروڑ - سجان سنگہ ٹہاکر شوکلی -

ارجن سنگہ کی اولاد مین کوئی تقسیم نہوئی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر ہری سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا اب راؤ ہری سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے قابض ہین دیو داس مورث اعلیٰ خاندان بڑلی کے چار پسر ہوئے - اول سانولداس پاٹوی - دوم ارجن سال ٹہاکر گوبلہ - سوم جیت سنگہ ٹہاکر کنبی خورد - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر کو بیرولی ملی تہی مگر ادائے مالگذاری نہو سکی تو ۱۸۶۲ع مین گانو پہر بڑلی مین شامل ہو گیا اب ہرناتہہ سنگہ کی اولاد بیرولی مین رہتی ہے مگر کچہہ دخل نہین رکہتی -

سانولداس کی زوجہ اول سے دولی سنگہ پاٹوی ہوا اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

دولی سنگہ کی اولاد مین ٹہاکر مادہو سنگہ بڑلی پر تنہا قابض ہے۔
دیوگانو بگہیڑہ کے خاندان کا مورث اعلے ناہر سنگہ تہا جسے دیولیہ سے ناندسی وگوڑہ
گراس مین ملی تہی بعدازان ناہر سنگہ نے راجگڈہ کے خاندان کے گوجر راجپوتون کو
موضع دیوگانو سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کرلیا اور اسیطرح سیسودیون سے بگہیڑہ
گانو لیا سنہ ۱۶۵۸ء مین جب ناہر سنگہ کا گوجرون سے مقابلہ ہوا تو اوس لڑائی مین
جونیان کا ٹہاکر مع اپنے بیٹے کنور کشن سنگہ کے ناہر سنگہ کی امداد کیواسطے گیا تہا
کشن سنگہ نے دلیرانہ لڑائی کی تہی تاجدیکہ سر کٹ جانے کے بعد بہی حربۂ شمشیر کرتا رہا
اور خود کام آیا جب ناہر سنگہ نے دیوگانو فتح کرلیا تو کشن سنگہ کے خون کے
عوض اوس علاقہ کے چار گانو جونیان کے ٹہاکر کو دئے اور باقی ماندہ اپنے قبضہ
مین رکہے۔

ناہر سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔
دیوکرن جسکو دیوگانو بگہیڑہ ملا اور وہ پاٹوی ہوا۔ بہرت سنگہ کو ناندسی۔ اندر سنگہ
کو سہاری۔ ہاتہی سنگہ۔ تیج سنگہ۔ ارجن سنگہ کو باقی ماندہ دیگر دیہات ملے۔
اسکی یہہ کیفیت ہے کہ اونکا ایک بہائی رگہناتہہ سنگہ دیولیہ مین اودیت سنگہ کی گود
گیا تہا وہان سے رگہناتہہ سنگہ نے تیج سنگہ کو ریچہہ مالیان اور ہاتہی سنگہ کو موضع
بگراہی مین کچہہ زمین اور ارجن کو کیانیہ دیا دیوکرن کی اولاد مین پہر تقسیم نہوئی اب
رام سنگہ ٹہاکر حسب قاعدہ وراثت پاٹوی پر قابض ہے اس خاندان مین راو ہری سنگہ
صاحب دیولیہ۔ مادہو سنگہ ٹہاکر بڑلی۔ رام سنگہ ٹہاکر دیوگانو نمبر ۶ و ۱۴ اور ۱۱ بر
تفضیلی مین ٹہاکر دیولیہ کے ساتہہ دوم صف مین۔ دہنی سنگہ گڈہ۔ پرتاپ سنگہ گیر

کھروہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ شکت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی
مارواڑ کا بیٹا تہا اس علاقہ کے لوگ کہتے ہین کہ راج مارواڑ سے ملا تہا مگر کچہہ ثبوت نہین
ہے - اکبری عہد مین پرگنہ کھروہ شامل پرگنہ اجمیر سرکاری خالصہ مین تہا کہ آئین اکبری
مین درج ہے - یہہ علاقہ دو علیحدہ حصون پر منقسم ہے ایک بڑا جسمین خاص کھروہ
ہے دوسرا قلیل قریب بہساگن ہے - اس خاندان مین سات پشت تک برابر یہی عمل
رہا کہ پاٹوی اولاد کل ریاست پر قابض ہوتی ہے اور بہائیون کو کچہہ نہین دیا جاتا
چنانچہ اس خاندان کے اکثر لوگ نقل وطن کر گئے باقی ماندہ موضع جاٹلی وا کہری علاقہ
اجمیر مین موجود ہین -

شکت سنگہ سے آٹہوین پشت مین سورج مل کے چہوٹے بیٹے چہتر سنگہ کو موضع دیوگڈہ
بطور گزارہ ملا - اور دولہ سنگہ کے چہوٹے بیٹے گلاب سنگہ کو ناسون اور پرتاب سنگہ
کے چہوٹے بیٹے شیام سنگہ کو بہوانی کہیڑہ - باقی ریاست پر مادہو سنگہ پسر جسونت سنگہ
بلا شرکت غیرے قابض ہے - بہوانی کہیڑہ ناسون و دیوگڈہ کے ٹہاکر کہروہ کے
ٹہاکر کو نذرانہ دیتے ہین اور کہروہ کا ٹہاکر اونکی بابت سرکار مین مالگذاری دیتا ہے
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا ہے راؤ مادہو سنگہ
صاحب نمبر ۲ پر خود تعظیمی ہین اور ساتہہ مین اونکے کوئی کرسی نشین دربار نہین ہے

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
کہروہ	[illegible]	۵۰۹۰۱	[illegible]	[illegible]	
بہلانی کہیڑہ ناسون دیوگڈہ	[illegible]	۴۴۶۰	[illegible]		
میزان	[illegible]	۵۵۳۶۱	[illegible]	[illegible]	

گوبندگڑہ

اکبرشاہ کے عہد مین مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی مارواڑ مورد عنایات شاہی تہا اور اوسکا بیٹا بہگوان داس بادشاہ کا دوست اور مصاحب تہا اوسکی اولاد حسب تفصیل ہوئی۔

گوبند داس۔ کاہن جی۔ سلطان جی۔ بلرام جی۔ اچلداس جی۔ گوپالداس جی

ان مین سے اچلداس لاولد رہا۔ کاہن جی سلطان جی بلرام جی اور گوپالداس جی مارواڑ مین رہے گوبند داس نے بیسانگن کے قریب اپنے نام سے موضع گوبندگڑہ آباد کیا اور قلعہ بنایا۔ اس ریاست مین چار گانو ہین منجملہ اونکے جسونت پورہ جسونت سنگہ نے آباد کیا تہا اکہے پورہ اکہے سنگہ نے۔ اور سمرتہہ پورہ سمرتہہ سنگہ نے ارث پور قدیم گانو ہے ریاست گوبندگڑہ سے کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نہین ملا۔

ٹہاکر لچہمن سنگہ استمرار دار گوبندگڑہ ۱۲۰ نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ساتہہ تیسری صف مین شیام سنگہ ٹہاکر جسونت پورہ ۲۰ نمبر ہے۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی ریاست	تعداد مالگذاری	کیفیت
گوبند گڑہ	یک	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible] ۱۲/	
جسونت پورہ	یک	۰	[illegible]	۰	
میزان	۲	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible] ۱۲/	

باگسوری

جگمال کے تیسرے بیٹے لاڈ سنگہ کی اولاد باگسوری مین استمرار دار ہے باگسوری کا ابتدائی حال مسعودہ کی کیفیت مین درج ہوا ہے اب اسقدر کافی ہے کہ لاڈ سنگہ کی اولاد مین مان سنگہ شیودان سنگہ برادران حقیقی ہوئے اور باگسوری کو باشیہ گراس مین ملا پہر بہوپ سنگہ گمان سنگہ جان سنگہ کو کوئی گانو گراس مین نہین ملا اونکی اولاد میوڑتیہ مین رہے تہے اور امر سنگہ پرتاب سنگہ کی اولاد باگسوری مین حوالہ کہاتی ہے۔

ٹہاکر ناہر سنگہ استمرار دار باگسوری ۱۵ نمبر پر تعظیمی ہے مگر آیندہ اس ریاست مین تعظیمی ہونگے اونکے ساتھہ دوسری صف مین رگہناتھہ سنگہ دیلونت سنگہ ٹہاکران بوباشیہ ۲۲ نمبر پر ہین۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
باگسوری	یک	۱۰۵۰۸	للعہ	الماعہ ۱۴ر۹ پا	
بوبانیہ	یک	۴۶۱۹	سمہ صما	سماعہ	
میزان	سہ	۱۵۱۲۷	عسہ صما	اعہ ۱۴ر۹ پائی	

سیواڑیہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ جیت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ والی سیواڑ الخاطب ٹہا
راجہ کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا کہتے ہین کہ اوسکی چوتہی پشت مین رام سنگہ نے ۱۶۵۱ء
مین یہہ گانو جنگل ویرانہ مین آباد کیا تہا اسی خاندان مین بالوسی ہونیکا دستور ہے
بہائیون کو کسیقدر جاگیر بطور حوالہ یعنی معاش کے ملتی رہی ہے عملداری مرہٹہ مین
وہ زمین بہوم متصور ہوکر خدمت حفاظت اونکے ذمہ کی گئی بعد منہائی اس بہوم
کے ٹہاکر جوگید اس کل گانو پر قابض ہے یہہ ٹہاکر کسی تعظیمی کے ساتہہ نہین ہے ـ
مگر خود دوم صف کے ۴۳ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے سیواڑیہ صرف ایک گانو
ہے رقبہ اوسکا ۲۱۱۵ - آمدنی دو ہزار کی ہے اوسمین سے اماطلعہ ۱۵ر۲ پائی
مالگذاری ادا کرتا ہے ـ

ریچہہ مالیان

ریچہہ مالیان قریب پیپلانگن کے خاندان کا مورث اعلےٰ کلیان داس تہا اوسکے
قابض ہونیکا صحیح حال معلوم نہین ہے اب چہیتر سنگہ قابض ہے وہ کسی تعظیمی کے

ساتھہ نہین ہے مگر خود دوسری صف مین ۴۵ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے
ریچھہ مالیان صرف ایک گانو ہے اوسکا رقبہ ۶۲۲۹ بیگھہ آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے
اسمین سے ۴۰۰ روپے پائی مالگذاری ادا کرتا ہے ۔

سیٹھن

اول اس گانو پر ٹھاکر سور سنگہ قابض ہوا تھا اور اوسی نے اس گانو کو پھر آباد کیا
تھا اب اس گانو پر ٹھاکر کشن سنگہ قابض ہے کسی تعظیمی کے ذیل مین نہین ہے مگر
دوسری صف مین ۴۴ نمبر پر خود کرسی نشین دربار ہے صرف ایک گانو ۲۴۴۷ بیگہ
رقبہ اور ایک ہزار آمدنی کا ہے اوس مین سے مبلغ ۲۰۰ روپے پائی مالگذاری
سرکار داخل ہوتی ہے ۔

کرٹیل

اس خاندان کا مورث کشن سنگہ چاندا جی کا چھوٹا بیٹا تھا اس گانو مین سابق کرٹیل
کوٹ کے گوجر آباد تھے اون کے نام سے گانو مشہور ہے کشن سنگہ قصبہ پلونڈا علاقہ
ماروار کا باشندہ تھا سار دول سنگہ پوار کی مدد سے دیوالی کے دن جب گوجر
تہوار کی رسوم مین مشغول تھے اون پر حملہ کرکے کرٹیل کو چھین لیا کشن سنگہ کے
تین بیٹے ہوئے اونمین سے راج سنگہ کرٹیل مین رہا اور اوروں کی اولاد
کنولائی وکاٹیر مین چھوٹی ہوئی ۔ سمان سنگہ وپھول سنگہ کے پاس اس گانو
مین زیادہ زمین ہے اس سبب سے باوجودیکہ اولاد اکبر نہین ہین بطور پاٹوی
عزت دار سمجھے جاتے ہین اونکے اور بھائی جو شاید حقیقت مین بڑے ہین چھوٹے
ہین سمان سنگہ پھول سنگہ دوسری صف مین ۴۷ نمبر پر کرسی نشین ہین گانو کا

पलोडा

۴۴۰۷ بیگھہ کا رقبہ ... کی آمدنی اور ... ۱۵ اور ۲ پائی مالگزاری ہے۔

منوہرپورہ

اس گانو مین ٹہاکر فتح سنگہ گوڑ راجپوت استمراردار ہے وہ کسی کی ذیل مین نہین مگر دوسری صف مین ۴۶ نمبر پر کرسی نشین ہے گانو کا رقبہ ۲۷۵۰ بیگھہ آمدنی ... اور مبلغ ... ۶ اور ۲ پائی مالگزاری ہے۔

راجوسی

راجوسی وغیرہ چار دیہات کے استمراردار چوہان مینہ ہین حال اونکا پیشتر لکھا گیا ہے اون مین سے شمشیرخان سرگروہ دوسری صف مین ۴۸ نمبر پر کرسی نشین ہے۔

کیفیت

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگزاری	کیفیت
راجوسی	یک	۱۰۶۴۵	[illegible]	[illegible] ۲ اور	
دیہات متعلقہ	سہ	۷۸۷۵	[illegible]	[illegible] ۱۵ اور ۶ پائی	
میزان	للعہ م	۱۸۵۲۰	[illegible]	[illegible] اور ۶ پائی	

کوٹڑی

कोटडी

اس گانو کا استمراردار چہتر بہوج چارن ہے گانو کا رقبہ ۸۰۰ بیگھہ لا رو پیہ کی

آمدنی ہے باعث ۱۶۰ روپیہ مالگذاری ہے۔

علاقہجات علاوہ استمرار

کنگوانہ اس علاقہ مین جاگیردار ہے کہ استمرار یا بھوم نہین رکھتا اس خاندان
کے مورث اعلےٰ راے سنگ کے پانچ بیٹے ہوئے۔ منجملہ اونکے بیر سنگہ کو کہرکڑی
جو ساٹھہ ہزار روپیہ کا علاقہ تہا ملی۔ اور ساونت سنگہ و بہادر سنگہ نے باقی ریاست
بحصص مساوی تقسیم کرلی۔ ساونت سنگہ روپ نگر مین رہا اور بہادر سنگہ جو مورث
مہاراجہ صاحب کشن گڑہ کا تہا کشن گڑہ مین رہا۔ ساونت سنگہ کا بڑا بیٹا سردار سنگہ
لاولد فوت ہوا اوس نے وصیت کی تہی کہ امیر سنگہ ولد بیر سنگہ وارث ہووے لیکن
بوقت وفات سردار سنگہ کے بہادر سنگہ نے امیر سنگہ کی تبنیت سے انکار کرکے روپنگر
پر قبضہ کرلیا تب امیر سنگہ نے مہاراجہ جودہپور کی مدد سے روپ نگر لیا بہادر سنگہ
ہلکر کیطرف متوجہ ہوا اور ایک لاکھہ روپیہ دیکر امیر سنگہ کو روپ نگر سے نکلوادیا
اور بیر سنگہ کو باستثناء موضع لاوتہہ کے جو اوسکی ماں کے پاس تہا اپنے علاقہ سے بیدخل
کیا۔ بیر سنگہ مرہٹون کے شامل ہوا اور پانی پت کی لڑائی مین کام آیا۔ مادہو جی
سیندہیہ نے امیر سنگہ و صورت سنگہ کو کنگوانہ وغیرہ چہہ گانو کی جاگیر عنایت کی آپس
کی تقسیم سے امیر سنگہ نے منجملہ چہہ کے سرانہ مگری آرٹرکہ تین گانو پر دخل
پایا اور صورت سنگہ کنگوانہ اونطرہ مگرہ تین گانو پر قابض رہا۔ پہر امیر سنگہ نے
جے پور مین جاکر نوکری کی تب مہاراجہ سیندہیہ نے تینون گانو ضبط کرلیے۔
صورت سنگہ کے تین لڑکے ہوئے۔ بڑے بیٹے جسونت سنگہ کو لاونہ ملا اور
ارجن سنگہ و تیر سنگہ کو کنگوانہ اونطرہ و مگرہ ملا جیت سنگہ پسر ارجن سنگہ

جسونت سنگہ رلاوتہ والدکی گود بیٹہا تہا۔ مگر پہر جب اوسکے درجن سال پیدا ہوا تب اپنے بیٹے کو رلاوتہ پر قابض کیا اور خود اجمیر مین اپنا حصّہ لینے آیا مگر بعد پنچایت اوسکا دعویٰ خارج ہوا اب وہ صرف رلاوتہ پر قابض ہے۔

بہیر جس زمانہ مین پرگنہ رامسر تعلقہ اجمیر مرہٹون کیطرف سے بطور اجارہ مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے پاس تہا بہیر کی جاگیرداران سے ایک چاہ مع بارانی اراضی کے پیمایش حال سے ۱۱ اراضی آرسنگہہ ہے بنظر حفاظت دیہی راجہ کے تعلق بطور بہوم کے کردیا تہا کہ حفاظت گانو کی راج کی طرف سے ہوا کرتی تہی جب انگریزی عملداری اس ملک مین آئی وہ زمین بدستور راج کشنگڈہ کے قبضہ مین رہی چنانچہ ابتک اوس پر راج کشنگڈہ کا قبضہ ہے گانو کی حفاظت کے واسطے چند آدمی مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کی طرف سے رہا کرتے ہین۔

سدلپور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے بہائی بیٹون مین سے ہمت سنگہ راجہ سدلپور مین بہوم رکہتا ہے۔ اس خاندان کو یہہ بہوم اوس زمانہ مین حاصل ہوئی تہی جب اجمیر کشنگڈہ کے ٹہیکہ مین تہا یہہ بہوم پاٹوی کو ملتی ہے چاند سنگہ کی اولاد فتح گڈہ رہتی ہے اور ظالم سنگہ ریوت سنگہ جو برادر حقیقی ہمت سنگہ کے ہین اونکا تعلق نہین ہے چند آدمی ہمت سنگہ کے سدلپور مین رہتے ہین اور حفاظت دیہی کرتے ہین۔

موضع چاندولائی بیری سال راجہ فتح گڈہ کا اس گانو مین بہومیہ ہے جب شرح سدلپور کے اوسکو بہوم حاصل ہوئی ہے اصلی ریاست فتح گڈہ مین سے یہہ بہوم ہمیشہ پاٹوی کو ملتی رہتی ہے بہیم سنگہ کی اولاد کچہ کیان علاقہ کشن گڈہ مین جاگیردار ہے۔

جو دوپور کی فوج متعینہ قلعہ سے بطلع یہہ قلعہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خالی کر دیا اور
سرکار نے مہارانا صاحب اودے پور کو دیدیا سمندر کے سطح سے ۲۳۵۳ فیٹ
بلند ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ ہے

جھیل اودے ساگر وغیرہ چھوٹے تالاب اور جھیلون اور کانکرولی کے تالاب
کے سوا کہ اوسکا ذکر باب اول مین ہوا ہے اس راج مین ڈھیبر کا جھیل ہے
کہ بحساب وسعت سب سے بڑا یعنی طول مین نو میل اور عرض مین پانچ میل شمال سے کئی
ندیان اوسمین آتی ہین جنوب کیطرف سے اوسکا پانی ناہی ندی مین جاتا ہے
اودے پور سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۲ دقیقہ طول
بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر واقع ہے۔

دریا میواڑ کے ملک مین بناس مشرقی و مغربی و بیرس و سابرمتی و سوکری
و کہاری ندیان ہین چنانچہ انکا مفصل حال اول و دوم باب مین لکھا گیا ہے

شہر و قصبات میواڑ مین اول شہر دار الریاست **اودے پور**
ہے کہ ایک گھاٹے مین پشت پہاڑ پر کہ بجز مغرب کے جسطرف پانچ میل کے محیط کا ایک
تالاب ہے ہر طرف سے پہاڑون سے گھرا ہوا ہے واقع ہے۔ یہہ گھاٹہ تیس میل
طول مین اور دس میل عرض مین ہے شہر کے قریب تالاب ہے اگرچہ چھوٹا
مگر تاہم بہت وسیع ایک اور تالاب چھہ میل کے فاصلہ پر مغرب مین ہے اور چھوٹے
چھوٹے جھیل اور تالاب بکثرت ہین اس سبب سے نواح اودے پور مین بخار وغیرہ
کی بیماری بہت رہا کرتی ہے مشرق کیطرف دور سے دیکھنے سے شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا
مگر قریب سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہر ونکی وضع اور طرز عمارت اچھی نہین

ہین - مہارانا صاحب کا محل البتہ ایک عمدہ سنگین عمارت ہے پہاڑی کی دیوار کے
اوپر قریب سو فیٹ کے بلند کھڑا نظر آتا ہے اوسکے اوپر سے جھیل و گھاٹ و شہر
کی خوب سیر ہوتی ہے تالاب بنایا ہوا ہے ایک خام پشتہ ہے جسکا طول ۳۴۴ فیٹ
اور عرض اوپر سے ۱۱۰ فیٹ اور نیچے سے کسیقدر زیادہ ہے اور بلندی پانی
سے اوپر ۲۳ فیٹ ہے ایک چشمہ پانی کا روکا گیا ہے اس پشتہ کے باہر کیطرف
سنگ مر لگا ہوا ہے اور اوس پر سو ہین اور چہوٹے چہوٹے مندر اور دیگر
مکانات بہت ہین حسب تحریر ٹوڈ صاحب ۱۸۱۸ء مین شہر مین پچاس ہزار گہر
مین سے تین ۳ ہزار رہ گئے تھے مگر انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد شہر و ریاست
دونون مین بہت ترقی ہوئی ہے جیساکہ تاریخ سے معلوم ہوگا اس شہر کو رانا
اودے سنگ نے ۱۵۶۸ء مین آباد کیا تہا شہر اور اوسکے ساگر تالاب اوسی
کے نام سے نامزد ہوئے ہین - سطح سمندر سے ۲۰۶۴ فیٹ بلند ہے اور عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۳ درجہ ۴۹ دقیقہ پر واقع ہے

چیتوڑ کا قدیم قلعہ اور شہر سابق مین بہت بڑا اور مشہور مقام تہا مگر زمانہ حال
مین زوال پا گیا ہے قلعہ پہاڑ پر ہے اور شہر کی فصیلین بلند اور مکانات جابجا
پہاڑ کے اوپر واقع ہین اس سے قلعہ و شہر بہت دور سے نظر آتے ہین -
شہر ندی کے کنارہ پر جسے بیرس و بیرج کہتے ہین واقع ہے - یہان اس ندی
پر نو محرابون کا عمدہ پل ہے قلعہ کے احاطہ کے اندر کئی قدیم مکانات ہین اون مین
سے اول نولکہا بہنڈار ایک مختصر اندرونی قلعہ ہے اوسکی بہت عریض اور بلند
دیوار و برجین ہین - دوسرا رانا صاحب کا محل سادہ و عمدہ تعمیر کا اوس مین

مورچے بہت اچھے بنے ہوئے ہین - تیسرے کرشن کے دو بڑے بڑے مندر ہین - ان مندرون کے قریب دو تالاب مکسر پتہر کے پارچون کے بنے ہوئے ہین ہر ایک کا ۱۲۵ فیٹ طول ۵ فیٹ عرض ۵۰ فیٹ عمق ہے - چوتہے پہاڑ کی چوٹی پر ایک مہادیو کا مندر بہت بڑا ہے اوسکے آگے ترشول کہڑا ہے - مکانات کا نقشہ بہت اچہا ہے اور عمدہ مصالحہ سے تیار ہوئے ہین - پانچوین تعمیرات مین سب سے زیادہ نامور کیرت کہمبہ ہے کہ رانا کہمبو نے جو سنہ ۱۴۱۸ع سے سنہ ۱۴۶۸ع تک حکمران رہا مالوہ و گجرات کی متفق فوجون پر فتح پانے کی یادگار مین بنوایا تہا - یہہ عمارت ۴۲ فیٹ کے مربع چبوترہ پر واقع ہے اوسکی بلندی ۱۲۲ فیٹ ہے اور نیچے سے چارون سمتون مین سے ہر ایک ۳۵ فیٹ ہے اسکی نو منزلین ہین اور اخیر منزل پر چہتری ہے کل کی تعمیر عمدہ سفید سنگ مرمر کی ہے اور مذہب ہنود کی انواع تصویرات اوپر منقوش ہین -

कीरतथंभ
रानाकुम्भ

پہاڑ کی چوٹی کے وسط مین ایک عجیب جین مینار ہے کہ سنہ ۸۹۶ع مین تعمیر ہوئی تہی ہندوستانی لوگون کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین ۸۴ باوڑیان ہین مگر جب ہیبر صاحب نے سخت گرمی کے موسم مین دیکہا صرف بارہ باوڑیون مین پانی تہا اونمین سے ایک مین ایک چشمہ کا پانی آتا ہے - جنوب مغربی کنارہ کیطرف مگر اوس سے علیحدہ ایک چہوٹا پہاڑ ہے جس سے حملہ آور فوج کو قلعہ کی فوج کے مقابلہ مین بہت پناہ مل سکتی ہے اور اسطرف سے پہاڑ کی چڑہائی بہت سہل ہے -

سنہ ۱۳۰۳ع مین علاؤالدین پٹہان شاہ دہلی نے چیتوڑ فتح کی تہی مگر رئیس سابق کے بہتیجے کو بشرط ادائے خراج و نوکری پانچہزار سوار اور دس ہزار پیادہ کی والیس

کردی - ۱۵۳۲ء مین بہادر شاہ والی گجرات نے چیتوڑ کو فتح کیا مگر بہت جلد ہمایون بادشاہ دہلی نے اوسکو نکال کر راجپوت رئیس کو از سر نو قابض کر دیا - ۱۵۶۸ء مین اکبر شاہ نے حملہ کر کے فتح کیا جب راجپوت بالکل مایوس ہو گیے اپنی عورت بچون کو قتل کر کے یکبارگی حملہ آور ہوئے اور مقابلہ کر کے مر رہے مگر پھر رئیس میواڑ نے حاصل کر لی ۱۶۷۶ء مین افواج اورنگ زیب نے پھر چیتوڑ کو خالی کرایا مگر جب سلطنت دہلی مین زوال آیا پھر راجپوتون کے قبضہ مین آگئی یہہ ۳۰ میل شمال مغرب مین اور نصیر آباد سے ۱۰۰ میل جنوب مین ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ -

دیگر شہر و قصبات حسب تفصیل ذیل ہین -

کیفیت	طول بلد مشرقی	عرض بلد شمالی	نام شہر
اجمیر سے جنوب و مشرق مین نیچ سے ۹۰ میل شمال و مغرب مین ایک گھاٹی کے جسکے گرد و پیش مین پہاڑ ہین واقع ہے فصیل پختہ اور بازار ہے	۵۸ - ۷۴	۱۵ - ۲۵	[illegible]

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
اسا بھوانی	۲۴	۲۲	۷۲	۵۱	اودے پور سے ۱۶۱ میل جنوب بمغرب مین
املی	۲۵	۲۰	۷۴	۲۰	اودے پور سے ۶۰ میل شمال مشرق مین
باگور	۲۵	۲۰	۷۴	۳۰	اودے پور سے ۶۷ میل شمال مشرق مین
بجولی	۲۵	۶	۷۵	۲۰	اودے پور سے ۱۰۱ میل شمال مشرق مین
ڈابلہ	۲۵	۴۱	۷۴	۴۹	اودے پور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین
دیوگڈھ	۲۵	۴۴	۷۳	۵۸	اودے پور سے ۶۲ میل شمال مین
دولت گڈھ	۲۵	۳۷	۷۴	۲۵	نصیر آباد سے ۵۸ میل جنوب بمغرب مین
کانکرولی	۲۴	۵۰	۷۳	۵۶	یہہ قصبہ راج سمندر نامی تالاب کے کنارہ پر [illegible] سے ۴۹ میل شمال مغرب مین واقع ہے ۔
کپاسن	۲۴	۵۴	۷۴	۲۵	اودے پور سے ۵۴ میل شمال مشرق مین
لاوہ	۲۵	۱۲	۷۴	۲	راستہ نیمچ و جودہ پور پر ۱۰۷ میل جودہ پور سے جنوب مشرق مین تین ہزار آدمی کی آبادی
مانڈل گڈھ	۲۵	۱۰	۷۵	۱۰	اودے پور سے ۹۶ میل شمال مشرق مین
منڈل	۲۵	۲۶	۷۴	۳۷	اودے پور سے ۷۶ میل شمال مشرق مین

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
ناتھدوارہ	٢٤	٥٣	٧٣	٥١	اودے پور سے ١٢ میل شمال مین	नाथद्वारा
پیلانہ	٢٤	٤٨	٧٣	٥٥	اودے پور سے ١٥ میل شمال مین	पिलाना
راے پور	٢٥	٢٦	٧٤	٩	اودے پور سے ٦١ میل شمال مین	रायपुर
راج گڈھ	٢٥	٢٩	٧٥	١١	بناس ندی کے کنارہ پر ٢٢ میل جنوب مین اجمیر سے	राजगढ़
راج نگر	٢٥	٤	٧٤	٢	اودے پور سے ٣٩ میل شمال مین	राजनगर
راشمی	٢٥	٢	٧٤	٢٧	اودے پور سے ٥٢ میل شمال مشرق مین	राशमी
ساہدیوی	٢٤	٢١	٧٤	٣٣	اودے پور سے ٦٢ میل جنوب با مشرق مین	साह्देवी
سانگانیر	٢٥	٢٢	٧٤	٢٤	نیمچ سے ٦٧ میل شمال مین فصیل اور باغ ہے	सांगानेर
ساوہ	٢٤	٤٥	٧٤	٢٩	اودے پور سے ٥٥ میل شمال و مشرق مین	सावा
شاہ پور	٢٥	٢٧	٧٥	٠	اودے پور سے ١٠٤ میل شمال مشرق مین	शाहपुरा
سنگولی	٢٥	٠	٧٥	٠	اودے پور سے ١٠٠ میل مشرق مین	सिंगोली
سلومر	٢٤	٧	٧٤	٩	نیمچ سے ٩٢ میل جنوب و مغرب مین بازار و فصیل ہے نیز [illegible]	सलूंबर

تاریخ قدیم

واقعات راجستان کا نامور مصنف لکہتا ہے کہ باستثنائے جیسلمیر راجپوتون مین صرف اودے پور کا ہی خاندان ہے کہ آٹھہ سو برس کی غیر عملداری کے بعد اوسی سرزمین پر حکمران ہے جو اوس زمانہ سے پیشتر اونکو بذریعہ فتح حاصل ہوئی تہی رانا صاحب کے پاس اب بہی قریب وہی ملک ہے جو محمود غزنوی کے عبور دریائے سندہ کرکے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے سے پیشتر اونکے بزرگونکے قبضہ مین تہا۔ ان انکے سواے دیگر خاندان جو راجستان کے شمال مغرب مین حکمران ہین یا قدیم خاندانوں کے بقیہ جات ہین کہ اپنے اپنے مقامات قدیم سے مخروج ہوکر یہان مسکن گزین ہوئے ہین یا بالکل نئے ہین کہ اپنی قوت بازو سے ریاستین پیدا کی ہین۔ رل صاحب مورخ نے لکہا ہے کہ اودے پور کے رئیسون نے اگرچہ مسلمانونکی اطاعت اختیار کی تہی مگر اپنے پہاڑون کی پناہ سے بالکل مغلوب کبہی نہین ہوئے کل راجپوتون مین اودے پور کا شاہی خاندان مشہور ترین ہے اونکا فخر ہے کہ دہلی کے شاہی خاندان سے کبہی رشتہ داری نکی۔

اور ریزیل صاحب نے لکہا ہے کہ اودے پور کا رئیس ہمیشہ راجپوت رئیسون کا گروہ سمجہا گیا ہے جو لوگ اوسکے کسیطرح فرمان بردار نہین ہین وہ بہی بہ پابندی رسوم قدیم تعظیم و تکریم کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین اوسکے بزرگون کو اقتدار کلی حاصل تہا اور شاید اوسکے عہد مین راجپوتانہ ایک ہی سلطنت ہوا ہو الغرض قدامت اور شاہانہ بہادری سے اس خاندان کی عزت مین بہت اضافہ ہوا ہے کہ اوسکی بزرگی کو سب تسلیم کرتے ہین۔ اگرچہ ہم قبول نہین کرسکتے کہ میواڑ

کے رئیس ایرانی نوشیروان کی اولاد مین ہین اور نشل سرطامس رو صاحب ہکو اس بات پر اعتبار ہے کہ وے سکندر کے مخالف پورس سے نکلے ہین لیکن ہماری راے ہین اودے پور والے ایرانیون سے زیادہ قدیم ہین اور یہی امر اونکے بزرگون کی عظمت کیواسطے دلیل کافی ہے۔

अगस्त्य
पोरस

اگرچہ راجپوتون کی روایت کے بموجب اودے پور کے رئیسون کا خاندان اودہ کے راجگان نسل شمسی سے ہے یعنی اونکو خلف رام چندر کی اولاد مین ہونیکا دعوی ہے کہ لو نے اودہ سے پنجاب کو نقل وطن کرکے لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین آباد کیا تہا مگر انقضاء مدت سے اس خاندان کا مفصل صحیح حال غیر تحقیق رہگیا ہے نہایت معتبر روایتون سے پیدا ہے کہ اس ریاست کا حاکم سنہ عیسوی کی آٹھوین صدی مین دغا سے مارا گیا تہا صرف اوسکی رانی جو وہان موجود نہ تہی قتل عام سے بچی اوسکو حمل تہا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کو رانی نے کسی برہمنی کو دیکر ہدایت کی کہ برہمن ظاہر کرکے پرورش کرے اور خود ستی ہو گئی یہہ لڑکا اودے پور کے رئیسون کا مورث اعلےٰ اور باپو راول نام تہا بہیلون مین بطور بہیل کے پرورش پاکر مشہور جنگجو دلاور ہوا درندون اور پرندون کے شکار کیا کرتا تہا اور ان مہمات مین اپنے کل ہمجنسون کا سرگروہ تہا ایک روز کوئی بڑا کام کیا تہا سب ساتہہ کے لڑکون نے کہا کہ تجھکو راجہ کرینگے ایک نے اپنی اونگلی چیر کر خون سے اوسکی پیشانی پر راج تلک کر دیا سب لڑکے اپنی قوم کے سردار کے پاس آئے اوس نے بھی منظور کر لیا۔
چنانچہ ابتک رسم چلی آتی ہے کہ جب نیا رانا مسندنشین ہوتا ہے بہیل آکر اپنے خون سے راج تلک کرتا ہے اور یہہ بھی نصحت کہتے ہین کہ چالیس برس پیشتر تک جب

लव
लवकोट
लाहौर
सती
बापूरावल

کبہی اودے پور کا رئیس ماہی ندی کا عبور کرکے جاتا تو اوس قوم کی ایک آدمی کو جو چوہان راجپوت اور بہیل عورت سے پیدا ہوئی ہے قربان کرتے تہے یعنی سر کاٹ کر جسم ندی مین ڈال دیتے تہے -

باپو راول نے جوان ہوکر اور بہی حوصلہ بڑہایا اور بڑی شہرت حاصل کی مالوہ کے شاہی خاندان مین شادی کی اور جنگلی لوگون کو جنہون نے اوسکے خاندان کی ریاست چہین لی تہی نکالدیا ۷۲۸ء مین چیتوڑ کو فتح کرکے اور اپنا دار الحکومت بناکر راجپوتانہ مین عملداری کی آخرکار سو برس کی عمر پاکر انتقال کیا - اور ایک تاریخ سے یہہ بہی دریافت ہوا کہ ضعیف العمری مین وہ ترک دنیا کرکے خراسان کو چلا گیا تہا وہان پہر شادی کی اور بکثرت اولاد ہوئی الغرض باپو راول اور سمرسی کے درمیان کہ اس نسل مین تیئسوان راجہ ہوا ہے پانسو برس کا تفاوت تہا -

سمرسی جو بارہوین صدی مین ہوا ہے بڑا جنگ آور تہا اوس زمانہ کے شاعرون نے اوسکے یہہ اوصاف لکہے ہین کہ بہادر و متحمل اور بہاگنے مین سپر مند و ور اندیش و دانا مشورہ مین فصیح ہمیشہ خدا پرست اپنے سردارون کا محبوب اور چوہان خراج گذارون کا مخدوم تہا -

۱۱۹۱ء مین تاتاری فوج بہ تحت حکومت شہاب الدین معروف محمد غوری ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تب سمرسی نے اپنے سالے پرتہی راج فرمانروائے دہلی کی مدد پر جاکر اون سے بمقام تہانیسر مقابلہ کیا اور شکست فاش دیکر ہندوستان سے نکالدیا مگر دو برس بعد شہاب الدین ۱۱۹۳ء

مین پہر فوج متفق کرکے حملہ آور ہوا اور سمرسی پہر اوسکے مقابلہ کیواسطے پرتہی راج کے ساتہہ گیا اون کی فوج گگر ندی کے کنارہ تک بہ امید فتح بڑہے گیی تہانیسر کے قریب پہر لڑائی ہوئی۔ تین روز کے سخت محاربہ وخونریزی کے بعد شہاب الدین کو فتح نصیب ہوئی ہنود کی سلطنت کو زوال آیا اور سمرسی مع اپنے نہایت بہادر جنگ آور سردارون کے مارا گیا۔

समर

سمرسی کے بعد اوسکا بیٹا کرن اور اوسکے بہی انتقال پر سمرسی کے بہائی کا بیٹا راہپ مسند نشین ہوئے راہپ نے اودے پور کے رئیسون کا لقب راول سے راوت قرار دیا۔

करण

राहप

راہپ سے لاکمسی تک پچاس برس کے عرصہ مین چیتوڑ مین نو رئیس مسند نشین ہوئے ان نو مین سے چہہ لڑائی مین مارے گئے یہہ کل زمانہ غدر ومفسدہ کا ہوا ہے مگر سلطنت دہلی کے کل شورش وفساد مین اودے پور نے اپنی خود اختیاری کو ہاتہہ سے نچہوڑا۔

लाखमसी

رانا لاکمسی سنہ ۱۲۷۵ع مین اپنے باپ کی مسند پر بیٹہا تہا اسی کے زمانہ مین اول چیتوڑ کو مسلمانون کی حملہ آوری کا تجربہ ہوا لاکمسی اوسوقت تک صغیر سن تہا مگر اوسکے چچا بہیمسی مختار راج نے علاؤالدین خلجی شاہ دہلی کو شکست دیکر نکالدیا سنہ ۱۳۰۳ع مین پہر حملہ آور ہوا رانا نے بجز ایک لڑکے کے جسکو نسل قایم رکہنے کی غرض سے علیحدہ کردیا تہا اپنے سب لڑکون کو ساتہہ لیکر دشمن سے مقابلہ کیا اور دشمن کی فوج مین بہت کشت وخون کرکے خود مع بیٹون کے مرگیا فتحمندون نے چیتوڑ کو فتح کیا۔

भीमसी

اوسکے بعد رانا ہمیر میواڑ کا مالک اور محبت وطن کے جوش سے اوسکا بڑا حامی اور محافظ ہوا رانا ہمیر نے علاؤالدین کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جالور کے مالدیو نامی راجپوت رئیس کو چیتوڑ سپرد کر کے دہلی کو چلا گیا چند سال بعد ۱۳۱۳ع میں رانا ہمیر نے اپنے بزرگون کی دار الحکومت کو پہر لے لیا اور جب علاؤالدین کا وارث محمود پہر چیتوڑ لینے کے ارادہ سے آیا تو اوسکو شکست دیکر قید کر لیا۔ اور جب تک اوس نے اجمیر رنتہمبور ناگور اور سوائے شیوپور اضلاع مقبوضہ سابقہ خالی نکر دئے اور نسو ہاتہی اور لاکہہ روپیہ پیش کش نکیا رہا نکیا۔

قدیم خاندانون مین سے اور تو معدوم ہو گئے تہے مگر جے پور مارواڑ بوندی و گوالیار کے رئیسون نے مع فوجون کے اطاعت کر کے اوسکی شجاعت کو نمونہ ہو کیا اسکے عہد مین راجپوتانہ کو پہر ویسا ہی فروغ ہو گیا جیسا تاتاریون کے حملہ سے پیشتر تہا۔

ہمیر کا انتظام بہی بہت نرم اور رحم بہا نہ تہا کہ اوسکے زمانہ مین رعایا بہت خوشحال رہی عمر طبعی کو پہونچکر اور ایسا نام جسکو میواڑ مین ابتک دانشور اور شجاع سمجھکر تعظیم کرتے ہین حاصل کر کے اور بیٹے کو بہت وسیع اور آراستہ سلطنت دیکر رانا ہمیر نے ۱۳۶۵ع مین انتقال کیا کیتسی رانا اوسکا بیٹا بہی ویسا ہی نامور ہوا اوس نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے کتنے ہی فتوحات حاصل کر کے اپنے ملک مین اضافہ کیا اور شاہنشاہ ہمایون تغلق پر بہی بکرول کے مقام فتح پائی۔ بدنصیبی سے اوسکے سردارون مین سے رئیس بنا وہ نے جسکی دختر سے اوسکی

हमीर जालोर मालदेव
अजमेर रणथम्भ नागोर सवाई
केतसी
बकरोल
बनार

شادی ہونیوالی تہی اوسکو ہلاک کیا۔

اوسکے بعد لاکہا رانا خوش لیاقت اور جنگ آور و قدردان فنون ۱۳۷۳ء مین تخت نشین
لाखा
ہوا اس نے بہی ملک بڑہایا اور حدود کو مستحکم کیا اور جاورہ مین چاندی کی کانین
تلاش کرکے اونکو جاری کیا وہ بہی محمد شاہ لودہی دہلی کے بادشاہ پر تصرف متسدر رہا
مگر اوسکی فوج کو گیا سے نکالنے مین مارا گیا قدردانی فنون اور خیرخواہی وطن مین
राणा
وہ ابتک نیکنام ہے لاکہا رانا کی وفات پر مسند موکل جی نابالغ کو ملی اور اوسکا بہائی
मोकलजी
چونڈا باوجود دعوی ریاست سے خود دست بردار ہوا تہا اوسکے حقوق کا محافظ رہا
चौंडा
سن بلوغ کو پہونچکر اوس نے بہی اپنے خاندان کے کل عمدہ اوصاف ظاہر کیے
اور میدان جنگ مین بہت نام حاصل کیا۔ مگر کسی نادانستہ خطا پر اوسکے باپ کی
کنیزک زاد بہائی نے مار ڈالا۔

چونڈا کی مسند سے دست بردار ہونیکی عجیب کیفیت لکہی ہے کہ لاکہا رانا پیر ضعیف
ہوگیا تہا اور اوسکے بیٹے پوتے راج کے مناسب کامون پر مامور تہے رنمل
रणमल
والی مارواڑ کے ہان سے اوسکی دختر کی نسبت چونڈا ولیعہد میواڑ کے ساتہہ کرنے
کے واسطے نارجیل آیا جسوقت لانے والے پہونچے چونڈا کہین گیا تہا۔ عمر رسیدہ
راجہ نے جو اپنے امیرون کے درمیان کرسی نشین تہا مہمانون کو خاطرداری
سے بٹہا کر کہا کہ چونڈا ابہی آنیوالا ہے آوے گا تب وہی اس نارجیل کو لیگا اور
موچہون کو تاب دیکر یہہ بہی کہا کہ یہہ کہلونا تم مجہہ سے سفید ریش کو تو کچہہ دوگے
ہی نہین۔ اس مذاق کی لوگون نے تعریف کی اور راوس نے کئی مرتبہ کہا چونڈا
نے خوش طبعی کو قاعدہ سے فاین سمجہے جانے پر خفا ہوکر جس چیز کو اوسکے والد نے

ہنسی مین اپنی طرف نسوب کیا تہا لینے سے انکار کیا۔ چونکہ اوسکی والپسی مین رنمل کا ہتک تہا اسواسطے ضعیف رانا نے اپنے لڑکے کی سینہ زوری سے تنگ آکر خود لینا قبول کیا مگر اس شرط سے کہ اگر اس شادی سے میرے لڑکا پیدا ہو تو چونڈا دعوی مسند نشینی سے دست بردار ہوکر اوسکا اول راجپوت یعنی فرمان بردار سردار رہے چنانچہ چونڈا نے اپنے باپ کی خواہش کے موافق قسم کہائی اور بڑی وفاداری سے اوسپر عمل کیا مگر اس ترک دعوی سے بڑا شر پیدا ہوا بڑی اولاد کے استحقاق مسند نشینی تلف ہونے اور اونکے زبردست جاگیرداروں مین شمار کیے جانے سے ریاست اسقدر خراب اور تباہ ہوئی جیسے مغل اور مرہٹون کی فوج کشی سے ہوئی۔

سنہ ۱۴۱۹ع مین موکل جی کی جگہہ کہمبو رانا ہوا اوسکی نسبت کہتے ہین کہ روے زمین کے عقلمند بادشاہون مین سے تہا ہمیر کیسی ہمت اور جوانمردی لاکہا کی سی ذی ہنری اور قدر دانی اور دونون کی ذہانت اوسمین جمع تہی۔ اور دونون سے زیادہ خوش نصیب تہا۔ الغرض وہ ہندو جنگ آورون مین سب سے فایق تہا۔ سنہ ۱۴۴۰ع مین اوس نے مالوہ اور گجرات کے بادشاہون کی متفق فوج کو شکست دیکر شاہ مالوہ کو قید کرلیا اور نہ فقط عوضانہ لیکر بلکہ عطیات دیکر آزاد کیا۔ بعدہ اوس نے بادشاہ دہلی کو شکست دی اور اپنے ملک مین بتیس ۳۲ قلعات تعمیر کرکے گہاٹون کو تعمیرات سے مستحکم کیا اوسکو علم کا شوق تہا اور خود شاعر تہا اوس نے نہایت حسین رانی سے شادی کی تہی اس سے عیان ہے کہ وہ عورات کے حسن سے بہی ناواقف نہ تہا۔

کہمبورانا بڑے حشمت وجلال سے پچاس برس راج کرکے سنہ ۱۴۶۹ع مین اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوسکی ہلاکت کا سبب صرف خواہش حکومت تھی۔

یہہ باپ کا قاتل جسکا نام اوُدا اور لقب ہتیا یا تھا مسندنشین تو ہوا مگر تھوڑے دنون کے واسطے اوس نے اپنے چار برس کے عہد مین اپنی نسل کو ذلیل کیا اور راکی ہتک کی اوسکے بھائی راے مل نے نکالدیا کہ دہلی کو مفرور ہوکر وہان بجلی سے مارا گیا۔

سنہ ۱۴۷۳ع مین راے مل مسندنشین ہوا اوس نے اول ہی بادشاہ دہلی کو جو اوسکے بھتیجے کے شریک ہوا تہا دیرپا لڑائی مین شکست دی پھر بھتیجون کو معاف کر ہمیشہ کو اوسکے مطیع و فرمان بردار ہوگئے اور مالوہ کے مسلمان بادشاہ کے مقابلہ مین بھی ایسا ہی مظفر رہا مگر اوسکے لڑکون مین نااتفاقی ہونے سے اوسکی خانگی سرحد مین خلل واقع ہوگیا اون کے معرکون کا حال مفصل از بس دلچسپ اور عبرت انگیز ہے مدت تک خوشی سے راج کرکے سنہ ۱۵۰۹ع مین رانا راے مل نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا سانگا رانا مسندنشین ہوا۔

... مین میواڑ اوسی اعلے ترین درجہ ترقی کو پہونچا جو ہمیر رانا کے ... ہی سانگا رانا کی حشمت کا حال اوسکے لشکر کی تعداد سے جو ... مین اوسکے ساتھہ تہا عیان ہوتا ہے کہ اسی ہزار سوار۔ سات ... اعلے درجہ کے۔ نو راو۔ ایک سو چار سردار بلقب راول و راوت۔ پانچسو جنگی ہاتھی اوسکے ساتھہ رہتے تھے۔ روسا مارواڑ و امیر اوسکے مطیع تھے اور گوالیار۔ اجمیر۔ سیکری۔ رائسین۔ کالپی۔ چندیری۔ بوندی۔ ساگرون

ऊदा हत्यारा

रायमल

सांगा

अजमेर

नागौर बूंदी चंदेरी कालपी रायसेन सीकरी अजमेर रणथंभोर

برائم پورہ - اٹو کے راؤ خراج گذار وجاگیردار ہوکر اوسکی نوکری کرتے تہے -
سانگا رانا بڑا حاکم ہوا ہے اوس نے اول اپنے خاندان کی باہمی نزاع کو رفع
کیا اور پہر دہلی ومالوہ کے مسلمان بادشاہون کے مقابلہ کے واسطے فوج آراستہ
کی - اٹھارہ دیرپا لڑائیون مین اونکو شکست دی اون مین سے دو مین بمقام
بکرول وگہاٹولی خود ابراہیم لودہی اوسکے مقابلہ پر تہا -
مگر جب بابر شاہ حملہ آور ہوا تب شبہہ ہوا کہ ہندوستان کی سلطنت مسلمانون کو
حاصل ہوگی یا بدستور ہنود کے قبضہ مین رہیگی - ابراہیم کو شکست دیکر اور دہلی
وآگرہ پر قبضہ کر کے اوس نے چیتوڑ کا قصد کیا بتاریخ ۱۱ - فروری ۱۵۲۷ء بمقام
جیسے مغع کہانوہ علاقہ راج بہرت پور قریب فتح پور سیکری دونون فوجین برسر محاربہ
ہوئین تاتاریون کے ہراول دستہ پر سخت حملہ ہونے سے مسلمانون کے ہوش
باختہ ہوگئے باوجودیکہ اونکی کل فوج کمک پر پہونچ گئی تہی جسطرح بامید فتح بڑہتی
جاتی تہی بخلاف اوسکے پس پا ہوکر مورچہ باندہنے لگی اسوقت مین اگر رانا دبائے
چلا جاتا تو غالب ہے کہ اوسکو ہی فتح ہوتی مگر اس جزوی فتح کے بعد وہ اپنے
لشکر کو واپس آیا اور بابر کو مقیم ہوکر استحکام فوج اور لڑائی کی عمدہ تدبیرات
کی فرصت ملی -
قریب پندرہ روز تک بابر اپنے لشکر مین گہرا ہوا بیٹہا رہا - گناہون سے توبہ کر کے
مدد الٰہی چاہی - شراب خواری ترک کی طلائی ونقرئی پیالون کو توڑ کر محتاجون کو تقسیم
کردیا - خود بابر نے لکہا ہے کہ جو شخص اول توبہ کرنے اور ڈاڑہی نہ کاٹنے کا عہد
کرنے مین میرا شریک ہوا عسس تہا اوسی شب کو امیر درباری وسپاہی ولشکری

لوگوں میں سے تین سو آدمیوں نے گناہ سے توبہ کی جو شراب ہمارے ساتھ
تھی وہ سب زمین پر ڈالدی اور جو شراب بابا دوست لایا تہا اوسکو نمک ڈالکر
سرکہ کر دیا۔

बाबादोस्त

ہندو بھی اپنی طرف سے مستعد تہے انجام کار ۱۶ - مارچ ۱۵۲۷ء کو انہیر لڑائی ہوئی
بابر نے مع کل فوج کے نکلکر مقام بیانہ سے ہندوؤں پر حملہ کیا کئی گھنٹوں تک بڑی
خونریزی سے لڑائی ہوئی مگر جب انجام نہایت مشتبہ تہا فوج ہنود کا ہراول سلہدی
رئیس رائسین باغی ہوکر دشمن سے ملگیا اور خود رانا کو مع عمدہ ترین سرداروں
کے فرار کرنا پڑا میواڑ کے کوہستان کو بہاگا مگر دلمیں مصمم ارادہ تہا کہ فتح کیے بغیر
چیتوڑ میں قدم نہ رکہونگا اگر اوسکی عمر وفا کرتی تو غالباً ارادہ کو پورا کرتا مگر جس
سال میں شکست ہوئی اوسی سال میں قضا نے بہی آگہیرا مقام بسوہ واقع سرحد
میواڑ شاید کسی کے زہر کہلانے سے انتقال کیا۔ ایسے شخص کی جو نہ فقط کل عالم
کے قدیم ترین موجودہ خاندان کا مشہور ترین تاجدار تہا بلکہ ہندوستان میں نہایت
مشہور زبان زد تہا اوصاف ذاتی اور شکل جسمانی کی کیفیت لکہی جاوے تو بیجا
نہیں ہے۔ سانگا رانا اوسط قد مگر قوی الجسم اور گورہ رنگ تہا اور مثل اوسکے
کل خاندان کے اوسکی بڑی آنکہیں تہیں۔ انتقال کے وقت اوسکے عضو عضو
پر جنگ آوری کی علامت تہی۔ ایک آنکہ تو بہائی سے لڑنے میں جاتی رہی تہی ایک
بازو شاہ لودہی دہلوی کے معرکہ میں کہو بیٹہا تہا۔ ایک لڑائی میں ٹانگ ٹوٹکر
لنگڑا ہوگیا تہا۔ اور تلوار و بہالے سے اوسکے جسم پر اسی زخم تہے دلیرانہ مہم
کرنے میں مشہور تہا چنانچہ مظفر شاہ والی مالوہ کو گرفتار کرنا اسی کا ایک محمود تہا

सलहदी

रायसेन

बसवा

اور مشہور ناممکن التسخیر قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ اور فتح سے جسمین علی نامی شاہی
سپہ سالار برسر مقابلہ تہا اسکی بڑی ناموری ہوئی سجانوہ مین جسکو اوس نے میواڑ
کے شمالی مغربی حد قرار دیا تہا ایک محل تعمیر کیا تہا اگر کوئی اوسکا وارث بہی ویسا
ہی دوراندیش اور صاحب تمیز ہوتا تو بابر کی اولاد کو ہندوستان کی سلطنت
کرنا غیر ممکن ہوجاتا۔

سانگا رانا کے بعد سنہ ۱۵۳۰ء مین اوسکا پس ماندہ بڑا بیٹا رتنا رانا مسندنشین
ہوا اوسکا عہد صرف پانچ برس کا تہا مگر مرنے سے پہلے اوس نے اپنی آنکہہ سے
دیکہکر اطمینان کرلیا کہ اوسکے باپ کے راج کو بے کم و کاست چہوڑکر بابر بہاگ
گیا تہا رتنا رانا بوندی کے رئیس کے مقابلہ مین کہ وہ اوسکی منسوبہ دولہن
کو لے گیا تہا مارا گیا۔

سنہ ۱۵۳۵ء مین اوسکے بعد اوسکا بہائی بکرماجیت ہوا یہہ رئیس بہادر اور شریر
تہا مگر کچہہ لیاقت نہ تہی اول اوسکو بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے شکست دی
اور پہر چیتوڑ کے قلعہ مین گہیر لیا کمال بہادری سے مقابلہ ہوا مگر جب عہدہ برائی
غیر ممکن معلوم ہوئی ۱۳۰۰۰ عورتون کو قتل کرکے باقیماندہ راجپوت قلعہ سے باہر
نکلے اور اپنے سرون کو بہت گران قیمت سے بیچا انجام کار بہادر نے چیتوڑ کو فتح و
قتل کیا مگر اوسکو ہمایون کے مقابلہ پر جانیکی ضرورت پڑی چیتوڑ چہوڑ گیا بکرماجیت
نے پہر قبضہ کرلیا مگر اس سے اوسکو کچہہ عبرت نہوئی۔ سردارون کے ساتہہ سختی
سے پیش آیا مفسدہ برپا ہوا اوسکو مسند سے اوتار کر مار ڈالا اور سانگا رانا کے
کنیزک زاد بہائی بان بیر کو بجائے اوسکے حکمران کیا مگر بان بیر کی حکومت صرف

اوس وقت تک تھا جب تک سانگا رانا کا بیٹا جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا اپنا
استحقاق حاصل کرنے کے لائق ہوا۔ اسکا اودے سنگ نام تھا۔

وہ ۱۵۴۱ء میں مسند نشین ہوا اور ایسا ضعیف مزاج اور مغلوب الطبع تھا
کہ گویا اطاعت کرنیکے واسطے ہی پیدا ہوا تھا ایسے لوگ اکثر بہادر اور بیباک لوگوں
کے قابو میں رہتے ہیں ۱۵۶۸ء میں اکبر اعظم نے اوس پر حملہ کیا اور سخت محاصرہ
کے بعد اوسکی دار الریاست کو فتح کیا۔

اس لڑائی میں تیس ہزار راجپوت اور سترہ سو رانا کے قریب ترین رشتہ دار
مارے گئے رانیاں اور دیگر عورات جلکر مر گئیں اسوقت میں عورتوں نے
بھی مردوں کیطرح زور آزمائی اور شمشیر زنی کی تھی اودے سنگ گرد
کے گہاڑ کو راج پیپلہ کے جنگل میں بھاگ گیا اور اودے پور شہر آباد کیا پھر
چار برس بعد مصیبت و ذلت سے مر گیا۔

اوسکا بیٹا پرتاب رانا عظیم الشان خاندان کے خطاب اور رتبہ کا وارث ہوا مگر
اوسکے سردار ہم نسل زمانہ کے اختلاف سے متفرق ہو گئے تھے تاہم اوسکی دلاوری
کے عمدہ اوصاف تھے کسی طرح کا خوف و خطر نکرکے اوسنے سالوں میں سے جسقدر
بہم پہونچے جمع کرکے کوہستان میں قیام کیا اور حملہ آوروں سے مدت تک [illegible]
لینے کے واسطے ملک کو آراستہ کیا مگر [illegible] راجپوتانہ سے [illegible]
اوسنے مغلوں سے رشتہ داری کرنے میں انکار کیا اور [illegible]
اوسوقت میں گیا تھا جب اوسکو تمام زندگی کی مطلق امید نہ تھی اور [illegible]
انکار [illegible] صرف رشتہ داری کرنے کے [illegible] میں سولہ لاکھ روپیہ [illegible]

جمع کے چار اضلاع حاصل کر چکا تہا - مگر ممکن نہ تہا کہ نیکی کا اجر نہ ملے —
اگرچہ پاندی گہاٹ کے میدان پر ۱۵۷۶ء مین اکبر کے خلف و وارث نے شکست
فاش کہا کر اور چند دیگر معرکون مین تباہی اوٹہا کر اوس نے مع اپنے قبایل
اور متوسلون کے میواڑ کو چہوڑ دیا اور دریاے سندہ پر جاکر ریاست جدید
بنالی اور امید نرہی تہی کہ اس جلاوطنی سے وہ واپس آوے مگر وزیر کی لاثانی
وفاداری سے اوسکو بدستور دشمن کا مقابلہ کرنیکا ذریعہ ہاتہہ آیا اوس نے
بدلہ کر پیچہے سے دشمن پر حملہ کیا اور مختصر مہم سے ۱۵۸۶ء مین بجز چیتوڑ و اجمیر
و ماندل گڑہ کل میواڑ لے لیا اور بیباکانہ دلیری مستحکم ہمت اور استقلال طبیعت
مین شہرت حاصل کر کے ۱۵۹۷ء مین اوس نے انتقال کیا —
اوسکا بڑا بیٹا امرا رانا اودے پور کی مسند پر بیٹہا وہ اپنی عظمت اور آرام طلبی
کے مقابلہ مین جنگ آوری کو ہیچ سمجہتا تہا تاہم اوس نے بڑے کام کیے ۱۶۱۱ء
مین اوس نے دیوپر فوج شاہی کو شکست دی - جہانگیر نے بطور انتقام امرا
کے چچا سگرا کو کہ گہر چہوڑ کر چلا گیا تہا چیتوڑ دیدیا مگر یہہ تجربہ کارآمد نہین ہوا سگرا
کسی سردار کو رضامند نکر سکا اور آٹہہ برس تن تنہا راج کیا تب اوسکا ایمان بیہر
ہوا اور اوس نے وارث جایز کو چیتوڑ دیدیا چیتوڑ کے ساتہہ میواڑ کے اسّی
قلعے اور قصبے واپس آئے جہانگیر نے رانا کی سزادہی کیواسطے فوج کثیر متعین
کی اس فوج کا حاکم بادشاہ کا بیٹا پرویز تہا کہا منور کے گہاٹہ مین فوج پہنس
گئی تب بادشاہ نے اپنے نہایت لیق سپہ سالار مہابت خان کو متعین کیا مگر اوس
سے بہی جو امید بادشاہ کو تہی حاصل نہوئی وہ فوج کو اجمیر لے گیا اور رانا کے مقابلہ

مین فوج کشی کرنے سے توبہ کی مگر اس فوج کا اصلی حاکم شاہزادہ خورم یعنی شاہجہان تھا پھر حملہ آور ہوا۔

شاہجہان کے مقابلہ کیواسطے بھر رانا نے اپنی ریاست کی قوت یعنی بہائی بیٹونکو جمع کیا مگر کچھہ کارآمد نہوا۔ اگرچہ اول لڑائیون مین کسیقدر فتحمند رہے مگر استقلال کم ہوگئے کہ مغلون کی بے حساب فوج کا مقابلہ غیر ممکن تہا جب دیکہا کہ شہر گہر گئے اور ملک برباد ہوگیا تب امان مانگی اسکے بعد کا حال خود جہانگیر نے اپنی قلم سے اسطرح لکہا ہے۔ ۲۶۔ تاریخ روز یکشنبہ کو اِسی مہینے ۱۶۱۳ء کے رانا نے کمال ادب و تعظیم سے دیگر توابعین سلطنت کیطرح میرے بیٹے کی ملازمت حاصل کی مشہور لعل جو مدت سے اوسکے گہر مین تہا اور اسلحہ زرنگار اور سات بیش بہا ہاتہی اور نو گہوڑے بطور خراج پیشکش کیے میرا بیٹا اوس سے شاہانہ خاطر داری سے پیش آیا رانا نے اوسکے قدم پکڑکر عفو تقصیر چاہی اوس نے اوسکا سر اوٹہاکر ہر طرح تشفی و دلجمعی کی اور خلعت فاخرہ مع ہاتہی گہوڑہ اور تلوار کے عطا کیا۔

شاہجہان رانا سے بڑی دریادلی کے ساتہہ پیش آیا کل ملک جو اکبر کے وقت سے فتح ہوا تہا واپس کردیا اور اوسکے بیٹے کرن کو سلطنت کے سرداران فوج مین بڑے منصب پر ممتاز کیا۔ رانا امرا نے اگرچہ بظاہر اطاعت کرلی مگر اس ذلت سے اوسکا دل شکستہ ہوگیا تہوڑے عرصہ کے بعد کرن کو راج دیکر شہر اودیپور سے ایک میل کے فاصلہ پر محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان سے پہر نہ نکلا۔

سنہ ۱۶۲۱ء مین کرن رانا اپنے بزرگون کے تخت پر بیٹھا جب خورم یعنی شاہجہان نے اپنے باپ جہانگیر سے بغاوت کی وہ خورم کی طرف ہوا اور اوسے اودیپور مین پناہ دی ایسے شخص کے ساتھہ جسنے اوسکے باپ پر کمال شفقت کی تھی احسان کرنا جہانگیر کو بھی ناگوار نہوا مدت تک خوشی سے راج کرکے وہ سنہ ۱۶۲۸ء مین مر گیا۔

اوسکا بیٹا جگت سنگھ مسندنشین ہوا یہہ رئیس بعمر بارہ سال دربار شاہی مین حاضر ہوا تب جہانگیر نے اوسکی نسبت ایسا لکھا ہے کہ اوسکے چہرہ سے عظمت خاندان کے آثار نمودار ہین اوس نے چھبیس برس تک بہت امن سے راج کیا اودے پور مین اوسکے زمانہ کی تعمیرات جو اوسکے نام سے مشہور ہین بہت رونق کی باعث ہین۔

سنہ ۱۶۵۴ء مین راج سنگھ اوسکا بیٹا رانا ہوا یہہ رئیس خاندان مارواڑ کی لڑکی کو جسے متعصب اورنگ زیب اپنی عقد نکاح مین لانا چاہتا تھا اور جس نے اس راناکے پاس یہہ پیغام بھیجکر۔ کیا ہنس کوے کے ساتھہ باندھا جاوے۔ یعنی راجپوتنی بندر کی شکل وحشی کی زوجہ ہو۔ اوسکی شجاعت سے داد انصاف چاہی تھی مارواڑ سے اوڑا لایا اور بادشاہ نے جو اوس عورت کے لانیکواسطے سپاہ بھیجی تھی اوسکو قتل کرکے عورت کو اپنی دولہن بنایا دوسری مرتبہ اس سے بھی زیادہ حق بجانب لڑائی مین وہ اورنگ زیب سے مقابل ہوا سنہ ۱۶۷۷ء کے قریب اوس پُرشر شہزادہ نے منکران اسلام پر محصول جزیہ لگایا اس ظالمانہ حرکت نے علی العموم کل ہنود کو اور علی الخصوص اونکے سرگروہ رانا اودے پور کو

کمال افروختہ کیا اوس نے اورنگ زیب کے پاس نہایت عمدہ مضمون کا خط لکھ کر بھیجا
کہ ذیل میں درج ہے۔

مضمون خط رانا راج سنگھ بنام شاہنشاہ اورنگ زیب

بعد حمد ایزد ذوالجلال اور شکریہ کرم و فضل حضور انور کے واضح ہو کہ اگرچہ خیر طلب خدمت
حضور اعلےٰ سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر اطاعت و خیر خواہی کے ہر ایک لازمی خدمت کے
انجام دہی میں ہمہ تن سرگرم ہے میری دلی خواہش اور شبانہ روزی کوشش
اسمین ہے کہ شاہان و امراء و مرزایان و راجگان ممالک ہندوستان و فرمانروایان
ایران و توران و روم و شام و باشندگان ہفت اقلیم اور سیاحان بحر و بر کی فلاحیت
و بہبودی میں ترقی ہو چنانچہ میرا یہہ شوق مشہور و معروف ہے کہ حضور کے دانا دل
کو بھی اوسمین مقام اشتباہ نہیں ہو سکتا اسواسطے اپنے رسوخ خدمات
سابقہ اور حضور کی التفات پر اعتبار کر کے مین حضور سے ایسے معاملہ پر متوجہ
ہونے کی التجا کرتا ہون جسمین ذات خاص اور عوام الناس کے فوائد مضمر ہین۔
مجھکو دریافت ہوا ہے کہ اس خیر خواہ کے خلاف جو تدبیرین ہوئی ہین اونکی تکمیل
و انجام دہی میں زر کثیر خرچ ہوا ہے اور خزانہ عامرہ شاہی مین جو کمی عاید ہوئی
اوسکے رفع کرنے کیواسطے حضور نے خراج وصول کرنیکا حکم دیا ہے واضح راے
حضور ہو کہ آپکے عظیم الشان بزرگ محمد جلال الدین اکبر خلد اللہ ملکہ نے عرصہ باون برس
تک کاروبار سلطنت کو بڑے استقلال اور انصاف سے انجام دیا تھا اور
ہر فرقہ رعایا کے آرام و آسایش مین کوشش کی تھی خواہ کوئی عیسائی ہو یا موسائی

یا داؤدی یا محمدی یا برہمن ہو یا اون دہریون کے فرقہ سے ہو جو وحدانیت مادہ سے منکر ہین یا اوس سے جو وجود عالم کو منحصر بہ اتفاق سمجھتے ہین اون کی سب پر یکسان توجہہ و مہربانی تہی کہ اس بلا امتیاز شفقت کے شکریہ مین اون کی رعایا نے اونکو جگت گرو یعنی محافظ نوع بشر کے لقب سے ممتاز کیا تہا۔

जगतगुरु

حضرت محمد نورالدین جہانگیر نے کہ خدا اونکو بہی بہشت نصیب کرے اسیطرح بائیس برس تک ظل حفاظت وحمایت کو اپنی رعایا پر محیط رکہا۔ رفیقون کے ساتہ ہمیشہ وفاداری اور مہمات سلطنت مین قوت و زور آزمائی کرکے کامیاب ہوئے۔

مشہور شاہجہان نے بہی اپنے بتیس برس کے متبرک عہد مین رحم و سخاوت کا عمدہ اجرا اور دوامی نیکنامی حاصل کرنے مین کمی نکی۔

آپ کے بزرگون کی ایسی پُرخیر و فیاض عادات تہین ان فراخ اور علو ہمتی کے اصول پر عمل کرنے سے جسطرف اونہون نے عزیمت کی فتح ونصرت پیش رو ہوئین اور اسی ذریعہ سے اونہون نے اکثر ممالک و قلعات کو مغلوب و مطیع کیا۔ مگر حضور کے عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اسوجہ سے کہ تباہی و مصیبت بلا مزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہوگا آپکی رعایا پامال ہوگئی ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہوگیا ہے ویرانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور آفتین بڑہتی جاتی ہین جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادون کے گہر کو افلاس نے جا گہیرا تو امیرون کا خدا جانے کیا حال ہوگا سپاہ نالان ہے تاجر مستغیث ہین مسلمان شاکی ہین ہندو تباہ ہین اور کمبخت مصیبت زدہ لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ سے محتاج ہین دن بہر غم و غضب سے سر پیٹتے ہین

جو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا چاہے وہ اپنی عظمت
وشان کو کیونکر قایم رکہہ سکتا ہے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک مشہور
ہے کہ ہندوستان کا بادشاہ بیچارہ ہندو مذہبی لوگون سے تعصب کر کے
برہمن سیورہ جوگی بیراگی اور سناسیون سے خراج وصول کیا چاہتا ہے
اور نسل تیموریہ کے عظیم الشان رتبہ کا مطلق لحاظ نکر کے بیگناہ وبیکس
خدا پرستون پر اپنی طاقت کا امتحان کرنے پر اوتر آئے اگر حضور کا کچہہ بہی
اعتقاد اون کتابون پر ہے جنکو متبرک و مذہبی کہتے ہین تو وے آپکو ہدایت
کرینگے کہ خداوند تعالے رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین - ہندو اور
مسلمان یکسان اوسکی مخلوق ہین رنگ کا فرق اوسکے حکم سے ہے وہی سبکو
کرتا ہے آپکے معبدون مین اوسی کے نام پر اذان دیجاتی ہے اور
بتخانون مین بہی جہان گھنٹے ہلائے جاتے ہین مطمع عبادت وہی ہے
غیر لوگون کے مذہب یا رسمیات کی اہانت کرنا خداوند تعالے کی مرضی سے
خلاف ورزی ہے کیونکہ اگر ہم تصویر کو مٹادین تو لازم ہے کہ مورد عتاب مصور
ہون کسی شاعر نے سچ کہا ہے - کہ خداوند تعالے کے مختلف کامون پر اعتراض
ونکتہ چینی کی مبادرت مت کرو -

ब्रह्मण
सेवरा
जोगी
बैरागी
सन्यासी

الغرض محصول جو آپ ہنود سے طلب کرتے ہین خلاف معدلت ہے اور اوسیقدر
خلاف مصلحت ہے کیونکہ اوس سے ملک مفلس ہوجاوے گا - علاوہ بران
یہہ فعل جدید اور قوانین ہندوستان سے خلاف ہے اگر آپکے جوش مذہبی
نے آپکو اس ارادہ پر قطعی آمادہ کر دیا ہے تو بمقتضاے انصاف لازم ہے

रामसिंह

کہ اول رام سنگہ سے جو ہنود مین مقدم سمجہا جاتا ہے مطالبہ کیا جاوے اور بعد
ازان اس خیر طلب کو یاد فرمایا جاوے کیونکہ میرے مقابلہ مین آپکو کم مشکلات
واقع ہونگی ورنہ مور و مگس کو اذیت پہونچانا علو ہمتی اور دریا دلی سے بعید
ہے تعجب ہے کہ وزراے سلطنت نے حضور کو ایمان وعزت کے قواعد کی
ہدایت کرنے مین بڑی غفلت کی ہے فقط

اوس نے اپنے اخلاف اور امراء سلطنت کو طلب کر کے اودے پور پر حملہ کیا
مگر راج سنگہ بہی فنون جنگ آوری مین اوس سے کم نہ تہا اول تو ایک مرتبہ
فرار کر کے فوج شاہی کو پہاڑون مین لے گیا اور وہان پہونچکر ایسا مارا کہ بیدم
ہو گیا اور متواتر شکست فاش دیکر انجام کار اپنے ملک سے بہگا دیا اور ممالک
مقبوضہ شاہی مین جا کر لڑنے لگا اوسکے بیٹے نے بادشاہ سے صلح کر لی اور
اوسکا ہر طرح سے اطمینان ہو گیا کہ اب ہمارا کچہہ نقصان نہین ہوتا ہے تب ۱۶۸۱ع
مین وفات پائی۔

जैसिंह

جے سنگہ اوسکا بیٹا راجا ہوا اوس نے حسب تذکرہ بالا اورنگ زیب سے محصول
جزیہ نہ لگانیکا اقرار کرا کے صلح کر لی تہی۔ ابتدا مین چست وچالاک تہا مگر بعد
عیاشی اور آرام طلب ہو گیا اوسکے کل زمانہ مین نزاع خانگی ہوتی رہی ۱۷۰۰ع
مین وہ مر گیا اوسکا بیٹا امراجا اوس سے مخالف تہا مسند نشین ہوا۔

अमरा

امراو دوم نے سولہ برس حکومت کی پسران اورنگ زیب کے باہمی فساد مین
شریک ہوا چونکہ اورنگ زیب کے تعصب سے کل راجپوت تنگ ہو گئے تہے
میواڑ مارواڑ و جے پور مین مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے باہم اتفاق ہوا۔

مگر نحوست زمانہ سے اس اتفاق مین ایسی شرایط قرار پائین کہ اونکے سبب سے باہمی فساد برپا ہوا اور اس فساد مین تحریر ریاست کی مرد لینی پڑی اور تحریرون نے اونکی باہمی نزاع اور ضعف کو غنیمت سمجھکر اپنا ناہرہ اوٹھایا اودے پور کا جو نقصان ہوا خود آشکارا ہو جاوے گا مگر یہہ نقصان رانا دوم کے انتقال یعنی سنہ ۱۷۱۰ع سے پیچھے وقوع مین آیا امرا دوم کے بعد اوسکا بیٹا سنگرام سنگہ رانا ہوا اور سنہ ۱۷۳۴ع تک

संग्रामसिंह

حکمران رہا اسکے عہد مین میواڑ کی بڑی عزت رہی اور اکثر ممالک جو جاتے رہے تہے پہر شامل ہوگئے ــ یہہ رانا مرتبی حاکم بہت منصف عقلمند اور کار ریاست مین بڑا مستقل مزاج تہا مال کے انتظام مین بہت اچھا سمجھتا تہا اور بہاری داس بیجولی اوسکا وزیر خوش تدبیر تہا اسی کے عہد مین سنہ ۱۷۱۹ع سے سنہ ۱۷۳۴ع تک مغلیہ سلطنت ضعیف ہوئی بنگالہ اودہ حیدرآباد کے صوبہ دار خود سر ہوگئے مرہٹون کا اقتدار بڑہا ــ

जगतसिंह

اوسکے بیٹے رانا جگت سنگہ دوم نے راجپوتون کے اتفاق وحدیث کو جو رانا امرا کے زمانہ مین ہوا تہا از سر نو سرسبز کیا جن رئیسون نے دہلی کے مسلمان بادشاہون سے رشتہ داری کرلی تہی اون سے اودے پور کی رشتہ داری ترک ہوگئی تہی کل راجپوتون کو یہہ امر بہت شاق تہا اور شاہان دہلی کے خلاف جب اتفاق وتعہد کرلئے اودے پور سے رشتہ داری کا منصب حاصل کرنا آونپر مشروط ہوا کرتا تہا اور یہہ بہی مشروط ہوتا تہا کہ اودے پور کی لڑکیون سے جو اولاد پیدا ہو دیگر رانیون کی اولاد کلان سے بہی فایق متصور ہوکر مسند نشین ہوا کرے اس سے خانگی نزاع پیدا ہوئی ــ اور مرہٹون نے اوس مین اپنا

مطالب حاصل کیا۔
اسکے علاوہ جگت سنگہ عیش و عشرت کے سبب سے حکومت کے لایق نہ تہا اوسکے
زمانہ مین راج کو جلد زوال ہوا اول تو بہائیون مین عناد ہونے سے سرداران
ریاست باہم فساد مین مصروف رہے دوسرے مرہٹے روز بروز زبردست
ہوتے جاتے تہے مالوہ و گجرات پر قابض ہوگئے تہے نادر شاہ کی معاودت
کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونکو چوتہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیدی تہی
اور اونہون نے ماتحت سمجہکر راجپوتانہ کی ریاستون سے وصول کی چنانچہ
سنہ ۱۷۳۶ء مین باجے راو پیشوا اور رانا کے درمیان عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب
ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ خراج میواڑ سے پیشوا کو ادا ہونا قرار پایا۔

बाजेराव

مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی جے پور نے بہ تقرر شرط مذکور الصدر مہارانا
سنگرام سنگہ صاحب والی اودے پور کی دختر سے شادی کی اور ہمدران
حال بمراد منسوخی شرط مذکور اپنے پسر کلان ایشری سنگہ کی شادی راوت سلومبر
کی دختر کے ساتہہ کی کہ سلومبر کا راوت اودے پور کے بہائی بیٹون مین سب سے
زیادہ زبردست اور راج کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے سنہ ۱۷۴۳ء مین مہاراجہ
سوائی جے سنگہ صاحب کے انتقال پر اوسکا بڑا بیٹا ایشری سنگہ مسند نشین
ہوا مگر مادہو سنگہ جو اودے پور کے مہارانا صاحب کا بہانجہ تہا بامداد جمعیت
کثیر دعویدار مسند نشینی ہوا رانا صاحب نے اوسکی مدد کی اور ایشری سنگہ نے
سیندہیہ سے استعانت چاہی سنہ ۱۷۴۷ء مین لڑائی ہوئی اوسمین بوجہہ سازش
راوت سلومبر اور عدم تندہی اپنی فوج کے رانا نے شکست پائی اور بابت

सलूम

بیا نجلی الشری سنگہ کی جو تیسہ لاکہہ روپیہ دینا کرکے اپنی حمایت کیواسطے ہلکر کو
طلب کیا اور بالعوض ایک جزو اس روپیہ کے رامپور کا پرگنہ دیدیا اسطرح
مرہٹون کی دست اندازی سے روز بروز زیادہ ہوکر میواڑ کو سرگردان
کردیا اور اگرچہ اس مرتبہ تہوڑی سی اونہون نے رفع نزاع کرکے مادہوسنگہ
کو جے پور کا راج اور ہلکر کو جو تیسہ لاکہہ روپیہ دلوائے مگر راجپوتون مین
ایسی نا اتفاقی اور بے اعتباری پیدا ہوئی کہ ہر معاملہ کے تصفیہ کیواسطے
ہلکر و سیندہیہ کو بلانے لگے کہ آخرکار ایسے ہی موجبات متواترہ سے راجپوتانہ
مین مرہٹون کا استحکام کامل ہوگیا اور جب ۱۷۷۳ع مین میواڑ میطرح شورش
و فساد تہا رانا جگت سنگہ نے انتقال کیا۔

پرتاپسنگھ
رانا پرتاب سنگہ دوم نے تین برس بڑی مشکل اور خرابی سے راج کیا اسکے
کل زمانہ مین مرہٹے ادے پور پر متواتر حملہ کرتے رہے اول سیواجی دوم

सिवाजी

جنکوجی اخیر مین رگہنا تہہ راو ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوئے۔

जनकूजी
रघुनाथराव
राजसिंह

۱۷۵۵ع مین رانا راج سنگہ دوم مسندنشین ہوا اسکے سات برس کے
عہد مین مرہٹون کے حملون اور اداے فوج خرچ کی زیرباری سے ریاست
ایسی مفلس اور زیربار ہوگئی کہ دختر رئیس مارواڑ سے شادی کرنے کے
واسطے ایک برہمن سے جو خراج پر مامور تہا روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی۔

अरसी

۱۷۶۲ع مین راج سنگہ کا چچا رانا ارسی حکمران ہوا یہہ ایسا تند مزاج تہا اور
سرداروں کے ساتہہ ایسی سختی اور بے دردی سے پیش آتا تہا کہ اوس کی
بدکرداری سے ریاست پر بڑی مصیبتین نازل ہوئین۔ ادہر سردارون نے

سرکشی کرکے رتن سنگہ خلف راج سنگہ سے کہ اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا رفاقت کرکے دعوی ریاست کرادیا۔ اور دہر سیندہیہ و ہلکراور دہاراجہ جودہپور نے مفسدہ ملک کو موقع غنیمت سمجہ کر خوب فائدہ اوٹھایا۔

فریقین متنازعہ نے مرہٹون سے مدد چاہی سیندہیہ رتن سنگہ کا حامی ہوا سخت محاربہ بین جو اوجین کے قریب ہوا تہا رانا کو شکست ہوی سیندہیہ نے اودے پور کا محاصرہ کیا اور یقین ہے کہ اگر دیوان امرچند بہروہ کوشش اور وفاداری نکرتا تو فتح بہی کر لیتا مدت کے محاصرہ کے بعد سیندہیہ نے ستر لاکہہ روپیہ لینا کرکے فوج برخاست کرلی اور رتن سنگہ کی حمایت چہوڑدی جب عہدنامہ منضبط ہوچکا سیندہیہ نے اس خیال سے کہ جو چاہونگا وہی ہوگا بیس لاکہہ روپیہ اور طلب کیا امرچند نے خفا ہوکر عہدنامہ پہاڑ ڈالا سیندہیہ نے اوسکی ہمت سے خایف ہوکر از سرنو عہد کرنا چاہا امرچند نے کہا کہ زر قراریافتہ بین سے مرہٹون کی بدعہدی کا خرچ منہا کیا جاوے گا انجام کار سیندہیہ نے ساڑہے تریسٹہہ لاکہہ روپیہ لینا قبول کیا اسمین سے تینتیس لاکہہ روپیہ نقد دیا اور باقیماندہ کے عوض اضلاع جاود۔ جیرن۔ نیمچ۔ مورون۔ رہن کئے کہ ابتک میواڑ کو واپس نملے ہین۔ ۱۷۷۱ع مین ہلکر نے راناسے نیماہیڑہ لیا اور مورون بہی اوسی کے ہاتہہ آیا۔ اور ضلع گوڈوار کہ اوسی زمانہ مین بالعوض امداد جنگی جودہپور کو دیا گیا تہا ہمیشہ کے واسطے گیا گذرا ہوا۔

الغرض اپنے دس برس کے عہد مین رانا ارسی نے کہ اگرچہ دیوان امرچند

بردہ کی مدد سے مخالف کے پنجہ سے بچ گیا تہا زرکثیر ادا کیا اور ملک میواڑ کے عمدہ اضلاع کہو دئے اور انجام کار تند خوئی و ظلم کی پاداش مین خود بہی قاتلون کے ہاتہ سے نہ بچا یعنی سنہ ۱۳۰۲ء مین بوندی کے ولیعہد نے اوسے شکار مین قتل کر ڈالا۔

हमीर

رانا ہمیر اوسکا صغیر سن بیٹا بہی ایسا ہی بدنصیب ہوا اسکے عہد مین میواڑ کی تباہی کمال کو پہونچی۔ کل سرزمین مطلع خونریزی ہوئی اور ہر ایک خفیف حملہ آور شور و شر کرنے لگا مفسدہ اور حملہ آوری متواتر ہوتی رہی اور اگرچہ عمدہ وزیا امر چند کی حیات مین اونکا انسداد ہوتا رہا مگر اوسکے انتقال پر بدنظمی انتہا کو پہونچی اور زوال رسیدہ ریاست مین سے سات اضلاع اور بہی جاتے رہے امر چند کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اگرچہ سالہا سال میواڑ کا اصلی مالک وہی رہا مگر وقت وفات اوسکی تجہیز و تکفین کے واسطے زر نقد بہی میسر نہ آیا البتہ اوسکی نیکنامی اب تک قایم ہے

چونکہ رانا ہمیر صرف چہہ برس گدی پر رہا اوسکی مختصر عہد کل عہد مین ریاست کا انتظام اوسکی والدہ کے اہتمام سے ہوا ہیگو کے سردار نے راج سے بغاوت کر کے چند پرگنات پر قبضہ کر لیا تہا رانی نے باوجودیکہ سلف کے حالات سے کامل تجربہ پا چکی تہی اوس پر مطلق خیال نکر کے سردار ہیگو کی سرکوبی کیواسطے سندہیہ سے مدد چاہی۔ سندہیہ نے مفسد سردارون سے تو اپنا جرمانہ بقدر بارہ لاکہہ روپیہ وصول کر لیا اور راج مین سے پرگنات رتن گڈہ۔ کہیڑی۔ سنگولی۔ پر خود قبضہ کر لیا اور ارنیہ۔ جوشمہ۔ نیچور۔ نندوشی۔ بلکر کو دیدئے اور توک

مرہٹون نے میواڑ سے ایک کرور اکیاسی لاکھہ روپیہ نقد اور اٹھائیس لاکھہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک لیا تھا۔

۱۷۷۸ء مین ہمیر کا بھائی بھیم سنگہ رانا ہوا اوس نے اپنے پچاس برس کے عہد مین ایسے ایسے انقلاب دیکھے کہ اس مشہور خاندان مین سے کسی نے نہ دیکھے تھے وقت مسند نشینی سے انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی تک ملک مین ویسے ہی فتنہ و فساد ہوتے رہے جیسے اوسکے متقدم کے زمانہ مین ہوئے تھے بیشک اس انقلاب مین کبھی اوسکی تقدیر یاور بھی ہو جاتی تھی مگر بہت کم اور بعد جب جنرل لارڈ لیک صاحب اور لارڈ ولزلی صاحب نے دونون مرہٹون کو مغلوب کیا امید ہوئی تھی کہ اودے پور کے حق مین کچھہ بہتری ہو مگر لارڈ کورنوالس صاحب کی تدبیر عدم مداخلت سے اودے پور اور راجپوتانہ کی دیگر ریاستین بدستور سیندھیہ ہلکر امیر خان اور پنڈارون کے مطیع تاخت و تاراج رہین۔ اخیر مین مہارانا اودے پور سرگروہ راجگان ہنود کے افلاس و بیکسی کی یہہ نوبت پہونچی کہ ظالم سنگہ منتظم کوٹہ دس ہزار روپیہ ماہوار دیتا تھا تب وقت الوقتی ہوتی تھی اس ذلت پر خود اوسی کے سردار و جاگیردار طعن و تشنیع کرتے تھے اون مین سے جو زیادہ زبردست تھے اپنے اپنے قلعون کو چلے گئے اور اپنی جاگیرون کی حفاظت مین مصروف ہوئے رانا بھیم سنگہ کی دختر کشن کنور حسن مین مشہور تھی راجہ بھیم سنگہ والی جودھپور اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے ساتھہ اوسکی نسبت بھی ہو گئی مگر ۱۸۰۳ء مین راجہ بھیم سنگہ مر گیا اور بجائے اوس کے مان سنگہ جودھپور کا راجہ ہوا مثل ریاست کے اوس نے کشن کنور کے

भीमसिं

लार्ड लेक

लार्ड कोर्नवालिस

किशनकुँ

मान

ازدواج مین بہی وراثت کا دعوی کیا مگر سوائی سنگہ نامی ایک شخص نے کہ سابق
مین راجہ بہیم سنگہ کا وزیر تہا اور اوسکا مقصد یہہ تہا کہ جیپور و جودہپور کی
ریاستون مین نزاع پیدا ہو - راجہ جگت سنگہ والی جیپور کے عشق باز مزاج
کو ایسی تحریک دی کہ اوس نے بہی کشن کنور سے شادی کرنے کی درخواست
کی - اگرچہ اودے پور سے جے پور کے معتمدون کو جو شادی کا پیغام لیکر گئے
تہے حقارت سے رخصت ہوئے مگر دونون رقیبون یعنی راجہ جگت سنگہ والی
جے پور اور راجہ مان سنگہ والی جودہ پور کے درمیان فساد عظیم برپا ہوا امیر خان
غارتگر نے جسکو اول راجہ جے پور نے بلایا تہا اور والی جودہ پور نے طمع دیکر
اپنی طرف کر لیا راجپوتانہ کو خوب تباہ کیا کسی قسم کی بدنامی نہ تہی کہ اوس نے اور
اوسکے ہمراہیون نے حاصل نکی دغابازی کے ساتہہ قتل اور قتل کے ساتہہ
غارتگری برابر جاری رہی دونون رئیسون مین سے کوئی اپنے دعوی سے
دست بردار نہوا اور ملک مین سیلاب خون جاری ہوا انجام کار امیر خان کے
مشورہ سے قرار پایا کہ سبب فساد گم ہو جاوے یعنی کشن کنور فخر راجستان کو
مار دیا جاوے ٹوڈ صاحب نے اوسکی سرگذشت اسطرح لکہی ہے کہ -

قتل کشن کنور

کشن کنور بائی بعمر سولہ سال تہی اوسکی ما راجگان اتہلواڑہ کی چودہ قوم سے تہی
عمدہ حسب و نسب اور ذاتی حسن جسمانی پر خوش مزاجی اور نیک طینتی کا اضافہ
ہوا تہا اون اوصاف کے اعتبار سے اوسکو جو فخر راجستان کہا ہے ہرگز
بے محل نہیں ہے -

ونجاپاڑ وخونخوار پٹھان اودے پور کو گیا وہان مکار اجیت سنگھ اوسکا شریک
ہوا پٹھان بظاہر غریب اور جال چلین کا سیدہا سادہا عزت اور تعظیم سے متنفر
مگر اقتدار وحکومت کا حریص تہا مذہب جسکا وہ کمال اسلامی تعصب سے پابند
تہا اگر حیلہ اصول مطالب نہ کہا جاوے تو بہی حرص وطمع کی انتہائی تدبیرون
مین جنپر وہ اپنی ذات خاص کے سواے ہر ایک شے کو قربان کرسکتا تہا مانع
نتہا۔ جب اوس نے اپنا راز دلی ظاہر کیا کہ یا تو کشن کنور مان سنگہ کی رانی
ہو یا مرکر راجپوتانہ کو امن دے رانا صاحب کو صاف ثابت ہوگیا کہ اگر بائی کو
راٹہوڑ رئیس کے ساتھہ نہ بیاہا جاوے تو پٹھان کے طیش وعتاب سے ذلت
اوٹھانی پڑے گی اور اوسکی خونخوار فوج محل تک تاخت وتاراج کرے گی۔
یہہ ٹہیری کہ کشن کنور مر جاوے۔

مہاراجہ دولت سنگہ سے کہ چار پشت کے فرق سے رانا کا بہائی تہا اودے پور
کی عزت بچانے کیواسطے کہا گیا حیرت زدہ ہوکر پکارا جس زبان سے یہہ حکم ہوا ہو
اوس پر لعنت ہے اور اگر مین اوسکی بجا آوری کرون تو میری نمکخواری پر خاک
پڑے۔ بعد ازان رانا کے خواص وال بہائی مہاراجہ جوان داس کو ضرورت
شدید سے آگاہ کرکے کہا گیا کہ ہر ایک شخص سے اس کام کا ہونا محال ہے
اوس نے فعل قبیح کا ارتکاب منظور کیا اور نیچہ لیکر گیا مگر جس وقت پیاری
کشن کنور بچگانہ ناز وانداز سے اوسکے سامنے آئی اوسکی دریاے غیرت
نے جوش کہایا دل دہڑکنے لگا ہاتھہ پاؤن پہول گئے نیچہ گر گیا نادم وذلیل ہوکر
باہر چلا آیا۔

اسطرح اقدام ہلاکت اوسکی ماکو ظاہر ہوگیا اوس نے صداے آہ و نالہ بلند کر کے محل مین ہنگامہ محشر برپا کیا کبھی بیرحم حیوان صفت بلاکشون کو گالی دیتی تھی کبھی بیچارہ معصوم بیگناہ کی جان بخشی کے واسطے عجز و التجا کرتی تھی مگر تقدیر سے چارہ نہ تہا اوسکا مرنا لابد ہوا۔

اس کام سے مردون کو حمیت و غیرت دستکش اور فولاد کی سختی معذور ہوچکی تہی مجبور عورتون کے ذمہ پڑا اور آگ کا کام شربت کے پیالہ سے لیا گیا شاطرہ قصاب صورت نے باپ کیطرف سے پیالہ پیش کیا اوس نے کمال ادب و استقلال سے تسلیم کر کے نوش کیا اور اوسکو ترقی حشمت و اقبال کی دعا دی جب ماں نے اوسکی نامردی اور سنگدلی پر لعنت و ملامت کر کے کوسنا شروع کیا تو اوس کی اسطرح تشفی اور اشک شوئی کی۔

اماجی تم میری منحوس و غم آلودہ حیات کے قطع ہونے پر کیون اتنا افسوس کرتی ہو۔ مین مرنے سے نہین ڈرتی کیا مین لڑکی نہین ہون مجھے مرنیکا خوف کیون ہو ہم لڑکیان تو جنم سے مرنے کیواسطے ہی پیدا ہوتی ہین ہم دنیا مین اسیواسطے آتی ہین کہ جلد پہر رحلت کرین اسی پر اپنے باپ کی بدل شکر گزار ہون کہ اوس نے اتنے برسون تک مجھے زندہ رہنے دیا۔

تا وقتیکہ شربت جگر خراش نے اوسکے خون مین مخلوط ہونے سے گرنہ کیا ایسی ہی تقریر کرتی رہی۔ اب دوسرا جام تیار ہوا اوس نے اوسی ضبط سے اوسکو بھی نوش کیا اور پہر ڈالدیا۔ اسپر بھی گویا انسانی ہمت اور ضبط کا امتحان اوسی پر منحصر تہا تیسرا اور دیا گیا اس مرتبہ طبیعت نے سم قاتل کے مقابلہ اور اوسکی

اذیت کی طوالت سے کنارہ کیا اور ثابت ہوا کہ جس حسن دلفریب اور بیخوف ہمت
نے بانی نسل یعنی باپو روال کی جان بچائی تھی کشن کنور کو وراثت مین ملی تھی
مگر کمینہ تشنۂ خون پٹھان اور راجیت سنگہ کو اوسکے بےحس و حرکت دیکھے بغیر
صبر کہان تھا اتنی دیر تک اوسکی جان نہ نکلنے سے اونکو اور بھی جوش ہوا
افیون کسومہ کی ایک گھونٹ اور دی اوس نے تبسم سے لیا اور سبکو رخصت
کرکے پی گئی ۔ وحشی سنگدلون کی مراد پوری ہوئی یعنی وہ اوس خواب سے غافل
ہوئی جس سے کوئی حشر تک بیدار نہین ہوتا ۔
کمبخت ماں بھی بیٹی کی بعد زیادہ نہ جی طبیعت اس غم کی متحمل نہو سکی کہانا پینا چھوڑ
دیا اور جلد اوسکی نعش کی پیرو ہوئی ۔
خود خونخوار خان نے بھی جب بانی ظلم و ذلت یعنی اجیت سنگہ خبر لیکر آیا اوسے
اس لعن کے ساتھ بحقارت تمام اپنے روبرو سے ہٹا دیا کہ کیا اسی رجپوتی
کو بوجھون مرتے تھے ۔ مگر ابھی تو اپنے ہمسر سردار و مخالف کے تشنعون کی
اس سے بھی زیادہ دلخراش تیر سینہ پر لینے باقی تھے ۔ سنگرام سنگہ سلکتاوت
کہ ہر صورت سے اجیت سنگہ کے خلاف تھا اس حادثہ سے چار روز بعد دربار
مین آیا عالی دماغی اور بکمال تہوری سے اوسکو نہ دشمن کی تلوار کا خوف تھا
اور نہ اپنے آقا کی خفگی کا ۔ وہ بلا اطلاع حضور مین آیا اور دیکھا کہ کمینہ مکار
اجیت سنگہ بیٹھا ہے یکبارگی نعرہ زن ہوا ۔ اے بدمعاش منحوس شیطان تو نے
سیسودیہ قوم پر خاک ڈالی اور اس قوم کے پاکیزہ خون کو کہ ہزار ہا سال سے
بے آلائش و بدنامی رہا ہے ناپاک کیا ایسے گناہ کا داغ لگایا ہے کہ کبھی نہ دہل

सगा
सकल
सती

सीसे

سکیگا اور کوئی سیسودیہ سزا دے سکیگا ایسا پاپ کیا ہے کہ اوس کی
پاداش میں کوئی سزا کافی نہیں اور کسی پرائشچت سے اوسکا دفعیہ ممکن نہیں
اب ہمارے خاندان کا زوال قریب ہے اور باپورا دل کی نسل منقطع ہونیوالی ہے
پرمیشر نے ہماری تباہی کے بہت آثار دکھلائے ہیں - رانا نے دونوں ہاتھوں
سے اپنا منہ ڈہک لیا تب وہ اجیت سنگ کیطرف مخاطب ہوکر بولا اے خاندان
سیسودیہ کے کلنک نطفہ حرام خاک پڑے تیرے سر پر تو نے ہم سبکو منہ
دکھانیکو جگہ نہ رکھی رام کرے تو نپوتہ یعنی لاولد مرے اور تیرا نام و نشان مٹ
جاوے اتنی جلدی کیوں کی کیا پٹھان نے شہر پر حملہ کردیا تھا یا وہ زنانہ
میں گھسا جاتا تھا اور اگر ایسا ہی ہوا تھا تو کیا تم اپنے باپ دادا کیطرح راجپوت
ہوکر نہیں مرسکتے تھے اونہوں نے کیا تمہاری طرح سے نام پیدا کیا تھا
کیا ایسے ہی کاموں سے ہمارے خاندان کی شہرت ہوئی ہے اور اسی اجرام کی
سے بادشاہوں کا مقابلہ کیا تھا چیتوڑ کی شاکون کو بھول گئے مگر افسوس ہے
میں کس سے بات کرتا ہوں تو راجپوت نہیں ہے اگر تو اس کی عزت میں خلل
پڑتا اور تم اون سبکو مار کر اور دست بقبضہ ہوکر دشمن پر گرتے اور مرتے
مارتے تو بھی صبر آتا باپورا دل کا بیج تو بھگوان بچالیتا ایسی ذلیل طرح سے
جان بچانا ہزار دفعہ مرنے سے بدتر ہے پٹھان کی حملہ آوری کا ذرہ تو انتظار
کیا ہوتا کیا وہ تمکو بھول کر بچاتا خوف نے تمہارے ہوش و حواس کھودئے
ورنہ تم اپنے گھر کا خون نکرتے اگر امن کیواسطے فریب و بدکاری سے تمکو پرہیز
نہ تھا تو بچارے کشن کنور کے اور کسیکو ہی مار دیا ہوتا مگر اب تمہاری نسل ختم ہونے

والی ہے۔
جس شخص نے اپنے آقا، اور نوع بشر سے دغا و بے ایمانی کی تہی وہ کیا جواب دے سکتا تہا بہادر سنگرام سنگہ تو مر گیا مگر اوسکی پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی بچا تو وہ لڑکے لڑکیون مین سے صرف ایک لڑکا کشن کنور کا بہائی رانا ہو مگر اسکے بچا اور اگرچہ بعد ازان اوسکے دو لڑکیان جیسلمیر اور بیکانیر کے رئیسون سے بیاہی گیئن مگر آئندہ کو اولاد دختران کی قدر جاتی رہی بہا رانا کو ایک دفعہ سواے جوان سنگہ کے اور کسی سے امید نہ ہی تہی کیونکہ باوصف جوانی اور تندرستی کے مدت تک اولاد نہوئی مگر اخیر مین باگہیلی رانی سے لڑکا پیدا ہوا۔ جوان سنگہ کا بڑا بہائی دو برس پیشتر مر گیا تہا اگر وہ زندہ رہتا تو تیسرا امر سنگہ ہوتا۔

اجیت سنگہ پر بہی سراپ بخوبی اثر پذیر ہوا۔ ایک مہینہ نہ گذرنے پایا کہ اوسکی عورت اور دو لڑکے مر گئے اور وہ خود پاپ دہونے کیواسطے ہر ایک تیرتہہ پر رام رام کرتا پہرا مگر وہ دغا بازی اوسکے سینہ سے نہین گئی۔ پس بہی کافی ہے کہ حسب قول سنگرام سنگہ اوسکے سر پر خاک پڑے اور کشن کنور کے خون کا داغ اوسکی روح سے گنگاجل بہی نہ دہو سکے۔ جنگ پنڈارہ کے اخیر تک رانا صاحب کے افلاس و بیکسی کی کیفیت جو پیشتر لکہی گئی ہے بدستور رہی جب اوس مہم پر انگریزی فوج میواڑ مین گئی تب دیکہا کہ ملک ویران اور شہر بیچراغ پڑے ہین رانا صاحب کا اختیار بالکل موقوف ہو گیا ہے افسری و ماتحتی کے کل روابط فسخ ہو گئے اور راج معرض زوال مین ہے۔

स्राप

पिंडारा

تاریخ زمانہ حال

سنہ ۱۸۱۸ء مین بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۱ عہدنامجات مندرجہ باب اول
سرکار انگریزی نے راج اودے پور کو ظل حمایت مین لیا سردارون کو جمع کرکے
جو ملک اونہون نے دبا لیا تہا از سر نو شامل خالصہ کیا گیا اور سردارون کے
حقوق پر لحاظ رکہنے کا راناصاحب سے اقرار کرایا گیا اور سرکار نے یہہ بہی اقرار
کیا کہ راج اودے پور کے جو ممالک غیر رئیسون نے چہین لئے ہین اونکے واپس
دلانے مین بہی حسب موقع و واجبیت کوشش کیجاوے گی مہارانا صاحب نے
سرکار کی سرپرستی اور اپنی ماتحتی قبول کرکے دیگر ریاستون سے ملکی معاملات
مین خط وکتابت نہ کرنی اور تنازعات کو سرکار انگریزی کے فیصلہ پر منحصر
رکہنے کا اقرار کیا اور پانچ برس تک چہارم آمدنی ریاست اور بعد ازان
فی روپیہ چہہ آنہ سالانہ بابت خراج ادا کرنے کا اقبال کیا۔

اس عہدنامہ کی ساتوین قلم کے بموجب چہینے ہوئے پرگنات واپس کرانیکا
اقرار ہوا تہا اوسکی نسبت علی الخصوص بابت پرگنہ نیماہیڑہ کے راج اودیپور
کو سرکار انگریزی سے شاکی ہونیکا موقع ہمیشہ حاصل ہے یہہ پرگنہ نواب امیر خان
کو عطا ہو کر واپس نہ دلایا گیا۔ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین کپتان شور صاحب
پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے اودے پور کی فوج کو نیماہیڑہ مین دخل کرا دیا مگر
جب امن ہو گیا سرکار نے پہر اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوا دیا
اور غدر کے زمانہ مین جو تحصیل کی تہی اوسکا روپیہ بہی واپس کرایا جب سے
سرکار انگریزی کا اودے پور سے تعلق ہوا ہے وہان کے رئیسون اور سردارون

नीमाहेड़ा
नवाबमीरखां
शोरसाहब

کے درمیان کہ اس ریاست کے سردارون کے برابر کسی اور ریاست مین اختیارات وحقوق حاصل نہین ہین ہمیشہ نزاع وفساد رہے ہین - ان سردارون مین سے اکثر پہلے راناصاحبون کی اولاد مین سے ہین ان مین سب سے معروف چونڈا کے خاندان کے چونڈاوت ہین اور اون مین سب سے زبردست سلومر کا راوت ہے کہ راج مین عہدہ سرونجی کا دعوی رکہتا ہے اور جب ۱۸۱۸ع مین فیمابین سرکار انگریزی وراج اودےپور عہدنامہ ہوا تب راوت کے اس عہدہ پر بطور موروثی قایم ہونے کے سرکار سے کفالت چاہی تہی کہ منظور نہین ہوئی - دوسرے درجہ پر سکتاوت ہین - جب سرکار انگریزی سے تعہد ہوا ہے سب سردار مہارانا صاحب سے بالکل خوداختیار اور علیحدہ ہورہے تہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جنکو ریاست کا اختیار کلی تہا - مہارانا صاحب اور اونکے سردارون کے درمیان قولنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا -

قول نامہ

قول نامہ سرداران راج میواڑ مرتبہ عہد کرنل ٹوڈ صاحب مورخہ ۴ - مئی ۱۸۱۸ع

۱ کل دیہات خالصہ جو زمانہ فساد مین حاصل ہوئے ہین ونیز وہ جو ایک سردار نے دوسرے سے چہین لئے ہین واپس دلائے جاوینگے -

۲ دکھواڑہ بہوم وغیرہ کی جدید لاگین موقوف ہوجاوینگی -

۳ دان بسوہ کہ صرف سرکار کا حق ہے اسی تاریخ سے بند ہوجاوے گا -

۴ کوئی سردار اپنی جاگیر کے اندر چوری ہونے نہ دیگا اور نہ باوریہ - مگہیا تہوری وغیرہ چورون کو خواہ اپنے علاقہ کا ہو یا غیر کا پناہ دیگا اور سواے اونکے

جو ایمانداری کا پیشہ کرین کسیکو رہنے نہ دیگا ان لوگون مین سے جو کوئی خفیہ
مقامات پر سکن گزین ہوگا فی الفور قتل کیا جاوے گا اور مال مسروقہ کا پیدا
کرنا اوس کے ذمہ ہوگا جسکی جاگیر کے اندر ارتکاب جرم چوری ہوا ہو۔

بनजारी
व्यापारियों

دیسی و پردیسی بنجارون اور بیوپاریون کے قافلے جو اس ملک مین آوینگے
اونکی بخوبی حفاظت کرینگے اونکو کسی طرح کی ایذا و تکلیف ہونے دینگے جو کوئی
اسکے خلاف کریگا اوسکی جایداد ضبط ہوگی۔

بموجب حکم کے خاص ریاست و بیرونجات مین نوکری کرینگے سردارون کے
چار فریق ہونگے ہر ایک فریق تین مہینے دربار مین حاضر رہیگا اور پہر اپنے
گہر کو رخصت ہوگا۔ دسہرہ کے تہوار پر دش روز پیشتر سال تمام مین ایک
دفعہ سب سردار جمع ہونگے اور بیش روز بعد سواے اون سردارون کے
جنکی نوکری ہوگی سب اپنے گہرون کو واپس جاوینگے اوقات ضرورت پر جب
اونکی نوکری مطلوب ہوگی تعمیل حکم کرکے حاضر ہونگے۔

पटायत

کل پٹائت اور رشتہ دار اور خاندان کے سردار جو دربار کی سند کے بموجب
جاگیرون پر قابض ہین علیحدہ علیحدہ نوکری کرینگے کسی دوسرے بڑے سردار
کے ساتھہ یا شامل رہکر نوکری نہ کرینگے۔ سردارون کے رشتہ دار اور
جاگیردار جو اونہین کے دیے ہوئے پٹون کے بموجب اپنی جاگیرون پر قابض

पट्टा

ہین اونکی نوکری کرینگے۔

کوئی سردار اپنی رعیت پر سختی و تشدد و زیادہ ستانی و جرمانہ نکرے گا یہ قاعدہ
مقرر ہوا۔

जगजीतसिंह
जو کچھہ اجیت سنگہ نے لکھدیا ہے اور دربار نے منظور و قبول کیا سب منظور کرین سگے جو کوئی شرائط مندرجہ بالا سے منحرف ہوا اور اوسکو رئیس سزا دے تو اسمین دربار کا کچھہ قصور نہو گا جو کوئی منحرف ہوا اوسکو اکلنگ جی اور سری دربار کی دُہائی ہے —

एकलिङ्ग
श्रीदरबार

دستخط مہارانا صاحب   دستخط کرنل ٹوڈ صاحب   دستخط ۳۳ سرداران

اس قولنامہ کے بموجب سرداروں نے منظور کیا تہا کہ جو زمین پچاس برس کے اندر چہین کر یا اَور کسی طرح حاصل کی ہے واپس کر دین گے اور اپنی آمدنی کی فی ہزار روپیہ پر دو سوار اور چار پیادوں کے حساب سے سال تمام مین ایک سہ ماہی نوکری کرتے رہین گے اس انتظام کا مقصد یہہ تہا کہ جسقدر ملک ۱۷۶۶ء کے بعد اودے پور سے جاتا رہا ہے از سر نو شامل کیا جاوے مگر اس قولنامہ پر بہت کم عملدرآمد ہوا تہوڑے دنون بعد نوکری کے سوائے مہارانا صاحب نے چہٹوند یعنی آمدنی کا چہٹا حصہ بطور خراج اول لڑکیون کی شادی کے خرچ کیواسطے اور بعد ازان انتظام پولیس کیواسطے وصول کرنا شروع کیا سرداروں نے اس محصول کے دینے مین عذر کیا اس وجہہ سے کہ اول تو ہمنے منظور نہین کیا ہے دوسرے جن کامون کے واسطے چہٹوند

छटोंद

لیا جاتا ہے اون مین خرچ نہین ہوتا اسواسطے ۱۸۲۷ء مین دوسرا قولنامہ مرتب ہوا اور یہہ قرار پایا کہ سردار آمدنی کا چہٹا حصہ دیا کرین اور اوسکے عوض نصف نوکری سے معاف رہین یعنی سال تمام مین بحساب فی ہزار روپیہ ایک سوار اور دو پیادون سے تین مہینے تک نوکری کیا کرین سرکار نے

اس قولنامہ کو بطور فعل مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں کے تصدیق
ومنظور کیا مگر اوسکی تعمیل کی کفالت نہ دی۔

قول نامہ कौलनामा

कोपसाहब

جو کپتان کوب صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے درمیان مہارانا صاحب اور
اور اون کے سرداروں کے منضبط کرا کے اپریل سنہ ۱۸۲۷ع میں منظوری
کے واسطے بہیجا۔

भीमसिंह

قولنامہ فیمابین مہارانا بہیم سنگھ صاحب و سرداران و جاگیرداران میواڑ
جو سنہ ۱۸۱۸ع میں قرار پایا تہا اور سرکار انگریزی سے منظور ہو گیا تہا حقوق متعلقہ
اور فریقین کے فرائض کیواسطے قاعدہ مقرر کرنے میں غیر مکتفی ثابت ہوا اسواسطے
مہارانا صاحب اور سردار اوسکے سواے دیگر شرائط ذیل بالاتفاق مقرر کرکے
سرکار سے منظوری کی درخواست کرتے ہیں۔

छटोंद

خالص پیداوار کے چہٹے حصہ کے بموجب چہٹوند لگائی جاویگی اور ششماہی کی
قسطوں سے وقت معینہ پر ادا ہوتی رہیں گی اس مطالبہ کے سواے جرمانہ وغیرہ
اور کچھ نہ لیا جاوے گا۔

ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ جسقدر جمعیت اوسی سند کے بموجب لانی چاہیے
اوس سے نصف لیکر اپنی باری پر سال تمام میں تین مہینے تک نوکری بعد
انقضاے میعاد اوسکو دربار سے اپنی جاگیر پر جانے کی اجازت ہو جاویگی
پردیسی بیوپاریوں کو جو اس ملک میں ہو کر گذریں اونکو چاہیے کہ جس گانو
میں ٹہیریں وہان کے سردار اور رہالیان پولیس کو اطلاع دیکر اونکی حفاظت

مین رہین کہ اون کے مال کی حفاظت کیجاوے گی اور سردار لوگ حفاظت کے ذمہ ور ہون گے۔ مگر جو لوگ بلا اطلاع گانو سے باہر ڈیرہ کرینگے اونکی حفاظت کے ذمہ ور نہونگے۔

سردار وغیرہ اپنی رعایا سے بموجب دستور خالصہ کے نصف پیداوار لینگے اگر عذر ہو تو رعایا تیسرا حصہ حسب رواج دیگی۔

ہم اپنے کامدار و پٹیل وغیرہ کا حساب انصاف سے کرینگے۔

کوئی گانو معقول سبب کے بغیر قرق نہ کیا جاوے۔

اگر کوئی سردار ظلم کریگا تو اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دیجاوے گی۔

کل بہوم جو سمت ۱۸۷۲ سے پیشتر عطا ہوئی ہے جایز سمجھی جاویگی۔

دہونس روزینہ دستک وغیرہ کسی سردار پر ضلع کی کچہری والوں سے جاری نہونگی بلکہ عند الضرورت دیوان کے حکم سے جاری ہونگے۔

نشہ نامقدار معینہ پر رہیگا مگر قاتلون کے واسطے ہرگز نہوگا۔

اس پر سنہ ۱۸۳۹ء تک فریقین کے دستخط ہوئے اور اخیر مین کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بطور گواہی کے تصدیق کیا۔

انضباط عہدنامہ کے بعد مرہٹہ اور دیگر غارتگرون کے گروہ جو راناصاحب کے ممالک مین مقیم تہے اونکو وہان سے نکالا گیا مگر بدنظمی ریاست اس حد کو پہونچ گئی تہی کہ کرنل لوڈ صاحب اول پولیٹکل ایجنٹ کو کل کاروبار ریاست کا اہتمام خود کرنا پڑا اون کی تدبیرات ایسی مفید پڑین کہ تین برس کے عرصہ مین رعایا و ملک فارغ البال ہوگئی اور ملک کی آمدنی بہی دوچند ہوگئی یعنی

سنہ ۱۸۱۹ء میں للعہ لاکہہ للنت سالانہ ہتی سنہ ۱۸۲۱ء میں سالے لاکہہ رہ گئی سالانہ ہوگئی نظم و نسق امور ریاست کا طریقہ اپنے عمل سے دکہاکر کرنل ٹوڈ صاحب نے حسب الحکم گورنمنٹ اختیار ریاست اہالیان راج اودے پور کو سپرد کیا مگر اون سے اچھی طرح کام نہوسکا دو برس مین قرضہ بکثرت ہوگیا ملک کی آمدنی رہن ہوگئی اور سرکار انگریزی کا خراج بقدر ڈھ لاکہہ لعلے البتہ ہر چڑہ گیا۔ پہر راج کے اہلکارون کو تاکید سے زیرنگرانی رکہا گیا اور کسیقدر اصلاح بہی ہوئی مگر انجام کار انتظام ریاست باہتمام صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کئے بغیر کاربراری نہوئی۔

باقیات خراج وخراج زمانہ حال کے واسطے چند پرگنات علیحدہ کیے گئے اور مہارانا صاحب کے مصارف کے واسطے ہزار روپیہ یومیہ مقرر کرکے جمع وخرچ ریاست کا بندوبست قرار واقعی کیا گیا اگرچہ مہارانا صاحب کی یہہ بے اختیاری خود اونہین کی نادانی کا نتیجہ تہا تاہم صرف بنظر اسلوبی امور ریاست چو دست اندازی ضرور متصور ہوکر بطور عارضی کی گئی اور سنہ ۱۸۲۶ء مین پہر مہارانا صاحب کو اختیار دیا گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی مداخلت برخاست کی گئی پہر ویسی ہی بدنظمی ہوگئی آمدنی ملک پہر اوسیقدر کم ہوگئی جسقدر سنہ ۱۸۱۸ء مین تہی چند مہینون مین فضول خرچی اور ظلم انتہا درجہ کو پہونچی راستون پر تنہا مسافرون کا گذر غیر ممکن ہوگیا اور ملک مین ہر طرح غدر ہوگیا۔

سنہ ۱۸۲۱ء مین انگریزی فوج نے میرواڑہ کے علاقہ کو جسمین اقوام سرقت پیشہ

मेरवाड़ा

رہتے ہین اور ایک حصہ اوسکا اودے پور کے راجگان کا ہے مغلوب کیا
اور بنظر حفظ امن و ترقی ملک کل علاقہ مین انگریزی بندوبست رکہنا مناسب
متصور ہوکر وہان ایک فوج متعین ہوئی اور اوسکے خرچ مین راج اودیپور
سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا قرار پایا اگرچہ مہارانا صاحب کو یہہ تجویز
پسند نہ تھی مگر بپاس خاطر سرکار انگریزی اپنے علاقہ کے دیہات دس برس
کے واسطے انتظام انگریزی مین مفوض کر دئے مگر اس مرتبہ کوئی عہدنامہ منعقد
نہوا چونکہ اس منظوری مین مہارانا صاحب کی کامل رضامندی نہ تھی اسواسطے
بندوبست کے مصارف کیواسطے باوجودیکہ زیادہ تھے پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ کے سوائے اور کچہہ مطالبہ نہوا ۱۸۲۳ء مین اس بندوبست کی میعاد
ختم ہوئی تو مہارانا صاحب نے اوسکے فوائد سے بخوبی آگاہ ہوکر علاقہ مذکور
کو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ باب دوم آٹہہ برس کیواسطے پہر بخوشی تمام انتظام
انگریزی مین مفوض کیا اور فوج کے مصارف مین بجائے پندرہ ہزار روپیہ
کے بیس ہزار روپیہ سالانہ دینے منظور کیئے ۱۸۴۳ء مین مہارانا صاحب نے
اوس علاقہ کے بدستور انتظام انگریزی مین بلاتعین میعاد مگر تاخوشی سرکار
انگریزی رہنے کا اقرار کیا ۱۸۴۷ء مین سرکار نے چاہا کہ عہدنامہ باضابطہ
کے ذریعہ سے اس علاقہ کو برائے دوام علاقہ انگریزی مین شامل کیا جائے
مگر مہارانا صاحب نے اوسکے عوض مین اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ
کے والپسی کا دعوی کیا اور راون کی حکومت ایسی پوچ و ظالمانہ تھی کہ اونکو
اضلاع مذکور کا دینا مناسب معلوم نہوا اسواسطے کچہہ طے نہوا اور دیہات

میواڑ مع علاقہ میرواڑہ مجبر معین صورت سے بدستور انگریزی انتظام مین رہے کہ ابتک اوسیطرح چلے آتے ہین۔

मेवाड़ मेरवाड़ा

۱۸۴۲ء مین مہارانا بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکا بیٹا جوان سنگہ مسندنشین ہوا نحوست وقت سے مہارانا جوان سنگہ صاحب کے خوارق ایسے خراب تہے کہ ہمیشہ عیاشی اور بدکاریون مین مصروف رہتے تہے اونکے زمانہ مین ریاست کو فروغ نہوا تو تعجب نہین ہے کیونکہ مسندنشینی سے تہوڑے عرصہ بعد سرکار انگریزی کا خراج بہ تعداد کثیر باقی رہگیا ریاست مقروض ہوئی خرچ سالانہ آمدنی سے بقدر دو لاکہہ زیادہ ہوگیا اور بدنظمی اس غایت کو پہونچی کہ حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس اونکو ہدایت کرنی پڑی کہ اگر اپنے تعہد کا ایفا نکرینگے تو خراج کے عوض مین ملک یا کسی دیگر قابل اطمینان جایداد کو سرکار انگریزی کے قبضہ مین لانا لازم آویگا۔ ۱۸۳۸ء مین یہہ ہدایت ہوئی تہی اور اوسی سال کے اگست مین وے لاولد مر گئے۔

भीमसिंह जवानसिंह

कोर्टआफ़ डाइरेक्टर्स

باگور کا ٹہاکر سردار سنگہ کہ قریب ترین وارث تہا متبنی ہوکر مسندنشین ہوا اوسکو مہارانا ہونے ہی ریاست کے ساتہہ وراثت مین اونیس لاکہہ ساڑہے ستر ہزار روپیہ کا قرض ملا اسمین سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کے خراج کا تہا مہارانا سردار سنگہ صاحب بہت بدمزاج اور تندخو تہے سرداران راج اونسے بہت تنگ و ناخوش ہوگئے اسواسطے اونہون نے اپنی مدد کیواسطے راج مین سرکار انگریزی کی فوج متعین ہونے کی درخواست کی مگر نامنظور ہوئی ۱۸۴۱ء مین قبل اسکے کہ رئیس متقدم کے زمانہ کی زیرباری رفع ہو

बागोर सरदारसिंह

اونکا بھی انتقال ہو گیا۔
اودے پور سے جنوب و جنوب مغرب کے کوہستانی اضلاع مین بہ تحت راجپوت
سرداران بھیل وگراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار برائے نام اودیپور
کے علاقہ مین ہین مگر ایسا حق ملکیت رکھتے ہین کہ اوسمین مہارانا صاحب کا
کچھ اختیار نہین ہے دیہات قرب وجوار سے خراج اور راستون پر مال
تجارت اور مسافرون کا محصول لیتے ہین اور اونکی حفاظت و امنیت کے
جوابدہ متصور ہین ان اقوام کے قدیم حقوق اور ممالک مقبوضہ مین راج سے
اکثر خلاف مصلحت مداخلت کرنے کا تہیہ ہوا اس سبب سے اونہون نے مفسدہ
کیا اور اوسکے دفعیہ اور اس قوم کو مغلوب رکھنے کے واسطے انگریزی فوج
کے رکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ ایک انگریزی افسر
کی دوامی نگرانی کے بغیر اس ملک مین امن وعافیت قایم نہین رہ سکتا اسطرح
سنہ ۱۸۳۹ع مین اس ملک مین بھیلون کی فوج کا مقرر کرنا قرار پایا اودے پور کے
مہارانا صاحب نے اس فوج کے مصارف مین میرواڑہ کے اپنے حصہ کی
آمدنی بقدر پینتالیس ہزار اور گراسیون کا محصول بقدر چالیس ہزار روپیہ
سالانہ دینے اور اس ضلع کو دس برس تک انگریزی انتظام مین رکھنے کی
درخواست کی۔ سنہ ۱۸۴۱ع مین ایک لاکھہ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے
فوج بھرتی ہوئی اوس مین راج اودے پور نے پچاس ہزار روپیہ دینا منظور
کیا مگر ملک مین مہارانا صاحب کا ہی انتظام رہا اس فوج کے بھرتی ہونے سے
بھیلون کی سرکشی وفساد کا انسداد ہو گیا مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کھیرواڑہ اور

راج کے اہلکارون کے درمیان ہمیشہ نزاع رہتا ہے کہ اہلکار بہیلون پر
ظلم کرتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکی حمایت و دستگیری کرتے ہین
سرداران راج سے ۱۸۳۳ء مین جو قولنامہ ہوا تہا مثل قولنامہ ۱۸۱۸ء کے
عدم تعمیل مین پڑا رہا راج اور سے پور کی ظالمانہ تدبیرون نے سردارون
سے مفسدہ کرایا۔

مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار لوگ شرایط مقبولہ کا ایفا نہین کرتے
اسواسطے ۱۸۴۰ء مین تیسرا قولنامہ مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا صاحب و سرداران راج بتحتی
میجر رابنسن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ قایم مقام میواڑ
مورخہ یکم فروری ۱۸۴۰ء

از انجا کہ مہی بیساکہہ بدی ۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۴ - مئی ۱۸۱۸ء کو واسطے فوائد
فریقین کے ایک قولنامہ بوساطت کپتان ٹوڈ صاحب بدستخط مہارانا صاحب و
سرداران راج منضبط ہوا تہا اکثر صورتون مین سردارون نے اوسکی شرایط پر
عمل نکرکے مخالف طریقہ اختیار کیا اسپر مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ کپتان کوب
صاحب کی صلاح و تجویز سے ایک قولنامہ جدید جسمین اول قولنامہ کی شرایط آجاوین
اور دیگر شرایط جو دربار اور سردارون کے واسطے مفید متصور ہون شامل
کیجاوین مرتب کیا جاوے اور دسہرہ پر سردار جمع ہون تب ہر ایک سردار کو
بتفریح و تفصیل سنا کر اوسکے دستخط کرائے جاوین اور دربار کے بہی دستخط

ہون اور شرائط مندرجہ پہ لحاظ کامل رکہنے کی کفالت کے واسطے مہارانا صاحب
اور کل سردار پولیٹکل ایجنٹ صاحب سے دستخط وگواہی کرنے کی درخواست کرین
اس منظوری کے بموجب جو قولنامہ تحریر ہوا تہا اوسپر مہارانا صاحب و سرداران
راج و صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط ہوئے اسواسطے اب حسب درخواست
سرداران میواڑ مہارانا سردار سنگہ صاحب نے بلا اضافہ وتبادلہ شرائط قولنامہ
مذکور کو منظور و قبول کیا اور میجر روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی موجودگی
مین بمتی ماہ بدی ۱۳ سمت ۱۸۹۶ مطابق یکم فروری سنہ ۱۸۴۰ء سرداران میواڑ نے
اوسپر دستخط کیے کہ اوسکے حسب ضابطہ تکمیل ہوگئی اور شرائط مندرجہ ذیل کہ
مفید جانبین ہین زیادہ ہوئین۔

اول قولنامہ مین لکہا ہے کہ کوئی سردار اپنی رعایا پر سختی و تشدد نکریگا اور ڈنڈ
و براڑ وغیرہ مفسدہ کے زمانہ مین لگائے گئے ہین موقوف کیے جاوینگے مگر اونہون
نے اس عہد پر عمل نہین کیا اور اون کے ظلم سے اکثر رعایا میواڑ سے نکل
گئی اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ آیندہ کو ایسی کوشش کرین کہ رعیت
ازسرنو آباد ہو اور اون کے پٹہ کی آمدنی اور ملک کی رونق مین افزونی
ہو۔

دوم سردارون کے مع فوج تین مہینے تک دربار مین حاضر رہنے کا قاعدہ بدستور
جاری رہے گا مگر میعاد مقررہ سے زیادہ کوئی سردار اودے پور مین نہین
ٹہیرایا جاوے گا کیونکہ ٹہیرانے سے اونکو خرچ و تکلیف زیادہ ہوتی ہے
دربار کو اختیار ہے کہ کسی سردار کو حاضر رہنے سے معاف کرے مگر قبل از قضا

बिराड

पट्टा

اوس میعاد کے کہ وہ سردار حاضر رہتا کسی اور سردار کو بجاے اوسکے طلب کرنیکا
اختیار نہین ہے سردارون کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیون کی کامل تعداد رکہین
اگر کم آدمی رکہین گے تو اونپر دربار کی خفگی ہوگی۔
ملک میواڑ کی کل آمدنی فی روپیہ چہہ آنہ بعوض حفاظت ملک کے غیر دشمنون کے
حملون سے بابت خراج کے سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے اسمین جاگیردارون
سے کچہہ نہین لیا جاتا ہے اداے خراج جیسا مذکور ہوا ملک کو بیرونی حملون سے
محفوظ رکہنے کیواسطے ہے اور سردارون کی فوج دشمنون کے مقابلہ کیواسطے
بالکل بیکار ہے سرکار انگریزی کی حفاظت سے سردارون کا بڑا فائدہ ہے
ایام سلف مین مراٹہون کو چوتہہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیجاتی تہی اور
اون سے ملک کو بہت تکلیف پہونچتی تہی وہ خرابی تو رفع ہوگئی فوجین جو
سردار لاتے ہین تعداد معینہ سے نصف ہین اور نوکری کے قابل نہین۔
اس سبب سے مجبور دربار کو روزینہ دستک دیہات سرداران پر
جاری کرنی ہوتی ہین اور اونکو نقصان و تکلیف عاید ہوتی ہے جس طرح
دربار خالصہ کے ملک سے سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہے اسیطرح یہہ
بہی واجب ہے کہ سردار لوگ اپنی اپنی جایداد کی آمدنی سے دربار کو خراج
دیا کرین مگر یہہ بہی معلوم ہے کہ پرورش قبائل و ملازمان کے اخراجات کثیر
کے سبب سے اونکو اس مطالبہ کے ادا کرنے کی استعداد نہین ہے اس
واسطے دربار نے مناسب سمجہا ہے کہ سرکار انگریزی کا خراج تو ملک کی آمدنی
سے ہی دیا جاوے اور اوسکی بابت سردارون سے کچہہ مطالبہ نہو مگر سردارون

کے ذمہ جسقدر فوج رکہنا بموجب لیکہیعنی نقشہ مرتبہ کے واجب ہے اوس سے
نصف رکہا کرین اور بعوض معافی نصف کے چہٹوند زر نقد یعنی فی روپیہ دو آنہ
سات پائی ادا کیا کرین کہ اس آمدنی سے راج کی نوکری کیواسطے ایک فوج
بہرتی کیجاوے گی مگر سرداروں کو یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ یہہ روپیہ جو اون
سے لیا جاوے گا سرکار انگریزی کے خراج مین داخل ہے کیونکہ سوا ی
مصارف اس فوج کے دیگر مصارف مین خرچ نکیا جاوے اور بجاے
اسکے کہ سرداروں کی کل فوج مقررہ دوازدہ ماہی نوکری کرے کہ اوسمین
خرچ و تکلیف بہت ہے چہٹوند کا دینا مشکل نہین ہے وقت ضرورت پر
اگر دربار اونکو مع کل فوج کے طلب کرے اور حدود میواڑ کے باہر نوکری
پر بہیجے تو جس سردار کی فوج اسطرح بہیجی جاوے گی اوس کی چہٹوند مین
منہائی کیجاویگی۔
مہارانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی سردار کے دیہات کو بلا سبب ضبط
نہ کرینگے اور نہ دوسرے سردار کو دلوائینگے۔
چونکہ اکثر سردار ادائے چہٹوند مین عمداً توقف و تساہل کرتے ہین اور مجبوراً
دربار کو سوار اور پیادوں کی دستک بہیجنی ہوتی ہے اور سرداروں کو
صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے اور دربار کا کچھہ فائدہ نہین ہے اس
واسطے دربار نے تجویز کی تہی کہ کل سرداروں کے کامداروں کو طلب کرکے
باتفاق دیوان راج چہٹوند کے باقساط معینہ ادا ہونیکا پانچ سال کے
واسطے بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے روزینہ دستک بہیجنے کی

छटांद
छटांद
छटांद
छटांद

ضرورت نہ ہے گی اگر کوئی سردار وقت معہودہ سے دس روز بعد تک بھی حضور میں حاضر نہ ہوئے گا تو اوسکی اراضی و دیہات بقدر بقایا مستوجب ضبطی ہونگے اور پھر واگذاشت نہ کئی جاوینگے داخلا چھٹوند کی قسطین منگسر سدی ۱۵ اور چیت بد سدی ۱۵ مقرر کی گئی ہین۔ دستخط۔ راو بخت سنگہ بیدلہ والہ۔ راوت پدم سنگہ سلومر والہ۔ راوت ناہر سنگہ دیوگڑہ والہ۔ راوت سالم سنگہ۔ مہاراج ہمیر سنگہ۔ راوت امیر سنگہ۔ راوت ایشری سنگہ۔ راوت دولہ سنگہ۔

مہارانا سردار سنگہ صاحب کے انتقال پر مہارانا سروپ سنگہ صاحب اونکے حقیقی چھوٹے بھائی کہ متبنیٰ ہوئے تھے مسند نشین ہوئے۔ راج کی بربادی کے لحاظ سے محکمہ پولیٹکل ایجنسی سے متواتر رپورٹین باستدعاے تخفیف زر خراج گورنمنٹ ہندوستان کی خدمتمین ارسال ہوئی تھین۔ جون ۱۸۴۶ء مین یہہ درخواست منظور ہو کر خراج جو ۱۸۲۶ء مین بقدر تین لاکھہ روپیہ سکہ اودے پور مقرر ہوا تھا آیندہ کے واسطے دو لاکھہ روپیہ سالانہ سکہ انگریزی مقرر ہوا۔

مہارانا سروپ سنگہ صاحب کے عہد مین خراج گذار سرداروں سے برابر نزاع و فساد ہوتا رہا ۱۸۴۰ء مین جو قولنامہ ہوا تھا اوسکا بھی کچھہ عملدرآمد نہ ہوا مہارانا صاحب کو شکایت تھی کہ سردار خدمت مقبولہ نہین کرتے تہے اور سردار کہتے تھے کہ میعاد معینہ سے زیادہ نوکری لیجاتی ہے گانو قرق ہوتے ہین اور بے سبب و بے بنیاد حیلوں سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسواسطے

۱۸۴۵ء مین قولنامہ ذیل پہر مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی راج اودیپور و سرداران
میواڑ بوساطت کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ مورخہ ماہ شدی ۷
سمت ۱۹۰۱ مطابق ۷ ۔ فروری ۱۸۴۵ء

پیشتر بزمانہ کپتان ٹوڈ صاحب ایک قولنامہ دش قلمون کا درمیان مہارانا بہیم سنگہ
صاحب اور سرداران میواڑ کے مرتب ہوا تہا بعد ازان بزمانہ کپتان کوب
صاحب دوسرا قولنامہ پانچ قلمون کا منضبط ہوا اور آخر کار تیسرا کرنل روبنسن
صاحب کے روبرو مہارانا سردار سنگہ صاحب اور سردارون کے درمیان
بدستخط فریقین مرتب ہوا۔ مگر سردارون نے کسی قولنامہ کے شرایط کا ایفا نکیا
اسواسطے مہارانا صاحب نے قولنامجات سابقہ پر لحاظ واجب کر کے اور باتفاق
سرداران شرایط مندرجہ ذیل زیادہ کر کے یہہ قولنامہ بوساطت و موجودگی
کرنل روبنسن صاحب بدستخط فریقین مرتب کیا ہے۔

قولنامہ جات سابقہ کی کل شرایط بحال رہینگی ہر سال وسہرہ سے دش روز
پیشتر سردارون کا عام مجمع ہوا کریگا اور نکی فوج کے ملاحظہ کے بعد دربار
جس سردار کو چاہے تین مہینے تک نوکری کیواسطے ٹہیرنے کا حکم دے گا
اور دیگر سردارون کے حاضر رہنے کی میعاد بصراحت سنا کر گہر کو جانے کی
رخصت دیگا۔ سردارون کی فوج نوکری کرنے مین کچہہ عذر نکرے گی۔
اگر وقت معینہ پر حاضر نہون یا غافل یا شمار مین کم ہون تو جس سردار کیطرف سے

ہون گے - اوس سے بجاے فوج کے زرنقد طلب کیا جاویگا -

بعوض نصف فوج کے جسکا حاضر لانا اون کے ذمہ ہے سردار چہوٹہ بحساب فی روپیہ دو آنہ ساڑہے سات پائی سجادسینہ پر بموجب شرایط قولنامہ ہذا کے ادا کیا کرین گے - سردارون کو لازم ہے کہ اپنے اپنے علاقہ مین چوری و غارتگری کے انسداد مین کوشش کرین اور غیر علاقہ کے چور وا غارتگرون بار وٹہیون اور ڈکیتون کو اپنے علاقہ مین پناہ نہین بلکہ جو مجرم اونکے علاقہ مین آوین اونکو گرفتار کرکے مع مال مسروقہ کے جو اونکے پاس سے برآمد ہو حسب طریقہ مروجہ اودے پور چہوٹا جودہ پور جس ریاست کے رہنے والے ہون اوسی کو سپرد کرین -

[illegible]

دربار اقرار کرتا ہے کہ سردارون مین باہم بابت سرحد یا کسی اور معاملہ کے تنازع ہوگا تو حسب درخواست سردارون کے پنچایت جمع ہوگی اوس مین چار آدمی منجانب سرداران ہون گے اور ایک شخص دربار کیطرف سے مقرر کیا جاوے گا پنچایت کو لازم ہوگا کہ براہ انصاف امور متنازعہ کی تحقیقات و فیصلہ کرین اور فریقین کو اس فیصلہ کی تعمیل کرنی پڑے گی -

पंचायत

یہہ قولنامہ برضا و رغبت فریقین مرتب ہوا ہے کہ جانبین سے ملحوظ رہیگا اور کل سردار بموجب قولنامہ اور دستور مروجہ زمانہ مہاراناجوان سنگہ صاحب کے بخوشی و دلجمعی چہوٹہ ادا کرتے رہین گے اور نوکری کرتے رہین گے - سردارون سے غفلت یا شرایط قولنامہ سے خلاف ورزی ہوگی تو مورد عتاب دربار ہون گے - دستخط مہتا شیر سنگہ بموجب حکم دربار راوت تاہر سنگہ

[illegible]

راوت پرتہی سنگہ   مہاراج شیر سنگہ   راوت دولہ سنگہ۔

महाराज रावत सलूम्बर देवगढ़

سنہ ۱۸۵۵ع مین مہارانا صاحب نے سلومر اور دیوگڈہ کے راولون کی پاستون مین سے اجزا اعظم ضبط کر لیئے مگر ان رئیسون نے مہارانا صاحب کی فوج کو نکالکر دیہات منضبطہ پر بہ زبردستی پہر اپنا قبضہ کر لیا مہارانا صاحب اور سردارون نے سرکار انگریزی سے ثالثی کی درخواست کی اسپر موجبات نزاع کی تحقیقات کامل کی گئی آخر کار کرنل سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے قولنامہ سند رجہ ذیل مرتب کرایا۔

करनल हेनरी लारन्स साह

قول نامہ

چونتیس برس سے مہارانا صاحب اور اونکے سردارون مین نا اتفاقی چلی آتی ہے مہارانا صاحب ہمیشہ بدخواہی کے شاکی ہین اور سردار ظلم و زیادتی کے نالان ہین۔

سرکار انگریزی سے صرف براہ عافیت ملک و خوشنودی رعایا ہر درجہ کے اوقات مختلف پر چند حکام کو فریقین کے درمیان ثالث ہونے کی اجازت ہوئی چند قول نامجات مرتب ہوئے مگر ہر ایک طرفین کی خلاف ورزی سے منسوخ ہوا۔ سردارون نے صرف زمین چہین لینے کی شکایت کی تہی۔ مگر مہارانا صاحب کے جواب سے ثابت ہوا کہ اونہون نے سردارون کی جاگیرون مین صرف زمین نہین چہینی بلکہ چہینی ہوئی زمین پر اپنی طرف سے گانو بہی آباد کر دیئے۔ جسطرح مہارانا صاحب لاوہ کے سردار سے پیش آئے ہین اوس سے ظاہر ہے کہ اونہون نے سزای جرم بہت سختی سے دی ہے۔ بخلاف اسکے اس مین بہی شک نہین ہے کہ سردارون

मेवाड़

عدول حکمی بلکہ بغاوت کرتے ہین۔

یہہ طریقہ طرفین سے موقوف ہونا چاہیئے اور چونکہ سرکار انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ میواڑ کی کل رعایا واقف ہوجاوے کہ جب تک مہارانا صاحب براہ انصاف اور حسب اطمینان سرکار اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بموجب عمل کرتے رہینگے سرکار اونکی واجبی حکومت مین مدد کرے گی اسواسطے سرکار کا یہہ حکم ہے کہ قولنامہ ذیل جو پہلے قولنامون پر مبنی ہے مشتہر ہوکر اوس پر حکماً عمل کرایا جاوے جو شخص اوسکے بموجب کاربند نہوگا مجرم سرکار انگریزی متصور ہوکر مستوجب سزا ہوگا تنازعات کا اپیل اول بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ وبعد ازان پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین ہوا کرے گا اور بمطابقت قولنامہ حال اور رواج قدیم کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا فیصلہ ناطق وآخرین سمجھا جاوے گا۔

قلم اول چھٹوند بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اصل پیداوار پر دسمبر وجون کی دو قسطون سے ساہوکار یا وکیل کی معرفت ریاست میواڑ مین ادا ہوتی رہیگی جو قسط معینہ پر ادا نکریگا اوسکو فیصدی بارہ روپیہ سال کے حساب سے سود دینا پڑے گا اور سال تمام تک ادا نہوگی تو اراضی بقدر بقایا ضبط کیجاوے گی۔

جو اصل پیداوار کا حساب داخل کرنے مین تغافل کرینگے اونپر بروے پنچایت چھٹوند لگایا جاوے گا مگر پیداوار اوس سے زیادہ مطالبہ نہوگا۔

سلومر کا سردار چھٹوند نہین دیتا ہے مگر دوازدہ ماہی نوکری کرتا ہے علاوہ اداے چھٹوند کے سردار لوگ خواہ میواڑ کے اندر یا غیر ملک مین بجاے دو سوار

اور ایک پیادہ فی ہزار روپیہ کے جواب نوکری کیواسطے بھیجتے ہین ایک سوار اور دو پیادہ نوکری مین اور بھیجا کرینگے ۔

اگر اسکے سواے نوکری مطلوب ہو تو مہارانا صاحب کو فی سوار سولہ روپیہ اور فی پیادہ چھہ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینی ہوگی اور نوکری مین نہ پہونچنے پر سردارون سے بھی اسی حساب سے لیا جاوے گا کل سردار مع اپنی جمعیت کے دسہرہ سے دس روز پیشتر سے اور پانچ روز بعد تک مہارانا صاحب کی خدمت مین حاضر رہا کرینگے اور اوسیوقت مین اونکی نوکری اور تعیناتی تقسیم ہوا کرے گی اور وقت ضرورت سب سردار مع اپنی جمعیت کے مہارانا صاحب کا دستخطی رقعہ پہونچنے پر حاضر ہوا کرینگے ۔

جنکی جاگیرین مہارانا صاحب کیطرف سے علیحدہ ہین وے چھٹوند اور نوکری علیحدہ علیحدہ دینگے ۔

قلم دوم قید یعنی رسم تلوار بندھن کی بابت سردارون سے اصل آمدنی سالانہ پر بحساب فی روپیہ بارہ آنہ وصول کیا جاوے گا جس سردار سے رسم تلوار بندھن لیجاوے گی وہ اوس سال کی چھٹوند کے مطالبہ سے بری رہیگا ۔

امیٹ - گوگوندا - کانہور - مانیرہ کے سردار اور کل گسناوت اس رسم سے بری ہین اور بالعوض اوسکے نذرانہ دیتے ہین مگر بجاے اسکے کہ تعداد نذرانہ مہاراجہ صاحب کی مرضی پر منحصر ہو سالتمام کی اصل آمدنی پر بحساب فی صدی آٹھہ روپیہ مقرر کیا گیا ہے ۔

قلم سوم کل رقمین جو مہارانا صاحب نے بالعوض مقدمات چوری و غارتگری کے جو بذمہ سرداران ثابت ہوئی ہین ادا کی ہین یا آیندہ ادا کرین سرداروں سے مع سود کے دلائی جاوینگی جو روپیہ ابتک دیا گیا ہے اوسکا سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ سالانہ اور جو آیندہ دیا جاوے اوسکا بحساب بارہ روپیہ سالانہ لگایا جاوے گا۔

डकैत
चोरी
बावरया
मोघिया
बारोठिया
चोरी

قلم چہارم سرداروں کو لازم ہے کہ سارق - ٹھگیت - تھوری - باوریہ - سوگھیہ - اور بارروٹھیوں کو پناہ ندین کل اشخاص جو مال مسروقہ و مغروقہ سے متمتع ہوتے ہین یا اوسے خریدتے ہین یا چوروں کو پناہ دیتے ہین مثل چوروں کے مجرم قرار دئے جاوینگے اونکو باتفاق راے صاحب پولیٹکل ایجنٹ قید و جرمانہ کی سزا دیجاوے گی کل سوداگر کاروان و بنجارہ و مسافروں کی حفاظت وقت گذرنے اونکے علاقہ جات سے سرداروں کے ذمہ ہوگی اور بشرطیکہ اونھوں نے پہونچتے ہی اطلاع کردی ہے اور حفاظت کے واسطے معمولی خبرداری بخوبی تمام کی ہو تو چوری یا غارتگری میں ہوجانے پر سردار جوابدہ سمجھے جاوینگے ہر قسم کے مجرم گرفتار کرکے مہارانا صاحب کے سپرد کئے جاوین اگر سردار خود نہ کرسکین تو مہارانا صاحب کو اطلاع کردین صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق مہارانا صاحب ذمہ وری کی بابت تصفیہ کرینگے۔

बनजारा

کل مقدمات چوری ہین جنکا سراغ علاقہ میواڑ مین پہونچے موقع انتہائی سراغ سے تحقیقات کرائی جاویگی۔

قلم پنجم کل قرضہ جو سرداروں نے مہارانا صاحب سے یا اونکی کفالت سے لیا ہے ادا کیا جاوے مہارانا صاحب کے قرضہ پر سود بحساب فی صدی چھ روپیہ اور کفالت کے قرضہ پر بشرطیکہ کوئی شرح قرار نہ پائی ہو بحساب فی صدی نو روپیہ لگایا جاوے گا اور جو کوئی شرح خاص قرار پائی ہو تو وہ قایم رہیگی صاحب پولیٹکل ایجنٹ قسطیں مقرر کرینگے۔

قلم ششم بجز مندرجہ ذیل رقموں کے ہر قسم کا نذرانہ موقوف کیا گیا ہے
۱- مہارانا صاحب کی مسند نشینی اور شادی پر اور اونکے ولیعہد کی شادی پر اول درجہ کے سولہ سرداران اور راجگان سے پانچ سو روپیہ نقد اور ایک یا دو گھوڑہ حسب رواج قدیم اور چھوٹے سرداروں سے اونکی اصل پیداوار سالانہ پر دو روپیہ فیصدی راج مین لیا جاوے گا۔
۲- جب مہارانا صاحب کی بہن یا بیٹی کی شادی ہو تب ایک سال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اور گھوڑہ حسب دستور زمانہ مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے راج مین لیے جاوین گے۔
۳- جب مہارانا صاحب جاترا کو جاوین تب اوس سال کی اصل پیداوار پر فی روپیہ سوا آنہ لیا جاوے گا۔

قلم ساتوین مہارانا صاحب حال کی ہمشیرہ کی شادی کی بابت سرداران مین جو کچھ باقی ہے سال حال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ لیا جاوے گا۔

قلم آٹھوین خلعت گیری و نذرانہ کی بابت سردار راج مین داخل کرین

اوس سے زیادہ اپنی رعایا سے وصول نکرین۔

قلم نوین اکثر سردار انواع جرایم اور بدخواہی راج کی مجرم ہوکر مستوجب
سزا و جرمانہ ہوئے ہین مگر مہارانا صاحب نے حسب صلاح پولیٹکل ایجنٹ بجز سرداران
سلومبر و دیوگڑھ کل دیگر سردارون کی سزادہی سے درگذر کی ہے ان دونون
سردارون نے اپنے دیہات منضبطہ کو بہ زبردستی چھین لیا اور راج کی فوج
کو نکال دیا اس قصور مین ہر ایک سے پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ لیا جاوے مہارانا
صاحب نے کل پہلے قصور بجز قتل کے معاف کئے ہین اور آیندہ کو کل مجرمون
کو بموجب حکم محکمہ عدالت سزا ہوا کریگی۔

قلم دسوین اراضی بھوم گھر جاگیر و دیہات و قطعات اراضی مرہونہ بموجب
اسناد و دستاویزات و اودک وغیرہ قابضان حال کے قبضہ مین رہین گے جنپر
مہارانا بھیم سنگھ صاحب کے عہد سے قبضہ ہے یا دستاویزات تحریری کپتان
ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کی ہین بلا وجوہات معقول ضبط نہونگی اور انکے
حقوق کی تحقیقات صاحب پولیٹکل ایجنٹ بشرط مناسب بامداد چار یا چھ سرداران
کے جو اپنے آقا سے خلاف نہین ہین کرین گے بھومیان یعنی زمیندار جو مہارانا
صاحب کیطرف سے ہین جیسا کہ ابتک رواج ہے حفاظت دیہات اور چوری
و ٹھگی کے نقصانون مین جوابدہ متصور ہون گے۔

قلم گیارھوین دان بسوہ یعنی محصول آمد و رفت مال تجارت لاگت
یعنی محصول گھر لاگھ یعنی ہیرم و کاہ و شتران ربیاری و خانہ شماری سب سرکاری
رہین گے مگر جنہون نے ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے زمانہ مین استحقاق

تحصیل حاصل کیا ہے اور جنکے پاس اسناد موجود ہین وے تحصیل کرتے رہین گے۔

قلم بارہوین کپتان ٹوڈ صاحب اور کوپ صاحب کے زمانہ سے جو مطالبہ کسی کے ذمہ ہے بدستور رہیگا اور بعد ازان لگایا گیا ہے وہ موقوف ہوگا دان کی لاگت یعنی محصول مال تجارت اور برار یعنی جرمانہ وغیرہ کی بابت مہارانا صاحبان سابق اور مہارانا صاحب حال کی اسناد معافی بدستور جاری اور واجب التعمیل رہین گے۔

लागत बिराड

قلم تیرہوین جیلخانہ ۔ ڈاکن ۔ بہوپا یعنی ڈاکنون کے مخبر بہاٹ چارنون کے تیاگ کی نسبت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے جو احکام بمنظوری مہارانا صاحب جاری کیئے ہین اونکے ملک میواڑ کے سب لوگ اطاعت کرین ۔ قیدیون کی حسب حیثیت ہر شخص کی کامل خبرگیری کیجاوے ۔ ایک آنہ روز سے کم اور آٹھہ آنہ روز سے زیادہ خوراک کیواسطے کسی کو نہ دیا جاوے اور کسی پر بیرحمی و تشدد نہو۔

डाकन मांपा डाकनों मार चारनो त्याग

قلم چودہوین مہارانا صاحب و صاحب پولٹیکل ایجنٹ و سرداران راج مین سے ہر ایک کیطرف سے دو دو مختار یعنی چھہ کس نیک رویہ و باعلم مقرر کیئے جاوین اور وے سب ملکر ایک اور ساتوان شخص تجویز کرین اور ساتون باتفاق راے ایک مجموعہ قانون و قواعد کہ راجپوتانہ کے رواج اور طریقہ انصاف سے مطابق ہو تحریر کرین کہ آیندہ کو مقدمات فوجداری و دیوانی اوسکے بموجب فیصل ہوا کرین اس مجموعہ کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ

منظور کرینگے۔

قلم پندرھوین مقدمات سنگین وغیرہ جو کسی خاص وجہ سے آجاوین یا الٹون کا دین فیصل ہوا کرین۔ مقدمات خفیفہ وغیرہ مقدمات درمیانی رعایا و ٹھاکرین سردارون کے بہ تجویز سرداران فیصل ہون گے سردارون کو ایک مہینے تک کی قید کا بھی اختیار ہے مگر کسی پر تشدد و بیرحمی نکرین۔

سردارون کی تجویز کا مرافعہ دیوان کے محکمہ مین ہوگا اور وہان کا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی ہدایت مین۔

قلم سولھوین سزا یعنی منصب پناہ دہی بجز مقدمات خون ڈکیتی وغیرہ کے جنکو حاصل ہے بدستور جاری رہیگا۔

قلم سترھوین بہانجگر یا یعنی صاحب سوروپی کپتان ٹوڈ صاحب کے وقت مین ناجایز تہا اور اوس وقت سے ابتک جایز نہین سمجھا گیا ہے مگر مہارانا صاحب کی خوشی پر موقوف ہے آیندہ کو مہارانا صاحب مقدمات ضروری مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور چار پانچ خیرخواہ سردارون کی صلاح کے بموجب کاربند ہون گے۔

قلم اٹھارھوین مندرون اور مذہبی جماعتون اور سردارون کے قدیم حقوق بدستور جاری رہین گے اور آن یعنی دوہائی واجب التعمیل متصور ہوگی۔

قلم انیسوین ڈاکنی کی تہمت جادوگر وغیرہ ہونے کے الزام سے کوئی شخص ماخوذ نہوسکیگا و زہر خورانی و فعل شنیعہ وغیرہ مین کہ عدالت سے متعلق ہین

راج سے دست اندازی ہو گی۔

قلم بیسوین مہارانا صاحب صرف بذریعہ احکام تحریری دیوان کی معرفت جرمانہ کر سکتے ہین اور اونہین بہی جرمانہ کرنے کے وجوہات درج ہونے چاہئین اور جرمانہ کی مقدار بہی بمقتضاء انصاف اور اعتدال سے ہو اور یہی قاعدہ سردار بہی مستعمل رکہین یعنی حسب رواج خفیف جرمانہ کیا کرین اور اجنبی کے دفتر مین اوسکی شرح و مقدار لکہا دیا کرین دہونس و دستک صرف دیوان کے تحریری حکم سے ہون گے یا صرف وے لوگ جاری کرینگے جو ٹود صاحب و کوپ صاحب کے وقت مین کرتے تہے۔

قلم اکیسوین سرحدون کے تنازعات حال و آیندہ کے فیصلہ کے واسطے ایک افسر انگریزی یا اور کوئی مقرر ہو گا دونون فریق خرچ ادا کرین گے۔ مگر جب کسی فریق نے نشانات سرحدی کو مسمار کر دیا ہو گا تو کل خرچ اوسی کو دینا پڑے گا اور بقدر مناسب اوسکو دیگر سزا بہی ہو گی۔

قلم بائیسوین سردارون کو جایز ہو گا کہ مہارانا صاحب کو اطلاع دیکر بموجب رواج اور دہرم شاستر کے قریب ترین وارث کو متبنیٰ لے لین اور سردار کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ بہی معزز اور خیر خواہ مصاحب کی صلاح سے لیوے اگر اختلاف راے ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین مرافع ہو گا۔

قلم تیئسوین اراضی ہبہ دیہات اکلنگ جی و ناتہہ دوارہ و ہنجولی بہاریدا اور چاریہ کے قابضون کو جاری رہینگی اور کل بانگ یعنی محاصل مروجہ مثل سوم

عدالت جسکا حق ہے اوسکو ملے اور چہوتہ کے ساتہہ وصول نکیا جاوے۔

قلم چوبیسوین سرداروں کے مکان جو اودے پور مین ہین جب آباد ہون اور مرمت وغیرہ سے اچہی طرح رہین بلا اصلاح صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ضبط نکئے جاوین اور نہ کسی دوسرے کو دلائے جاوین اور اونکے باغون مین پچولہ تالاب کا پانی بلا قیمت لگتا ہے۔

قلم پچیسوین مہارانا صاحب رہن مکانات واراضی وغیرہ مین مداخلت نکرینگے ہان البتہ اونکو اختیار ہے کہ حکمت عملی سے جہانتک ممکن ہوسکی کرین اپنی فوج سے پیشگی روپیہ دینے پر کچہہ سود نہ لینگے اور ہر چہارمہینے مین فوج کی تنخواہ تقسیم کردیا کرینگے۔ اور اپنے نام سے کوئی سوداگری کی دوکان جاری نکرینگے۔

قلم چہبیسوین پہلے قولناموں مین سرداروں کو باہم متفق ہونیکی ممانعت تہی اس پر اب کچہہ لحاظ نہین ہے ایسے اتفاق کی اب کچہہ ضرورت نہین ہے کیونکہ جس شخص کو کچہہ رنج ہو فوراً اپنی دادرسی حاصل کرسکتا ہے پس جو ایسے اتفاق مین کہ راج کے خلاف کیا جاوے شامل ہونگے اونکو سرکار اپنا دشمن سمجہینگے۔

قلم ستائیسوین ہر سردار کی طرف سے ایک مختار کچہری مین رہیگا اوسکی معرفت معاملات انصرام پاوینگے مگر صرف معزز آدمی مقرر کئے جاوینگے اون کی عزت حسب رواج اور سردار کے درجہ کے ہوگی

قلم اٹھائیسوین کل رعایا یعنی کاشتکار خواہ راج کے ہون یا

سرداروں کے جہاں اونکی خوشی ہو ویسے کاایف رہین اون سے کوئی مزاحمت نہ کر سکے گا۔

مگر اس قولنامہ پر صرف مہارانا صاحب اور چار سرداران مفصلہ ذیل۔
مہتا شیر سنگہ۔ راو دیوگڑہ۔ راو بہیسرور گڑہ۔ راو کانور کے دستخط ہوئے اور کسی کی طرف سے اوسکے شرایط کا ایفا نہوا اسواسطے سرکار نے اوسکو منسوخ و کالعدم کر دیا مگر جن سرداروں نے دستخط کئے تہے اونکی حفاظت کی سرکار کفیل ہو گئی چنانچہ اس کفالت کے ذریعہ سے مہتا شیر سنگہ کی جاگیر جو مہارانا صاحب نے ۱۸۵۸ء مین ضبط کر لی تھی واپس دلائی گئی۔

بتاریخ ۱۷- نومبر ۱۸۶۱ء مہارانا سروپ سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکے بہتیجے مہارانا شمبہو سنگہ صاحب بعمر چودہ سال بجائے اونکے بتبنی و مسندنشین ہوئے اونکی نابالغی کی وجہہ سے اول انتظام ریاست باہتمام پنچایت سرداران راج زیر نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرایا گیا مگر سرداران پنچایت سے جلد سرکشی و بدچلنی ظہور مین آئی کہ ظلم و تشدد بلا باز پرس ہونے لگا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کارروائی مین خلل واقع ہوا اور مہارانا صاحب کو لوگون نے اوباشی پر آمادہ کیا آخرکار یہہ ٹہرایا کہ یا تو ازسر نو دوسری پنچایت مقرر کیجاوے یا کسی ایک شخص کو منتظم کار ریاست کیا جاوے۔ چونکہ ایسا ایک سردار جسکو نظم و نسق ریاست سپرد کیا جاوے کوئی میسر نہ آیا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ تین سرداروں کی پنچایت جسمین ایک سرپنچ اور دو پنچ ہون مقرر کیجاوے جس سردار کو سرپنچ مقرر کیا گیا اوس نے اختیار مطلق بلا شراکت غیرے چاہا اس سے یہہ تجویز

بڑی کارآمد ہوئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ دو پنچون کے اتفاق
سے خود انتظام ریاست کرین اور صغیر سن مہارانا صاحب کو انصرام کار کیوقت اپنے
شریک کرین تاکہ اونکو خود کام کرنے کی لیاقت اور عادت ہو اس انتظام سے ریاست
کی آمدنی تال مین بڑی ترقی ہوئی اور ہر طرح ریاست کو فروغ ہوا اور پنچ کو شکرگزاری
میسر ہوئی —

دیوگڑھ کے سردار نے سنہ ۱۸۵۰ء مین بعہد مہارانا سروپ سنگھ صاحب اپنے
دیہات منضبط مین سے راج کی فوج کو نکالکر اپنا قبضہ کر لیا تھا اور سنہ ۱۸۵۷ء مین
وقت انضباط تولنامہ اوس پر اس جرم مین پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا بعد ازان
نزاع بدستور جاری رہا تا وقتیکہ سنہ ۱۸۶۲ء مین بزمانہ صغیر سنی مہارانا شمبھو سنگھ
صاحب میجر ٹیلر صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ نے معرفت پنچ سرداران راج
بذریعہ سوال و جواب تحریری رفع نزاع کرکے حسب شرح ذیل منظوری گورنمنٹ
حاصل کی —

مراسلہ میجر ٹیلر صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ میواڑ
بخدمت میجر جنرل لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مورخہ ۲- فروری سنہ ۱۸۶۳ء

مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کی مسندنشینی پر اہلکاران و ٹھاکران دربار کو تنازعات
مدت دراز کے تصفیہ پر آمادہ پاکر مین نے اونکو جلد اس معاملہ پر متوجہ ہونے
کی فہمایش کی اور درمیان مہارانا صاحب اودے پور اور سردار دیوگڑھ کے تصفیہ
تنازعات کیا اوسکے مفصل حالات سے اطلاع دیتا ہون چونکہ یہان سب لوگ

लर साहब

ल्स साहब

اسپر رضامند ہین یقین ہے کہ آپ کو بھی پسند ہوگا۔

سوال و جواب

نمبر	سوال سردار دیوگڑھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۱	حسب قاعدہ مستمرہ ادائے اخراج و نوکری کیا کرون ۲۴ سوار اور ۲۴ پیادہ سال تمام مین تین مہینے نوکری کرین اور مد ۲۰۰ روپیہ خراج کی دیے جاوین	تعداد خراج صحیح نہین ہے مگر نوکری حسب حساب سے اور سب کرتے ہین کیا کرے۔	فیصلہ قطعی منحصر ہے آیندہ رہ کر ادائے خراج حسب شرح مندرجہ ہوتی ہے
۲	میرے بزرگون نے کبھی مسند نشینی کا نذرانہ نہین دیا ہے میری والد کے انتقال پر مین نابالغ تھا مہارانا صاحب مرحوم نے دیا بھائی کو دھمکا کر اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا رقعہ لکھوالیا اونمین سے پچیس ہزار روپیہ دے گئے ہین اب مین اس روپیہ کی واپسی اور آیندہ کی معافی چاہتا ہون	اوسکا باپ ناہر سنگہ وارث بااستحقاق نہ تھا اسواسطے اوس نے ریاست لینے کیواسطے راج کو ڈیڑہ لاکھ روپیہ دیا تھا سو یہہ نظیر کار آمد نہین ہو سکتی اس خاندان سے نذرانہ مسندنشینی نہین لیا جاتا اسواسطے پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے	پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے اور آیندہ یہہ خاندان نذرانہ مسندنشینی سے معاف رہے۔
۳	مہارانا صاحب مرحوم نے مجھ سے رام سنگہ زیر مخرج کی ضمانت لی اور اوسکے عوض اٹھارہ ہزار روپیہ	چونکہ رام سنگہ کی جاگیر ضبط ہو گئی ہے یہہ	روپیہ واپس کیا جاوے

نمبر	سوال سردار دیوگڈہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
	وصول کیا بعد ازان رام سنگہ کی جاگیر ضبط کرکے اوسکو دیس سے نکالدیا مین اپنا روپیہ اوس سے وصول نکر سکا۔	روپیہ واپس ہونا چاہیے۔	
۴	مہارانا صاحب مرحوم نے میرے چند دیہات ضبط کر لیے تھے اونکی کل جمع زمانہ ضبطی کی بقدر [illegible] چاہتا ہون۔	مبلغ [illegible] خزانہ راج مین جمع ہوا ہے واپس ہوسکتا ہی باقی اوسوقت کے مختارون نے خرچ کردیا۔	یہ ضبطی منظوری حضور سے ہوئی تہی اسواسطے مصارف کا معاوضہ نہین ملسکتا ہے مگر جو وصول ہوا واپس کیا جاوے۔
۵	بھگوان پورہ کا خراج بہ تعداد [illegible] واپس ہو۔	پچاس روپیہ مین راؤ گذشتہ وا شریک ہین اسواسطے دعوی صحیح نہین	روپیہ دیا جاوے۔
۶	موضع تلکہ وکہا کرالہ کا خراج بقدر [illegible] واپس ہو۔	منظور ہے۔	روپیہ دیا جاوے۔
۷	اودیپور کا چودہری بعوض مطالبہ سواری بہار راجی کے اونٹ لیگیا تہا مع بچون کے جو اون سے پیدا ہوئی ہون واپس کیے جاوین۔	مطالبہ ناواجب تہا اسواسطے اونٹ واپس کیے جاوین۔	اونٹ مع بچون کے واپس ہون۔

[illegible]स

भगवानपुरा राव

तिलक [illegible]माला

चौधरी [illegible] बंधी

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۸	خراج وقت معینہ پر ادا ہوا ہے اسواسطے حسب ہدایت جنرل لارنس صاحب سود واپس ہونا چاہیئے ۔	ساہوکاروں کو قسط بروقت وصول ہوتی رہی ہے سود کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے ۔	راو نے خراج بروقت ادا کیا تھا اگر ہمارا ناحقانی نہیں لیا اسواسطے سود دینا نہیں ہے
۹	جو روپیہ میرے ذمہ ہو دینے کو تیار ہوں ۔	حساب سے خراج کا بابت ۱۹ ر باقی ہے ۔	روپیہ وصول کر کے رسید اور فارغخطی دی گئی ۔
۱۰	ہر مرتبہ کی مسند نشینی پر ایک گانو ملا کرتا ہے ۔	جہاں سے نذرانہ مسند نشینی نہیں آتا اونکو گانو نہیں دیا جاتا ہے	گانو نہ دیا جاوے

العبد
رنجیت سنگھ سردار دیوگڈھ
देवगढ़

العبد
کیسری سنگھ وزیر راج

العبد
بخت سنگھ بیدلہ والہ
बेदला

العبد
لال سنگھ سردار گوگوندہ
गुगोंदा

العبد
ناتھو سنگھ سردار بھینسروڑ گڈھ
भैंसरोरगढ़

العبد
ہمیر سنگھ سردار بھینڈر
भींडर

العبد
مہتا شیر سنگھ
महताशेरसिंह

العبد
شیام سنگھ پروہت
श्यामसिंह परोहित

مراسلہ کرنل ڈیورنڈ صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہندوستان
صیغہ ممالک غیر محدودت لفٹنٹ جنرل لارنس صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۴۔ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

آپ کے مراسلہ ۴۔ ماہ گذشتہ متضمن تصفیہ دعوی دربار اودے پور بنام ٹھاکر دیوگڑھ کے جواب مین حسب الحکم گورنمنٹ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل میجر ٹیلر صاحب کے کارروائی کو منظور فرمایا ہے حکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ۔

اطلاع کے واسطے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس بہیجا جاوے۔ ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

ڈونگر مئو کے سردار سنہ ۱۸۳۵ء سے بیشتر اپنے پہاڑی مسکنون سے نکلکر قرب وجوار کے لوگون پر تاخت وتاراج کیا کرتے تھے اوس سال مین افواج مہاراجہ صاحبان سیندہیہ وہلکر ومہارانا صاحب میواڑ بسروری افسر انگریزی مجرمون کی سرکوبی کیواسطے متعین ہوئے کچھ مقابلہ کے بعد قلعہ فتح ہو گیا اجیت سنگہ اور اوس کے بہائی نکالدیئے گئے سنہ ۱۸۴۲ء مین دربار میواڑ نے سفارش کر کے گورنمنٹ ہندوستان سے اجیت سنگہ کے پہر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اجیت سنگہ نے اول تیج سنگہ کو متبنٰی لیکر اپنا وارث قرار دیا پہر بیجے پور کے کہان سنگہ کو لیا اسکو مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ اجیت سنگہ کے انتقال پہ وہ وارث ریاست ہوا اور مدت تک قابض رہا سنہ ۱۸۵۹ء مین دربار نے تیج سنگہ کو مدد دیکر کہان سنگہ کو نکلوا دیا اور تہوڑے دنون بعد تیج سنگہ پہر مخرج ہو کر پنچ سرداران راج کے پاس اگر مستغیث ہوا پنچایت نے اوسکو مستحق سمجہا اور سنہ ۱۸۶۲ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

तेजसिंह
विजयपुर

سے پنچایت کی تجویز منظور کی مگر کچھہ حصہ تک اوسکا عملدرآمد نہوا ۱۸۶۱ع مین تیج سرداران
کو ناکیدہ ہوئی آخرکار بہت توقف و تساہل سے ۱۸۶۱ع مین دربار نے تیج سنگھ
کو مسند نشین کیا مگر بیجے پور کے رئیس کھوان سنگھ نے مسلح فوج لیکر اوسکو فی الفور
نکال دیا مثل کے کاغذات سے واضح ہے کہ تیج سنگھ کے باب مین صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے کئی دفعہ راج کو لکھا بجز ایک جواب اکتوبر ۱۸۶۵ع کے جسمین لکھا ہے کہ
اس مقدمہ مین باصلاح سرداران میواڑ فیصلہ ہونا چاہیے کچھہ تعمیل نہوئی بظاہر خود
تیج سنگھ بھی مایوس ہو گیا ہے کہ کچھہ کوشش و پیروی نہین کرتا —

میواڑ کے سردارون مین کوٹھاریہ کا سردار سرکشی مین سب سے فائق ہے کہ نومبر
۱۸۶۵ع مین اوس نے اپنے علاقہ کے گاؤں موضع نیموتہ مین صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل کا ڈیرہ نصب نہونے دیا اور علانیہ مقابلہ کیا اور صاف کہدیا کہ اگر آؤنگے
تو تمکو قتل کر ڈالونگا اس حالت مین اوسکا ایک گاؤں ضبط کیا گیا یقین ہے رئیس حال
کی حیات مین واگذاشت نہوگا —

راؤ کوٹھاریہ کی دوسری شرارت یہ ہوئی کہ اوس نے مہتا شیر سنگھ سابق وزیر
راج کو کہ چیتوڑگڑھ کا حاکم بھی تھا پناہ دی مہتا شیر سنگھ پرگنہ کی جمع وصول کرکے
اور راج مین ایک کوڑی داخل نکرکے راؤ کوٹھاریہ کے پاس چلا گیا اب بھی ڈیڑھ
لاکھہ روپیہ اوسکے ذمہ ہے - راؤ کوٹھاریہ سے بدضبطی جایداد وصول کرنے کی
تجویز کی گئی تو وہ بھاگ کر سلومبر کے علاقہ مین چلا گیا کہ وہان موجود ہے یہہ سردار
اور علی العموم اوسکے کل ہمقوم راج کی حکومت کو مطلق خیال نہین کرتے اور ہمیشہ
مستعد مقابلہ رہتے ہین — اس سردار پر اجیت سنگھ بارو ٹھیہ کی پناہ دہی کا علاقہ

مین بہی سرکار کا عتاب ہے اوسکے دو چہرہ دیہات ضبط ہین اور چار سو پچاس روپیہ کی دہونس جاری ہے

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۶۵ء سن بلوغ کو پہونچنے پر مہارانا شمبو سنگہ صاحب کو نظم و نسق امور ریاست کا اختیار دیا گیا اور اوسکے ساتہہ تیس لاکہہ روپیہ جو خزانہ مفوض ہوا اونکے مشیرون نے اونکو خود کام کرنے سے منع کیا مگر کرنل ایکسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح سے اونہون نے مشیرون کی مخالفت پر مطلق خیال نکیا اور کام کرنے سے باز نہ آئے منتظمان ریاست مین سے جہالا گوکل چند تو اپنے علاقہ ماڈل گڈہ کو چلا گیا پنڈت لچہمن راؤ راج کا کارکن اور ٹہاکر ظالم سنگہ بیدلی والہ مہارانا صاحب کے اول مشیر رہے

۱۸۶۶ء مین راوت کیسری سنگہ والی سلومبر مر گیا اہالیان قبیلہ نے متوفی کے بعید رشتہ دار جودہ سنگہ نامی کو مسند نشینی کیواسطے تجویز کیا وہ خلاف حکم دربار و خلاف دستور مروجہ ریاست پر قابض ہو گیا دربار کی خواہش یہہ تہی کہ راوت کا پسر کو جو وارث جایز ہے مسند نشین کرے مگر بمقابلہ جودہ سنگہ قابض ریاست کے اوسکی امداد کی قابلیت نہ دیکہکر انگریزی فوج ملنے کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل نے آفوج کے حکام کو لکہدیا تہا کہ سرکش سردار کی سزا دہی اور دربار کے حکم کی تعمیل کے واسطے تیار رہین مگر گورنمنٹ ہندوستان نے فوج بہیجنا نامنظور کرکے دربار اور مجمع سرداران کو اطلاع دی کہ سرکار انگریزی کو منظور نہین ہے کہ راج اودیپور کو مدد دیکر اوسکے فرایض سے سبکدوش کرے اور فوج انگریزی کی دستاندازی

سے پیشتر سرداروں کو لازم ہے کہ بغور و تامل سمجھہ کر لاہین کہ سلومبر کی مسند نشینی کی بابت کل سردار متفق الراے ہین یا نہین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جودہ سنگہ نے دو لاکھہ روپیہ راج مین داخل کیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور راوت پہوپال سنگہ کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ جودہ سنگہ لاولد مرے تو وہ مستحق مسند نشینی سمجھا جاوے اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین مہارانا صاحب سلومبر جاکر بعد اداے رسم ماتم پرسی وہان کے سردار جودہ سنگہ کو لے آئے مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم نے اس رسم کو ادا نکیا تہا اسکے چونڈاوت راجپوت بالاتفاق اون سے مخالف ہوگئے تہے اور اوسکے عہد مین بڑی خرابی رہی تہی مگر پہوپال سنگہ بہدیسر والہ پہر بہی سلومبر کا دعوی کرتا رہا کچہہ عرصہ بعد اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی کہ اگر مجہکو سلومبر نملیگا تو مین فساد کرونگا لیکن اس وجہہ سے کہ وہ خود موضع چاونڈیہ سے متبنی لیا گیا ہے اور حسب رواج راجپوتانہ و دہرم شاستر دوبارہ متبنی نہین ہوسکتا اوسکا کچہہ استحقاق نہین شاستر کے بموجب صرف ایک دفعہ متبنی ہونا چاہیے ہے اور میواڑ کے ٹہاکر بیوہ کے متبنی لینے کو جایز سمجہتے ہین پس اوسکا دعوی غلط متصور ہوا جودہ سنگہ نے اپنی جاگیر کا بندوبست اچہا کیا سنہ ۱۸۷۲ء کے دورہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی نے وہان چند روز قیام کرکے دیکہا تو جاگیر بہت رونق پر پائی راو نے پرانے محل پر نئی تعمیر کرائی اس سے وہ بہت خوشنما ہوگیا رعایا سب خوش ہے کسی نے کچہہ شکایت نہ کی راو خود سبکی سماعت کرکے انصاف کرتا ہے اور دیگر جاگیروں سے جہان کا انتظام کامدارون کو مفوض ہے یہان کا کام ہر طرح اچہا ہے۔

ستمبر ۱۸۷۶ء مین راجہ نیمبہیڑہ اور راو دیوگڈھ کے درمیان فساد ہوا اور مین
۱۴ آدمی مارے گئے اور ۲۲ زخمی ہوئے اور وہ مقام متنازعہ قرق ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کی تحقیقات برسر موقع سے دریافت ہوا کہ عرصہ ساٹھہ سال
راو دیوگڈھ نے موضع رایکہ کلان کو درگاہ اجمیر سے بذریعہ رہن لیا تہا اور وہ
مذکور راجہ نیمبہیڑہ کی جاگیر سے ملحق ہے راو نے وہان قلعہ بنایا ہے اور بدنظمی
کے اوقات مین موقع پاکر زمین داب لی ہے اصل مین تین ہزار بیگہہ زمین مثمین
آٹھہ سو روپیہ سکہ عالم شاہی سالانہ دیئے گئے تہے اور یہہ روپیہ دیوگڈھ کا
راو اب بہی اجمیر کی درگاہ مین داخل کرتا ہے اسکا مقدمہ مدت سے دایر ہے
اور خادمان درگاہ نے کئی دفعہ نالش کی ہے اور راج اودے پور بہی اس
گانو کو پہیر لیا چاہتا ہے اس وجہہ سے کہ سردار راج کے قبضہ مین ایسے گانو
رہنا جسمین قلعہ ہے اور ملک کے وسط مین واقع ہے مناسب نہین کہ مبادا
کسی زمانہ مین وہ باغی ہوکر فتور کرے اور راج کو یہہ بہی خیال ہے کہ درگاہ مین
گانو بطور استمرار دیا گیا تہا اور ہر وقت مین ضبط ہو سکتا تہا مگر چونکہ اون
کے قبضہ ہونے سے احتمال ہے کہ طرز حقیت بدلجاوے اور پہر ضبط ہو سکے عرصہ
بیس سال دیوگڈھ کے راو نے اس وجہہ سے کہ اوس زمانہ مین نیمبہیڑہ کا
راجہ کمزور تہا موضع لبیہ علاقہ نیمبہیڑہ کی زمین پر بند و تالاب بنالیا تہا اس بند پر
بڑے درخت ہوگئے ہین اس مین شک نہین کہ ابتدا مین راو دیوگڈھ جبراً قابض
ہوا تہا مگر اب آغاز فساد اول نیمبہیڑہ کی طرف سے ہوا ہے دربار کے فیصلہ کے
واسطے اہلکار متعین ہوا مگر اوس سے فیصلہ ہونا محال نظر آیا اور تعلق علاقہ غیر

ہوئے سے محکمہ ایجنسی سے کچھہ دست اندازی نکی گئی سنہ ۱۸۶۷ء مین راو رنجیت سنگہ
والی دیوگڈھ کا انتقال ہوا اوس نے باعتبار پنج سرداری ٹھیاری کیسری سنگہ
کی ذلت مین بہت کوشش کی تہی اوس کا بیٹا کشن سنگہ بعمر چبیس سال مسند نشین
ہوا مگر باوجود جاری ہونے دہونس کے تا وقت اطاعت و ادا نذرانہ
جاری رہیگی وہ مدت تک اپنے آقا کو سلام کرنے کیواسطے حاضر نہوا آخر کار
یکم مئی سنہ ۱۸۶۸ء کی رپورٹ مین دربار نے لکھا کہ مسند نشینی دیوگڈھ کیواسطے جو
تجویز پیشتر حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ہوئے اوسی پر عمل ہونا
مناسب متصور ہو کر رسم مسند نشینی کر دی گئی ہے —

سنہ ۱۸۵۷ء مین امیٹ کا سردار پرتہی سنگہ لاولد مر گیا اوسکی بیوہ نے امر سنگہ
کو گود لیا مگر قبل اسکے کہ قید تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی قرار پاوے تین برس
بعد چتر سنگہ سردار حال نے غدر کے زمانہ مین دربار سے حکم مسند نشینی حاصل
کر کے بذریعہ حکم دربار قلعہ پر قبضہ کر لیا امر سنگہ کو نکالدیا اور اوسکے بھائی پدم سنگہ
اور دوسرداروں کو مار کر اور چند آدمیون کو مجروح کر کے جاگیر چھین لی راو متوفی
کی بیوہ مع امر سنگہ چتر بھوج جی کے مندر مین پناہ پذیر ہوئے وہان سے صاحبان
ایجنٹ گورنر جنرل و پولیٹیکل ایجنٹ کو واقعات کی اطلاع دیکر دادخواہ ہوئے اوسکی
عرضیون پر حکم ہوا کہ حکام انگریزی کو ایسے مقدمات مین دست اندازی کا اختیار
نہین ہے اسواسطے سایل کو چاہیے کہ دربار مین اپنا استغاثہ پیش کرے سلومبر
کے راؤ اور دیگر سرداران نے امر سنگہ کی طرفداری کر کے نواب گورنر جنرل صاحب
کو لکھا مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نے امر سنگہ کو سردار امیٹ قبول کر کے دربار مین

بالکل معتمد پر نشست دی اور اوسکی پنشن مقرر کردی اس سے احتمال ہوا کہ فساد
ہر قوع میں آوے اور چیتر سنگہ جو قابض ہوگیا ہے انجام بیدخل ہوا سمیں شک
نہیں کہ امر سنگہ باستحقاق ہے کیونکہ پیتہی سنگہ کی بیوہ مہتر تنی جی امر سنگہ اور
اپنی دختر صغیر سن کو لیکر سلومبر چلی گئی تہی چیتر سنگہ نے جب سے جاگیر پر قبضہ کیا
ہے راج کی چہٹوند یا اور کسی قسم کا محصول ادا نہیں کیا ہے اوسکے ذمہ ایک لاکہ
دس ہزار روپیہ سند نشینی کا نذرانہ ہے اور خراج علاوہ بران امید نہیں کہ اس
ناامیدی کی حالت میں اوسکو روپیہ میسر آوے راج سے ایسٹ کا محاصرہ ہو
رہا ہے اوس سے مقابلہ کے واسطے سوائی کی فوج رکہہ چہوڑی - اس میں
جاگیر کی کل آمدنی خرچ ہوتی ہے -

سنہ ۱۸۸۶ع میں مہارانا صاحب نے راج میواڑ کے حصہ میرواڑہ کی واپسی کی صاحب
ایجنٹ سے بذریعہ خریطہ درخواست کی مگر کچہہ نتیجہ حاصل نہوا اوسی سال میں مہارانا
صاحب نے جہازپور کے دیہات کا سنہ ۱۸۷۰ع کا جرمانہ معاف کیا اس سے بہی
وہان کے باشندے بہت خوش ہوئے -

حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر مہارانا صاحب نے تہوار ہولی پر فحش
تصویرون کا سر بازار رکہنا منع کردیا ہے اور سواری کے وقت بکرا مارنے کی
جاہلانہ رسم بہی موقوف کردی - دسمبر سنہ ۱۸۸۸ع میں مہارانا صاحب نے انجمن کے
ارکان کو برخاست کرکے کوٹہیاری کیسری سنگہ کو وزیر مقرر کرنا چاہا تعجب ہے
کہ جب یہان عوام الناس اتنی بڑی ریاست میں کوٹہیاری کیسری سنگہ کے
سوائے اس عہدہ کے لائق کوئی آدمی متصور نہوا مگر چونکہ مہارانا صاحب کی

نابالغی کے زمانہ مین کیسری سنگہ سے کہ پنچ سردار تہا ایک ناپسندیدہ حرکت ظہور مین آکر اوسکی موقوفی بحکم گورنمنٹ ہوئی تہی اسواسطے اوسکی بحالی بہی بلا اجازت گورنمنٹ ناممکن متصور ہوکر درخواست اجازت کیگئی گورنمنٹ نے مہارانا صاحب کی درخواست کو منظور کیا اس منظوری سے اونکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ اوسکی بیقصوری مقبول ہونیکی اونکو امید نہ تہی چونکہ میواڑ کی رعایا اور امرا سب اوس سے خوش تہے اوسکے ازسرنو مقرر ہونے سے سبکو اطمینان ہوا کسی نے بلکہ اوسکے مخالفون نے بہی کسی طرح ناراضگی ظاہر نکی کیسری سنگہ بڑا محنتی اور دیانتدار آدمی تہا معاملات مال مین بہت سمجہتا تہا اور اس عظیم الشان عہدہ کے ہرطرح لایق تہا احکام دربار کو صدق وصفائی سے بجالاتا تہا مگر اوسکا میلان فراخ تدبیری پر نہ تہا اس سبب سے بندوبست مال قدیم رواج پر رہا اور رعایا مفلس ہوتی رہی۔

۱۸۶۹و۶۸ء کی رپورٹ مین کرنل ہچنسن صاحب نے لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اور اونکا بردہان کو ٹہیاری کیسری سنگہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی ہرایک صلاح وتدبیر پر بہت کوشش و توجہہ سے عمل کرتے ہین اونمین کسی طرح کا اختلاف وکشیدگی ونا اتفاقی نہین ہے مہارانا صاحب کسیقدر خوش طبعی کے شوق مین ہین مگر کاروبار ریاست پر متوجہہ ہین معاملات ریاست مین بہت ہوشیاری و لیاقت سے بحث کرتے ہین اصلاح و ترقی کرنے پر آمادہ اور سرکار انگریزی کی خواہشون پر عمل کرنے مین مستعد ہین اور ہرطرح اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی چاہتے ہین مگر عدم موجودگی مشیران باتدبیر اور پابندی قواعد قدیم سے اونکو بڑی مشکل ہے

ہر ایک معاملہ مین خواہ کیسا ہی خفیف ہو اونکی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے
پچہ ہان ہر روز وہ حاضر ہو کر کل معاملات پیش کرتا ہے اور احکام حاصل کرتا ہے
عدالتون سے بھی مقدمات حکم اخیر کیواسطے آتے ہین اور ریاست کا کل کام اونکی
مرضی سے چلتا ہے اگر اونکے دل نے چاہا کام کیا ورنہ وقت آیندہ پر منحصر رکھا
محکمہ ایجنسی کے کاغذات اول پیش ہوتے ہین اگر زیادہ یا غور طلب ہوئے تو
اور کام ملتوی رہتا ہے اس سبب سے تساہل اجراے کار کی شکایت ہوتی
ہے دہرم شاستر اور رواج ہنود پر عمل ہوتا ہے اور تنخواہ دار پنڈت ہوست
دیا کرتے ہین اس سے بھی بہت توقف ہوتا ہے اور اکثر فضول بحث ہوا
کرتی ہے مہارانا صاحب کو اس طریقہ مین بتدریج ترمیم کرنیکی صلاح دی گئی
ہے اور امید ہے کہ میواڑ مین عنقریب مختصر مجموعہ قانون جاری ہو مگر یہہ امر
بہت نازک ہے کیونکہ باعتقاد ہنود دہرم شاستر کو حکم الٰہی اور خاندان اودیپور
کو متبرک اور شاسترون کا ہمزمانہ اور محافظ سمجھتے ہین اسواسطے اون سے
خلاف ورزی محال ہے۔

पंडित विद्वला

اوسی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مشیر با تدبیر نہونے سے بڑا نقصان ہے چند مصاحب
جو صحبت مین رہتے ہین اس لایق نہین ہین ان مصاحبون مین سے راو ظالم سنگھ
کرشن دے بے اعتقاد وضع کا آدمی ہے مہارانا صاحب کے مزاج پر حاوی ہے
اور وہ اکثر اونکو ناواجب حرکات پر آمادہ کرتا ہے سنہ ۱۸۶۰ع مین فوج پولیس کا
افسر تھا ریاست مین بدنظمی تھی اور کوئی وزیر نہ تھا اس سے ظالم سنگھ کا قدم جم
گیا اس فوج کا اب وہ وزیر سے بھی علیحدہ خود اختیار حاکم ہے حالانکہ عمر ہیچ

ونصیر آباد کی پولیس کا اختیار وزیر کو ہے اگر ظالم سنگہ کوئی عام شخص ہوتا تو لوگون
کو ایسا گران نگذرتا مگر راؤ امر سنگہ کا والد ہونے سے نصف سرداران میواڑ کو
دربار مین اوسکا رسوخ ازبس ناگوار ہے راؤ امر سنگہ کی حکایت منجملہ اون عجیب
واقعات کے ہے جو نحوست زمانہ سے میواڑ مین اکثر ہوتے ہین رپورٹ ۱۸۶۹ء
مین کرنل نکسن صاحب نے ظالم سنگہ کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ ہندوستانی ریاستون
مین جس شخص پر رئیس کی مہربانی ہوتی ہے اوسکے بہت دشمن ہوجاتے ہین
اور وزیر ریاست اوس سے بخصوصیت عداوت رکہتا ہے چونکہ یہہ شخص
مہتمم پولیس تہا اکثر لوگ اوسکے مخالف ہوگئے تاہم میواڑ کی کثیر التعداد غارتگرون
کو اعمال ناقصہ سے باز رکہکر اوس نے کار نمایان کیا ہے علاوہ اسکے اوسکی
بڑی خوبی یہہ ہے کہ سرکار انگریزی کا خیر خواہ ہے اوس نے مہارانا صاحب
کو جو صلاح دی ہوگی اوسمین حکام انگریزی سے موافقت رکہنا ضرور ملحوظ و منظور
ہوگا مگر افسوس ہے کہ امسال ظالم سنگہ مرگیا۔

مہارانا صاحب کل کام خود کرتے تہے اس سے بڑی ابتری رہتی تہی اور گورنمنٹ
سے بہی محکمہ جات مقرر کرنے کی فہمایش ہوئی اسپر مہارانا صاحب نے باقاعدہ
محکمہ جات عدالت فوجداری و دیوانی مقرر کئے اور حکام محکمہ جات مذکور کو اختیار
دیکر بذریعہ کیفیات مندرجہ ذیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دے۔

کیفیت دربار اودے پور بخدمت لفٹنٹ کرنل جے پی نکسن صاحب بہادر پولیٹکل
ایجنٹ میواڑ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۸۶۹ء۔

آج مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور مین عدالت فوجداری کا

بندوبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دئے جاوین اور مجموعہ
قواعد جاری کیا جاوے اسواسطے کل علاقہ راج اور شہر کی عدالت فوجداری کا
کام منشی شامن علیخان کو سپرد ہوا ہے اور اوسکو پانچ سو روپیہ تک جرمانہ
اور ایک برس تک کی قید کا اختیار دیا گیا ہے اور ترتیب قواعد فوجداری کی
تجویز در پیش ہے وقت تیاری جاری کئے جاوینگے اوسوقت تک کام حسب معمول
ہوتا رہیگا اور حاکم فوجداری کو ہدایت ہوئی ہے کہ تہانجات از سر نو مقرر ہونے
کی بابت رپورٹ کرے اس حکم کی تعمیل کے واسطے وزیر کو لکھا گیا ہے اور
صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کو بھی اطلاع دیجاتی ہے ۔

کیفیت ایضاً

مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور کی عدالت دیوانی کا بندوبست
جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دئے جاوین اسواسطے داروغہ
عدالت دیوانی کو دو ہزار روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنے کی اور سو روپیہ
تک جرمانہ کرنیکی اجازت دی گئی ہے اور اوسکو اطلاع دی گئی ہے کہ مجموعہ
قوانین مرتب ہوگا تب جاری کیا جاوے گا تاوقت اجراے اوسکے حسب معمول
کام ہوتا رہیگا کل علاقہ کے دیوانی کی بابت رپورٹ کرنیکی اجازت ہوئی ہے
وزیر کو اس حکم کے اجرا کی ہدایت ہوئی ہے اور آپکو بھی اطلاع دیجاتی ہے
ان تحریری قواعد کی ترتیب مین سرداران میواڑ کو بڑا اعتراض ہوا کہنے لگے
کہ معاملات فوجداری مین قدیم دہرم شاستر رہنا ہونا چاہیئے مگر سرداران کی یہہ
کیفیت کل راجپوتانہ مین ہے کہ اپنی جاگیرون مین رئیسون کا اختیار کامل ہونا

نہین چاہتے ہین وجہہ یہہ کہ سردار لوگ اکثر حرکات ناشایستہ وخلاف قانون
کرتے ہین اور باضابطہ نگرانی نہونے سے سزا سے محفوظ رہتے ہین پسیون
اور سرداروں کے بیشتر اوقات نااتفاقی صرف اسی وجہہ سے رہتی ہے کہ
سشن فوجداری کے احکام کی عدم تعمیلی بلکہ عدول حکمی کرتے ہین -
سردار لوگ اختیارات فوجداری و دیوانی بالکل اپنے ہاتہہ مین رکہا چاہتے
ہین اور دربار اس وجہہ سے کہ کل معاملات مین سرکار انگریزی دربار کو جوابدہ
سمجہتی ہے اختیارات سرداران کو معدوم اور اونکو محکوم رکہنے مین کوشش
کرتا ہے اور سرداروں کی خاص غرض اس خودسری مین یہی ہے کہ ظلم وتشدد
اور وارداتین جو وے خود کرتے ہین یا اپنے توابعین سے کراتے ہین اونکی
سزا سے محفوظ رہین پس لازم آتا ہے کہ جہانتک روسا حسب منشاء گورنمنٹ
اپنے ملک کی حکمرانی کرین گورنمنٹ سے اونکے اختیارات جایز کے اجرا مین
اعانت کیجاوے تاکہ وے سرداروں کو مغلوب کرسکین مگر اکثر صورتون مین
اسکے خلاف ہوتا ہے -
یہہ تو تحقیق ہے کہ رئیس لوگ جرایم شدید مین شریک نہین ہوتے ہین اور سردار
باستثناء بعض کے کل مرتکب جرایم ہوتے ہین پس مخفی نہین رہ سکتا کہ سردار
سرکار انگریزی کو جوابدہ نہین ہین اور جنکو جوابدہ ہین اونکی حکومت جایز
مین خلل انداز اور اونکے مخالف ہین اسواسطے سرداروں کے اعمال پر نگرانی
رکہنے اور کل حرکات مجرمانہ وخلاف قانون کے اطلاع دیتے رہنے کیواسطے
اہلکاران راج مستقل رہین تو مناسب ہے -

ذات خاص مہارانا شنبہو سنگہ صاحب سے سب سردار خوش ہین مگر اونکے حکام انگریزی کی صلاح پر عمل کرنے کو پسند نہین کرتے ہین مہارانا صاحب اپنے محکوم والیون سے دانشمند و عقیل تر ہین اور سردار رسمیات قدیم کے پابند ہین اور اونکی عاقلانہ حکومت سے خائف ہین سرکش سردارون کے درمیان مہارانا صاحب تن تنہا ہین اگر وے اونمین سے کسیکو فعل قبیح کی پاداش مین سزا دینا چاہین تو کل سردار متفق ہوکر حصول منشا معدلت مین خلل انداز ہون اور یہہ عمل کل راجپوتانہ مین جاری ہے بالتحقیق مہارانا شنبہو سنگہ صاحب کو ہر فرقہ رعایا اونکے متقدمون سے زیادہ چاہتا ہے اور یہہ امر واجبی ہے کہ وے رعایا پر ظلم و تشدد نہین کرتے ہین۔

یہہ امر کہ مہارانا صاحب راج کی اصلاح و ترقی کے خواہان اور منشاء گورنمنٹ پر عمل کرنے والے اور اپنی رعایا کی بہبودی مین ساعی ہین ایام قحط مین بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہزارہا قحط زدون کا گروہ کثیر ممالک قرب و جوار سے میواڑ مین آیا اور ایسا گروہ کہ اکثر اونمین سے نہ فقط گرسنگی سے جان بلب تہے بلکہ اسی وجہ سے مبتلاء امراض بہی تہے مہارانا صاحب نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور خاص اپنی دلسوزی اور رحمدلی سے دستگیری محتاجان کی ایسی تدبیرین کین کہ آفت عظیم کے مقابلہ مین بہت کارگر ہوئین اور ہزارہا بندگان خدا کی جانین بچین چنانچہ کیفیت مفصل اوس قحط کی اور مہارانا صاحب کی عمدہ تدبیرات پرورش رعایا ذیل مین لکہی جاتی ہین۔

قحط سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء

اس سال مین بارش کی کمی سے سخت قحط ہوا اور راج سے اوسکے دفعیہ اور نرمی کی تدبیرات کامل بڑی فیاضی سے ظہور مین آئین سرداران ریاست نے باوجودیکہ اونکی آمدنی مین بہت کمی ہوئی تدبیرات مجوزہ جلسہ اجمیر مین شامل ہوکر بخوبی تمام غلہ کا محصول معاف کردیا۔

مہتا ارجن سنگہ کو کہ جلسہ اجمیر مین میواڑ کیطرف سے شریک ہوا ہدایت ہوئی تہی کہ بڑی ریاستون کیطرف سے جو تدبیرات قبول کی جاوین اون مین اتفاق کرے چنانچہ اوس نے اس خدمت کو حسب اطمینان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل انجام دیا۔

سنہ ۱۸۶۸ع مین بارش کم ہوئی تہی اس سبب سے جون سنہ ۱۸۶۹ع مین میواڑ کے جہیل و تالابون مین پانی معمولی عمق سے پندرہ فیٹ کم رہگیا اور پہر بہی بارش کم ہوئی اس سے کچھہ اضافہ نہوا تاہم اون مین پانی بکثرت رہا آیا اور ملک کو فائدہ عظیم پہونچا یعنی نہ فقط رقبہ کثیر زراعت گردنواح کی آبپاشی ہوئی بلکہ اون کے سبب سے کوسون تک کنوون مین پانی بافراط رہا بلکہ نہرون سے گردنواح کی زمین سیراب ہوکر اوس پر عمدہ فصل تیار ہوئی اور صدہا آدمیون کو جو قحط سے مرجاتے وجہہ معاش ملی۔

ان تالابون مین چادر و چرخی نہونے سے پانی قابو مین نہین رہتا ہے زیادہ تر نکل جاتا ہے دربار کو ان ذریعون کے فوائد سے آگاہ کرکے بند و نہر لگانیکی فہمایش ہوئی یہہ بند جسمین باوصف خشک سالی قریب تیس میل کے محیط مین پانی بہرا رہا مدت سے مرمت طلب ہے اور خراب پڑا ہے دیوارون پر درخت اور

جہاڑی بیدا ہو کر بہتر علیحدہ ہو گئے ہین مہارانا صاحب نے سنگین دیوار اور
خام پشتہ بندی کی لاگت کا تخمینہ بہ تعداد ایک لاکھ تیس ہزار آٹھہ روپیہ تیار کرایا تہا
مگر ہیرا اہالیان دربار کو اسقدر روپیہ خرچ کرنا منظور نہوا اس سبب سے کہ اگرچہ اس
تالاب کو روسا سابق نے بصرف کثیر تیار کرایا تہا مگر اب اوسکے پانی سے زیادہ تر
اراضی مقبوضہ سرداران کی آبپاشی ہوتی ہے راج کا چندان فائدہ نہین ہے
کمی بارش سے پیداوار خریف کا بہت نقصان ہوا کہ بجز اضلاع جنوبی کل
ملک مین اس فصل کی پیداوار بہت کم ہوئی اور شہر مین غلہ جمع نہ تہا اس سے
بازار مین گرانی ہوئی ستمبر و اکتوبر مین غلہ بمشکل میسر آتا تہا اور شب و روز فکر و
تردد رہتا تہا مگر معافی محصول و دلجوئی و خاطرداری بیوپاریان اور اونکو خرید
غلہ کیواسطے زر پیشگی دینے اور سرکاری غلہ کی کھاس کہولنے کی فراخ تدبیرون سے
راج میواڑ نے اس آفت کا بخوبی مقابلہ کیا اور ہر طرح کوشش کر کے بازار
مین غلہ کی برو بہادی نرخ البتہ گران رہا کہ سرکاری روپیہ اور وزن سے گیہون
آٹھہ سیر کے نرخ سے بکا مگر اس سے راج و رعایا کو تردد نہ ہوا رعایا صرف
افراط چاہتی ہے اور راج اس بات کا نازان ہے کہ جب تک نرخ نہایت
گران نہو جاوے رعایا سے میواڑ قحط کو خیال مین نہین لاتی ہے —
حسن اتفاق اور عمدہ دوراندیشی سے راج کے کوٹھیار مین غلہ کے کئی کھاس
موجود تہے کہ اسوقت مین کارآمد ہوئے یعنی تا وقت بہرتی دیگر غلہ کے کوٹھیار
کہولکر لوگون کو تقسیم کیا گیا اگر ایسا نہوتا تو روپیہ و محنت و حکم وغیرہ کسی ذریعہ سے
غلہ میسر نہ آتا اور سخت مصیبت ہوتی کہ اوس سے قحط زدون کا جانبر ہونا غیر ممکن

ہوجاتا۔

ربیع کی زراعت جو تالابون کی زمین پر اور دور تک بذریعہ نہرون کے پانی پہونچا کر کرائی گئی تہی ایک دفعہ اچہی ہوئی مگر مارچ و فروری ۱۸۶۹ع مین بارش ہونے سے پیداوار کم ہوگیا اور گیہون کا نرخ صرف چہہ سیر کا رہگیا مگر دربار نے مستعدی سے خیرات خانجات جاری کردئے اور پرگنات کے حاکمون کو لکہہ بہیجا کہ سرکاری حصہ کے غلہ کو وہین کے خرچ و فروخت کے واسطے رکہین جانے ندین چیتوڑ و بہیلواڑہ و کوتل گڈہ و جہاز پور و کیلاش پور و گدلور و خاص شہر مین سدا برت جاری ہوئے اور محتاجون کو غلہ اور پکا ہوا کہانا تقسیم کیا گیا۔

تدبیرات ترقی تجارت غلہ اور دفعیہ آفات قحط و خشک سالی کی قدردانی کرکے گورنمنٹ سے مہارانا صاحب کو تحسین و آفرین ہوئی اوس سے بہت خوش ہوکر اونہون نے مفصل خریطہ مشعر منظوری اجراے تعمیرات بنظر پرورش محتاجان گورنمنٹ مین بہیجا اوسکا یہہ مضمون ہے۔

مضمون خریطہ مہارانا صاحب

گذشتہ برسات مین بارش کی کشش ہونے سے دریافت ہوا کہ ملک مین قحط ہوگا اسواسطے اسوج سدی یکم مطابق ۱۷ ستمبر ۱۸۶۸ع سے غلہ پر راہداری محاصل کا محصول نصف معاف کیا گیا پہر اوسی مہینے کی ۲۴ تاریخ کو کل غلہ پر جو شہر اودےپور مین آیا محصول ومایہ بالکل معاف کیا گیا مگر جب دریافت ہوا کہ بہت مین تخفیف نہوئی ۱۲ اکتوبر کو مالک میواڑ سے غلہ بہرتی کرنے کی قید موقوف

کی قلت سے احتمال ہوا کہ غلہ کی بہرتی کیواسطے دواب باربرداری میسر نہ آوینگے اسواسطے تاجران غلہ کو حکم ہوا کہ تین لاکہہ پینتالیس ہزار روپیہ کا غلہ جمع کرکے اوسکو ۲۶ - اپریل ۱۸۶۹ء تک خرچ نکرین اون سے اقرارنامجات تحریری لیے گئے اور حکام متصلات کو بہی ایسا ہی بندوبست کرنے کی اجازت ہوئی —

بنظر دستگیری غربا منتظمان پرگنات کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے علاقہ کی رعایا کو خوراک اور تخم ریزی کے واسطے غلہ دین اور محتاج کاشتکارون سے جمع کا مطالبہ نکرکے اون سے رعایت کامل کرین اور یہہ بہی کہ تالابون کے گرد اور چاہات پر جسقدر زمین ملے اوسکو کاشت کرنے کیواسطے کاشتکارون کو آمادہ کرین اس سے یہہ فایدہ ہوا کہ تالاب وچاہات کی کل زمین پر ربیع کی زراعت بہت افراط سے ہوئی اور ناظمون کو پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے بہی اجازت ہوئی شہر وپرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے واسطے دولاکہہ روپیہ سے زیادہ خرچ کی اس تفصیل سے منظوری ہوئی —

اودےپور خاص	پرگنہ جہازپور	فصیل بہیلواڑہ	ضلع چتوڑ	کومل گڈہ
یک لاکہہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

तालाब [illegible] تالاب کہیجلی	ضلع کہیرواڑہ	नाहरगढ़ ناہرگڑہ	سڑک منو ونصیرآباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اودےپور مین ایک کوٹہی خیراتی غلہ کی مقرر ہوئی اوسمین نرخ بازار سے ارزان غلہ فروخت ہوا اوسکے چنارہ مین رارج سے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا سواے اوسکے سرداران اور جاگیردارون نے بہی اپنی اپنی جاگیرون مین دستگیری محتاجان کیواسطے

خیرات خانجات مقرر کیئے شہر و پرگنات مین اکثر مقامات پر سدا برت مقرر ہوئے اونکی تفصیل مع خرچ کے یہہ ہے ـ

نام مقام	تعداد مردمان یابندہ غلہ و آرد	آرد	غلہ	تعداد مردمان کہ کھانا پختہ دیا گیا	کیفیت
اودیپور	۴۰۰۰	صے	۰	۷۵۰۰	
بہارپور	۲۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
چیتوڑ	۹۰۰	للعہ ۱۱ ثار	۰	۵۰۰	
کومل گڑہ	۵۵۰	للعہ	معہ من ۲۰ ثار	۲۰۰۰	
کیلاش پور	۳۰۰۰	لعہ	سعہ ۲۰ ثار	۰	
کرلوز	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
بہیلواڑہ		۰	۰	۷۰۰	

پرورش و خبرگیری محتاجان قحط کی ان تدبیرات سے علاوہ نقصان آیندہ معافی نصف و چہارم محصول غلہ کی جو ہمیشہ ہوتا رہیگا اوسی سال مین بابۃ ادر محصول کا نقصان بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہوا مگر رعایا کو جو فایدہ ہوا وہ اوسکا معاوضہ کافی ہے ـ

مہارانا صاحب کی یہہ عمدہ تدبیرات صعوبت قحط کی تخفیف اور نوع بشر کی

جان بچانے مین بہت کارگر ہوئین بہیلواڑہ مین اور نیمچ نصیرآباد کی سڑک پر
ہزارہا مخلوق کو تعمیرات سے روزی میسر آئی اس سڑک کی تعمیر مین ایک لاکھ
بیس ہزار روپیہ تو اول شروع سال مین دیا گیا اور بعد ازان دوسرے سال
مین پانچ ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتا رہا اور کوٹھی خیرات اودےپور
سے شریف محتاجون کے جو بپاس عزت گداگری نہین کرتے بڑی دستگیری
ہوئی اور ویلی کے چندہ مین بہی مہارانا صاحب نے ایک ہزار روپیہ دیا
علاوہ سڑک مذکور صدر کے شہر و پرگنات مین تعمیرات مفید عام جاری ہوئین اون
مین بصرف ایک لاکھ مبلغ [illegible] ۴۲۱۴۱۶ محتاجون کو مزدوری ملی —
محتاجون کو بصیغہ خیرات کہانا کہلایا گیا اوسمین علاوہ فقیر اور معمولی سدابرت
کے ۱۹۲۲۹۲۰ مرد و عورتون کو بصرف اسی ہزار روپیہ کہانا تقسیم ہوا اسمین
سے خاص شہر مین ۱۱۶۳۷۶۶ محتاجون کی پرورش بصرف مبلغ [illegible] ہوئی خیرات
خانون سے اوبالا ہوا اور بہنا ہوا غلہ تقسیم ہوتا تہا اوبالا ہوا غلہ وزن مین ڈیوڑہا
ہو جاتا ہے اگرچہ اوسمین غذا کم ہوتی ہے مگر محتاجگی مین یہہ بہی غنیمت سمجہا جاتا
ہے مزدور لوگ اول گہاس بیچتے تہے اور شام کو گہر کے سب آدمی فراہم ہو کر
محتاج خانہ سے غلہ لیجاتے تہے اس خیرات سے ایک عمدہ نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ چوری
کی وارداتین جو پیشتر زیادہ ہوتی تہین بالکل موقوف ہو گئین —
اگرچہ قحط سخت تہا مگر اوسکی تکلیفات جیسی اور ملکو نمین ہوئین میواڑ مین نہوئین
البتہ گہاس پیدا نہونے سے مویشیان کا بہت نقصان ہوا اور علاوہ اسکے
ہوا خراب ہو جانے سے امراض ہیضہ و بخار کا زور ہوا اوس سے دوڈہائی ہزار

उबाल
सुना

آدمی تلف ہوا۔

سنہ ۱۸۷۹ء میں مہارانا صاحب کو عارضہ ناسور سے بہت تکلیف ہوئی مراسلہ ۲۱ - فروری سنہ ۱۸۸۰ء مین ڈاکٹر کینگ ہیم صاحب نے لکھا ہے۔ کمال خوشی کی بات ہے کہ مہارانا صاحب کو عارضہ لاحقہ سے جسمین ۱۹ - ستمبر سے مبتلا تھے شفا حاصل ہوئی اس سخت و پراذیت بیماری مین کہ نہ فقط مرض کی تکلیف تھی بلکہ متواتر عمل جراحی کا ناکامیاب ہونے سے مایوسی ہوتی تھی مہارانا صاحب نے جو ہمت و جرأت دکھلائی تعریف کے لایق ہے۔ بیماری اور عمل جراحی کے تحمل اور مدت تک بستر پہ پڑے رہنے کے ضبط اور بردباری اور اس پر بھی ہمیشہ خوش طبع رہنے سے اونکا کمال استقلال طبیعت اور خوش مزاجی ظاہر ہوتی ہین کہ یہہ اوصاف اونکے عظیم الشان رتبہ کے ازبس شایان ہے۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے عدالتون کی کارروائی کیواسطے قواعد تجویز کیے اونکا مسٹر انگلس صاحب نے ہندی ترجمہ کیا مگر اونکے اجراء کی ہنوز تجویز زیر بحث ہے۔ اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے اجراء قواعد مین کوشش کیجاتی ہے مگر ہندوستانی ریاست مین باوجودیکہ حاکم نیک صلاح پر عمل کرنیکے واسطے مستعد ہو تاہم اجراے قوانین جدید مین وقت اور صبر درکار ہے۔

سنہ ۱۸۸۱ء مین اس خبر سے کہ لارڈ رپن صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند اجمیر مین آنیوالے ہین اور مہارانا صاحب کو طلب کیا گیا ہے اودیپور مین شور ہوگیا اور آپس مین سازش و سرگوشی کرنے لگے اکثر جنہوں نے پورا اسنے

سرداروں نے اس طلبی کے اقبال میں خلل پیدا کیا اور بہت بارج ہوئے اونہوں
نے حجت کی کہ سنہ ۱۸۳۲ع میں لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے خانگی ملاقات ہوئی تھی
اور یہہ دربار باضابطہ ہوگا ابتک اودے پور کے کسی مہارانا نے آداب
دربار کی بجا آوری نہیں کی ہے اسواسطے اگر مہارانا صاحب اجمیر کو جاویں
تو یہہ شرط ہوجاوے کہ رسمیات مروجہ ملحوظ رہیں اور صرف خانگی ملاقات ہو
سنہ ۱۸۳۲ع کے کل کاغذات پیش ہوئے نظایر سابقہ کا حوالہ دیا گیا مہارانا صاحب
سے تبدل تعلقات فیما بین نواب ویسرائے صاحب ہند اور روساء راجپوتانہ
کا حال دربار میں اور بطور خانگی مفصل کہا گیا اور فہمایش ہوئی کہ جسطرح خوشی
سے بلایا ہے اوسی طرح جانیکا اقبال کریں اونہوں نے کسیقدر پس و پیش
سے اقبال کیا اور عذرات موقوف ہوئے جب اجمیر میں گئے تو لارڈ میو صاحب
بہادر نے ملاقات خانگی اور دربار میں ایسی تعظیم و خاطرداری کی کہ مہارانا صاحب
خوش ہوگئے خود بھی سنجیدہ طبیعت عالی حوصلہ ذی رتبہ اور متواضع ہیں اس
سے اونہوں نے قایم مقام ملکہ معظمہ کے عمدہ طرز و طریقہ کو بخوبی سمجھکر پسند کیا
اور مابعد کی گفتگو اور متواتر ذکر کرنے سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اس
ملاقات سے ازبس محفوظ ہوئے ہیں اور اونکی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی
زیادہ اور مستحکم تر ہوئی۔

اجمیر میں صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کو راج رانا صاحب والی جھالاواڑ کے
استقبال کیواسطے بھیجا گیا تھا اثناء راستہ میں راج رانا صاحب نے صاحب
سے درخواست کی کہ مہارانا صاحب سے ہماری ملاقات کرا دیجئے بعد ازاں

कप्तान म्यूर साहब

چند مرتبہ پیغام بھیجا اور کپتان میور صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی بھی ساتھ ہوئے
چنانچہ اس باب مین صاحب نے گفتگو کی تو بڑے سرداران نے اس ملاقات
مین اعتراض کیا مہارانا صاحب کی روانگی کے روز یہہ مسئلہ پھر پیش ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ نے سمجھایا کہ چند سال پیشتر سرکار انگریزی نے راج رانا صاحب
جھالاواڑ کے بزرگ ظالم سنگھ کو راجہ کیا تھا مگر ابتک راجپوتانہ کے کسی رئیس نے
اونکو راجہ تسلیم نہین کیا ہے اور ہر ایک رئیس کو اونکو اپنی برابر سمجھنے اور گدی
پر برابر بٹھانے مین عذر ہے پس جسکو سرکار انگریزی نے راجہ کیا ہے اوسکو راجہ
قبول کرنے اور کل راجپوتانہ مین تعظیم پیدا کرنے کی امید رئیس اودیپور کے سوائے
اور کس سے کیجاوے جب اسطرح کہا گیا تو مہارانا صاحب نے قبول کیا اور
نصیرآباد مین ملاقات کی راج رانا صاحب کو راجون کی سی تعظیم و تکریم کر کے گدی
پر برابر بٹھایا اس ملاقات سے پیشتر کپتان میور صاحب اور سرداران جھالاواڑ
چاہتے تھے کہ ملاقات مین صاحب ایجنٹ بھی شریک ہون مگر اونہون نے بالکل
انکار کیا اس خیال سے کہ انگریز افسر کی موجودگی سے ملاقات کا لطف جاتا رہیگا
اور رکھی کھچی جاویگی اسواسطے بالکل آزادی طور پر کرائی گئی میواڑ کے اکثر سردارون
نے مہارانا صاحب اور راج رانا صاحب جھالاواڑ کی برابرانہ ملاقات ہونے
مین اس غرض سے اعتراض کیا کہ اونکا رتبہ ہم سے بڑا ہو جاوے مگر کچھ
پیش نگیا جاگیر باگور کی مسند نشینی کا مقدمہ کہ مدت دراز سے زیر تجویز تھا
سنہ ۱۸۷۰ع مین تصفیہ ہوا سمرتھ سنگھ نے منظوری مہارانا سروپ سنگھ صاحب
سوہن سنگھ کو گود لیکر اپنا وارث بنایا تھا اسواسطے وہ مستحق نہ تھے سکت سنگھ

सांचोर

جو بجائے سمرتھہ سنگہ جانشین ہونیکا دعویدار ہے کچھہ استحقاق نہین رکھتا کیونکہ بحیات
مہارانا سروپ سنگہ صاحب یہہ معاملہ از روے دہرم شاستر و رواج ملک طے
ہوگیا تھا اسواسطے سمرتھہ سنگہ کا خلاف متبنی سوہن سنگہ کسیطرح بیدخل نہین ہوسکتا
ہے مگر سکت سنگہ کی معاش کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو باگور کی جاگیر سے بارہ ہزار
روپیہ کی جمع کی دیہات علیحدہ کردئے جاوین پانچہزار کے دیہات پہلے سے
اوسکے قبضہ مین ہین سات ہزار کے اور دئے جاوین دوسرے سال مہاراج
سکت سنگہ نے ارادہ فساد کیا کہ دربار کو اوسطرف فوج بھیجنی پڑے اوسکو
قید کرلائے اور یقین ہوا کہ تاوقتیکہ وہ نیک چلنی آیندہ کی ضمانت نہ دیگا مہارانا
صاحب بہ پاس قرابت اوسکو ہرگز رہا نہ کرینگے ۔
بتاریخ ۱۱ - دسمبر ۱۸۸۷ء کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے بڑے تکلف وتجمل کے دربار مین بموجودگی صاحبان انگریز مقامات گرد
نواح وسرداران راج مہارانا صاحب بہادر کو تمغاے ستارہ ہند درجہ اول
دیا اور مہارانا صاحب نے بہت خوش ہوکر شکریہ ادا کیا چونکہ اس دربار
مین سرداران ریاست بہت خوشی سے شریک ہوئے اور مہارانا صاحب
کے بحصول تمغا ممتاز ہونے پر سب نے خوشی مانی اس سے ثابت ہوا کہ
مہارانا صاحب اور سردارون کے درمیان اتفاق ہے سب سردارون کو اون
سے دلی محبت ہے اور مہارانا صاحب اپنی خوش اخلاقی اور شفقت سے
روز بروز اپنے سردارون کی نظرون مین عزت واعتبار حاصل کرتے جاتے
ہین اور فی الجملہ میواڑ کا حال مہارانا صاحب سابق کے زمانہ سے بالکل مختلف ہے

اس سال مین کوٹھاری کیسری سنگہ سابق وزیر ریاست و حال افسر شتر بال
کا انتقال ہوا دربار کو بہت افسوس ہوا کہ وہ اس ملک مین سب سے زیادہ
لیق تہا اوسکی وفات سے راج میواڑ کا بڑا نقصان ہوا۔

مینون کا گروہ جو رہ میرپور کے راؤ کے علاقہ مین پناہ پذیر ہوا اوسکو مہارانا
صاحب نے نکلوا دیا اس سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہت خوش و محظوظ
ہوئے۔ فروری سنہ ۱۸۶۲ع مین کسی سے صلاح لئے بغیر خلاف سردار بہنڈور کو
دربار مین سردار گہاسے راؤ علاقہ جودہ پور کی نشست عطا کی کہ وہ عرصہ سے
غیر حاضر ہے اور سالہا سال سے اپنی نشست کہو بیٹہا تہا۔ بہنڈور کی اس
ترقی پر بیجولیہ۔ دیوگڈہ۔ بیگون۔ دلواڑہ۔ امیٹ۔ گوگونڈا۔ کانوڑ
کے سرداروں کو رنج ہوا اونہوں نے بالاتفاق عہد کیا کہ نہ دربار مین جاوین
اور نہ بہنڈور والے سے نیچے بیٹہین مگر دسہرہ پر بہنڈور والے سے کہدیا گیا کہ
نہ آوے جب سب حاضر ہوئے۔

جون سنہ ۱۸۶۲ع مین مہارانا صاحب نے ایسا مقدمہ فیصل کیا کہ سنہ ۱۸۵۶ع سے
زیر تجویز تہا۔ اور وہ وقوع تسواریہ بطور خون بہا تہا کہ لاوہ کو دیکر فیصلہ مہارانا
سروپ سنگہ صاحب مرحوم کو بحال رکہا۔ لاوہ اور رودہ پاپلی کے سرداروں
مین سرحد کا تنازعہ تہا رودہ پاپلی والے نے یکایک حملہ کرکے سردار لاوہ کے بیٹے
اور دو بہائی اور ایک ٹہاکر اجمیر کو مار ڈالا اور چار پانچ آدمیون کو مجروح کیا
جنرل لارنس صاحب نے کہ اوس زمانہ مین پولیٹکل ایجنٹ تہے تسواریہ موقع
واردات کو ضبط کیا اور مہارانا صاحب مرحوم نے لاوہ کو دیے جانے کا حکم دیا

اس حکم کی تعمیل کیواسطے مارچ ۱۸۶۰ء مین ایک اہلکار مع فوج دربار بہیجا گیا
تہا مگر دریافت ہوا کہ ٹہاکران ٹہاکر مقابلہ پر آمادہ ہین اسپر کمک بہیجی گئی اور کل
سرداران گردو پیش کو ہدایت ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت سے حکم دربار کی تعمیل کریں
چنانچہ سب ٹہاکرون نے تعمیل کی مگر سرداران دیوگڈہ و آسیند نے واجبیت
حکم دربار پر اعتراض کرکے تعمیل نہ کی آخر کار رو پاہیلی والون نے کہ ٹہاکر
صغیر سن اور دوم درجہ کا سردار ہے تسوار یہ خالی کردیا مگر ٹہاکر لاسہ بلا اعانت
اوسپر قبضہ نکرسکا اسواسطے دربار نے خالصہ مین رکہا ہے۔ یقین ہے کہ یہہ
سردار اپنے فرائض بجانب آقا نعمت کو بالکل فراموش نکرینگے مگر سرداران
میواڑ کا عام قاعدہ ہے کہ بجاے امداد و اعانت اپنے ملک کے اوسکا مقابلہ
کرنے کے واسطے متفق ہوجاتے ہین اور یہہ امر ہمیشہ انتظام و اصلاح ملک
مین خلل انداز رہیگا سردارون کو سزاے سرکشی دینے کی دربار کو قوت نہین
ہے اس عمل سے اون کے غرور و تمرد و لاپروائی مین اضافہ ہوتا ہے۔
کوٹہیاری کیسری سنگ مستوفی ہوا جب سے عہدہ وزارت خالی رہا اور
کاروبار ریاست محکمہ خاص مین ہونے لگا اس محکمہ کا منشی مہتا پنالعل کوٹہیاری
کیسری سنگ کا رشتہ دار ہوا اگرچہ مہارانا صاحب ہر کام پر خود متوجہ تہے
مگر منشی مذکور ہر امر کو اونکی خدمت مین پیش کرکے حکم جاری کرتا تہا اور ہمیشہ اونکے
ساتہہ رہتا تہا منشی محکمہ خاص کے اہتمام سے کام کا ہونا لائق اطمینان نہ تہا
کیونکہ اگرچہ احکام اوسی کی تجویز سے صادر ہوتے تہے مگر اون کے حسن و قبح
کی جوابدہی سے بری تہا جو کچہہ وہ لکہدیتا تہا رئیس کو اپنا حکم قبول کرنا پڑتا تہا

मवतार

مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کے عہد حکومت کے اخیر برسون کی رپورٹون مین
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے اونکی تعریف مین ایسا لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اودیپور
سرکار انگریزی کے خیر اندیش رفیق ہین مگر اونکے ساتھہ ایسی پر تعصب قیدین
لگی ہوئی ہین کہ اگرچہ عوام کی نظر مین کیسی ہی خفیف ولا حاصل ہون مگر راجگان
ہنود کے سرپرست اور بموجب اعتقاد مذہبی بمنزلہ اوتار متصور ہونے کی وجہ
سے مہارانا صاحب اون سے یکبارگی گریز نہین کر سکتے ہین وے بہت ہوشیار
اور دانشمند ہین اور جسقدر عمر پاتے جاوینگے امید ہے کہ اپنے ملک کا عمدہ تر
انتظام کرینگے اگرچہ اب بہی اونکو بہت فکر ہے مگر بپابندی دستور قدیم اور حرام
و خود غرض اہلکارون کی بددیانتی سے بہت سستی سے ترقی ہوتی ہے —
دوسرے یہہ کہ مہارانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اور ہمیشہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ
سے صلاح لیتے ہین اس سبب سے اونکا انتظام بہت اچہا ہے ہر روزہ صاحب
سے ملاقات کرتے ہین اور توجہ سے گفتگو کرتے ہین اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر
بخوبی عمل کرتے ہین اونکو عجب ہوشیاری و تمیز حاصل ہے خصوص بلحاظ اسکے
کہ جس شخص نے عیش و آرام مین پرورش پائی اور اودے پور سے باہر کبہی جانیکی
ضرورت نہ پڑی وہ ایسے عمدہ اوصاف اور علم اور دانشوری سے بہرہ مند ہو
از بس تعجب انگیز ہے اونکے ہر ایک فعل مین خیرخواہی ہے اور ریاست کے بالکل
حسب خواہش سرکار حکومت کرتے ہین اور اونکو دیگر ممالک مین جاکر وہان کی
ترقی حالات کے دیکہنے کا اتفاق ہو تو اونکے علم کو بڑی ترقی ہو اور میواڑ مین
انواع اصلاح جاری ہون مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کو اصلاح و ترقی مین کچہہ

پس و پیش نہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ کیونکر ہونی چاہیئے اس سے البتہ ہرج ہے۔

مگر افسوس ہے کہ ایسے عمدہ رئیس کی عمر نے وفا نکی تاریخ ۷ - اکتوبر ۱۸۷۴ء مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نے بعمر ستائیس سال تین مہینے تک بیمار رہ کر انتقال کیا اونہون نے ہر شخص سے جسکو اون سے ملنے کا اتفاق ہوا محبت اور تعریف حاصل کی تہی اونکی رعایا اونکو دل و جان سے چاہتی تہی اونکی حکومت نہایت عمدہ اور کل ملک کیواسطے نہایت مفید تہی اونہون نے سرداران ریاست کو رضامند کرلیا تہا اور مدت کے نزاع و فساد رفع کردئے تہے رعایا کی ضرورت اور شکایتون سے وقوف حاصل کرکے اونکا رفع کرنا شروع کردیا تہا اونکے انتقال سے کل باشندگان ملک کو نہایت غم و الم ہوا۔

رسمیات تجہیز و تکفین بہت اچہی طرح ہوئین اور سجن سنگہ خلف مہاراج سکت سنگہ جنکو مہارانی صاحبہ اور کل نامی سردارون نے بالاتفاق مہارانا میواڑ قبول کیا مسند نشین ہوئے۔

کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس نازک و امتحانی موقع پر کمال چستی و ہوشیاری سے کام کیا کہ کوئی تکرار و فساد ظہور مین نہ آیا زنانہ ڈیوڑہی سے چار عورتون نے مہارانا صاحب مغفور کے ساتہہ تلف جان کرنا چاہا تہا مگر بکوشش تمام اونکو باز رکہا گیا اور اسطرح میواڑ مین ستی کا بیرحم رواج مطلق موقوف ہوا کرنل رائٹ صاحب نے لکہا ہے کہ بخت سنگہ راؤ بیدلہ نے اس موقع پر بہت امداد و اعانت کی اور اس نازک و دقیق وقت مین اوسکا طریقہ لائق تحسین تہا

اخراجِ ریاست

مہتا پنالال منشی محکمہ خاص کہ منتظم راج تہا مہارانا صاحب کے انتقال سے تہوڑے دنون پیشتر بلزم سازش و رشوت ستانی ہوکر عہدہ سے معزول ہوا تہا اور بجائے اوسکے دو شخص مہتا گوکل چند وزیر سابق اور ارجن سنگہ صحیح والعرف ساہی والا جو منتظم راج مقرر ہوئے۔ کہتے ہین کہ مہتا پنالال محنتی و خیرخواہ و لئیق وزیر تہا اوس نے مواخذہ سے صفائی حاصل کرلی تہی مگر اوسکے دشمنون نے لوگون کو اوس سے رنجیدہ کردیا تہا اوسکی ہلاکت کا اقدام ہوا اور مرتکب جرم بلا سزا چہوڑ دیا گیا کہ ایک سردار کے علاقہ مین علانیہ رہتا ہے اس صورت مین مناسب متصور ہوا کہ مہتا پنالال کچہہ عرصہ کے واسطے اودے پور سے چلا جاوے اسواسطے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہ اجمیر کو گیا اور عرصہ تک وہان رہا۔
اس عرصہ مین انتظام ریاست باہتمام مہتا گوکل چند و ارجن سنگ ساہی والا بامداد چار سرداران پنچایت کہ سرداران ریاست سے ہین بہ تحت نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہوتا رہا اجتماع پنچایت کیواسطے برائے نام ہفتہ مین ایک روز مقرر ہوا مگر ہفتہ مین تین چار روز جمع ہوتے تہے اور کل بڑے مقدمات یا جنمین سردار لوگ متعلق تہے پیش ہوتے رہے۔

جولائی سنہ ۱۸۷۵ء مین ارجن سنگ ساہی والے نے اپنے عہدہ محکمہ خاص کو استعفا دیا چند روز کہ تہاری جینگل لعل افسر شتہ مال نے کہ عمدہ شخص ہے اوسکا کام کیا مگر شتہ مال کا کام بہی بقدر ضروری ہے اسواسطے اوسکے ذمہ زیادہ کام کرنا مناسب نہ سمجہا گیا تو مہتا پنالال کو کہ اودے پور کو واپس آنیکی بہت خواہش

کہتا ہو ابماہ دسمبر واپس آنیکی اجازت ہوئی وہ پہونچتے ہی محکمہ خاص مین مقرر
ہوا جب سے وہ مقرر ہوا ہے کام بہت اچھی طرح ہوتا ہے -

پنچ سردارون مین سے پارسول والے راؤ نے ایام گرما و بارش مین اپنے وطن
کو جانے کی رخصت لی اوسکی غیر حاضری مین راج دلواڑہ نے کہ بہت ہوشیار اور
خوش رویہ آدمی ہے بجاے اوسکے کام کیا - سرداران پنچایت کو بہ نسبت
سابق معاملات مین بحث کرنے اور تجویزون کا اظہار کرنیکی بہت عادت ہو گئی
ہے - دوسرے سردار مہاراج گج سنگہ اول بنارس وغیرہ کی جاترا کو گئے اور
پہر اونکے گہر مین کچھہ حادثہ ہو گیا اسواسطے بجاے اونکے منوہر سنگہ ٹھاکر لاوہ
کہ ہوشیار و خوش رویہ ہے مقرر ہوا - بعد ازان پارسول والا راو معالجہ
کیواسطے ڈاکٹر مور صاحب کے پاس آبو کو گئے تب بجاے اونکے راج دلواڑہ پہر
مقرر ہوئے -

فروری ۱۸۸۰ء مین دیوان جانی بہاری لال صاحب سردار و وکیل راج پہرتیر
سنیرسن مہاراناصاحب کی تعلیم کیواسطے مقرر ہوئے ان سے بہتر آدمی اس
کام کیواسطے ملنا دشوار تہا وے محل مین رہتے تہے اور بڑی کوشش سے
تعلیم و تادیب اخلاق کرتے تہے مہاراناصاحب ہر روز دو چار گھنٹہ انگریزی
و اردو و ہندی سیکہتے تہے چنانچہ ہندی مین تو اونہون نے کمال حاصل کر لیا
اور جولائی تک اونکی کل مصروفیت توتنخواہ منہ مین رہی مگر بعد ازان اونکی شادی
قرار پائی کہ مہاراجہ صاحب ایڈر کی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے وہان
کو گئے اس سفر مین میجر کننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کو ہی ساتہہ گئے تہے

اول تو اوسوقت مین شغل نوشتخوانده چہوٹ گیا اور پہر چند ماہ بعد جناب شہزادہ
پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بمبئی جانیکا اتفاق
ہوا اس عرصہ مین بہی تحصیل علم مین ہرج رہا مگر تجربہ بہت حاصل ہوا اکتوبر [illegible]
مین مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور نے برر پیشی ضرورت شدید دیوان
جانی بہاری لال صاحب کو طلب کرلیا اور عہدہ اتالیقی مہارانا صاحب پر
مسٹر فرامجی بہیکاجی دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ اپنے دقیق
و دشوار کام کو بڑی مستقل مزاجی اور باتمیزی سے کرتے ہین مہارانا صاحب
نے باوجودیکہ ابہی اونکی عمر کم ہے اور بمقتضاے رتبۂ عالی اکثر ضروریات مانع
نوشتخوانده ہوتی ہین بہت ترقی کی ہے کہ سرداران ریاست بہی اس امر کو تسلیم
کرتے ہین اور واقعی اونکی ثقاہت اور نوازش فرمائی و دانائی لائق تعریف کے
ہین کہ اونکے اخلاق کے سبب سے سب لوگ اون سے محبت کرتے ہین اور
اونکے حسن انتظام سے بہبودی ریاست کی امید رکہتے ہین ۔
موضع تسوار یہ منضبط سابقہ کی بابت پہر بحث ہوئی ٹہاکر باگہہ سنگہ لاسہ والے
حسب منشاء حکم سابق ملنے دیہہ مذکور کے درخواست کی اور ٹہاکر رویا پیلی نے
بامداد تعداد کثیر سرداران اعتراض کیا سرداروں کی یہہ راے ہے کہ مہارانا صاحب
مرحوم کا فیصلہ خلاف رواج ملک تہا اوس سے تفطیر ناجایز پیدا ہوکر فریقین مین
نزاع و خونریزی ہوگی اسواسطے مناسب ہے کہ تا وقتیکہ مہارانا صاحب اختیار
ریاست حاصل کرکے خود فیصلہ کرنے کے لائق ہون تو تک موضع تسواریہ بدستور
رہے ۔

مہاراج سوہن سنگہ جسپر سابق مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مہربانی تہی اور
سنہ ۱۸۶۹ء مین اپنے بہائی سمرتہہ سنگہ کے انتقال پر باگورے کی جاگیر حاصل کی تہی
ایام اخیر بیماری مہارانا صاحب مین مورد عتاب ہوکر ایک مقام پر شہر سے دور
چلا گیا تہا اور انتقال مہارانا صاحب سے چند روز بعد تک وہان رہا بنظر انتظام
لازم آیا کہ وہ اودے پور سے اپنی جاگیر کو چلا جاوے چنانچہ بمشکل تمام اوسکو بہیجا
گیا وہ باگور کا مالک ہوجانے کی وجہہ سے اپنے تئین اودے پور کی گدی کا مستحق
سمجہتا تہا اور اپنے حق کو اپنے بہتیجے مہارانا سجن سنگہ صاحب خلف سکت سنگہ
کے حق سے کہ سکت سنگہ کے انتقال پر سوہن سنگہ کے باگور مین مسند نشین ہونے
سے اونکی حق تلفی ہوئی تہی فایق جانتا تہا باوجودیکہ گورنمنٹ سے صاف حکم ہوگیا
کہ تمہارا دعوی واجب نہین تاہم کوشش کرتا رہا اور باوصف متواتر ہدایت کے
مہارانا سجن سنگہ صاحب کی اطاعت اور دربار کے احکام کی تعمیل نہین کی
تب مجبور لازم آیا کہ بہ تعیناتی فوج اوسکو گرفتار کرکے باگور سے علیحدہ
کردیا جاوے اور اوسکی جاگیر ضبط ہو اسواسطے فوج جسمین پیادہ - ۹۷۵ - سوار
۴۳۷ - توپ - ۶ - راج کے پیادہ - ۱۰۴ - سوار - ۱۰۹ - سردارون کے اور
۲۷۳ سپاہی میواڑ بہیل کورپس کے بہ تحت حکومت و نگرانی ہیر کننگہم صاحب
کمانڈنٹ بہیل کورپس اول اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ و پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ قطعات
کو بہی بتاریخ ۱۸ - ستمبر سنہ ۱۸۷۵ء اودے پور سے روانہ ہوئے اگرچہ بسبب کثرت
بارش و طغیانی پانی کی روانگی مین توقف ہوا مگر ہیر کننگہم صاحب نے اپنا کام
بلا خونریزی انجام دیا اور مہاراج سوہن سنگہ کو گدی سے اوتار کر اور گرفتار

کر کے بتاریخ ۸ - اکتوبر اودے پور مین سے آئے اور ان کے کامدار اور دیگر متوسلین جیلخانہ مین بھیجے گئے اور جاگیر ضبط ہوکر دربار کیطرف سے ایک شخص انتظام کیواسطے سپرد ہوئے -

بمبئی مین جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کر کے مہارانا صاحب مع اہالیان دربار بجلدی تمام اودے پور کو واپس آئے کہ جناب نواب لارڈ نورتھ بروک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر کشور ہند کی اودے پور میں تشریف آوری پر اونکا استقبال وجہانداری کرین نواب ویسرائے صاحب کی رونق افروزی سے مہاراناصاحب واہالیان دربار کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور شفقت وعنایات کے بہت مشکور ہوئے اس سبب سے کہ بہت تھوڑے دنون پیشتر اطلاع ہوئی تھی سامان مہانداری اور تواضع کی بہم رسانی مین بہت تردد اور محنت کرنی پڑی کہ مہتا پنالال نے محنت وروپیہ سے کسیطرح کو انکی انجام دہی کی مہتا پنالال مہتمم سررشتہ عمارت نے تیاری سڑک مین نہایت تندہی وجانفشانی کی تھی مین بارش بکثرت ہونے سے یہہ سڑک بہت مرمت طلب بلکہ بعض مقامات سے بالکل شکست ہوگئی تھی اور اس سبب سے اوسکی مرمت کیواسطے بہت قلیل وقت ملا -

سندر ناتھ دوارہ کے گسائین نے سرداروں کا طریقہ اختیار کر کے دربار سے سرکشی کی ۱۸۷۶ع مین اوسپر فوج بھیجی گئی مگر راج کی حکومت قایم کئے بغیر برخاست ہوگئی مگر گسائین کے دیہات علاقہ میواڑ عرصہ تک قرق رہے تاہم شرارت سے باز نہین آیا پھر یہہ حکم ہوا کہ گسائین کا وکیل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس

نرینے یا دسے اس سے امید تھی کہ وہ اطاعت پذیر ہوکر اپنے ظلم و تعدی
کے طریقہ کو چھوڑ دے مگر دریافت ہوا کہ زنانہ ڈیوڑہی سے اوسکی رعایت
ہوتی ہے اس سبب سے وہ بدستور خودسری و عدم تعمیل کیے جاتا ہے اور
اوسکو دیکھکر دیگر سرداران خراج گذار ریاست کو حوصلہ شرارت وستمردی ہوتا ہے
آخرکار ۱۸۷۵ء مین تحقیق ہوا کہ جب تک گشائین حال کو بیدخل و خارج کرکے اوسکے
بیٹے کو مسندنشین نکیا جاوے رفع نزاع نہوگا دسمبر ۱۸۷۵ء مین اوسکی تنبیہ
کیواسطے فوج تیار ہوئی تب اوس نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو لکھا کہ معاملات
ملکی مین راج کا ماتحت رہکر احکام کی تعمیل کرونگا جیلخانہ کے قیدیون کو چھوڑ دونگا
دیہات متعلقہ مندر مین رعایا کو تکلیف نہ دونگا راج سے مقدمات فوجداری و
دیوانی کی مثلین طلب ہونگی سو بھیجتا رہونگا اور جو پردیسی آدمی نوکر ہین اونکو
موقوف کردونگا چنانچہ اوس نے اکثر پردیسی آدمی موقوف کردیے اور قیدی
بھی بہت رہا کیے مگر مثلہ مطلوبہ نہین بھیجین اور اختیارات فوجداری و دیوانی مین
راج کی مداخلت نہونے دی اور اطاعت کرنے سے صاف انکار کردیا تب بتاریخ
۸ ۔ مئی ۱۸۷۶ء پنج سرداران راج ناتھہ دوارہ کو گئے اور گشائین کو گرفتار کرکے
اودے پور کو بھیجدیا اور اوسکے بیٹے کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا مندر کی
حفاظت کیواسطے راج کی فوج براے دوام متعین ہوئے اور تاوقتیکہ گشائین
جدید سن تمیز کو پہونچکر اپنا کام سنبھالے کل کام فوجداری و دیوانی و مال متعلقہ مندر کا اہتمام
ایک شخص کو راج سے مقرر کرکے مفوض ہوا گشائین مخروج کو اجازت ہوئی کہ
حسب الحکم سرکار انگریزی حدود راج میواڑ سے باہر کسی مقام پر جسکی نسبت

کچھہ اعتراض نہو ریاکرے —

راج اودے پور کے سردار سرکشی و خود اختیاری و نا اتفاقی مین مشہور ہین اور اس سے راج مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین بعض ٹھاکر ساہوکارون کو پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ مین حصہ لیتے ہین اکثر یہہ حرکات بیجا اوس استحقاق پناہ دہی کے وقوع مین آتی ہین جو بموجب قولنامہ ۱۸۵۴ء منظور ہوا ہے —

ہر ایک سردار اپنے علاقہ کا حاکم مطلق ہے اور فوجداری و دیوانی مین اختیارات کلی کا استعمال کرتا ہے اس صورت مین اگر بدنظمی ہو تو مہارانا صاحب بیچارہ کا کیا قصور ہے جب کسی سردار سے انتظام کی تاکید کیجاتی ہے تو وہ قدیم دستور کا حیلہ کرتا ہے اسطرح قولنامہ سے اودے پور مین بڑی ابتری پیدا کی ہے جو منسوخ ہوکر مہارانا صاحب کو اختیار مطلق ہونا چاہئے اسکے سوای سردارون کا مقروض ہونا بھی بڑی خرابی کا باعث ہے کہ عدم اداے قرضہ سے بڑے فتور پیدا ہوتے ہین —

مہارانا صاحب اور سردارون کی باہمی نزاع مین گورنمنٹ کا طریقہ عدم مداخلت رہا ہے اسی سبب سے اوسکا کبھی خاتمہ نہین ہوا مگر در ہولا خود گورنمنٹ نے قبول کیا ہے کہ رئیسون اور اونکی جاگیردارون کے درمیان مداخلت ہونا لازم بلکہ ضرور ہے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل خود فیصلہ تنازعات کر کے بدنظمی وظلم کا انسداد کیا کرین —

دربار کو یہہ بھی شکایت ہے کہ سردار لوگ جو میواڑ کے زیادہ تر زمین پر قابض ہین راج کی ضروریات ومصارف مین شریک نہین ہوتے براے نام چھوند ہو گئے

ہین مگر اصل مین ادنکی آمدنی پر فی روپیہ ایک آنہ بہی نہین پرتا ہے دربار سے
ہمیشہ سرداروں سے خراج وصول کرنے مین کوشش ہوتی ہے مگر وے ادا
نہین کرتے اور جب تاکید ہوتی ہے برسر مقابلہ ہوجاتے ہین یہہ خراج ۱۸۲۲ء
مین جب ریاست مین بدنظمی و تکلیف تہی کرنل ٹوڈ صاحب نے مقرر کیا تہا اوس
زمانہ سے پچپن برس بہت امن و آسایش سے گذرے ہین اور میواڑ کے سردارون
کو بہت فائدہ حاصل ہوا ہے تحقیق ہے کہ ان سردارون کی آمدنی اوسوقت سے
اب چار چند ہو گئی ہے دربار سے سردارون کی آمدنی حال پر خراج لینے کا دعوی
ہوتا رہا ہے اور دربار کے کل مصارف سڑک و مدرسہ جات و شفاخانجات و ترقی
و اصلاح ملک پر لحاظ کرنے سے سرکار انگریزی کو لازم آتا ہے کہ جمعبندی خراج
از سر نو کرنے مین راج کی مدد کرے کیونکہ ہندوستانی ریاستون کا قوی کرنا
سرکار انگریزی پر فرض ہے یہہ ریاستین ممالک انگریزی کے ناراض لوگون کے
واسطے جاے پناہ ہین جو لوگ عملداری انگریزی سے ناخوش ہین وہان جاکر
رہتے ہین اور ہندوستانی ریاستون مین باہم ایسا اتفاق نہین ہے کہ کسیطرح
سرکار کیواسطے پر خطر ہو سکین بلکہ کسی طرح سے محد و معاون ہین ایسے بڑے معاملہ
پر کم توجہی بیجا ہے سردارون مین اکثر مشورہ ہوا کرتا ہے کہ محکمہ ایجنسی کو دار الحکومت
سے برخاست کرادین تاکہ وے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی سے بچین مگر یہہ
امر مہارانا صاحب کے حق مین مضر ہے اسواسطے اونکو پسند نہین ہے۔

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہٹوند	کیفیت
۹	رام پورہ	راٹہوڑ سنگرام سنگہ	۲	سہ لاصہ	۱ لماصہ	۰
۱۰	خیرآباد	مہاراج جودہ سنگہ	۴	صہ ساصہ	ساصہ	۰
۱۱	مہوہ	مہاراج گیان سنگہ	۵	صہ سار	لمار	۰
۱۲	لُوندہ	راوت اجیت سنگہ	۵	اصہ ماصہ	ماصہ	۰
۱۳	تہانہ	راوت گمبہیر سنگہ	۵	اصہ	۰	سالتمام نوکری کرتا ہے چہٹوند معاف ہے
۱۴	کیلوہ	مہاراج جسونت سنگہ	۱	سمار	۰	ایضاً
۱۵	تانہ	راج دیوی سنگہ	۱۲	سہ ماصہ	لمار	۰
۱۶	کیلوہ	راٹہوڑ نار سنگہ	۲۲	لماصہ	السار	۰
۱۷	روپاہیلی کلاں	راٹہوڑ بلونت سنگہ	۱۱	لل صاصہ	الصار	۰
۱۸	بہگوان پورہ	راوت شیودان سنگہ	۳	سہ الالصہ	۰	سالتمام نوکری کرتا ہے چہٹوند معاف ہے
۱۹	نتاول	مہاراج سمند سنگہ	۱	اللا	۰	ایضاً
۲۰	نیمبہیڑہ	راٹہوڑ دولہ سنگہ	۷	سہ صالصہ	السار	۰

रामपुरा राठोड़ संग्राम सिंह
खैराबाद महाराज जो सिंह
महुवा महाराज ई सिंह
लूंदा रावत अजी
थाना रावत गंभी
केलवा महाराज ज सिंह
नाना राज देवी
केलवा राठोड़ सिंह
रूपाहेल राठोड़ सिंह
भगवान रावत सिंह
नताव महारा सिंह
नीम्बे राठो

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۲۱	بھبوری	پوار جے سنگھ	۲	صماعہ	سماصہ	۰	बम्बूरी पवार जेसिंह
۲۲	سمبوار	مہاراج لچھمن سنگھ	۴	معصاعہ	الہ	۰	समचार महाराज लक्ष्मणसिंह
۲۳	کراوہ	راجہ بہادر بھوانی سنگھ	۷	رعملا	اعہ	۰	कूपड़ा राजा बहादुर भवानीसिंह
۲۴	امرگڈھ	راوت جوان سنگھ	۳۰	معسایعہ	ماصہ	۰	अमरगढ़ रावत जवानसिंह
۲۵	لسانی	چونڈاوت جسونت سنگھ	۹	علالہ	الما	۰	लसाणी चोंडावत जसवन्तसिंह
۲۶	اٹھانہ	راوت دولہ سنگھ	۰	۰	۰	ماتحت مہاراجہ سینڈر	अठाना रावत दूलहसिंह
۲۷	سنگرام گڈھ	راوت گلاب سنگھ	۸	عمعہ	ماصہ	۰	संग्रामगढ़ रावत गुलाबसिंह
۲۸	دھرپاود	راوت کیسری سنگھ	۱۱۹	علایعہ	اعہ	۰	धरयावद रावत केसरीसिंह
۲۹	پھولیچہ	چوہان بختاور سنگھ	۴	اللامعہ	ما	۰	फलीचा चौहान बख्तावरसिंह
۳۰	بیجہ پور	سکتاوت مادھو سنگھ	۷۴	علاصعہ	للعہ	۰	विजयपुर सकतावत माधोसिंह
۳۱	بمبورہ	راوت پرتاب سنگھ	۱۴	معلا	السا	۰	बम्बूरा रावत प्रतापसिंह
۳۲	روپ نگر	سولنکی بیری سال	۳۰	مالعہ	السا	۰	रूपनगर सोलंकी बेरीसाल

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہوتہ	کیفیت
۲۲۹	چہوٹے جاگیردار		۶۱۵	لاکھہ [illegible]	[illegible]	۰
	میزان	۰	۱۲۰۴	لاکھہ [illegible]	[illegible]	۰
میزان ہر دو درجہ سرداران			۲۵۱۶	لاکھہ [illegible]	یک لاکھہ [illegible]	۰

اضلاع کوہی

میواڑ کا وہ حصہ جو بنام نہاد اضلاع کوہی مشہور ہے اور اوسکا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ کو سفوض ہے اور وے پور سے جنوب مین سرحد ماہی کانٹہ تک اور مشرق مین سرحد ڈونگرپور سے سروہی تک قریب ستر میل شمال وجنوب اور اسی میل مشرق ومغرب ہے یہہ ملک چہوٹی جاگیرون مین جنکے سردار راجپوت ہین منقسم ہے سرداران مذکور مہارانا صاحب اودے پور کے خراج گذار ہین سرکار انگریزی کو کچہہ خراج نہین دیتے ہین ان سردارون کے دو فریق ہین۔

اول فریق مین [۱]سلومبر کا راؤ - [۲]اور گگوندہ کا راج ہین۔

دوم فریق مین [۱]کوٹرا اوڑ کا راؤ - [۲]جہاڑول کا راج - [۳]چانڈ کا راؤ - [۴]تہانہ کا ٹہاکر [۵]جاوَاس کا راو - [۶]پاڑہ کا ٹہاکر - [۷]چانی کا ٹہاکر - [۸]پاڑہ تہانہ کا ٹہاکر - [۹]ماڈری کا راو [۱۰]اڈگہنہ کا راو - [۱۱]پنڑوہ کا رانہ - [۱۲]جوڑہ کا راؤ -

سابقًا اس ملک مین بہیلون کی آبادی تہی جب راجپوتون نے فتح کیا اونہون نے عمدہ زرخیز قطعات اراضی اون سے چہین لیے اور بہیل پہاڑون کے قریب جا

کے جنگل مین رہنے لگے اب اس ملک مین بہیل راجپوت اور گراسیون کی آبادی
ہے مگر خانہ شماری نہونے سے باشندون کی تعداد معلوم نہین ہے ۔
زرخیز حصہ جات ملک سے بیدخل ہونے کی وجہہ سے بہیل لوگ جسقدر نوع
دیگر ہوئے اوس سے زیادہ وحشی صفت و بدپیشہ ہوگئے ہین موسم بارش
مین بقدر مصارف سالتمام باجرہ وغیرہ غلہ کاشت کرلیتے ہین اسکے سواے
سن - کوری - تل - اوڑد - مال - چاول - اور کہین کہین ہلدی اور آدرک
بہی کاشت کرتے ہین - راجپوت اور کسی قدر عرصہ سے بہیل بہی ربیع مین گیہون
جو - نخود - سرسون - نیشکر کاشت کرتے ہین اور بہت اچہی فصل پیدا
ہوتی ہے ۔

ان اضلاع مین زیادہ تر پہاڑ اور پہاڑی زمین ہین اون مین کچہہ زراعت
نہین ہوسکتی ہے اور کل ملک کے ایک ثلث بلکہ چہارم پر بہی کبہی زراعت نہین
ہوتی ہے اور رقبہ کثیر بن اور جہاڑی سے بہرا ہے کہ بحسب ضرورت باشندگان
ملک مزروعہ ہوسکتا ہے ۔

ان اضلاع مین چہوٹی ندیون کی دہارون مین لوہے اور تانبے کی بوری ملتی
ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان اضلاع مین کسی قسم کی معدنی پیداوار ہوسکتی ہے
اور کہین کہین سونا بہی ملتا ہے مگر یہہ امر مشتبہہ ہے کہ اوس سے محنت وخرچ
کا معاوضہ کافی ہوسکے یا نہین بالفعل صرف ایک کان جاور مین ہے کہ سابق مین
آباد تہا اب ویران ہے اور اودے پور سے بجانب سڑک کہیرواڑہ پچیس میل
کے فاصلہ پر واقع ہے کسی زمانہ مین یہہ کانین مشہور تہین اور فرمانروایان میواڑ کو

जावर

اون سے آمدنی کثیر ہوتی تہی اون مین جست اور چاندی و دیگر دہاتون کے کارخانے سنہ ۱۲ و ۱۸۱۳ع کی قحط سالی تک بکثرت جاری تہے اوسوقت سے رعیت تباہ ہوکر دیہات ویران ہوگئے اور جاور بہی اون مین سے ہے۔

سرداران مندرجہ صدر سے بعض سردار بہومیہ جاگیردار اور تحت خاص صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی ستیم کہیرواڑہ ہین اونکی یہہ تفصیل ہے۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار بہومیہ	مقبوضہ دیہات	دیہات جاگیر	دیہات انعام	جمع تخمیناً	ٹانکہ یعنی خراج	سواران نوکری	کیفیت
۱	پاڑہ	راوت ناہر سنگہ	۱۷	۹	۳	لعہ	لمار	۴۰	
۲	جاواس	راوت بہیرون سنگہ	۲۴	۱۸	۶	عہ	المحا	۶۰	
۳	ماوری	راوت رگہناتہ سنگہ	۱۲	۰	۰	عہ	صمار	۴۰	
۴	چانی	ٹہاکر کہان سنگہ	۵	۱	۰	الـہ	صمار	۱۰	
۵	تہانہ	ٹہاکر پرتاب سنگہ	۳	۰	۱	الصمار	مارصہ	۱۰	
۶	پاٹیہ	ٹہاکر گلاب سنگہ	۲	۲	۰	المار	مار	۱۰	

خان پور کا ٹہاکر ایک گانوکی بابت پاڑہ کی راوت کو چالیس روپیہ ٹانکہ دیتا ہے اور کتومی کا ٹہاکر اٹہارہ روپیہ دیتا ہے۔ بابلواڑہ کا ٹہاکر جاواس کے راوت کو چار گانوکی بابت دوسو روپیہ دیتا ہے۔ اور بیری کا ٹہاکر ایک گانو کے

ایک سو تیس روپیہ دیتا ہے باقی ماندہ بہا کر فی روپیہ چہہ آنہ دیتے ہین بہہر فی گہر ڈیڑہ روپیہ پٹیل کا شتکار چہارم پیداوار اور سواے چوتہ روپیہ فی قلبہ دیتے ہین بہیل بحیر معینہ جمع دیتے ہین کہیرواڑہ کے بہوسیان کچہہ محصول نہین لیتے ہین اس ملک مین قریب دو لاکہہ بہیل ہین سواے ڈونگرپور اور بانسواڑہ کے علاقہ مین بہیلون کی کل سولہ پالین ہین بموجب تفصیل ذیل —

نمبر	نام پال	نمبر	نام پال	نمبر	نام پال
۱	ایورہ ऐवोरा	۲	دہاریوتی धारणोली	۳	دامور दामोर
۴	ماہیرہ माहेरा	۵	نیناسو नैनासू	۶	دوداوت डूडावत
۷	بہناوت बहनावत	۸	اہاری अहारी	۹	کالابوہ कालबूड़
۱۰	مچار मचार	۱۱	نجور निजोर	۱۲	گوداداموَر गोदादामोर
۱۳	کراری करारी	۱۴	پارگی पारगी	۱۵	دامہ दामा
۱۶	بابریہ बाबरया				

بہیل لوگ قدیم سے بد پیشہ مشہور ہین کہ چوری و غارتگری بحرف و خطر و کمال بیرحمی سے کرتے تہے مگر جب سے کہیرواڑہ اور کوٹڑہ مین چہاونیان ہوئی ہین علی العموم کل بہیلون نے اور علی الخصوص بہومیہ جاگیرون کے بہیلون نے عادات

غارتگری کو چھوڑکر نیک چلنی اور شایستگی اختیار کی ہے انسداد غارتگری کی غرض سے پیپلیا اور پرشاد کے درمیان جھاڑی کٹ گئی ہے اور اودے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر گجرات سے رکھب دیوجی و اکلنگ جی و ناتھہ دوارہ و کانکرولی کے جاترہ یون کی آمد رفت بکثرت جاری ہے۔

पीपलया परशाद रखबदेवजी इकलिंगजी नाथद्वारा कांकरोली

ان اضلاع مین انتظام عدالت کا اختیار مہارانا صاحب والی میواڑ کو ہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے نگران حال ہین مگرہ کا حاکم کل مقدمات فوجداری مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کرتا ہے مگر تحقیقات و تجویز اونکے راج کے اختیار مین ہے اس دوہرہ حکومت کیوجہ سے ہمیشہ ابتری و نزاع رہتی ہین یعنی راج سے بہیلون پر ظلم و تشدد ہوتا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکو پناہ دیتے ہین۔

بہیلون کی شرارت کی نسبت کرنل میکنزی صاحب نے لکھا ہے کہ نالایق و ناکردہ کار حاکم اور بے ایمان و رشوت خوار کامدار مقرر ہونے سے اونکے ایمان اور منصفی کا بالکل اعتبار جاتا رہا ہے اور دربار کی حکومت اسقدر ضعیف ہوگئی ہے کہ بہیل لوگ جبر اور تعدی کے بغیر اوسکو مطلق خیال مین نہین لاتے اور جو مراتب بلا رو رعایت و عادلانہ سماعت سے بآسانی فیصل ہوجاوین اونکے واسطے سرکشی و فساد کرتے ہین۔

ان اضلاع کی جمع مع آمدنی جاگیرات خراج گذاران چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ کی ہے مگر راج مین صرف ایک لاکہہ ساٹھہ ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کے ہوتے ہی اور انتظام کیواسطے ۱۸۰ سوار اور ۴۴۵ پیادون کی جمعیت متعین ہے

مگر بیچ چالیس سواروں کے جو کرنل ایڈن صاحب نے پولیس کیواسطے
کئے تہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ کے پاس متعین رہکر کہیرواڑہ اودہ
کی سڑک پر گشت کیا کرتے ہین کل دیگر سواران راج نہایت محتاج و شکستہ
اور گہوڑے بالکل خراب و ناکارہ ہین اونمین زیادہ تر سندہی اور میواڑ کہنچ
مسلمان ہین اور سہ بندی پیادگان بے قواعد و بد اسلحہ ہے ۔
تحت حکومت حاکم دربار کے سواران کی تنخواہ پندرہ سولہ روپیہ سکہ اودیپورے
کی ہے اسمین وے گہوڑہ و ہتیار رکہتے ہین اور اسی مین خورونوش و پوشش
کا بندوبست کرتے ہین اور اسیطرح سپاہی اودے پوری چہہ روپیہ ماہوار سے
فارغ الوقتی کرتے ہین ۔

فہرست تہانجات وتقسیم عملہ و فوج

نمبر	نام تہانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
۱	صدر مین حاکم کے پاس	یک	یک	۰	یک	۵۰	۴۰۵	
۲	سرارہ	للعہ	یک	۲	۰	۲۵	۷۵	
۳	کہیرواڑہ و پنچہ	ہ	یک	۰	۰	۲۰	۳۵	
۴	کلیان پورہ	یک	یک	۰	۰	۳۵	۳۵	
۵	رتورہ	یک	۰	۰	۰	۱۵	۱۴	

सिवारा
खैरवाडा बलीचा
कालियानपुरा
रतौरा

نمبر	نام تھانہ	کامدار	وظیفہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
	کھیرو نسیرہ	یک	۰	۰	۰	۱۵	۵۰	
۹	کالی بہونت	۰	یک	۰	۰	۰	۶	
۱۱	پرسولہ	یک	یک	۰	۰	۵	۱۴	
	سوم سگری	یک	۰	۰	۰	۰	۶	
۱۰	راکھوگڑھ	یک	۰	۰	۰	۰	۲۹	
۱۱	دئی پور	۰	۰	۰	۰	۵	۰	
۱۲	کیوڑہ کانا	یک	۰	۰	۰	۰	۰	
۱۳	چناوڑہ	یک	۰	۰	۰	۰	۴	
۱۴	رکھب ناتھ	یک	۰	۰	۰	۰	۶	
۱۵	جاور	یک	۰	۰	۰	۱۰	۱۴	
۱۶	بیلودی	یک	۰	۰	۰	۰	۱۴	
۱۷	بھٹیہ	یک	۰	۰	۰	۰	۱۴	

نمبر	نام تھانہ	کامدار	نوشت‌وار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
	بیڑان	ایک	ے	دو	یک	۱۸۰	۳۴۴	

سنہ [illegible] ع مین بنظر انتظام و شایستگی ملک اور باشندون کو جو کوئی جایز پیشہ نرکہنے کی وجہ سے مرتکب واردات چوری و غارتگری ہوئی ذریعہ معاش بہم پہونچانے کی غرض سے ایک فوج کہ بنام نہاد میواڑ بہیل کورپس مشہور ہے اس ملک کے بہیل و گراسیہ لوگون سے بہرتی ہوئی تہی اس فوج مین ۴۵۲ مسلح آدمی ہین اور قریب سوا لاکہہ روپیہ سالانہ کا خرچ ہے اسمین سے پچاس ہزار روپیہ مہارانا صاحب والی میواڑ سے لیا جاتا ہے اور باقیماندہ خزانہ عامرہ شاہی سے دیا جاتا ہے صدر چہاونی اس فوج کے کہیرواڑہ مین ہے اور کچہہ جمعیت کوٹڑہ مین رہتی ہے کل پہاڑیون مین اس فوج کی نوکری اب ایسی مرغوب العوام ہوگئی ہے کہ بہیلون کے لڑکے نوکر ہونے سے پیشتر از خود آکر ایک ایک برس تک قواعد سیکہتے ہین جب کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تیار سپاہی فوراً بہرتی ہوکر کام کرنے لگتا ہے اوسکی تیاری مین سرکار کو کچہہ خرچ کرنا نہین پڑتا۔ میواڑ کی پہاڑی قومین شراب خواری مین مشہور ہین مگر جو بہیل و گراسیہ فوج مین بہرتی ہوتا ہے فی الفور اس بدعادت کو چہوڑ دیتا ہے کہ فوج مین شراب خواری بالکل نہین ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنہون نے ہر قسم کے ہندوستانی لوگ دیکہے ہین براہ انصاف لکہتے ہین کہ بہیل کورپس سے زیادہ مطیع اور شایستہ سپاہ کسی ہندوستانی فوج مین نہین دیکہی۔

۱۸۶۹ء میں برگڈیر جنرل منٹگمری صاحب نے میواڑ بھیل کورپس کا ملاحظہ کر کے کرنل ہیکنزمی صاحب کمانڈنٹ فوج مذکور کے نام مراسلہ ذیل تحریر کیا بھیل کورپس کو ملاحظہ کر کے اوسکی نسبت جو میری راے ہوئی اوس سے مین آپکو بخوشی تمام اطلاع دیتا ہون کہ جو کچھہ میرے دیکھنے مین آیا اوسمین خوبیان زیادہ اور نقص بہت کم ہین اس فوج مین قواعد اور پابندی ضابطہ ایسی ہیں کہ جیسے چاہئین اور کل سپاہ کی بشاشت اور فارغ البالی دلالت کرتی ہے کہ اچھا سلوک ہے پیرڈ کے میدان مین اونکے حرکات بہت با استقلال ہین کسی طرح کا تزلزل نہین ہے قدم بہت اچھا ہے اور ڈرل مین مینے اس سے بہتر چلتی ہوئی کوئی رجمنٹ نہین دیکھی بھیلون کے حرکات مین ایسی چستی وچالاکی ہے کہ اونکو اوسکا نازان ہونا چاہیئے بعد موجودات کے جو کھیل ہوئے وہ بھی نہایت دلچسپ تھے اونکے اجرا مین تمہاری تدبیرات نہایت مستحسن ہین اور بھیل بہت خوشی سے شامل ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ اونکو پسند ہین اون سے دل لگی کے سواے اور بھی فائدہ ہوگا کیونکہ ایسے افسرون سے جو کھیل مین شریک ہون لوگون کو زیادہ انس ہوتا ہے بہ تقرر انعام چاند ماری کرانے سے اونکو بندوق رانی کے فن مین کمال حاصل ہوگا اور دیگر کھیلون سے چستی وچالاکی پیدا ہوگی کپتان ہیٹ صاحب اور ڈاکٹر ملن صاحب کی رہنمائی سے یہہ عمدہ نتایج ضرور حاصل ہونگے اس فوج کے بھرتی کرنے سے غرض خاص یہہ تھی کہ بھیلون مین انسانیت پیدا ہو اور تربیت جاری ہو اس حال کو دیکھنے سے یقین ہے کہ امید پوری ہوگی اور بھیلون کو انگریزی افسرون کے تحت مین نوکری کرنیکی

ब्रिगेडियर जनरल मंटगमरी ... जी

पैरेड

कप्तान ... डाक्टर ...

خواہش پیدا ہو گی۔

سنہ [illegible] مین سیواڑہ بہیل کورپس کو لفٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب اور میجر جنرل رسل صاحب نے ملاحظہ کیا اور ہر طرح عمدہ وکارگزار پایا سپاہیون کو کار تعمیر مین رکہا جاتا ہے اور وے خوشی سے کرتے ہین۔

نومبر سنہ [illegible] مین لارڈ نورتھ بروک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل ہندوستان اودے پور مین تشریف لائے تب افسران ودستہ سیواڑہ بہیل کورپس اونکی اردلی مین رہے لارڈ صاحب موصوف فوج کا ملاحظہ کرکے ملازمان سپاہ اور اونکی قواعد دانی سے بہت خوش ہوئے بلکہ عمدہ فنون سپہ گری دیکہکر متعجب ہوئے صرف بسبب عدیم الفرصتی چاندماری نہ دیکہ سکے سوا اسکے اسباب مین اونہون نے مسٹر لیال صاحب اور کرنل ہربرٹ صاحب سے کہ ہر دو صاحبان نے نشانہ لگانا بخوبی دیکہا تہا کیفیت مفصل سنکر اطمینان کر لیا۔

مارچ سنہ [illegible] مین میجر جنرل فوربس صاحب کمانڈنٹ قسمت شمالی فوج بمبئی بارادہ ملاحظہ اس رجمنٹ کے ہر سول تک آئے مگر راستہ مین یہہ حال سنکر کہ صدر مین جمعیت صرف اسقدر ہے کہ پہرہ بدلا سکے کیواسطے بہی بمشکل کافی ہو اور افسرون مین سے صرف ایک صاحب ہین واپس چلے گئے۔

چہاونی مین سپاہیون کا چلن وروئیہ ہر طرح نہایت عمدہ ہے اور بماہ ستمبر واکتوبر باگور کے مشکل سفر مین یہہ بہی ثابت ہو گیا ہے کہ وے بلاشکایت اور بغیر کسی طرح کی عدول حکمی کے دو روز تک بہوکے اور ایک ہفتہ تک بہوکے کے متحمل ہو سکتے ہین اس کل عرصہ مین اونکو کثرت بارش سے متواتر بہیگنے

اور تر زمین پر رہنے کا اتفاق ہوا کہ یہہ امر ہر کسی کو اور خصوص ہندوستانی لوگون کو بہ مضرت ہے۔ اس مہم مین لڑائی کی تو نوبت نہین پہونچی مگر ایک دفعہ البتہ بہت مشکل وقت آ گیا تہا مگر فوج کے لوگون نے بجز اسکے کہ پیش قدمی کر کے دشمن پر حملہ آور ہون اور کچہہ نہ چاہا۔

۱۸۷۰ء مین کرنل میکنزی صاحب نے چہاونی کہیرواڑہ مین شفاخانہ مقرر کیا تہا اوسکا کل خرچ بقدر چالیس روپیہ ماہوار راج اودےپور سے ملتا ہی ابتدا مین یہہ خیال تہا کہ شاید بہیل لوگ ادویات انگریزی سے پرہیز اور عمل جراحی سے خوف کر کے علاج نکراوین مگر اب اگرچہ ڈاکٹر صاحب اپنی طرف سے عمل جراحی مین باوصف ضرورۃ اسرار نہین کرتے بہیل معالجہ کیواسطے اسقدر آتے ہین کہ معالجون کو فرصت کم ہوتی ہے تا بحدیکہ عورتین بہی علاج کیواسطے بکثرت آتی ہین۔ میواڑ بہیل کورپس کے ڈاکٹر اس کام کو بلا تنخواہ کرتے ہین مگر کام کی اس کثرت پر اگرچہ خود اونہین کے خوش اخلاق اور حسن تدبیری سے ہوئی لازم ہے کہ اسکے عوض اونکو علیحدہ تنخواہ ملے۔

۱۸۷۳ء مین ان اضلاع مین گجراتی روگ بکثرت ہوا یہہ ایک مرض ہے کہ پہیپڑہ اور سینہ پر ورم اور آشوب ہو کر اکثر انجام ہلاک ہوتا ہے انگریزی طب مین نہ اوسکا نام ہے اور نہ ڈاکٹر لوگ اوسکے علاج مین متفق الرائے ہین اکثر اوقات موسم سرما مین ہوتا ہے دار الشفا کہیرواڑہ سے یہہ ایک بڑا فائدہ ہوا ہے کہ بہیلون کا ڈاکٹرون سے اعتبار جاتا رہا ہے اور علم طب کے معتقد ہو کر علاج کرانے لگے ہین اور اوس سے بہت فائدہ اوٹہاتے ہین۔

بہیل لوگ بے سبب ارتکاب جرائم کا ارادہ نہین کرتے اور بذاتہٖ نیت مین اچھے
ہین مگر جہل اور سریع الاعتقادی سے سیانہ و بھوپا کی باتون پر گمراہ ہو کر باتہام
ڈاکن آدمیون کو اذیت پہونچانی اور ہلاک کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہین اور اکثر
جرائم اونکے باہمی فساد سے ظہور مین آتے ہین اکثر صورتون مین سبب نزاع زمین
و عورت کے جھگڑون سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر شراب خواری کی حالت مین
قدیم عداوتون کو یاد کر کے باہم فساد کرتے ہین چنانچہ ڈاکن کا خوف تو شفاخانہ
کے علاج کے نتائج اور بعلت ڈاکن کشی مجرمان کو سزا سخت ہونے اور بہیل کورپس
کے شائستہ سپاہیون کی صحبت سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور تنازعہ زمین
یا عورت یا انتقام عداوت قدیم سے تا وقتیکہ کوئی کل پال دوسری پال پر حملہ آور
نہو ملک کی امن و عافیت مین چندان خلل واقع نہین ہوتا —

اودے پور و کہیرواڑہ کی سڑک تیار کرنے مین مہارانا صاحب کی کمال دانشمندی
ظہور مین آئی ہے کہ علاوہ فائدہ ازدیاد آمدرفت و تجارت کی اوس نے قرب و
جوار کے بہیلون کی خصوصاً پدونہ کو سرکشی و ارتکاب جرائم سے باز رکہا ہے خالصہ
بہیلون کی اکثر پالین صرف اس سبب سے کہ اونکے مسکنون تک کسی کی رسائی
نہین از بس مفسد و سینہ زور ہین وہان بہی سڑکین بنوا دیجاوین تو اونکی شرارت
کا انسداد ہو جاوے اور بہیل لوگ با ایمان و صلح شعار و محنتی ہو جاوین —

دستور بولاوہ کا یعنی بہ اخذ اجرت تجار غارتگری سے محفوظ رکہنے کی کفالت کا کل
ملک مین جاری ہے ہر ایک گانو مسافر و بیوپاری وغیرہ کو اجرت پر چوکیدار دیتا
ہے اور جو کوئی یہہ اجرت نہ لیوے تو بشرطیکہ سلح جمعیت سے اپنی حفاظت نکرے

ضرور ضرر و نقصان اوٹھاوے گا اور دے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر بھی بولاوہ
لیا جاتا ہے اگرچہ اس سڑک پر سواران راج گشت و گرداوری کرتے ہین اس
سبب سے وارداتین کم ہوتی ہین مگر جو مسافر جمع ہوکر جاتے ہین محفوظ رہتے
ہین متفرق جانیوالے بولاوہ نہ لین تو ضرور لٹ جاتے ہین چونکہ اجرت بولاوہ
بصورت وقوع غارتگری سند یافتگی معاوضہ ہوتی ہے ہر ایک گروہ مسافران
خواہ کم ہو یا زیادہ بھیل بولاوہ کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔

سرحد میواڑ و گجرات پر سرجو نامی بھیلون کا گرو چند سال سے اپنی قوم کے لوگون کو تلقین
کرتا پھرتا ہے ایک خدا کی پرستش اور صلح پیشہ اور خیر طلبی کی ہدایت کرتا ہے اوسکے
پیرو کل جرائم و گناہ شراب خواری و ہلاکت جاندار سے پرہیز کرنے کی قسم کہاتے ہین
اور پیداوار زمین سے حیات بسر کرنی اور غسل کرکے کہانا کہانیکا عہد کرتے
ہین سرجو کے پیرو قریب ایک ہزار بھگت ہوگئے ہین اور تین کو اوس نے
اپنا خلیفہ بناکر تلقین و تادیب کیواسطے بہیج رکہا ہے اوس سے صاحب اسسٹنٹ
سپرنٹنڈنٹ سے ملکر شکایت کی کہ اوسکے ہمراہیون کو دیگر بھیل مسلمان و کافر قرار
دیکر اذیت پہونچاتے ہین اونکا بندوبست ہوجاوے اوسکی نصیحت کا اثر کھیرواڑہ
اور کوٹڑہ تک پھیل گیا ہے اوسکے پیرو کہتے ہین کہ جب سے گرو نے رہنمائی کی
ہے ہم لوگ بہت خوش ہین اور واقع ہین وے قدیم بھیلون سے بہت بہتر
معلوم ہوتے ہین۔

ایسے موجبات سے بھیلون کی حالت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے مالوہ
کے بھیلون سے ان اضلاع کے بھیل خوش اور فارغ البال ہین زیادہ تر کاشتکاری

مین مصروف رہتے ہین اونکی آبادی بہی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے - اجناس صرف روزمرہ ارزان ہین مگر بہوہ پینے کا شوق جیسا ہمیشہ سے ہے بدستور جاری ہے -

شروع ۱۸۶۹ء مین خالصہ کے بہیل ایسے سرکش ہوگئے کہ وہان کے حاکم نے دربار کو لکہا کہ تا وقتیکہ ان مین سے دو ایک نہایت شریر و سرکش بالون کو سزا نہ دیجاوے اس ملک مین امن رکہنا اور تعمیل حکم کرنا غیر ممکن ہے اسپر دربار کو چند مفسد و سرکش بالون کی سرکوبی کرکے اپنی حکومت قایم کرنی لازم آئی مگر راج کمزور ہو رہا تہا بجاے اسکے کہ فی الفور سزا دیجاتی سامان نہونے کے سبب سے فوج کی تیاری اور روانگی مین توقف ہوا بہیلون نے حکام کی سستی اور غفلت دیکہکر اور بہی وارداتین کین اور کل مجموعہ اعمال کی پاداش مین ایک دفعہ سزا پانے کی امید سے سرکشی مین اضافہ کیا - ستمبر مین اونکی شورش انتہای درجہ کو پہونچی مہارانا صاحب کو صلاح دی گئی کہ پہاڑی اضلاع مین مناسب مقامات پر فوجین متعین کرکے سزادہی کا بندوبست کرین مگر قبل عمل درآمد اس تجویز کے سرغنہ بالون کو طلب کرکے ہدایت کی کہ مجرمون کو فوراً گرفتار کرادو اور مال مسروقہ مسترد کرادو ورنہ بصورت خلاف ورزی سزا سخت دیجاوے گی مگر چونکہ یہہ ہدایت بلا سزا تہی اوسپر کچہہ عمل نہوا - مہارانا صاحب کو اس سرکش قوم کی سزادہی و تربیت و انسداد فساد کا بہت فکر ہوا اور چاہا کہ ایکدفعہ حکومت قایم کرکے اس ضلع کو تحت انتظام خاص مین رکہین مگر یہہ امر مشکل معلوم ہوا کیونکہ ان مفسدون کو ضبط مین لانے کیواسطے جو تحمل و چستی و دیانت و لیاقت چاہیئے

راج کی حکومت مین کہان تھی اہالیان راج علی العموم یہہ سمجھتے ہین کہ بہیلون مین
عقل وتمیز دیگر قواء انسانی نہین ہین اور اس سبب سے اونکو صرف ظلم وتشدد
کے ذریعہ سے مغلوب رکہا چاہتے ہین مگر اس اعتقاد کا بطلان اور مظلومون کی
کیفیت سیواٹ بہیل کورپس کی دانائی اور صداقت اور رہومیہ جاگیرون مین
بہیلون کے اسودہ وصلح شعار ہوجانے سے بخوبی ثابت ہے اس وجہ سے
کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جاگیرون اور اونکی رعایا کے باب مین اہلکاران
دربار کی مداخلت نہین ہونے دیتے اور اونکے استغاثہ وشکایتون پر فی الفور
متوجہہ ہوکر شفقت وانصاف سے پیش آتے ہین بہیلون نے نہ فقط شرارت
وبد معاشی سے پرہیزگاری اختیار کی ہے بلکہ اپنے عرایض کو تحقیق کرکے اطاعت
حکام مین بدل ساعی وسرگرم رہتے ہین اور ہر معاملہ مین بہ اطمینان وصفائی طینت
دادخواہ وجوابدہ ہوتے ہین اس سے صاف عیان ہے کہ خالصہ کے بہیلون
کی سرکشی وبغاوت جسکے اہالیان دربار شاکی ہین خود اونہین کی بے انصافی اور
بدتدبیری کا نتیجہ ہے۔

چونکہ اس معاملہ مین بہت طوالت سے تحریر ہوئی تھی امید ہوئی کہ ایک دفعہ
سرکوبی مفسدان کرکے مہارانا صاحب اون کے ساتھہ زیادہ حلم اور
رضاجو تدبیرون سے پیش آوینگے اور چند سال مین اس تدبیر کی
خوبی بمقابلہ تشدد کے جسمین ہمیشہ دربار اور رعایا کے درمیان عداوت
رہتی ہے اور دونون کے حق مین مضر ہے ثابت ہوجاویگی
راج کی رپورٹ مورخہ یکم مئی ۱۸۶۰ع مین لکہا ہے کہ کہیرواڑہ کی طرف بہیلون نے

پہاڑون مین سرکشی کی اور تاخت و تاراج شروع کیا اسپر حسب صلاح کرنل سیکنزی حیتا
اونکی تنبیہ کے واسطے فوج متعین ہوئی جس مقام پر مقابلہ کیا بخوبی سرکوبی کر
ملک مین امن کیا گیا سابقًا ان اضلاع مین فوجداری و دیوانی کی عدالتین ایک
شخص کے اہتمام مین تہین بندوبست جدید کے بعد دو شخصون کو مفوض ہوئے
ہین جن دیہات سے مفسدہ کیا تہا ونمین تہانجات مقرر کئے گئے اور ایک
اہلکار مع فوج گرداوری تہانجات کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ہے —

مارچ سنہ ۱۸۶۹ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو خبر ہوئی کہ حاکم اضلاع کوہی نے صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو لکہا ہے کہ خالصہ کے پالون کے تہارا ۔ سرارہ ۔ بہورائی ۔
کربیرہ ۔ دہنک واڑہ ۔ بہیلون نے مفسدہ کیا ہے جسسے اوسکا انتظام
و انسداد مطلق نہین ہوسکتا اسواسطے ایک دو نہایت زبردست پالونکی ہمراہی
ضرور ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس اعتبار سے کہ دربار کے اقتدار سرکوبی
مفسدان کی ظہور پذیر ہونے سے اوس فساد کا جو سستی انتظام سے وقوع
مین آیا تہا انسداد ہوجاویگا اور اگر زیادہ سختی و تشدد کی ضرورت ہو تو بدترین
پالِ ہشتل تہارا پر حملہ قرار واقعی سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا اس تجویز کو مناسب سمجہا
اسمین یہہ غرض تہی کہ جب مفسد اقوام کو سزار واجب اعمال ہوکر دربار کی ہیبت
قایم ہوجاوے تب اہلکاران حال سے زیادہ مستعد اہلکارون کی معرفت اونکے
ساتہہ رحم و رضاجوئی سے پیش آوین چنانچہ مہارانا صاحب اور اونکے وزیر
نے ایسا ہی کیا کہ دربار کا تسلط قایم ہوکر بہیلون کو یقین ہوگیا کہ روز حساب جو
بہت دنون تک التوا مین رہا تہا قریب آگیا اور بفور ارتکاب جرم سزا ملے گی

ہمدردان حال اونکے دلون مین اپنے مالک کے عدل و انصاف کا بھی یقین پیدا ہوا اس مراد سے دربار کی فوج اور جاگیرداروں کی جمعیت بہ تعداد دو ہزار کس اودے پور مین جمع ہوکر ۱۹ - اپریل ۱۸۶۹ء کو بسرداری ظالم سنگھ پانچی والہ پہاڑی اضلاع مین آئے اور تھارا - سرارہ - کربرا اور بھورائی پالون پر متواتر حملے اور ہوئے طرفین سے کشت وخون بہت کم ہوا دربار کی فوج سے صرف چار آدمی مارے گئے اور بارہ زخمی ہوئے اور بھیلون کیطرف سے ۱۴ مقتول و ۴۹ مجروح ہوئے گئے حسب دستور بھیل پہاڑون مین بھاگ گئے مگر قحط و بیماری کی وجہ سے اونہون نے جلد اطاعت قبول کر لی اسکا نتیجہ بہت اچھا ہوا کیونکہ سزادہی کے بعد فی الفور محکمہ جات فوجداری و دیوانی علیحدہ کئے گئے پنڈت آنند راؤ حاکم دیوانی مقرر ہوا اور مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری ہوا دونون نے اپنا کام اچھی طرح انجام دیا علاوہ اسکے مہارانا صاحب کی رحیم تدبیرات دفعیہ آفات قحط و خشک سالی نے پہاڑیون کے اس مجمع پر کہ اکثر محنت مزدوری مین مصروف ہوگئے اور جو ضعیف تر تھے خیرات خانون مین بسر اوقات کرنے لگے بڑا اثر پیدا کیا اس سبب سے ارتکاب جرم مین بہت کمی ہوگئی ہے قحط سے جو تکلیفین ان قومون کو ہوئی ہین اونکو دیکھتے ہوئے ایسے عمدہ نتیجہ کی امید نہ تھی دربار میواڑ اور سرکار انگریزی کو اس سے نہایت خوشی ہوئی -

دستگیری قحط زدون کے واسطے تعمیرات مفصلہ ذیل منظوری دربار تیار ہوئے ہین - مرمت کچہری کھیرواڑہ - جادو داوواس کا کوٹھیار - تالاب سرارہ - مرمت قلعہ سرارہ - مرمت قلعہ کلیان پور - تالاب برگونگ - اسکا کل خرچ بہ تعداد

नीमा

دس ہزار روپیہ ہوا ان تعمیرات کے ساتھہ قلعہ و کچہہ واقع سرحد میواڑ و گجرات
کی مرمت ہونی چاہیے تہی کہ یہہ قلعہ بمرور عرصہ تیس سال تعمیر ہوا تہا اور سرحد
کے بند و بست مین بہت کار آمد ہوا اب مرمت طلب ہو گیا ہے اگر مرمت نکیجاوے
تو جلد برباد ہو جاوے گا۔

سنہ ۱۸۹۵ع مین معلوم ہوا کہ مثل سابق ایک شخص کو ذمہ دار کرکے شکل انتظام
بدلی جاوے یعنی حاکم مگرہ کے تحت مین دو نایب مقرر ہون ایک فوجداری کا
کام کرے اور دوسرا دیوانی کا اور حاکم مگرہ دونون کا بہت جوابدہ رہے بہیلون
کے دیہات کی سزادہی کا نتیجہ زایل ہوگیا اور انہون نے امن و عافیت خلایق
مین پہر خلل اندازی شروع کی سبب اسکا کسیقدر مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری
کی کاہلی تہی کہ وہ مقدمات کو کم فیصل کرتا تہا کہ بہت مقدمات زیر تجویز رہے
اور جواب نہین آتا اور پنڈت آنند راو حاکم دیوانی حاکم مگرہ کے تحت مین
نہ تہا۔

سنہ ۱۸۹۶ع مین اودے پور کے علاقہ کے خالصہ پال اور ڈونگرپور کے علاقہ
کے دیو پال سرکش ہوئے مین آنند راو حاکم مگرہ نے کئی دفعہ بہت ضرورت سے
صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کی خدمت مین پالون کی سزادہی کی درخواست کی
مگر صاحب نے منظور نہین کی اس نظر سے کہ تاوقتیکہ دیگر تدبیرات انسداد فساد
و رفع شر عمل مین لا کر ناکامیاب نہون سزا دینا مناسب نہین ہے بلکہ صاحب
موصوف کی راے یہہ ہوئی کہ بہیلون کی ناراضگی زیادہ تر خالصہ کے کامدارون
نے اپنے فایدہ کیواسطے پیدا کی ہے اور چند روزہ جلد سزادہی کیجاوے

تو اوس سے کچھہ نیک نتیجہ حاصل نہین ہوتا بلکہ حاکم محکوم کے درمیان نا اتفاقی
زیادہ ہوتی ہے بھیلون کو دربار کے کامدارون کا کچھہ اعتبار نہین ہے کیونکہ
جبتک کوئی شخص ضلع کو ہی مین حاکم رہتا ہے اوسکے ماتحت کامدار با اختیار
رہتے ہین بلکہ وے اوسی کے آدمی ہوتے ہین اور وہ اونکو روپیہ پیدا
کرنیکی غرض سے مقرر کرتا ہے اور اونکی یہہ خواہش رہتی ہے کہ جبتک
وہ حاکم رہے جسقدر ممکن ہو روپیہ پیدا کرلین اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے
کامدارون کی بدلی سے کچھہ فرق نہین ہوتا بھیلون کو برابر وہی تکلیف رہتی
ہے خالصہ پالون مین اسلئے جلد اوسکے متعلق ضرورت نہین کیونکہ پہاڑی ملک مین
جاگیرون اور بہومیہ سردارون کے علاقہ کے بھیلون کی مثل خالصہ کے
پالون کے ہر تیسرے یا چوتھے سال سزا دہی نہین ہوتی ہے سبب اسکا یہہ
کہ ان جاگیرون مین منتظم و اہلکار نہین بدلتے ہین اور بھیلون کو اونکا اعتبار
ہے بلکہ اہلکاران مذکور انتظام آیندہ کی ذمہ وری سے خائف رہتے ہین اور
راج کے اہلکار و تہانہ دار انتظام آیندہ پر کچھہ نظر نہین رکھتے مناسب ہے
کہ کل تہانہ دار و کامدار و حاکم مگرہ و حکام فوجداری و دیوانی پیشگاہ مہارانا صاحب
سے مقرر ہوا کرین اور حاکم مگرہ کسیکو اپنی طرف سے مقرر نکرے اس سے کامدار
لوگ حاکم کے مطیع اور خوشامدی کم رہین گے اور انصاف و انتظام بہتر ہوگا
مگر بخلاف راے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ یہہ
فساد بھیلون کی باہمی نا اتفاقی سے پیدا ہوا ہے ان اضلاع کے انتظام سے
تعلق نہین رکھتا اول خون کے دعوی سے نزاع شروع ہوا اوسوقت اوسکا

رانا کی رعیت ہو سکتا تہا مگر رفتہ رفتہ کوہی پالون مین فساد ہوگیا بیشتر دیول اور
واڑہ کے پالون مین فساد ہوا تہا دیول والون نے ولانہ کا ایک آدمی مار ڈالا
تہا میرے نزدیک اگر صاحب سپرنٹنڈنٹ انسداد حاکم مگرہ کو مدد دین اور خود
بہی مفسدون کو سزا دین تو انسداد فساد ہو جاوے مگر جب اون کے نزدیک
مناسب نہین ہے تو مین دربار کو بہیلون کی سزا دہی کی فہمایش نہین کر سکتا
اور کارپردازون کی پیشگاہ مہارانا صاحب سے مقرر ہونے کی کئی دفعہ فہمایش
ہو چکی ہے مگر دربار اپنا قدیم دستور بدلنا نہین چاہتا ہے لیکن یقین ہے کہ مہارانا
صاحب شورہ جدید کے فواید سے آگاہ ہو کر کچھ تدبیر کرینگے۔

سنہ ۱۸۸۱ع مین بہیلون نے پہر شورش کی اور کئی وارداتون کے مرتکب ہوئے
دربار نے اونکے زیادہ مفسد پالون کی سزا دہی کی اجازت چاہی مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی صلاح کے بغیر نہین دی گئی ان وحشیون کی سرکوبی کی تدبیرات جو راج سے
متعلق ہین مناسب نہین ہین زبردست اور سرغنہ لوگون تک رسائی مشکل ہے
غریب مارے جاتے ہین مہارانا صاحب اپنی ریاست کے انتظام اور ان لوگون
کی ترقی بدل چاہتے ہین مگر اونکی یہہ حجت ہے کہ اس دوہری حکومت مین کوئی
حسب اطمینان نتیجہ حاصل نہین ہو سکتا ہے یا تو صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کو
اونکا اختیار مطلق ہو جاوے اور اونکی حرکات کے ذمہ دار سمجہے جاوین یا اہلکاران
دربار کو اجازت ہو کہ بلا مداخلت صاحب موصوف احکام دربار کی بجا آوری کرین
زیادہ تر مناسب یہہ ہے کہ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کے اختیارات زیادہ ہو کر
اونکو دربار اور بہیلون کے درمیان ذریعہ مطلق بنا دیا جاوے سوا اسکے بہیل کو ریسکا

افسر ہونیکی وجہہ سے کہ یہہ فوج انہین لوگون کی تربیت کیواسطے بھرتی ہوئی تہی صاحب موصوف کو عجب اقتدار حاصل ہے بہیلون کا اونپر اعتبار ہے اون کے بلانے سے سرگروہ فوراً آجاتے ہین اہلکاران دربار کے بلانے سے ہرگز نہین آتے وے پلٹن ہین سے مقامات مناسب پر چوکیان مقرر کرکے انسداد واردات کرسکتے ہین اور بمدرران حال ملازمین پلٹن کی صحبت سے بہیلون کو شایستگی ہونچا سکتے ہین۔

۱۸۲۲ء مین راج کی فوج کا دہنک واڑہ پال کے بہیلون سے مقابلہ ہوا اگرچہ راج کی فوج قواعد و ہتہیار مین بہت ناقص ہے اور کسی نجیر فوج کا مقابلہ کرنیکیواسطے بالکل کارآمد نہین ہے مگر بہیلون کی سزادہی مین کہ اونکے پاس سوائے تیر کمان اور پہاڑون کی پناہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بخوبی کارگر ہوئی۔

سواران گرد اور سٹرک اودے پور و کہیرواڑہ نے کہ بحجت حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ حفاظت مسافرین کیواسطے متعین ہین اس خوبی سے اپنا کام انجام دیا کہ اونکے علاقہ مین ایک واردات کی بہی شکایت نہوئی۔

مگرہ کا حاکم خالصہ کے بہیلون کو باشندگان قرب وجوار پر غارتگری و فساد کرنے سے باز نہین رکہہ سکتا ہے جب اونکا فساد انتہا درجہ کو پہونچا تب بتجویز صاحب سپرنٹنڈنٹ نے راج کی فوج سے دہنکواڑہ اور نتہواڑہ پالون کو سزا دینا منظور کیا تہا چنانچہ دہنک واڑہ پر حسب تذکرہ بالا حملہ ہوا تو بہیل لوگ اپنے بال بچون کو لیکر جنگل و پہاڑ مین بہاگ گئے تہے اب از سرنو آباد ہونے لگے ہین

جولائی ۱۸۵۵ع مین مہارانا صاحب شادی کرنے کے واسطے ایڈر کو گئے جب
صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہومیہ سردارون کو اون کی خدمت مین پیش کیا
سردارون نے نذرین دین اور دربار مین مہارانا صاحب کے روبرو بیٹھے
اور خلعت اور گھوڑے حسب دستور قدیم حاصل کئے۔

بہومیہ جاگیردار اپنے علاقہ کے بھیلون کو مغلوب رکھنے کیواسطے ولایتی اور مکرانی
سپاہیون کو نوکر رکھا کرتے تھے مگر یہہ سپاہی ایسے شریر اور مفسد تھے کہ بجائے
اسکے کہ اپنے مالکون کی فرمان برداری کرین انواع حیلہ و بہانہ سے اونکو تنگ
کرتے تھے اسواسطے جہان موقع ہوا اونکو موقوف کیا گیا اور آیندہ کو اونکے نوکر
ہونیکی ممانعت ہوئی مگر وے سردارون کے ذمہ تنخواہ چڑھا کر یا روپیہ قرض
دیکر ایسی صورت پیدا کرتے ہین کہ سردارون کو اونکی علیحدگی مشکل ہوجاتی ہے
بھیل لوگ بدوضعی کے سبب سے اون سے متنفر ہین مگر اونکے پاس اچھے اچھے
ہتھیار ہین اس سے خوف بھی کرتے ہین۔

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع مین راج میواڑ اور پرتاب گڈھ کے درمیان ایک مقدمہ تھا اوسکی
تحقیقات کی ضرورت سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو دریاود مین جانیکا اتفاق ہوا
اس ضلع مین مدت سے کوئی حاکم نہین گیا تھا اس سبب سے بدنظمی ہو رہی تھی
یہانتک کہ باشندون کو یہہ بھی معلوم نہ تھا کہ ہم میواڑ کے کونسے اضلاع مین
ہین ہر طرف کو جنگل و پہاڑی ہے اور مالوہ و میواڑ کی سیراب سرزمین کے کنارہ
پر واقع ہے اگر کوئی ایک دفعہ مویشیون کو کسیطرف لیجاوے تو پھر پتہ لگنا مشکل
ہے جاگیر کے حاکم اور منتظم جو چاہتے ہین کرتے ہین تجارتگرون سے مال مسروقہ

दरयाव

میں حصہ لیکر اونکی امداد و اعانت کرتے ہیں تصفیہ مقدمات میں صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی کارروائی میں خلل انداز ہوتے ہیں صدق سے علی العموم کل کو ہر ایک سے
شکایتیں بہت ہوئیں مگر شاکی یعنی مستغیث لوگ آیندہ کے خوف سے لرزاں
تھے کا دربدل جاتا تھا کہ صاحب جلد چلے جاوین اس صورت میں دربار کو
لازم ہے کہ اس جاگیر پر زیادہ نگرانی کرنے کی ہدایت کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مناسب ہے کہ ہر سال دریاود کا دورہ کیا کرین۔

مادری بھوسیہ جاگیرون میں سب سے بہتر مادری کی جاگیر کا انتظام
ہے وہان کا سردار رگھناتھہ سنگھ کل سردارون میں سب سے زیادہ ہوشیار ہے
خود کام کرتا ہے اور کسی کے فریب میں نہیں آتا اس جاگیر کا انتظام دیگر جاگیرون
سے بیشتر ہوا تھا یعنی ۱۸۲۶ و ۲۷ء میں کپتان بلیک صاحب نے کیا تھا اس وجہ
سے سب سے بہتر ہے موسم بارش ۱۸۶۰ء میں مقدمات چوری و کشت و خون
وغیرہ درمیانی مادری و جاو اس پنچایت نے فیصل کئے تھے اور رکانگون اور
شکوارہ کے مشہور پالون کے ذمہ اسلئے بابت معاوضہ تجویز کیے تھے مگر
اوسکے ادا کی صورت نہیں ہوئی اس اثنا میں پھر فساد ہوگیا یہ پال تھانہ
ذریعہ معاش ہے اوسکے اور مادری کے درمیان اکثر نزاع رہتا ہے
آمدنی کی سمت ... سالانہ کی آمدنی ہو گئی ہے اور اسیقدر خرچ ہے۔

چپاٹی اس جاگیر کی ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی سے پانچ سو روپیہ
خراج راج اودے پور کو دیا جاتا ہے کہ اوسکی حیثیت سے زیادہ ہے
ٹھاکر کان سنگھ جاگیر کا کام اچھی طرح کرتا ہے مگر پانچ ہزار روپیہ کی قرضہ ہے

زیربار ہے ۔

تھانہ یہان کا ٹھاکر پربت سنگہ کل معاملات مین خبردار اور ہوشیار ہے اوسکی ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہے اور آٹھہ سو روپیہ سال کا خرچ ہے اوسکے ذمہ بہی قرضہ ہے مگر اوسکی تفصیل و تعداد دریافت نہین ہوئی ۔

چیواس جسکو چاواس بہی کہتے ہین بہومیون مین سب سے بڑا جاگیر ہے اوسکی آمدنی سولہ ہزار سے اٹھارہ ہزار تک سالانہ ہوتی ہے راؤ بہیرون سنگہ سردار سابق کہ سنہ ۱۸۵۱ع مین بعمر پچیس سال تہا ازبس متلون طبع اور بد وضع تہا اپنا کل وقت اوباشی و بدچلنی مین صرف کرتا تہا کام پر بالکل متوجہ نہ تہا اوسکے ملازم لوٹتے تہے اس سبب سے قریب پچاس ہزار روپیہ کے مقروض ہوگیا تہا سنہ ۱۸۶۲ع مین کچہہ اسلوبی کار کی تجویز ہوئی راؤ اور اوسکے کامدار نے انصرام کار کیا اور اوسنے چاہا کہ روپیہ قرض لیکر ولایتی اور مکرانون کی تنخواہ یکمشت ادا کردے مگر یہہ لوگ پنچایت سے راضی ہونے والے نہ تہے اس سبب سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی مداخلت کی ضرورت ہوئی اور گجراتی کامدار جو گمراہی کا باعث تہا موقوف ہوا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ سردار کے لڑکون مین سے کسی کو تحصیل علم کے واسطے احمد آباد کے مدرسہ مین بہیجا جاے مگر اس وجہ سے کہ وے اپنے پہاڑون مین بہت خوش رہتے ہین امید نتہی کہ کوئی جانا قبول کرے ۔

کانکون اور سگواڑہ کے بہیل مدت سے غارتگری کرکے اس سردار کے خرچ اور تکلیف کے باعث ہوئے ہین چنانچہ مقدمات وقوعی سابقہ کا جو فیصلہ ہوا

باوری کے ذکر مین لکہا گیا ان باون کے بہیل بہت شریر و سرکش ہین۔
مقدمہ ڈاکہ کنہتی جلفان مین راو جیواس اور امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ سے کہ
امر سنگہ رجمنٹ مین بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار نوکر ہے اور عند الضرورت ضلع
مین نوکری کرتا ہے بہوپا کو گرفتار کرادیا کہ اوسکو اودے پور بہیجا گیا اور
بعد تحقیقات پانچ برس کی قید ہوئی اور دیگر دو کس ماخوذ مقدمہ مذکور جنکو
راو نے گرفتار کر کے ایک ایک برس کو قید کیا تہا پہرہ والونکی غفلت اور سازش
سے مفرور ہو گئے تا وقت گرفتاری اونکے امر سنگہ کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار
یکم اکتوبر ۱۸۸۲ع سے بند کر دے گئے چند روز بعد امر سنگہ راو جیواس ہو گیا
تب بہی اونکی گرفتاری مین مصروف رہا کہ اونمین سے ایک گرفتار ہو کر بازادی
میعاد قید سزایاب ہوا اور جس نے بر سر موقع صاحب سپرنٹنڈنٹ پر تلوار
چلائی تہی وہ بہی قلعہ کہیرواڑہ مین بمیعاد ایک سال قید ہوا مگر مجرمان مفرور
و مرتکب جرم سے ایک ہاتہہ نہ آیا بدستور مطلق العنان و آزاد ہے۔
دسمبر ۱۸۸۲ع مین راو بہیرون سنگہ لاولد مر گیا مرنے سے بیشتر اوس نے
اپنے چچا امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ کو کہ سابق مین منتظم جاگیر تہا اپنا بیٹا اور وارث
قرار دیا تہا راو پاڑہ نے بد صلاحی سے جیواس کا دعوی کیا اور یہہ عذر کیا
کہ امر سنگہ بہیرون سنگہ کا چچا ہے وہ متبنی نہین ہو سکتا ہے مین چہاوس
خاندان مین ہون میرا حق ہے لچہمن سنگہ راو پاڑہ نے اودے پور مین
اہالیان دربار سے سازش کر لی اس سبب سے مسند نشینی امر سنگہ مین بہت
دیر ہوئی مگر بمدار ان حال کل رہا آیا جیواس سرداران ہو میدا اور جہت مندر

رگھبر ناتھ نے امرسنگھ کو زادٔ قبول کر کے رسمیات مسند نشینی بہجد مین آخر کا
دربار نے بہی بتاریخ ۲۹ - جنوری ۱۸۵۸ء منظور کیا قبل وفات بہیرون سنگھ
امرسنگھ نے کاکون اور سگواڑہ کے پالون مین ہوکر مادری کوٹر زمین سے
سو سو گز جہاڑی کٹواکر راستہ بنوایا تہا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے اجرا
راستہ کے جانیوالے تہے مگر اس عزل و نصب کے سبب سے ہرج واقع
ہوا اور دوسرے سال پر جانا موقوف رہا -

جون ۱۸۵۸ء مین میجر کننگ صاحب نے قرضخواہون کو جمع کرکے کل قرضہ کی
تعداد مقرر کی بقدر لاکہ پ سکہ اودے پور ہوا اس قرضہ کے عوض میر دیہات
آوبری - ورلہ - ناگپور - بہودر - پادری

पादरी - भूदर नागपुर वरला ओवरी

جمعی پانچہزار روپیہ سکہ اودےپور علیحدہ کردے اس انتظام اور رام سنگھ
کی خوش انتظامی اور کفایت شعاری سے امید ہے کہ قرضہ سے جلد سبکدوشی
ہوجاوے -

پاڑہ ۱۷ - اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پاڑہ کے راوت ناہر سنگھ کا انتقال ہوا
یہہ شخص ضعیف العمر تہا اور چند سال سے نابینا ہوگیا تہا اوسکے اندہے ہونے
سے لوگون نے جاگیر کے کام مین ابتری کردی تہی اور زیرباری بہت
ہوگئی تہی اوسکا پوتا لچھمن سنگھ بعمر چودہ سال بجاے اوسکے مسند نشین ہوا
حسب ایماے صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے سن بلوغ تک بہ تحت صاحب
موصوف ایک ہوشیار کامدار مقرر ہوا اور راوت کی والدہ کے متمد کو اس

ہزار کے شریک کیا گیا اس بندوبست سے نہایت عمدہ نتیجہ پیدا ہوا —
جاگیر کی آمدنی جو ایک سال مین دس ہزار تھی دوسرے مین پندرہ ہزار ہوگئی
پردیسی ملازم جنکا للعہ ماہوار چڑہا ہوا تھا موقوف کئے گئے اور اونکی تنخواہ باقساط
ادا کرنیکا بندوبست ہوا —

سنہ ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲ء مین صورت بندوبست بدستور رہی مگر قحط کے سبب جمع صرف
بقدر للعہ سالانہ ہوئی سنہ ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ء مین نوجوان راوت کو اختیار دیا گیا اوس
نے جاگیر کا اچھا انتظام کیا اور میواڑ بہیل کورپس کے بگلی کو اپنا کامدار مقرر
کیا مگر اوسکے با اختیار ہونے کے بعد آمدنی صرف چہہ سات ہزار روپیہ سالانہ
کی ہوتی ہے وہ کسی قدر مقروض ہے مگر بہت زیر بار نہین ہے اوس نے
فروری سنہ ۱۸۶۸ء مین بادری کے سردار کی دختر سے شادی کی ہے —

کوٹڑہ

کوٹڑہ بلند زمین پر جہان بگاہیل اور سبرمتی ندیان ملی ہین چار میل عریض
گہاٹہ مین جسکے گرد دو ہزار سے چہتیس سو فیٹ تک کی بلندی کے پہاڑ بجز
جنوب اور مغرب کے ہر طرف ہین کہیرواڑہ سے ۵۶ میل شمال و مغرب مین
واقع ہے — جنوب اور مغرب کی طرفون سے پہاڑون کا احاطہ کشادہ ہے
اور سبرمتی اور دلواڑہ کے گہاٹ سے ملا ہے —

صاحب جو کوٹڑہ مین رہتے ہین میواڑ بہیل کورپس کے دوم کمانڈنٹ اور صاحب
پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے دوم اسسٹنٹ ہین یہہ ضلع اونکے تحت حکومت
مین ہے اور اضلاع کوہی کا ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے —

اس چھاونی مین میواڑ بھیل کورپس کی دو کمپنی رہتی ہین اون مین باستثنا چند آدمیون کے سب گراسیہ لوگ بہرتی ہین اور یہہ مقام اونکی رضاجوئی کیواسطے پسند کیا گیا ہے۔

اس علاقہ مین تین جاگیر ہین جورہ اوگہنہ پنتروہ

पनरवा ओघना जूड़ा

اونکے سردار راج میواڑ مین خراج مفصلہ ذیل دیتے ہین۔

جورہ	اوگہنہ	پنتروہ
۔	۔	۔

ان جاگیرون مین دربار کو کچھہ مداخلت نہین ہے بالکل صاحب پولٹیکل سپرنٹینڈنٹ اور صاحب اسسٹنٹ دوم کا اختیار ہے بجز بعض کے یہہ سردار اپنی جاگیرون کا اچھا بندوبست کرتے ہین اونکی بھیل رعایا نے عادت غارتگری کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور خالصہ کے پالون کی نسبت بہت شایستہ ہوگئے ہین پنتروہ اور جورہ کے سردار دربار میواڑ کے بہت مقروض ہین اور جورہ کا سردار بہت کاہل اور غافل ہے اوسکی رعایا اوسکو خیال مین نہین لاتی ہے اور حدود جاگیر سے باہر وارداتین کرتے ہین۔

ان جاگیرون کی بابت عجب دستور ہوگیا ہے کہ مالک میواڑ جو اونکے کاروبار مین دست اندازی نہین کرسکتا اوس سے اونکی وارداتون کی بابت معاوضہ دلایا جاتا ہے اونکے عوض دربار نے زرمندرجہ حاشیہ ادا کیا ہے

نام جاگیر	آمدنی سالانہ	مطالبہ راج
پنروہ	[illegible]	[illegible]
جورہ میرپورہ	[illegible]	[illegible]
اوگہنہ	[illegible]	[illegible]

کہ اب اوسکا مطالبہ دربیش ہے اہالیان دربار کہتے ہیں کہ ان بھومیہ سرداروں کی رعایا علاقہ غیر میں وارداتیں کرتے ہیں اوسکے عوض ہم کہانتک زرمعاوضہ دیتے جاوینگے اسمین سرداروں کا فایدہ ہے کہ اونکی حرکات ناشایستہ کی بابت راج معاوضہ دیتا ہے اور خود محفوظ رہتے ہیں اسی سبب سے اونکو علاقہ غیر مین واردات کرنیکا حوصلہ ہوتا اگر بھومیوں سے یہہ زرمعاوضہ وصول کیا جاوے یا بالعوض اوسکے اونکی جاگیرین ضبط ہوں تب وے اپنی رعایا کو ان حرکات سے باز رکہیں بڑی مشکل یہہ ہے کہ دربار نے یہہ روپیہ کئی سال سے چڑہا دیا ہے اب بلحاظ آمدنی جاگیروں کی یہہ رقم اس تعداد کثیر کو پہونچ گئی ہے کہ کسی مناسب مدت کے اندر اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے —

اس قرضہ کے ایصال میں صاحب اسسٹنٹ مدت سے مصروف ہیں اور یہہ کام جو اونکے ذمہ ہے بہت ضروری سمجہا جاتا ہے اور راج براہ واجب عذر آور ہے کہ ان بھومیوں کی رعایا کے جرائم کے عوض میں باوجودیکہ اون پر کچہہ اختیار نہیں ہے غیر ریاستوں کو زرمعاوضہ دیتے ہوئے تنگ آگئے ہیں اگرچہ دربار کا قرضہ پنروہ کے ذمہ بہی بہت ہے مگر بمقابلہ سردار جورہ کے اوسکی حالت غنیمت ہے اوسکی رعایا ضبط میں ہے اور انتظام جاگیر لایق تعریف کے ہے جب تک جاگیر اوسکے اہتمام میں ہے ادائے قرضہ کچہہ

مشکل نہین ہے اور نہ زیادہ مقروض ہونیکا احتمال ہے اوگہنہ کا قرضہ جورہ
اور سپنروہ کے مقابلہ مین بہت خفیف ہے علاقہ کوٹڑہ کے سردار محصول
راہداری اپنے علاقہ کے مقامات مفصلہ ذیل پر اس شرح سے لیتے ہین -

غلہ بار بزگاو — پارچہ نیشکر و ہلدی وغیرہ بار بزگاو — شیر افیون فی بار پانچ من

۲ر — ۴ر — ۱۲ر

علاقہ جورہ مین
علاقہ جورہ مین گوگرود مہدپور بکرنی

बिकरनी महदपुर गुगरोद

علاقہ اوگہنہ مین بمقام اوگہنہ خاص -

علاقہ پنروہ مان پور نوگام मानपुर नोगाम

مالگذاری اوگہنہ اور سپنروہ مین ایک چہارم پیداوار اور فی گھر ایک روپیہ
یا زیادہ حسب حیثیت مالک و مرضی سردار لیجاتی ہے - اور جورہ مین گراسیے
اور بہیلون کی مالگذاری مین فرق ہے - گراسیون سے بصورت اچہی
پیداوار ہونیکی فی قلبہ ڈیڑہ من پختہ غلہ اور ایک روپیہ لیا جاتا ہے اور
نوعد گہر حسب مرضی سردار اور جن دیہات سے غلہ نہین لیا جاتا ہے اون
سے دو روپیہ فی گہر حسب حیثیت لیا جاتا ہے اور بہیل سوا روپیہ اور
بارہ سیر غلہ فی گہر حسب حیثیت دیتے ہین -
کوٹڑہ کی جمیعت بہیل کورپس کیواسطے قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ تاوقتیکہ لکہنا
پڑہنا نہ سیکہے اوسکی ترقی عہدہ نہو اس سبب سے سب لوگ نوشتخواند مین مصروف

رہتے ہین اور اونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ بنایا گیا ہے اوسکے مکان کی تعمیر
کیواسطے دربار میواڑ نے دوسو روپیہ نقد دیا ہے اور بیس روپیہ ماہوار
عملہ کا خرچ منظور کیا ہے کل سپاہیون کو دو برس پڑھنا پڑتا ہے اس قاعدہ
سے نوکری کے پسندیدہ ہونے مین کچھہ فرق نہین ہوا ہے امیدوار بکثرت
آتے ہین اور خالی عہدہ پر مقرر ہونے کی درخواست کرتے ہین۔

اوگھنہ اوگھنہ کی جاگیر مین راوت کیسری سنگہ جاگیردار بہومیہ سردار
ہے اوسکے پاس ۳۲ دیہات ہین اور خود حاکم ہے۔ یہہ جاگیر اودے پور
سے قریب ہونے کے سبب سے جوڑہ اور پنروہ کی نسبت راج میواڑ کی
زیادہ محکوم ہے۔ چند پشت پہلے اول بطور استمرار ملی تہی مگر بہ تدریج اودے پور
سے زیادہ متعلق ہوکر پنروہ سے علیحدہ ہوگئی اس سردار کا لڑکا پنروہ کا
رانا ہے اگرچہ وہ مستحق نہین ہے مگر راج مین رشوت دیکر استحقاق حاصل
کیا ہے جوڑہ اور پنروہ کی نسبت اوگھنہ کی زمین زیادہ مزروعہ ہے رعایا
اچھی صلح پیشہ ہے اس سے محصول وغیرہ بآسانی وصول ہوتا ہے تحت مین
کوئی جاگیردار نہین ہے کل علاقہ خالصہ کا ہے سردار جوان اور بہت ہوشیار
ہے اور جاگیر کی خوش انتظامی اور رعایا کے آرام کی خواہش رکہتا ہے۔
اوسکے والد کشن سنگہ کے انتقال پر جب وہ مسند نشین ہوا دربار نے
اوس سے بہی تلوار بندی کا دعوی کیا تہا مگر اوسنے بہی وہی عذر کیا
جو پنروہ کے راو نے کیا ہے۔ اس جاگیر کا علاقہ میواڑ کی مغربی سرحد کی نسبت
زیادہ کشادہ وہموار ہے یہان ہلدی اور شکر کی تجارت پنروہ اور جوڑہ

سے زیادہ ہے۔

پنڑوہ اوگھنہ کے سردار کا بیٹا رانا بھوانی سنگہ جاگیر پنڑوہ کا سردار ہے
اس علاقہ مین ۴۴ دیہات تین ٹھاکرون کے قبضہ مین ہین اور باقی ۴۸
رانا کے خالصہ مین ہین۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	ادیواس	ٹھاکر بدن سنگہ	۱۰	۰	۰
۲	اورہ	ٹھاکر اجیت سنگہ	۱۱	[illegible]	۰
۳	ادمریہ	ٹھاکر دولہ سنگہ	۲۳	[illegible]	۰
۴	خالصہ	رانا بھوانی سنگہ	۴۸	[illegible]	۰
میزان	۰	۰	۹۲	[illegible]	۰

اُمریہ کے ٹھاکر کو دیہات کی نصف جمع ملتی ہے اور علاقہ کا بندوبست پنڑوہ
کا سردار کرتا ہے۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین اس علاقہ کے اوس حصہ مین جو بھاندر کرکے مشہور ہے کثرت
بارش سے فصل خراب ہوگئی اوسی سال مین خراج واجب الاداے اودیپور
بتعداد پانچ سو روپیہ سالانہ قرار پایا اور بقایاء خراج کی قسطین تین سو روپیہ
سالانہ کی مقرر ہوئین گیارہ ہزار روپیہ بقاے خراج اور چھہ ہزار روپیہ نذرانہ

مسند نشینی جلد سترہ ہزار روپیہ واجب الادا تھا رانا اور اوسکے ولیعہد کے درمیان نا اتفاقی ہے رانا نے اپنے اقرار کا ایفا نہیں کیا ہے اور بدن سنگہ ٹھاکر اوسے واس نے صرف اسیوجہہ سے خراج ادا نہیں کیا ہے کہ جس حالت مین اوسکو بیٹرو کی گدی دی ہے تو کچھہ معاش بھی ملنی چاہئے ۔

پانچ سو روپیہ خراج اور تین سو روپیہ بقایا خراج حسب قرار داد سال بسال ادا ہوتا ہے مگر رانا کو ادا سے مبلغ چھہ ہزار روپیہ مین جو دربار سے بابت تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی طلب ہے محض انکار ہے اسوجہہ سے کہ یہہ مطالبہ دستور قدیم سے بالکل خلاف ہے ۔

سنہ ۷۷-۱۸۷۶ع مین شدت بارش سے خریف کی پیداوار خراب ہوگئی صرف بقدر چہارم مال حاصل ہوا ندیون کے کنارہ کے کہیت بالکل بہہ گئے اور مالکون کا بڑا نقصان ہوا مگر ربیع کی پیداوار نہایت عمدہ ہوئی ۔

جورہ جورہ کی جاگیر مین ۱۱۸ دیہات ہین اور راوت نور اور سنگہ وہانکا جو سیہ سردار ہے ان دیہات مین سے ۴۲ دیہات سنہ ۷۰-۱۸۶۹ع تک سات ٹھاکران مفصلہ ذیل کے قبضہ مین تھے ۔

تفصیل ٹھاکران

نمبر	نام دیہہ	نام ٹھاکر	تعداد دیہات	خراج سالانہ	کیفیت
۱	سمدیجہ	ٹھاکر بہوانی سنگہ	۱۲	مار	
۲	موم ولائی	ٹھاکر دولت سنگہ	۲	[illegible]	
۳	مادرہ	ٹھاکر انار سنگہ	۴	[illegible]	
۴	نرسنگ پورہ	ٹھاکر بہارت سنگہ	۱	[illegible]	
۵	باس	ٹھاکر بہیروں سنگہ	۱	[illegible]	
۶	پارولی کلان	ٹھاکر دولت سنگہ	۴	[illegible]	
۷	پارولی خورد	ٹھاکر چندن سنگہ	۲	[illegible]	

समदेजा
मोमदलाई
आदरा
नरसिंहपु
बास
पारोली
पारोली
सोवे

سنہ ۱۸۶۷ء مطابق ۱۹۲۴ء میں جورہ کے سردار نے اپنے بھائی بھتیجون کو جاگیر تقسیم کی
راوت زورا ور سنگہ سردار جورہ کی والد گمان سنگہ کے وقت انتقال اوسکے
چھوٹے حقیقی بھائی بہیم سنگہ اور دیوی سنگہ اور سوتیلے بھائی رتن سنگہ اور
دولت سنگہ کی پرورش اوسی کے ذمہ تھی اور جب اوسکا چچا جودہ سنگہ مرا تو

بختاور سنگہ و مان سنگہ و کیسری سنگہ پسران جودہ سنگہ کی پرورش بہی اوسی کے ذمہ عاید ہوئی صغیر سنی مین یہہ سب اوسکی سرپرستی مین رہے جب ہوشیار ہوگئے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے صلاح دی کہ اونکی جاگیرین علیحدہ کردیجاوین چنانچہ کپتان بنٹی صاحب نے بندوبست مندرجہ ذیل کیا۔

اول ٹہاکر بہیم سنگہ برادر دوم سردار کو تلوئی اور پاوٹی دو گانو دئے اور دس روپیہ سالانہ اوسکے ذمہ خراج مقرر کیا اسکے علاوہ بڑے بہائی کے ذمہ بعض مصارف رہے جس سے وہ بخوبی گذارہ کرسکے۔

तिलोई
पावली

دوم ٹہاکر دیوی سنگہ برادر سیوم سردار کو سوباد - اجنی اور بہنکانیہ ملے اور اوسکے ذمہ دس روپیہ سالانہ خراج قرار پایا یہہ معاش کافی ہے۔

सुवान
अजनी
बांकानिया

سیوم رتن سنگہ و دولت سنگہ سوتیلے بہائیون کو چوہان کا سیرہ - کودرکل اور گوریہ تین گانو ملے اور اونکے ذمہ صہ روپیہ خراج قرار پایا ہے۔ یہہ معاش اونکے گذارہ کے واسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر جو دئے اونکو ملے کی سابقاً رتن سنگہ کی آمدنی قریب ہزار روپیہ سالانہ کی تہی اب سو روپیہ نقد اور سو روپیہ کی جنس کل دو سو روپیہ کی ہے علاوہ اسکے شاید وہ بہیم سنگہ سے بڑا ہے اگر واقع مین ہے تو اوسکو بہیم سنگہ سے زیادہ معاش ملنی چاہیے کیونکہ اگر سردار کی اولاد نہوئی تو وہ مستحق مسند نشینی ہوگا۔

चौहान का सेरा
कोदरवल
गोरया

چہارم ٹہاکران بختاور سنگہ مان سنگہ و کیسری سنگہ پسران جوان سنگہ کو کہام گارو - فوررو تین گانو ملے ہین اور سالانہ خراج آٹہہ روپیہ ہے یہہ معاش اگرچہ سردار کے سوتیلے بہائیون کی معاش سے بہتر ہے مگر اونکے گذارہ

खाम
गारो
फ़रोद

کیواسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر سے کچھہ نہ ملیگا اونکا باپ بہت زبردست
تہا بہیلون سے گجرات کی غارتگری کا مال نکلوایا کرتا تہا وہ مال اونکو ہاتھہ آیا
ہے اوس سے گذارہ کرتے ہین اسطرح چورہ کے ٹہاکر جو ایک سال پیشتر سات
تہے سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء مین گیارہ ہوگئے اسکے بعد دوسری تقسیم ہوئی معلوم ہوتی ہے
کہ رپورٹ سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء مین نقشہ ذیل درج ہوا —

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	سمریچہ	بہوانی سنگہ	۱۱	بالعہ	
۲	مادرہ	ناہر سنگہ	۴	لعہ	
۳	نرسنگ پورہ	بہارتہہ سنگہ	۱	صعہ	
۴	باس	بہیرون سنگہ	۱	صعہ	
۵	موم ولائی یا سوراولی	دولت سنگہ	۲	معہ	
۶	پارولی خورد	چندن سنگہ	۲	معسہ	
۷	پارولی کلان	دولہ سنگہ	۹	لہ	
۸	اوکہلاٹہ	روپ سنگہ	۳	عہ	

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۹	بادری	دہول سنگہ	۱	الوعسہ		भादरी
۱۰	تہاسیہ	کہان سنگہ	۲	عسے		थमला
۱۱	ملانہ کا باس	چندن سنگہ	۲	عسہ		मुलाहेका-बास
۱۲	بانتہ والہ	ڈولہ سنگہ	۲	رعسہ		बान्तावाला
۱۳	تلوئی	بہیم سنگہ	۲	عسہ		तिलोई
۱۴	کہام	بختاور سنگہ	۳	سے		खाम
۱۵	چوہان کا بیڑہ	رتن سنگہ	۳	دعسے		हमकबेरा
۱۶	سولام	دیوی سنگہ	۳	عسہ		सुलाम
۱۷	سوہولہ	خوشحال سنگہ	۱	رعسہ		बाहुला
۱۸	خالصہ	•	۴۶	[illegible]		
میزان	•	•	۱۱۹	[illegible]		

ستمبر ۱۸۶۱ء مین بدریافت اس امر کے کہ باغی مینون کا گروہ رعایاے
علاقہ گودوار سرحد جورہ کے پہاڑون مین آکر پناہ پذیر ہوا اوسکی سزادہی
کیواسطے فوج کا بہیجنا ضرور پڑا اوسمین کہیرواڑہ اور کوٹڑہ کی مختلف جمعیتین
اور سے پور سے راج کی فوج اور راو جورہ کے ملازم شامل ہوئے راو کے
بہائی ٹہاکر بہیم سنگہ نے ایک گروہ کو اونکی جاے پناہ مین جاکر لڑائی مین
اونکو شکست دی اور اوسکے سرگروہ تیلا کو مارڈالا اور دیگر چارون کو
زخمی کیا مگر کثرت درختان سے کل گروہ بہاگ گیا کوئی گرفتار نہوا۔
اس فوج کشی اور ٹہاکر بہیم سنگہ کی مقابلہ آرائی سے گودوار اور سروہی کے
مینا اور بہیلون نے فی الفور میواڑ کے پہاڑون کو چہوڑ دیا۔ جنوری و فروری
۱۸۶۲ء مین صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ سروہی کے پاس سے اطلاع آئی
کہ مینے لوگ علاقہ جورہ مین پہر پناہ پذیر ہوتے ہین مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع
کوہی نے یقین نہ کیا آخرکار ۴۔ مارچ کو وکیل میواڑ نے اطلاع دی کہ پوشیدہ
مقام پر ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جورہ کے راو کو لکہا گیا ہے کہ جسقدر فوج ممکن
ہو فی الفور بہیجے اور کوٹڑہ سے انگریزی فوج طلب ہو کر بہ تعاقب و تلاش
مجرمان روانہ ہوئی دسوین مارچ کو ٹہاکر بہیم سنگہ سے مقابلہ ہو کر ایک سرغنہ
اور ایک اور آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے ان دو معرکون مین
بہیم سنگہ نے کمال بہادری کی ہے۔ چونکہ جورہ کا راو سست اور کاہل وجود
ہے اور اوسکا بہائی چست اور ہوشیار ہے وہ بہات واقع سرحد سروہی کا
راو سے انتظام نہین ہو سکتا اسواسطے مناسب ہے کہ دیہات مذکورہ کا

انتظام بہیم سنگہ کو سپرد کیا جاوے اس تجویز سے عمدہ نتایج حاصل ہوں گے اور کچہہ نقصان نہوگا کیونکہ کل دیہات خالصہ کے ہین جاگیردار کا کوئی گانو نہین ہے ۔

سرحد متنازعہ ناہی کانٹہ کا بمرور چند سال فیصلہ ہوگیا تہا مگر بینارہ بندی نہوئی اس سبب سے کل باشندگان قرب وجوار کو اوس سے تکلیف تہی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور میجر لجیٹ صاحب نے اوسکی بینارہ بندی کرادی ۔

मेजरलिगर साहब

۱۸۴۳ع مین راؤچند سینے سرحد ملحقہ مارواڑ کے فیصلہ مین مصروف رہا جس تدبیر سے واسطے استحکام حکومت دربار کے تہانہ جات مقرر کرنے لازم آوین باشندگان ملک کو ناگوار ہوگی اسواسطے بہت ہوشیاری سے کرنی چاہیے ۔ ایسی تدبیر کے اجرا مین دربار کو ۱۸۳۸ع کی مصیبت یاد کہنی چاہیے کہ بہیلون نے شورش کرکے ایک رات مین راج کے سترہ تہانون کو مار کر اوٹہا دیا ۔

कोनोली साह
व
मंडवा
बंघेल

جولائی ۱۸۴۳ع مین کپتان کونولی صاحب قایم مقام دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ منڈوہ اور بابہیل مین ڈاکہ زنی کے دو مقدمات شروع سال مین وقوع مین آئے ہین اور منڈوہ مین نوبت بہ ہلاکت پہونچ گئی اور انہون نے یہہ بہی لکہا کہ ان دیہات مین بالکل غدر ہورہا ہے اور راؤ چوڑہ کو اوسکے انسداد کی بالکل قابلیت نہین ہے اور باشندگان قرب وجوار اس فساد سے بہت خائف ومتردد ہین اس

صورت مین اونکی سرکوبی کیواسطے دربار کی فوج جانی چاہیئے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی نے اس حال کی تصدیق کرکے درخواست سزادہی کی اور
خود بہی بہت کوشش سے مدد دی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اطلاع پاکر فوج
بہیجنے کی تیاری کی اگرچہ فوج فی الفور روانہ ہوجاتی تو یقین تہا کہ فوج کے
پہونچتے ہی یا حملہ شروع ہوتے ہی بہیل اطاعت پذیر ہوجاتے مگر بخوست اتفاق
سے اوسی زمانہ مین باگور پر فوج کشی ہوگئی اور یہہ کام التوا مین رہا
وہ مہم ختم ہوئی تو صدر مین اتنا جلد دوسری طرف فوج کشی کرنے کی نسبت تجویز
ہوئی اس سے توقف ہوا آخرکار میواڑ بہیل کورپس اور راج کی متفق فوج بہ
میجر گننگ صاحب ۱۷ مارچ کو اودے پور سے روانہ ہوئی درمیانی عرصہ مین
صاحب سپرنٹنڈنٹ نے یہہ بہی تجویز کی تہی کہ دونون دیہات کے درمیان
تہانہ مقرر کردیا جاوے مگر سابقاً کوہی اضلاع مین راج کے تہانجات کی ایسی ذلت
ہوئی ہتی کہ یہہ تجویز پسند نہوئی ۔

اس توقف سے بہیلون کو مستعد مقابلہ ہونے کی فرصت ملگئی کہ لڑائی کیواسطے
تیار ہوگئے اور اپنے مویشی و مال قرب وجوار کے پالون مین دوست و آشناؤن
کے پاس بہیجدئے اور پہاڑون مین چہپنے کی غرض سے غلہ جمع کرلیا تاہم فوج
کشی کا نتیجہ اچہا ہوا یعنی دونون سرگروہ مع اونکے بڑے آدمیون کے گرفتار
ہوئے صدہا مویشی اور غلہ نا تیار پر راج کا قبضہ ہوگیا اور بہیلون کو بخوبی ثابت
ہوگیا کہ بندوقین خواہ کیسی ہی ناقص ہون اونکے تیر و کمان سے ہر طرح بہتر
ہین آخرکار ایک مضبوط تہانہ متعین کرکے راج کی فوج واپس آئی اور یہ

کو بدرا قرارنامک چلتی آیندہ کے آباد ہونیکی ہدایت ہوئی یقین ہے کہ اس سزا پانیکو اگر ہمیشہ نہین تو سالہا سال تک یاد رکھکر اپنے اقرار کا انکار کرینگے جودہ کی جاگیر مین مدت سے بدنظمی ہو رہی ہے اسواسطے تین آدمیون کی کمیٹی مقرر ہوکر انتظام اوسکو مفوض ہوا اور وسنے بھی اس انتظام کو پسند کیا امید ہے کہ بندوبست خاطرخواہ ہوکر راج کا اور دیگر قرضخواہون کا قرضہ جلد ادا ہوجاوے گا۔

شتمال

شتمال بہت سادہ اور ابتدائی حالت مین ہے زمیندار اگرچہ حق مالکانہ رکہتے ہین مگر اونکو کاشت اراضی کیواسطے ہرسال پٹہ جات دئے جاتے ہین اور مالگذاری کی بابت ضمانت لیجاتی ہے اور فی بیگہہ محصول حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے۔

افیون ۔۔۔ سے ۔۔۔ تک ۔ نیشکر ۔۔۔ سے ۔۔۔ تک ۔ تمباکو ۔۔۔ سے ۔۔۔ تک ۔ میوہ جات ۔۔۔ سے ۔۔۔ تک ۔ غلہ پر محصول نقد لیا جاتا ہے مگر مختلف پرگنات مین نصف سے چہارم تک جنس لیجاتی ہین اس شرح مین کمی نقص ہین مگر رعایا ملک کے موافق ہے راج مین محصول زیادہ آتا ہے اور کاشتکار اس سبب سے رضامند ہین کہ تیاری فصل سے پیشتر اجناس خرچ کرنے لگتے ہین ۔ دوسرے جب پیداوار اچھا ہوتا ہے کل محصول لیا جاتا ہے اور جب کم ہوجاتا ہے بقدر کمی معافی ہوجاتی ہے ۔ تیسرے باشندگان دیہات خفیف معاملات مین خود اپنا انتظام کرتے ہین اور مقدم و نمبرداران دیہہ ان معاملات

ہین با اختیار اور وقوع جرائم کی بابت ذمہ ورہین اور جو مقدمات تمام ودوا
ملک پرمبنی ہین اون کی تجویز یا راے سے فیصل ہوتے ہین اس وجہ سے
میواڑ کی زراعت پیشہ رعایا خوش اور آسودہ حال ہے بے انصافی کم ہوتی
ہے اور ہوتی ہے تو دادخواہ اپنے انصاف کو جلد پہونچ جاتا ہے سررشتہ ہرنوع
اضلاع انگریزی کی نسبت یہہ سررشتہ پسندیدہ تر ہے دلیل یہہ ہے کہ یہان دعوی
کاشت اراضی کے مقدمات بہت کم ہوتے ہین اور وہان عدالتین مستغیثون
سے بہری رہتی ہین علی العموم کل ملک کی آمدنی بہ تعداد اڑتالیس لاکھ اس تفصیل
سے سمجہی جاتی ہے -

خالصہ	جاگیرداران	بہن ارتہہ	میزان
[illegible] لاکہ	[illegible] لاکہ	[illegible] لاکہ	[illegible] لاکہ

اور آمدنی کے مدات مال - سایر - متفرقات چہٹوند یعنی خراج سرداران ہین
مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین سررشتہ مال کی اصلاح شروع ہوئی
تہی اور زمینداران سے بندوبست کیا گیا تہا مگر یہہ بندوبست اہلکاران دربار
کی معرفت ہوا اس سبب سے چہہ لاکہہ روپیہ جمع مین باقی رہگیا پہہ جات منسوخ
ہوئے اور بندوبست از سر نو خام ہوا -
پہر پانچ پرگنون مین زمیندارون سے [illegible] بندوبست کیا گیا اس تجویز سے
اگرچہ مہارانا صاحب رضامند تہے مگر اہالیان راج کو ناگوار ہوئی اور حسب قول
اون کے زمیندارون کو بہی پسند نہین ہے اسواسطے انقضاء میعاد کے
بعد پہر نکیا گیا -

باختیار ہوئے پر مہارانا صاحب نے بندوبست با قواعد کے فوائد سے آگاہ ہوکر بنظر رفع ابتری رشتہ مال و تعیین حد مالگذاری زمینداران و انسداد و تغلب و زیادہ ستانی اہلکاران اوسط جمع دہ سالہ گذشتہ لیکر دس سال آئندہ کیواسطے پٹہ جات اس شرط سے جاری کئے کہ ٹھیکہ دار کاشتکاروں کو اراضی مقبوضہ پر بشرح لگان مستمرہ قدیم قابض رکھکر اپنے تعہد کا ایفا بخوبی کرینگے تو ٹھیکہ دار اور اونکے وارث انقضاے میعاد ٹھیکہ پر آیندہ ٹھیکہ پانیکے مستحق سمجھے جاوینگے۔

مہارانا صاحب کو یقین تھا کہ اس تدبیر سے پیداوار ملک میں بہت اضافہ ہوگا اور ہماری رعایا کو وہی فارغ البالی حاصل ہوگی جو نرم جمع کے سبب سے رعایا مہاراجہ سیندہیا و رٹونک کو حاصل ہے مگر یہہ اندیشہ تہا کہ اہلکاران راج جو قدیم رشتہ کو پسند کرتے ہیں اور اوسمیں زراعت غلہ پر نقد لگان نہیں لیجاتی مگر ایک ثلث سے نصف تک حصہ پیداوار لیا جاتا ہے مہارانا صاحب کی تدبیر میں خلل انداز ہونگے اور دوسرے مشکل یہہ تہی کہ تشخیص جمع اور بندوبست مالگذاری کے واسطے مشاق و تجربہ کار اہلکار کمیاب تہے چنانچہ مہارانا صاحب و کرنل ہچنسن صاحب کو جو مشکلات نظر آتی تہیں واقعی ظہور میں آئیں اسواسطے مجبور رعیت کو پٹہ جات نرم جمع پر بہ تقرر نقدی بجاے جنس دہ سالہ میعاد کیواسطے دئے گئے مگر آخر کار رشتہ مجربہ ناکارگر ہوا رعایا نے اوسکو بالکل منظور نکیا اور ۱۸۶۵ء میں کثرت بارش سے پیداوار خریف کم ہوئی تو اوس فصل کی جمع میں سنبہالی کرنی پڑی اور

آیندہ کو جنس لینے کا طریقہ از سر نو جاری کیا گیا۔

जावर

جاور مین شیشہ اور جست کی کانین مدت سے بند پڑی تہین اونکے جاری کرنے کی غرض سے ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین پروفیسر بوشل صاحب کو بہ اجازت گورنمنٹ نوکر رکہکر کانون کو دیکہنے کیواسطے بہیجا گیا اونہون نے کام شروع کیا مگر کلون کے بغیر کان مین سے پانی نہ نکل سکا اور مہارانا صاحب نے کلون کا خرچ گوارا نکیا اور دہات کو صاف کرنے سے تحقیق ہوا کہ تیس من شیشہ مین [illegible] تولہ ۲ ماشہ ارتی چاندی نکلتی ہے اس سبب سے صورت فائدہ بہی معلوم نہوئی مجبور بتاریخ ۳۱- جنوری ۱۸۷۴ء مسٹر بوشل صاحب کو تنخواہ دیکر برخاست کیا گیا اور کارخانہ بند ہوا اس کارخانہ مین پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا تہا۔

प्रोफेसर
बुशलसा

جمع و خرچ

سنین حال مین راج میواڑ کا جمع خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے۔

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۲	سنہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ء	[illegible] لکھ	[illegible] لکھ	۰	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء	[illegible] لکھ ۶ر۱ پائی	[illegible] لکھ ۱ر۹ پائی	[illegible] لکھ ۴ر۴ پائی	۰
سمت ۱۹۲۶	سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء	[illegible] لکھ ۳ پائی	[illegible] لکھ ۷ر۳ پائی	۰	[illegible] لکھ ۷ر

محاصل پیشانی لاانڈ برٹش	ایجنسی افیون	متفرقات	میزان
۱ / صہ	ا / ۹ /	۵ / ۶ پائی	

میواڑ کی فوج

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع میں اودے پور کی فوج کا جدید بندوبست ہوا جن سواروں
کو چودہ روپیہ ماہواری ملتی تھی اور محض ناکارہ تھی موقوف ہوئی اور
باقی ماندہ کی بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہو گئی اور پیادوں کی پلٹنوں کو
قواعد وردی اور ہتھیار سے اصلاح دی گئی کل فوج کی تعداد یہہ ہے
سوار پیادہ اور ے لاکھ ... سال کا خرچ ہے —
۱۱۵۲ ۳۶۹۴

افیون

میواڑ اور اوسکے گرد نواح کے علاقہ جات میں افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے
سابقاً یہہ افیون سرکار انگریزی کی ایجنسی افیون واقع اندور و اوجین میں جاکر
وزن ہوتے اور محصول ادا کرنے کی بعد بمبئی کو روانہ ہوتی تھی اسمین تاجرون
کو دو طرح کا نقصان تھا اول مقام پیدایش سے اوجین یا اندور اور وہان
سے بمبئی کو جانے مین بسبب بعد مسافت کرایہ کا خرچ بکثرت ہوتا تھا دوسرے
وسط ہند کی چہوٹی چہوٹی ریاستون مین علیحدہ علیحدہ محصول دینے کی زیرباری
زیادہ ہوتی تھی اسواسطے جون سنہ ۱۸۶۹ع مین بمقام اودے پور وزن و ایصال
محصول کیواسطے ایجنسی مقرر ہوئی اوسی سے تاجرون کو دونون صورتون سے

فائدہ ہوا احمد آباد کی ریل کا سٹیشن اودے پور سے ڈیڑہ سو میل ہے اس
فاصلہ کا کرایہ بمقابلہ راستہ سابقہ کے بہت کم ہے دوسرے اودے پور سے
انگریزی علاقہ کو جاتے ہوئے راستہ مین صرف ڈونگرپور اور ایڈر کی دو
ریاستین آتی ہین اس سے ادائے محصول مین بہی بہت کفایت ہوتی ہے
اودے پور مین شرح محصول کی افیون پیداوار ملک میواڑ بیس فی صندوق
بیس روپیہ اور علاقہ غیر کی افیون پر کہ جہالرا پاٹن بوندی کوٹہ اور ٹونک
کے علاقون سے آتی ہے بلحاظ اوس مسافت کے جو سوداگرون کو اودے پور
مین پہونچنے سے پیشتر طے کرنی ہوتی ہے صرف دس روپیہ فی صندوق ہے
غیر ملک کو بہرتی ہونے سے پیشتر افیون کارخانہ مین صاف ہوتی ہے اور
اوسکی صفائی مین کارخانہ والون کو بہت فایدہ ہوتا ہے یہان افیون
کا کارخانہ جاری ہونے سے اوجین واندور کے کارخانون مین کمی اور وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا اس سبب سے تاجران مذکور نے متفق ہوکے
کچہہ عرصہ تک افیون کو کارخانہ اندور واوجین واودے پور یعنی کسی کارخانہ
مین نہ آنے دیا چونکہ مہاراجہ صاحبان سیندھیہ وہلکر تاجران کو روپیہ
دیتے ہین اور خفیہ شریک تجارت ہین اسوجہہ سے سرکار انگریزی کی آمدنی
افیون مین خلل انداز ہوئی۔
کسیقدر افیون مارواڑ وکاٹہیاواڑ کی ریاستون اور انگریزی علاقہ سندھ
مین جانے کے واسطے ابتک اودے پور مین تیار ہوتی ہے اوس مین
سے کسیقدر بمبئی مین بہی پہونچ جاتی ہے مگر تہوڑی افیون کا بہی محصول نہ آنا

ہونے سے سرکار کا نقصان کثیر ہوتا ہے کیونکہ فی صندوق چہ سو روپیہ
محصول لیا جاتا ہے اسواسطے ڈونگرپور و بانسواڑہ مین ہوکر میواڑ و مارواڑ
سے گجرات مین جاتی تہی اوسکے محصول کی چوری کا انسداد کرنے کی غرض سے
صاحب اسسٹنٹ بانسواڑہ کو ہدایت ہوئی کہ اوس ملک مین افیون جانے
کا جو حال معلوم ہوا اوسکی بابت حکام گجرات کو تحریر کرین —

جو افیون بمبئی کو جاتی ہے اوسکی تیاری مین بمقابلہ افیون روانگی مغربی
و شمالی حصص راجپوتانہ کے بہت فرق ہے اوسمین آمیزش کم ہوتی
ہے اور دوسری شکل کی بنائی جاتی ہے بمبئی کیواسطے گولی بناتے ہین اور
راجپوتانہ کیواسطے بشکل ٹکیہ تیار کرتے ہین —

اس بلا محصول جانے والی افیون کی نسبت اگرچہ کرنل کننگ صاحب نے اپنے
مراسلہ ۱۳ - اپریل سنہ ۱۸۶۰ع مین لکہا کہ میری راے مین کرنل نکسن صاحب
کا یہہ خیال غلط ہے کہ راجپوتانہ سے جانے والی کل افیون پر سرکار انگریزی
کا محصول واجب ہے اونکو یاد نہین رہا کہ مارواڑ سندہ اور کاٹھیاواڑ
کے ولایتی خرچ کیواسطے مقدار کثیر مطلوب ہوتی ہے اوسپر کبہی محصول نہین
لیا گیا ہے مگر کرنل نکسن صاحب کی پہر بہی یہی راے ہوئی کہ مارواڑ مین
ہوکر بہت افیون بلا اداے محصول سمندر تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے
مہارانا صاحب سے تحریک کرکے بلا اداے محصول افیون کے میواڑ سے
باہر جانے کا بندوبست کرایا چنانچہ حد جنوبی پر تو جانا بالکل بند ہوگیا
مگر مشرقی و شمالی حد پر بنیا نگر و اجمیر کے ساہوکارون کی معرفت جو علانیہ

ممالک انگریزی اور ملحق ریاستون کیواسطے خرید و فروخت کرتے ہین بدستور
نکلتی رہی اوسکے واسطے پالی مین ایجنسی مقرر ہونا تجویز ہوا اور جنوب اور
مغربی حد پر پہاڑ ہین اون مین ہو کر بلا ادا ے محصول لیجانا محال ہے
اسلئے لکھا گیا کہ کسیقدر نگرانی ہونے سے غیر ممکن ہو جاوے گا۔
کرنل بروک صاحب نے بمطابقت راے کرنل نکسن صاحب لکھا کہ میواڑ
کی افیون صفائی و تیاری کیواسطے پالی کو جاتی ہے پالی سے بمبئی کو سابقا
پہلن پور ہو کر جاتی تہی اب احمد آباد ہو کر جاتی ہے اسمین شبہہ نہین کہ ہنڈی
سے بلا محصول نکلجاتی ہے۔ مسٹرس نونن و کمپنی سوداگران کراچی لیجانا
تہا کہ کراچی سے افیون بہرتی کیا کرین اس سے پالی مین افیون کا ٹک
جاری ہوا ہے مگر مسٹرس نونن و کمپنی کی امید براری اور پالی کی ٹک کا
مفید ہونا مشتبہہ ہے۔
وزن افیون کا بشرح حسب الحکم صاحب ڈپٹی ایجنٹ متعینہ اندور اسطرح ہے
کہ دس صندوقون مین سے ایک وزن کرکے اوسط نکالا جاتا ہے فاضل
افیون مالک کو واپس ملجاتی ہے اور فاضل لانے کیواسطے کچہہ سزا نہین
ہے اس سبب سے ہر ایک صندوق مین فاضل ہوتی ہے بمبئی مین صندوق
بند وزن ہوتا ہے مگر اس سے کچہہ انسداد نہین کیونکہ اوسمین علاوہ افیون
برگ درختان بہی ہوتے ہین کہ اونمین لپٹی ہوتی ہے۔
اودے پور مین افیون کا بیوپار کرنے والے ساہوکار روز بروز زیادہ
اور دولت مند ہوتے جاتے ہین اونکی خواہش ہے کہ اودے پور سے

मिसरी

روانہ جات ملجایا کرین کیونکہ ایجنسی افیون تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند سے ملتے ہین اور بہت توقف اور تکلیف ہوتی ہے اور یہہ بہی چاہتے ہین کہ محصول بہی اودے پور کی ایجنسی افیون مین داخل ہو کر بینک بمبئی مین بہیجا جاوے اندور کی ہنڈوہان دیتے ہین اونکو خسارہ رہتا ہے چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے ایسی تجویزہ کی کہ جس تکلیف کی اونکو شکایت ہی رفع ہو جاوے گی۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب سیندہیہ نے اپنے علاقہ کی افیون کے اودے پور مین لیجانے کی ممانعت کرکے جبرًا اوجین کی تک پہہ پہونچائی اگر ایسا ہوتا تو اودے پور کی ایجنسی مین افیون زیادہ آتی اور جاور و نیمچ وغیرہ کے ساہوکار مصارف کرایہ اور ریاستون کی محصول کی کفایت سے محروم نرہتے۔

اودے پور سے سٹیشن ریل احمد آباد تک کا راستہ میواڑ اور ڈونگر پور کے بہیلون کی مفسد و بدمعاش آبادی سے ہمیشہ دشوار گذار اور پر خطر سمجہا گیا ہے مگر جب سے افیون کی بہرتی اس راستہ سے جاری ہوئی ہے عجب تبدل واقع ہوا ہے کہ بہیلون کے حقوق ملحوظ ہونے سے وارداتون کا انسداد اور مال کے صحیح وسالم پہونچنے کی کفالت ہو گئی ہے وے کل مال کی بخوشی تمام حفاظت کرتے ہین سنہ ۱۸۶۵ء مین یہہ سڑک جاری ہوئی تہی اوسوقت سے ابتک ایک ہی غارتگری نہونے سے انتظام راج اودے پور اور وحشی بہیلون کی خوش عہدی لائق تحسین و آفرین ہے

مگر کفایت خرچ اور امنیت راستہ کی غرض سے افیون کی آمد رفت زیادہ ہوئی تو میواڑ کے سردار اور ٹھاکر بھی اپنی اپنی جاگیرون کے علاقہ مین محصول ناجایز لینے لگے کہ اوس سے کسیقدر کوٹہ بوندی جھالاواڑ ٹونک کی آمد مین کمی واقع ہوئی مہارانا صاحب کو اسکے امتناع کی فہمایش ہوئی اور اونہون نے بندوبست بھی کیا مگر سرداران راج میواڑ بہت سرکش ہین اگر بالکل باز نہ آوے تو بمنظر فائدہ سرکار انگریزی اونکے ساتھ سختی کرنی لازم آوے گی۔

۱۸۴۲ و ۴۳ء مین دربار کے ذریعہ سے دریافت ہوا کہ اضلاع میرواڑہ کی افیون بقدر تین سو صندوق ابتدائی حالت مین یعنی بلاصفائی مارواڑ کو چلی جاتی ہے اگرچہ اسکی مقدار کی صحت کا اعتبار نہین لیکن اگر اسقدر جاتی ہے تو صریح ایک لاکھہ اسی ہزار روپیہ سالانہ محصول سرکار انگریزی کا نقصان ہے۔

۱۸۴۷ و ۴۸ء مین افیون کی پیداوار بہت افراط سے ہوئی اور اہالیان دربار نے بھی چوری محصول کا بندوبست کیا اس سے افیون بکثرت آئی مگر صاحب ایجنٹ افیون نے لکہا کہ بھول پھوٹ قسم کا پوست کم کاشت کیا جاوے تو بہتر ہے کیونکہ اگرچہ اوس مین سے افیون زیادہ نکلتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے۔

۱۸۵۶ و ۵۷ء مین بمبئی کے بازار مین افیون بہت ارزان ہوگئی اس سبب سے بھرتی کم ہوئی مگر ۱۸۶۰ و ۶۱ء مین پھر بکثرت گئی اور اگر بمبئی مین نرخ گران ہوتا تو اوس سے زیادہ جاتی۔

سڑک

سیواڑہ مین سڑکین مفصلہ ذیل ہین ۔

سڑک اودے پور و کہیر واڑہ ۔

سڑک نیمچ و نصیر آباد ۔

سڑک اودے پور و نیمچ کہ سڑک نیمچ و نصیر آباد مین شامل ہوئی ہے ۔

سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر ۔

سڑک اودے پور و کہیر واڑہ ۔ سیواڑ کے علاقہ کی روئی وافیون وغیرہ اجناس بمبئی کو جاتی ہین اور احمد آباد و بمبئی کے درمیان سڑک ریل تیار ہوگئی اسواسطے لازم آیا کہ احمد آباد کیطرف اودے پور و کہیر واڑہ کے درمیان سڑک تعمیر کیجاوے کہ اس راستہ سے احمد آباد اودے پور سے صرف ڈیڑہ سو میل ہے اور نیمچ واندور ہوکر بمبئی کو جانے مین بہت بہیر پڑتا تہا اسواسطے سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء مین اس سڑک کی تعمیر شروع ہوکر آٹھ میل تیار ہوئی پہلا راستہ جو بیس میل پہاڑون مین ہوکر گذرا تہا یہہ سڑک ہموار و کشادہ زمین پر تجویز ہوئی اور راستہ کی نسبت سیدہی بہی ہے سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین ایک بند کے ٹوٹنے سے پل شکستہ ہوگیا اور ایک عمیق نالہ پر پل تیار کرنے مین توقف ہوا اس سے سڑک کی تیاری مین کسیقدر ہرج ہوا اور زمین پہاڑی ہونے کے سبب سے بہی کام سستی سے ہوا ۔

سنہ ۷۱-۱۸۷۰ع مین دس پل تیار ہوئے اور تین کی تعمیر شروع ہوئی اور مقامات
پرساد و بارہ پال پر ڈاک بنگلہ تیار ہوئے سنہ ۷۲-۱۸۷۱ع مین اوسے پور
رکھیر وارڑہ کے درمیان کل سڑک قابل گذر گاڑیون کے تیار ہوگئی مگر پلون
کی تعمیر باقی رہی راج سے پانچہزار روپیہ ماہوار ملتے تھے مگر ایک مندر کا
تاریخ معینہ پر تیار ہونا ضرور تھا اور پچیس ہزار روپیہ سڑک نیمچ و نصیر آباد کے
خرچ کیواسطے دیا گیا اس سے بکی تین ہزار روپیہ ماہوار کے دو ہزار روپیہ
کا خرچ رہا سنہ ۷۵-۱۸۷۴ع مین اگرچہ سڑک بہمہ جہت تیار ہوگئی مگر چند پل تعمیر سے
باقی رہ گئے - سڑک اول درجہ کی کہلاتی ہے لیکن واقع مین اوسمین بہت
نقص ہین نالون اور پہاڑون وغیرہ سے بچنے یا اونکو رفع کرنے کی کچھہ
تدبیر نہوئی اور نہ نشیب و فراز ہموار کئے گئے سنہ ۷۷-۱۸۷۶ع مین صرف ایک سون ندی
کا پل باقی رہا اگرچہ امید تھی کہ یہہ پل بھی جلد تیار ہوجاتا مگر کثرت بارش سے
راج کا اسقدر نقصان ہوا کہ غالباً کئی سال تک اس پل کی تیاری کیواسطے
روپیہ بہم نہ پہونچ سکے اور جب تک روپیہ کا بندوبست ہو شاید نیمچ تک
سڑک ریل تیار ہوکر آمد و رفت جاری ہوجاوے اور اس پل کی چندان
ضرورت نرہے اس سڑک کی تعمیر کا اہتمام نہایت محنتی اور مستقل مزاج شخص
مسٹر ولیم صاحب کو تھا انہون نے اپنی حسن اخلاقی سے وحشی باشندگان
ملک کو رضامند کر لیا بھیل لوگ جمع ہوکر سڑک پر مزدوری کرنے آتے تھے
اور مثل سابق اوسمین خلل انداز نہین ہوتے تھے سنہ ۷۶ع مین مسٹر
ولیم صاحب بحصول رخصت دو سال تحصیل علم انجنیری کیواسطے انگلستان کو

परशाद
बारहपाल

सोननदी

विलियम

گئے تہے بماہ مارچ سنہ ۱۸۷۶ع گلاسگو کی یونی ورسٹی سے سارٹیفکیٹ سول
انجنیری حاصل کر کے واپس آئے اور بمشاہرہ بمبلغ چار سو روپیہ اپنے
کام پر مقرر ہوئے۔

سڑک نیمچ و نصیر آباد - یہہ سڑک چیتوڑ و ہمیر گڈہ و بہیلواڑہ وغیرہ
ہوکر گذرتی ہے اور میواڑ کے علاقہ مین چواسی میل ہین اوسکی لاگت کا
ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ بذمہ راج اودے پور قرار پایا تہا کہ ایک لاکہہ
تیس ہزار سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع تک اور باقیماندہ پچاس سنہ ۱۸۷۱ع مین وصول
ہوگیا اہالیان دربار نے بہت عذر کیا تہا کہ نیمچ و نصیر آباد کی سڑک صرف
دونون چہاونیون کی فوج کے کام آوے گی اوس سے میواڑ کی تجارت
کو کچہہ فایدہ نہین ہے کہ وہ کسی طرف کنارہ سے نہین ملی ہے اور
اودے پور کے خالصہ کے علاقہ مین صرف تہوڑی دور گذرتی ہے
زیادہ تر جاگیردارون کے علاقہ مین ہے وے براے نام خراج دیتے
ہین پس سڑک سے اگر کسیقدر فایدہ ہو تو وہ بہی راج کو نہوگا مگر مہارانا
صاحب کو فہمایش کی گئی تو پہر کچہہ عذر نہوا مگر اس سبب سے کہ اثنار راستہ
اوسپر دیہات واقع نہین مسافرون کو بہی پسند نہین ہے اور آمد ورفت
کم ہے سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین یہہ سڑک بہیلواڑہ تک تیار ہوکر جاری ہوئی
اور سالہاے آیندہ مین کل تیار ہوگئی۔

سڑک اودے پور و نیمچ - یہہ سڑک اودے پور سے بمقام نیماہیڑہ نیمچ و
نصیر آباد کی سڑک مین شامل ہوئی ہے اور ایجنسی افیون اودے پور

کیواسطے نہایت مفید ہے کہ باڑوتی و نیماڑہ کی کل افیون اودے پور مین
اسی راستہ سے آتی ہے اب یہہ سڑک تمام و کمال تیار ہے صرف وقتاً فوقتاً
بحسب ضرورت مرمت ہوتی ہے۔

سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر۔ چونکہ بیاور سے کہیرواڑہ
تک دو سو میل کے فاصلہ مین کوہ ارابلی کے درمیان کوئی گاڑی کا رستہ
نہ تہا اور راجپوتانہ سے وسط ہند کو نمک بہت جاتا ہے اور آمدرفت مسافرون
کی بہی بہت ہے۔ سنہ ۱۸۶۴ء مین اودے پور سے راج نگر ہوکر دیسوری
کو تجویز ہوئی تہی مگر روپیہ کا بندوبست ہونے سے صرف خام تیار
ہوئی سنہ ۶۵و۱۸۶۴ء مین اوسکی مرمت ہوئی اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بشرط
گنجایش روپیہ کے اوسکو پختہ تیار کرایا جاوے گا۔

ان سڑکون کے سواے کرنل گورڈن صاحب نے سڑک اودے پور و
کہیرواڑہ کا سومیرہ کو کہ بفاصلہ ۲۶ میل سرحد گجرات پر ہے اور وہان سے
ہرسول کو تیار ہونا تجویز کیا ہے ہرسول سے تیوکو سڑک تیار ہے اوسکے
شامل ہوجانے پر گجرات و راجپوتانہ کے درمیان بہت عمدہ راستہ تیار ہوجائیگا
کارلاج میواڑ نے اپنے علاقہ مین تیاری کا بندوبست کردیا ہے یہہ راستہ
بیچی واڑہ تک ڈونگرپور کے علاقہ مین ہے اور بعد ازان گجرات مین ہے

सोमेरा

हरसोल
मेच

बेचीवाड़ा

عدالت و پولیس

عدالت دیوانی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے باجرا حکم عام

اور بذریعہ کیفیت مورخہ ۳۰ - مارچ سنہ ۱۸۶۸ء صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع
دیکر محکمہ عدالت مقرر کیا تہا اوسکا حال بیشتر درج ہو چکا ہے -
سنہ ۷۰ و ۱۸۶۹ء مین حاکم دیوانی ارجن سنگہ تہا اوسکی کارروائی بہت بضابطہ
تہی مگر رعایا شکایت کم کرتی تہی سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین دو نقص اور پائے گئے
اول سرداروں کا محکوم عدالت نہونا - دوسرے فریقین مقدمہ سے
زر رسوم کا لیاجانا - جولائی سنہ ۱۸۷۳ء مین بجائے نقد رسوم لینے کے
کاغذ سٹامپ جاری ہوا اوس سے راج مین بہت فائدہ ہوا سابق
مین دس روپیہ فیصدی مدعی سے اور پانچ روپیہ فیصدی مدعاعلیہ
سے لیاجاتا تہا اب عرضی دعوی پر صرف پانچ روپیہ فیصدی کاغذ
لیاجاتا ہے اور محکمہ رجسٹری وثیقہ جات مقرر ہوا اوس مین بہی
خوب کام ہونے لگا -
سنہ ۷۵ و ۱۸۷۴ء مین اس سررشتہ کا حاکم متہرا داس ہوا اوسکی کارروائی
کی کچہہ تعریف یا شکایت دریافت نہین ہوئی ہے -

نقشہ کارگذاری عدالت دیوانی بہ تعداد مقدمات

نام سال	قرضہ: تعداد مقدمہ	قرضہ: تعداد زر دعوی	شادی	حقیقت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۷۰ و ۱۸۶۹ء	۲۱۹	۰	۱۴	۶۶	۴	۵	۴	۱۹۵	۰
سنہ ۷۱ و ۱۸۷۰ء	۱۲۴۴	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نام سال	قرضہ		شادی	حقیت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
	تعداد مقدمات	تعداد زر دعوی							
سنہ ۶۲-۱۸۶۱ع	۹۵۶	یکلاکھ [illegible]	۵۰	۰	۲۰	۱۲	۰	۱۴۵۵	۰
سنہ ۶۴-۱۸۶۳ع	۳۵۰	یکلاکھ [illegible]	۱۱	۰	۴	۱۰	۰	۲۰۲	۵۸۰
سنہ ۶۵-۱۸۶۴ع	۲۵۱	یکلاکھ [illegible]	۴۰	۰	۲	۱۰	۰	۲۵۰	۰
سنہ ۶۶-۱۸۶۵ع	۱۱۸	۰	۵	۸۸	۳	۱	۳	۶	۲۲۴

عدالت فوجداری انتظام فوجداری اور حفاظت رعایا کے واسطے راج مین تہانجات تو پیشتر سے تہے مگر سنہ ۱۸۶۱ع مین اونکی اصلاح ہوکر شہر و مفصلات کیواسطے ایک عدالت مقرر ہوئی اور منشی شاہن علیخان کو کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی تہا اوسکا اہتمام مفوض ہوا اوسکو ایک برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار دیا گیا اور کل تہانجات و افسران نگران حال اوسکے تحت مین کیئے گئے۔

اس عدالت سے سردار لوگ بہت ناراض و رنجیدہ ہوئے اس خوف سے کہ ہماری رعایا تحت حکومت عدالت مین ہوجاوے گی بفور تقرر عدالت کو ٹہیاری کیسری سنگہ وزیر نے بحیلہ بیماری استعفا دیا مگر دربار کی رپورٹ مین صاف لکہا ہے کہ وہ دستور جدید جاری ہونے سے مستعفی ہوا ہے ریاست کے دیرینہ اہلکار رسم قدیم کے بہت پابند مین اور ہر ایک

تبدل مین خفیہ وعلانیہ خلل انداز ہوتے ہین کہ اس سے بعض اوقات صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو بہت رنج ہوتا ہے۔

تاہم تقرر عدالت غنیمت متصور ہوکر امید ہوئی کہ جو مجرم اوسوقت تک بے
عقوبت رہتے تھے یا صرف جرمانہ دیکر رہا ہوجاتے تھے گرفتار ہوکر سزاے
اعمال کو پہونچین گے۔

اوسوقت تک ریاست مین مقدمات فوجداری و دیوانی بطور نزاع خانگی
سمجھے جاتے تھے اور اہلکاران وحاضرین دربار اونمین مداخلت
کرتے تھے اسواسطے منشاء عدالت و قانون سقط ہوتا جاتا تھا تقرر عدالت
سے یہہ بھی امید ہوئی کہ آیندہ ایسی دست اندازی نہوگی تقرر عدالت
کے ساتھہ مختصر مجموعہ قانون بھی جاری ہوا اوسمین بپاداش جرایم زیادہ تر
سزاے قید رکھی گئی مگر انتظام پولیس کی کچھہ اصلاح نہوئی پرگنات خالصہ
دربار مین تو پولیس کسیقدر اچھی تھی مگر جاگیرون مین نہایت خراب تھی اکثر
جاگیردار سارق و ڈکیتون کو پناہ دیتے ہین۔

۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مین منشی ثامن علیخان کے بیمار ہوجانے سے کام مین ابتری
واقع ہوئی اسپر اوسکی برخاستگی عمل مین آئی۔ مگر دوسرے سال ڈکیتی وغارتگری
وخودکشی بذریعہ تخم قیدگی وافیون خوری بکثرت وقوع مین آنے سے مہارانا
صاحب کو انتظام فوجداری و پولیس کا فکر ہوا منشی ثامن علی خان کو ازسرنو
نوکر رکھکر اوسی عہدہ پر مقرر کیا اور ملک میواڑ کو سات حلقون مین منقسم
کرکے پانچ حلقون مین ایک ایک مجسٹریٹ پولیس بمشاہرہ ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ

مقرر کیے اور جمعیت پولیس مین اضافہ کرکے تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ
کے تہانہ دار متعین کیے اور مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضوابط فوجداری
مروج علاقہ انگریزی بطور قانون ملک جاری ہوئے صرف دو حلقون یعنی
جہازپورا اور اضلاع کوہی مین بندوبست جدید نہوا اسوجہ سے کہ جہازپور
صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کے تحت انتظام مین ہے اور اضلاع کوہی
کا بندوبست صاحب سپرنٹینڈنٹ کو مفوض ہے۔

مگر یہہ سب انتظام صرف خالصہ کے ملک مین ہوا ہے۔ جاگیرون کا کل کام
خود سردار کرتے ہین اور ایسے خود اختیار ہین کہ راج مین واردات کی
اطلاع نہین کرتے اور عندالوقوع واردات سنگین مثل ڈکیتی وغیرہ جواب
طلب ہوتا ہے تو جواب بہی توقف و تساہل سے بہیجتے ہین وہان بدستور
وہی حال رہا جو سابق مین تہا۔
منشی ثنا حسن علیخان کی برخاستگی کا یہہ بہی سبب تہا کہ یہہ شخص زمانہ نابالغی
رئیس مین بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوا تہا اسوجہ سے ایجنسی کا آدمی
سمجہا جاتا تہا اور ریاست کے لوگ اوس سے حسد و تعصب و بغض رکہتے
ہین اور اکثر اوقات کاروبار پولیس و عدالت مین اس سبب سے ہرج
واقع ہوتا تہا۔
سنہ ۴۷-۱۸۷۳ع مین ڈکیتی و غارتگری کی وارداتین کم ہوئین مگر چوریان
زیادہ ہوئین خالصہ کے علاقہ مین ارتکاب جرم فی الجملہ کم ہوا اور جو وارداتین

ہوئین اون مین سے سنگین جرمون کا مرتکب مہاراج سکت سنگہ تہا جب وہ باغی ہوا تمام زمانہ کے بدمعاشون سنے اوسکے ساتہہ ہوکر ملک مین ہنگامہ برپا کردیا تہا-

بتاریخ ۱۲- مئی سنہ ۱۸۶۶ء منشی ناصر علیخان حاکم عدالت فوجداری کہ مدت سے بعارضہ سل بیمار تہا مرگیا وہ نہایت عمدہ اہلکار تہا اوسکے انتقال سے راج کا بڑا نقصان ہوا ہے-

نقشہ مقدمات فوجداری وقوعی راج میواڑ

۱	۲		۳		۴		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
سنہ	ڈکیتی		رہزنی		چوری		قتل	مجروحی	آتش زنی	رشوت ستانی	بردہ فروشی	اسقاط حمل	ہنگامہ پردازی	ڈاکن کشی
	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت								
سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱ع	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲ع	۱۰۷	[illegible]	۸۹	[illegible]	۴۰۴	[illegible]	۴۵	۱۷	۷	۲۰	۳۷	۱۲	۳۸	۵
سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳ع	۵۱	[illegible]	۷۶	[illegible]	۱۸۶	[illegible]	۴۳	۱۸	۷	۱۱	۱۲	۱۷	۳۲	۸
سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ع	۳۱	[illegible]	۴۱	[illegible]	۹۶	[illegible]	۲۳	۹	۴	۲	۶	۶	۱۵	۴
سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵ع	۳۱	[illegible]	۵۲	[illegible]	۱۵۶	[illegible]	۳۲	۷	۷	۳	۵	۱۳	۱۱	۵

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
زنا	قطع اعضا	خودکشی	خلاف مذہبی	مفروری قیدیاں	اقدام ستی	ستی	جعل	جرائم خفیفہ	میزان
۰	۲	۰	۰	۰	۲	۱	۰	۰	۰
۷	۲	۹۱	۱	۴	۰	۰	۳۰	۰	۱۲۳۷
۰	۳	۱۰۸	۱۱	۴	۰	۰	۰	۵۴۵	۱۱۲۵
۰	۲	۵۷	۰	۳	۰	۰	۰	۵۶	۷۰۱
۰	۰	۹۶	۰	۰	۰	۰	۰	۴۹۶	۱۱۰۰

اور دسے پور مین جیلخانہ کا مکان اگرچہ اس کام کے لایق نہین ہے مگر صاف
رہتا ہے قیدیون کے خور و نوش کی خبر گیری اچھی ہوتی ہے اور بیمارون
کا معالجہ بخوبی ڈاکٹر کرتا ہے سابق مین ہر قسم کے قیدی شامل حال رہتے ہو
تا اینکہ زیر تجویز اور محبوس دوام مجرم قتل کو ایک ہی کوٹھری مین رکھا جاتا
تھا سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین مہارانا صاحب کو اسکے نقص سے اگاہ کیا گیا تو انھون
نے فوراً علیحدہ کروا دئے قیدیون سے سڑک پر مشقت لیجاتی ہے قالین
بنانے اور دیگر اندرونی مشقت کی بھی تجویز ہوئی مگر اوسکے واسطے مکان
کافی نہین ہے سالہاے گذشتہ مین محبس مین قیدی بحساب اوسط
حسب تفصیل ذیل رہے ہین۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ء	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۲ء	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۳ء	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴ء	سنہ ۱۸۷۶ و ۷۵ء
۱۲۱	۱۸۹	۱۸۶	۱۱۴	۶۶

عدالت اپیل

مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کے انتقال سے
پیشتر محکمہ عدالت اپیل بہ اہتمام مولوی عبد الرحمن خان مقرر ہوا تھا وقت
تقرر سے اس محکمہ کا کام بہت عمدگی سے ہوتا ہے فیصلہ جات بہت واجبی
اور انصاف سے ہوتے ہین اور سب لوگ رضامند رہتے ہین کل کچہریون
مین سب سے عمدہ اس عدالت کا کام ہے کوئی فیصلہ منسوخ نہین ہوتا
ہے۔

نیمباہیڑہ و جاود وغیرہ و اقوام جرایم پیشہ

اگرچہ زمانہ انتظام ایجنسی مین جب تک مہارانا شمبھو سنگھ صاحب نابالغ تھے

سرحت پیشہ لوگون کا حوصلہ پست رہا مگر جب سے نیماہیڑہ ریاست ٹونک کو
اور جہاور نیمچ مہاراجہ سیندہیہ صاحب کو دیے گئے ہین ڈکیتی متواتر ہوتی
ہین اسمین سرکار انگریزی کا قصور ہے اور دربار میواڑ براہ واجب معذور
ہے میواڑ کے بیچ مین وسط مین سنہ ۱۸۱۷ع سے دو غیر ریاستون کا علاقہ پیدا ہونے
سے بجز بدنظمی اور کیا نتیجہ ہو سکتا تہا دونون علاقجات دار الریاستون سے
بہت دور ہین ہر ایک حاکم جو مقرر ہوا کرتا ہے خوب روپیہ پیدا کرتا ہے اور
سرکار مین بہی جرمانہ لیتا ہے اور مجرم اودیپور کے علاقہ مین واردات
کرکے ادا کرتے ہین —

سنہ ۱۸۵۷ع مین بخشی غلام محی الدین خان ملازم ٹونک حاکم نیماہیڑہ سرکار انگریزی
سے علانیہ باغی ہوگیا اور ولایتی میواتی و مکرانہ سپاہ لیکر نیمچ کی چہاونی
پر حملہ آور ہوا اور مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی میواڑ خیر خواہی سرکار
مین ایسے ثابت قدم رہے کہ ایک صاحب نے جو چہاونی نیمچ سے بہاگ کر
اودیپور مین پناہ پذیر ہوئے لکہا تہا کہ اس ہنگامہ مین دربار اودیپور
کا طریقہ ایسا عمدہ رہا ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہو سکتی ہے رانا صاحب
دل وجان سے ہماری طرف ہین اگر اس زمانہ مین وے سرکار انگریزی
کے خیر خواہ اور حکام کے مددگار نہوتے تو معلوم نہین راجپوتانہ کی کیا
کیفیت ہوتی —

بظہور ان صورتون کے نیماہیڑہ کا پرگنہ ٹونک سے قرق ہوکر بطور عارضی
راج میواڑ کو سپرد کیا تہا سنہ ۱۸۶۰ع مین بعد رفع مفسدہ گورنمنٹ نے نیماہیڑہ

ٹونک کو واپس کر دیا بلکہ اوسکی آمدنی کا ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ راج اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوایا۔

اسیطرح کسی زمانہ مین راجپوتانہ سے مرہٹون کو بمشکل تمام بیدخل کیا تھا اور نیمچ اس ملک کی کل مہمات کیواسطے عمدہ ہے حکام راجپوتانہ کی صلاح و مشورہ کے بغیر نیمباہیڑہ ٹونک کو واپس کرنا اور نیمچ مہاراجہ صاحب سندھیہ کو دینا لارڈ کیننگ صاحب کے عہد حکومت کی بڑی غلطی ہوئی ہے اور تینون ریاستون کا علاقہ مخلوط ہونے سے بڑی ابتری پیدا ہو گئی۔

ان پرگنات مین زیادہ تر آبادی سوگہیون کی ہے کہ کاشت اراضی مطلق نہین کرتے اور نہ کوئی اور وجہ معاش رکہتے ہین اونکی بسر اوقات چوری و غارتگری پر منحصر ہے عموماً مارچ و اپریل و مئی مین جب افیون کی فصل تیار کر کے زمیندار اپنے گہر کو لیجاتا ہے مرتکب غارتگری ہوتے ہین لوگ شب باغفیہ جمع ہو کر یکایک اس چستی و چالاکی سے واردات کرتے ہین کہ جس گانو کو لوٹین اوسکے باشندون کو مطلق اوسان نہین لینے دیتے زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ چوکیدار دیہہ سے اونکی سازش ہوتی ہے دربار میواڑ نے موگہیہ و نیز نایک و باوریہ وغیرہ جملہ اقوام سرقت پیشہ کو علاقہ سے نکالنے مین بڑی کوشش کی مگر اونکو علاقہ نیمباہیڑہ و جاود و نیمچ و علاقہ ہلکر مین فوراً پناہ ملتی ہے اور وہان مسکن گزین ہو کر بطور انتقام علاقہ میواڑ مین وارداتین کرتے ہین پیشہ ور اور شاطر چور ہین دن کے وقت اپنے مسکن سے غیر حاضر رہتے ہین اور رات کو

جمع ہوکر دور دور تک واردات کرلیتے ہین ایک دفع اون سے ہتھیار لینے کی بہی تجویز ہوئی تہی مگر ہندوستانی ریاستون مین کسی کام پر متواتر کوشش نہین ہوتی ہے -

۱۸۶۶ ؁ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ غارتگری ڈاک و ورہزنی وڈاکہ کی وارداتین بکثرت ہوتی ہین مگر ظاہرا اسمین راج کا کچھہ قصور نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ یہان بہی پولیس کا بندوبست نہایت عمدہ نہین ہے مگر ان وارداتون کے مرتکب بیجا ہیڑہ علاقہ ٹونک اور جاوود نیمچ علاقہ گوالیار کے غارتگر ہوتے ہین کرنل نکسن صاحب نے بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۱ - فروری ۱۸۶۷ ؁ء حال مفصل لکھا تھا مگر ہنوز کچھہ بندوبست نہین ہوا ہے - مہارانا صاحب کو حفاظت تاجران ومسافران کیواسطے جو صلاح دی گئی اوس پر اونہون نے بخوبی عمل کیا وے کل معاملات مین ہوشیار اور صحیح الخیال ہین ہمیشہ دانشوری سے کام کرتے ہین اور کاروبار ریاست کو لائق تحسین وآفرین وحسب اطمینان سرکار انگریزی انجام دیتے ہین مگر اونکو بہت مشکلات ہین اونمین مقدم تر یہہ ہے کہ اونکے پاس کوئی ایماندار اور لائق مشیر نہین ہے -

میواڑ وگوالیار وٹونک کے جو پرگنات بہ تحت ایجنسی میواڑ ہین اونمین باوریہ ومو گہیہ پیشہ ور ڈکیت رہتے ہین اون کے پاس تیز رو اونٹ اور عمدہ ہتھیار ہین اور اس عمدگی سے وارداتون کی تجویز کرتے ہین کہ کبہی ناکامیاب نہین ہوتے اس سے اونکا ڈکیتی وغارتگری مین نام

بلوگیا ہے اور ریاستین اون سے خوف کہا کر فکر انسداد مین رہتی ہین
کچہہ قانون بنائے گئے ہین کہ میواڑا ور ٹونک نے منظور کر لیے ہین
مہاراجہ صاحب سیندہیہ کی منظوری کا انتظار ہے اوسکے حاصل ہونے
پر جاری ہون گے - ان قوانین کے بموجب حکام موقع کو موگہیون کا
رجسٹر رکہنا ہوگا اور اونکو کاشتکاری پر آمادہ کرنا ہوگا بلا اجازت کسی
حیلہ سے کہین نجانے دینگے اون کے اونٹ لیکر عوض مین آلات
کشتاورزی دئے جاوین گے اور ہتہیار لیکر اونکی قیمت دیجاوے گی
ان قواعد مین خلاف ورزی کی سزا بہی لکہی ہے اور تعزیرات ہند کی دفعہ
۳۰۹ اشتر ڈکیتی و رہزنی پر مبنی ہین -

سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین میواڑا ور ٹونک کے درمیان سلوک رہا اور جاودو
ونیچ سے بہی بہ نسبت سابق میواڑ پر کم زیادتی ہوئی مگر اہالیان راج
گوالیار رجایا میواڑ کو گرفتار کرکے سزا دیدیتے ہین عہدنامہ کے بموجب مجرمکو
پچہو کلا ایجنسی میواڑ مین نہین بہیجتے -

موضع دولت پورہ پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء بہت
سنگین واردات ہوئی دولت پورہ کے موگہیون نے ایک مینہ ساکن موضع
رہانیہ پرگنہ کانور علاقہ میواڑ کو مار ڈالا اسپر مینہ ہا سے میواڑ و نیماہیڑہ
نے جمع ہوکر دولت پورہ پر حملہ کیا گانو جلادیا اور دو آدمیون کو مارڈالا
صاحب ایجنٹ نے ملاحظہ کیا تو گانو جسمین پچیس گہر تہے بالکل برباد ہوگیا
تہا اس نواح کے مینے صلح ورزراعت پیشہ اور نیک چلن ہین اور وارداتین

मानपा
कानोर

نہین کرتے ہین حکام نیماہیڑہ سے جرچار مینون کو باختیار خود مار ڈالا

ازبس قابل باز پرس ہین ۔

پرگنہ نیماہیڑہ کہ موگھیہ ڈکیتون کا جاے قیام ہے اور وہین اونکو غارتگری

اور چوری کے بعد پناہ ملتی ہے میواڑ کی بدنظمی کا باعث ہے اوسکا اہالیان

میواڑ کو ہمیشہ تردد رہتا ہے اس باب مین صاحب سپرنٹینڈنٹ جنرل

استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی کو چٹھی لکھی گئی اوسکی نقل ذیل مین درج ہے

مراسلہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بخدمت صاحب سپرنٹینڈنٹ

جنرل استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۷ع

آپ کی چٹھی نمبری ۲۰۷ مورخہ ۲۳ - فروری مشعر اسکے کہ موگھیہ ڈاکوون کی

غارتگری موقوف نہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اہالیان پولیس اون کا

انسداد نہین کر سکتے بدین ایما وصول ہوئی کہ انتظام کامل کی تدبیر کرو

اور موگھیون مین سے مخبر پیدا کرو اوسکے جواب مین لکھتا ہون کہ موگھیون

کی غارتگری کا مجھکو بھی مدت سے تردد ہے اور سالگذشتہ مین مین نے

کچھہ قواعد اون کے انسداد کے واسطے جاری کئے تھے اور تینون دربار

یعنی میواڑ ٹونک اور گوالیار نے منظور کر لئے مگر اونپر عمل نہوا موگھیہ قوم

کے آدمی آپ کے پاس پہنچونگا مگر مشکل یہہ ہے کہ ایسے آدمی جنکی نسبت جرم

ثابت ہو ملنے مشکل ہین واردات کرکے بلا شناخت نکلجاتے ہین اور اونکا

جرم شاذ و نادر دریافت ہوتا ہے ۔

دربار میواڑ ہمیشہ تیار ہے کہ جسوقت آپ اپنے گارڈ کی معرفت کسی موگھیہ کی

نشاندہی کرین فوراً گرفتار کرادین بلکہ کل قوم موگھیہ کو علاقہ میواڑ سے جلاوطن
کردینے کیواسطے مستعد ہے مگر یہہ تجویز کسی طرح جایز نہین اگرچہ ظاہر ہے
کہ موگھیہ لوگ بجز غارتگری کوئی وجہ معاش نہین رکھتے ہین تاہم ایجنسی
کے دباؤ سے اس بدپیشہ قوم کے واسطے جو کچھہ مناسب ہو اوسکے کرنیکو
دربار ہمیشہ تیار ہے مدت سے دربار میواڑ نے ان لوگون کی سزادہی مین کوشش
کی ہے اہالیان پولیس میواڑ اون کی گرفتاری کے واسطے اطراف مین
پھرتے ہین۔

میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ آپ کے نجیبون کی ایک جمعیت بہ تحت
ایک معتمد اور باتمیز ہندوستانی افسر کی نیاہیڑہ مین متعین کیجاوے کہ
اس قوم کی حرکات پر نگرانی رکھے۔ یہہ لوگ اکثر مارچ و اپریل و مئی کو جس
زمانہ مین افیون کی فصل تیار ہوتی ہے غارتگری کیواسطے پسند کرتے ہین
اسواسطے تجویز کی ہے کہ اون ایام مین اونکی نگرانی کیواسطے مین خود اوس
نواح مین مقیم رہونگا۔

مختلف دیہات مین موگھیہ بکثرت ہین اور کچھہ وجہ معاش نہین رکھتے اور
اچھی طرح مسلح اور دلیر ہین دن کے وقت تلاش کیا جاوے تو نہین ملتے
رات کے وقت سب جمع ہوجاتے ہین سنا ہے کہ اکثر موگھیہ لاکھہ لاکھہ روپیہ
رکھتے ہین کثرت سے رشوت دیتے ہین اس سے اون پر جرم ثابت نہین
ہوتا آپ کا ایک آدمی اسمعیل خان مدت سے نیاہیڑہ مین ہے مگر نہین معلوم
اوس نے کیا کیا اوسکی کارروائی دریافت کرنے کیواسطے مین نے اوسکو

طلب کیا ہے۔

سنہ ۲۲-۱۸۶۱ء مین علاقہ چاودنیچ مین بہت فساد ہوا تو مہاراجہ سیندھیہ
نے برہمہ دیال نائب سرصوبہ اوجین کو انتظام کیواسطے بہیجا اوس نے
کسی قدر ڈکیتی کا انسداد کیا اور بینا نامی ڈاکو کو جو وکیل گوالیار متعینہ ایجنسی
میواڑ کے پاس سے مفرور ہوگیا تہا گرفتار کیا یہہ امر عنایت اللہ خان
نائب صوبہ کی عمدہ کارگذاری کا نتیجہ ہے۔

سنہ ۷۳-۱۸۷۲ء مین باوریہ اور موگھیہ کی سزادہی مین بہت کوشش ہوئی
اکثر سے ہتھیار اور اونٹ لیے گئے اور ضمانت طلب ہے بصورت ندینے
ضمانت کے قید کیے جاتے ہین سرکار ٹونک نے ان لوگون کو علاقہ نیماہیڑہ
سے بیچ وبنیاد سے نکالدیا ہے ان بے رحم و بداطوار ڈاکیون سے اوسیطرح
پیش آنا چاہیے جسطرح زمانہ سلف مین ٹہگون کو قید رکہکر یاد یانت و
پیداوار کے پیشون کی مشقت کرائی گئی تہی اور اوسکی آمدنی سے اونکی اور اونکے
عیال واطفال کی پرورش کی گئی تہی خارج کرنے سے اونکا صرف نقل
مکان ہوتا ہے عادات نہین چہوٹتے ہین اب میواڑ و ٹونک سے نکل کر
وے کسی کور دربار ریاست مین چلے جاوینگے کہ مقابلہ کی طاقت نرکہکر
مجبوراً اونکو پناہ دیگی۔

پولیس حفاظت ڈاک انگریزی

سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء مین انگریزی ڈاک کی حفاظت کا اہتمام منشی سمیع علی خان گرداور

کو عوض ہوا اوسکی محنت اور کوشش سے اوس سال مین غارتگری
ڈاک کی کوئی واردات ہوئی اوسکے تحت مین عملہ پولیس حسب تفصیل ہے

ماہانہ

خود گرداور	نایب	عملہ	سواران	پیادگان
ماہانہ	ماہانہ		۲۵۵	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ عملہ پولیس ۱۳۸ میل سڑک پنچ نصیرآباد ۹۲ آور سے پرنیچ ۴۵
کی حفاظت کرتا ہے اور مبلغ [illegible] فی میل خرچ ہوتا ہے۔
اوسی سال اس پولیس کے علاقہ مین دو مقدمات ہوئے اول دیوانگہ
نامی سوار نے ایک بقال کو جسکی حفاظت کیواسطے گیا تہا قتل کرکے اوس کا
چہہ سو روپیہ کا مال لوٹ لیا اوسکی گرفتاری کی تجویز صاحب رزیڈنٹ
حیدرآباد کی معرفت ہوئی۔ دوم۔ جمعدار نبی بخش دیوا سنگہ کی گرفتاری
کے واسطے گیا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اس جرم مین اوسکو نو برس
کی قید ہوئی۔

اس سڑک پر غارتگری مسافران کی بہت شکایت ہے اس دلیری سے
واردات کرتے ہین کہ انگریزی فوج کے لشکر کو بہی جسکی ادہہین سے بہروا
و چوکیدار حفاظت کرتے ہین ہہین بخشتے معاوضہ کا دعوی ہوتا ہے تو ا[illegible]

دربار اعتراض کرتے ہین کہ مسافر چوکیدار کو بلاتے ہین مگر اوس کا
زرِ چوکیدارہ نہین دیتے مگر اس سے دربار کی ذمہ وری حفاظت مسافرن
مین کسیطرح کمی عاید نہین ہوتی ہے چوکیدار بالکل ناکارہ و بدمعاش ہین
اور سبب اسکا اہلکاران دربار کی کاہلی و لاپروائی ہے اگر غفلت و شرارت
کی چوکیدارون کو سزا ہوا کرے تو چوریان بالکل موقوف ہوجاوین۔

جہازپور

راج اودے پور کا پرگنہ جہازپور مینہ کہیڑا مین واقع ہے وہان مینون کی
آبادی ہے اور سابق مین بہت بدنظمی رہتی تہی مگر کوٹہ کنٹنجنٹ فوج مقرر
ہوئی تب سے وقوع جرایم مین تخفیف ہوگئی ہے ۱۸۵۷ع کے غدر مین
کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے اوسکے بعد دیولی مین چہاونی مقرر ہوکر فوج دیولی
اررگیولر فورس بہرتی ہوئی اوس مین مینہ لوگ بہرتی ہوگئے ہین ایک رسالہ
سکہہ سوارون کا رہتا ہے اور دو رسالے دوم رجمنٹ سواران بنگالہ کے
اس علاقہ کا انتظام صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی کو مفوض ہے۔

سر رشتہ تعلیم

مدرسہ مردانہ اول ۱۸۶۹ع مین پادری روبسن صاحب نے
اجمیر سے اودے پور کے مدرسہ کا امتحان لیا تہا اور بہت تعریف لکہی
تہی۔

इंगलिस

हाईस्कूल सीहोर

سنہ ۱۸۶۵ و ۱۹۲۲ع مین مسٹر انگلس صاحب کو کہ ڈپٹی انجنیر افیون ہین اور سالہا
سال تک ہائی سکول سیہور کے ہیڈ ماسٹر رہے ہین مدرسہ کا اہتمام مفوض
ہوا اونکی تعلیم سے بہت ترقی ہوئی مگر کوئی دوسرا مستعد انگریزی کا مدرس
نہونے کے سبب سے طالب علم کم ہو گئے ۔

वेडसाहब

भीलवाड़ा चीतोड़

سنہ ۱۸۶۷ و ۱۹۲۳ع مین مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نے کہ تحصیل علم انگریزی کے
خود بھی شایق تھے مسٹر جارج بیڈ صاحب کو بمشاہرہ مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ
ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور بھیلواڑہ و چیتوڑ مین بھی بصرف چھ سو اسّی
روپیہ سالانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے اور مسٹر انگلس صاحب کل سررشتہ تعلیم
کے افسر رہے ۔ اسی سال مین مہارانا صاحب نے میو کالج مین طلبا راج
میواڑ کیواسطے بورڈنگ ہوس تیار ہونے کی غرض سے چھتیس ۳۶ ہزار روپیہ

बोर्डिंगहौस

دیا ۔ سنہ ۱۸۶۸ و ۱۹۲۴ع مین جارج بیڈ صاحب ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ باضافہ مبلغ پچاس
روپیہ دوسو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور ادنے جماعتون کو پڑہانے
کیواسطے دوم مدرس مقرر ہوا مسٹر انگلس صاحب انسپکٹر نے بہت تعریف
لکہی کہ طالب علمون کا مخرج الفاظ بہت صحیح ہے اور ترجمہ انگریزی کا دیسی
زبان مین اور دیسی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین اس سے ثابت
ہے کہ جو پڑہاتے اوسکو بخوبی سمجھتے ہین ہندی مین چھ جماعتین اور چھ
اوستاد ہین ۔ پنڈت کھیمراج مدرس اول سنسکرت کے مرنے سے مدرسہ
کا بہت نقصان ہوا بجاے اوسکے ونایک شاستری مدرسہ بنارس سے آکر

विनायक शास्त्री

مقرر ہوا اوسکی علم سنسکرت مین بہت تعریف ہے اسکے سواے اور بھی لیاقت

رکھتا ہے اسلیئے اوسکو علاوہ انتظام مدرسہ ہندی کے سنسکرت جماعت
سپرد ہوئی ہے سپرنٹنڈنٹ کی رائے مین بوجہ افزونی طلبا ر سنسکرت ایک
مددگار ینٹڈنٹ کی اور ضرورت ہے فارسی جماعتون کا اہتمام مولوی عبدالاحد
کو مفوض ہے یہہ شخص نہایت عالم اور محبوب العوام ہے اوسکے دو نایب ہین
بہیلواڑہ کا مدرسہ بہت رونق پر بسبب کثرت طالبعلمون کے ہے ہمارا ناصاحب
نے مکان فراخ تعمیر کرنیکا حکم دیا کل شرح تعلیم کا خرچ سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع مین ۱۱۷۲ روپیہ العہ پائی
ہوا اور سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع مین للعہ روپیہ اللعہ ۔ اودے پور کے مدرسے مین سنین ماضیہ
مین تعداد طلبا و اس تفصیل سے رہی ہے ۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع
۵۱۲	۵۸۳	۴۴۵	۴۳۷	۳۰۹

انگریزی. فارسی ہندی

۳۰ ۵۵۳

سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع	سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع
۲۴۶	۴۳۹	۴۶۵	۵۳۸

انگریزی ہندی فارسی انگریزی ہندی فارسی

۸۵ ۲۴۸ ۹۲ ۹۵ ۳۶۲ ۱۱۱

سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع مین ۔ مدرسہ بہیلواڑہ ۔ مدرسہ چیتوڑ ۔ طالب علم تھے

۱۹۶ ۱۳۸

مدرسہ زنانہ اودے پور مین زنانہ مدرسہ مدت دراز سے ہے مگر

[illegible]

سابق مین ڈوکم استعداد معلمہ تہین ۱۸۷۵ء مین مسٹر بین لونرگن صاحب معلمہ مقرر ہوئین اور لڑکیون کو نوشت و خواند اور سوزنی کا کام سکہاتی ہین

سررشتہ حفظان صحت

گیلوری صاحب

سنہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ء مین ڈاکٹر ہلن صاحب و گیلوری صاحب نے علاوہ اپنی خاص خدمت معالجہ مریضان کے خیرات خانجات محتاجان قحط کا کام بہت کوشش و محنت سے انجام دیا سنہ ۱۸۷۱ء مین میواڑ مین اول مرتبہ ایک حاملہ عورت کے رحم سے مردہ بچہ نکالنے کا عمل جراحی ہوا کہ اوسکی جان بچ گئی لوگون کے تعصب سے سیتلا کا ٹیکا لگانیکا عمل جاری نہوسکا۔
برہمن جتی اور مسلمان ویکسینیٹرون سے علانیہ بر سر مقابلہ ہوجاتے ہین اور دیگر اقوام بہی پسند نہین کرتی ہین راج سے بذریعہ چپراسی و پروانہ مدد لیتے ہین ظلم و زیادتی ہونے لگی اس سے مجبور چہوڑ دیا گیا صرف شہر و دیہات گرد نواح جاے قیام ڈاکٹر صاحبان ہین کسی قدر بچون کے ٹیکے لگائے گئے۔

شہر اودے پور بہت گندہ ہے اور صفائی کی بہت ضرورت ہے دربار سے بغرض صفائی شہر محصول چنگی لگانے کی تجویز ہوئی مگر اہالیان دربار نے اوسکی تعمیل مین مطلق کوشش نکی بڑا بازار گو نہ صاف ہے مگر کوچون مین صفائی نہین خصوص بوہرون کا محلہ نہایت گندہ رہتا ہے۔
سنہ ۱۸۷۱ء مین حسن انتظام حفظان صحت کے ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی

اوس پر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ جولائی ۱۸۷۱ء اپنی خوشنودی ظاہر کی کہ مہارانا صاحب کو اوس سے مطلع کیا گیا - اس باب مین قواعد مقرر ہوئے تھے اون پر بسبب خلاف ورزی اکثر باشندگان شہر کے خاطرخواہ عمل نہو سکا اون کا اس بات پر اعتبار نہین ہے کہ گندگی شارع عام مین رہنے سے تندرستی کو ضرر پہونچاتی ہے اور چونکہ ہر ایک تدبیر ترقی مین کسیقدر محصول جاری ہوتا ہے اسوجہہ سے ناگوار ہے مسلمانون کے محلہ مین صفائی نہونے کے سبب سے زیادہ شکایت رہتی ہے باوجود اس کوتاہی کے بھی ادے پور مین کسی مرض کا ندور نہوا دربار کی اس باب مین بڑی کوشش ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جاری کئے ہین -

خلاصہ قواعد حفظان صحت

۱ پرانے غیر آباد مکانات صاف رکھے جاوین بصورت عدم صفائی مالکون سے جرمانہ لیا جاوے اور مکانات فروخت کئے جاوین -

۲ مقامات متنازعہ کے اخراج پانیکا انتظام کیا جاوے اور اوسکا خرچ مالکون سے لیا جاوے -

۳ مکانات اور چھتون کی بدرو مین خلل واقع نہو -

۴ گلی کوچون مین مویشیون کیواسطے چارہ نہ ڈالا جاوے اور آوارہ پھرتے ہوئے مویشی آٹھہ روز کے بعد نیلام کئے جاوین -

۵ حسب حیثیت کل مکانات و دوکانات کے باشندون سے محصول

لیا جاوے۔

۶ ہر محلہ مین جاے ضرور بنوائے جاوین۔

۷ بیوہ عورتون سے محصول نہ لیا جاوے۔

۸ نگرانی حفظان صحت کیواسطے شہر کے شریف آدمیون کی پنچایت ہوکر صفائی شہر کی نگرانی رکھے اور محصول وصول کرے۔

۹ محصول وصول کرنے والے ذمہ وار رہین کہ کل آمدنی انتظام حفظان صحت مین خرچ ہو جو محصول اس خرچ سے پس انداز ہوگا تعمیر سڑک مین خرچ کیا جاوے گا۔

۱۰ ایک سپرنٹنڈنٹ اور چار چپراسی بہ تحت کوتوال شہر نگرانی حفظان صحت کیواسطے مقرر ہون۔

۱۱ ایک اعلے اہلکار مختلف علاقجات کی نگرانی کیواسطے مقرر ہو۔

۱۲ کوتوال اور اوسکے سپاہی سپرنٹنڈنٹ کے کام کی نگرانی رکھین اور اوسکی نسبت رپورٹ کیا کرین۔

۱۳ کمیٹی حفظان صحت صفائی کیواسطے حلال خورون کو مقرر کرے۔

۱۴ گاڑیان اور بیلچے بہم پہونچائے جاوین۔

۱۵ کوڑہ جمع ہونیکا مقام شہر سے باہر تجویز ہو۔

۱۶ جو کوڑہ جمع ہو کہات کیواسطے فروخت کیا جاوے۔

۱۷ گھرون کا کوڑہ جمع کیا جاوے راستون مین نہ پھینکا جاوے۔

۱۸ جاے ضرورات کے وقت صاف کیے جاوین اور بازار علی الصباح

صاف ہو جایا کرین ۔

۱۹ کوئی شخص جو بے محل رفع حاجت کرے یا نوعدیگر باعث ناپاکی ہو اوس سے چار آنہ تک جرمانہ لیا جاوے ۔

۲۰ منصرم کوچہ ہاے شہر کی صفائی کا ذمہ دار ہو ۔

۲۱ اگر حلال خور اپنا کام اچھی طرح نکرین تو منصرم اون سے ایک مہینے تک کی تنخواہ کا جرمانہ لے ۔

بعد اجراے ان قواعد کے بھی باشندگان شہر خلاف ورزی کرتے رہے یہہ خلاف ورزی غریبون کی طرف سے نہین ہوئی اونکی یہہ مجال نہین ہے مگر دولتمند و زبردست آدمی جنہون نے ۱۸۷۱ء مین خانہ شماری نہین ہونے دی تھی قواعد مرتبہ کی تعمیل مین مخل ہوتے ہین زیادہ تاکید ہوتی ہے تو بازاریون کو اغوا کر کے ہڑتال کرا دیتے ہین تاہم تاکید مین غفلت و کوتاہی نہوئی بلکہ مہارانا صاحب نے ایک اہلکار کو رتلام و جاورہ کو بھیجا کہ وہان کی تدبیرات صفائی کو دیکھکر ویسی ہی یہان بھی جاری کرے ۔

۱۸۷۳و۷۴ء مین شہر اودے پور مین مرض ہیضہ کا بہت زور رہا ۱۳۱۔۲۳ آدمی اس مرض سے مرے ملازمان دار الشفا نے معالجہ مین بہت کوشش کی تو مہارانا صاحب نے بجلدوے اس حسن خدمت کے تین تین مہینے کی تنخواہ اونکو بطور انعام عطا کی ۱۸۷۵و۷۶ء مین کنہیالال ہیڈ ڈاکٹر کی غفلت سے شفاخانہ کے کام مین ابتری ہوئی مریض کم آنے لگے تو

اوسکو برخاست کیا گیا۔

قواعد حفظان صحت پر باوصف خلاف ورزی باشندگان بدستور عمل ہوتا رہا اور ادائے مصارف بشترہ کے واسطے خفیف محصول جاری ہوا ہے۔

نقشہ کارگزاری و مصارف شفاخانجات

نام سال	تعداد مریضان	تعداد عمل ستائکیہ	تعداد و مصارف سالتمام	کیفیت
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع	۵۴۵۴	۰	[illegible] ۱۵ر۴ پائی	
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ع	۶۸۹۵	۰	[illegible]	
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع	۶۸۹۳	۰	[illegible] ۴ر۷ پائی	
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ع	۶۲۸۶	۰	[illegible] ۱۲ر۸ پائی	
سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ع	۵۲۴۱	۱۸۱۲	[illegible] ۱۳ر۴ پائی	
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ع	۵۴۶۳	۲۲۲۳	[illegible] ۳ر۴ پائی	

شہر اودےپور کی مغربی فصیل کے نیچے تالاب ہے معمولی برسون مین اوسمین پانی بافراط رہتا ہے مگر سنہ ۱۸۶۸ع مین بباعث کمی بارش اوس مین پانی نہ آیا تو خوف ہوا کہ بالکل خشک ہو جاوے گا اور بیماری پیدا

ہوگی سنہ ۱۸۶۸ع میں ملک میواڑ کے کل تالابوں میں پانی بہت کم رہ گیا
اور اکثر چاہات بالکل خشک ہوگئے اور پانی کی بہت قلت ہوئی تو تالاب
بری سے کہ شہر سے ایک میل ہے اور ایک اور تالاب سے کہ لبنا صاحبہ پانچ
میل سے پانی لانے کی تجویز ہوئی مگر دریافت ہوا کہ صاحب علم و مشاق انجنیر
کے بغیر اس کام کا اہتمام مشکل ہے چنانچہ مہارانا صاحب نے ارادہ ہی کیا
کہ کچھ روپیہ کیواسطے ایک انگریز انجنیر کو رکھکر قرب و جوار کے پہاڑوں کی
پیمایش کراکے شہر میں پانی پہونچانیکی معقول تجویز کریں مگر پھر اسپر کچھ
عمل نہوا سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع میں زیادہ تر ضرورت پیش آئی کہ پچولہ تالاب میں
جس سے کل شہر پانی لیتا ہے کثمش بارش سے صرف تین فیٹ پانی آیا
کہ بہت جلد خرچ ہوکر نیچے کا گدلہ اور ناقص پانی رہ گیا اور اوسکے استعمال
سے بیماری پیدا ہونے کا خوف ہوا ڈاکٹر صاحب نے اوسکا امتحان کیا تو
اوسمین مادہ حیوانی و نباتی بہت مخلوط پایا سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع کی برسات میں ۴۳
انچ پانی برسا پچولہ تالاب کہ کئی سال سے خشک رہا تھا لبالب بھر گیا بلکہ فاضل
پانی اوسمین ہوکر نکل گیا اور گہاٹہ اودے پور کے کل تالاب اور کنوے
سیراب ہوگئے پھر سنہ ۱۸۷۵ع کی ستمبر میں کثرت بارش سے پانی کا طوفان آیا
کہ کل زراعت غرق ہوکے خراب ہوگئی اور تالاب اودے پور کے اوس حصہ
پر جسکو سروپ ساگر کہلاتا ہے پانی روان ہوگیا اور خوف ہوا کہ اگر اس
تالاب کا پشتہ شکست ہوگا تو شہر اودے پور کا جز و اعظم اور کل پست زمین
غرق آب ہوکر جان و مال کا بہت نقصان ہوگا چنانچہ پہاڑی سے پختہ

बरी
पिन्चोला
सरूपस

دیوار اور اوسکا پشتہ دونوں ٹوٹ گئے مگر مقابل کی دیوار بچ گئی پہاڑ یا ن کاٹ کر پانی کو راستہ دیا گیا اور خلقت کی خوش نصیبی سے اوسی عرصہ مین بارش بند ہو گئی اور مصیبت رفع ہوئی۔

نیچ واوڑے پور کی سڑک پر اسی پانی کے زور سے ایک عمدہ پل تین محرابوں کا شکست ہو گیا کہ اوسکی مدت تک مرمت نہوئی اور مسافروں کو بڑی تکلیف نا رہی۔

اوسی زمانہ مین خوف ہوا کہ شاید ڈھیبر کا تالاب جسے سمندر کہتے ہین شکست ہو جاوسے بلکہ گجرات کے لوگوں نے تو احمد آباد مین یہہ انتہا درجہ کی طغیانی دیکھکر یہی خیال کیا تہا کہ تالاب ڈھیبر ٹوٹ گیا ہے اسواسطے بنظر دور اندیشی اس تالاب کی مرمت ضرور متصور ہو کر جنوری ۷۶ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے خود جا کر کار تعمیر شروع کر دیا کیونکہ ۱۸۶۹ء کی رپورٹ سالانہ کے احکام گورنمنٹ ہندوستان کی دفعہ ۷ کا یہہ مضمون ہے کہ سنگین تعمیرات مندرجہ دفعہ ۴ رپورٹ کرنل ہچنسن صاحب کی مرمت کی واسطے مہارانا صاحب کو تاکید ہونی چاہئے۔

ڈھیبر
جے سمندر

توجہ

اس بند کی مرمت کا خرچ غالباً ڈیڑہ لاکھہ روپیہ سے کم نہو گا اسواسطے یہہ تجویز ہے کہ جو زمین اس سے سیراب ہوتی ہے اوسپر ترقی محصول لگا کر یہہ روپیہ وصول کیا جاوے۔

ڈاک خانہ جات

علاقہ میواڑ مین ڈاکخانجات مفصلہ ذیل ہین۔
اودے پور۔ کہیرواڑہ ۔ کوٹھڑہ۔ چیتوڑ۔ بہیلواڑہ۔ شاہ پورہ۔
ان مین سے اول تین پوسٹماسٹر جنرل بمبئی کے تحت مین ہین اور باقیماندہ
ممالک مغربی وشمالی مین سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین ایک ڈاک خانہ بمقام سنگوارہ
اور مقرر ہوا ہے

ڈاک بنگلہ جات

میواڑ مین مسافرون کے آرام وآسایش کے واسطے مقامات مفصلہ
ذیل پہ ڈاک بنگلے ہین۔
چیتوڑ۔ ہمیرگڑہ۔ بنیرہ۔ ڈابلہ۔ منگلواس۔ مینتہ۔ کہیرواڑہ
मेनता मंगलवास बनेरा हमीरगढ़

دوسری فصل

ڈونگرپور

ریاست ڈونگرپور کے مشرق مین راج سیواڑ جنوب مشرق مین بانسواڑہ اور جنوب و جنوب مغرب مین اضلاع ماہی کانٹھ ہین -

اس ریاست کا طول مشرق و مغرب مین ۴۰ میل اور عرض شمال و جنوب مین ۳۵ میل ہے اور قریب ایک ہزار مربع میل کے رقبہ ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۱۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے لاکھہ آدمیون کی آبادی اور تخمیناً ایک لاکھہ چھتیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے رئیس کی فوج مین پچاس سوار تین سو پیادے اور پانچ توپین ہین -

دارالریاست ڈونگرپور کہ بڑا شہر اور قلعہ ہے دامن کوہ پر چھاونی کھیرواڑہ سے ۴۱ میل جنوب مشرق مین اثناء راستہ نیمچ و ڈیسہ نیمچ سے ۱۳۹ میل جنوب مغرب مین اور ۱۲۱ میل جنوب شرق ڈیسہ سے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے

یہہ ریاست چھہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہے -

چاسِت - ترپود - کتارہ - چوراسی - بارہ - باریل اور انتظام فوجداری کیواسطے ریاست مین ۹ مقامات ذیل پر تھانہ جات ہین -

دمبورہ - سگواڑہ - آسپورہ - پرڈلہ - سابلہ - آنتری - داول -

चासत
तरपोद
कतारा
चौरासी
बारा
बारेल

दावल आन्तरी साबला परडला आसपुरा सागवाड़ा दम्बोरा

کنبہ - ڈانگری - رئیس ڈونگرپور جس کا لقب راول ہے رئیس اودیپور
کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے ہے اکبر شاہ کے وقت سے اوسکے
بزرگ مغلیہ سلطنت کے مطیع و ماتحت ہوئے تہے جب اورنگزیب
کی وفات کے بعد اوس سلطنت مین زوال آیا پہر ریاست مرہٹون کی
مغلوبہ ہوئی کہ اونہون نے رئیس کا ناک مین دم کردیا اور مبلغ پینتیس
ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کیا کہ اول سیندہیہ و ہلکر اور دہار مین
باہم تقسیم ہونا ٹہیرا تہا مگر اخیر مین صرف دہار کے حصہ مین بلا شرکت
غیرے رہا -

कुनबा डांगरी

धार

سنہ ۱۸۱۸ع مین اس ریاست نے بہ انضباط عہدنامہ مندرجہ نقشہ
دوم عہدنامجات سنہ ۱۸۱۸ع و ۱۸۲۰ع سرکار انگریزی کی حفاظت مین آکر اور
مبلغ پینتیس ہزار روپیہ بحساب فی روپیہ چہہ آنہ آمدنی کل ریاست بہ
بابت خراج سالانہ دینا قبول کرکے مرہٹون کے پنجہ سے رہائی پائی -
ریاست کے ذمہ مرہٹون کا اوس وقت تک خراج بتعداد کثیر باقی تہا
اوسکے عوض بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل صرف پینتیس ہزار روپیہ ادا ہونا قرار
پایا اور تین سال کے خراج مین تخفیف ہوکر آیندہ کیواسطے معین
روپیہ سکہ انگریزی کہ پینتیس ہزار سکہ عالم شاہی کے برابر ہے خراج
سالانہ مقرر ہوا -

عہدنامہ

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب

راول ڈونگرپور — ازانجاکہ آٹھوین قلم عہدنامہ درمیانی سرکارانگریزی
ومہاراول سری جسونت سنگہ صاحب راول ڈونگرپور مورخہ اگھن بدی
۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۱ - دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء مین راول صاحب نے کل بقایای
خراج واجب ریاست وبارودیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک
باقساط سالانہ مقررہ سرکارانگریزی سرکار موصوف کو اداکرنے کا اقرار
کیاتہا اور سرکارانگریزی نے بلحاظ مفلسی ریاست اور کمی آمدنی مہاراول
صاحب کی بجاے کل بقایا خراج محولہ قلم مذکور صرف پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ
عالم شاہی کہ بحالت ترقی ریاست بابت خراج ایک سال کے دیگر ریاستون
کو دیاجاتاتہا لینا منظور کیاہے مہاراول صاحب اب منظور کرتے ہین کہ
زرمذکورہ بموجب اقساط ذیل سرکارمین داخل کرینگے۔

ماہ سدی سمت ۱۸۷۶ مطابق ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء — بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق

[illegible] [illegible]

۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۲۰ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء

[illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۲۱ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

[illegible] [illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۲ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۳ء

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۳ع - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۴ع

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۴ع - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۵ع

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۵ع

[illegible]

ازانجاکہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی ریاست پر سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ مہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو سنہ ۱۸۱۹ع و سنہ ۱۸۲۰ع و سنہ ۱۸۲۱ع کا خراج حسب تفصیل ذیل تجویز کیا ہے مہاراول صاحب منظور کرتے ہین کہ بموجب تجویز سرکار کے ادا کرینگے -

سنہ ۱۸۱۹ع [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ع [illegible]		سنہ ۱۸۲۱ع [illegible]	
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ع	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ع	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ع	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ع	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل سنہ ۱۸۲۲ع
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کے واسطے ہے بعد انقضاء اس میعاد کے بموجب شرط قلم نمبر ۹ عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی ایسا بندوبست

کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہاراول صاحب کے ملک کی ترقی اور
دونون سرکارون کی فوائد کی رو سے مناسب ہوگا یہہ عہدنامہ بمقام
سوموارہ کپتان اے میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم جنرل سرجان مالکم
صاحب منجانب سرکار انگریزی اور ٹھاکر گنگا مہتہ وزیر ڈونگرپور منجانب
مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب بتاریخ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع مطابق
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ مرتب کیا۔

सोमवाडा
मेकडोनल्ड
साहब
सरजानमालक
म साहब

دستخط میکڈونلڈ صاحب اول اسسٹنٹ — دستخط و مہر

سرجان مالکم صاحب — راول جسونت سنگہ صاحب

وقت انضباط اس عہدنامہ کے دریافت ہوا تہا کہ ملک کی آمدنی مین بہت
کمی ہوگئی ہے اور امید تہی کہ پہر اصلی حالت مین آجاوے مگر یہہ امید
حاصل نہوئی۔

سنہ ۱۸۲۴ع مین رئیس نے بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل علاوہ خراج
کے مبلغ آٹہہ ہزار چار سو روپیہ سالانہ بابت مصارف فوج کے ادا کرنا
قبول کیا مگر اس اقرارنامہ پر کبہی عمل نہوا کہ آخرکار منسوخ ہوا۔

اقرارنامہ

اقرارنامہ مقبولہ مہاراول جسونت سنگہ صاحب والی ڈونگرپور۔ کپتان
الکزینڈر میکڈونلڈ صاحب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے مبلغ سات سو
روپیہ ماہوار یعنی آٹہہ ہزار چار سو روپیہ سالانہ بابت تنخواہ سوار و پیادہ

جو میرے پاس مقیم رہین گے یکم جنوری ۱۸۲۲ء سے باقساط معینہ وقت معمولی پر سرکار انگریزی کو بلا عذر ادا کرتا ہون گا اس سے ہرگز انحراف نہوگا اور مین اس اقرار نامہ کو اپنی رضا و رغبت سے لکھتا ہون ۔
تاریخ ۱۳ ۔ جنوری ۱۸۲۲ء مطابق پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۷۹ ۔

۱۸۲۴ء مین سرکش سردارون کے اغوا سے بھیلون نے فساد کیا اور مہاراول صاحب سے برسر مقابلہ ہوگئے کہ سرکار انگریزی سے مدد لینے کی ضرورت ہوئی سرکار نے فوج بھیجی مگر لڑائی و مقابلہ کی نوبت نہین پہونچی ٹھاکرون نے اطاعت اختیار کی اور بھیلون کو مغلوب کرکے اون سے اقرار نامجات حسب مضمون ذیل لکھائے گئے اور فوج چھاونی کو واپس گئی ۔

اقرار نامہ بھیلان ۔ لیمبار واڑہ بخدمت سرکار آنرایبل کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب منجانب میجر ہملٹن صاحب مورخہ ۲۔ مئی ۱۸۲۵ء

۱ ۔ ہم اپنے تیر و کمان اور کل ہتیار دیدینگے ۔
۲ ۔ مفسدہ گذشتہ مین جو کچھ لوٹا ہے اوسکا عوض دینگے ۔
۳ ۔ آیندہ کو ہم شہر و دیہات اور سڑکون پر غارتگری نہ کرینگے ۔
۴ ۔ کسی سارق و غارتگر راسیہ یا ٹھاکر یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو خواہ ہمارے ملک کا ہو یا پردیسی اپنے گانوٴن مین پناہ نہین دینگے ۔
۵ ۔ سرکار کمپنی کے احکام کی تعمیل کرین گے اور عندالضرورت حاضر ہون گے ۔

सेम्बारव
मेजरहेम
साहेब

۶ - علاوہ اپنے جایز اور قدیمی حقوق کے ہم راول صاحب اور ٹہاکرون کے دیہات سے کچہہ نہین لینگے -

۷ - راول صاحب والی ڈونگرپور کو خراج سالانہ دینے مین کبہی انکار نکرینگے

۸ - اگر کوئی رعایا سرکار کمپنی ہمارے گانوبین ٹہیریگا تو اوسکی حفاظت کرینگے -

۹ - اگر ہم حسب اقرار اپنے عمل نکرین تو سرکار انگریزی کے مجرم متصور ہونگے -

دستخط یا نیم صورت - اسی مضمون کے اقرار نامجات

यानेमसूरत

آمرجی	امر ناتہا	سلاد امیر	منا	کونرجی
अमरजी	अमरनाथा	सलादामेर	मन्ना	कोमरजी
سادجی	مینا	ناتہو	کوٹیر	لالو
साद्जी	मेना	नाथू	कोटेर	लाल्लू
راجیا	لکہیا	لالجی	بجنیا	منیا
राजया	लखया	लालजी	बजनया	मनया
بہنادامر	لالو	جیتو	بہیندو	تاجو
भनादामर	लालू	जीतू	भींदू	ताजू

تہانو کوٹیٹر

थानूकोटेड

اور ایسے ہی اقرار نامجات پر -

سرواڑہ دیول اور ناندو کی بہیلون سے دستخط کرالئے گئے

पर्सवाड़ा देवल नांदोकी

تہاجا کانجی گڈرا سنالجی دہرما منگا سرنگا
थाजा काञ्जी गडरा सालजी धरमा मंगा सरंगा

یہہ فساد زیادہ تر خود راول جسونت سنگہ کی بداطواری سے ظہور مین آیا تہا کہ وہ نہایت ذلیل اور پرہضرت عیبون کا عادی ہوگیا تہا اور حکومت کے لایق مطلق نہ تہا اس بدانتظامی اور نالایقی کے سبب سے وہ ۱۸۲۵ء مین بذریعہ اقرارنامہ مندرجہ ذیل مسند سے اوتارا گیا اور اوسکا متبنی بیٹا دلیپ سنگہ کہ سانونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا نبیرہ تہا منتظم ریاست مقرر ہوا۔

اقرارنامہ

مقبولہ راول جسونت سنگہ والی ڈونگرپور بخدمت آونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی بمعرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب مورخہ دوم مئی ۱۸۲۵ء بمقام نیمچ۔

قلم اول جس شخص کو سرکار انگریز مختار ریاست کرے اوسی کو مین بہی منظور کرونگا انتظام امور ریاست اوسکو مفوض کرونگا اور کسیطرح دست اندازی نہ کرونگا۔

قلم دوم جو کچھہ سرکار انگریزی میرے مصارف کیواسطے مقرر کرے مین منظور کرونگا اور ملک ڈونگرپور کے اندر جو مقام میری سکونت کے واسطے مقرر ہوگا وہان رہونگا۔

قلم سیوم شریر آدمیون کی صلاح سے میرے ملک مین چند مرتبہ

فساد ہوا ہے اسواسطے مین لکھدیتا ہون کہ مین کیسکی صلاح پر توجہہ نکرونگا اور نہ کچھہ فساد کرون گا اور اگر کرون تو جو کچھہ سزا سرکار انگریزی تجویز کرے مین تسلیم کرون گا۔

اس رئیس کے انتظام سے آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی اور وہ ٹھاکرون کو قابو مین نہ لاسکا اس صورت مین اوس نے ۱۸۳۱ء مین سرکار انگریزی سے مدد کی درخواست کی تاکہ مفسد ٹھاکرون کی سرکشی رفع کرکے اونکو راول کی اطاعت مین لاوین اسکے جواب مین اوسکو آگاہ کیا گیا کہ سرکار انگریزی ہر ایک رئیس کو اپنی حکومت قایم رکھنے اور امن و عافیت ملک محفوظ رکھنے کا ذمہ ور سمجھتی ہی تاہم بہیل اور غارتگرون کا انسداد کرنے مین افواج انگریزی سے اکثر مدد ہوتی رہی۔

۱۸۴۴ء مین بسبب انتقال اپنے دادا رئیس پرتاب گڈھ کے دلیپ سنگھ اوس ریاست کا وارث ہوا و بحث پیدا ہوئی کہ اگر دونون ریاستون کو اوسکے تحت حکومت مین شامل کردیا جاوے تو کیا ہرج ہوگا اگرچہ ڈونگرپور مین متبنی و مسندنشین ہونے سے دہرم شاستر کے بموجب دلیپ سنگھ کا استحقاق وراثت راج پرتاب گڈھ زایل ہوا تہا۔ مگر ڈونگرپور کے ٹھاکرون نے بہت عذر و اعتراض کیا اسواسطے بنظر رفع تکرار اوس تجویز سے درگذر ہوکر یہہ قرار پایا کہ دلیپ سنگھ متبنی بیٹا لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسندنشین کرے اور خود پرتاب گڈھ کی مسند پر رہے اوس نے ٹھاکر سابلی کے لڑکے کو گود لیکر مسند ڈونگرپور پر بٹھایا مگر وہ صغیرسن تہا

اسواسطے دلیپ سنگہ کو اجازت ہوئی کہ پرتاب گڈہ کا راجہ ہوکر کاروبار
ریاست ڈونگرپور کو بطور منتظم انجام دیتا رہے۔
یہہ تجویز جسونت سنگہ راول سابق کو ناپسند ہوئی اوس نے کوشش کی
کہ از سر نو حکمران ہوکر ہمونت سنگہ پسر ٹہاکر منگلا کو متبنی لے مگر اوسکی تدبیر
کارگر نہوئی بلکہ بطور سزا سرتابی وہ بتقرر بارہ سو روپیہ ماہوار متہرامین
رہنے کیواسطے بہیجا گیا۔
ڈونگرپور و پرتاب گڈہ کی حکومت ایک جا مجتمع ہونے سے اجراے کار مین
خلل واقع ہوا کیونکہ جب حاکم ڈونگرپور مین رہتا تہا تب ہی انتظام اچہا تہا
اوسکے پرتاب گڈہ مین چلے جانے پر اور بہی خرابی وابتری پیدا ہوئی۔
آٹہہ برس تک یہہ بدنظمی جاری رہی انجام مین جب تحقیق ہوا کہ مطلق کام
نہین چلسکتا تو ۱۸۵۲ء مین دلیپ سنگہ کو ڈونگرپور کے کام سے بیدخل
کیا گیا اور سرکار انگریزی کیطرف سے ایک منتظم مقرر ہوا چند سال بعد مہاراول
اودے سنگہ صاحب جوان اور ہوشیار ہوگئے اور اپنا کام خود کرنے
لگے بسبب قربت چہاونی کہیرواڑہ اونکو ابتدا سے صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی کی صحبت رہی اور وقتاً فوقتاً بدر پیش ضرورت صاحب موصوف
سے مدد ملتی رہی اس صحبت اور اعانت کے ذریعہ سے اونہون نے انتظام
ریاست مین بڑی لیاقت و نیکنامی حاصل کی۔
۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ء کی رپورٹ مین کرنل نکسن صاحب نے ثبت کیا ہے کہ باوجودیکہ
باشندگان ملک گردنواح کے بہیلون کی حملہ آوری و زیادتی سے خود منتظم

مین رہتے ہین عرصہ چودہ برس ہین جبکے بعد مین خاصے اس ملک کو پہر دیکہا ہی
بہت ترقی ہوئی ہے کاشت اراضی روز بروز زیادہ ہوتی ہے جس سرزمین
پر سابقا جنگل و جہاڑی کے سوا سے کچہہ نہ تہا مزروعہ ہو گئی ہے مہاراول
اودے سنگہ صاحب کہ بعمر ۱۸ سال اور از بس لئیق و ہوشیار ہین بڑے
ضبط و لیاقت سے اپنے راج کا بندوبست کرتے ہین اسیطرح سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۶۹ع
کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراول صاحب بہت خوش رو یہ صحیح المزاج کشادہ
دل تیز فہم اور فراخ حوصلہ ہین سنہ ۱۸۶۴ع مین بمقام بمبئی سر بارٹل فریر صاحب
گورنر نے اونکی بہت خاطر و تواضع کی اوسوقت سے مہاراول صاحب انتظام
ریاست مین زیادہ دلدہی و توجہ کرتے ہین اس غرض سے لیاقت و خوش
انتظامی کی گورنر صاحب نے جو تعریف کی ہے مستقل اور روز افزون
رہی —

خاٹسمेयर
१८६४

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع کے قحط مین مہاراول صاحب نے بہرتی غلہ کی ممانعت موقوف
کردی اور کہیرواڑہ و میواڑ کی آمدرفت غلہ پر محصول معاف کر دیا اور بنظر
پرورش محتاجان قحط زدہ پچیس ۲۵ دیہات مین تالاب کہدوائے اور محل
اور شہر پناہ اور شہر کے چار دروازونکی مرمت کرائی اور ایک باولی چاہ تعمیر کرائے جو لوگ محنت
نکر سکتے تہے اونکو خیرات خانون سے غلہ و کہانا تقسیم کرایا کہ اسطرح دو برس
کے عرصہ مین —
تالاب باولی و چاہ مین - محل و فصیل دروازہ ہائے شہر بصیغہ خیرات پرورش قحط زدگان روانہ
للعـــ ۔ صعـــ ۔ عـــ ۔

کل نوہ ہزار روپیہ خرچ ہوا باوصف اسکے کہ ریاست کی آمدنی قلیل ہے اور اس غیر معمولی خرچ کی بدشواری کارروائی ہوئی۔ مہاراول صاحب کی خوش انتظامی اور حسن تدبیری سے ریاست بالکل مقروض نہوئی الغرض بجز کرنل میکسن صاحب کے کہ اون کی رپورٹ کا مضمون انتظام فوجداری مین درج ہوگا صاحبان سپرنٹینڈنٹ کہیرواڑہ و پولٹیکل ایجنٹ میواڑ مہاراول آودنگہ صاحب کی عمدہ تدبیرات نظم ونسق امور ریاست اور رونق وبہبودی ڈونگرپور کی تعریف لکہتے رہے ہین دیوان نہال چند کہ بہت عمر رسیدہ وتجربہ کار اور ریاست کا خیرخواہ تہا مدت دراز سے انصرام کار ریاست کرتا تہا بماہ فروری سنہ ۱۸۷۴ع مر گیا باوجودیکہ وہ عرصہ سے بیمار اور ضعیف تہا اور بجز صلاح دینے کے محنت کرنے کے لایق نرہا تہا اوسکے مرنے سے راج کا بڑا نقصان ہوا۔ بعد انتقال نہال چند مدت تک مہاراول صاحب نے بامداد تین چار اہلکارون کے خود کام کیا اون کے کام کرنے سے انتظام ریاست مین بہت چستی اور رفع شکایت ہوئی اور اسوجہہ سے کہ اپنے صاحبزادہ کو انصرام کار کیوقت روبرو بٹہا کر اوس سے کام کراتے تہے اور مثل اپنے ہوشیار ومستعد کیا چاہتے تہے امید تہی کہ ہمیشہ خود کام کرینگے مگر فروری سنہ ۱۸۷۶ع مین اونہون نے گنگاسہای شیولال کو عہدہ دیوانی راج پر مقرر کیا اوسکی لیاقت وکارگذاری کا حال ابہی کچہہ تحقیق نہین ہوا ہے۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مین مہاراول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادیکی شادیونکی بہت بحث رہی اول دختر کی شادی راج جودہپور کے ولیعہد سے بہ تقرر لاکہہ روپیہ

جہیز قرار پائی تھی مگر موقوف رہی آخر کار مہارا ول صاحب جیسلمیر کے ساتھہ
ٹھہری کہتے ہین کہ شیولال گندہی نے جو اس کام کیواسطے جیسلمیر گیا تہا
ڈہائی لاکھہ روپیہ دینا قبول کیا تہا آخر ۷۲و۱۸۷۳ع مین اس شادی کی غرض
سے سامان کثیر بصرف مبلغ پیتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا۔ دسمبر
سنہ ۱۸۷۳ع مین والی جیسلمیر ڈونگرپور مین آئے اور بااحسن الوجوہ شادی
ہوگئی اس شادی مین اگرچہ زر کثیر خرچ ہوا مگر اوسیقدر بابت بدہوہ کی
جو ملازمان ور عایاء ریاست سے لیا جاتا ہے اور بابت تیاگ کے جو
رئیس جیسلمیر نے دیا آمدنی ہی ہوئی کنور کہان سنگہ کہ بعمر تخمیناً بیس سال
ہین عرصہ تک بیمار رہے اس سبب سے اونکی شادی ملتوی رہی تہی
اونکی نسبت دختر مہاراجہ صاحب رتلام سے ہوئی اور فروری ۱۸۷۵ع
مین شادی ہوئی برات مین کل جاگیردار و ٹھاکر اور اکثر اہلکاران ریاست
گئے تھے رسمیات شادی اور سفر مین بہت روپیہ خرچ ہوا اور اسوجہہ سے
کہ ایک سال پیشتر شادی دختر پر بدہوا وصول ہوگیا تہا اس شادی مین
کسی سے کچھہ نہین لیا گیا۔

ہر سال خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے مگر ریاست میں قرضہ و زیرباری
نہیں اس سے عیان ہے کہ عوض اوسکا سود و نذرانہ و جرمانہ و محصول
بیع مکانات و اراضی کی رقموں سے کہ خارج از حساب میں ہوجاتا ہے۔
قلت آمدنی اور کثرت خرچ کے لحاظ سے سنہ ۱۸۶۶و۱۸۶۷ع میں کرنل نکسن صاحب
نے لکھا تھا کہ مہارادل صاحب کہتے ہیں کہ ہماری ریاست کی آمدنی پر
پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی خراج کا بہت گران ہے واقعی آمدنی
ریاست کو دیکھتے ہوئے کہ عہد انتظام انگریزی میں یک لکھ ... ہوئی
تھی یہہ خراج بلاشبہہ گران ہے اور ریاست کو قرضہ سے بری رکھنے کیواسطے
نہایت جزرسی اور خوش انتظامی کی ضرورت ہے اس نظر سے میں بلاتامل
اوسکی تخفیف کیواسطے سفارش کرتا ہوں کیونکہ سنگین خراج کا لابدی نتیجہ
یہہ ہے کہ ریاست سے رعایا پر زیادہ ستانی ہو اوسکے انسداد کیواسطے
آپکی رائے میں کیا تدبیر مناسب ہے شاید ایک انگریز افسر کے بخصوصیت
ڈونگرپور و پرتاپ گڈہ و بانسواڑہ میں مقرر ہونے سے اونکی پیداوار میں
ترقی ہو اور تخفیف خراج کی ضرورت نرہی تہوڑے دنوں میں اس ملک
میں ہوکر نیمچ کو ریل جاری ہوجاوے گی اور زیادہ نگرانی اور انسداد
بدنظمی کی ضرورت پیدا ہوگی اور اوس ضرورت سے ہی ان ریاستوں
میں کسی افسر کا تقرر لازم آوے گا اور میری رائے میں ان ریاستوں
کے خراج میں سے کہ بعوض حفاظت لیا جاتا ہے کسیقدر اوس افسر کی
تنخواہ میں خرچ ہونا چاہیئے کہ اوسکی موجودگی سے اون کو فائدہ عظیم حاصل

ہوگا پرتاب گڈہ سے خراج مہاراجہ ہلکر کیطرف سے وصول کیا جاتا ہے
اوس مین سے اگر پچیس روپیہ فیصدی اوس افسر کی تنخواہ کیواسطے خرچ
کیا جاوے تو واجبی ہے ایسا کب تک ہوگا کہ ہم اس خراج کو وصول کرکے
دیتے رہین اور حق الخدمت کچھہ نہ لین اصل مین یہہ خراج بموجب قلم چہارم
عہدنامہ مندسور مورخہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۱۸ء کے سرکار انگریزی کا ہے
اور مہاراجہ صاحب ہلکر کو صرف بلحاظ تلافی نقصان اوس ملکی اقتدار
کے دیا جاتا ہے جسکے وے بموجب عہدنامہ مذکور متحمل ہوئے ہین -
پرتاب گڈہ - بانسواڑہ - اور ڈونگرپور کی سرحد پر تین افسر ماتحت ایجنسی
وسط ہند کے ہین -

۱ - صاحب پولیٹکل ایجنٹ مالوہ مغربی -
۲ - رتلام کے صاحب سپرنٹنڈنٹ ہندوستانی -
۳ - بہوپاور کے صاحب ایجنٹ بہیلان - اور بمبئی کی گورنمنٹ کیطرف سے
صاحب ایجنٹ گورنر پنچ محال - صاحب پولیٹکل ایجنٹ ریواکانٹہ - صاحب
پولیٹکل ایجنٹ ماہی کانٹہ اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ریواکانٹہ اور ماہی کانٹہ کی تحت مین
چند اسسٹنٹ ہین مگر میرے تحت مین ان تینون ریاستون مین کوئی اسسٹنٹ
نہین ہے -

میجر میکسن صاحب قایمقام کمانڈنٹ میواڑ بہیل کور ریس میواڑ کے ملکی معاملات
مین میرے اسسٹنٹ ہین جنسے جب ضرورت ہوتی ہے ڈونگرپور کا کام
اونہین سے لیتا ہون اور قربت کے سبب سے اونکو وہان کے معاملات

مین واقفیت اور رسائی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچھہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان مین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگا کر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس رشتہ مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اوس
فوج کے دوم کمانڈنٹ میرے دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ماہوار
پاتے ہین مگر وے ایک گوشہ مین بمقام کوٹرہ کہیرواڑہ سے ۱۰ میل پر
متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جا سکتے اس
صورت مین درباب تقرر ایک اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین واگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقًا ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے کہ ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نکیا جاوے گا —
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچھہ التفات نہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا — سنہ ۱۸۶۶ع
کے بعد کئی دفع اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستانی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب و قرین قیاس پائی گئی کیونکہ سمت ۱۹۲۲ مین
آمدنی مالگذاری ایک لکھہ بعضے للعلہ تہی اور لاگی کو لوالی ڈونگرپور

اور تلاتہ گلیاکوٹ یعنی چونگی اور نذرانہ ریبارریان یعنی رابداری بقدر چوبیس ہزار یعنی کل ملکر اوسیقدر ہوئی تہی جسقدر اب ہے اور خرچ صرف ایک لاکھ آٹھہ سو بیالیس روپیہ کا تہا اب جو خرچ اوسوقت سے بہت زیادہ ہوگیا ہے تو ایسے مصارف کثیر کی کارروائی بغیر اسکے کہ جمع مین بسنجتی اضافہ ہوا ہو کیونکر ہوسکتی ہے —

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین مہاراول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی شادیون مین زرکثیر خرچ ہوا اوس سے بہی ریاست مین کچھہ قرضہ یا زیر باری نہوئی کسیقدر آمدنی بدہوہ سے کہ بقدر ایک لاکھہ سولہ ہزار تین سو چالیس روپیہ ملازمان ورعایا ریاست سے لیا گیا اور بیس ہزار آٹھہ سو تریسٹھہ روپیہ بارہ آنہ زرتیاگ سے جو مہاراول صاحب جیسلمیر سے لیا گیا کارروائی ہوئی اور باقی ماندہ ایک لاکھہ دس ہزار تین سو چالیس روپیہ مہاراول صاحب کی دوکانات تجارت خانگی واقع ڈونگرپور وسگوارہ سے آگیا کہ اسیطرح کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہوئی —

بندوبست سایر کا اس ریاست مین بطور ٹہیکہ کے ہے سابقاً بہ تعداد اٹہائیس ہزار روپیہ سالانہ تہا بعد ازان چندسال اڑتیس ہزار پانچ سو پر ہوا اور آخر مین پینتیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا محصول رابداری اجناس پر بحساب بار ترگاوان حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے —

محلوج	پارچہ	افیون	نمک
۹٫۰	۸٫	۱۴ آر	۲٫

سنہ ۱۸۶۶ع مین عدالت فوجداری کا کام نظام الدین نامی ایک شخص کرتا
عدالت مین کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی نہ تھی ہر امر مین مہاراول صاحب کا منشا
قانون ملک ہے۔

سابق مین سرکار انگریزی نے ڈونگرپور سے بندوبست حفاظت راستہ اور
بھیلون کی وارداتون کا انسداد کرادیا تھا وہ موقوف ہوگیا اور بھیل از سر نو
سرکش و بداطوار ہوگئے تابحدیکہ خود مہاراول صاحب دورہ کیواسطے
گئے تب مدوپال کے بھیلون نے اونکا مال اسباب لوٹ لیا اور ظروف
نقرئی لے گئے اسیطرح صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے لشکر کا اسباب لے گئے
تھے۔ سنہ ۱۸۶۷ع مین دیول پال نے باغی ہوکر کھیرواڑہ اور ڈونگرپور
کی سڑک پر ایسی شرارت کی کہ تاوقتیکہ فوج میواڑ بھیل کور پس کی جمعیت
نے اونکی سرکوبی کی حرکات ناشایستہ سے باز نہ آئے۔ الغرض اس
نواح کے بھیل کل ہندوستان مین نہایت سرکش و بدپیشہ لوگ ہین
مہاراول صاحب اور اونکا دیوان نہال چند ہمیشہ سے انتظام ریاست
و امنیت خلایق مین ساعی تھے مگر اجراے تدبیرات اسلوبی رعایا و انسداد
واردات مین ٹھاکرون کی خلاف ورزی اور خلل اندازی سے بڑی
مشکل واقع ہوتی تھی کہ ٹھاکر لوگ اپنے اپنے علاقہ مین خود اختیاری سے
حکومت کرتے تھے خصوص ٹھاکران ابھی سنگھ و رگھناتھ گینجی ذالہ کہ سابقاً
کامدار تھے رئیس کی بدنامی کیواسطے انتظام ریاست مین ہر طرح مانع
ہوتے تھے مہاراول صاحب نے کل علاقہ مین اپنے اختیار سے انتظام

मदुपाल

गेनजीवाले

فوجداری کرنا چاہا اور کرنل نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور کرنل کیٹنگ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے اس نظر سے کہ ہر ایک چھوٹے ٹہاکر کے
خود اختیار و سرکش ہونے سے جو خرابی و ابتری کار واقع ہے رفع ہو
اور مہاراول صاحب با اختیار مطلق ہو کر نیک و بد ریاست کے ذمہ ور
و جوابدہ سمجھے جاوین بحصول منظوری گورنمنٹ ہندوستان کل ریاست
مین اختیارات کامل فوجداری مستعمل کرنے کی اجازت دی اگرچہ یہہ امر
ٹہاکرون کو جو مدت سے با اختیار خود جو چاہتے تھے کرتے تھے نہایت ناگوار
ہوا مگر اس سے بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کل مفسد و جرایم پیشہ لوگون کا حوصلہ
پست ہو گیا وارداتین بند ہو گئین راستون پر مسافر و تاجر امن و عافیت
سے چلنے لگے الغرض کل کاروبار ریاست مین ترقی ہوئی اور ٹہاکران
گینجی نے بہی کہ سب سے زیادہ ناراض اور برخلاف تھے مجرمون کو
عدالت راج مین سپرد کرنا منظور کر لیا شکل انتظام کی اوسی قاعدہ و عملدرآمد
پر مبنی ہوئی جو صفدر حسین نے ۱۸۶۸ء مین گورنمنٹ سے بعہدہ سپرنٹنڈنٹی
مقرر ہو کر جاری کیا تہا اور یہان کا انتظام ہر طرح سے مگرہ علاقہ راج
اودے پور کے انتظام سے بہتر ہو گیا چونکہ مہاراول صاحب نہایت
ہوشیار و عقیل ہین اور اپنے علاقہ کے کل معاملات سے واقفیت کامل
رکہتے ہین اور ہر امر کی نسبت معقول و پسندیدہ تجویز کرتے ہین اونکی
کارکردگی کو جملہ حکام نے پسند کیا ہے اور ہر ایک نے وقتاً فوقتاً موقع
مناسب پر تعریف لکہی ہے مگر کرنل ہیکسن صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع

کو بھی کو یہہ تبدیل انتظام اور اوسکے نتایج پسند نہوئے کہ اونہوں نے اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۷۲ء و سنہ ۱۸۷۳ء مین ایسا لکہا ہے ۔

عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون مین کام بدستور جاری ہے مگر اونکی کارروائی حسب اطمینان نہین ہے اگر اچہی ہوتی تو رعایا شاکی نہوتی بلکہ بخلاف اوسکے بہت شکایتین آتی ہین یہہ ابتری انتظام کامدارونکی سازش سے ہے اس سازش کا سرغنہ بلکہ اصل مین ریاست کا مالک دیوان نہال چند ہے کیونکہ مہارادل صاحب کو نوشتخواند مین کچہہ استعداد نہین ہے پس کل کاروبار ریاست کامدارون کے اختیار مین ہین انصاف کو صرف وہی شخص پہونچتا ہے جو اوسکی قیمت ادا کرے کل رعایا اس مجمع سے خائف ہین جو استغاثہ کرتے ہین مثل بیدل رزان ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے ۔

سنہ ۱۸۶۸ء سے پیشتر اس ابتری کار عدالت پر ایک طرح کی روک تہی کہ جاگیردار ٹہاکران کو بہی کسیقدر اختیار تہا کوئی بے انصافی ہوتی تہی تو صاحب پولیٹکل سپرنٹینڈنٹ کی معرفت مہارادل صاحب کو تحریک ہوکر اوسکا دفعیہ کرایا جاتا تہا کہ اونکو برابر کا اختیار مالکانہ حاصل تہا مگر انتظام جدید کے انقلاب سے ٹہاکر لوگ برباد ہوگئے اور ریاست کا بڑا فایدہ ہوا ۔ زر جرمانہ جو سابق مین ٹہاکر لیتے تہے اور وہ اون کا حق تہا اب راج مین آتا ہے اور اونکو اوسکا کچہہ عوض ملا ہے اس سبب سے کل ٹہاکر ناراض ہین اور زیادہ تر سبب ناراضگی یہہ ہے کہ یہہ بندوبست

صرف اسی ریاست مین ہوا ہے اگر کل راجپوتانہ مین ہوتا تو جائے شکایت نہوتی ـ

افعال جایز کے حیلہ سے ٹہاکر و رعایا دونون پر ظلم ہوتا ہے تہانہ دار جو کامدارون کے مقرر کیئے ہوئے ہین دیہات خالصہ مین رہ کر جاگیر دارون کے علاقہ مین مجرمون کو طلب کر لیتے ہین اور ڈونگرپور کو چالان کرتے ہین چونکہ راج مین قید با مشقت کی سزا کا دستور نہین ہے اون سے جرمانہ لیا جاتا ہے یہی عمل اگر دیانت داری سے کیا جاوے تو خوش انتظامی کا باعث ہو مگر کامدارون اور ٹہاکرون کی عداوت ہے اسوجہہ سے اونکی رعایا پر دو چند و سہ چند جرمانہ ہوتا ہے اور اس جرمانہ کیوجہہ سے ٹہاکرون کے ایصال مالگذاری مین ہرج واقع ہوکر اونکا بہت نقصان ہوتا ہے اور اکثر صورتون مین راج سے زر جرمانہ ذمگی رعایا ٹہاکرون سے طلب ہوتا ہے کہ ازبس خلاف انصاف ہے بہیل لوگ بہت قلیل البضاعت ہوتے ہین اونپر جرمانہ حسب حیثیت جرم ہونا چاہیئے نہ کہ بمقدار اوس عداوت کے جو اون سبکے ٹہاکرون سے ہو ـ

سابق مین ڈونگرپور کی ریاست ٹہاکرون کی بے انصافی کے انتظام کے واسطے صرف بطور عدالت اپیل تہی اب بجز کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کو ہی کوئی اپیل کی جگہہ نہین ہے یہہ امر مجمع کامدارون کو ناگوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صرف بے انصافی کا دفعیہ کرتے ہین کہ اسکی ڈونگرپور

مین بہت ضرورت ہے اہالیان ڈونگر پور سمجھتے ہین کہ ہمکو فوجداری و
و دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور جو چاہینگے کرین گے کوئی باز
پرس کرنے والا نہین ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی مقدمہ مین انصاف
کیواسطے لکہین تو اوسپر کچہہ لحاظ نہین ہوتا ہے اور کام مین بڑی طوالت
ہوتی ہے ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ع مین جب تک یہہ شتہ جاری نہوا تہا صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی تحریر پر بہت عمل ہوتا تہا اب ریاست کی زیادتی اس درجہ کو پہونچی ہے
کہ ایک بقال کو جو حقیقت مین سچا تہا صاحب کے پاس استغاثہ کرنے کی
علت مین سزا دی اب بہی بہت مقدمات سپرنٹنڈنٹی مین زیر تجویز ہین
واجب یہہ ہے کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مہارا ول صاحب کی
حکومت کی امداد و دستگیری کرتی ہے اور کوئی ٹہاکر مثل زمانہ سابق
بغرض مقرسی سرکشی کرے اوسمین مداخلت کرتی ہے تو راج کو بہی اونپر
کچہہ ظلم و تعدی نہ کرنے دی اور جو وے شکایت واجب کرین اوسکی
سماعت کرے۔

مگر بخلاف اسکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ انتظام فوجداری جسکی قباحتین
کرنل میکسن صاحب نے لکہے ہین حسب درخواست کرنل کٹنگ صاحب
بمنظوری گورنمنٹ ہوا ہے میرے نزدیک بجائے اسکے کہ ہر ایک ٹہاکر اپنے
اپنے شعور کے موافق انتظام عدالت کرے مہارا ول صاحب کو کل اختیار
کا ہونا اسلوبی انتظام کیواسطے بہت مفید ہے اب ڈونگر پور کو دیکہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور دیہات مین آبادی کسقدر زیادہ ہوگئی ہے

اور زراعت میں کسقدر افزونی ہوئی ہے افسوس ہے کہ کرنل ہیکسن
صاحب کا رابطہ مہاراول صاحب سے اچھا نہین ہے مہاراول صاحب
لکہنا پڑہنا بخوبی جانتے ہین اور بہت ہوشیار وعقیل ہین اگر ایسے نہون
تو سرکار انگریزی کی بدنامی ہے کیونکہ ایام نابالغی مین سرکار کے اہتمام
سے تربیت پائی ہے پس اونکی نسبت جو گمان کرنل ہیکسن صاحب کو ہے
غلط ہے ـ

سنوات گذشتہ مین ریاست کی فوج اس تفصیل سے رہی ہے ـ

سال	ولایتی ومکرانہ	دیسی	بہیل وغیرہ	میزان	کیفیت
سنہ ۱۸۶۹و۶۸ء	۲۷۵	۲۹۱	۰	۵۶۶	
سنہ ۱۸۷۳و۷۲ء	۱۴۳	۲۶۰	۴۹	۴۵۲	
سنہ ۱۸۷۴و۷۳ء	۱۴۳	۲۸۸	۴۹	۴۷۰	

مکرانہ اور ولایتی سپاہی بہت شریر ہوتے ہین رعایا کو تنگ کرتے ہین
اور بعض اوقات رئیسون کو بہی باعث تکلیف ہوتے ہین اس سبب سے
حکام انگریزی ورئیسون کی کوشش اسمین رہی ہے کہ یہہ لوگ فوج میں
سے کم کیے جاوین چنانچہ ڈونگرپور سے سنہ ۱۸۶۹و۶۸ء مین ۵۳ اور سنہ ۱۸۷۰و۶۹ء
مین ۱۲۰ ولایتی ومکرانہ موقوف ہوئے اور اگرچہ اب بہی یہہ لوگ فوج مین

بہت ہین مگر اون سے کچھہ تکلیف نہین ہے اور یہ عنقریب کل مہارا ول
صاحب کے قدیمی لازم ہین ۔
ڈونگرپور مین کوئی شفاخانہ نہین ہے صرف ایک حکیم ادویات تقسیم کیا
کرتا ہے اس نواح مین گجراتی روگ اکثر ہوتا ہے اور اس سبب سے
کہ آب نوشیدنی ناقص رہتا ہے اور بارش کے پانی کے اخراج کی
کوئی صورت نہین ہے مگر گرد و پیش کے ملک کی نسبت خاص ڈونگرپور
مین بخار کا بہت زور ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۹ع مین ہیضہ اور گجراتی روگ
سے دو ہزار آدمی مرے اور سنہ ۱۸۷۰ع مین صرف گجراتی روگ سے
پانچ سو آدمی فوت ہوئے سنہ ۱۸۷۴ع مین بخار کے مریضون کو مہارا ول
صاحب نے کونین بہت تقسیم کی سنہ ۱۸۷۵ع مین بارش کی طغیانی سے
سب تالاب بہر گئے بلکہ پانی کی کثرت سے اکثر تالاب خراب ہو گئے ۔
اس ریاست مین صرف ہندی کا ایک مدرسہ ہے کہ اوسمین سنہ ۱۸۶۹ع
مین ساٹھہ طالب علم تہے ۔
جہان سوم اور مہی ندیان ملی ہین بنیشر مہادیو کا مندر
ہے اس مقام کی بابت ڈونگرپور اور بانسواڑہ کی ریاستون مین
باہم سولہ برس تک سخت تنازعہ رہا اس سبب سے میلہ بند ہو گیا تہا
تاہم بنیشر مہادیو اور موجی بہگت کی زیارت کیواسطے ماہ سدی ۱۵ ۔
پر جاتری بکثرت آتے تہے سنہ ۱۸۶۴ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے
صاحب اسسٹنٹ کو فیصلہ کیواسطے متعین کیا اونہون نے تجویز کی

تحقیقات کرکے وہ زمین ڈونگرپور کو دی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
فیصلہ کو منظور کیا اور واقعی یہہ فیصلہ ایسا واجب ہوا ہے کہ دربار بانسواڑہ
نے بھی اوسکی واجبیت کو تسلیم کیا اس فیصلہ کے بعد مہاراول صاحب نے
پانچ برس کے واسطے کل محاصل اجناس تجارت معاف کرکے اجراے
میلہ کا اشتہار جاری کیا اول میلہ مین مہاراول معہ اور صاحب اسسٹنٹ
گئے اور منظر انسداد فساد فوج بھی لیگئی مگر کچھہ فساد نہوا اول سال مین
میلہ کم ہوا مگر بعد ازان زیادہ ہونے لگا یہہ میلہ دو ہفتہ رہتا ہے اور
قریب بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین مہاراول صاحب بندوبست
اچھا کرتے ہین بمزید احتیاط اونہون نے ایام میلہ مین انتظام میلہ کی
واسطے میواڑ بھیل کورپس کی کمپنی متعین ہونیکی درخواست کی چونکہ فوج
انگریزی سے انتظام اچھا ہوتا ہے اور اونکی درخواست واجب
تھی منظور ہوئی اور ہر سال میواڑ بھیل کورپس کی کمپنی بندوبست کیواسطے
جایا کرتی ہے مہاراول صاحب ہر سال خود جاکر میلہ کا بندوبست کیا
کرتے ہین اور جس سال فرصت ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کھیرواڑہ
بھی جاتے ہین مگر چند سال سے بہ تحریک بیشی ضروریات اونکا جانا نہین ہوسکتا ہے
سنہ ۱۸۷۶ء کے میلہ مین ریاست بانسواڑہ خلل انداز ہوئی جو مال
اوس علاقہ مین ہوکر آیا اوس پر نو روپیہ فی نزگا محصول لیا مگر صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو تحریک ہوکر آئندہ کیواسطے یہہ محصول موقوف کرایا گیا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱۰	ناوہ	سولنکی خوشحال سنگہ	عماله سه	۰	भालु सोलंकी
۱۱	سابلی	ادہ ابہی سنگہ	۰	برادر مہارادل صاحب خراج نہیں دیتاہی مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے	साबली खंध
۱۲	نانڈلی	ادہ امید سنگہ	۰	بشرح ایضاً	नांदली
۱۳	رام گڈہ	چوندراوت پرتاب سنگہ	۰	خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے	रामगढ
۱۴	لوداول	چوہان کشور سنگہ	۰	بشرح ایضاً	लोदावल

درجہ دوم تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۵	وگاری	چوہان ہنونت سنگہ	بیست سالہ ۱۲ ر	۰	वगारी
۱۶	بڑی پاڈری	چوہان سورج مل	عـه ساله ۱۲ ر	۰	बड़ीपादूरी
۱۷	سمرواڑہ	چوہان بہادر سنگہ	الضـه	۰	सिमरवाड़ा
۱۸	سووگڈہ	سکتاوت چتر سنگہ	ماسه		सोवगढ़

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت
۱۹	بور	بھومیہ دہیر سنگھ	ما عدر	.
۲۰	چوندواڑہ	بھومیہ دولت سنگھ	ماعسے ۱۴ر	.
۲۱	سیسود	اودہ درجن سنگھ	للوسے ۱۰ر	.
۲۲	گامری	اودہ ہمت سنگھ	ماعہ ۱۴ر	.
۲۳	گرمالہ	چوہان اودے سنگھ	صہ	.
۲۴	اندور	سکتاوت بخت سنگھ	للوعہ ما	.
۲۵	پاڑہ تورکیہ	چونداوت ارجن سنگھ	ہرعہ ما ۱۰ر	.
۲۶	پادری خورد	چوہان مان سنگھ	لسہ ۶ر	.
۲۷	رسانہ	راناوت ظالم سنگھ	لاوعہ ما ۱۴ر	.
۲۸	رامہ	چوہان ناہر سنگھ	لہ لعہ ۱۲ر	.
۲۹	سکہانی	چونداوت روپ سنگھ	صلہ ما ۱۴ر	.

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
۳۰	گڈہ	چونداوت کیسری سنگہ	للعہ ۱۲/	.
۳۱	کہیڑہ	پچہوایہ دولت سنگہ	ماللعہ ۴/	.
۳۲	گوداپلہ	چوہان بہوانی سنگہ	ماللعہ ۱۲/	.
۳۳	پاردہ	باجنیہ نول سنگہ	لعہ ۱۲/	.
۳۴	پہاوتہ	اداوت رتن سنگہ	عہ ۲/	.

درجہ دوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
۳۵	بیدسہ	چوہان کنک سنگہ	ماعہ ۲/	.
۳۶	شتودہ	راناوت پرتاب سنگہ	۱۱ماللعہ	.
۳۷	بنواسہ	چوہان بہاری جی	ما/عہ ۴/	.
۳۸	ریچہ	چوہان ہندو سنگہ	ما/	.

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۵۰	واجروہ	چوہان پہاڑجی	عــہ ۱۸ر	،	बजरदा पहाड़जी
۵۱	باگدری	بیالہ ناہر سنگھ	عــہ ۱۴ر	،	बागदरी नाहरसिंह
۵۲	پیپلودہ	چوہان پرتھی سنگھ	مــہ ۱۲ر	،	पीपलोदा
۵۳	پادری	اودہ ناہر سنگھ	للعــہ ۱۴ر	،	पादरी
۵۴	پیتپور	چماریہ روپ سنگھ	مــہ ۱۴ر	،	पतापुर चमारया
۵۵	جھنجودہ	بھوسیہ جالوجی	لوعــہ ۱۷ر	،	झिंझुवा जालोजी
۵۶	چالہ	چوہان پرتاپ سنگھ	لعــہ ۱۴ر	،	चाला
۵۷	دراہود	بھوسیہ کبیر سنگھ	ماعــہ	،	धामोद
۵۸	رین پور	دیولگلاب جی	ــہ	،	रेनपुर देवलगुलाबजी
۵۹	رین وارہ	چوہان سوہن جی	ــہ ۱۴ر	،	रेनवाड़ा
۶۰	سنچیہ	چوہان بھیر سنگھ	مالــہ ۱۲ر	،	संचियर
۶۱	چیتورا	اودہ جوان سنگھ	ــہ	،	चतोरा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت
۶۲	سندرپور	چمپارہ گلاب سنگہ	مبعہ ۸ر	٠
۶۳	کہیرواڑہ	چوہان گلاب جی	للعہ ۱ر	٠
۶۴	کہیرڈونگرہ	چوہان امر تہہ سنگہ	ےعہ	٠
۶۵	گڈہ	چوہان زورآور سنگہ	للوعہ ۴ر	٠
۶۶	گمان پورہ	سندول بہوانی سنگہ	لعہ	٠
۶۷	مانوگرہ	ادہ مکن سنگہ	بعہ ۲ر	٠
۶۸	میتالی	چوہان خوشحال سنگہ	لعہ ۴ر	٠
۶۹	سوودہ	بیولہ پن جی	صعہ ۵ر	٠
۷۰	دامری	چماریہ دولت سنگہ	لعہ ۸ر	٠
۷۱	دیوریہ	چوہان شیو سنگہ	سعہ ۲ر	٠
۷۲	کراریہ	چوندادت گلاب جی	عہ ۶ر	٠
۷۳	کہاسواڑہ	سکتاوت دولت سنگہ	ععہ	٠
۷۴	وسوندر	روداوت ادم جی	لاعہ ۱۲ر	٠

सुंदरपु
चम्पारा
खेरवाड़ा
खेरडूंगरा
गुढा
गुमानपु
संडोल
मानगम
अधमकव
मेनाली
बोदवा
वेवला
दामरी
चमारय
देवरया
करारय
घासव
वसंदर
रवाप

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت	
۱۰۰	بلوریہ	چوہان اجیت سنگہ	[illegible]	٠	छिंगरवा अजीतसिंह
۱۰۱	ٹیکلہ	چوہان گمان سنگہ	[illegible]	٠	देवाला
۱۰۲	کہادن	چوہان بہائیجی	[illegible]	٠	खादन
۱۰۳	لمیا نٹھہ	چوہان اجیت سنگہ	[illegible]	٠	लम्बाला
۱۰۴	سیالہ	چوہان رگھناتھ سنگہ	[illegible]	٠	मेवाला
۱۰۵	انٹوواتی	اوہ اودے سنگہ	[illegible]	٠	मनुवाती
۱۰۶	ڈھونڈرہ واڑہ	چوہان بہوانی سنگ	[illegible]	٠	ढूंडावाड़ा
۱۰۷	گڈہ	چوہان سودہ جی	[illegible]	٠	गुढ़ा साधुजी
۱۰۸	پانٹری	چونڈاوت دولت سنگہ	[illegible]	٠	पान्नरी
۱۰۹	انترسبہ	چپارہ ارجن سنگہ	[illegible]	٠	अंतरसभा चमारा

ڈاک خانہ

کہیرواڑہ سے بانسواڑہ کو ڈاک ڈونگرپور و سگواڑہ ہوکر جاتی ہے اگرچہ ابھی آمدنی زیادہ نہیں ہے مگر باشندگان ملک خطوط وغیرہ بہیجکر

اوس سے بہت فائدہ اوٹھانے ہین یقین ہے کہ آمدنی بہت ہوجاویگی
بھیلون کو ہرکارون مین نوکر رکھا گیا ہے کہ وے بخوبی کام دیتے ہین
پیشتر اجرت بولاوہ یعنی حفاظت ڈاک کی ریاست کے ذمہ تھی اب مہارا
صاحب نے بنظر کفایت اس خرچ کے بذریعہ اقرار تحریری ڈاک کی
حفاظت اپنے ذمہ کرلی ہے۔

تیسری فصل

بانسواڑہ

ریاست بانسواڑہ کے شمال مین ڈونگرپورا اور دے پور شمال شرق
اور مشرق مین پرتاب گڑہ جنوب مین ممالک ہلکروجاورہ اور مغرب مین
ریواکانٹہ واقع ملک گجرات ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ
۱۰ دقیقہ اور ۲۳ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲ دقیقہ
اور ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ کے درمیان طول مین شمال سے جنوب کیطرف
۴۵ میل اور عرض مین مشرق سے مغرب کی جانب ۳۳ میل ہے اوسکا
رقبہ ۱۴۴۰ مربع میل آبادی ۱۴۴۰۰۰ باشندون کی اور اوسط
جمع سالانہ ۱۲۶۰۰۰ روپیہ ہے۔
شہر بانسواڑہ مئو وڈیسہ کی سڑک پر مئو سے ۱۲۳ میل شمال مغرب
مین اور ماہی ندی کے کنارہ چپ سے آٹھہ میل مغرب مین واقع ہے
اوسکی بہت وسیع شہر پناہ ہے مگر اس احاطہ کے اندر زیادہ تر رقبہ پرباغات

ہین آبادی صرف ایک جزو پر ہے۔
مہارا ول صاحب کا محل شہر سے بلندی پر مضبوط اور قلعہ کے ہمشکل عمارت
ہے اوسکے قریب ایک تالاب ہے اوسپر سر درختی سے بڑی رونق
رہتی ہے اور تالاب کے پختہ گہاٹ سبنے ہوئے ہین شہر مین ہنود
کے چند عمدہ مندر ہین اور بازار بہت وسیع ہے زیادہ تر برہمنون
کی آبادی ہے مگر مسلمان بہی بہت ہین یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ
۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ اور ۲۴ دقیقہ پر واقع ہے مگر قدیم
شہر بانسواڑہ جسکو جگل سنگہ نے بونگر نامی بہیل سے یہہ ملک فتح کرکے آباد
کیا تہا اس دارالریاست حال سے کسیقدر فاصلہ پر ہے اس شہر مین
سنہ ۱۸۶۸ء کی خانہ شماری کے بموجب ۱۶۴۸ گہر ہین اور ۵۸۲۵ آدمیون
کی آبادی اس تفصیل سے ہے۔

मूंगार

مرد ۱۶۳۹ عورت ۲۱۷۶ طفل ۱۳۳۵ دختر ۶۷۵
قلعہ کے نیچے ایک چہوٹی ندی بہتی ہے۔
علاوہ بانسواڑہ کے اس ریاست مین خوشحال گڈہ و کلنجرہ و سنگواڑہ
بڑے قصبات ہین۔

نمبر	نام قصبہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۱	خوشحال گڑہ	۲۳	۱۰	۷۴	۲۷	بانسواڑہ سے ۲۲ میل جنوب مین
۲	کلنجرہ	۲۳	۲۴	۷۴	۲۸	پنچ دبرودہ کے راستہ پر پنچ سے ۹۹ میل جنوب و مغرب مین
۳	سنگواڑہ	۲۳	۳۷	۷۴	۴۱	مئو دبیہ کے راستہ مین مئو سے ۲۶ میل شمال و مغرب مین

खुशालगढ़ कालिञ्जरा संगवाड़ा

ان مین سے کلنجرہ جسے کنجرہ بہی کہتے ہین بہت پرانا قصبہ ہے وہان ایک
قدیم عمدہ مندر ہے کہ درمیان متروک پڑا ہے لشپ ہیبر صاحب نے لکہا ہے
کہ یہہ عظیم الشان عمارت جینیون کا مندر ہے او سکے گنبد و مینار بہت
ہین کل عمارت چند حصون مین منقسم ہے چھتین سنگین ہین اور کل در و دیوار
باریک و عمدہ نقش و نگار سے منقوش ہین سابقاً جینی لوگ بہت دولتمند
اور تجارت پیشہ تہے مگر مرہٹون کی ظلم و زیادتی سے سب چہوڑ کر چلے گئے
مہارادل صاحب والی بانسواڑہ اودے پور کے مہارانا صاحب کے
خاندان مین سے ہین اور ملک بانسواڑہ بہی کسی زمانہ مین راج اودے پور
مین داخل تہا یہان کے رئیس بانی ریاست ڈونگرپور کے چہوٹے بہائی
کی اولاد مین سے ہین اور اون کے توابعین جاگیردار بہی اوسی قوم
سے ہین مثل ڈونگرپور کے بانسواڑہ کی ریاست کو بہی مغلون اور

कलिञ्जरा जैनी

مرہٹون کی ظلم وتعدی سے بہت تکلیف پہونچی ہے خصوص مرہٹونکے یہان
کے رئیس اور رعایا کو ایسا تنگ وتباہ کیا تہا کہ سرکار انگریزی کے فتح
ہونے پر رئیس بانسواڑہ نے صرف اس شرط پر کہ مرہٹون کو ملک سے
نکالدیا جاوے سرکار کا خراج گذار ہونیکی درخواست کی اور سیندہیہ
ہلکر اور دہار کی افواج کو خارج کرنے کی غرض سے ملک کی آمدنی مین سے
فی روپیہ چہہ آنہ خراج دینا منظور کیا۔ اس مراد سے ۱۸۱۲ع مین اپنے
وکیل کو مع مسودہ عہدنامہ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کیخدمت مین بہیجا
صاحب موصوف نے ہدایت کی کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی سے درخواست
کرین اسپر وکیل اون کے پاس گیا اور اگرچہ اوسوقت تعہد پختہ نہوا مگر
پانچ برس بعد وکیل نے اونہین کاغذات کے ذریعہ سے اور اونہین شرائط
پر بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۸۱۸ع عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم منضبط کیا مگر رئیس نے
جسکا نام مہاراول امید سنگہ تہا شاید اس خیال سے کہ خوف کا وقت گذر گیا
یا شرائط کو جو خود اونہین کی درخواست کے بموجب تجویز ہوئین تہین بہت
سخت اور خلاف مطالب اپنے تصور کرکے عہدنامہ کو تصدیق نہ کیا اور اوسپر
عمل کرنے سے انکار کیا۔ اول تو سرکار انگریزی نے اوسی عہدنامہ کو
واجب التعمیل قرار دیکر اوسپر عملدرآمد رکھنے کی ہدایت کی تہی مگر اونہین ایام
مین ریاست دہار سے عہدنامہ منضبط ہوا اور اوسکے بموجب جو خراج
کہ ڈونگرپور بانسواڑہ سے اوس ریاست مین لیا جاتا تہا سرکار انگریزی
مین منتقل ہوا سرکار کو بہی تتمیم عہدنامہ مین کچہہ عذر نہوا ۵ ۲۷ دسمبر ۱۸۱۸ع کو

دوسرا عہدنامہ مندرجہ نقشہ منضبط ہوا اس عہدنامہ کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت انگریزی اور اقرار دستگیری اپنے اور اپنے جانشینون کے بمقابلہ سرکش رشتہ دار و توابعین کے سرکار انگریزی کو بقایا خراج واجب الطلب پہلے سرپرست سرکارون کا اور آیندہ کو سالانہ خراج جو مصارف حفاظت و امداد کیواسطے کافی ہو مگر آمدنی ملک کی فی روپیہ چھہ آنہ سے زیادہ نہو ادا کرنا قبول کیا بعد ازان بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بقایا خراج بقدر تینتیس ہزار روپیہ بذریعہ اقساط اور خراج تین سال بہ تخفیف ادا ہونا قرار پاکر آیندہ کیواسطے مبلغ ؎ روپیہ سالانہ کہ آمدنی حال کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے مقرر ہوا۔

عہدنامہ

درمیان سرکار انگریزی و مہاراول سری بہوانی سنگہ صاحب رئیس بانسواڑہ

ازآنجاکہ عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہاراول سری بہوانی سنگہ صاحب راول بانسواڑہ مورخہ ۲۵ - دسمبر ۱۸۱۸ع مطابق ۱۲ - ماگہہ سمبت ۱۸۷۵ کی آٹھوین قلم مین مہاراول صاحب نے کل بقایا خراج واجب الطلب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک ایسی قسطون سے کہ بمقتضاے گنجایش آمدنی ریاست و حسب مرضی سرکار انگریزی واجب ہون داخل کرنے کا اقرار کیا ہے اور سرکار انگریزی بلحاظ کمی

آمدنی و مفلسی ریاست مہارا دل صاحب بجاے کل بقایا خراج مندرجہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کہ اسقدر خراج ترقی ریاست کے زمانہ مین دیگر ریاستون کو ہر سال دیاجاتا تھا لینا منظور کیا ہے —

مہارا دل صاحب اقرار کرتے ہین کہ زر مذکور بموجب اقساط مندرجہ ذیل داخل کرینگے —

صـــــ ۳۵

پہاگن سمت ۱۸۷۶ فروری ۱۸۲۰ء ا صمار	بیساکھ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل ۱۸۲۰ء ا صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری ۱۸۲۱ء ا صمار	بیساکھ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل ۱۸۲۱ء ا صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ جنوری ۱۸۲۲ء سہ صمار	بیساکھ سدی ۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل ۱۸۲۲ء سہ صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ جنوری ۱۸۲۳ء سہ صمار	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ اپریل ۱۸۲۳ء سہ صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ جنوری ۱۸۲۴ء سہ صمار	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل ۱۸۲۴ء سہ صما
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ جنوری ۱۸۲۵ء سہ صمار	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل ۱۸۲۵ء سہ صما

از آنجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہارا دل صاحب سے بعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست مگرفی روپیہ

چہہ آنہ تک سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ مہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو خراج ۱۸۱۹ء و ۱۸۲۰ء و ۱۸۲۱ء کا حسب تفصیل ذیل بندوبست کیا ہے اور مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ اوسی کے موجب ادا کرینگے —

سنہ ۱۸۱۹ء [illegible] — سنہ ۱۸۲۰ء [illegible]

پہاگن سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸
فروری ۱۸۲۰ء	اپریل ۱۸۲۰ء	جنوری ۱۸۲۱ء	اپریل ۱۸۲۱ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۲۱ء [illegible]

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹
جنوری ۱۸۲۲ء	اپریل ۱۸۲۲ء
[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کیواسطے کیا گیا ہے بعد انقضاء اس میعاد کے بموجب شرط نوین قلم عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی خراج کا ایسا بندوبست کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہاراول صاحب کے ملک کی ترقی اور دونون سرکارون کے فوائد کی روسے واجب و مناسب متصور ہوگا —

اس عہدنامہ کو کپتان آر ہی میکڈ ونلڈ صاحب نے حسب الحکم سرجان مالکم
صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراول سری بہوانی سنگہ صاحب نے
منجانب اپنے بتاریخ ۱۵ فروری ۱۸۱۸ء مطابق پہاگن سدی ۲ سمت ۱۸۷۴
و ربیع الثانی ۱۲۳۳ ہجری بمقام بانسواڑہ مرتب کیا۔

۱۸۲۴ء مین ایک عہدنامہ بابت ادائے ساڑہے آٹہہ ہزار روپیہ
سالانہ مصارف فوج جیساڑ ونگر پور کی ریاست سے ہوا تہا منضبط
ہوا مگر اوسپر کبہی عملدرآمد نہوا اس سے وہ منسوخ سمجہا گیا ۱۸۴۷ء
تک بانسواڑہ مین بہیل و دیگر غارت گرون کی شرارت سے بہت فساد
رہا اوسکے انسداد اور مفسدون کو سزا دینے مین محنت و کوشش عمل مین
آئی اوسوقت سے اس ملک مین امن وامان ہوگیا رفع بدنظمی کے بعد
آمدنی ملک مین بہت اضافہ ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ لکہتے ہین کہ
کہ اگر مہاراول صاحب اور اونکا دیوان کہ دوست بہی تہا بدچلن اور
کاروبار ریاست سے غافل نہو جاتے تو اوس سے زیادہ اضافہ ہوتا
اونکی زیادتی کا نتیجہ روز بروز ظہور پذیر ہونے لگا جو روپیہ سرکاری خراج
مین دیا جاتا مہاراول بہوانی سنگہ اور اون کے مختار نے عیش و
عشرت مین خرچ کردیا عرصہ دراز کا خراج باقی رہگیا تب صاحب پولیٹکل
ایجنٹ کو جہد بلیغ کرنی پڑی آخرکار مہاراول صاحب نے بمشکل تمام دیوان
کو موقوف کرنا قبول کیا اور کسیقدر زر خراج واجب الطلب مین سے
بہی ادا کیا اور غارتگری کی وارداتین بکثرت ہونے لگین اون کے

انسداد کار ریاست پرتاپ گڈھ کی مدد سے بندوبست کرایا گیا۔
سنہ ۲۹ ۱۸ء مین کپتان سپیرس صاحب نے کہ ریاست کی اصلاح وانتظام
کیواسطے گئے تہے بہ ثبوت جرم ایک پولیس کے اہلکار کو موقوف کیا اوس نے
چند مرتبہ از سر نو اپنے عہدہ پر بحال ہونے کی درخواست کی مگر صاحب
نے منظور کرنا مناسب نہ سمجہا جب اوسکو تحقیق ہوگیا کہ صاحب مقرر نکرینگے
تو ایک مسلمان ملازم سے ساز کرکے اون کے قتل کا اقدام کیا مگر قبل
اسکے کہ ارتکاب جرم وقوع مین آوے راز فاش ہوگیا تحقیقات سے
ثبوت جرم مین کچہہ شبہہ نہ رہا تاہم اس وجہہ سے کہ صرف قراین کی
شہادت تہی مجرمون کو جلا وطنی بعبور دریاے شور کی سزا دی گئی
اس نرم سزا پر بہی مقدم مجرم اثناء راستہ بمبئی سے مفرور ہوگیا۔
دیوان کی موقوفی کے بعد مہاراول بہوانی سنگہ صرف تہوڑے عرصہ
تک زندہ رہے اونکا کوئی وارث نہ تہا اسواسطے سرداروں نے باتفاق
صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سنگہ نامی سردار کو کہ سب سے زیادہ مستحق
تہا متبنٰی و مسند نشین کیا۔ اسیطرح جب بہادر سنگہ کا انتقال ہوا مہاراول
لچھمن سنگہ صاحب رئیس حال کو متبنٰی لیا مگر اس مرتبہ مان سنگہ کہنڈو
کے ٹہاکر نے اون کی مسند نشینی مین رخنہ انداز ہوکر دعوی کیا کہ
میرا بیٹا زیادہ مستحق ہے وہ رئیس ہونا چاہیئے مگر جب اوس کے خراج
واجب الاداے ریاست مین سے تیرہ سو روپیہ سالانہ سال معاف کردیا
تو وہ اپنے دعوی سے دست بردار ہوگیا۔

اوس وقت سے مہاراول لچھمن سنگھ صاحب ریاست مین حکمران ہین بعض
صاحبون نے اونکو بہت ہوشیار مستعد اور محنتی لکہا ہے مگر بدانتظامی
ریاست کی اکثر شکایت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کاروبار ریاست
پر متوجہ و دل نہاد نہین ہوسکتے ہین تا بعد یکہ حکام انگریزی نے بہی اونکو
نصیحت کی تو کچہہ کارگر ہوئی چنانچہ ۱۸۷۵ء کی رپورٹ مین لکہا گیا ہے
کہ مہاراول صاحب خوش مزاج ہین اور ہر ایک صلاح کو بخوشی قبول کرتے
ہین مگر اوسکو یاد نہین رکہتے اور نہ اپنے اقرار کا ایفا کرتے ہین ریاست
مین جو ترقی ہوئی ہے تاکید متواترہ سے کرائی گئی ہے مہاراول صاحب
کو مجلس دستانہ کے اندر فولادی پنجہ کہا جاوے تو زیبا ہے ۔

مہاراول صاحب کی نو رانیان ہین اون مین سے ساتوین رانی
راٹہوری جی سے بوریدہ مین جاکر ۱۸۶۱ء مین شادی کی تہی اور دوسرے
سال اوسی رانی کی بہتیجی سے آٹھوین شادی کی اور اپریل ۱۸۶۹ء مین
موٹا گانوکے ٹہاکر جاگیردار ریاست کی ہمشیرہ سے نوین شادی کی ہے
اخیر ۱۸۷۷ء تک مہاراول صاحب کے چھہ پسر اور ایک دختر ہوئی تہی
منجملہ اون کے چار پسر رانیون سے پیدا ہوئے اور دو کنیزکون سے
لڑکون مین سے کنور جی سنگھ کا کہ سب سے بڑا تہا نومبر ۱۸۶۹ء مین اور
دوسرے کنور ساوول سنگھ کنیزک زادہ کا یکم جون ۱۸۷۰ء کو انتقال ہوگیا
باقی چار کنور حسب تفصیل ہین

اگر سنگھ بعمر ۱۲ سال ۔ سنگرام سنگھ بعمر ۱۱ سال ۔ سمندر سنگھ بعمر نو سال

روپدیوجی
पोरबंदा

मोटागांव

جو ۱۴-اپریل سنہ ۱۸۸۰ء کو پیدا ہوا تھا -
مہاراول صاحب کو لڑکون کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق ہے سنہ ۱۸۹۰ء مین
اگرسنگ سنسکرت اور فارسی پڑہتا تہا اور سنگرام سنگہ نے ہندی
شروع کی تہی یقین ہے اب اونہون نے اچھی استعداد حاصل کرلی ہوگی
ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء مین رانی چھوٹی راٹہوری جی سے دختر پیدا ہوئی تہی کہ اگست
سنہ ۱۸۸۴ء مین مرگئی -

माही नदी

اس ریاست کے وسط کی زمین ماہی ندی سے دارالحکومت تک سیراب
اور آباد ان ہے مگر گرد نواح کے جنگلون مین بہیل بکثرت اور نہایت گستاخ
و بد پیشہ ہین مہاراول صاحب کا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکو
بندوقین بہت ہاتہہ آگئی ہین جب سے ازبس مفسد ہوگئے ہین مہاراجہ
سیندہیہ کے علاقہ مالوہ کے زمیندار بانسواڑہ پرتاب گڑہ کے بہیلون
کو چوتہہ یعنی چہارم پیداوار بطور حق حفاظت و امداد وقت ضرورت کے دیتے
ہین مگر فی زمانہ ملک مین ترقی ہونے سے زمینداران نے ادائے زر
چوتہہ مین انکار کیا اسپر بہیلون نے فساد کیا اور سنہ ۱۸۸۵ء مین بانسواڑہ
کے بہیلون نے بہ افسری گنگا راول - موضع موکہیری پر حملہ کیا مگر اونکو
شکست ہوئی اور گنگا راول کا بہائی چیچا راول مارا گیا اس سے خون
کا جہگڑا پیدا ہوگیا کہ اب تک چلا جاتا ہے اور اسوجہ سے کہ مہاراجگان
ہلکر و سیندہیہ کے ممالک سے بہی بندوبست کامل نہوا اس فساد کے
انسداد کی صورت ظہور مین نہ آئی علی العموم کل ہندوستانی ریاستین

عملہ پولیس بہت تھوڑا کم رکھتے ہین اور حکام انگریزی سے مدد کے امیدوار رہتے ہین اور تہوڑے ایام مین ریاست سونتہہ تحت گورنمنٹ بمبئی کے بہیلون سے لڑائی ہو رہی تھی اور پوسینہ واقع گجرات ماتحت ایجنسی باہی کانٹہ مین فساد تہا اور علاقہ سروہی کے تہاکر بہیل باغی ہو رہے تہے اسلیئے بنظر انسداد فساد بہیلون کے دربار بانسواڑہ سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ مغربی مالوہ کی خدمت مین وکیل متعین کرایا گیا اور بہدران حال کوٹھیاری کیسری سنگہ دیوان بانسواڑہ نے کہ قوم سے بقال اور نہایت لائق و ہوشیار اور بہادر شخص ہے بہیلون کو ارتکاب واردات سے باز رکھا مگر یہہ بندوبست بطور عارضی کارآمد ہوا کوئی تدبیر کہ ہمیشہ کو فساد رفع کرنے کے واسطے کافی ہو عمل مین نہ آئی —

बांसवाड़ा

बोसेना

बनवरसीत

بانسواڑہ کے بہیل ہندو ہین مسلمانون کا کہانا کہانے سے پرہیز کرتے ہین برہمنون کو بزرگ سمجھتے ہین مگر بقول راول صاحب اونکے بارے ہین کثرت سے شراب خوار اور افیونی ہین اور مہوہ کی شراب پیتے ہین اونکی شادی و غمی اور ولادت کی رسمیات وہی ہین جو ہنود مین جاری ہین مگر جو لوگ مرض ہیضہ سے مرین اونکو داغ نہین دیتے دفن کرتے ہین

سنہ ۱۸۶۷ع مین کرنل ہیکس صاحب و میجر ہوارڈ صاحب و میجر مکنزی صاحب کی رپورٹون سے دربار بانسواڑہ کی خرابی و ابتری کی مفصل کیفیت معلوم ہوئی کہ تحت ایجنسی میواڑ ہین اس ریاست کا حال کل دیگر ریاستون سے بدتر ہے راو کوشل گڈہ اور اس ریاست کے درمیان تنازع ہے

नेबड़ेगाहब

اور اس انتہائی درجہ کو پہونچ گیا ہے کہ اوسکے فیصلہ کیواسطے سرکار انگریزی کو مداخلت کرنی لازم آوے اوس نے یہانتک سرکشی و عدول حکمی کی کہ عندالطلب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاف جواب دیا کہ میری ریاست بانسواڑہ سے بالکل علیحدہ ہے اگر بانسواڑہ کی معرفت مجھکو تحریر آویگی ہرگز جواب ندونگا ہرچند فہمایش ہوئی کہ سرکار کا عہدنامہ بانسواڑہ سے ہے تم سے نہین ہے تم بانسواڑہ کے ماتحت ہو مگر مطلق اثرپذیر نہوئی راو کوشل گدہ کی جاگیر رتلام کے علاقہ مین بھی ۶۵ گانو ہین اور راجہ رتلام کا ہمقوم و ماتحت ہونے سے اوسکو بانسواڑہ سے دعوی ہمسری کی یہانتک جرات ہوئی کہ عندالطلب صاحب پولٹیکل ایجنٹ بانسواڑہ مین آیا مگر مہاراول صاحب سے ملاقات کرنیکے واسطے نگیا تحقیقات سے اوسکا دعوی خودسری محض بے اصل ثابت ہوا اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ ۱۸۶۵ء مین راوکشل گدہ اور راجہ رتلام کے نزاع کی تحقیقات ہوئی تب فیصلہ ہوچکا ہے کہ راوکشلگدہ ریاست بانسواڑہ کا ماتحت ہے رتلام سے تعلق نہین رکھتا مگر مشکل یہہ نظر آئی کہ اس مختصر ریاست کے رئیس سے بلا امداد سرکار انگریزی اپنے ماتحت سردار کو ضبط و اختیار مین رکھنے کی امید نہین اور چونکہ مواخذہ زندگی راو مذکور کی تحقیقات مین اسناد مداخلہ بانسواڑہ بھی صفر عی ثابت ہوئین ایسے بے ایمان رئیس کو مدد دینا بھی ناواجب اور خلاف مصلحت معلوم ہوا۔

سنہ ۱۸۶۶ء مین ریاست کی بدنظمی اور اوسکے انسداد کی تدبیرون کی بہت مفصل رپورٹ ہوئی اور رئیس نے اپنے ماتحت پر استغاثہ باطل کیا تہا اور گورنمنٹ نے جو کہا کہ چند مہینے تک اوسکی جاگیر قرق رکہی تہی اوسکے ثابت ہونے پر رئیس پر گورنمنٹ کا بہت عتاب ہوا آخر الامر مسٹر راجی بہیکاجی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ بانسواڑہ مین مقرر ہوئے اور اونہون نے بتاریخ ۳۱ - دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور اول رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس ریاست کا حال ابتر ہے تہوڑا سا ملک خالصہ مین ہے باقی سب جاگیرداران اور سردارون مین منقسم ہو رہا ہے اونہون نے مدت سے ریاست کی اطاعت نہین کی ہے اور نہ اب کرتے ہین اگرچہ ہر ایک ٹہاکر کے ذمہ فرض ہے کہ کسیقدر جمعیت سے راج کی نوکری کرے مگر یہ امر کہ فلان ٹہاکر کو کسقدر جمعیت نوکری مین رکہنی چاہیے راج کے کسی کاغذ سے تحقیق نہین ہوتا دیگر ریاستون مین چند سردار سرکش ہوتے ہین یہان صرف چند سرکشی سے مستثنی ہین یہانتک سرکش ہین کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل تشریف لائے تب اونکو رئیس نے طلب کیا تہا صرف چند سردار آئے اگر اسکا انتظام نہوا تو احتمال ہے کہ فساد ہو جاوے انتظام ریاست برائے نام ایک شخص کم حیثیت کو ٹہپاری بہین جی کو سپرد ہے مگر اصل مین مہارا اول صاحب کہ ہوشیار ہین خود کرتے ہین —

کانگڑہ کے مقدمہ مین رنک اوٹہانے سے پست ہمت ہو رہے ہین اور

بعض خودغرض اہلکارون سکے شاکی ہین کہ اونہون نے اسمقدمہ
مین بے وجہ اونکا نام شامل کرکے بدنام کردیا ہے اونکا بیان ہے
کہ جس جرم مین مجھکو سزا ہوئی ہے اوسکا بانی کوٹہیاری کیسری سنگہ
تہا گورنمنٹ نے اوسکو بے قصور سمجہا ہے اوس نے اہلکاران دربار
کو اس معاملہ مین صدر کرنے پر خفیہ و غیر معلوم طور پر آمادہ کیا تہا اور
گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اوس نے اس دغابازی مین شامل نہونے کی
غرض سے اپنے عہدہ کا نقصان اوٹہایا ہے اقبال تحریری صرف بنظر
ترحم اہلکارون کو عتاب گورنمنٹ سے بچانے کے واسطے کیا تہا اور
اس مین بہی کوٹہیاری کیسری سنگہ نے دبایا تہا کہ اگر نہ کروگے تو
ریاست ضبط ہوجاویگی چنانچہ مہاراول صاحب کی یہہ تقریر راست معلوم
ہوتی ہے مدت تک کوٹہیاری کیسری سنگہ سے بہت ناراض رہے اور
حکم دیا کہ وہ کسی سے ملنے نہ پاوے مئی ۱۸۷۳ع مین اس الزام سے
کہ ایام ہولی مین وہ اپنے رشتہ دارون سے ملا تہا اوسکو ریاست
سے خارج کردیا علی العموم ٹہاکر لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ریاست صرف
خراج کی مستحق ہے جاگیرون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرنے کی
مجاز نہین ہے اگرچہ وے زبانی اقرار کرتے ہین کہ ہم ہر معاملہ مین راج
کے مطیع ہین مگر مجرمون کے سپرد کرنے مین پس و پیش کرتے ہین
اسوجہہ سے مجرمون کو پناہ دینے سے اور اون سے خفیہ جرمانہ لینے
سے اونکو بڑا فائدہ ہے اور ارتکاب جرم زیادہ ہوتا ہے اسکے سوا

اونکو یہہ بھی شکایت تھی کہ ہم سے خراج کے علاوہ اوسنے جاگیرین سے
فی روپیہ دو آنہ وچار آنہ اور لیا جاتا ہے اور ہمارے منصب کے موافق
تعظیم وتکریم نہین ہوتی ہے

مگر صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی فہمایش سے مہاراول صاحب
سردارون کی حسب رتبہ تعظیم وتکریم کرنے لگے اور خراج کے باب مین
اول تو اونہون نے عذر کیا تھا کہ اسکے بغیر مصارف کا بندوبست ممکن
نہین ہے مگر جب زیرباری رفع ہوگئی تو اوسمین بھی تخفیف کردی کہ
اسطرح بجز چند سرداران کوشل گڑہ وگڑہی وغیرہ کے کل سردارون
کی شکایت رفع ہوگئی اور اون کے اور رئیس کے درمیان یگانگت اور
محبت کا رابطہ قایم ہوگیا۔

کاروبار ریاست کا اہتمام کوٹھیاری چمن لال کہ ایک کم حیثیت اور سادہ لوح
شخص ہے کرتا رہا ہے وہ ایسا بزدل ہے کہ اوسکو متصدی ڈراتے
رہتے ہین وہ گنپت لال نامی ایک شخص سے جسپر مہاراول صاحب کی بہت
مہربانی ہے ازبس خوف کہاتا ہے یہہ گنپت لال اوسی انچھب لال کا بہائی
ہے جسکو گورنمنٹ نے رئیس کو گمراہ کرنے کی علت مین ریاست سے نکالا
تہا دستور قدیم سے انحراف کرنے مین خواہ وہ دستور کیسا ہی خراب ہو
کوٹھیاری چمن لال کا مدار کہ بہت مخالفت ہے وہ صاحب اسسٹنٹ
سے ہر ایک امر مخفی رکھتا ہے بلکہ اسی نظر سے کہ اظہار حال کرنا پڑے اوسنے
نہین ملتا ہے

بماہ ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء موضع پوری پچیری مین پرتاب گڈہ اور بانسواڑہ کی ریاستون مین باہم ملکیت دیہہ مذکور کی بابت تنازعہ اور سخت مقابلہ ہوا اوسمین پرتاب گڈہ کے ۲۹ - آدمی مقتول اور ۴۵ مجروح ہوئے اور بانسواڑہ کے دو آدمی مقتول اور چار مجروح ہوئے اور پرتاب گڈہ کا للعہ ۱۲۱۱ کا مال واسباب غارت ہوا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر کوٹھیاری چمن لال کامدار بانسواڑہ بہ ثبوت جرم حسب الحکم گورنمنٹ ہند دس برس کیواسطے ملک سے جلاوطن ہوا اور اوس سے ہزار روپیہ جرمانہ لیاگیا - اور پانچ دیگر اہلکار جو واردات مذکور مین شریک تھے پانچ پانچ برس کیواسطے قید ہوکر بانسواڑہ اور اودے پور کے جیلخانون مین بھیجے گئے - اور میجر گننگ صاحب دوم کمانڈنٹ بھیل کور لیس نے مع جمیعت فوج مذکور موقع پر جاکر بعد فیصلہ سرحد متنازعہ کے مینارہ ہای سرحدی تعمیر کرائے -

کوشل گڈہ کے راو نے جب اوسپر بہت تاکید ہوئی ۹ - اپریل سنہ ۱۸۸۰ء کو اپنا وکیل محکمہ اسسٹنٹی مین متعین کیا مگر خود اختیاری کا دعوی اور ریاست سے سرکشی وعدول حکمی مدت تک نہ چہوڑی بلکہ جب سے کانگڑہ کے مقدمہ مین حکم اخیر ہوا اوس نے اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ سمجھ لیا باوجودیکہ بہ اتباع حکم گورنمنٹ مندرجہ چٹھی مسٹر سٹین کار صاحب سیکرٹری محکومہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۷۹ء اوسکو متواتر ہدایت وتاکید ہوئی کہ ریاست بانسواڑہ مین خراج ادا کرے اور رئیس کی اطاعت کرے

مگر عرصہ تک تعمیل نکی آخر کار جنوری سنہ ۱۸۴۳ع مین خراج داخل کیا مگر غرور
و خود سری سے باز نہ آیا انتظام جاگیر کیواسطے صلاح دی گئی اوسپر مطلق
عمل نہوا اور راو سکے علاقہ مین کنجر غارتگرون سے ۴ ۴ تہان گلوبارچہ کے
بازیافت ہوئے تہے اونکو باوجودیکہ پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
سے کئی دفعہ احکام جاری ہوئے واپس نہ کیا اوسکی جاگیر کا کل کاروبار
قادر بوہرہ کے اختیار مین تہا اور یہہ شخص نہایت رشوت خوار تہا اوسکے
ظلم سے رعایا نالان تہی سنہ ۱۸۵۵ع مین مطالبہ تلوار بندی یعنی نذرانہ
مسند نشینی جسکی بابت ریاست سے متواتر تاکید تہی اور راو کو اوسکے
ادا کرنے مین مطلق انکار تہا حسب سفارش صاحب پولیٹکل ایجنٹ بحکم گورنمنٹ
معاف ہو گیا۔

مئی سنہ ۱۸۵۸ع مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خبر پہونچی کہ کوشل گڑہ مین مسماۃ
چندو بھیلنی عمر ہشتاد سالہ کو بحکم کامدار راو ڈاکن ہونے کی علت مین
لٹکا کر مار ڈالا ہے اسکی نسبت الحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ تحقیقات
ہوئی جرم ثابت ہو کر بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل قادر بوہرہ کامدار
کوشل گڑہ اور وحشتہ بہویا ڈاکن پکڑنے والے کو سزائے قید پانچ
پانچ سال اور علی کوتوال کوشل گڑہ کو قید ایک سال ہو کر مجلس اجمیر مین
بہیجے گئے اور راو کوشل گڑہ پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کہ منجملہ اوسکے
ایک ہزار روپیہ مسماۃ چندو متوفیہ کے دو پسران کو بطور خون بہا دلوایا
گیا اس ملک کے لوگون خصوصاً سگتار بانسواڑہ و کوشل گڑہ کا ڈاکن پر

بہت اعتقاد ہے اس مقدمہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ڈاکنون کا لگانا
اور مارنا مروج عوام تہا صرف زمانہ حال مین کم ہوگیا ہے اس مقدمہ مین سزا
ہونے سے کل بہیلون کو عبرت ہوگئی۔

کوشل گڈہ مین قریب ۱۲۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور راو کی آمدنی
بہتر ہزار روپیہ سالانہ کی ہے ملک آبادان اور سیراب ہے بنام نہاد شفاخانہ
ایک حکیم سات روپیہ تنخواہ کا نوکر ہے اور ایسا ہی ایک مکتب ہے جسمین
چند لڑکے پڑہتے ہین اوسکا بہی خرچ راو اپنی رعایا سے وصول کرتا تہا
کہ اوسکو ممانعت کی گئی ہے مسافران گجرات و مالوہ کی آسایش کیواسطے
سڑک اعظم پر جو کوشل گڈہ ہوکر گذری ہے بصرف مبلغ الف روپیہ کی سرای
تعمیر ہوئی اوسمین ایک ہزار روپیہ جرمانہ منجملہ ڈاکن کشی ذمگی راو کے
دیا گیا ہے اور باقی خرچ راو نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے۔

ستمبر ۱۸۷۵ع مین صاحب اسسٹنٹ نے سرحد بانسواڑہ و کوشل گڈہ
پر ۱۵۰ مقدمات فیصل کئے اور سالتمام مین صرف ایک جدید مقدمہ پیدا
ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اب اون کی خصومت رفع ہوگئی ہے۔

موضع چٹا تہلہ و ہینڈہی کہیڑہ پرگنہ چلکاری علاقہ بانسواڑہ اور موضع
ظالم پور علاقہ کوشل گڈہ کے درمیان مدت سے فساد تہا اور طرفین
سے چند آدمی مارے گئے تہے صاحب نے جانبین کے سرگروہون
کو جمع کرکے تلوار کی قسم لے لی اور آیندہ کو رفع شر کردیا۔

سنہ ۷۷-۱۸۷۶ع مین گڈہی کے ٹہاکر رتن سنگہ نے بہی ریاست سے سرکشی

اختیار کی اوسکی دختر مہارانا صاحب میواڑ سے منسوب ہوئی ہے مہاراول
صاحب نے اوسکو راو کا خطاب دیا اسپر دربار بانسواڑہ کو خصوص
اسوجہ سے کہ خطاب لینے سے پیشتر اجازت کیون نہین لی رشک وحسد
ہوا دوسرے رتن سنگہ نے بلا استمزاج دربار بیٹا متبنیٰ لیا تیسری
عندالطلب حکام انگریزی مجرمان مرتکب واردات کو سپرد نہین کیا
مہاراول صاحب نے اوسکے باغ واقع بانسواڑہ کا ایک حصہ سڑک
بنانے کے حیلہ سے لے لیا دوسرا اوسکے علاقہ مین محصول راہداری
کہ حسب بیان اوسکے ہمیشہ معاف رہا ہے وصول کرنا شروع کیا عرصہ
تک طرفین سے بہت شکایت رہی مگر چونکہ یہہ سردار یہان کے معزز
و زبردست ٹھاکرون مین سے ہے اور بخلاف راو کوشل گڈھ کے کہ
وہ مغرور و نامعقول ہے صاف طبیعت اور راست باز ہے اور ہر ایک
کی صلاح پر عمل کرتا ہے اور ریاست کے سب آدمی اسکی عزت و توقیر کرتے
ہین لوگون نے متوسط ہوکر صلح کرادی کہ مہاراول صاحب نے خطاب
راو عطیہ مہارانا صاحب میواڑ کو قبول کر لیا اور باغ کے عوض اور
زمین دیدی اور محصول راہداری کی نسبت بہی مناسب تجویز کردی اور
جب کو مہاری چمن لال بوہری ریچیری کے مقدمہ مین ماخوذ ہوکر ریاست
سے خارج کیا گیا اور رتن سنگہ عہدہ دیوانی راج پر مقرر ہوا۔
سنہ [illegible] مین بہت سنگہ نامی ٹھاکر گڈہ کا جاگیردار باغی ہوگیا اور سرحد
بانسواڑہ مین انواع فساد کیے مدت تک راج کی فوج اوسکو گرفتار کرسکی

[illegible]

وقت تعاقب میواڑ و ڈونگرپور کے علاقہ مین چلا جاتا تہا اور وہان اوسکو پناہ ملتی تہی — ۱۷ مئی سنہ ۱۸۸۱ء کو اوسکا راج کے سپاہیون سے مقابلہ ہوا اور وہ اون کے ہاتہہ سے مارا گیا —

गोरेवाला

ٹہاکر اونکار سنگہ اور ٹے واڑہ والہ کہ اول درجہ کا تعظیمی سردار تہا نومبر سنہ ۱۸۷۶ء مین مر گیا اوسکی بیوہ نے پربت سنگہ نامی بہتیجے کو گود لیا اور ریاست کے ٹہاکرون نے بہی منظور کر لیا تہا مگر اس وجہہ سے کہ اونکار سنگہ کی مسند نشینی بہی حسب قاعدہ نہین ہوئی تہی اور پرانے ٹہاکر سابق کا رشتہ دار دولت سنگہ بہتر استحقاق رکہتا تہا دربار نے پربت سنگہ کو فریب سے بانسواڑہ مین بلا کر قید کر دیا اور خلاف مرضی بیوہ اونکار سنگہ کے دولت سنگہ کو اور ٹیواڑہ کی جاگیر پر مقرر کر دیا ٹہاکرون نے یہہ سمجہکر کہ وارث باستحقاق کو محروم کر کے غیر مستحق شخص مقرر کیا گیا ہے دولت سنگہ کو خارج از برادری کیا اس عدم اتفاق کی وجہہ سے جب ٹہاکر کوانیہ کے بہائی کی برسی کی تقریب ہوئی

कवानया

اوس نے دولت سنگہ کو نہ بلایا یہہ امر مہاراول صاحب کو ناگوار ہوا اونہون نے ٹہاکر کوانیہ کے باپ کو قید کر دیا اس سے کل ٹہاکر ناراض ہو گئے راو رتن سنگہ گڑہی والہ نے صاحب اسسٹنٹ سے شکایت کی اسپر حسب اجازت صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکی رہائی ہوئی اس وجہہ سے کہ معاملات برادری مین مہاراول صاحب کو مداخلت کرنے کا اختیار نہین ہے —

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
۱۰	اورلواڑہ	جانشین فتح سنگھ ستید دولت سنگھ	۱	الـ ـۃ	ما معـ ـہ ۶ ر	ایضاً
۱۱	خوشحال گڑہ	سکتاوت بلونت سنگھ	۱۶	للعـ ـۃ	٠	شرح ایضاً مگر خراج نہیں دیتا بجز نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
۱۲	نواگانو	چوہان ڈونگر سنگھ	۱	الـ ـۃ	اما ـہ ۲ ر	ایضاً
۱۳	سور	چوہان کیسری سنگھ	۵	الـ ـۃ	لما العہ ہر	ایضاً
۱۴	کہیڑہ روہیڑہ	چوہان گہمیر سنگھ	۲	الـ ـۃ	معـ ـہ	ایضاً
۱۵	امجہ	بہائی لچھمن سنگھ	۵	سمـ ـۃ	لا معـ ـہ	دوم درجہ
۱۶	بسئی	چوہان زوراور سنگھ	۳	سمـ ـۃ	صا معـ ـہ ہر	ایضاً
۱۷	چہاج	چوہان نول سنگھ	۸	سمـ ـۃ	سا للعـ ـہ ۶ ر	ایضاً
۱۸	بہوکہیڑہ	چوہان گمان سنگھ	۱۹	للعـ ـۃ	لما للعـ ـہ	ایضاً
۱۹	بہیم سور	ادہ ہندو سنگھ	۵	سمـ صمار ـۃ	ما عـ ـہ ۹ ہر	ایضاً
۲۰	گلکیہ	چونڈاوت دولت سنگھ	۴	سمـ صمار ـۃ	با لہ ـہ ۱۲ ہر	ایضاً

ओरवाड़ा
खुशालगढ़
नवगांव
सोर
खेड़ारोहेड़ा
अमझा
बसई
छाज
भोरखेड़ा
भीमसोर
गलकय

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی	تعداد خراج	کیفیت
۳۲	تمیسرہ	سیر نہ بخت سنگہ	۲۰	[illegible]	۰	راؤکو تمل گڈرد کارکنہ دارست
میزان	۰	۰	۵۴۳	[illegible]	[illegible]	۰

بانسواڑہ کا ملک بہت سیراب ہے اور قدیم تالاب وغیرہ ذریعہ آب پاشی بہت ہین دیہات علاقہ حسب تفصیل منقسم ہین —

۱۱۸۸ دیہات [illegible]

قصبہ جات و دیہات خالصہ		انعام		بین ارتہہ		چارنون کو نوکری		متصدیان	
۸۸۴	[illegible]	۳۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۸	[illegible]	۶	[illegible]

خاصگی یعنی مصارف خاص رئیس		بہیل سرداران		راجپوت جاگیرداران		زنانہ ڈیوڑہی		۰	
۲۴	[illegible]	۴	[illegible]	۵۴۳	[illegible]	۲۱	[illegible]	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

اس تفصیل مین سے دیہات خاصگی اور زنانہ ڈیوڑہی کی جمع باوجودیکہ راج مین خرچ ہوتی ہے جمع و خرچ ریاست مین نہین لکہی جاتی ہے پیشتر بقالون اور اہلکارون کو دیہات ٹہیکہ دینے کا دستور بہت جاری تہا اور ٹہیکہ دار لوگ اپنی طرف سے تہانہ دار مقرر کیا کرتے تہے اس سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا تہا اور رئیس کو اونکی خبر گیری اور فریاد رسی کا

معقول نہین مل سکتا تہا چنانچہ یہہ دستور تو موقوف ہو گیا اور اہلکار جمع وصول کرتے ہین مگر زمینداروں سے بندوبست نہین ہوا ہے مہاراول صاحب کا ارادہ ہے کہ پیمایش کرا کے بندوبست پختہ کرا دین۔

دوسرا دستور علاوہ جمع کے رقم سواے غیر معمولی وصول کرنیکا بہی بہت مضر ہے اوسکی نسبت مہاراول صاحب کہتے ہین کہ بوجہہ زیر باری بعالم مجبوری لیا جاتا ہے یقین ہے کہ زیر باری رفع ہونے پر یہہ بہی موقوف ہوجاوے گا۔

قحط سنہ ۱۹۰۵ء مین رئیس کو معافی محصول غلہ و رفع امتناع بہرتی غلہ کی ہدایت ہوئی تہی چنانچہ ممانعت بہرتی تو موقوف کر دی مگر محصول غلہ بہت پس و پیش سے معاف کیا عرصہ تک ۲/ رسوا دو آنہ من کا محصول وصول ہوتا رہا اور معاف کرنے کے بعد بیس ہزار روپیہ نقصان معافی محصول مذکور کی بارہا شکایت کی البتہ تعمیر محل جاری رہی اوسمین قریب سات سو غریب لوگون کی پرورش ہوئی ہے۔

علاوہ شکایت نقصان بیس ہزار روپیہ محصول غلہ کے اضافہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خراج جو بجرم استغاثہ باطل مقدمہ کا لنگڑہ کی ہوا ہے۔ مہاراول صاحب کو بہت گران گذرا ہے اس اضافہ خراج کی نسبت گورنمنٹ کا حکم ہے کہ بعد منہائی مصارف محکمہ استثنٰی تعمیرات مفید عام ملک بانسواڑہ مین خرچ ہوا کرے کاردارون نے ہر چند چاہا کہ اس روپیہ کو اپنے طور پر خرچ کرین مگر تعمیل حکم گورنمنٹ مقدم ہے۔ مہاراول صاحب کو

تخفیف مصارف ریاست کیواسطے متواتر فہمایش ہوئی تو اونہون نے
سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین للعہ ۱۷۱۱ سالانہ خرچ کی تخفیف کی اگرچہ اس سے زیادہ
تخفیف ممکن ہے مگر کارداران کو بہت ناگوار ہے اس سے مشکل نظر آتی
ہے - مگر اوسی سال مین مہاراول صاحب بوریدہ واقع گجرات کو شادی
کرنے کے واسطے گئے اور صاحب اسسٹنٹ کیواسطے مکان تعمیر کرایا
ان مصارف مین للعہ ۲/۶ زیادہ خرچ ہوگیا انہین برسون مین تیرہ
چاہات جدید دیہات مین تعمیر ہوئے ہین اور پرانے تالابون کی مرمت
ہوئی ہے -

ڈونگرپور بانسواڑہ اور پرتاب گڈھ کی ریاستون مین ولایتی اور مکرانہ بہت نوکر ہین یہہ امر خلاف عہدنامہ اور قابل بازپرس ہے اون سے اکثر فساد ہوتا ہے چنانچہ لوسینہ واقع گجرات کا کامدار باغی ہوا تب بہتیرے ٹہاکر کے ولایتی جاکر شریک فساد ہوئے ایام فساد مین سپاہیونکو اجرت زیادہ ملتی ہے اس طمع اور لوٹنے کی غرض سے یہہ لوگ ہر جگہہ جاکر فساد مین شریک ہوجاتے ہین اکثر ٹہاکر ولایتیون کے مقروض ہوجاتے ہین پہر اونکو موقوف نہین کرسکتے۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین بانسواڑہ مین فوج اس تفصیل سے تہی۔

میزانکل	دیسی	ولایتی	مکرانہ	سوار
۴۸۰	۲۷۷	۱۳۲	۳۱	۴۰

بہت تاکید ہوئی تو مہارارول صاحب نے سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین ۴۳ ولایتی موقوف کئے مگر دوسرے سال پچیس پہر نوکر رکہہ لئے اسکا سبب دریافت کیاگیا تو کامدار نے بیان کیا کہ دیسی آدمی نوکری کیواسطے نہین مل سکتے تہے اسواسطے رکہے گئے ہین۔

عدالتون کا کام لایق آدمی نہونے کے سبب سے خراب ہے سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین حاکم فوجداری شنکرلال ناگر برہمن اور حاکم دیوانی گوردہن لال ساکن بانسواڑہ تہے بعض مقدمات دیوانی ذی عزت مہاجنون کی پنچایت سے طے ہوتے ہین مگر مقدمات کی ترتیب اچہی نہین ہے مسٹر فرانجی صاحب نے کاٹہیاواڑ کے قوانین دیوانی و فوجداری کو گجراتی مین ترجمہ کیا تہا

کہ یہہ زبان یہان کی زبان سے بہت ملتی ہوئی ہے - مہاراول صاحب
نے ایک معتمد و ہوشیار شخص کو فوجداری کے کام پر مقرر کیا تہا اوس نے
عرصہ تک حسب قاعدہ کام کیا مہاراول صاحب کا ارادہ تہا کہ خود کام
کرین یہہ امر ٹہاکرون کو ناگوار ہوا اپنی حق تلفی سمجھہ کر وے خفیہ خلل انداز
ہوئے کہ اسطرح کام نہ چل سکا اور پہر وہی ابتری و خرابی جو سابق مین
تہی ہو گئی مجرم جرمانہ دیکر بری ہونے لگے اور مظلوم حقرسی سے محروم
رہنے لگے پولیس کا انتظام بہی اچھا نہین ہے مگر تعجب ہے کہ واردات
نہین ہوتی ہین رعایا مکان کا دروازہ کہولکر سوتی ہے اور چوری نہین
ہوتی ہے تاہم مضبوط عملہ پولیس کے خصوص مفصلات مین بہت ضرورت
ہے - تلواڑہ کا گہاٹ بہت خطرناک مقام ہے - پرگنہ شیر گڈہ علاقہ
جاگیردار گڈہی سے بہیل سارق بکثرت آتے ہین - یہہ علاقہ گڈہی
کے راو اور مہاراول صاحب کی ایک رانی کے تحت مین ہے قتل وغیرہ جرایم
کی واردتین اکثر وقوع مین آتی ہین اور راو کچہہ انتظام نہین کرتا -
اسواسطے ایک جمعدار اور پندرہ سپاہی کا تہانہ مقرر کیا گیا ہے -
اس ریاست مین کوئی جیلخانہ نہین ہے سابق مین قیدیون کو محل کے
قریب رکہتے تہے میعادی قید کی سزا نہین دیجاتی ہے صرف تخویف اور
استحصال روپیہ کیواسطے قید کرتے ہین جن دنون فوجداری کا بندوبست
ہوا تہا چند قیدیون کو میعادی قید کی سزا ہوئی تہی اونہین دنون سے
قیدیون کی بود و باش کیواسطے دروازہ شہر کے پاس ایک مکان تجویز

नलवा

ہوا ہے اور جیلخانہ کا علیحدہ مکان بنانے کے واسطے رئیس کو چند مرتبہ
فہمایش ہوئی ہے۔

سنہ ۱۸۶۹ع مین سعادت خان نامی زینڈنسی اندور کے باغیون
کا مشہور سرگروہ جو مدت سے گرفتار نہین ہوتا تہا بموجوگی صاحب اسسٹنٹ
کرنل ہچنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ بماہ نومبر بانسواڑہ مین گرفتار ہوا اور
جنوری مین اندور کو بہیجا گیا اس شخص نے اپنا نام اکبر خان رکہہ چہوڑا
تہا اور دس برس سے بانسواڑہ مین بعہدہ جمعداری نوکر تہا صاحب
کمشنر سرحد مالوہ کا چپراسی کہ جان پورہ جان پالیہ کی سرحد پر متعین تہا
اپنے ڈیرہ واقع موضع سرون متعلقہ رتلام مین کسی نے مارڈالا امیرخان
نامی ولایتی جمعدار ملازم بانسواڑہ اس جرم مین ماخوذ ہوا اور تحقیقات
کے واسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ رتلام کے پاس بہیجا گیا مگر وہان سے
برضمانت رہا ہوگیا۔

जानपुरा
जानपालया

چند سال سے اس ملک مین ایک عجب دستور دریافت ہوا ہے کہ غریب
لوگ علی الخصوص بہیلون مین سے جو مقروض ہین یا شادی کرنا چاہتے
ہین مگر شادی کا قرض ادا نہین کرسکتے یا تو دوام کیواسطے یا تا وقت
ادائے قرضہ دولتمندون کے غلام ہوجاتے ہین اور ساگری کہلاتے
ہین قرضہ پر سود سخت ہوتا ہے کہ بہت کم ادا ہوتا ہے ایک غلام مرجاوے
تو اوسکی جورو بچے وغیرہ کو غلام ہونا پڑتا ہے بلکہ کئی پشتون تک یہی سلسلہ
جاری رہتا ہے اگر غلامون کے بچون مین سے کوئی مفرور ہوجاوے تو

सागरी

وہ پتہ لگا کر گرفتار کیا جاتا ہے اگر وہ روپیہ ادا کرے تو رہا ہو جاتا ہے
اس دستور کو قدیمی بتلاتے ہین بلکہ کامدار کہتا ہے کہ اس زمانہ مین کم
ہو گیا ہے اب گورنمنٹ مین اطلاع کر کے اوسکے انسداد کی تجویز کی گئی
بھیل لوگ اگرچہ مشہور چوری پیشہ و فارتگر ہین مگر حسن انتظامی سے تربیت
پذیر ہو سکتے ہین - فروری سنہ ۱۸۸۲ع مین چندور کے بھیلون نے کہ بانسواڑہ
سے دس میل پر ہے ایک عورت کو بالزام ڈاکن ہونے اور ایک لڑکے
کو بیمار کرنے کے گرفتار کیا راج کی فوج بھیجکر بھیل اور عورت کو طلب کیا
عورت نے اپنے فعل سے اقبال کیا - لوگون کا اعتقاد ہے کہ ڈاکن عورت
کو جہولانے سے سحر رفع ہو جاتا ہے مگر اس عورت کو صرف قید رکھا گیا طفل
کو آرام ہو گیا - اور بہوپا وغیرہ جنہون نے عورت کو اذیت پہونچائی
تہی سزایاب ہوئے -

چیلکاری واقع شیر گڈہ کے بھیل نہایت سرکش ہین اضلاع داہود اور
سونتھہ واقع پانچ محال اور ریواکانٹہ سے اونکی زیادتی کی متواتر شکایت
آتی ہے وہان کے صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل اور ریولٹیکل ایجنٹ
اونکی طلبی کرتے ہین مگر گڈہی کا راو اونکی گرفتاری اور سپردگی مین حیلہ
کرتا ہے اس سبب سے اونکو سزا نہین ہو سکتی ہے -

سنہ ۱۸۴۲ و ۱۸۴۳ع مین سودل پور کا ٹھاکر اوت کے کہ بھیلون کا زبردست
سردار ہے ایصال بقایا خراج پر دربار سے نا اتفاقی ہو گئی راج سے
دو ہزار روپیہ خراج طلب ہوتا تہا اور ٹھاکر کہتا تہا کہ اصلی خراج نو سو روپیہ

चीदोर

चिलकारी
शेरगढ़
दाहोद
सोन्थ

सोदलपुर
ठका

سے راج سے وقتاً فوقتاً بڑا کر دو ہزار کر لیا ہے ۔ پیشتر بہیل غارتگری کرتے تہے اوسمین سے دیا جاتا تہا مگر اب اتنا روپیہ دینے کی گنجائش نہین ہے کہ امن وامان کا زمانہ ہے اور بہیلون نے غارتگری چہوڑ دی ہے اوسپر راج سے دہونس جاری ہوئی اور وہ گانو چہوڑ کر علاقہ پرتاب گڈہ کو بہاگ گیا وہ زبردست اور سرگروہ ہے اور سات آٹہہ ہزار آدمی جمع کر سکتا ہے اس سے احتمال ہوا کہ شاید فساد ہوجاوے اور راج کو فہمایش کی گئی کہ ولّا کو رضامند کرکے آباد کرین چنانچہ وہ بعد تصفیہ کے آباد ہو گیا مگر سنا گیا کہ آباد ہونیکے بعد اوس نے پرتابگڈہ کے علاقہ مین وارداتین کین ۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین بانسواڑہ وکوشل گڈہ کے بہیلون نے سرکشی کرکے سلانہ واقع مغربی مالوہ اور سرحد جہابوہ ایجنسی بہوپاور مین چند وارداتین کین اسواسطے بہوپاور کے صاحب ایجنٹ نے مالوہ بہیل کور پلٹن کی جمعیت اوس سرحد کے انتظام کیواسطے متعین کی اور حسب ہدایت صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ بانسواڑہ اور کوشل گڈہ کو بہی بہیلون کے انتظام کی ہدایت ہوئی کہ سلانہ اور جہابوہ مین نجانے دین اور میجر کنکیڈ صاحب کی اعانت کرین بانسواڑہ سے ایک افسر اہتمام گیرائی کیواسطے متعین ہوا سبب اسکا کسیقدر یہہ تہا کہ پیداوار غلہ کم ہوا تہا اور کسیقدر پورے رتجیری کے مقدمہ سے بانسواڑہ کے بہیلون کا حوصلہ بڑہ گیا تہا مگر اس تدبیر سے بہی انسداد فساد نہوا تب فروری سنہ ۱۸۶۸ء کو

सिलाना

झाबुआ भोपावर

मेजर कनकेड साहब

صاحب ایجنٹ بھیلان کو شل گڈھ آئے اور راؤ کو تاکید و تنبیہہ کرکے
بندوبست کرایا۔

۱۸۷۵-۷۶ء مین سالہاے گذشتہ کی نسبت بھیل بہت صلحجو ہوگئے بھوپاور
کی ایجنسی سے ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کی کوئی شکایت نہ آئی اور صرف ایک
مرتبہ جب موری کھیڑہ کے بھیلوں کی پالون اور پیپل کھونٹ علاقہ بانسواڑہ
کے درمیان فساد ہوا ملک مین شورش ہوئی یہہ فساد اصل مین اسطرح
شروع ہوا تھا کہ پیپل کھونٹ کے لوگون نے موری کھیڑہ والون کی
ڈکیتی کی مخبری کی تھی پھر اوسکے سبب سے تین چار سال مین متواتر وارداتین
ہوتی رہین۔ جون ۱۸۷۵ء مین موری کھیڑہ والون نے بہ افسری اونکا
راوت پیپل کھونٹ والون پر حملہ کیا اوسمین دو آدمی مارے گئے ایک کی
ناک کاٹلی اور گانو کو لوٹ کر جلادیا اہلکاران راج اوسکا فیصلہ نکرسکے مگر
صاحب اسسٹنٹ نے موری کھیڑہ مین جاکر فریقین کے سرگروہونکو جمع
کیا اور اونکا آپسمین راضی نامہ کراکے بعد اداے رسم اتفاق و تعہد کے
جسمین فریقین نے ایک دوسرے کے ہاتھہ سے افیون کا گھولیا نوش کیا
اور پتھر دفن کیا رفع شر کردیا ایک غار کھودا اور ہر ایک شخص نے اوسمین
ایک ایک پتھر ڈالا اور غار کو بھر دیا اس سے یہہ سمجھا گیا کہ پتھر دن کے
ساتھہ نزاع ہمیشہ کیواسطے دفن ہوگیا ہے موضع موری کھیڑہ ایک بڑے
جنگلی قطعہ کے درمیان واقع ہے وہان دربار کے اہلکار بہی کم پہونچتے
ہین صاحب اسسٹنٹ کے پہونچنے سے باشندگان دیہہ مفرور ہوگئے

मोरी खेड
पीपलखूं
पीपलखूं

کہ گانو خالی پڑا پایا جب صاحب کی اردلی کا بھیل جوالدار سبھی والہ نے فہمایش کی تو دو عمر رسیدہ سردار سمیان دیوجی و اونکار یہ راوت مع اپنے ہمراہیان و پسران کے پہاڑ سے اوتر کر آئے اونکار یہ راوت شب و روز صاحب کے پاس رہا مگر دیگر لوگ رات کیوقت پہاڑ مین چلے جاتے تھے اور بہت خایف رہتے تھے کہ شاید صاحب فوج منگا کر اون پر حملہ نکرین ۔

صاحب نے سوول پور کے دلا راوت سے بھی ملاقات کی کہ بانسواڑہ کے علاقہ مین وہ سب سے بڑا بھیل سردار ہے اور گونہ شایستہ بھی ہے صاحب سے دوستانہ طور سے ملا اوس نے بیان کیا کہ اس گانو مین اول سر جان مالکم صاحب آئے تھے اور دوسرے آپ آئے ہین ۔ سنا ہے کہ دلا راوت کا باپ اسیر گڈہ کے قلعہ مین بحالت قید مرا تھا اوس سے دریافت کیا گیا کہ وہ گرفتار کیونکر ہوا تھا تو اوس نے بیان کیا کہ اوسپر کئی دفعہ دوڑ آئی مگر گرفتار نہوا آخر کار خوشحال پورہ کا ٹھاکر جو غالباً غارتگری مین اوسکا شریک تھا گرفتار و قید ہو گیا اسپر وہ بشرط رہائی ٹھاکر اور اوسکے قبایل کے کپتان میکڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ سر جان مالکم صاحب کے پاس جاکر از خود گرفتار و قید ہو گیا ۔

चरापला
चितकारी

بماہ دسمبر سنہ [illegible]ع موضع چیتا تھلہ واقع چلکاری مین ایک سردار کی وفات کی دعوت تھی اوسمین بھیلون کے باہم فساد ہوا کہ ایک بھیل چیتا تھلہ کا اور ایک جھالود علاقہ پانچ محال سرکار انگریزی کا فیدہ آدمی مارے گئے ۔

कावोद

اس ریاست مین گرد و پیش ملحق السرحد ریاستون سے تنازعات سرحدی
بہت ہوتے ہین - سنہ ۱۸۷۵ء مین کپتان بیرڈ صاحب کمشنر سرحدات
وسط ہند نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان چار مقدمات سرحدی
فیصل کیے - اول لانچی صدر علاقہ بانسواڑہ مدعی بنام چہپان مقبوضہ
سرون علاقہ رتلام مدعا علیہ - دوم موضع بیرده علاقہ رتلام و فیقر علاقہ
بانسواڑہ - سیوم - گلبیلی علاقہ رتلام و بلیا کہیڑی علاقہ بانسواڑہ بنظر
حفظ فواید ریاست بانسواڑہ اور اطمینان رعایا ریاست مذکور کے کہ
فیصل مقدمات سرحدی سے واقف نہیں ہین و نیز واسطے امداد و اعانت
ضروری کے حسب الحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ سپرنٹنڈنٹ بانسواڑہ
۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۶ء ۹ رہی سنہ مذکور تک کپتان بیرڈ صاحب کے ساتھ
رہے ان مقدمات مین سے صرف ایک نمبر اول کا رتلام والون نے اپیل
کیا باقی فیصلون سے فریقین رضامند ہو گئے - ایک سنگین مقدمہ بابت
اور جان پورہ کا درمیان بانسواڑہ اور سرون علاقہ رتلام کے اس
سال مین غیر منفصلہ رہ گیا تہا کہ سنہ ۱۸۷۶ء مین فیصل ہوا اور اوسکے ساتھ
سات مقدمات درمیان کوشل گڑہ و رتلام اور ایک مقدمہ کوشل گڑہ
و سلانہ کاٹے ہوئے -

موضع اجندہ واقع پرتاب گڑہ کا مقدمہ کہ سنہ ۱۸۶۰ء مین ریاست بانسواڑہ
نے بزبردستی چہین لیا تہا سنہ ۱۸۷۵ء مین فیصل ہوا اور دیہہ مذکور پرتاب گڑہ
کو دیا گیا اس مقدمہ مین بہی کاغذات پیش کردہ دربار بانسواڑہ جعلی ثابت

ہوئے اور دربار کی بہت بے اعتباری ہوئی پرتاب گڑہ مین شامل
ہونے کے بعد مضبوط مینارہ ہاے سرحد پر تعمیر کرادیئے گئے۔

مسٹر فرامجی بھیکاجی صاحب کہ مدت تک اس ریاست مین بہت نیکنامی سے
بعہدہ اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ رہے مہارانا صاحب والی میواڑ کے
اتالیق مقرر ہوکر اودے پور کو گئے اور لفٹنٹ چارلس ٹیٹ صاحب
بجاے اونکے مقرر ہوکر یکم جولائی سنہ ۱۸۶۵ء سے کام شروع کیا لفٹنٹ
ٹیٹ صاحب نے پرتاب گڑہ و بانسواڑہ کے کل مقدمات سرحدی کا
فیصلہ کردیا صرف ایک مقدمہ جسمین ٹھاکر کانہہ گڑہ علاقہ پرتاب گڑہ کو
موضع کیروانیہ و مکن پور واقع علاقہ بانسواڑہ کا دعوی ہے بہ سبب
عدم موجودگی ٹھاکر مذکور کے کہ تیرتھ کرنے گیا تھا بانتظار واپسی اوسکے
باقی رہ گیا۔

ریاست بانسواڑہ کا موضع دانتیار پر دعوی تھا اوسمین ریاست پرتاب گڑہ
نے فتح پائی اور درمیان موضع دانتیار اور سوبیانہ علاقہ بانسواڑہ
اور کوہاری علاقہ میواڑ کے کہ یہان تینون ریاستون کا سہ حدہ ہے
سرحد قایم ہوئی اور ہر سہ ریاستون نے منظور کرلی

سنہ ۱۸۶۹ء مین مہاراول صاحب نے ایک حکیم نوکر رکھکر دار الشفا
مقرر کیا تھا اور نیٹو ڈاکٹر کیواسطے سرکار مین درخواست کی چنانچہ اگست
سنہ ۱۸۷۰ء مین رام لال نیٹو ڈاکٹر کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی ہے
مقرر ہوا اوس نے شفاخانہ کے کام کو بہت رونق دی علاج کیواسطے

पेर
कान्हगढ
फेरवानया
मकनपुर
दानयार

بہت مریض آنے لگے اور ٹیکا لگانے کا عمل بہی بہت جاری ہوا مگر پہر رئیس
وملازمان ریاست کی حاضرباشی اور معالجہ مین اوسکا اسقدر وقت صرف
ہونے لگاکہ شفاخانہ کے کام کی فرصت نرہی ۱۸۸۵ء مین وہ حسب خواہش خود
بیکانیر کو تبدیل ہوگیا دربار کا ارادہ ہے کہ اوسکو پہر بلاوین ۔
باوجود خلاف ورزی رعایا بخصوص ناگر برہمنون کے کہ ہر ایک جدید امر
کو ناپسند کرتے ہین اس ریاست مین تدبیرات حفظان صحت پر اچہی طرح
عمل ہوتا ہے ۔

رشتۂ تعلیم کا کچہہ بندوبست نہین ہے مہارادل صاحب کو مطلق توجہ نہین
ہے صرف ایک برہمن پونے نو روپیہ ماہوار تنخواہ کا لڑکون کو ہندی پڑہاتا
ہے ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ء مین نٹو لڑکے پڑہتے تہے ۔

دسمبر ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ء مین مہارادل صاحب نے دارالضرب جاری کرنا چاہا تہا اور
بطور نمونہ کچہہ روپیہ بہی تیار کرایا تہا مگر حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان
محکومہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء کو کوئی رئیس جدید دارالضرب جاری نکرسکے
ممانعت ہوگئی

مالوہ وگجرات کی تجارت کیواسطے مہارادل صاحب ڈونگرپور کیطرف سڑک
بنانا چاہتے ہین چند میل کی داغ بیل ہوگئی اور کسیقدر سڑک تیار ہوگئی
ہے ۔ کہیرواڑہ سے رتلام کی سڑک جو ڈونگرپور و بانسواڑہ ہوکر گذری
ہے نہ پختہ ہے نہ باقاعدہ تیار ہوئی ہے مگر اوس پر گاڑیان اچہی طرح
چل سکتی ہین ۔

بانسواڑہ مین سنہ ۱۸۵۸ء مین ڈاکخانہ مقرر ہوا تھا مگر آمدنی کم ہونیکے
سبب سے مارچ سنہ ۱۸۶۱ء مین برخاست ہوگیا پھر متواتر ضرورت پیش
ہوتی رہی اسواسطے ۱۲ - دسمبر سنہ ۱۸۶۷ء سے مستقل ڈاکخانہ از سر نو
مقرر ہوا اور آمدرفت ڈاک کی لائن کھیرواڑہ سے شامل کی گئی ہے
پانچ سال گذشتہ سے بانسواڑہ مین مکان انجینی اور کوشل باغ
کے درمیان جہان مہاراول صاحب بیشتر اوقات رہتے ہین رامیشر
مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور
پندرہ روز رہتا ہے محصول معاف ہو رہا ہے اس سے جاورہ
رتلام و مندسور کے سوداگر بکثرت آتے ہین۔

रामेश्वर
महादेव

چوتھی فصل

پرتاب گڈھ

ریاست پرتاب گڈھ کہ دیولیہ پرتاب گڈھ کے نام سے مشہور ہے شمال مغرب
مین اودے پور سے مشرق مین مندسور جاورہ اور رتلام سے اور
جنوب مشرق مین بانسواڑہ سے محدود ہے اوسکا موقع خطوط عرض بلد
شمالی ۲۳ درجہ ۱۴ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۱۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی
۷۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و ۷۵ درجہ کے درمیان ہے - اوسکا طول پچاس میل
اور عرض کہین سے بیس۲۰ میل اور کہین سے تیس۳۰ میل ہے -

मंदसोर
जावरा

ضلع معروف باگر کا ایک حصہ اور کل ضلع جو کانٹل نام سے مشہور ہے اس
ریاست مین داخل ہین سرزمین کوہستانی اور کم مزروعہ ہے بلندی
کی وجہ سے پالا بہت پڑتا ہے وہ زمین جسکو کانٹل کہتے ہین پست ہے
اوسمین زراعت کم ہوتی ہے بھیلون کی آبادی زیادہ ہے اور بن مین
عمارتی درخت بہت عمدہ اور بکثرت ہوتے ہین ان درختون کی لکڑی
بہت موٹی اور بڑی نہین ہوتی ہے مگر مضبوطی مین ڈونگرپور و بانسواڑہ
کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے -

बागर
कांटल

شہر پرتاب گڈھ مالوہ کی بلند زمین پر جو باگر کہلاتی ہے اور سطح سمندر سے
۱۶۵۰ فیٹ بلند ہے اثناء راستہ نیمچ و بڑودہ نیمچ سے ۲۳ میل جنوب
مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ

پرواقع ہے کل ریاست کا رقبہ ۱۴۵۷ مربع میل اور آبادی - ۱۴۵۷۰۰۰
باشندوں کی اور ریاست کی آمدنی سالانہ - ۲۵۰۰۰۰ - روپیہ ہے
مگر اسی ملک میں سے قریب دو لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک جاگیردار
ٹہاکروں کے قبضہ میں ہے - پرتاب گڈہ کے رئیس کہ مہاراوت
لقب سے معروف ہیں خاندان مہارانا صاحب اودے پور کی ادنی
شاخ میں سے ہیں اون کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے امرا میں سے
تہے چنانچہ سالم سنگہ پر محمد شاہ کی ایسی مہربانی تہی کہ اوسکو اپنے نام سے
سکہ جاری کرنے کی اجازت دی اوسوقت سے وہان دار الضرب مین
سالم شاہی روپیہ اب تک بنتا ہے زمانہ حال کے رئیسوں مین سے بعض
نے دار الضرب مین غیر خالص وکم وزن روپیہ تیار کراکے کاسد بازاری
کی کہ اسپر سرکار انگریزی کو تاکید و تنبیہ کرنی پڑی -
سلطنت مغلیہ کی شکست پر راوت ساونت سنگہ خلف سالم سنگہ ہلکر کا خراج گذار
ہوگیا اور جب تک وسط ہند و مالوہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ہلکر
کے تحت مین انواع تکلیفیں اوٹہائیں کہ اس سبب سے اوس نے ۱۸۰۴ء
مین اوس قید سے رہا ہونے مین کوشش کی اور اس غرض سے
بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ اول حمایت انگریزی مین آکر جو خراج
ہلکر کو دیتا تہا سرکار انگریزی کو منتقل کیا مگر لارڈ کورنولس صاحب کی تجویز
سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوگیا اور چودہ برس اور بہی ریاست پرتابگڈہ
کو مرہٹوں کے ظلم و تعدی کا مبتلا رہنا پڑا -

سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی کی وہ تدبیر بدل گئی اور عہدنامہ مندسور کی چوتھی قلم کے بموجب پرتابگڈہ کا خراج واجب الطلب مہاراجہ ہلکر سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اقتدار و اختیارات ملکی کے نقصان کے عوض مین کہ ہلکر کو عہدنامہ مندسور سے ہوا تھا آمدنی خراج جو بقدر معہ ملہار بہتر ہزار سات سو روپیہ سکہ سالم شاہی سالانہ تھی - سال بسال خزانہ سرکار انگریزی سے مہاراجہ ہلکر کو ادا ہونی قرار پائی اور بشمول راجپوتانہ کے دیگر ریاستون کی ریاست پرتاب گڈہ بھی بذریعہ عہدنامہ مورخہ ۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء مندرجہ نقشہ دوم ظل حمایت سرکار انگریزی مین لی گئی اور مبلغ لاعہ ۱۲ ار سکہ چہرہ شاہی خراج سالانہ کہ مہاراجہ ہلکر کو دیا جاتا ہے سرکار انگریزی مین وصول ہونا قرار پایا اوسی عہدنامہ کی چوتھی قلم مین رئیس پرتاب گڈہ نے پچاس سوار اور دو سو پیادون کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین رکہنے کا اقرار کیا تھا جب اوسکا ایفا نہوسکا تو بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل بارہ ہزار روپیہ سالانہ سنہ ۱۸۲۶ء تک اور بعد ازان چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنا قبول کیا مگر اسپر کبھی عمل نہوا اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ء مین منسوخ ہوکر ابتدائی قلم چہارم مندرجہ عہدنامہ ۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء واجب التعمیل سمجھی گئی -

اقرارنامہ

مقبولہ راوت ساونت سنگہ والی پرتاب گڈہ بجناب کپتان ارمیٹ دونالڈ صاحب منجانب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی

تہید نامہ مین دو سو پیادہ اور پچاس سوار درج ہین اون کے خرچ کے واسطے ایک ہزار روپیہ ماہوار کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین سرکار مین ادا کرنا ہوگا اور ۱۸۵۸ء سے دو ہزار روپیہ ماہوار کہ چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین ادا کرونگا اس سے بہی انحراف نہوگا اور یہہ روپیہ سکہ سالم شاہی ہوگا — متی اگہن سدی ۷ سمت ۱۸۱۵ مطابق ۹ - دسمبر ۱۸۵۸ء سے ۱۸۶۲ء تک راجہ ساونت سنگہ صاحب اور اونکے کنور دیپ سنگہ صاحب کی نا اتفاقی سے ریاست مین بہت فتور اور بدنظمی پیدا ہوئی چند سال پیشتر خود راجہ صاحب نے نظم و نسق ریاست کنور صاحب کو سپرد کر دیا تہا اونہون نے چند لوگون کو جو اونکے کام مین خلل انداز تہے ہلاک کر ڈالا سرکار انگریزی نے اونکو ریاست سے بیدخل کرکے ڈلہوزی مین رہنے کا حکم دیا۔

کنور دیپ سنگہ ڈلہوزی گو بہت ناراض ہوکر گئے مگر وہان پہونچنے پر وہان کی بود و باش جسقدر پیشتر سے معلوم ہوتی تہی اوس سے زیادہ ناگوار ہوئی اس سبب سے چند ماہ رہ کر دار الحکومت کو واپس آ گئے وہان اونہون نے ایسا فساد کیا کہ بامداد فوج انگریزی قید کرکے قلعہ گوورہ مین بہیجنا لازم آیا — ۲۱ - مئی ۱۸۶۲ء قلعہ گوورہ مین دیپ سنگہ کا انتقال ہوگیا اور راجہ ساونت سنگہ صاحب جنہون نے چند سال پیشتر کاروبار ریاست ترک کر دیا تہا از سر نو انصرام کار کرنے لگے کنور کے انتقال سے پیشتر راجہ صاحب نے اونکا قصور معاف کر دیا اور سرکار انگریزی نے

بہی اونکی رہائی کی درخواست کی تہی یقین ہے کہ منظور ہوجاتی مگر تاوقتیکہ
حکم منظوری صادر ہو اونکی عمر نے وفا نکی۔
ضعف و پیری کے سبب سے راجہ صاحب کار ریاست مین جیسی چاہیے
توجہہ نکرسکے اسوجہہ سے بدنظمی واقع ہوئی اور بہیل ٹہگ اور دیگر اقوام
غارتگر و جرایم پیشہ کی زیادتی سے اس ابتری کو اور بہی اضافہ ہوا مگر
سرکار انگریزی کی امداد سے اوسکا انسداد کامل ظہور مین آیا
راجہ ساونت سنگہ کا اکلوتا پوتا دلپت سنگہ پہلے ہی ۱۸۲۵ء مین ڈونگرپور
مین متبنیٰ ہو چکا تہا پس ۱۸۴۴ء مین ساونت سنگہ کے انتقال پر دہرم شاستر
کے بموجب پرتاب گڈہ مین کوئی وارث نرہا لاچار جیساکہ ڈونگرپور کے
تذکرہ مین لکہا گیا ہے یہہ تدبیر عمل مین آئی کہ دلپت سنگہ پرتاب گڈہ مین
اپنے دادا کی جگہہ مسندنشین ہوا اور ایک لڑکا متبنیٰ لیکر اوسکو ڈونگرپور
مین مسندنشین کرے اور اوسکی صغرسنی مین ڈونگرپور کا بہی کام
انجام دے آٹہہ سال بعد اس تجویز سے ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ دلپت
کو پرتاب گڈہ مین رہنا پڑا۔
۱۸۶۴ء مین دلپت سنگہ کے انتقال پر مہاراوت اودے سنگہ اونکے
صاحبزادہ ریاست اودے پور مین مسندنشین ہوئے اگرچہ اوس
زمانہ مین بعمر ۱۷ سال اور اسوجہہ سے صغیرسن تہے تاہم اون کی
لیاقت و تمیز فہمی اور نیک چلنی ایسی مشہور تہی کہ اونکو یکبارگی اختیار
ریاست دیا گیا یہہ اختیار خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پرتاب گڈہ

تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۷- دسمبر ۱۸۶۵ء دیا تھا مہاراوت صاحب نے
جیسی اون سے امید تھی ویسی ہی لیاقت ظاہر کی سارق و غارتگرون
کو باوجود تمام ارتکاب جرم سے باز رکھا ریاست کے کام کو خود انجام دیا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت پر عمل کیا فوجداری و دیوانی کی عدالتین
مقرر کین اور حسن سلوک سے رعایا کو ایسا خوش و محظوظ کیا کہ سب
اون کے خیر خواہ و ثناخوان ہوئے نومبر ۱۸۶۶ء مین نواب ویسرا ے
و گورنر جنرل صاحب کا دربار آگرہ مین ہوا اوس مین شامل ہوئے
۱۸۶۹ء مین دریافت ہوا کہ اونکی طبیعت کسیقدر عیش و آرام پر
مایل ہو گئی ہے اور اونہون نے نورالدین و نظام الدین نامی دو شخصون
کو ریاست مین بہت اختیار دیا ہے کہ اس سبب سے کام مین ابتری
و خرابی پیدا ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحریرون کے جوابات
پہونچنے مین بہت دیر ہونے لگی صاحب نے بہت تاکید سے وکیل کو
پرتاب گڈھ بھیجا کہ اس فہمایش پر تاکید سے مہاراوت صاحب نے پہر
ریاست کی خبرگیری کی اور مسلمانون کو موقوف کرکے اونکا ریاستی
اہلکار تمام کو خاص اسی کام کیواسطے طلب کرکے بجاے اونکے مقرر
کیا اور اون لوگون کو بابت غبن و فریب دہی قید کیا گیا فروری ۱۸۶۹ء
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دریافت کیا تب اونہون نے
جرم سے اقبال کیا نہ روپیہ ادا کرسکتے تھے اور نہ حساب دے سکتے
تھے اور کہتے تھے کہ مواخذہ سب صحیح ہے مگر بجز عفو و رحمت کے

کچھ چارہ نہین ہے او نکار بیاس اگرچہ بہت ہوشیار نہین ہے
مگر ترلام مین کام کرنے کے سبب سے ہندوستانی ریاست کے
نظم و نسق کے طریقہ سے بخوبی واقف ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
ترلام نے نیک چلنی کی تعریف لکھی ہے –
۱۸۶۹ء کے قحط مین مہاراوت صاحب نے غریب محتاجون کی
بہت پرورش کی اور معافی محصول غلہ و خبرگیری قحط زدون کیواسطے
اشتہار مندرجہ ذیل جاری کیا –

اشتہار

تحریرہ دربار پرتاب گڈھ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۶۸ء

بارش نہونے کے سبب سے مارواڑ و دیگر ممالک مین غلہ اور
گھاس پیدا نہین ہوا ہے اسواسطے وہان کے لوگ مع مویشیون
کے مالوہ مین بکثرت آئے ہین اور جسکو رتن کال یعنی غلہ و چارہ ہر دو کا
قحط لکھتے ہین وقوع مین آگیا ہے خدا اپنے خلایق پر رحم کرے قحط
شروع سال سے ہے اور سال آیندہ کی شروع فصل تک رہے گا
پس لازم ہے کہ اس ملک کیواسطے غلہ بہم پہونچانے کی تدبیر کیجاوے
اسواسطے حکم ہوتا ہے کہ کل جاگیردار و متصدی و پٹیل و پٹواری احکام
مندرجہ ذیل کی تعمیل کرین تا خشکی اور گرانی نرخ سے باشندگان
ملک اور پردیسیون کو تکلیف نہ پہونچے –

اول - ساؤن سدی ۱۵ تک غلہ کا کل محصول درآمد و برآمد معاف کیا گیا ہے -

دوم - پردیسی لوگ جو محنت کر سکتے ہین تعمیرات مفید عام مثل کہودائے چاہات و تالاب مین رکہے جاوین تاکہ وقت مصیبت مین معاش پیدا کر سکین

سیوم - پرتاب گڈہ مین ایک راج کا اور چند ساہوکارون کے دوامی سدابرت ہین منتظمان سدابرت کو ہدایت ہوتی ہے کہ مارواڑی و دیگر لوگ جو خیرات مانگین اونکو خاطر خواہ دین کہ ہر ایک شخص کو سیر بہر آٹے سے کم نہ ملے -

چہارم - بہرتی برآمد غلہ کی اب ہی کچہہ ممانعت نہین ہے تاہم اشتہار دیا جاتا ہے کہ تجارت غلہ پر کسی قسم کی کچہہ قید نہوگی اس ملک کے کل سوداگران غلہ آزادانہ خرید فروخت کرین بلکہ اونکو سرکار سے مدد ملیگی اگر کوئی پردیسی سوداگر علاقہ پرتاب گڈہ مین غلہ لانا چاہے اور حفاظت کیواسطے پہرہ چاہے تو بشرطیکہ پیشتر سے راج مین اطلاع کردے پہرہ ملیگا اگرچہ سڑکین غیر محفوظ نہین ہین مگر اس قحط اور خشکی کے زمانہ مین احتیاط و خبرداری ضرور ہے -

پنجم - جو مویشی مارواڑ و دیگر ممالک سے آئے ہین دامن کوہ پہر درو بلندہ گہاس کے بیڑ مین بلا محصول چرین اگر کوئی شکایت آویگی کہ کسی نے اون سے محصول طلب کیا ہے تو طلب کرنے والون کو بعد تحقیقات سزا دیجاوے گی -

ششم اہلکاران ریاست وجاگیردار ومتصدیان کو لازم ہو کہ اس باب مین پیشگاہ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے اشتہار آیا ہے اوس پر لحاظ کامل رکہین —

ایک دفعہ مشہور ہوا کہ اونکار سیاہ سے نے تحصیلداران وتہانداران کو موقوف کر دیا اور ریاست زیر بارہ قرضہ ہوگئی اور اوس سے بندوبست ریاست نہو سکا سواسکی کچھہ اصل نپائی گئی متواتر تحریرون سے ثابت ہے کہ اونکار سیاہ سے نے بندوبست اچھا کیا البتہ بسبب اخرجات ریاست اور رئیس کے فضول خرچ ہونے سے ریاست پر قرضہ ہے مگر مہارادت صاحب نے بہ تقرر اقساط سالانہ اوسکے ادا کا بندوبست کر دیا ہے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے لکہا ہے کہ انتظام ریاست اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر رعایا خوش ہے کوئی شاکی نہین ہے ٹہاکران وساہوکاران ودیگر شرفا سے ملے مگر کسی نے کسیطرح کی شکایت خفیہ یا علانیہ نکی بلکہ اون کی تقریر سے ثابت ہوا کہ سب مہارادت صاحب سے محبت رکہتے ہین اونکی تعظیم وادب کرتے ہین اور اونکو اپنا محسن وشفیق سمجہتے ہین اور یہی اونکی خوش انتظامی کی قوی دلیل ہے مہارادت صاحب کو شکار کا بہت شوق ہے اور عملہ پولیس کی نگرانی بذات خود کرتے ہین اکثر وقوع واردات پر تعاقب مجرمان مین خود جاتے ہین اور بر سر موقع پہونچکر تحقیقات و عدل گستری کرتے ہین اس سبب سے پرتاب گڈہ کا انتظام فوجداری ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی میواڑ کے تحت کی ریاستون مین ویسا کسی کا نہین ہے

میواڑ و نیمار ہیڑہ کے مخرج ہو گہیہ لوگون نے اس ریاست مین قیام کرنا
چاہا تہا اور چند آدمی چوکیدارون مین نوکر ہو گئے تہے مگر مہارا وت
صاحب کو اطلاع ہوئی تو ادہون نے کسیکو نہین ٹہیرنے دیا۔ مہارا وت
صاحب نے اپنی فوج کو آراستہ کیا ہے اور قواعد سکہاتے ہین
گرد نواح کے ملک سے اس ریاست کی زمین بہت سیراب اور مزروعہ ہے
کل عرض و طول مین غلہ اور پوست کاشت ہوتے ہین کہین خالی زمین
نہین رہتی البتہ علاقہ بانسواڑہ کی سرحد پر ایک گانو بانسواڑہ کے بہیلون
کی زیادتی سے ویران ہے ریاست کے ۲۶۶ دیہات کی آمدنی کا حال
نقشۂ جمع خرچ ریاست سے واضح ہوگا مگر چہتر ٹہاکر و جاگیرداران و
مندرون کی جایداد کی وسعت و مقدار تحقیق نہین ہے مثل میواڑ
کے جاگیردار اپنے اپنے علاقہ مین اختیارات فوجداری و دیوانی مستعمل
کرنے کا دعوی کرتے ہین اور زبردست ٹہاکر نوکری و حاضر باشی مین
پہلو تہی کرکے راج کی عدول حکمی کرتے ہین کل جاگیردار مقروض ہین
اور اکثر کو قرضہ بکفالت رئیس ملتا ہے اوسکے وصول کرنے مین بہت
جہد کرنا پڑتا ہے بلکہ بارہا سرکار انگریزی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے
جون ۱۸۶۷ء مین اوتکار بیاس کامدار کو ایک سرکش سپاہی نے مجروح
شدید کیا کہ اوسکے صدمہ سے چند روز مین مرگیا قاتل بہی برموقع قتل
کیا گیا اور دیگر سپاہی جو اوسکے شریک تہے گرفتار ہوکر مختلف میعادون کیواسطے
قید ہوئے مہارا وت صاحب نے بجائے اوسکے کسیکو مقرر نکیا اگرچہ برائے نام

اوسکا بیٹا کومل رام کام کرتا ہے مگر اصل مین خود کام کرتے ہین اور کام
کرنے کیواسطے معمولی وقت مقرر کر رکہا ہے۔
بہیلون کی اگرچہ شکایت ہے مگر اول تو بانسواڑہ کے بہیل دیہات علاقہ
پرتاب گڑہ سے چوتہہ یعنی آمدنی چہارم کا دعوی کرتے ہین دوسرے
سالگذشتہ مین گانگیا کے پال کے بہیلون نے کہ میواڑ کے دریاود
کے ضلع مین رہتے ہین کپتان چارلس سٹراہن صاحب پر حملہ کیا تہا پہر
اب مسٹر بولٹ صاحب کو سامان رسد ملنے مین اور خط کتابت کی آمدرفت
مین بہت دقت ہوئی اور شکایت پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مع کپتان
سٹراہن صاحب اون کے پاس گئے اور دیکہا کہ صاحب موصوف خوش
ہین اور اون کے اور بہیلون کے درمیان اچہی راہ و رسم ہے کپتان
سٹراہن صاحب اور بولٹ صاحب ٹوپوگرافیکل سرویر چند سال سے اس
علاقہ مین پیمایش کرتے تہے اس سال مین کام ختم ہوگیا۔
اس سال مین کثرت بارش سے دیولیہ دارالریاست قدیم کے پرانے
محل بہت خراب ہوگئے مہاراوت صاحب دسہرہ پر وہان رہتے ہین
اور ہمیشہ پرتاب گڑہ سے نصف میل پر ایک بنگلہ مین رہتے ہین اس
سبب سے دیولیہ کے قدیم قصبہ کی آبادی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔
نومبر ١٨٦٥ع مین مہاراوت صاحب نے نیمچ مین جاکر نواب گورنر جنرل صاحب
سے ملازمت حاصل کی اور پہر فروری مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے
ملاقات کرنیکے واسطے گئے۔

دسمبر سنہ ۱۸۶۵ع مین مہاراوت صاحب نے مہاراجہ صاحب سیلانہ کی دختر سے شادی کی۔

چند سال سے پرتابگڈہ مین شفاخانہ مقرر ہوا ہے ماتوگی یاٹہک نیٹو ڈاکٹر اچھی طرح کام کرتا ہے مریض بہت آتے ہین۔ تدبیرات حفظان صحت مین بڑی مشکل ہے کہ اگرچہ اس شہر مین ساہوکار و آسودہ حال لوگ بہت ہین مگر کسی مفید عام کام مین خرچ کرنا بالکل پسند نہین کرتے تاہم باوصف بے احتیاطی آب و ہوا ایسی عمدہ ہے کہ جس زمانہ مین کل ملک مین ہیضہ کا بہت زور تہا یہان کسیکو نہوا۔

مدرسہ مین طالب علمون کی کثرت ہے مگر درس باقاعدہ نہین ہوتا ہے بجز ہندی حساب اور لکہائی کے کچہ نہین سکہایا جاتا ہے۔

मानुगीपाक्ष

چوتھا باب

ایجنسی جیپور

اس ایجنسی سے جے پور اور کشن گڈھ کی خود اختیار ریاستین متعلق ہین اور لاوہ کی جاگیر بھی جب سے ریاست ٹونک سے علیحدہ ہوئی ہے اس ایجنسی کے تحت انتظام مین ہے صاحب پولٹیکل ایجنٹ لاوہ کے ٹھاکرون سے خراج وصول کرتے ہین اور وہی زرخراج ٹونک کے نواب صاحب کو دیا جاتا ہے ۔

پہلی فصل

راج جیپور

کرنل برڈک صاحب کی تاریخ جے پور اور کرنل ٹوڈ صاحب کے واقعات راجستان اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی مفصل رپورٹون کے ذریعہ سے اس راج کی کیفیت بہت تشریح سے لکھی جاوے گی اسواسطے اوسکو چند حصون مین منقسم کیا گیا ہے تاکہ مضامین کی تحریر وترتیب وغیرہ مین آسانی ہو جاوے ۔

حصہ اول

جغرافیہ

راج جے پور مع شیخاواٹی خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۰ دقیقہ و

۲۸ درجہ ۴۰ دقیقہ اور خط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۸ دقیقہ و ۷۷ درجہ
۱۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے۔ اوسکے شمال مین راج بیکانیر اور اضلاع
انگریزی حصار فیروزہ و گوڑگانوہ و راج پٹیالہ کے پرگنات نارنول
و کانونڈ کی سرحد ملی ہے مشرق مین الور و بھرت پور ہین جنوب مین قرولی
و گوالیار و بوندی و ٹونک و میواڑ و اجمیر ہین اور مغرب مین کشن گڈہ اجمیر مارواڑ
و بیکانیر ہین یہہ راج طول مین قریب ۱۵۰ میل اور عرض مین ۱۴۰ میل
ہے اور ۱۴۴۶۵ مربع میل کا رقبہ ہے۔

हसार फीरोज़ा
पटयाला
नारनोल
कानोड

ملک کی ہیئت بہت مختلف ہے وسط مین زمین بلند ہے اوسکا ارتفاع
سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک ہے اس بلند زمین
کا اعلیٰ ترین حصہ کہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف یعنی جھیل سانبھر
سے جہان کوہ اراولی سلسل ہوا ہے کھیتڑی اور تورا واٹی کے کوہستان
تک واقع ہے اور میدان ریگ مین اکثر مقامات خصوص ٹونک پر دو ہزار
فیٹ بلند اور کھڑا ہوا ہے اس ملک کا تقاطع کرتا ہے یہی بلند دہار ملک
کی سیرابی کی باعث ہے اور شمال مغرب مین شیخاواٹی و بیکانیر وغیرہ کے
ریگستان اور جنوب مشرق مین علاقہ جیپور کی سیرحاصل سرزمین کے
درمیان قدرتی حد ہے اس حد سے جیپور کیطرف ہر مقام پر کنوون
مین پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر شیخاواٹی کیطرف اس دہار سے
جسقدر زیادہ فاصلہ ہوگا اوسیقدر کنوون مین پانی زیادہ عمیق پڑیگا
اور طرفہ یہہ ہے کہ جسطرف پانی زیادہ عمیق پڑتا ہے اوسیطرف کی زمین

खेतड़ी
तोरावाटी
टोंक

शेखावाटी
बीकानेर

نشیب کی ہے اس سے ثابت ہے کہ جتنا شمال و مغرب کیطرف بڑھتی ہین
زمین پر ریت زیادہ ہوتی جاتی ہے اس سلسلہ مین جہان جہان گھاٹے ہین
وہین موسم گرما کی تند ہوا سے کوسون تک ریت کے ٹیلے جمع ہین
شہر جیپور کے قریب بھی بالو ریت کی یہی کیفیت ہے مگر اسکا سبب
اور ہے پہاڑون کے متقاطع سلسلون کیوجہ سے تین چار مربع میل
زمین پر اون سے مغرب مین ریت جمع ہو گیا ہے یہہ عجیب قطع ملک
ریگستان کا مختصر نمونہ ہے ریت کے ٹیلے ہوا کے زور سے ایک مقام سے
دوسرے مقام کو بدلجاتے ہین مگر حد معینہ سے باہر نہین جاسکتے ہین
سرحد راج الور پر پست پہاڑون کا سلسلہ شمال و جنوب مین واقع ہے
اور اوسکے انتہا پر شہر جیپور واقع ہے یہی پہاڑ کہیتڑی کے قریب چند
متقاطع سلسلے سے ملے ہین اور اون کے مقام تقاطع پر بڑی معدنی افراط
و تفریط پیدا ہوئی ہے اراولی کے سنگ خارا اور ڈوڈہی کی دہارین
دیگر پہاڑون کی پھرپھٹ ادر بلی مین ہو کر نکلی ہین اور کہیتڑی تانبے
کی دہات اور سیسہ بافراط پیدا ہوتے ہین قلعہ کہیتڑی کا بلند پہاڑ نیچے
سے خارا اور دیگر ابتدائی پتھرون کا ہے اور اوپر سے پھرپھٹ کا دامن
کوہ پر شہر ہے اوس سے ۱۲۰۰ فیٹ کی بلندی پر قلعہ طول مین نصف میل
اور عرض مین چہارم میل ہے اوسمین ۴۰۰ سو آدمیون کے خرچ
کے لائق پانی کافی ہے پھرپھٹ کی تہ ۳۰ سے ۴۰۰ فیٹ تک ہے اون
پہاڑون کا کنارہ ہر طرف سے عمود وار کھڑا ہے صرف چند مقامات پر

پھیلا ہوا ہے
زمین کا شکل مثلث نما قطعہ جسکی اضلاع سلسلہ جات متقاطع اور سلسلہ جیپور
اور اوسکا قاعدہ جےپور سے مغرب کو گیا ہے ۱۵۰۰ سے ۱۹۰۰ فیٹ
تک بلند ہے اس مثلث کے قاعدہ سے جنوب مشرق کی زمین دائی
اور بناس ندیون کیطرف ڈھلوان اور بہت سیراب اور زرخیز ہے
یہہ زمین بجز خال خال پست پہاڑیون کے کل ہموار میدان چکنی مٹی
کا ہے اوسمین افیون و نیشکر وغیرہ اعلےٰ اجناس پیدا ہوتی ہین اور
دیہات بہت آبادان ہین اونمین سے بیشتر کہنگار وت راجپوتون
کے قبضہ مین ہین کہ یہہ لوگ کچھوا یون کی بارہ کوٹھری مین سے ہین
پہاڑون کا سلسلہ واقع شمال و جنوب کیجےپور پر ختم ہوا ہے اور یہان
زردہ وار پتھر بہت کا ہے جےپور سے چالیس میل ٹونک کے قریب یہہ
ہموار ہوا ہے اور راج محل واقع لب دریاے بناس تک چلا گیا
ہے راج محل مدت سے فضا کا مقام مشہور ہے یہہ سلسلہ بناس ندی
کے قریب آکر دو پہاڑون مین منقسم ہوا ہے ایک بشکل دیوار عمود وار
عرض مین صرف چند فیٹ مگر بلندی مین پانسو فیٹ زردی مائل سفید
درخشان پتھر کا ہے اور دوسرا جو اوسیطرح کی دیوار ہے گلابی زردہ وار
پتھر بہت کا ہے دونون کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے ندی
جو بڑے عمق سے پہاڑ کے موقع پر بطور عمود کے واقع ہے بہت تنگ
گھاٹہ مین ہوکر نکلی ہے پانی کے زور سے پہاڑ بہت عمق تک کٹ گیا ہے

اور اسطرح عمیق نیلگون دہارا دریا کی شورش اور سبز جنگل کی خوبصورتی مین طرفین کے بلند پہاڑون سے بہت اضافہ ہوا ہے اُس ندی کے جانبین پہاڑون پر پُرانے قلعون کے کہنڈرات ہین اُنکی راہ بہت پیچیدہ ہین درمیان مین قدیم راجونکا تعمیر کیا ہوا محل کہ باوصف انقضاء مدت مدیدا ابتک بنا ہوا ہے مع آبادان قصبہ کے لب دریا سے دامن کوہ پر واقع ہے کہ بالاتفاق ان سب کی کیفیت لائق دید ہے ۔

राजमहल

راج محل سمندر کے سطح سے صرف ایک ہزار فیٹ بلند ہے کیونکہ جیپور ۱۴۳۱ فیٹ کی بلندی پر ہے ۔ ان دونون مقامات کے درمیانی خط سے مشرق مین جو سرزمین ہے مثل مغربی زمین کے سیراب و زرخیز ہے اور مشرق کیطرف کو بشکل زینہ پست ہوتی گئی ہے اوس مین ہوکر بنار ندی پیچدار راستہ سے گذرتی ہے اور جسطرح راج محل پہونچنے سے پیشتر شمال کیطرف روان ہے یہان سے جنوب کیطرف چلکر قرولی کے جنوب مغربی سرحد کے قریب چنبل مین شامل ہوئی ہے جسقدر چنبل کے قریب پہونچی ہے اوسیقدر زیادہ پہاڑی اور سر درخت زمین آتی گئی ہے اس نواح مین ۔ رنتھمبور و کہنڈار کے قلعات کو زیادہ دشوار گذار کرنے کے واسطے کاشت موقوف کر کے بن رکھا گیا ہے اور ان دون قلعون کو جاہل لوگ ناممکن الدخل سمجھتے ہین وہان پہاڑون پر چبوترہ نما ہموار زمین ہے ۔

रनथम्भौर
खंडार

جیپور کے مشرقی حصہ مین چھوٹے چھوٹے بہت پہاڑ ہین اور سرحد قرولی کے

قریب اونمین بہت عمیق نالے ہین یہہ پہاڑ الور کے سلسلہ کی شاخین ہین
اور سب اونہین کی طرح شمال اور جنوب مین واقع ہین مٹی زرد اور
چکنی ہے آبپاشی کیواسطے تالاب بہت تعمیر ہوسکتے ہین اور بناس ندی
مین چند مقامات پر بند تیار ہونے سے فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔
حد مشرقی کا ملک ہنڈون کے قریب ریتہ کا ہے مگر پرحاصل ہے اس ملک مین
روئی اور افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور زمین نیشکر اور تماکو کے لائق
ہے چونکہ اس نواح مین سنگین کولہو ہر گانو مین بہت ملتے ہین اون
سے ثابت ہے کہ سابق مین نیشکر بکثرت پیدا ہوتا تہا اور باشندگان ملک
خوشحال تہے۔

हिंडोन

कोल्हू

جیپور سے مشرق مین زمین پست ہے شہر سے آگرہ کیطرف پہاڑ سے
نکلتے ہی مسافر کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان سے زمین پر نزول کرتا ہے
اور دو میل مین تین سو چار سو فیٹ اوترنا ثابت ہوتا ہے۔ بان گنگا
ندی کے برابر چلکر بہرتپور کے علاقہ مین پہونچتا ہے کہ وہ سمندر سے صرف
سات سو فیٹ بلند ہے وہان کی زمین چکنی اور زرخیز ہے اور ریتہ بہت
کم مقامات پر ہے۔

جیپور کی آب و ہوا نہایت صحت بخش ہے ریتہ اور بلندی کے سبب سے
ایسے مقامات کم ہین جہان پانی ٹہیرتا ہو اس سے عفونت کا بخار بالکل نہین
ہوتا ہے موسم سرما مین خصوصاً شیخاواٹی مین سردی بہت سخت ہوتی
ہے بعض اوقات سفید پالہ جو رات کیوقت گرتا ہے دو پہر تک رہتا ہے

شمال مین تو بہت سخت چلتی ہے مگر ریتے مین گرمی نہین رہتی اسن
سبب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین اور صبح کو سردی ہوجاتی ہے بجز
شیخاواٹی کے کل ملک مین بارش بافراط ہوتی ہے جے پور وشیخاواٹی
کے متقاطع خط سے جنوب مشرق مین مثل دیگر اضلاع کے قحط کم ہوتا ہے
زمین کی جنوب مغربی اور جنوب مشرقی دونون حرکات بارش آور کے
کنارہ پر واقع ہونے سے دونون موسمون مین بارش ہوتی ہے
اگر ایک موسم مین کمی رہی تو دوسرے کی بیشی سے اوسکا معاوضہ ہوجاتا
ہے جیپور خاص کی بارش کا اوسط علی العموم ۲۲-اینچ سے ۲۸
اینچ تک ہے -
زراعت کے باب مین علاقہ جے پور کی کوئی خاص پیداوار نہین ہے جنوب
مشرقی حصہ مین تماکو افیون ونیلکہ پیدا ہوتی ہین اور رقبہ کثیر پر -
گیہون - جو - ارہر - تل - سرسون - مسانہ وغیرہ کاشت ہوتے ہین
ایسے ملک مین جہان کوئی تحریری حساب نہین رہتا مزروعہ وغیر مزروعہ
رقبہ کی تعداد دریافت ہونا غیر ممکن ہے اور بعض فصلین صرف موسم بارش
مین ہوتی ہین کہ اونکے دیکہنے کا صاحبان انگریز کو اتفاق نہین ہوتا
ہے اب سلسلہ متقاطع شیخاواٹی کے شمال مغرب کا حال دیکہنا چاہئے کہ
اوسمین چار ہزار مربع میل کا رقبہ ہے اور اوسکا ڈہال شمال مغرب کی
طرف ہے شمالی حصہ مین کاٹلی ندی ہے کہ اوسمین بلند پہاڑ کا پانی جاتا
ہے یہہ ندی صرف کثرت بارش مین زور سے بہتی ہے اوسکا عرض

نول الیوم ایک بڑی سیل ہے اوسکے ریت کی دیوارون مین بہت لہرین پڑتی
ہین اور روش کی تیزی اور ریگ روان کیوجہ سے عبور کرنا مشکل ہوتا
ہے کل شیخاواٹی مین سے گذر کر جہان اوسکے بڑہنے کی امید ہووے
وہان جاکر کم ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی سرحد مین ساتکہو کے قریب خاک
مین غائب ہوجاتی ہے —

सांखू

شیخاواٹی زراعت کا ملک نہین ہے سال تمام مین ایک فصل ہوتی ہے اور
کبہی کبہی وہ بہی نہین ہوتی کل ملک ریت کے ٹیلون سے بہرا ہے اوسمین
صرف آک اور پہوک پیدا ہوتے ہین پہوک ایکسا بے برگ درخت ہوتا
ہے اوسکے پہولون کو آدمی کہاتے ہین شاخون سے اونٹون کو عمدہ چارہ
ملتا ہے اور اوسکی جڑ سے کہ زمین مین دور تک پہیلتی ہے جلاکر کوئلے
بناتے ہین کہ جلانے کے کام آتے ہین مقدم پیداوار جوار — باجرہ —
مونگ — اور موٹہہ کی ہے موٹہہ بجاے چنے کے دانہ کے کام آتی ہے
اور ضرورت کے وقت محتاج لوگ بہورٹ اور گوکہرو پیسکر کہاتے ہین
ریت کے ٹیلون کو بڑے ہلون سے بذریعہ اونٹون کی کاشت کرتے ہین
اونٹ تیز رو ہوتے ہین دو دفعہ کے جوتنے سے زمین درست ہوجاتی
ہے اور تہوڑے عرصہ مین بہت زمین کاشت کرلیتے ہین باقیماندہ زمین
پر گہاس بافراط ہوتی ہے —

आक फोक

फलो फूट

सुई गोखरू

جس سال بارش کثرت سے ہوتی ہے اسقدر پیداوار ہوتا ہے کہ
زمیندار اچہی طرح خرچ کرلین تب بہی مویشیون کیواسطے بہت بچ رہتا ہے

مگر اچھی بارش کم ہوتی ہے خفیف بارش زراعت کی بالیدگی اور ریتہ کو
اوڑنے سے باز رکھنے کیواسطے کافی نہین ہوتی اور بارش کثرت سے
ہوتی ہے تب ریتہ اوڑکر زراعت کو دبالیتا ہے۔ کاٹلی ندی مین خربوزہ
اور تربوز بہت پیدا ہوتے ہین ہر ایک گانوکے قریب ایک دو کنوؤن پر جو و
گیہون بھی ہوتے ہین مگر اکثر صرف ٹھاکرون کے گھوڑون کے سبز چارہ
کیواسطے کنوے بہت کم ہین اور پانی اتنے عمق پر ہے کہ اون سے آبپاشی
نہین ہو سکتی ہے تعمیر چاہ کا خرچ پانچہزار روپیہ سے آٹھ ہزار روپیہ تک
ہے کنوون کو بڑے عمق پر غرقان کرنا پڑتا ہے اور چونکہ اون کے اندر پانی
سُوت سے نہین نکلتا ہے مگر ریتہ مین سے چھنکر آتا ہے اسواسطے یہ بھی
ضرور ہے کہ حوض نما ہونیکی قسم غرض سے اونکا محیط وسیع تر ہو علاوہ اسکے ریتہ
نکلنے کا بھی خطرہ رہتا ہے جس لب کوئے مین ریتہ نکلتا ہے وہ چھوڑ دیا جاتا ہے
چنانچہ قصبون اور دیہات کے قریب اکثر کنوؤن کی کوٹھیان بشکل مینار موجود
ہین جب کنوان بہمہ جہت تیار ہوجاتا ہے اوس سے فائدہ بھی بہت ہوتا ہے
گرد و پیش کے دیہات کے مویشی پانی پینے کو آتے ہین اور نیز محصول
لیا جاتا ہے خشک موسمون مین مویشی اون کے قرب وجوار مین رکھے
جاتے ہین اور وہان کی چراگاہون کی بھی قدر زیادہ ہوجاتی ہے اس
سے ثابت ہے کہ شیخاواٹی مین مویشی زیادہ نہین ہین۔
جہان کنوان ہوتا ہے وہان ہی آبادی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے
دیہات آپس مین بڑے فاصلہ پر ہین جہان زمین مین کنکر کی تہ لگتی ہے وہان

کا تو آباد ہو جاتا ہے شیخاواٹی مین کنکر متفرق نہین نکلتا ہے مگر زمین مین
سخت اور سفید کنکر کی تہ بہت تر نکلتی ہے اوس تہ مین سے کنکر کے ٹکڑے
کاٹ لیتے ہین اور وہی پکا لئے جاتے ہین اس چونہ کی دیوار بہت مضبوط
اور سفید تیار ہوتی ہے اور آب و ہوا کی خشکی سے سفیدی مدت تک
قایم رہتی ہے اکثر دیوارون پر نقش کھینچے جاتے ہین وہ بھی عرصہ تک
خوبصورتی سے بنے رہتے ہین —

ایسے جنگل مین قصبون کے اندر جاکر اجنبی لوگون کو خوبصورت و بلند مکان
دیکھنے سے بہت تعجب ہوتا ہے مگر اونکی یہہ رونق انگریزی عملداری سے
ہوئی ہے کیونکہ مارواڑی ساہوکار جنہون نے بمبئی و کلکتہ مین تجارت
کرکے دولت حاصل کی ہے انہین قصبون کے رہنے والے ہین ان
قصبون کے کوچہ و بازار چوپڑ کیطرح باہم عمود وار متقاطع ہین جہان
بڑی حویلی تعمیر ہوتی ہے وہان سے غریب لوگ اوٹھکر شہر کے کنارہ
جا بستے ہین اسطرح ہر ایک قصبہ کا وسط بڑی عمارتون کے سبب سے
خوشنما ہے اور کنارون پر صرف جھونپڑیان نظر آتی ہین —

شیخاواٹی کے بڑے قصبون مین سے اول رامگڈہ ہے کہ پچاس برس
کے عرصہ مین اوسکی آبادی دوچند ہو گئی ہے اور ہندوستان کی
نہایت دولتمند پچاس ساہوکار اوسمین رہتے ہین اوسمین بیس ہزار
باشندے ہین اور دیگر قصبون کی آبادی اس تفصیل سے ہے

سیکر	فتحپور	بساؤ	منڈاوہ	نول گڈہ
۱۵۰۰۰	۵۰۰۰	۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰

جہنجہنون ہین کہ شیخاوائی کے سب ٹہاکرون کا مشترک دارالحکومت ہے اور جے پور کا ناظم بہی وہان رہتا ہے بیس ہزار آدمیون کی آبادی ہے باشندون کی یہہ تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر یاد رکہنا چاہیے کہ کل آبادی ہین سے فیصدی اسّی آدمی انہین قصبون مین ہین ان مین باہم بیس میل کا فاصلہ ہے اور درمیان مین شاید کوئی ایسا محلہ یا ڈہانی آتا ہے جسے گانو کہہ سکتے ہین ۔

لنگون کے گہرون کا حال قصبون کے مکانات سے بہت مختلف ہے مدوّر گہاس کے خس پوش چہپر ہین اور اون کے گرد خار دار باڑ لگی ہوئی ہے اور اوس سے مویشی اور بہیڑون کیواسطے احاطہ بناتے ہین کیستدر پرانی باڑ اوڑنے سے باز رکہنے کیواسطے کسیقدر گردنواح کی ریت کو نظر سے چہپانے کیواسطے یہہ باڑہ ہر سال نئی لگائی جاتی ہے ۔

راج جے پور کے اکثر حصون مین شور پانی ہے اور شور پانی کے چند قدرتی تالاب بہی ہین مگر اونمین سے کسی مین اسقدر نمک نہین نکلتا کہ جمع کرنے سے کچہہ فائدہ ہو ۔ البتہ سانبہر کی جہیل پر نمک کا اتنا بڑا کارخانہ ہے کہ کل ممالک مغربی وشمالی اور بندیل کہنڈ وہان کا نمک کہاتا ہے ۔

سانبہر کا جہیل جے پور اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے برسات کے موسم مین اوسکا طول ۲۴ میل اور عرض آٹہہ میل ہوجاتا ہے مگر ایسا پایاب ہوتا ہے کہ آدمی ہر جگہہ پہر سکے اسکے جنوب مشرقی کنارہ پر قصبہ سانبہر آباد ہے اوسکے سامنے گرمی کے موسم مین جہیل کا حصہ سیاہ گدلہ پانی کا دو میل

طویل اور ایک میل عریض عمیق ترین مقام ہوتا ہے —
یہہ جھیل مع ساٹھہ دیہات متعلقہ کے جے پور و جودہ پور کی مشترک ملکیت
تھا ہر ایک ریاست نے وقتاً فوقتاً انقلاب زمانہ سے موقع پاکر دیہات
علیحدہ کر لیے کہ آخر کار علاوہ سانبہر کے صرف بارہ گانو مشترک رہگئے ان
دیہات مین نوحہ اور گڈہ واقع کنارہ جھیل پر جودہ پور والون نے قبضہ
کر لیا اور فروخت نمک کیواسطے علیحدہ کارخانجات جاری کر دیئے مگر نہایتا
ان کارخانون مین نمک بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جب جھیل کا پانی خشک ہوتا
ہے صرف سانبہر کیطرف رہجاتا ہے مگر سانبہر کیطرف جانے سے پانی کو روکنے
کیواسطے مارواڑی لوگ اوسکے اندر لکڑی اور تختون کا بند باندہ دیتے
ہین اوسمین کسی قدر پانی رہ کر کارخانہ جاری رہتا ہے نمک کیاریون
مین بنایا جاتا ہے جس مقام پر ڈیڑہ فیٹ پانی ہوتا ہے وہان اتنے
اونچی ڈولی بناتے ہین کہ کیچڑ خشک ہوکر جم جاوے یہہ ڈولی ہر طرف
سے تین سو گز ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر چار انچ عریض جھاڑ اور
لکڑیون کا پشتہ لگایا جاتا ہے تاکہ ہوا اور لہرون سے پشتہ ٹوٹ کر روہ
جسمین خلل واقع نہو اس گل کے اندر کیاریان بیس فیٹ طول اور دس
فیٹ عرض کی بنائی جاتی ہین مگر انکی ڈولیان بڑے احاطہ کے پشتہ سے
پست ہوتی ہین درخت فراس کی شاخین کیاریون مین ڈالی جاتی ہین
جون جون پانی خشک ہوتا ہے عمدہ صاف زرہ دار نمک ان شاخون پر
جمتا جاتا ہے اونکو صاف کر لیا جاتا ہے پہر جھیل مین سے تازہ پانی بہر دیا

جاتا ہے اور جب تک موسم وفا کرتا ہے اسیطرح ہوتا رہتا ہے ایک دفعہ
کے بنائے ہوئے احاطے اور کیاریان تین سال تک کام دیتے ہین پھر
مرمت طلب ہوجاتی ہین سانبھر مین نمک بنانے کے قریب سولہ احاطے
ہین بغیر خالص نمک بھی جو زمین پر جم جاتا ہے فراہم کیا جاتا مگر اوسکی قیمت نہین
ہوتی ہے سانبھر مین قریب نو لاکھہ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے تعجب ہے
کہ جھیل مین اسقدر نمک کہان سے آتا ہے کوئی شور ندی اوسمین
شامل نہین ہوتی ہے اور شمال مین نوحہ پر اور جنوب مین سانبھر پر
کنوؤن مین بالکل شیرین پانی ہے نہ اوسکے گرد مین کوئی نمکین پہاڑ
ہے غالباً یہہ مادہ جھیل کے کسی مختصر حصہ مین موجود ہے کہ نمکین چشمہ
کے سبب سے کبھی خشک نہین ہوتا ہے یا اوسی کے اندر نمکین پہاڑ
ہے کہ کسی اور مقام پر زمین سے نہین نکلا ہے دلدل مین غرق ہوجانے
کے خوف سے کسی نے اس جھیل کا امتحان نہین کیا ہے نمک کا حساب
بورون سے ہوتا ہے ہر ایک بورہ مین سینتیس ۳۷ من بھرتے ہین اسطرح
سالتمام مین چوبیس ۲۴ ہزار بورہ آٹھہ لاکھہ اٹھاسی ہزار من نمک کے پیدا
ہوتے ہین اور سولہ روپیہ بورہ کے حساب سے کہ فی من آٹھہ آنہ بورہ
سے بھی کم ہوا فروخت ہوتا ہے اس حساب سے چار لاکھہ روپیہ کی آمدنی
ہے نوحہ اور گڈھہ مین جو نمک پیدا ہوتا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔
نمک کے سوا جے پور کے علاقہ مین کھیتڑی کیطرف تانبہ پھٹکڑی
آہن اور سیسہ کی کانین بہت ہین تانبہ کی دہات کثرت سے ہے مگر

اوسکے کمانے کی ترکیبین جاہلانہ اور ابتدائی ہین اور کانین پہاڑکے
اندر صرف بطور سوراخ بلالحاظ راستہ آمدرفت جہان سے اچھی دہات
نکلی ہے بنالی ہین چونکہ عمدہ دہات پانی کے اندر غرق رہتی ہے پانی نکالتے
ہین کہ سوائے ہاتھہ سکے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بڑی دقت ہوتی
ہے ایک کان ہین کہ ساٹھہ درجہ کی ڈہال سے تین سو فیٹ کے نشیب
مین ہے ستر آدمی صرف اسی کام مین مصروف رہتے ہین اسکا یہہ نتیجہ ہے
کہ اکثر بہترین کانین چہوڑدی گئی ہین اور کان والے بے سرمایہ و محتاج
ہین اسواسطے جہان کچھہ پیشتر رہگیا ہے وہین کہودتے ہین بہترین دہات
مین سے فیصدی بارہ جزو تانبہ نکلتا ہے مگر اوسط پیداوار فیصدی
نو سے زیادہ نہین ہوتا ہے کان والون کا بیان ہے کہ نیچے کی تہ مین
اسقدر دہات ہے کہ پانی نکالدیا جاوے تو فیصدی بیس بلکہ پچیس تک
تانبہ نکلسکتا ہے۔

کارخانہ مین دہات اول کنکرون سے علیحدہ کرکے اور باریک پیسکر اوپلہ کے
ساتھہ پکائی جاتی ہے پھر گول بھٹیون مین گلائی جاتی ہے یہہ بھٹیان دو فیٹ
بلند اور ایک فیٹ کے قطر کی ہوتی ہین تین موس یعنی دہونکنی چلتی
ہین اور بارہ گھنٹہ مین گلجاتی ہے اور کل دہات بھٹی کی تہ مین جمجاتی ہے
اوسکو سرد کر کوٹ کر صاف کرلیتے ہین اور سلاخین بناکر ٹکسال مین
ٹکے کاٹ لیتے ہین۔

اکثر کانون مین نیلا تہوتہا اور پہٹکری کا پانی کہ پہاڑ کی تہ مین بکثرت ہین

मूस धोकनी

टकसाल

टके

नीला थोथा फिटकरी

مانوس ہوگئے اور اکثر مسلمانی رسمین اختیار کین کہ مثل ہندو ولوتون
کے مسلمان پیر و پیغمبرون کی پرستش کرتے ہین بچہ پیدا ہونے پر کلمہ پڑہا
جاتا ہے اور بکرہ ذبح کرکے بچہ کو اوسکے خون سے نہلاتے ہین اور
جنگلی سور کا گوشت جو دیگر راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے شیخاوتون میں
ممنوع ہے جب سے شیخاوت ملک کے مالک ہوئے ہین قایم خانی نمازگری
کرکے یا سوارون مین نوکری کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور ہمیشہ
بہادر وفادار اور بلا تعصب ثابت ہوئے ہین انکا مجمع کثیر سرکار انگریزی
کی فوج بنگالہ وبمبئی وکنٹنجنٹ نظام مین نوکر ہے اور پانچہزار آدمی سالار
جنگ صاحب وزیر حیدرآباد کے پاس نوکر ہین جس گانو مین قایم خانیون
کی آبادی ہے اوسمین فوج سواران کے ہر درجہ کی ملازم تمغا پہنے ہوئے نظر
آتے ہین اور شیخاواٹی کے برابر سوارون کی بہرتی کیواسطے ہندوستان
مین کوئی سرزمین نہین ہے شیخ جی کے وقت سے ابتک شیخاوت بہت
بڑہ گئے ہین اونکی قوت کم کرنے کیواسطے ہر درجہ سنہ ۱۸۱۸ء مین راجہ جیپور
نے اونکی خانگی نزاع کو موقع غنیمت سمجھکر یہہ دستور جاری کیا کہ جب
کوئی ٹہاکر مرتا ہے اوسکی اولاد جایداد کو برابر حصون مین تقسیم کرلیتی
ہے صرف سیکر اور کہیتڑی کی ریاستین اس خلل انداز تقسیم سے بچ رہے
ہین سیکر مین جس چہوٹے بھائی نے دعوی کیا اوسکو مار ڈالا
اور کہیتڑی مین کسی راجہ کے ایک سے زیادہ لڑکا پیدا نہوا اس
تقسیم مین ایک بڑا نقص یہہ ہے کہ ہر ایک قصبہ ہر ایک گانو ہر ایک گہر اور

ہر ایک کہیت برابر تقسیم ہوجاتا ہے سلطانہ و گانگیا سر و کہیالی و ٹائیلن
وغیرہ دیہات مین اتنے ٹہاکر ہین کہ ہر ایک کے حصہ مین صرف چند
بیگہہ اراضی ہے۔

شیخاوتون مین راجگان کہنڈیلہ اپنے مورث اعلے گردہرسنگہ کے
نام سے گردہرجی کے کہلاتے ہین اگرچہ وہان پانہ یعنی حصص صرف
دو ہین اور ہر ایک مین علیحدہ راجہ ہے مگر اس خاندان مین جتنے آدمی
غریب یا امیر ہین سب بلقب راجہ معروف ہین تا بحدیکہ بوجہ افلاس وکم
استعدادی سے مزدوری کرتے ہین وہ بہی راجہ کہلاتے ہین اور
اس نواح مین ایک عام مقولہ ہے کہ گردہرجی کے سب راجہ۔

منوہرپور کے راؤ صاحب قدیم سردار اور ذی رتبہ ہین مگر بخلاف کل
شیخاوتون کے کہ خراج گذار ہین راؤ منوہرپور جاگیردار ہین کہ اونکے
سوائے راج مین نوکری کرتے ہین سیکر کے سردار بلقب راؤ راجہ
ہین اون کے علاقہ مین خاص سیکر اور رامگڈہ لچہمن گڈہ و فتح پور وغیرہ
قصبات دولتمند ساہوکارون کی آبادی کے ہین اور راؤ کے بہائی بیٹون
مین سے چند ٹہاکر بسہو ٹہہ و پاتودہ و شیام گڈہ وغیرہ کے بہت زبردست
وسرکش ہین چنانچہ ڈونگر سنگہ ٹہاکر عرف ڈونگجی جس نے بارو ٹہیہ
یعنی باغی ہوکر چند سنگین وارداتون کا ارتکاب کیا تہا اور گرفتار ہوکر
محبس اگرہ مین قید ہوا اور اوسکا بہتیجا جواہر سنگہ جیلخانہ توڑکر اوسے
فرار کرلایا موضع بسہو ٹہہ علاقہ سیکر کا رہنے والا تہا۔

सीकर
रामगढ़
लछमनगढ़
फ़तहपुर
बिठोद
भारोदा
श्यामगढ़
नारोडिया

बिठोद

گرشیخاوتون مین سب سے بڑا گروہ جو شیخاواٹی کے جز و اعظم پر بتعداد
کثیر پھیلا ہوا ہے سادول سنگھ جی والون کا ہے اونکا نکاس قصبہ اودیپور
سے ہے - اون کے بزرگون نے قایم خانی نواب سے فتح کرکے جھنجھنو
پر قبضہ کیا تھا اس خاندان مین اول نامور شخص اور کل ٹھاکرونکا مورث اعلا
سادول سنگھ تھا اوسکے پانچ بیٹے ہوئے کشن سنگھ - نول سنگھ - زوراور
کیسری سنگھ - اکھے سنگھ انمین سے اکھے سنگھ لاولد رہا باقی چارون بیٹے
اور اوسیطرح اون کی اولاد نے ملک موروثی کو مساوی حصون پر
تقسیم کیا کہ اسطرح اوقات مختلفہ پر بساؤ - سورجگڈہ - نولگڈہ - منڈاوہ
ڈونڈلود - السیسر - ملسیسر - منڈریلہ - اسمٰعیل پور - جکھوڑہ - پرسرامپورہ
دیوراواس - چنڈانہ - ہیروہ - بدن گڈہ - ڈومرہ - گانگیاسر - تائی
سلطانہ - بیسیون جایداد ہوگئین اور اون مین سے بہی اکثر ٹھکانہ
اور بعض مین بیس تیس حصہ دار ہوگئے ہر ایک کی آمدنی مختلف ہے
ڈونڈلود و سورجگڈہ - و نولگڈہ - منڈاوہ وغیرہ بیس بیس تیس تیس ہزار
اور غایت درجہ بساؤ کے ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اس مین
سے ہر ایک حسب حصہ و حیثیت اپنے خراج دیتا ہے - باوجود اس
اور ٹھاکرون کے مقامات مختلفہ پر مسکن گزین ہونیکے قصبہ جھنجھنون
مشترک دار الریاست رہا اتفاق حسنہ سے کشن سنگھ کے زیادہ اولاد
اور بجز حق وارثان جوار سنگھ کے اوسکا حصہ غیر منقسم رہا اور اوسکی اولاد
اپنی ہمت و لیاقت سے ملک اور رتبہ مین ترقی کرکے کل خاندان مین
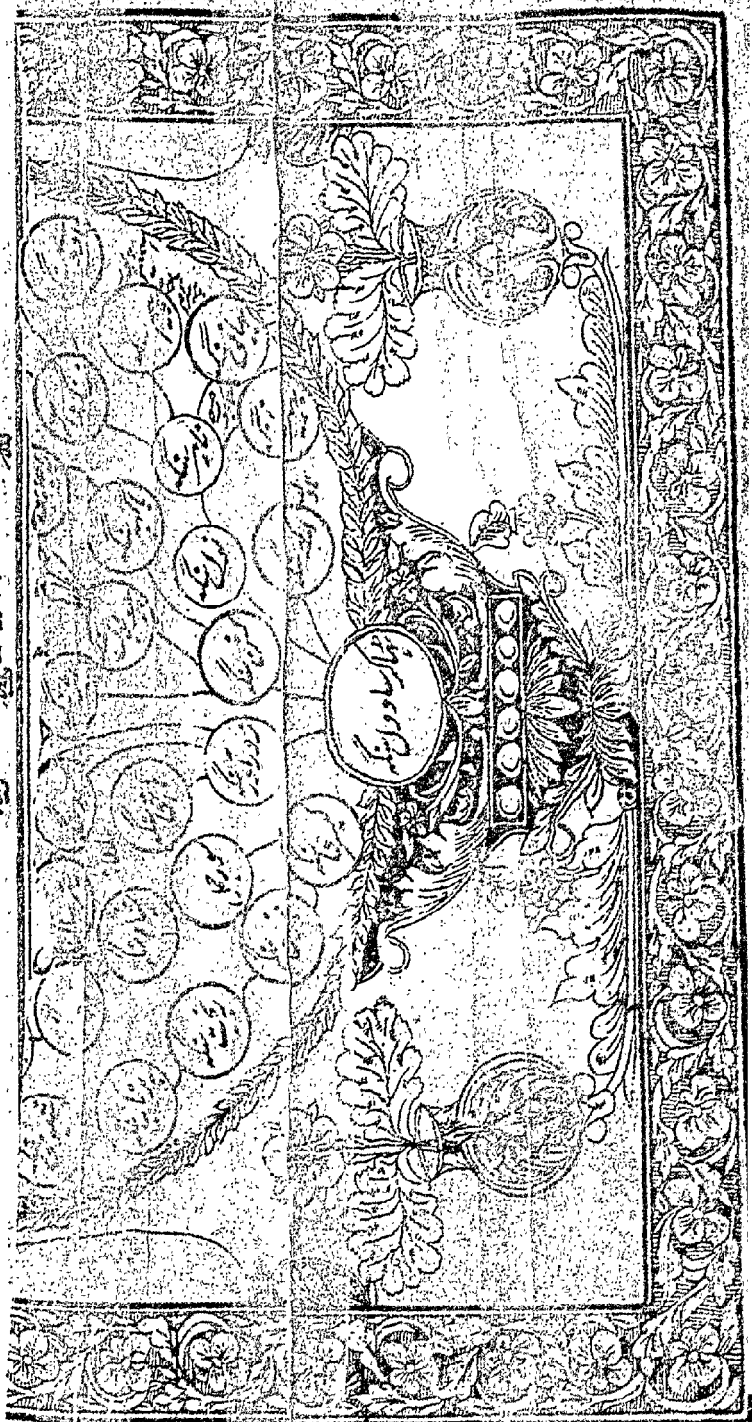
सादूलसिंह

बिसाऊ
सूरजगढ़
नवलगढ़
मंडावा
डूंडलोद
अलसीसर
मलसीसर
मंडरेला
इसमाईलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
देवरावास
चंदाना
हीरवा
बदनगढ़
डूमरा
गांगियासर
टाई
सुलताना

जलहरीसिंह

खीरोड़
जायफल
नगली
ओल्लनवाली
खड़व
देवता
छारदा

सादूलसिंह

बिसाऊ
सूरजगढ़
नवलगढ़
मंडावा
डूंडलोद
भैलसीसर
मलसीसर
मंडेला
ईसमईलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
हैवरीवास
चंदाना
हीरवा
पदनगढ़
डूमरा
गांग्यासर
गांई
सुलताना

فضیلت حاصل کی کہ اونکا حال بہہ کہیتڑی میں لکہا جاویگا یہان صرف اولاد ٹہاکر
ساودل سنگہ کا شجرہ کرسی نامہ لکہا جاتا ہے۔ علاوہ صاحب جاگیردار شیخاوتون
کے اونکی چند شاخ ایسی ہین کہ کچہہ آمدنی نہین رکہتے ہین صرف چند دیہات مین
بکثرت آباد ہین پیداوار دیہہ سے بسر اوقات نہین ہوتی بعض کسی ٹہاکر کی
نوکری کرتے ہین اور بعض غارتگری و ڈاکہ زنی کرتے ہین انہین بڑا گروہ
سلہدی والون کا ہے کہ اونکا اول بزرگ سلہدی سنگہ ٹہاکر ساودل سنگہ
کا بہائی تہا مگر اپنی کوتہ اندیشی اور تندمزاجی سے شریک جاگیردار نہوسکا اوسکی
اولاد کہیروڑ - جاکہل - نگلی - موہن واڑی - کہڑب - دیوتہ - بہاروڑہ
وغیرہ یہہ سات دیہات مین رہتے ہین اور راج جیپور یا ٹہاکران ساودل سنگہ
جیکی نوکری کرکے وجہہ معیشت پیدا کرتے ہین -

सलहदी सिंह

सीरोड़
जारवल
नगली
ओढ़नवाड़ी
खड़व
देवता
कारदड़ा

راجپوتون کے سواے شیخاواٹی مین اور خصوص کہیتڑی و شمال مشرقی حصہ
مین ایک اور قوم بہ تعداد کثیر مینون کی ہے راج جیپور مین قلعہ اور خزانہ
کے محافظ ہونیکے سبب سے مینون کا بہت زور ہے اونکی شاخین کل
ملک مین پہیلی ہوئی ہین البتہ یہہ لوگ ہمت و جوانمردی مین بوندی و میواڑ
کے کہیراڑ کے مینون سے کمتر ہین مگر چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی
غارتگری کی مہمات و تدبیرون مین اون سے فایق ہین شیخاواٹی مین جہان
راجپوت اور قایم خانی بکثرت ہین ایسے لوگون کیواسطے سردار ملنا دشوار
نہین ہے ہر تجارت کے شہر مین مینون کے مخبر رہتے ہین اور روانگی
مال اور نقد وغیرہ کی صحیح اطلاع دیتے ہین ہر مجمع مین راجپوت یا قایم خانی

افسر ہو جاتا ہے اور وقت اور مقام غارتگری مقرر ہو کر وہین سب جمع ہو جاتے
ہین ساہوکار بہی بیہ مخبرون کو نوکر رکہتے ہین اور اونکی حملہ آوری سے آگاہ
ہو کر ارسال مال ہین بحسب ضرورت توقف یا سرعت عمل مین لاتے ہین ساہوکار
اور غارتگرون کے درمیان یہہ کارروائی ہمیشہ رہتی ہے اور اسکے سبب سے زبردست
راجپوت اور قایم خانیون کو مال بحفاظت پہونچانے مین اجرت ملتی ہے مگر
چونکہ ان لوگون کی بہی کثرت ہے جسقدر اونکو ہندوستانی ریاستون مین
ہو کر جانے مین محصول دینا پڑتا اوسکی نسبت اس اجرت مین کفایت رہتی
ہے علی العموم غارتگری صرف اوسی حالتمین ہوتی ہے جب حفاظت مال کا پیشتر
سے بندوبست نہین کیا گیا ہے -

علاقہ کہیتڑی مین شیخاوت اور قایم خانی غارتگر نہین ہین وہان کے مینہ باتفاق
مینہ ہاے علاقہ الور و شاہجہان پور ضلع گوڑگانوہ دور دور جاکر وارداتین
کرتے ہین زیادہ تر اونکی وارداتین اندور و بمبئی و حیدرآباد دکن کی سڑکون
پر ہوتی ہین -

علی العموم جے پور کے ملک کی آمدنی کروڑ روپیہ سالانہ کی سمجھی جاتی ہے مگر خالصہ
مین صرف پنتیس یا اڑتیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا ملک ہے اور باقی جسمین
بعض خوشترین حصص ہین کسیقدر سردارون کے قبضہ مین ہین اور کسیقدر
بصیغہ پن ارتہہ مندر یا برہمنون کو دیا ہوا ہے عطیات کی چار قسمین ہین
اول خراج گذار یعنی عطیات راج جنکے قابض صرف خراج دیتے ہین نوکری
نہین کرتے ہین راجاوت راجپوت کہ خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین ہیو

اسمین داخل ہین-

دوم رؤساے اطاعت گزین جنکے بزرگ فتح کرکے یا استحقاق قبضۂ قدیم مہاراجہ صاحب کی فتح سے پیشتر قابض تہے اون کے ممالک مقبوضۂ راج سے نہین ملے ہین یا جنہون نے اپنی خوشی سے راج کی پناہ لی اونمین علی العموم شیخاوت داخل ہین- ان مین سیکر بقدر چار لاکہہ کہیتڑی بقدر ڈہائی لاکہہ آمدنیارہ ڈیڑہ لاکہہ داخل ہین-

ان دو قسمون کی جایداد بالاجتماع پندرہ لاکہہ کی ہے اور جیساکہ نقشۂ آمدنی سے واضح ہوگا ساڑہے تین لاکہہ روپیہ خراج دیتے ہین-

سیوم جاگیردار جو کچہہ خراج نہین دیتے مگر جاگیر کے عوض نوکری کرتے ہین خود اونکی ہی تحریر سے اونکی آمدنی اٹہائیس لاکہہ روپیہ کی ہے مگر اصل مین زیادہ تبلاتے ہین-

چہارم انعام وپن ارتہہ شہر جیپور کی مشہور عبادت شعاری اور اوقات مختلف مین مندرون کو عطیات کثیر ملنے کے سبب سے ونیز ملکی وجنگی خدمتون کے معاوضہ اور خیرات وغیرہ کے انعام کیوجہہ سے اس قسم مین بہت ملک داخل ہوگیا ہے یہہ عطیات اٹہائیس لاکہہ کے قریب ہین مگر اورون کی نسبت یہہ اندازہ کم معتبر ہے کیونکہ اونکا بصحت حساب ہوا ہے اور انکا اندازہ کرنا دشوار ہے- پس ملک کی کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے- ۱۰۷۰۰۰۰۰

خالصہ	خراج گذار واطاعت گزین	جاگیردار	پن ارتہہ
۳۶۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰

یہ تفصیل کرڑ روپئے سے زیادہ ہے مگر جرمانہ و مال لاوارث مستردہ سبارقان و
جرمانہ و نذرانہ مسند نشینی کی رقمین کہ اسمین داخل ہین ملک کی آمدنی سے علاوہ ہین
جیپور کے انتظام مین نرمی اور سستی کا نقص ہے باشندگان شہر و منتظمان
ملک آسایش پسند ہین اور جس کام مین تکلیف ہو اوس سے متنفر ہین سب
عیش و دل لگی مین مصروف رہتے ہین غبن اور رشوت ستانی کا بازار گرم
ہے کیونکہ موجبات ترغیب بہت ہین اور سزا کا خوف بالکل نہین ہے اظہار
بہت کیواسطے قوت کی کمی نہین ہے مگر سختی یا خود اختیار عمل کرنیکی کسیکو
خواہش نہین ہے اجراے کار مین طوالت بہت ہوتی ہے مگر انسانی عدل
کی خواہش موجود ہے فی الجملہ ہر امر پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ دانشمندی
سے اور انتظام ملک مین جیپور راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے فایق ہے
اب راج جیپور کے علاقہ کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے ۔

کل قصبات و دیہات راج [illegible]
خالصہ کے [illegible] ٹھاکران و معاملت گذاران [illegible] انعام
و بخشش و خیرات [illegible] ہین ۔

جیپور دار الحکومت کہ بجز جنوب کے ہر طرف سے پہاڑون سے
محروس ہے مختصر میدان پر واقع ہے شمال مین شہر سے ملحق کئی سو فیٹ
کی بلندی کا پہاڑ اور اوس پر عالیشان محل ہین جنوب کیطرف اس پہاڑ
کی چڑھائی بہت کھڑی اور ناقابل گذر ہے مگر البتہ شمال کیطرف بتدریج
آمیر قدیم دار الریاست تک پست ہوتا گیا ہے شہر جیپور کا طول مشرق و

مغرب مین دو میل کے قریب ہے اور عرض شمال وجنوب مین تخمیناً ایک میل
ہے اوسکے ہرطرف پختہ شہرپناہ مع بلند برجون اور دروازون کے ہے
مگراس شہرپناہ کا عرض اتنا کم ہے کہ میدانی توپخانہ کیواسطے کافی نہین ہے
اور بلندی بھی کم ہے کہ اس سبب سے ریتہ جو ہمیشہ اوڑتا رہتا ہے اکثر جگہ
پر فصیل سے ملحق کنگورون تک جمع ہوگیا ہے اور اگر کبھی اس فصیل کے گرد
خندق تھی تو اوسکا نشان مٹا دیا ہے فصیل شہرپناہ سے باہر دروازون
کے مقابل مین دیوارین ہین جنکو گھوگھس کہتے ہین اون مین توپون کے
واسطے دمدمے اور بندوقون کے مورچے بنے ہوئے ہین شہر کے سات
دروازے یکسان ساخت کے ہین ہنود کے آباد کئے ہوئے جتنے شہر ہین
اون کے مقابلہ مین جے پور کی قطع نہایت باقاعدہ اور خوبصورت ہے
صدر بازار جو مشرق سے مغرب کیطرف دو میل کے طول مین واقع ہے چالیس
گز عریض ہے اور اسیقدر عرض کے چند بازار شمال وجنوب مین اوس سے
عمود وار متقاطع ہین اور ہر تقاطع کے چوک پر گذری جمع ہوتی ہے ان متقاطع
بازارون کے مقابل مین دوم درجہ کے بازار وکوچے بیس بیس گز کے عریض
باہم اوسیطرح عمود وار تقاطع کرتے ہین اور اسیطرح سیوم درجہ کے نو نو گز
عریض گہر بالکل راست اور قایمہ زاویہ پر ملتے ہوئے ہین ہرایک مقام تقاطع
چوپڑ کے نام سے مشہور ہے اور کل شہر صحیح مربع قطعون مین منقسم ہورہا ہے
بڑے بازارون مین سب دوکانین بشکل پختہ تعمیر کی ہین اور سبکے
آگے سائبان ہین اور اب بازارون کو مختلف رنگون سے رنگین کیا گیا ہے

مہاراجہ صاحب کا محل و باغ مع مکانات متعلقہ وسط کے مربع ہین کہ طول مین
نصف میل ہے واقع ہے محل کا اول مکان کہ ہوا محل نام سے مشہور ہے
بازار کے کنارہ پر سات آٹھہ منزل کی بلندی کا ہے اوسکے جانبین کو بلند
برجین اور اون پہ چھتریان ہین احاطہ کے اندر دو بہت وسیع اور چند چھوٹے
چھوٹے دیوانخانے سنگین ستونون کے ہین اور باغ جسکے گرد بلند مورچہ دار
فصیل ہے نہایت خوبصورت اور رونق کا مقام ہے اوسکی روشون پر
فوارہ اور سرو و شمشاد کے درخت اور پھلوار اور جابجا آرایش کے چبوترے
بکثرت ہین اور اگرچہ فرداً فرداً ہر ایک تختہ چندان خوبصورت و خوش قطع
نہین مگر فی الجملہ کل باغ ازبس عمدہ و دلچسپ ہے۔ جیکومنٹ صاحب نے لکھا
ہے کہ اس وسیع احاطہ کے اندر قریب بارہ محل ہین کہ ہر ایک سے دوسرے
کو تال یا باغ مین ہوکر راستہ آمد رفت کا ہے سب سے عمدہ مکان دیوان
خاص بشکل مستطیل بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور یہی پتھر کل مکانات مین
بکثرت خرچ ہوا ہے بڑے بازار اور کوچون مین بھی مکانات اسی پتھر کے
بہت خوبصورتی سے بنے ہین اور ایسی ہی عمدہ تعمیر و عظمت کے کثیر التعداد
مندرون اور چند مسجدون سے شہر کی رونق و ترقی ہوئی ہے۔
توپخانہ مین توپین ڈھالنے اور سوراخ کرنے کی کلین ہین مگر ہنوز وہان
کوئی توپ تیار نہین ہوئی ہے البتہ بڑی بڑی جسامت کی چند پرانی توپین
ہین کہ اون مین کھائے ہوئے لوہے کی سلاخین اوپر سے مرکب دھات کا
غلاف لگا کر جمائی گئی ہین مگر وے بطور آلہ حرب کسی کام کی نہین ہین۔

مہاراجہ جے سنگھ صاحب کا عظیم الشان مناظرہ گاہ ابتک صحیح وسالم و درست ہے
مگر فی زمانہ یہان کا کوئی پنڈت اوسکا استعمال نہین کرسکتا ہے علاوہ بڑی بڑی
دوایر درجہ نما وارتفاع محرف وسمت الراس وستون وغیرہ کے کہ پختہ مصالحہ سے
تعمیر ہوئے ہین پیتل کے بڑے اور بہت وزنی دایرے لگے ہوئے ہین اگر کوئی
سمجھنے والا ہو تو تحقیقات علم نجوم اور گردش اجسام فلکی کیواسطے نہایت کارآمد ہین
مہاراجہ سوائی جے سنگھ صاحب والی آمیر وڈہونڈار نے اٹھارہوین صدی سنہ
عیسوی کے شروع مین اس شہر کو آباد کرکے اپنے نام سے نامزد کیا تھا اور
اپنی بود و باش اور کل راج کا کارخانہ قدیم شہر آمیر سے یہان کو منتقل کیا تھا کہ
جب سے روز بروز کم ہوکر اب آمیر ویران ہوگیا ہے ۔ ۱۸۵۸ء و ۱۸۶۱ء مین
جے پور کی مفصل مردم شماری ہوئی تھی اوسمین ہر ایک گھر کے مالک کا نام وپیشہ و
تعداد مردمان قبیلہ بہ تفصیل مرد وعورت وملازمان وغیرہ مفصل لکھے گئے ہین فصیل
شہر کے اندر چالیس ہزار گھر شمار مین آسئے مگر اون مین سے ہزار گھر ٹھاکران و
برہمنان کی تفصیل نہین لکھی گئی گرد نواح کے محلہ جات مردم شماری مین داخل
نہ تھے اونکو تخمیناً دس ہزار تصور کیا جاوے تو کل پچاس ہزار گھر ہوتے ہین اور
شہر کے اندر و باہر کل آبادی قریب دو لاکھ آدمیون کی ہے مگر جولائی ۱۸۶۸ء
مین باہتمام منشی رام نراین خانہ شماری ہوئی اوسمین گھر ۱۰۲۷۹۸۶ اور ۱۳۷۹۸۷
آدمی درج ہوئے تھے اس اختلاف کا سبب تحقیق نہین ہوا ہے ۔

اندرون شہر ۲۲۲۵۶ گہر		۱۱۶۵۶۳ کس		بیرون فصیل شہر ۵۳۳ گہر		۲۱۳۲۴ کس	
مرد	عورت	طفل	دختر	مرد	عورت	طفل	دختر
۴۵۳۱۹	۴۴۰۳۱	۱۶۳۹۷	۱۰۸۱۹	۹۴۰۰	۴۵۸۹	۳۰۵۵	۲۲۸۰

شہر کے گرد ہر طرف کہین بلند پہاڑون پر اور کہین زمین کے سطح پر حملہ آور فوج کے مقابلہ کیواسطے قلعات بنے ہوئے ہین اون مین سے اکثر مین توپین اور سب مین جمعیت سپاہ رہتی ہے - جے پور کا عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ ہے -

آمیر جے پور سے چار میل شمال مین پہاڑون کے اندر ایک مختصر تالاب کے کنارہ پر واقع ہے اوسکے مندر و مکانات اور گلیان پہاڑون کے نالون پر کہ تالاب سے ملے ہین متفرق ہین ان گلیون مین کہ بہت پیچدار اور درختان کثیر کے سایہ سے تاریک ہین اب بجز برہنہ خاک آلودہ لٹادہاری بیراگیون کے کہ ویران مکانات اور مندرون مین رہتے ہین کوئی بود و باش نہین کرتا تالاب کے مغربی کنارے اور پہاڑ کے دامن پر آمیر کا عظیم الشان محل اور سلا دیبی کا مندر ہے اوسکی تعمیر بہت مضبوط اور عریض آثارون کی اور اوسکا تعمیر کی ابتدائی تعمیرات سے بہت مشابہ ہے جسکو منٹ صاحب اور ہیبر صاحب دونون نے لکہا ہے کہ ہم نے ایسا دلچسپ خوشنما اور خوبصورت مقام اور کوئی نہین دیکہا ہے پہاڑ کی ڈہال کے اوپر اور اندرونی تاریک مقام مین مگر چار برجون سے

محفوظ زنانہ محل ہے اور اوس سے برتر مگر بذریعہ برجون اور دروازون کے
محل سے ملا ہوا بڑا قلعہ ہے اوسکے ہر طرف دمدمے اور مورچے بنے ہوئے ہین
اور سب سے بلندی پر ایک عمدہ خوشنما مینار ہے زمانہ جنگ وجدل مین بطور قلعہ
مستعمل ہونے کے سوائے یہہ مقام بطور خزانہ اور جیلخانہ راج کے کار آمد ہے
کہتے ہین کہ سلادیبی کے مندر مین ہنود کے زیادہ جاہلانہ اور بیرحم زمانہ مین
ہر روز آدمی مارا جاتا تھا اب بجائے اوسکے بکرا مارا جاتا ہے۔ جیپور کے آباد
ہونے سے پیشتر آمیر دارالریاست تھا اوسکا موقع عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ
۵۹ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۰ دقیقہ ہے۔

رنتھمبور راج جیپور کی جنوبی سرحد پر بوندی کیطرف عرض بلد شمالی
۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر ایک مضبوط قلعہ ہے
کہ ایک پہاڑ پر جسکے ہر طرف عمیق اور پیچدار نالے ہین اور صرف ایک تنگ راستہ
سے اوسکی بلندی پر پہونچ سکتے ہین اور ہر طرف سے بلند کھڑے ہوئے پہاڑون
سے محروس ہے واقع ہے۔

रन्थम्भोर

اوپر جاکے پہاڑ کی بلندی ایسی سیدھی ہو گئی ہے کہ صرف زینون سے اوس پر
چڑھتے ہین اور راستہ مین متواتر چار دروازے آتے ہین پہاڑ کی چوٹی
پر کہ قریب ایک میل طول مین اور اسیقدر عریض ہے بڑے آثار کی سنگین
فصیل بنی ہوئی ہے پہاڑ کی بلندی وپستی کے موافق بلند وپست ہو گئی ہے اور
بنظر استحکام وحفاظت جابجا برجین اور مورچے ہین احاطہ کے اندر حاکم یعنی قلعدار
کی سکونت کیواسطے محل ہے اور ایک مسلمان پیر کا مزار اور مسجد ہے اور قلعہ کی

سپاہ کیواسطے مکانات ہین برساتی چشمون اور تالابون سے کہ قلعہ کے اندر
ہین پانی آتا ہے قلعہ سے مشرق کیطرف بذریعہ تنگ وسنگین زینہ کے ملا ہوا
قصبہ ہے یہہ قلعہ جیساکہ توپون کے ایجاد سے پیشتر ناممکن التسخیر سمجھا جاتا تھا
ویسا ہی زمانہ حال کے سامان جنگ کے مقابلہ مین اسوجہہ سے کہ ہرطرف بلند
پہاڑون کا لگاؤ ہے کچھہ کارآمد نہین ہوسکتا ٹفنتھلر صاحب نے لکھا ہے کہ
اس قلعہ کو رانا ہمیر نامی راجپوت رئیس نے تعمیر کرایا تھا سنہ ۱۲۹۱ع مین دہلی کے
جلال الدین پٹھان بادشاہ نے اوسکا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہوسکا - اور اوسکے
جانشین علاؤالدین کے عہد مین اوسپر بھیم دیو راجہ قابض تھا کہ اوس نے
سنہ ۱۲۹۷ع مین ایک امیر شاہی کو جو اپنے آقا کے غضب سے مفرور ہوکر آیا تھا
اس قلعہ مین پناہ دی تھی سنہ ۱۲۹۹ع مین علاؤالدین کے وزیر نصرت خان نے
اس قلعہ کا محاصرہ کیا مگر قلعہ والون نے کل کے ذریعہ سے ایسا پتھر مارا کہ نصرت خان
مرگیا اور راجہ نے قلعہ سے باہر نکلکر پٹھانون کی فوج کو بہت کشت وخون کے
ساتھہ شکست دی - تھوڑے عرصہ بعد علاؤالدین نے بذات خود آکر لڑائی
پھر شروع کی اور گردنواح کے ایک بلند مقام سے گل اندازی کرکے فصیل کے
او پر تک پشتہ بنالیا اور یکبارگی حملہ کرکے راجہ کو مع اہل قبیلہ اور سپاہ قلعہ کے
قتل کیا اور قابض ہوگیا کچھہ عرصہ بعد غالباً چودہوین صدی کے اخیر مین جب
تیمور لنگ کے حملہ سے ہندوستان مین شورش ہوئی یہہ قلعہ بھی پٹھانون کے
قبضہ سے جاتا رہا اور لکھا ہے کہ سنہ ۱۵۱۶ع مین شاہ مالوہ کے قبضہ مین تھا ۱۵۲۸ع
مین راجہ بکرماجیت راجہ نے شاہنشاہ بابر کو خالی کردیا اور بالعوض اوسکے شاہنشاہ

سے شمس آباد مع ملک متعلقہ لیا ۱۵۵۵ء مین ہمایون نے دہلی کے پٹھان بادشاہ محمد شاہ شور عدلی کو خارج کیا قلعہ دار نے یہہ قلعہ بوندی کے راجہ کو خالی کر دیا اوس نے تہوڑے عرصہ بعد اکبر کو دیدیا اور عوض مین بہت ملک اور عزت حاصل کی انجام کار غالباً ۱۷۶۱ء مین جب احمد شاہ درانی کی حملہ آوری سے سلطنت مغلیہ تباہ ہوئی مہاراجہ صاحب جے پور کے قبضہ مین آیا اب اوسپر مہاراجہ صاحب اور چند ٹہاکران مطیع ریاست کا بشراکت قبضہ ہے اور ہر فریق کے ذمہ کسیقدر فصیل اور دروازون کی حکومت منقسم ہو رہی ہے یہہ قلعہ جے پور سے ۵۰ میل جنوب مین ہے ۔

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۱	بامنواس	۲۶	۳۴	۷۶	۳۷	بڑا قصبہ آگرہ نصیر آباد کی سڑک پر ۱۰۲ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ۞
۲	بگرو	۲۶	۴۹	۷۵	۳۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے ۞
۳	بسوہ	۲۷	۷	۷۶	۴۰	جے پور سے ۵۰ میل شمال مشرق مین بڑا قصبہ ہے اوسکی خام فصیل شہر پناہ ہے ۞
۴	بیراٹھ	۲۷	۲۷	۷۶	۱۴	یہہ بہت قدیم قصبہ جے پور سے ۴۱ میل شمال مشرق مین ہے ۞

वामनवास
बगरू
बसवा
बैराठ

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۵	چاکسو و چاٹسو	۲۶	۳۶	۷۶	۰	یہہ بہی قدیم قصبہ راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ۱۴۲ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ہے ؀
۶	چوموں	۲۷	۱۲	۷۵	۵۰	قدیم قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط شہر پناہ اور اندر پختہ قلعہ اور خوشنما بازار ہے زمین سیراب اور باغات و سرسبزی کی بہت رونق ہے ناتہاوت ٹہاکرون کی یہان بود و باش ہے ٹہاکر کی آمدنی یکلاکہہ بیس ہزار سالانہ ہے ؀
۷	ڈگی	۲۶	۲۴	۷۵	۲۶	راستہ نصیرآباد و گوالیار پر نصیرآباد سے ۴۴ میل مشرق مین بڑا قصبہ ہے یہان کا ٹہاکر کنہگاروت راجپوتون مین سرگروہ ہے ملک سیراب اور زرخیز شہر مین کلیانجی ٹہاکر کا مندر ہے اوسکی پرستش کیواسطے ہندو لوگ دور سے آتے ہین ؀
۸	ملارنہ ڈونگر	۲۶	۱۶	۷۶	۴۱	جے پور سے ۶۶ میل جنوب مشرق مین ہے
۹	دونی	۲۵	۵۳	۷۵	۴۷	بہت آبادان قصبہ اور اوسکے گرد خام شہر پناہ ہے اگرچہ اوسیر توپین نہین

चाकसू
चाटसू
चोमूं
नाथावत
डिग्गी
कलियानजी
मलारनाडूंगर
दूनी

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						ہین گہر سنہ ۱۸۱۶ع مین دولت راو سیندہیہ نے حملہ کیا تب اوسکا خوب مقابلہ ہوا اور ہٹا دیا ۞
۱۰	ڈوڈو	۲۶	۴۰	۷۵	۱۸	اس قصبہ مین سات سو گہر اور سو دکانین ہین آبادی کے گرد سخت کنکرون کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد عمیق خندق اور ریتی ہے ۞
۱۱	دوسہ	۲۶	۵۰	۷۶	۲۹	یہہ وسیع اور آبادان قصبہ ایک پہاڑ کے دامن پہ واقع ہے یہہ پہاڑ اوپر سے چوڑا اور ہموار ہے اوسکا چار میل کا محیط ہے علاوہ اسکے کہ پہاڑ پر بہی ہر طرف سے چڑہنا محال ہے اوسکے کنارہ پر مورچہ دار دیوار بنی ہوئی ہے اور پہاڑ کے ایک سمت مین اوس سے ملحق دو برجیان ہین فی زمانہ یہہ قلعہ بطور حبس کے مستعمل ہے قصبہ کی سنگین شکستہ فصیل ہے اور اوسمین ایک

डूडू

दौसा

	نمبر	نام قصبہ ودیہات	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
							عمدہ مندر اور چند چھوٹے مندر اور ایک مسجد ہین انکے سوائے اور بہی اچھی اچھی عمارتین ہین ؛
गुढा	۱۲	گوڑہ	۲۷	۴۰	۷۶	۲۱	جے پور سے ۳۹ میل شمال مشرق مین بلند کہڑے ہوئے پہاڑ کے نیچے واقع ہے
हिन्डोन	۱۳	ہنڈون	۲۶	۴۱	۷۷	۱۰	راستہ اگرہ و متھرا اگرہ سے ۷۱ میل جنوب مغرب مین ہے سابق مین یہہ بڑا قصبہ تہا مرہٹون کی ظلم و تعدی سے تباہ ہوگیا مگر اب بہی بہت آبادی ہے ؛
जीलो	۱۴	جیلو	۲۷	۵۰	۷۶	۰	ضلع توراواٹی مین بڑا قصبہ ہے جےپور سے ۴۳ میل شمال مین ؛
झिलाय	۱۵	جہلاے	۲۶	۸	۷۶	۱۰	راستہ نصیرآباد و گوالیار نصیرآباد سے ۱۲ میل مشرق مین قصبہ اور قلعہ ہے یہان کے راجاوت سردار مہاراجہ صاحب جےپور کے خاندان مین قریب ترین ہین
लालसोट	۱۶	لال سوٹ	۲۶	۳۲	۷۶	۲۹	جے پور سے ۴۳ میل جنوب مشرق مین
माधोराजपुरा	۱۷	مادہوراجپورہ	۲۶	۳۵	۷۵	۴۲	راستہ دہلی و متھرا ۱۹ میل جنوب مغرب

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						دہلی سے ہے ؂
۱۸	مالپورہ	۲۶	۱۷	۷۵	۲۵	راستہ دہلی و نیمچ پر ۲۱۶ میل جنوب مغرب دہلی سے
۱۹	منوہرپور	۲۷	۱۹	۷۶	۱	راستہ دہلی و منوہر پر دہلی سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین ہے ؂
۲۰	مادہوپورہ عرف نیاشہر	۲۵	۵۵	۷۶	۳۳	۱۷۲ میل جے پور سے جنوب مشرق مین بڑا قصبہ سرحد بوندی پر واقع ہے بروٹن صاحب لکہتے ہین کہ اس نواح مین اُس سے بڑا شہر جے پور کے سوا اور کوئی نہین ہے ؂
۲۱	اونیارہ	۲۵	۵۵	۷۶	۱۰	یہہ قصبہ ریاست اونیارہ کا صدر ہے اوسہین راؤ راجہ کی سکونت کا پختہ قلعہ ہے شہر کے گرد فصیل اور خندق ہے ؂
۲۲	پاٹن	۲۷	۴۷	۷۶	۹	یہہ مقام توراواٹی کی بستی کا صدر ہے جب ۱۸۳۵ء مین بائلو صاحب وہان گئے تہے یہان کا حاکم اور تور راجپوتون کا سرگروہ راو لچہمن سنگہ تہا اُس نے اپنے باپ کو قتل کر کے مسند حاصل کی تہی مگر بعد ارتکاب اس فعل کے اتنا پشیمان ہوا کہ جس محل مین

मालपुरा

मनोहरपुर

माधोपुरा

नयाशहर

उनयारा

पाटन

बायलोसाहब

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مرتکب جرم ہوا تہا وہان کی بود و باش چہوڑ دی اور علیحدہ مکان مین رہنے لگا لوگون کو یقین تہا کہ رئیس مقتول کی روح جس مکان مین حین حیات رہتا تہا رہتی ہے اور اوسکے استعمال کیواسطے فرش و گلاب وغیرہ اشیاء مہیا رکہتے تہے۔ اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور اونکے درمیان کی زمین بہت سیراب ہے یہان کا رئیس راجہ جیپور کا خراج گذار ہے مینون کی آبادی بہت ہے کہ چوری مویشی و غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین اور پیادہ اور تیز رو اونٹون پر سوار ہو کر دور تک واردات کرتے ہین اور پہر بعید از گذر مسکنون مین آکر مال مسروقہ کو تقسیم کرتے ہین ایک دفعہ فوج انگریزی نے اونکو کسیقدر سزا دی تہی کہ بعض نے یہ پیشہ چہوڑ کر کاشتکاری اختیار کر لی ہے قصبہ پانچ

نمبر	نام قصبہ وشہر	عرض البلد شمالی درجہ	عرض البلد شمالی دقیقہ	طول البلد مشرقی درجہ	طول البلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
						پہاڑ کے قالب مین دامن کوہ پر آباد ہے اور پہاڑ پر قلعہ ہے قلعہ اور آبادی کے درمیان وسط بلندی کوہ پر رئیس کا محل ہے دہلی سے سو میل جنوب مغرب مین ہے	
۲۳	رامگڑہ دانتہ	۲۷	۱۵	۷۵	۲۱	۱۴ میل شمال مغرب جے پور سے ہے	रामगढ दान्ता
۲۴	ساموت	۲۷	۱۴	۷۵	۵۴	بڑا قصبہ راستہ دہلی ومئو پر دہلی سے ۱۴۳ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر واقع ہے پہاڑ پر قلعہ ہے اور قصبہ کے گرد فصیل ہے یہان کے ٹھاکر ناتہاوت اور بلقب راول ملقب ہین	सामोत
۲۵	سانگانیر	۲۶	۴۹	۷۵	۵۲	جے پور سے ۹ میل جنوب قصبہ ہے یہان کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے اور عمدہ چھینٹین اور رومال رنگے جاتے ہین	सांगानेर
۲۶	سینتھل گڈہ	۲۷	۵	۷۶	۲۳	راستہ دہلی چھپور پر جے پور سے ۲۶ میل شمال مشرق مین خام فصیل کا قصبہ ہے	सैन्थलगढ
۲۷	شاہ پورہ	۲۷	۲۵	۷۶	۱۲	راستہ دہلی ومئو پر بڑا قصبہ ہے اور اوسکے گرد فصیل ہے دہلی سے ۱۲۵ میل جنوب مغرب	शाहपुरा

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						مین واقع ہے ؛	
۲۸	ٹوڈہ	۲۶	۴	۷۵	۳۹	جے پور سے ۶۳ میل جنوب مغرب مین ہے ؛	टोडा
۲۹	بجرو	۲۶	۲۵	۷۶	۲۷	جے پور سے جنوب مشرق پہاڑ پر قلعہ ہے ؛	वजेरा
۳۰	لامہ کلان	۲۶	۲۰	۷۵	۱۴	راستہ نصیر آباد و گوالیار پر نصیر آباد سے ۲۹ میل مشرق مین شہر پناہ خام ہے ؛	लामा
۳۱	چوتھہ کا برواڑا	۲۶	۳	۷۶	۱۹	ٹونک سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین ؛	चौथका बरवाड़ा
۳۲	ڈانگر تھل	۲۶	۲۳	۷۵	۵۶	جے پور سے ۳۶ میل جنوب مین ٹونک سے ۱۵ میل شمال مین ؛	डांगरथल
۳۳	دریبہ	۲۷	۳۹	۷۵	۵۹	جے پور سے ۵۰ میل شمال مین ؛	दरीबा
۳۴	ایشرودہ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	جے پور سے ۶۰ میل جنوب مین بناس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے بروٹن صاحب لکھتے مین کہ شہر کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد خندق ہے اندر ٹھاکر کا محل اور قلعہ ہے ؛	ईसरोदा झोटन
۳۵	گھاٹہ	۲۶	۳۸	۷۶	۳۵	جے پور سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	घाटा
۳۶	جوبنیر	۲۶	۵۶	۷۵	۲۸	راستہ دہلی و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۶۶ میل شمال مشرق مین ؛	जोबनेर

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد شرقی — درجہ	طول بلد شرقی — دقیقہ	کیفیت	
۳۷	کہیلہ	۲۶	۴۱	۶	۵۵	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر ۱۰۲ میل جنوب مغرب آگرہ سے ہے	खेमला
۳۸	کہرنی	۲۶	۱۲	۷۶	۲۳	راستہ آگرہ و بوندی پر بوندی سے ۷۰ میل شمال مشرق مین ہے	खिरनी
۳۹	خوشحال گڈہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ و مئو پر آگرہ سے ۹۸ میل جنوب مغرب ہے دوہرہ فصیل کا خام قلعہ ہے اوسکے گرد عمیق خندق ہے اور مکانات پختہ و سنگین ہین	खुशालगढ़
۴۰	ککوڑہ	۲۶	۲	۷۶	۴	اونیارہ کے علاقہ مین خوشنما قلعہ اور قصبہ پہاڑ کے جنوب مین واقع ہے کنارہ پر تالاب ہے بوندی سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ہے	ककोड़ा
۴۱	کانوتہ	۲۶	۵۰	۷۶	۳	جےپور سے ۱۱ میل مشرق مین ہے	कानोता
۴۲	کنواڑہ	۳۵	۴۶	۷۵	۵۰	۸۱ میل جنوب مین جےپور سے ہے	कनवाड़ा
۴۳	لمبیہ	۲۷	۱۹	۷۵	۳۳	جےپور سے ۳۵ میل شمال مغرب مین ہے	लम्बया
۴۴	لوائن	۲۶	۴۶	۷۶	۱۶	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر ۱۲۱ میل جنوب مغرب آگرہ سے ہے	लवायन

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۴۵	مادہوپورہ	۲۷	۲۶	۷۵	۴۲	راستہ ہانسی ونصیر آباد پر ۱۰۰ میل نصیر آباد سے شمال مشرق مین ؛	माधोपुरा
۴۶	مادہوپورہ	۲۷	۲۸	۷۵	۳۳	۳۹ میل شمال مغرب جیپور سے ؛	माधोपुरा
۴۷	مادہوپور	۲۵	۵۶	۷۶	۷۴	۷۹ میل جنوب مشرقی جے پور سے ؛	माधोपुर
۴۸	مان پور	۲۶	۵۸	۷۶	۴۴	راستہ اجمیر وآگرہ پر آگرہ سے ۷۸ میل مغرب مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر سولہ فیٹ بلند خام فصیل ہے ۸۰۰ گھر ۴۰۰۰ آدمیونکی آبادی ہے ؛	मानपुर
۴۹	مینہ پاڑہ	۲۶	۲۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ ومئو پر ۱۰۷ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے نہن ندی پر واقع ہے	मेनापाड़ा
۵۰	موہن پورہ	۲۶	۵۲	۷۶	۱۰	راستہ آگرہ اجمیر پر ۱۲۸ میل آگرہ سے مغرب مین ؛	मोहनपुरा
۵۱	موضع آباد	۲۶	۴۰	۷۵	۴۵	راستہ آگرہ واجمیر پر اجمیر سے ۴۸ میل مشرق مین ؛	मौजमाबाद
۵۲	نیچبہ	۲۷	۳۴	۷۴	۵۹	اجمیر سے ۷۸ میل شمال مشرق مین ؛	नीवचू
۵۳	نصیرودہ	۲۶	۰	۷۵	۲۰	۷۱ میل جنوب مغرب جے پور سے ؛	नसीरदा
۵۴	نوائی	۲۶	۲۱	۷۶	۲	جے پور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین	निवाई

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						یہان سنہ ۱۸۰۴ع مین بغرض فتح رامپورہ کے جنرل لیک صاحب کی فوج کا مقام ہوا تہا کہ اوسمین سے کرنل ڈون صاحب کے دستہ نے رامپورہ پر حملہ کیا تہا ۔	
۵۵	پالی	۲۵	۵۰	۷۴	۳۷	جہیل کے کنارہ چپ پر واقع ہے جیپور سے ۸۸ میل جنوب مشرق مین ۔	पाली
۵۶	پہاگی	۲۶	۳۴	۷۵	۳۸	راستہ دہلی و نیمچ پر نیمچ سے ۱۸۰ میل شمال و مشرق مین ۔	फागी
۵۷	پلوده	۲۶	۲۷	۷۶	۵۳	آگرہ و کوٹہ کے راستہ پر آگرہ سے ۹۰ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر ہے ہزار گہر کی آبادی ہے ۔	पिलोदा
۵۸	پیپلاے	۲۶	۳۱	۷۶	۳۵	جےپور سے ۵۵ میل مشرق مین قصبہ کی شہر پناہ اور قلعہ ہے ۔	पिपलाय
۵۹	پچیور	۲۶	۳۰	۷۵	۲۶	راستہ آگرہ و نصیرآباد پر نصیرآباد سے ۴۲ میل شمال مشرق مین ۔	पचेवर
۶۰	پنواڑہ	۲۵	۴۸	۷۵	۳۶	۸۱ میل جنوب مغرب جےپور سے ۔	पनवाड़
۶۱	رحیم گڑھ	۲۷	۳	۷۷	۵۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر آگرہ سے ۲۱۲ میل	रहीमगढ़

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						مغرب مین اس گانو مین دو دہرہ سوریون کی فصیل اور چہہ برجون کا قلعہ ہے ؛	
۶۲	ریوال	۲۶	۴۱	۷۵	۴۵	راستہ دہلی و مئو پر ۱۸ امیل دہلی سے جنوب مغرب مین ؛	रैनवाल
۶۳	روپ گدّہ	۲۷	۲۱	۷۵	۲۲	سجے پور سے ۵۸ میل شمال و مغرب مین	रूपगढ़
۶۴	سکون	۲۶	۴۲	۷۵	۱۱	جے پور سے ۴۹ میل جنوب مغرب مین	सकोन
۶۵	سرساپ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	پہاڑ پر قلعہ ہے آگرہ و نیمچ کے راستہ پر آگرہ سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب ؛	सरसाप
۶۶	ساور	۲۶	۸	۷۶	۹	آبادان گانو اور پہاڑ پر قلعہ ہے راستہ آگرہ و نیمچ پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے	सावर
۶۷	شیر گدّہ	۲۶	۲	۷۶	۳۵	سجے پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق میں	शेरगढ़
۶۸	تہلی	۲۶	۳۵	۷۵	۵۷	سجے پور سے ۲۴ میل جنوب مین ؛	थली
						شیخاواٹی	
۶۹	سیکر	۲۷	۳۶	۲۵	۲۰	ایک ریاست کا صدر ہے لوڈ صاحب نے راؤ راجہ صاحب سیکر کی آمدنی بقدر آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی لکہی ہے	सीकर

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مگر یہہ اندازہ اونکا صحیح نہین ہے رئیس کی آمدنی چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے اور چالیس ہزار روپیہ راج جیپور مین خراج دیتا ہے ۱۸۳۵ع مین انگریزی فوج گئی تب سیکر بلا مقابلہ خالی ہوگیا تہا
۷۰	رامگڑہ	۲۸	۲۹	۷۵	۵	مغربی سرحد شیخاواٹی ملحق بیکانیر پر بہت آبادان اور دولتمند ساہوکارون کی بود و باش کا قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل ہے جے پور سے ۱۰۰ میل شمال مغرب مین ہے
۷۱	فتح پور	۲۷	۵۸	۷۵	۵۸	اس قصبہ کے گرد پست اور نامضبوط سنگین دیوار ہے مگر قلعہ البتہ مضبوط اور بلند فصیلون کا ہے اوسکے گرد خندق اور ریتی ہے راو راجہ لچھمن سنگہ کے زمانہ مین یہہ قصبہ بہت آباد اور پر رونق تہا مگر اوسکے انتقال کے بعد ویران ہوگیا پانی کہاری ہے اور ۹۰ فیٹ عمق سے کہینچا جاتا ہے

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۴۲	لچھمن گڑھ	۲۷	۴۸	۷۵	۱۱	خوبصورت قصبہ شہر جےپور کی وضع پر باقاعدہ آباد ہے بلند پہاڑی پر قلعہ ہے سنہ ۱۸۰۶ء مین راؤ لچھمن سنگہ نے اس قصبہ کو آباد کیا تہا ؛	लछमनगढ़
۴۳	جہونجہنون	۲۸	۵	۷۵	۳۲	خوشنما قصبہ ہے کثرت درختان اور باغون کی بہت رونق ہے خصوص اسوجہ سے کہ گردنواح کا ملک خشک و بےبرگ جنگل ہے یہہ قصبہ شیخاوت ٹہاکران اولاد ٹہاکر ساڈول سنگہ کا مشترک دارالحکومت ہے ہر ایک ٹہاکر کا علیحدہ مکان بنا ہوا ہے یہان مدت تک انگریزی فوج کی چہاونی رہی تہی اور اب راج جیپور کی نظامت ہے	झुंझुनूं
۴۴	کہیتڑی	۲۸	۰	۷۵	۵۳	ایک ریاست کا صدر ہے کہ وہان کے راجہ کے علاقہ کہیتڑی اور پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ لارڈ لیک صاحب کی چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے ؛	खेतड़ी
۴۵	سنگہانہ	۲۸	۶	۷۵	۵۵	الفنسٹن صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ خوشنما	सिंघाना

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	 دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	 دقیقہ	کیفیت
						قصبہ سنگین عمارتون کا دامن کوہ پر جسکا ارتفاع ۶۰۰ فیٹ ہے واقع ہے یہان سے جنوب بغرب مین دو میل فاصلہ پر پہاڑ ہے اوسمین تانبہ کی دہا بکثرت ہے اور دو میل طول مین کانین کہودی جاتی ہین کہنوالون کا پیشہ کہ سب جگہہ دقت طلب ہے یہان بخصوصیت مشکل ہے مفلسی اور بے ہنری کے سبب سے اون کو محنت کا اجر کافی نہین ملتا ہے دہا بہت خفیف یعنی فیصدی دو سے سات مقدار تک نکلتی ہے اور کہنوالی علاوہ چودہ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقررہ کی پیداوار کا چہٹا حصہ کہیڑی کے راجہ کو دیتے ہین کارخانون کے کھنگرون کا کہ سالہا سال سے جمع ہوتے ہین ایک علیحدہ پہاڑ سیکڑون فیٹ طول مین اور تیس ۳۰ سے ساٹھ فیٹ

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت	
						تک بن گیا ہی علحدہ پہاڑیون پر چار برج ہین بنے ہوئے ہین ؛	
۷۶	کوٹ پوتلی	۲۷	۴۳	۷۶	۱۶	یہہ قصبہ دراصل توراواٹی مین ہے مگر کہیتڑی سے متعلق ہونیکی وجہہ سے شیخاواٹی مین سمجہا جاتا ہے کوٹ معنی قلعہ اور اوسکے قریب موضع پوتلی ہے دونفظون سے کوٹ پوتلی مرکب ہوا ہے اونیسوین صدی کے شروع مین یہہ قلعہ بہت مستحکم تہا اور مرہٹے قابض تہے لارڈ لیک صاحب نے اونکو بیدخل کرکے قلعہ مع پرگنہ کے راجہ کہیتڑی کو دیدیا ؛	कोट पुतली
۷۷	بساؤ	۲۸	۱۴	۷۵	۱۱	جہونجہنون سے ۲۲ میل شمال مغرب مین	बसाऊ
۷۸	سورجگڈہ	۲۸	۱۷	۷۵	۴۹	جے پور سے ۹۵ میل شمال مین ؛	सूरजगढ
۷۹	نول گڈہ	۲۷	۵۱	۷۵	۲۶	آباد ان قصبہ اور پختہ فصیل ہے ؛	नवलगढ
۸۰	منڈاوہ	۱۸	۱۱	۷۵	۱۸	جے پور سے ۸۶ میل شمال مغرب مین ؛	मंडावा
۸۱	کہنڈیلہ	۲۷	۳۴	۷۵	۴۰	راجگان کہنڈیلہ راج جیپور مین سالانہ روپیہ خراج دیتے ہین ؛	खंडेला

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
۸۲	بہالوٹ	۲۸	۱۰	۷۶	۶	۸۲ میل جنوب مغرب دہلی سے ۞	भालोट
۸۳	بگڑ	۲۸	۱۳	۷۵	۳۸	جہونجہنون سے ۱۰ میل شمال مشرق ہین	वगड
۸۴	بلہرہ	۲۷	۵۲	۷۵	۱۵	پیشتر بڑا قصبہ تہا جہہ گز بلند پختہ فصیلوں اور پختہ کہوگس کا قلعہ ہے اوسکے گرد تنگ وعمیق خندق ہے غارتگرون کا مسکن ہونے کے سبب سے ۱۲۳۵ھ مین مسمار کیا گیا	बलहरा
۸۵	برائی	۲۷	۵۱	۷۵	۵۱	جہونجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق ہین	वराई
۸۶	بسئی	۲۷	۵۸	۷۶	۱	جہونجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق ہین	वसई
۸۷	گوہانہ	۲۷	۳۹	۷۵	۴۳	راستہ ہانسی ونصیرآباد پر قصبہ ہے ہانسی سے ۱۲۷ میل جنوب ہین ۞	गुहाना
۸۸	گڈہہ	۲۷	۵۰	۷۵	۴۰	جے پور سے ۶۶ میل شمال ومغرب ہین ۞	गुढा
۸۹	لوہسل	۲۷	۲۳	۷۵	۲	اجمیر سے ۷۶ میل شمال مشرق ہین ۞	लोहसल
۹۰	منڈائی	۲۸	۱۳	۷۶	۳	دہلی سے ۸۰ میل جنوب مشرق ہین ۞	मंडाई
۹۱	منڈریلہ	۲۸	۸	۷۵	۳۲	جہونجہنون سے ۱۳ میل شمال ہین ۞	मंडेरेला

حصہ دوم

تاریخ قدیم

کچھواہہ نسل کے راجپوتون کو دعوی ہے کہ ہم راجہ رام چندر والی اجودہیا کے دوسرے
پسر کش کی اولاد مین سے ہین کش یا اوسکے بیٹے پوتون مین سے کسی نے اپنی
موروثی دارالریاست سے نقل وطن کرکے سون ندی کے کنارہ پر رہتاس
کا مشہور قلعہ تعمیر کیا تہا اور چند پشتون کے بعد ایک نامور شخص راجہ نل نے سنہ ۲۹۵ء
مین مغرب کیطرف چلکر نرور مین جسکو قدیم لوگ نشدہ کہتے تہے قلعہ اور سلطنت
بنائی بعض یہہ بہی روایت کرتے ہین کہ نرور پہونچنے سے پیشتر اونہون نے لاہر
واقع کچھواہاگار اور گوالیار بہی آباد کیے تہے مگر اسکی تصدیق اچہی طرح نہین
ہوتی ہے اور زمانہ کے کل راجپوتون کیطرح راجہ نل کی اولاد کے نام بہی پال
پر ختم ہوتے رہے بتیسوین پشت مین سورا سنگہ ہوا اوسکے پسر ڈہولا راے نے موروثی
ریاست سے خروج ہوکر سنہ ۹۶۷ء مین ڈہونڈار کا راج قایم کیا۔

کہتے ہین کہ جب سورا سنگہ رئیس نرور کا انتقال ہوا اوسکے بہائی نے راج چہینکر کمسن
ڈہولا راے کو اوسکے موروثی حق سے محروم کیا اوسکی والدہ مفلسون کا لباس
پہنکر اور لڑکے کو ٹوکرہ مین اپنے سر پر لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی اور قصبہ
کہوگنگ مین جو شہر جے پور کے موقع سے پانچ میل کے اندر تہا اور وہان مینون
کی آبادی تہی پہونچی راستہ کی تکان اور استہا سے لاچار ہوکر اوس نے
ٹوکرہ کو رکہدیا اور جنگلی بیر کہانے لگی یکایک ٹوکری پر نظر پڑی تو دیکہا کہ ایک

कुश
सोन
रोहतास
नल
नरवर
नैषध
लाहर
कछवाहागार
सवरासिंघ
ढोलाराय
ढूंढार
ढोलाराय
खोगंग

سانپ پہن چڑاۓ ہوۓ اوسپر کہڑا ہے خوف زدہ ہوکر شور وغل کرنے لگی
اوسکی آواز سنکر ایک شگونی برہمن آیا اوس نے تشفی کی کہ خوف کی بات نہیں
ہے بلکہ اس مبارک فال پر خوش ہونیکا موقع ہے کہ یہہ لڑکا بہت صاحب نصیب
ہوگا اوس نے جوابدیا کہ اسوقت تو بہوک کے غلبہ سے جان نکلی جاتی ہے آیندہ
دیکہا چاہیئے کیا ہوگا برہمن کو اوسکے افلاس پر رحم آیا اور اوسکو کہوگنگ کا راستہ
بتلایا کہ وہان تیری حاجت رفع ہوجاویگی وہ لڑکا گود اوٹہا کر پہاڑون کے اندر
اوس شہر مین گئی اور مینہ رئیس کی کسی کنیز سے ملکر روٹیون کے عوض مزدوری
کرنیکی التجا کی مینہ کی رانی نے اوسکو کنیزون مین نوکر رکہا ایک روز اوس نے
کہانا پکایا اور مینہ رئیس نے جسکا نام رالنسی تہا کہایا تو اوسکو اپنے معمولی کہانے
سے ایسا خوشگوار معلوم ہوا کہ پکانے والی کو طلب کرکے اوسکی کل سرگذشت دریافت
کی اور جب اوسکو اس آفت زدہ عورت کے خاندان کی عظمت کا حال معلوم ہوا
تو اوسکو اپنی بہن اور ڈہولا راۓ کو بہانجہ قرار دیکر بہت عزت و توقیر سے رکہا جب
یہہ لڑکا چودہ برس کا ہوگیا اوسکو کہوگنگ کا خراج ادا کرنیکے واسطے دہلی کو کہ وہان
تور بادشاہ حکمران تہے بہیجا وہان اوسکو پانچ برس رہنے کا اتفاق ہوا اور یہہ
خیال پیدا ہوا کہ مینہ رئیس کی ریاست کو لینا چاہیئے اس باب مین اوس نے مینون
کی ڈہولی سے مشورہ کیا اوس نے صلاح دی کہ دیوالی کے تہوار پر کل مینے
جمع ہوکر ایک تالاب مین غسل کرتے ہین اوسوقت یہہ عمل کرنا چاہیئے چنانچہ
اوس نے ایسا ہی کیا کہ دہلی سے اپنے ہمقوم راجپوتون کا گروہ ہمراہ لاکر جسوقت
تالاب مین مینے نہاتے تہے اوسکو اونکی نعشون سے بہر دیا اور اونکے ساتہہ

रत्नसी

نمک حرام ڈھولی کو بھی قتل کیا کیونکہ جس نے ایک آقا سے دغا کی اوسپر دوسرا کیونکر اعتبار کر سکتا تھا کھوگنگ پر قبضہ کرکے وہ دوسہ کو گیا وہان بڈگوجر نسل کا راجپوت راجہ تھا اوسکی دختر کو اپنے ازدواج مین لانا چاہا اوس نے کہا کہ یہہ امر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم تم دونون سورج بنسی ہین اور ابتک سو پشت کا تفاوت نہین ہوا ہے مگر جب یقین ہوا کہ بہ تعداد معینہ پشتین گذر گئی ہین شادی کردی اس بڈگوجر راجہ کے اولاد نتھی اسلیئے اوس نے اپنے داماد کو راج کا اختیار دیا اسطرح اضافہ ملک سے زور پاکر سیرہ قوم کے مینون کو جنکا سردار راو نتھو ماچ کا رئیس تھا فتح کرنا چاہا کہ اسپر بھی کامیاب ہوا اور مقام مفتوحہ جدید کو اپنی بود و باش کیواسطے بہتر سمجھکر وہان دار الحکومت بنایا اور اپنے بزرگون کے نام سے ماچ کا نام رامگڈھ رکھا۔

بعد ازان ڈھولا نے مارونی دختر رئیس اجمیر سے شادی کی ایک دفعہ جموا نے دیبی کے مندر سے مع مارونی رانی واپس آتا تھا کہ اثناء راستہ مینون نے بہ تعداد گیارہ ہزار فراہم ہوکر اوسپر حملہ کیا ڈھولا نے اون سے لڑائی کی اور اکثر آدمیون کو مارکر خود بھی مارا گیا اور اوسکے ساتھی بھاگ گئے۔

مارونی رانی حاملہ تھی اوس سے بعد وفات ڈھولا راے کنکل پیدا ہوا اس نے ڈھونڈار کا ملک فتح کیا اور اوسکے بیٹے میدل راؤ نے سوساوت مینون سے شہر آمیر کہ اون کے سردار بھاٹو راؤ کا دار الریاست تھا فتح کیا امبا معنی جگ ماتا کے نام سے آمیر نام مشہور ہوا ہے اور ناندلہ مینون کو مغلوب کرکے گتور گھٹی کا ضلع اپنے ملک مین شامل کیا اور آمیر مین سکونت اختیار کی میدل راؤ کے بعد

दोसा
बड़गूजर
सूरजवंशी
सेरवा
रावनथू
माच
रामगढ़
मारुनि
जमवाय
कन्कुल
मेदलराव
सूसावत
भाटराव
अम्बा
जगमाता
नांदला
गतुर घटी

ہون دیو راجہ ہوا اور مثل اپنے متقدموں کے میئوں سے لڑتا رہا اوسکے
بعد کونتل مسند نشین ہوا اسکی حکومت شہر کے گرد نواح کے کل پہاڑی قوموں
پر پہیل گئی جسوقت وہ بہٹوار کے چوہان رئیس کی دختر سے شادی کرنیکے
واسطے چلنے لگا اوسکی رعایا میئوں نے پہلی خونریزیوں کو یاد کرکے اور ہر طرف
سے جمع ہوکر اوس سے کہا کہ اگر سرحد سے باہر جاتا ہے تو راج کے نقارہ ونشان
کو ہماری حفاظت مین چہوڑ جا اوس نے انکار کیا اسپر لڑائی ہوئی میئوں نے
شکست کہائی اور اوس کی حکومت ڈہونڈار مین اور بہی استقلال پکڑ گئی۔
کونتل کے بعد پچون ہوا اوسکا نام بہادری مین مشہور ہے اور چند شاعر نے
پرتہی راج راسہ مین اوسکی تعریف لکہکر زندہ دوام کر دیا ہے عظمت خاندان
اور پچون کی ذاتی لیاقت سے اوسکی شادی پرتہی راج چوہان شاہنشاہ
دہلی کی ہمشیرہ سے ہوئی پرتہی راج نے ہندوستان کے ایک سو آٹہہ راجاؤن
کو طلب کیا تہا اون مین پچون کو عمدہ مقام پر جگہہ دی اور اپنی فوج کے ایک گروہ
کا افسر مقرر کیا ایک دفعہ پچون نے جس زمانہ مین سرحد کا حاکم تہا شہاب الدین
غوری کو درہ خیبر پر شکست دی اور اوسکا غزنین تک تعاقب کیا اوس نے
چندیلہ راجپوتون سے مہابہ فتح کیا اور وہان کا حاکم مقرر ہوا چونسٹہہ رئیسون نے
پرتہی راج شاہ دہلی کو قنوج کے رانی کے اوڑا لیجاتے مین مدد دی اونمین
پچون بہی تہا مگر اسی معرکہ مین وہ مارا گیا۔
پچون کے بعد مالیسی ریاست آمیر مین اپنے باپ کا جانشین ہوا اوس نے
بہی اکثر نمایان کام کئے اونمین سے ترا ہی کی فتح تہی کہ منڈو کے رئیس پر

हूनदेव
कोन्तल
भदवार
पचून
चंद
पृथीराजरासा
महावा
मालेसी
कचाही

حاصل کی تہی -

مالیسی کے بعد بجل - راج دیو - کیتن - کونتل - جونسی - پانچ راجہ ہوئے اونکے عہد مین کوئی امر قابل تحریر وقوع مین نہ آیا - جونسی کے بعد اودے کرن ہوا اوسکے پسر بالوجی نے باپ کا گہر چہوڑ کر امرتسر کے شہر و ضلع کو حاصل کیا شیخ جی جسکی اولاد مین کل شیخاوت ہین اودے کرن کا پوتا تہا سیکر و کہیتڑی دلسا او وغیرہ کے شیخاوتون کے سواے الور اور راو نیارہ کے نرو کہ بہی اونہی کی اولاد مین شمار کیے جاتے ہین -

बिजल राजदेव कीतुन कोन्तल जुन्सी

बालोजी सम्मतसर शेखजी

درمیان مین نرسنگ - بن بیر - اودہارن - کہندرسین چار راجہ ہوئے جنکے زمانہ مین کوئی واقعہ تحریری ظہور پذیر نہوا -

नृसिंह बनवीर उधारण खंद्रसेन

راجہ پرتہی راج اودے کرن سے پانچوین پشت مین تہا اوسکے سترہ بیٹے ہوئے اونہین سے بارہ جوان ہوئے تب اوس نے ہرایک کو علیحدہ جاگیرین دین کہ وہ جاگیرین بنام بارہ کوٹہری کچہواہون کے نامزد ہین اگرچہ اب کوٹہریان تعداد مین زیادہ ہین بعض علیحدہ جاگیرین پہلے رئیسون کے وقت سے کوٹہری مشہور ہوگئی ہین اور بعض کوٹہریان معدوم ہوگئی ہین خود پرتہی راج کا یہہ حال ہے کہ وہ سندہ ندی کے دہانہ پر دیول کی زیارت کیواسطے گیا تہا اور اوسکو خود اوسکے پسر بہیم نے جسکا جنون کا سا چہرہ تہا مار ڈالا تہا اس والدکشی کا خوب بدلا ہوا اسکرن خلف بہیم نے بہائیون کے اغوا سے بہیم کو مار ڈالا اور بطور تپسیا تیرتہہ جاترا کو چلا گیا پہر اسکرن نرور مین متبنی ہوگیا پرتہی راج کے بعد بہارملی راجہ ہوا آمیر کے رئیسون مین سے یہی شخص اول تہا جس نے مسلمان بادشاہونکی

देवल

भीम

आसकरण

भारमल

اطاعت اختیار کی وہ بابر کا شریک رنج و راحت ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب اور راجہ امیر کا خطاب حاصل کیا الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ ہندوستان کی ۴۳۹ صفحہ مین لکہا ہے کہ بہارمل نے اپنی دختر کو اکبر سے منسوب کیا تہا مگر ٹوڈ صاحب سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی ہے بہگوانداس خلف بہارمل نے سلطنت مین اوس سے زیادہ رسوخ حاصل کیا اوس نے اکبر سے دوستی پیدا کی اور سلیم عرف جہانگیر شہزادہ سے اپنی دختر کی شادی کی کہ اوس سے بد نصیب خسرو پیدا ہوا تہا۔

ایلفنسٹن

بھگوانداس

مان سنگہ کہ بہگوانداس کا بہتیجا اور جانشین تہا اکبر کے دربار اور ہندوستان کی جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا ہے اوس نے بادشاہ کیطرف سے کل اڑیسہ فتح کیا اور اس حسن خدمت کے صلہ وسے مین بنگالہ بہار اور دکن کا حاکم مقرر ہوا اوس نے ملک آسام کو سلطنت کا خراج گذار کیا اور صوبہ کابل ہوکر وہان کا انتظام کیا۔

مانسنگھ

راجہ مانسنگہ کے طریقہ سے ثابت ہوا کہ راجپوت رئیسون کو رفاقت مین رکہکر اکبر نے اپنی سلطنت کو زبردست کرنا چاہا تہا یہ امر خالی از شر و خطر نہ تہا اس اختلاط کیوجہہ سے اونکو کاروبار سلطنت مین ایسا اقتدار ہوگیا تہا کہ اکثر بادشاہ کے منشاء سے خلاف ورزی کرتے تہے خصوص مانسنگہ نے ایسی طاقت حاصل کی تہی کہ عین عروج سلطنت کے زمانہ مین اکبر کو اوسکے مغلوب کرنیکے واسطے بجز ناشایستہ تدبیر مروج ممالک ایشیائی یعنی زہر خورانی کے اور کچہہ نہ سوجہا اور معجون تیار کرائی اوسمین سے کسیقدر مین زہر ملایا مگر مشہور ہے کہ چاہ کن را

جاہ دربش جسوقت معجون تقسیم کی مانسنگہ کو خالص ویاری اور زہر آلودہ کو خود کہاکر مرگیا۔ جس خون نے عالی حوصلہ شخص مثل اکبر کو ایسی نامعقول حرکت پر آمادہ کیا تہا یہہ تہا کہ اکبر کے انتقال پر بمقابلہ سلیم یعنی جہانگیر کے مان سنگہ خسرو خلف جہانگیر اپنے بہانجہ کو تخت نشین کرنا چاہتا تہا چنانچہ اکبر کی حالت نزاع مین مانسنگہ نے اپنی تجویز کا عمل درآمد شروع کیا بادشاہ نے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری پر جانیکا حکم دیا اور خسرو کو قید کردیا راجہ مان سنگہ اگرچہ ایسا زبردست تہا کہ بادشاہ کو اوسکے مقابلہ کی ہمت نہوئی مگر وہ علانیہ بغاوت کرنا مقتضائے مصلحت نہین سمجہتا تہا تعمیل حکم بنگالہ کو چلا گیا مسلمان مورخ لکہتے ہین کہ راجہ مان سنگہ سنہ ۱۶۱۵ء مین بنگالہ مین مرگیا اور راجپوتانہ کے ایک مورخ نے لکہا ہے کہ وہ دو برس بعد خلزیون کے مقابلہ مین میدان جنگ پر مارا گیا تہا۔

مانسنگہ کے بعد اوسکا بیٹا جگت سنگہ اور جگت سنگہ کے بعد مہا سنگہ مسند نشین ہوئے جگت سنگہ کے دوسرے بیٹے بہو جہار سنگہ کو جہلائے ایسر ودہ وغیرہ دیگر مقامات ملے جگت سنگہ اور مہا سنگہ کی کم حوصلگی سے دربار سلطنت مین روسار جودہ پور کا اقتدار زیادہ ہوگیا۔

मानसिंह
जगतसिंह
महासिंह
कुमारसिंह

اب ایک مشہور جنگ آور اور نامور شخص یعنی مرزا راجہ جے سنگہ آمیر کا حکمران ہوا کہتے ہین کہ اسکی مسند نشینی شاہنشاہ جہانگیر نے اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ رائے سنگہ والی بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تہی جسوقت راجہ محل سرا مین بادشاہ کو سلام کرنیکو اسطے گیا اور وہان جودہ بائی بہی موجود تہی بادشاہ نے اوسے جودہ بائی کو سلام کرنیکا حکم دیا کہ اوسی کے ذریعہ سے تمکو مسند حاصل

मिरज़ाराजा
जैसिंघ
जोधबाई
रायसिंह

ہوئی ہے تو اوس نے بلحاظ رشتہ داری راٹھور رگھوایون کے جواب دیا کہ حضور
کے محل سرا کی بیگمات مین سے جس کو آپ فرمادین سلام کرونگا مگر جودہ بائی کو نہین
کر سکتا اسپر جودہ بائی نے خوش طبعی سے ہنسکر کہا کچھہ مضایقہ نہین مین نے تمکو
آمیر کا راج دیدیا۔

جے سنگہ نے سلطنت کی بڑی خیرخواہی کی اور مرزا راجہ کا خطاب اور ششش ہزاری
منصب حاصل کیا اوس نے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کرکے دربار شاہی مین پہونچایا
تہا مگر جب دیکہا کہ میرے قول مین فرق آتا ہے اوس کی مفروری مین بہی
مددگار ہوا۔

सेवाजी

مگر اس خوش عہدی سے زیادہ اوسکی بدنامی دارا شکوہ کے ساتہہ دغا کرنے مین
ہوئی کہ اس سبب سے وہ مایوس ہوگیا اور اوسکا بیٹا سلیمان شکوہ مرگیا۔
جے سنگہ کے تحت حکومت مین بائیس ہزار راجپوت سوار تہے اور بائیس زبردست
سردار اوسکے محکوم تہے اس سے اوسکو کمال غرور تہا اوسکی عادت ہوگئی تہی
کہ اپنے سردارون کو جمع کرکے اور دونون ہاتہون مین دو پیالہ لیکر کہتا کہ ایک
دہلی یعنی عالمگیر ہے اور دوسرا ستارہ یعنی سیواجی پہر ایک کو دست چپ سے پہینکر
کہتا کہ ستارہ تو یہہ جاتا ہے اور دہلی میرے دست راست مین جب چاہونگا اسی
طرح اوسکو بہی توڑ دونگا یہہ خبر اورنگ زیب کے کانون بہی پہونچی اوس نے
اسکے غرور وسرکشی سے رنجیدہ ہوکر اوسکے مارنیکا قصد کیا مدت تک اس کام کا
انجام دینے والا کوئی آدمی نملا آخرکار اوسکے پسر خورد کیرت سنگہ سے یہہ اقرار
کرکے کہ بجاے رام سنگہ پسر کلان کی تجہکو ریاست مین مسندنشین کیاجاویگا انہون

सितारा

कीरतसिंह

रामसिंह

مین زہر دیکر مرواڈالا مگر ایسے نامعقول پدرکش سے خلق اللہ کا رضا مند ہونا محال
تہا رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگہ کو قصبہ کامہ حال علاقہ راج بہرتپور مین بود
باش کرنی پڑی کہ اس گناہ کی پاداش مین اوسکی اولاد برائے دوام استحقاق
مسند نشینی سے محروم ہوگئی ہے رام سنگہ جو مسند نشین ہوا سلطانے منصب چار ہزاری
ملک آسام کی فتح کیواسطے بہیجا گیا اوسکے مرنے پر بشن سنگہ کا منصب سہ ہزاری
رہ گیا اور تہوڑے دنون راجہ رہا ۱۶۹۹ء مین جے سنگہ دوم اورنگ زیب کے
عہد کے چوالیسوین سال مین اور اوسکے انتقال سے چھہ برس پیشتر مسند نشین ہوا
اوس نے دکن مین عمدہ خدمتین کین اور تخت نشینی پر لڑائی ہوئی تب بیدار بخت
خلف اعظم شاہ کا جو اورنگ زیب کی وفات پر بادشاہ ہو گیا تہا رفیق وخیرخواہ رہا
اونکے ساتہہ ہوکر جون ۱۷۰۷ء مین مقام دہولپور لڑائی کی کہ اوسکے انجام مین
وے مارے گئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا اس مقابلہ آرائی کی علت
مین آمیر ضبط ہوئی اوسپر قبضہ کرنے کیواسطے شاہی حاکم متعین ہوا مگر جے سنگہ
اپنے راج مین دست بقبضہ ہوکر داخل ہوا اور بادشاہی سپاہ کو نکالکر اجیت سنگہ
والی مارواڑ سے بنظر حفاظت باہمی اتفاق پیدا کیا۔

اگرچہ اپنے چوالیس برس کے عہد مین جے سنگہ سلطنت کی ہر ایک عزل ونصب و
شورش وفساد مین کہ سلطنت تیموریہ کے زوال پر وقوع مین آئی دست اندازی
کرتا رہا مگر اوسکی سپاہیانہ لیاقت وجوانمردی ایسی نہ تہی جو صدہا سال تک شہرت
وناموری کے باعث ہوتی بلکہ بخلاف اسکے اوسکو ہمت وجنگجوئی کا وہ جوش
نہ تہا جو راجپوت بہادر کیواسطے ضرور ہے البتہ علم انتظام وسیاست مدنی مین

विशनसिंह
जैसिंह
धौलपुर
अजीतसिंह

وہ اپنے زمانہ کا افلاطون تہا اوربا نہیں اوصاف سے اوسکا نام ایسا مشہور
ہوا ہے

कल्पद्रुम
जैसिंघनचयुण

کتاب کلپدرم اور جے سنگہ لوگن اور خود اوسکے مراسلات اسمی روساء ہمزمانہ
سے ثابت ہے کہ راجہ جے سنگہ نہایت مدبر و منتظم و صاحب علم فرمانروا تہا کہ
راجپوتانہ کا کوئی رئیس اوسکا ہمسر نہین ہوسکتا جے پور شہر کو اوسی نے آباد
کیا ہے کہ اوسکے نام سے موسوم ہوکر ریاست کا دارالحکومت ہوا کل ہندوستان
مین صرف یہی ایک شہر باقاعدہ آباد ہوا ہے جسکے بازار اور کوچے راست اور
باہم قایم الزاویہ ہین بدیا دہر نامی ایک شخص متوطن بنگالہ جے سنگہ کے

विद्याधर

دربار مین معزز اور علوم تاریخ و نجوم مین اوسکا مشیر باتدبیر تہا اس شہر کی تجویز
و تعمیر کی تہی اگرچہ راجپوتانہ کے کل رئیس نجوم سے کسیقدر وقوف رکہتے تہے مگر
جے سنگہ نے ایسا کمال حاصل کیا تہا کہ محمد شاہ نے پترہ نجوم کی اصلاح کا کام اوسکو
مفوض کیا اوس نے اپنے ہی آلات کے ذریعہ سے دہلی و جیپور و اوجین و
بنارس و متہرا مین عمدہ مناظر گاہ بنائی اور اون سے ایسے نتایج حاصل ہوئے
کہ بڑے باعلم لوگون کو تعجب ہوا ابتدا مین اوس نے الغ بیگ سمرقندی کے

उलगबेग

آلات کا استعمال کیا تہا مگر اون سے اوسکی کاربراری نہوسکی مختلف مقامات کے
مناظرون سے سات برس مین اوس نے نجومی نقشہ تیار کیا جس زمانہ مین وہ
اس نقشہ کی تیاری مین مصروف تہا پرتگال کے پادری مینوول صاحب سے وہان

पर्तगाल
मैन्युवल
इमैन्युवल

کی ترقی علم نجوم کا حال سنکر اون کے ساتہہ چند ہنرور شخصون کو امینوول بادشاہ
کے دربار مین بہیجا شاہ پرتگال نے زیویر ڈسیلوہ صاحب کو بہیجا کہ اوس نے

औ...डिसील

ڈیلا ہائر صاحب کا نقشہ راجہ جے سنگھ کو دکہایا راجہ نے اوس نقشہ مین نصف درجہ کی غلطی چاند کی گردش مین اور اوس سے کم دیگر سیارون کی حرکت مین ثابت کی اور یہہ بہی کہ اوسکے بموجب گرہن پندرہ پل یعنی چوتہائی گہڑی پہلے یا پیچہے نکلتا ہے اور جسطرح اوس نے ترکی منجم کے آلات کو ناقص سمجہا تہا اسیطرح ان غلطیون کو بہی نقص آلات اور کم قطر کے دائرون سے منسوب کیا اپنے مختلف مقامات کے مناظرون سے اوس نے نقشہ حرکات اجسام فلکی مرتب کیا اور اوسکا زیچ محمد شاہی نام رکہا اوسکے ذریعہ سے ابتک نجوم کے کل حساب اور ترتیب پترہ ہوتی ہے اور اوس نے تحریر اقلیدس و اصول مثلث سطحی و کروی اور ڈون جان نیپیر صاحب کا لوکارثم ترجمہ کرایا تہا اور با اینہمہ وہ نہایت خدا پرست اور ایماندار تہا۔

ڈیلاہایر

नेपियर

علاوہ تعمیر مکانات و تیاری آلات استعمالی علمی کے اوس نے اکثر ممالک مین مسافرون کے آرام کیواسطے اپنا روپیہ خرچ کرکے کاروان سرائے تیار کرائی ہے۔ جب خیال کیا جاتا ہے کہ متواتر جنگ وجدل اور نزاع و مناقشہ درباری مین جے سنگہ نے اپنے پسندیدہ شغل کو نہچوڑا اور اون کے بداخلاق ترغیب و تحریک سے گمراہ نہوا اور جس زمانہ مین سلطنت مغلیہ روز بروز معرض زوال مین آتی جاتی تہی اور مرہٹے زور پکڑتے جاتے تہے وہ نہ صرف اپنے طریقہ پر قایم و مستحکم رہا بلکہ اوس نے آمیر کو کل ریاستون سے برتر و بہتر کردیا تو یقین ہوتا ہے کہ اوسکو کمال دانائی اور بیدار مغزی حاصل تہی باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زایل ہونے کے علامات اوسکو پیشتر سے نظر آگئے تہے اور اوسکے اجزا باقیماندہ سے اپنی ریاست

کو فروغ دینے پر آمادہ تہا تاہم اپنے سرپرست و مربی کے ساتھہ بیوفا نہوا اور جب وہ سازش ہوئی جسمین فرخ سیر کی سلطنت اور جان دونون جاتی رہین وہ منجملہ اون چند رئیسون کے تہا جو اوسکے خیرخواہ رہے اور اگر اوسمین ذرہ بہی نسل تیموریہ کی ہمت وجوانمردی ہوتی تو اوسکا ساتھہ دیتے۔

जयसिंह

جب سیدونکو جنہون نے اپنے آقا فرخ سیر کو قتل کرکے اقتدار حاصل کیا اور اونکو منظور نہوا کہ اپنے دشمنون کو بلا ضرورت ترقی دین جے سنگہ بدنصیب بادشاہ کو اوسکی تقدیر پہ چہوڑکر اپنے موروثی ممالک کو چلاگیا اور وہان مطالعۂ تاریخ ونجوم کے پسندیدہ شغل مین مصروف ہوا تین برس تک وہ امن وامان سے اپنے گہر رہا اور جس نزاع کے اخیر مین سنہ ۱۷۲۱ع مین محمد شاہ نے اپنے قیدیونکو شکست دی اور سید مارے گئے اوسمین مطلق شریک نہوا مگر انجام کار دسمبر ۱۷۲۱ع مین طلب ہوکر ممالک آگرہ ومالوہ مین بادشاہ کیطرف سے نایب مقرر ہوا اور اسی زمانہ مین جب اوسکو کسیقدر فرصت رہی اوس نے وہ نقشہ جات تصنیف کیے ہین جو تاریخ ہندوستان کی اوس جہل وتاریکی کے عہد مین رونق وفروغ کے باعث ہین ہمدران حال وہ اپنے قوم کے فوائد اور اپنی عزت کے حفظ وترقی مین بہی غافل نہ تہا اپنے عہدہ کے رسوخ اور قوت سے اوس نے محصول جزیہ کو منسوخ کرایا اور جاٹون کی روز افزون طاقت کو جو خصوص آمیر کے حق مین مضر تہی پست کیا مگر جب ۱۷۳۲ع مین پہر مالوہ کا حاکم ہوگیا اوس نے دیکہا کہ مرہٹون کی حملہ آوری کو روکنا اور سلطنت کو تباہی سے باز رکہنا عبث ولاحاصل ہے تو اپنی ریاست کے فائدہ وترقی مین کوشش کرنا بعید از انصاف

و واجبیت مقصود تھا یہہ تو تحقیق نہین کہ اوسکے اور باجی راؤ کے درمیان کیا
کیا عہد و پیمان ہوئے مگر یہہ ظاہر ہے کہ جے سنگھ کی سفارش و کوشش سے وہ
۱۷۳۴ع مین صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا اگرچہ مورخ کہتے ہین کہ اسکا باعث صرف
دونون کی ہم مذہبی تہی مگر غالبًا باعث ترغیب اسکے سواے کچھہ اور بہی ہوگا اس
فعل کی نسبت خود اوسی کے ہموطن کہتے ہین کہ جے سنگھ نے دکہنیون کو ہندوستان
کی کنجی سپرد کر دی مگر مرہٹون کے ساتھہ سلوک ہونا اوسکے آقا کے حق مین بہی
مفید پڑا کیونکہ وے اوس ظلم و تعدی سے جو اخیر مین دارالسلطنت تک پہونچ
گیا کچھہ عرصہ تک باز رہے چند سال بعد ۱۷۳۹ع مین نادر شاہ حملہ آور ہوا اور راجپوت
بنظر حفظ فواید خود ایسے معاملہ سے جسمین کسی کی دانشوری کارآمد نہین ہو سکتی
تہی کنارہ کش رہے بادشاہ کی تعظیم و تکریم کرتے رہے مگر ضابطہ حکومت نے ان
بہادر ارکان سلطنت کو مدت سے نجیر اور بے تعلق کر دیا تہا اب راجہ جے سنگھ کے
ایک سو لوگون مین سے ایک جسمین اوسکی وفاداری کا امتحان ہوا بطور نظیر کے
لکہا جاتا ہے اور اوس سے یہہ بہی ثابت ہوگا کہ اخلاق اور ریاست داری
کی خرابیان جنہون نے راجپوتانہ کے شاہی خاندانون کو رنج پہونچایا ہے کم سے
کم نصف کثیر الازدواجی سے پیدا ہوئی ہین مہاراجہ بشن سنگھ کے دو بیٹے تہے
اول جے سنگھ - دوم بجے سنگھ کی ماں نے جان کا خطرہ سمجھکر بجے سنگھ کو اپنے
پیہر کہیچی واڑہ مین بہیجدیا تہا جب وہ جوان ہوا تو دربار مین بہیجا گیا نذر لیے
تحفہ تحایف خصوص زیور و جواہرات کے جو اوسکی ماں نے دیے تہے اوس نے
قمرالدین وزیر سے موافقت پیدا کی اول تو اوس نے صرف پرگنہ بسوہ کہ

पीहर खीन्चीवाड़ा

बसवा

راج جیپور کے بہترین پرگنات مین سے سے لینا چاہا تہا مگر جب ہہ اوسکے بہائی داتا رجے سنگہ نے دینا منظور کیا تو اپنی مان کی تحریک سے اوس نے اور بہی ہوس بہلائی اور ریاست حاصل کرنے کی غرض سے پانچ کروڑ روپیہ اور پانچہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا بادشاہ نے ضمانت مانگی تو وزیر خود ضامن ہوگیا اوسکو آمیر ملنے اور جے سنگہ کے بیدخل ہونے کی سند تیار ہوتی ہہی کہ خان دوران خان نے جو جے سنگہ کا پگڑی بدل بہائی تہا کرپارام وکیل جے پور حاضر باش دربار کو اس حال سے مطلع کیا اوس نے جے سنگہ کو مطلع کیا خط کے پہونچتے ہی جے پور مین شور ہوگیا اور ہر ایک کو جے سنگہ کی بیدخلی صریح نظر آنے لگی کیونکہ قمرالدین با اختیار مطلق تہا جے سنگہ نے خط معتمد ناظر کو حوالہ کیا اوس نے کہا اس معاملہ مین زور کر نہین سکتے دولت سے کاربراری غیر ممکن ہے پس فقط فریب سے کرنا لازم ہے اور دغا کا علاج صرف دغا سے ہی ہوسکتا ہے۔

حسب صلاح ناظر سردارون سے مشورہ کیا موہن سنگہ ناتہاوت رئیس چومون کہ راج کے موروثی سپہ سالار اور آمیر کے پٹیل ہین اور دیپ سنگہ کہومبانی بانس کہوہ زور آور سنگہ شیوبرن پوتہ ہمت سنگہ نروکہ کسل سنگہ جہلاروالہ بہوج راج موضع آباد کا اور فتح سنگہ ماولی کا یہہ سب سردار جمع ہوئے اون سے کہا کہ تم نے مجہکو آمیر کی گدی پر بٹہایا ہے میرے بہائی کو جو بسوہ لینے پر رضامند ہے نواب قمرالدین وزیر بہ زبردستی آمیر دیتا ہے اونہون نے کہا آپ اطمینان رکہین بشرطیکہ آپ اپنے بہائی کو بسوہ دیدین ہم اسکا بندوبست

मोहनसिंह
नाथावत
मासू
पटेल
दीपसिंह
खुम्बानी
वासखोह
जोरावरसिंह
श्योबरणपोता
हिम्मतसिंह
नरूका
कुशालसिंह
[illegible]
भोजराज
भोजाबाद फतहसिंह मावली

کردینگے راجہ نے اوسیوقت لسوہ کا پٹہ لکہوا کر اور سب طرح مرتب کر کے سردارون
کو سپرد کیا اور اپنی طرف سے اونکو مختار کیا - آمیر کے پنچون یعنی سردارون نے
بجے سنگہ کے پاس اپنے وکیل بہیجے اوس نے جواب دیا کہ مجہکو بہائی کا اعتبار
نہین ہے اسپر اونہون نے اپنے اور کچہوالیون کی بارہ کوٹہری کے سیتارامی
یعنی کفالت دی اور کہلا بہیجا کہ اگر جے سنگہ اپنے قول پر ثابت قدم نرہیگا تو ہم
تمہاری طرف ہونگے اور خود تمکو آمیر کی گدی پر بٹہا دینگے -

اوس نے اونکی ثالثی اور لسوہ کا عطیہ منظور کیا مگر جب قمرالدین سے یہ حال
کہا گیا اوسکی تسلی نہوئی آخرالامر اوس نے خاندوران خان اور کرپارام کو متعین
کیا کہ اوسکو لسوہ پر قابض کرا آوین سردارون نے اس غرض سے کہ دونون
بہائیون مین سلوک ہوجاوے بجے سنگہ کو ملاقات پر آمادہ کیا مگر اوس نے
آمیر جانے سے انکار کیا اسواسطے ملاقات کیواسطے جوبون کا مقام مقرر
ہوا اور اخیر مین سانگانیر کہ جے پور سے چہہ میل جنوب مغرب مین ہے قرار پایا
بجے سنگہ نے وہان اپنا ڈیرہ کیا جب جے سنگہ بہائی سے ملاقات کرنے کیواسطے
چلنے لگا ناظر ماجی کیطرف سے پیغام لایا کہ دونون لالجی کی ملاقات اور راضی نامہ
مین بہی اپنی آنکہہ سے دیکہون تو کیا ہرج ہے راجہ نے سردارون سے پوچہا
اونہون نے کہا کچہہ ہرج نہین ہے -

ناظر نے زنانہ سواری کیواسطے جہاڈول اور تین سو رتہہ تیار کئے مگر بجاے
ماجی کے سواری کے جہاڈول مین آدگرسین بہاجی بیٹہا اور ایک ایک رتہہ
مین دو دو مسلح پوشش سوار ہوئے اس دغا سے راجہ اور ناظر کے سواے

सीतारामी

सांगानेर

उग्रसेन
भार्गी

کوئی آگاہ نہ تھا شہر سے سواری روانہ ہوئی راستہ مین جو لوگ ملے اونکو امر رفع نزاع کی خوشی مین فرضی راجی ہمراہی زر کثیر بخشتے چلے گئے۔
ساتھ تھا ہر مین سواری پہونچی دونون بھائی ملاقی ہوے جے سنگہ نے بسوہ کا پٹہ دیکر براہ محبت کہا کہ اگر تمکو امیر لینی ہو تو مین اوسکو چھوڑ دونگا اور بسوہ پر قناعت کرونگا بجے سنگہ نے فرط شفقت سے مغلوب ہوکر جواب دیا کہ میری مراد پوری ہوئی اختتام ملاقات کیوقت ناظر راجی کیطرف سے پیغام لایا کہ اگر سردار علیحدہ ہوجاوین تو مین وہان آکر اپنے بچون کو دیکھون ورنہ وے دونون میرے پاس آجاوین جے سنگہ نے سردارون سے پوچھا کہ جیسا تم کہو ویسا کیا جاوے سردارون نے صلاح دی کہ آپ جاکر راجی سے ملین چنانچہ دونون ہاتھ مین ہاتھ ڈالکر محل کے اندر گئے۔ دروازہ پر پہونچکر جے سنگہ نے اپنی تلوار کمر سے کھولکر ناظر کو سپرد کردی اور کہا کہ یہان اسکی کیا ضرورت ہے بجے سنگہ نے بھی اس نظر سے کہ میری طرف سے اعتبار مین کوتاہی نہو اوسیطرح تلوار کھولکر دیدی ناظر نے دروازہ بند کیا اور اندر قدم رکھتے ہی بجے سنگہ بجاے راجی کے پر محبت آغوش کے ہاتھی کے فولادی پنجہ مین گرفتار ہوگیا اوس نے فوراً ہاتھ پانو باندھکر اور چھپا ڈول مین رکھکر فرضی زنانہ سواری کو روانہ کیا ایک گھنٹہ بعد جے سنگہ کے پاس خبر پہونچی کہ قیدی بحفاظت تمام پہونچکر محل مین قید کردیا گیا ہے تب وہ اپنے سردارون کے پاس آیا اونھون نے دیکھا کہ صرف راجہ مع چند آدمیون کے آتا ہے ایک دوسرے کیطرف تکنے لگے اور پوچھا بجے سنگہ کیا ہوا راجہ نے جواب دیا ہمارے

پیٹ مین ہے ہم دونون بشن سنگہ کے بیٹے ہین اور مین بڑا ہون اگر تمہاری
یہہ خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجھکو مارڈالو اور اوسکو نکال لو مین نے تو
تمہارے واسطے اپنا ایمان کہویا ہے کیونکہ اگر بجے سنگہ حسب ارادہ اپنے
ہمارے اور تمہارے دشمنون کو لے آتا تو تم ضرور مارے جاتے یہہ سنکر سردار
حیرت مین آگئے اور خاموش ہو کر محل سے نکل گئے چہہ ہزار سوار شاہی جو بجے سنگہ
کی حفاظت کیواسطے متعین ہوئے رہتے تہے باہر کہڑے تہے اونہون نے پوچہا کہ
بجے سنگہ کہان ہے جے سنگہ نے جواب دیا تمہین کچہہ کام نہین ہے یا تو چلے جاؤ
ورنہ تمہارے گہوڑے مانگ لیے جاوینگے اونکو بجز اسکے کہ چلے جاوین کچہہ
چارہ نہوا مجبور چلے گئے اور اسطرح بجے سنگہ قید ہوگیا جے سنگہ کے اس گُن
کی نسبت کہ واقع مین اوگن تہا اہل اخلاق خواہ کچہہ کہین اسمین شک نہین کہ
نہایت عقلمندی سے کیا تہا اور اس حالت مین کہ وزیر سلطنت بجے سنگہ کا
حامی تہا اور وہ پس وپیش جے سنگہ کو خارج کرکے بجے سنگہ کو رئیس کرتا ایسے فریب
وچالاکی کیئے بغیر چارہ نہ تہا مثل دارالریاست کے ریاست کی بہی ترقی جے سنگہ
کے ہی عہد مین ہوئی تہی اوس سے پیشتر بجز اوسکے جو رئیس کی ذاتی لیاقت
یا عنایات دربار شاہی سے وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی تہی ریاست کو کچہہ عظمت
وقوت حاصل نہ تہی اور باوجودیکہ راجگان آمیر کا ابر سے لیکر اورنگزیب
کے وقت تک خاندان شاہی سے بہت ربط وضبط رہا بجون کے بعد کہ
اخیر راجپوت بادشاہ دہلی کا ہم عصر تہا اونکے موروثی ملک مین نہایت خفیف
اضافہ ہوا تہا اور جب تک انتقال اورنگزیب کے بعد سلطنت تباہ ہوکر

اطراف سے منقسم ہونی آمیر کی ریاست راج کہلانے کے لایق ہوئے امر انقلاب کے زمانہ مین جے سنگہ کے حاکم آگرہ ہونے سے کہ اوسی صوبہ مین اوسکے ممالک موروثی داخل تہے وہ اختیار حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اوسنے اپنی ریاست مین اضافہ کیا اور استحکام دیا جسطرح سے اوس نے دیوتی اور راجور کی ریاستون کو اپنے ملک مین شامل کیا علی العموم کل راجپوتون اور بخصوص جے سنگہ کے طریقہ کی عمدہ نظیر ہے۔

देवती
राजोर

راجہ جے سنگہ کے مسندنشین ہونے پر آمیر کے راج مین صرف تین پرگنات آمیر دیوسہ اور بسوہ تہے مغربی پرگنات ضبط ہو کر اجمیر کے بادشاہی ضلع مین داخل ہو گئے تہے ٹہاکران شیخاواٹی اپنے مرلی راج سے قوی تر اور خودسر ہو گئے تہے راج کی حدود یہہ تہین جنوب مین چاٹسو کا تہانہ مغرب مین سانبہر کا تہانہ شمال مغرب مین ہستنہ کا تہانہ اور مشرق مین دیوسہ اور بسوہ تہے بارہ کوٹہری بند جاگیردون کے قبضہ مین بہت قلیل ملک تہا اور میواڑ کے زبردست سردارون سے مغلوب ہو رہے تہے چنانچہ پیشوا سلوم کے سردار کو بھی جے پور کے برابر سمجہتا تہا۔

चाटसू
हस्तना

راجور دیوتی کی قلیل ریاست کا بہت قدیم دارالحکومت تہا وہان کے حاکم بڑگوجر نسل کے راجپوت تہے کہ مثل کچہوا ہون کے رام چندر کے دوسرے پسر لو کی اولاد مین سے تہے راجور کے بڑگوجرون نے بادشاہون کی خودداری سے نفرت کر کے زمانہ حال کے راجپوتون مین بہت شہرت حاصل کی تہی اور جس حالت مین کچہوا ہون نے بہ ذلت نظیر پیدا کر کے ترقی و اقتدار حاصل

लव

کیا تہا بڈگوجرون نے حفظ عزت مین ساکہہ کرکے دوامی ناموری حاصل کی
جس زمانہ مین راجہ سوائی جے سنگہ بطور صوبہ کے ملکون کی حکومت کرتا تہا بڈگوجر
اپنے مختصر پالیسی سے سلطنت کی نوکری کرتے تہے اور اوس زمانہ مین انوپ شہر
لب دریاے گنگ مین متعین تہے رئیس نوکری پر تہا اوس زمانہ مین اوس کا
چہوٹا بہائی ریاست کا کام کرتا تہا وہ ایک روز سور کے شکار کیواسطے تیار
ہوا اور کہانا جلد تیار ہونیکی تاکید کی اوسکی بہاوج نے طعنہ دیا کہ ایسی
جلدی کرتا ہے کیا راجہ جے سنگہ پر بہالہ ماریگا اس قول نے اوسپر نہایت
تیز اثر کیا کیونکہ نرورسے آنیکے بعد کچہواہون نے اول بڈگوجرون سے دلوائی
لیا تہا اور نہایت افروختہ ہوکر جواب دیا کہ ٹہاکرجی کی قسم پہلے جے سنگہ کے بہالا
مارونگا جب اکر تمہارے ہاتہہ سے کہانا کہاؤنگا یہہ کہکر اور دس سوار لیکر
راجورسے چلا اور آمیر مین اکر دہولکوٹ کے نیچے ڈیرہ کردیا۔
مدت گذرگئی مگر اوسکا قابو نہ لگا ایک ایک کرکے سب گہوڑے بیچ کہائے اور
ہمراہیون کو رخصت کردیا تاہم جہد کرتا رہا اور بجز بہالہ کے سب ہتیار اور
کپڑے بہی فروخت کردئے آخرکار تیسرے فاقہ مین نصف پگڑی بیچکر کہانا کہایا
اوس روز راجہ جے سنگہ سکہاسن مین سوار ہوکر قلعہ سے موڑ کے راستہ
سے نکلے اوس نے بہالا چلایا کہ سکہاسن مین لگا یکبارگی صدہا تلوارین
اوسکے قتل پر برہنہ ہوئین مگر راجہ نے حکم دیا کہ اسے زندہ گرفتار کرو اور
آمیر کو لیچلو وہان اوس سے پوچہا گیا تو کون ہے تو اوس نے بیباکانہ کہا کہ
مین دیوتی کا راجپوت ہون بہاوج کے طعنہ پر تمہاری ہلاکت کیواسطے بہالا

چلا یا تہا اگر چار روز کے فاقے سے نہوتا تو بہالا ضرور کارگر ہوتا جے سنگھ
نے شاہانہ بردباری سے اوسکو رہا کیا اور گہوڑا اور خلعت دیکر اور پچاس
سوار ساتھہ دیکر راجور کو بہیجدیا جب وہ وہان سے جاکر اپنی بہاوج سے سرگذشت
بیان کی اوس نے کہا غضب کیا زہری سانپ کو زخمی کر دیا
اور راجور کی ریاست کو پانی دیدیا اوسکو معلوم تہا کہ جے سنگھ کو صرف حیلہ
چاہیے سو ہو گیا بڑے بوڑہون کی صلاح سے عورت بچون کو انوپ شہر بہیجا
اور دیوتی اور راجور کے قلعجات مقابلہ کیواسطے تیار ہوئی۔
تیسرے روز جے سنگھ نے سردارون کا جلسہ کرکے دیوتی کے فتح کا بیڑہ رکہا
مگر موہن سنگھ چوہون کے سردار نے صلاح دی کہ اس ارادہ مین بڑا خطرہ
ہے کیونکہ بڑگوجر راجہ کی بادشاہی دربار مین بہت قدر و منزلت ہے اور
اسکے سوا سے وہ اپنی فوج سے نوکری کرتا ہے آمیر کے اول سردار کی اس
رائے نے سب سردارونکو ڈرا دیا اس مہم کے قبول کرنیکی کسیکو ہمت
نہوئی ایک مہینے بعد پہر حملہ دیوتی کی تدبیر پیش ہوئی مگر کوٹہری بند دشمن سے
کسی کی تاب نہ تہی کہ اپنے سرگروہ کے خلاف عمل کرے آخرکار فتح سنگھ بنبیر پوتہ
नमीरपोता
نے کہ بیڑہ سو ٹہاکرونکا افسر تہا بیڑہ اوٹہایا اور اوسکے تحت مین جانیکے
واسطے پانچہزار سوارونکی تیاری کا حکم ہوا یہہ خبر سنکر کہ بڑگوجر گنگور منانے کیواسطے
راجور سے جاتا ہے وہ بہی روانہ ہوا اور قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ فتح سنگھ
بنبیر پوتہ نے سلام کہا ہے اور خود بہی آتا ہے تو جوان بڑگوجر نے کہ لڑائی
سے بالکل بے خبر اور تہوار کی خوشی مین مصروف تہا قاصد کو مروا ڈالا

اور فوج کے پہونچتے ہی مر مار کر خود ہی قتل ہوا راجو کی رانی کہ چوہون کے
کچھوایہ سردار کی ہمشیرہ تھی اونہین ایام مین وضع حمل کرنیوالی تھی وہ فتح سنگ
سے مخاطب ہو کر کہنے لگی بہائی مجھکو میری کوکھہ کا دان دے یعنی جو شے میری
رحم مین ہے اوسکو بخش ۔

هنوز اوس نے جواب ندیا تھا کہ رانی نے یاد کیا کہ یہہ سب فساد میری ہی
بدزبانی سے برپا ہوا ہے ایسی پرشر حیات کو طوالت دینا اور آیندہ کیواسطے
مایۂ نزاع پیدا کرنا عبث ہے یہہ کہکر اوراپنے ہاتھہ سے چھاتی مین خنجر مار کر
مرگئی فتح سنگ مقتول بڈگوجرون کے سرون کو رومال مین تسکا بندسے باندہکر
واپس پہرے جے سنگہ نے اونمین سے اپنے قاتل کا سر روبرو طلب کیا
موہن سنگہ نے جسوقت اپنے رشتہ دار کا سر دیکھا اوسکی آنکہون سے آنسو
ٹپکنے لگے جے سنگہ نے اوسکی صلاح کو جس سے یہہ استقلال ایکا جینے موقوف
رہا تھا یاد کرکے اوس سے کہا کہ جس روز میرے قتل کے اقدام مین بہالا
چلا تھا تمہاری آنکہہ سے ایک بہی آنسو نہ نکلا یہہ کہکر جیسونتی ضبط کیا اور
اوسکو ڈہونڈار سے نکالدیا اوس نے رانا اودے پور کے پاس جاکر پناہ
لی اسطرح جے سنگہ نے دیوتی اور راجور سے بڈگوجرون کو بیدخل کیا
اور اونکے ملک پر قبضہ کیا کل ملک جواب الور کی ریاست مین داخل ہے اونہین
کے قبضہ مین تھا راجور بہت قدیم مقام اور بڈگوجرون کا دارالحکومت ہے
چند بہاٹ نے اوسکا حال بہت لکہا ہے اور پرتھی راج کی لڑائیون مین
بڈگوجرون کا بہت ذکر ہے ۔

جے سنگھ کے عیبون مین سے ایک شرابخواری تھی کہ اوسکے مورخ نے اکثر
مقامات پر اوسکی ہوشیاری اور بیہوشی کی حالتون کا بیان کیا ہے اور
ایک دفعہ نشہ کی حالت مین وکیل بیکانیر اور بخت سنگھ راجہ ناگور کی تحریک سے
ابہی سنگھ والی مارواڑ سے نا اتفاقی پیدا کرکے اور جودہ پور پر فوج کشی
کرکے شکست فاش کہائی۔

تاہم باوصف کئی عیبون کے جے سنگھ کا نام ہمیشہ بڑی شہرت و ناموری
سے یاد رہیگا۔

جے سنگھ کے وقت تک آمیر کا محل کہ مان سنگھ کا تعمیر کرایا ہوا اور جے پور کے
اکثر باشندون کے مکانات سے کمتر ہے راجونکی بود و باش کا مکان تہا۔
مرزا راجہ نے چند مکانات کا اضافہ کیا تہا مگر وہ بہت خفیف تہا سوائی جے سنگھ
نے بود و باش کہوایون کے مکان کو ایسا عمدہ تعمیر کرایا کہ اوسکی بلندی اور
اودے پور کے محلون کی سی شہرت ہو گئی ۱۷۲۸ء مین اوس نے شہر جیپور
کی آبادی شروع کی تہی اوس زمانہ مین راجہ مل مصاحب کرپارام وکیل دہلی
ٹیدہ سنگھ کہوسیانی وکیل اردو یعنی لشکر دکن سب بہت ہوشیار اور مستعد اہلکار
تہے۔ انتظام مصارف شادی کے عمدہ قوانین جنہ بنظر انسداد جرائم دختر کشی
وستی مہاراجہ سوائی جے سنگھ نے کل راجپوتانہ مین جاری کرنے کیواسطے
ترتیب دئے تہے برآمد ہو کر از سر نو جاری کیے جاوین تو مناسب ہے کہ اونمین
دہرم شاستر کے عمدہ قول مضمون توہین و امتناع ان جرائم قبیح کے منتخب کرکے
جمع کیے گئے ہین کہ باشندگان ملک کے دلون پر بجائے صرف حکم سرکار کے

بوجہ تعلق مذہبی زیادہ استحکام و تیزی سے اثر پذیر ہو سکتے ہین مثل دیگر ہنود
کے جے سنگہ کو کچہہ مذہبی تعصب نہ تہا برہمن و مسلمان و جینیون پر اوسکی یکسان
مہربانی تہی بلکہ فضیلت علمی کے سبب سے اوسکو جینیون سے بہت انس تہا اور
اونکی تاریخ و عقائد مذہبی سے واقفیت کامل رکہتا تہا بدیا دہر جو تحققات نجوم
مین اوسکا بڑا امشیر تہا اور جسکی تجویز سے شہر جے پور آباد ہوا ہے جین مذہب
رکہتا تہا کہتے ہین کہ وہ ہیماچار یہ نہر والہ سدہ راج جے سنگہ کے وزیر اور
گوروکے چیلون مین سے تہا۔

हेमाचार्य सिद्धराज

راجہ جے سنگہ کی بیہودگی یہہ تہی کہ باوجودیکہ اوسکو شاستر سے معلوم ہو گیا تہا
جنمیجے پانڈوکے وقت سے جے چند اخیر راجہ قنوج تک جس کسی نے ارادہ
کیا وہی مر گیا اوس نے اسومید جگ کرنا چاہا تہا یہہ گویا فرمانروائی عالم کا
دعویٰ تہا اگرچہ شاید اسوجہہ سے کہ اوسکو دہلی کے دربار مین رسوخ حاصل
تہا دریاے گنگ کے کنارہ پر اوسکا گہوڑا پہرا کرتا کوئی مزاحم نہین ہو سکتا
لیکن اگر جنگل کیطرف چلا جاتا تو راٹہوروں کے طویلہ مین باندہ دیا جاتا یا
اگر چراگاہ لب دریاے چمبل پر چلا جاتا تو باوصف خطرۂ جان اور گدی
کے اوسکو ہاڑا پکڑ لیتے پس اوسکا یہہ ارادہ صریح خام خیالی تہی البتہ جگ
شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا ہے کہ اوسکی چہت اور ستونون پر چاندی
کے پتر سے لگے ہوئے تہے مگر اوسکے فضول خرچ و عیاش نبیرہ جگت سنگہ
نے انکو اوتار لیا اور بجاے اوسکے کچہہ کم قیمت آرائش بہی نکی تاہم یہہ
مکان شہر کی عمدہ عمارتونمین سے ہے۔

जन्मेजय

अश्वमेध यज्ञ

راجہ جے سنگھ کو سلطنت سے سوائی کا خطاب ملا تہا کہ اون کے خاندان میں
ابتک چلا آتا ہے لفظ سوائی کے معنی تو ظاہر ہین اور غرض اس سے یہہ ہے
کہ اہل خطاب اپنے کل ہمعصرون مین سوا یا ہے۔

چوالیس برس حکومت کرکے ۱۷۴۳ء مین سوائی جے سنگھ نے انتقال کیا اوسکے
ساتھہ تین رانیان اور چند کنیزین ستی ہوئین اور علم ہی اوسکے جنازہ کے
ساتھہ ہندوستان سے اوٹھہ گیا۔

اس زمانہ مین اودے پور وجے پور وجودہ پور کی تینون ریاستون کے
درمیان مسلمان بادشاہون کے خلاف اتفاق ہوا تہا جس حالت مین راٹھورون
نے گجرات کو مارواڑ مین داخل کیا کچھوا ہون نے گرد لواح کے ملک کو آمیر
کے راج مین شامل کیا اور شیخاواٹی کے خودسر رئیسون کو مغلوب کرکے اپنا
خراج گذار بنایا اور ہر طرح ریاست کو رونق وترقی دی۔ جب ایشری سنگھ
مسند نشین ہوا ریاست محدود اور وسیع تہے خزانہ مالامال تہا اہلکار رونمین
بہت زیرک وسنجیدہ ودانا آدمی جمع تہے اور فوج آراستہ وزبردست تہی
مگر فتنہ وفساد کی بنا جو باعث خرابی راج اور تباہی رعایا ہوئی پیشتر سے قائم
ہو چکی تہی یعنی راجپوتانہ کی تینون بڑی ریاستون کے درمیان مسلمانون کے
مقابلہ کیواسطے عہد نامہ ہوا تہا اوسمین اس غرض سے کہ بادشاہان اہل اسلام
کے ساتھہ رشتہ داری کرنے سے روسا جے پور وجودہ پور کے خاندان
کی اودے پور سے رشتہ داری متروک ہو گئی تہی از سر نو جاری ہو جاوے
مہاراجہ اودے پور نے جے پور وجودہ پور سے یہہ شرط بہی قرار پائی تہی کہ رئیس اودے پور

کی دختر سے جو لڑکا پیدا ہو باوصف موجودگی پسر کلان کسی اور رانی کے راج کا وارث ہووے راجہ سوائی جے سنگہ نے اس عہدنامہ کے استحکام و عمل درآمد کیواسطے رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی حالانکہ اوسکا بیٹا ایشری سنگہ اس شادی سے پہلے جوان ہو گیا تہا مگر اس شادی کے بعد یا شاید اودے پور والی رانی سے مادہو سنگہ پیدا ہونیکے بعد اوس نے اس تعہد کے خلاف انصاف و مصلحت ہونے سے آگاہ اور اپنے فعل سے پشیمان ہو کر اوسکے نتایج بد کے انسداد کی تدبیر کی یعنی ایشری سنگہ پسر کلان کی شادی دختر رئیس سلومر کے ساتہہ کر دی کہ وہ رئیس راج اودے پور کا زبردست سردار اور وہان کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے اور بہادران حال مادہو سنگہ کو چار پرگنات ٹونک ورامپورہ و پہاگی ومالپورہ دیگر علیحدہ جاگیر مقرر کر دی بلکہ بالعوض پرگنات رامپورہ وبہانپورہ کہ اوسکو راج اودے پور سے ملے تہے بجمعیت ایکہزار سوار اور دو ہزار پیادون کے اوس راج مین بطور جاگیردار نوکری کرنیکی اجازت دی تہی۔

ٹونک
رامپورا
پھاگی
مالپورا
بھانپورا

غرض ایشری سنگہ کے مسند نشین ہونے پر حسب شرایط عہدنامہ مادہو سنگہ دعویدار راج ہوا ایشری سنگہ نے اپنی مدد پر سیندھیہ کو بلایا اور مہارانا اودے پور اپنے نواسہ کا مددگار ہو کر اوسکے ساتہہ بذات خود حملہ آور ہوا راج محل کے مقام پر لڑائی ہوئی مگر اس سبب سے کہ اودے پور کی فوج راؤ سلومر کی محکوم تہی اور وہ بخلاف خواہش اپنے آقا کے بپاس دامادی ایشری سنگہ کا خیرخواہ تہا سیسودیون نے عمدا گریز کیا اور مہارانا صاحب شکست فاش کہا کر

مفرور ہوئے اس فتح سے ایشری سنگہ کا حوصلہ بڑہ گیا اور اوس نے باتفاق سیندہیہ کے کوٹہ و بوندی کے ہاڑون پر جو اوسکے مخالف کے شریک حال تہے حملہ کیا کوٹہ کا محاصرہ ہوا ہاڑون نے کمال تہوری سے مقابلہ کیا کہ اس لڑائی مین آپاجی سیندہیہ کا ایک ہاتہ ٹوٹ گیا اور طرفین کا بہت نقصان ہوا مہارانا نے اپنے سردارون کے خلاف ورزی سے از حد ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر کی فوج نوکر رکہی اور یہہ محالات مقبوضہ مادہوسنگہ اور چونسٹہہ لاکہہ روپیہ نقد دینا کرکے اخراج ایشری سنگہ کیواسطے جے پور پر متعین کی ایشری سنگہ آرام طلب اور ضعیف الطبع تہا ہلکر کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور ہتک آیندہ سے بچنے کیواسطے زہر کہا کر مرگیا اسطرح تہوڑے سے زہر نے مادہوسنگہ کو جے پور کی گدی اور ہلکر کو چونسٹہہ لاکہہ روپیہ اور عمدہ محالات دلوائے اور ہزارون مخلوق خدا کی جانین بچادین -

آپاجی

مادہوسنگہ نے حکمران ہوکر کمال ہوشیاری و لیاقت ظاہر کی اور اگرچہ اپنے تعہدا دائے زر نقد و ممالک سے منحرف نہوا مگر مرہٹون کو اچہی طرح ثابت کر دیا کہ اس راج مین آیندہ کو مداخلت نکرنے پاوینگے اور اگر بہرتپور کے زبردست مہاراجہ سے نااتفاقی ہوکر اوسکے راج مین خلل و ضعف واقع نہوا ہوتا اور اوسکی عمر نے بہی وفا کی ہوتی تو غالب ہے کہ وہ راٹہوردن سے ملکر مرہٹون کو بالکل مغلوب کر لیتا -

بہرت پور مین مادہوسنگہ کے ہمزمانہ مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب تہے اس راج کی روز افزون ترقی سے جے پور کے رئیس اور سردارون کو گونہ حسد تہا مہاراجہ

جواہر سنگھ سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین مع لشکر عظیم جے پور کے علاقہ مین ہو کر بہ نیت اشنان
کیواسطے گئے اور وہان مہاراجہ بجے سنگھ والی مارواڑ سے بہ تبادلہ دستار
رابطۂ اتفاق و اتحاد مستحکم کیا یہہ امر بہ اشتعال کہ ہر سہاے و گور سہاے مشیران
ریاست مہاراجہ مادہو سنگھ والی جے پور کو ناگوار ہوا کہ اونکی صلاح سے اوس نے
ایک خط بامتناع معاودت براستہ واقع ریاست خود بہیجا اور ہمدران حال لشکران
ریاست کو مقابلہ کیواسطے جمع کیا مہاراجہ جواہر سنگھ نے والی جے پور کی اوس
تحریر کو بیوجہہ اور بے معنی تہی لحاظ نکر کے اوسی راستہ سے مراجعت کی
اثنا راہ جے پور کی فوج سدراہ ہوئی اور بمقام ماؤنڈہ دونون افواج مین
سخت مجادلہ و خونریزی وقوع مین آئی مہاراجہ جواہر سنگھ باوصف نقصان
کثیر نامزدان و وفادار کی صحت و سلامتی سے داخل بہرت پور ہوئے مگر راج جے پور
وہان عنقریب کل نامی سرداروں کے مارے جانے سے تباہ و برباد ہوگیا
ماچہڑی یعنی آلور کی علیحدہ ریاست ہونیکا باعث بہی یہی لڑائی تہی راو پرتاب سنگھ
نرو کہ واسطے ماچہڑی کو مادہو سنگھ نے کسی قصور پر ناراض ہو کر علیحدہ کر دیا
تہا اوس نے جاکر بہرت پور مین مہاراجہ جواہر سنگھ کے پاس پناہ لی اور وہان
سے اوسکی جاگیر مقرر ہوگئی پرتاب سنگھ کے خانگی دیوان اور وکیل خوشحالی رام
اور نند رام تہے کہ اوسکی طرف سے دربار مین حاضر رہا کرتے تہے اوسکے
مخرج ہونے پر وے بہی اوسکے ساتہہ بہرت پور مین آکر پناہ پذیر ہوئے
جب مہاراجہ جواہر سنگھ کا ارادہ علاقہ جے پور مین ہو کر پشکر جانیکا ہوا پرتاب سنگھ
باوصف اس پناہ دہی اور مہمان نوازی کے پاتو بغرض حصول رضامندی

मावड़ा

माचहड़ी
अलवर

اپنے آقا رکے یا صرف اپنی قوم کی حمایت اور طرفداری کے جوش سے بہرتپور چھوڑکر آمیر کو چلا گیا اور بشمول دیگر کچھوایون کے بہرتپور والون سے بر سر مقابلہ ہوا اس خیر خواہی کے عوض مین مادہوسنگہ نے اوسکا قصور معاف کر دیا اور ماچہڑی کی جاگیر بدستور دیگر سورد عنایت کیا۔

اس لڑائی سے چار روز بعد سترہ برس راج کرکے مادہوسنگہ نے بعارضہ سہال انتقال کیا اگر وہ زندہ رہتا تو یقین ہے جو نقصان اوسکی مسندنشینی اور بہرتپور کی لڑائی سے اس راج کو ہوا تہا اوسکا خاطرخواہ تلافی کرتا مگر اوسکے جانشین پرتہسینگہ کی نابالغی اور اوسکے لابدی نتایج سے کچھوایون کی طاقت اور جےپور کی رونق و بہبودی مین زوال آگیا مادہوسنگہ نے چند شہر آباد کئے تہے منجملہ اون کے مادہوپورہ جو اوسی کے نام سے مشہور ہے اور پہاڑون کے قلب مین مضبوط مقام پر قلعہ رنتہمبور کے قریب واقع ہے بڑی تجارت گاہ اور وسعت مین شہر جےپور سے دوم درجہ پر ہے۔

مادہوسنگہ کے بعد پرتہی سنگہ دوم راجہ ہوا وہ صغیرسن تہا اسواسطے اوسکے چہوٹے بہائی پرتاب سنگہ کی والدہ منتظم و محافظ ہوئی یہہ چونڈاوتنی رانی بہت اولی العزم اور بلندہمت تہی مگر اوسکی فیروز نامی فیلبان پر بہت مہربانی تہی اوسکو پنچایت سرداران راج مین مقرر کیا اس سبب سے سرداران راج ناراض ہوکر اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے رانی نے بلا امداد سرداران اجراء کار ریاست کرنا چاہا اور اس غرض سے امباجی نامی پردیسی کے تحت مین فوج نوکر رکہکر اوسکی معرفت ملک کی جمع وصول کی اس زمانہ مین آڑہت رام دیوان اور خوشحالی رام

वृंदावतन

अम्बाजी

بوہرہ مصاحب تھے اگرچہ یہہ دونون شخص بہت ہوشیار تھے مگر فیلبان رانی صاحبہ
کے مزاج پر ایسا حاوی تھا کہ اوسکے روبرو کسی کی پیش نہین جاتی تھی تو برس سکے
عرصہ مین بہت ابتری رہی کہ آخرکار پرتھی سنگہ گھوڑے سے گرکر مرگیا اوسکے
انتقال پر یہہ بھی شبہ ہوا کہ رانی نے اپنے بیٹے پرتاب سنگہ کیواسطے گدی خالی
کرانے کی غرض سے اوسے زہر دلواکر مارا ہے اوس روز کے غم آلودہ واقعات
رانی کی نیکنامی کے باعث نہین ہین اسوجہہ سے کہ پرتھی سنگہ کی وفات مین
اوسکی خاص غرض تھی باوصف پٹ رانی ہونیکے اوسکا مختار ریاست ہونا انصاف
ومصلحت کے خلاف تھا پرتھی سنگہ کی باوجودیکہ ہنوز سن تمیز کو نہین پہونچا
تھا اور راجی چونداوتنی جی کے پاس رہا کرتا تھا دو شادیان ہوگئین تہین ایک
بیکانیر مین دوسری کشنگڈہ مین کشنگڈہ والی رانی سے ہان سنگہ لڑکا پیدا
ہوگیا تھا اوسکو بخوف ہلاکت اول کشنگڈہ لے گئے اور جب وہان بھی صورت
امن کی نظر نہ آئی تو گوالیار کے لشکر مین بھیجا گیا کہ مہاراجہ سیندھیہ کے ہان سے
پنشن پایا کیا دو تین مرتبہ اوسکی مسندنشینی کا موقع ہوا ایک دفعہ تو صاحب ریذیڈنٹ
گوالیار نے بذریعہ مراسلہ ۲ مارچ ۱۸۱۲ء گورنمنٹ مین سفارش کی تھی دوسری
دفعہ جب ۱۸۱۱ء مین سرداران جےپور جگت سنگہ کی بدوضعی سے ناراض ہوگئے
اور تیسری دفعہ ۱۸۲۰ء مین جگت سنگہ کے انتقال پر اخیر موقع تو واقع مین اوسکی
مسندنشینی کے واسطے مناسب تھا اور اوس زمانہ مین سرکار انگریزی حاکم ہوگئی
تھی مگر اوسکا حال یا تو کسی نے مفصل ظاہر نہین کیا یا سمجھ مین نہ آیا پرتھی سنگہ
کے انتقال پر رانی چونداوت جی نے پرتاب سنگہ کو فوراً مسندنشین کردیا اور

خوشحالی رام خطاب راجہ سے ملقب ہوکر مصاحب ہوا اوس نے اپنے
مخالف فیروز فیلبان کو کمزور کرنا چاہا اور اس غرض سے جو تدبیرین کین اون
سے اوسکے آقا ء سابق یعنی راؤ ماچہڑی کو خود اختیاری حاصل ہوئی پرتاپ سنگہ
کی مسند نشینی پر وہ جے پور سے اپنے وطن کو چلا گیا تہا خوشحالی رام نے
فیروز کی بربادی کیواسطے ریاست مین ہرطرح بدنظمی پیدا کی یہانتک کہ
زمیندارون کو ادا ے مالگذاری راج سے خفیہ منع کردیا لیکن اگر وہ
بقیہ طاقت سلطنت مغلیہ کو حصول مدعا مین حاصل و مستعمل نکرتا تو شاید یہہ
خفیف تدبیرین کارگر نہوتین اونہین ایام مین افواج شاہی کا سپہ سالار
نجف خان مرہٹون کی مدد سے بہرتپور والون کو آگرہ سے بیدخل کرنے کیواسطے
آیا تہا اور اوس نے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ کے بہرتپور پر بہی حملہ
کیا رئیس ماچہڑی شاہی فوج کی قریب الزوال طاقت سے متوقع حصول مراد
خود ہوکر مع اپنی فوج کے نجف خان کے شامل ہوگیا اس ضرورت کیوقت
شامل ہونے اور بہرتپور کے فتح ہوجانے سے اوسکو بادشاہی سے راؤ
راجہ کا خطاب اور ماچہڑی کی سند بلا تعارف جے پور حاصل ہوئی خوشحالی رام
جس نے یہہ طریقہ بتلایا تہا اپنے قدیم آقا کی کامیابی سے فیلبان کی بیخ کنی کا
خواہان ہوا جس خیرخواہی سے اوس نے راؤ ماچہڑی کو رہنمائی کی تہی اوسی
سے مع افواج آمیر شاہی لشکر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا رانی صاحبہ نے خوشحالی رام
کی اس تجویز کو پسند کیا مگر بجاے اوسکے فیلبان کو بہیجکر اوسکی اور بہی ترقی
کرنی چاہی اسیطرح فیروز نے سپہ سالار فوج آمیر ہوکر افسر فوج شاہی کے

لشکر مین راو راجہ ماچہڑی سے ساوی درجہ کی ملاقات کی اوس سنے دلین
حسد مگر بظاہر دوستی کرکے اوسے زہر دیکر مار دیا باتفاق بوہرہ خوشحالی رام
کار و بار راج مین با اختیار ہوگیا اوسی اثنا مین باجی کا بہی انتقال ہوگیا اور
راجہ پرتاب سنگہ ایسا ہوشیار نہین ہوا تہا کہ بلا اعانت انتظام راج کرسکتا اور
راجہ اور بوہرہ دونون حریص تہے اونمین بہت جلد نا اتفاقی پیدا ہوگئی خوشحالی رام
نے فوج شاہی کا ایک دستہ بہ افسری ہمدان خان طلب کیا اس پر وہ نزاع و
فساد پیدا ہوئی جسکے سبب سے مرہٹون کی مداخلت ہوئی ایک روز بادشاہی
فوج کو خارج کرنے کیواسطے تعہد ہوتا تہا دوسرے روز فسخ ہوجاتا تہا جب تک پرتاب سنگہ
سن تمیز کو پہونچا یہی حال جاری رہا اوس نے ہوشیار ہوتے ہی اس قید سے
رہا ہونے مین جہد کیا اور وہ اتفاق پیدا کیا جسکے انجام مین تونگا کی فتح حاصل
ہوئی اور جس سے کچہہ عرصہ کیواسطے کل دشمن یعنی بادشاہی اور مرہٹہ پس پا کئے
گئے سنہ ۱۷۸۷ء مین اوس نے مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑ کے پاس وکیل بہیجکر
مرہٹون کو نکالنے مین مدد چاہی اوس نے جے پور کی کل شکایتون کو سہو کرکے
اپنی بہترین فوج بہ تحت سردار ریاہ کہ نہایت وفادار تہا ستعین کی اور پرتاب سنگہ
خود اس قوم کے ساتہہ چڑہا بمقام تونگہ کہ لال سوٹ کے قریب ہے اونکا مرہٹون
سے مقابلہ ہوا راٹہوز و کچہوایون کی متفق فوج مین اسمعیل بیگ و ہمدانی افسران
فوج شاہی بہی مع اپنے دستون کے شامل ہوئی ریاہ کے راٹہور نے کمال
بہادری سے حملہ کیا اور سیندہیہ کی فوج کو جسمین ڈیبائنی صاحب کی قواعد دان
پلٹن بہی تہی شکست فاش دی سیندہیہ میدان جنگ سے بہاگ کر متہرا کو

جنرل کومری
डिवायनी

گیا اور کئی سال تک اس شکست کے نقصان کی تلافی نہ کر سکا راجپوتون کو فتح کامل حاصل ہوئی راٹھوروں نے دیا بہائی کو بہیجکر اجمیر پر قبضہ کر لیا اور عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کر دیا جنرل کومٹی ڈبائنی صاحب کو اس شکست سے بڑی غیرت آئی اوس نے باماد جانز دی سینیہ کے ایسی قواعد دان فوج تیار کی کہ اوسوقت تک کبہی دیکھنے مین نہ آئی تہی اور راجپوتانہ کو روانہ ہوئی راٹھوروں نے اپنے علاقہ تک پہونچنے اور حملہ کرنیکا انتظار نکرکے اور بمقام پاٹن واقع تورا وائی کہ جے پور سے شمال مین ہے کچھوایون کے شامل ہوکر مرہٹون کی فوج محکوم افسران فرانس کا مقابلہ کیا اگر دونون ریاستون کی فوج اوسی اتفاق و اتحاد کے ساتہہ مقابلہ کرتی جیسا تونگہ کی لڑائی

पाटन

مین رہا تہا تو ممکن نہ تہا کہ مرہٹے بآسانی فتح پاتے مگر ایک خفیف بات پر باہم نزاع ہوگیا یعنی راٹھوروں کے بہاٹ نے ایک کبت اس مضمون کا تصنیف کیا کہ آمیر کو مفتوح ہونے سے راٹھوروں نے بچایا ہے اسکا کچھوایون کو رنج ہوا اونہون نے اپنے ملک مین مداخلت نکرنے کی شرط پر مرہٹون سے خفیہ اقرار کر لیا کہ ہم لڑائی سے علیحدہ رہینگے اپنی عادت معہودہ کے موافق راٹھوروں نے ڈیبائنی کی توپون کی مہریون تک حملہ کیا اور جو مقابل مین آیا اوسکو تہ تیغ کیا مگر بغیر رد کے گراب گولونکی بوچہار سے ہزارون طعمۂ اجل ہوکر مجبور میدان جنگ سے بہاگے اور اونکو معلوم ہوا کہ اپنی اور پرائی زمین پر لڑنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہے عندالفرار راستہ مین عورتون نے انہی گہوڑے چہین لئے جے پور کے بہاٹون نے جواب مین اس مضمون کا کبت تصنیف کیا کہ پاٹن کے میدان مین راٹھور

گہوڑا جوڑا پگڑی موچہین اور تلوار چہوڑکر بہاگ گئے اسکے بعد راٹہوڑون نے مقام میڑتہ پر بہی لڑائی کی مگر کامیاب نہوے ان دونون لڑائیون کے بعد مرہٹون نے جودہ پور سے ساٹہہ لاکہہ روپیہ لیا اور جسقدر روپیہ میسر نہ آیا اوسکے عوض مین مال واسباب فروخت کرایا اور آدمی اول مین رکہے ۔

پرتاپ سنگہ کے پچیس برس کے عہد مین اس ریاست پر بڑی آفتین آئین وہ بہادر اور صاحب تمیز رئیس تہا مگر اندرونی نزاع اور اطراف کے غارتگر دشمنون کے مقابلہ مین نہ اوسکی بہادری کام آسکتی تہی اور نہ دانائی ریاست ماچہڑی کے علیحدہ ہو لے سے جے پور پر سخت صدمہ پہونچا اور غارتگر دنکو متواتر روپیہ دیا گیا اس سے خزانہ خالی ہو گیا مگر جے پور کے خزانہ مین اس کثرت سے روپیہ تہا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے حصول ریاست کے واسطے زر کثیر برباد کیا اور ایام نابالغی پرتہی سنگہ و پرتاپ سنگہ مین مصارف عظیم ہوتے رہے ۱۷۸۹ع مین تونگہ کی فتح پر پرتاپ سنگہ نے صرف خیرات مین چوبیس لاکہہ روپیہ تقسیم کیا ۔

۱۷۹۱ع مین پاٹن کی لڑائی اور راٹہوڑون سے اتحاد فسخ ہونیکے بعد تکاجی ہلکر نے جیپور پر حملہ کیا اور خراج سالانہ جو بعد ازان امیرخان کو اور پہر سرکار انگریزی کو منتقل ہوا مقرر کیا وقت انتقال پرتاپ سنگہ یعنی ۱۸۰۳ع سے سیندہیہ کی فوجین بہ تحت ڈوبائنی صاحب و پیرن صاحب و دیگر غارتگرون کے لشکر اس ملک کو متواتر تباہ کرتے رہے اور اکثر ادقات مال مغرورہ کی تقسیم پر آپسمین فساد کرتے رہے سمت ۱۸۰۱ مین جگت سنگہ مسند نشین ہوا اور سترہ برس حکمران رہا وہ اپنی قوم اور زمانہ مین سب سے زیادہ عیاش اور بدچلن رئیس ہوا ہے اگر اوسکے

عہد کے واقعات لکہنے کے قابل ہوتے تو اوسکی تاریخ کی ایک علیحدہ جلد ہوتی مگر
وہ ایسے لغو اور فحش ہین کہ اونکے لکہنے مین اپنے وقت کا ضایع کرنا اور ناظرین
کے دلون مین مطالعہ کتاب سے نفرت پیدا کرنا ہے مگر مختصر یہہ ہے کہ اوسکے
عہد مین غیر ریاستون کی حملہ آوری شہرون کا محاصرہ غارتگرون کے تاخت و
تاراج ملک کی خرابی رعایا کی تباہی متواتر جاری رہین رس کپور نامی ایک رنڈی
کسبی نے وہ فروغ پایا کہ اوسکے مقابلہ مین عمدہ خاندان کی جودہی رجپوتنی راٹہور
و بہٹیانی رانیان گرد ہوگئین اور پہر یہانتک عنایتین ہوئین کہ اوسکو راج کے
نصف ممالک کی رانی کردی اور راج کا کل سامان بلکہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ کا
کتب خانہ تک نصف اوسکو تقسیم کردیا جے مندر کا خزانہ جسکی حفاظت مین کالی کوہ
کے مینے دل وجان تصدق کرتے تہے مفت فضول خرچی مین تلف کردیا
تجارت مین خلل واقع ہوا زراعت بہادر موقوف ہوگئی کسی روز روڑا رام خیاط مختار ہوا دوسرے روز
کوئی نقال ہوا تیسرے روز برہمن مقرر ہوا غرض ہر ایک باری باری سے تا ہر گذرہ سکے خیالات
مین پہنچا جاتا تہا رس کپور کے نام سے سکہ جاری ہوا راجہ کے ساتہہ ہاتہی
پر سوار ہوکر نکلتی تہی سردارون کو حکم تہا کہ مثل رانیون کے اوسکا ادب
اور تعظیم کرین اگرچہ بعض شیو نراین برہمن کہ مصاحب تہا اوسکو بائی جی یعنی
دختر کہکر بولتا تہا مگر چاند سنگہ سردار دونی نے ہر جلسہ مین جسمین وہ کسبی
موجود ہوتی شریک ہونے سے انکار کیا اس علت مین اوسپر دو لاکہہ روپیہ
کہ اوسکی چار سال کی آمدنی تہی جرمانہ ہوا سرداران ریاست راجہ اور
اوسکی حکومت سے ایسے تنگ ہوگئے تہے کہ ایک دفعہ اوسکو گدی سے اوتارنیکے

रसकपूर
कालीखोह
रोड़ाराम
दूनी

تجویز کی اور اگر رسکپور کو ناہر گڈہ مین قید نہ کر دیا جاتا تو یقین ہے اس تجویز نाहरगढ़
پر ضرور عمل کرتے آخرکار بتاریخ ۲۱ - دسمبر ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ نے اپنی منحوس
حیات کو اختتام کو پہونچایا اوسکی وفات پر کیسیکو افسوس نہوا بلکہ کل راجپوتون نے
بالاتفاق کہا کہ آج بیکنٹہہ کا دروازہ کہلا راجہ جگت سنگہ لاولد تہا مسند نشینی کے बैकुंठ
واسطے کسیکا گود لینا ضرور ہوا اور ریکجدیون مین کوئی ایسا نہ تہا جو بلا اعتراض
راجہ ہوسکے اسواسطے لوگون نے موہن سنگہ مخرج رئیس نرور کو کہ سینہ نरवर
نے نکالدیا تہا راجہ کرنا چاہا اس تجویز کے بانی مبانی موہن ناظر خواجہ سرا اور
میگہہ سنگہ کہنگاروت ٹہاکر ڈگی کے تہے مگر سرداران ریاست اور رانیونکو खंगारोत डिग्गी
منظور نہوا کیونکہ موہن سنگہ اسکرن خلف بہیم کی اولاد مین سے کہ منجملہ کچہوایون
کے ہے دور کا رشتہ دار تہا اوسکی مسند نشینی خلاف رواج راج اور باعث
حق تلفی رئیس جہلا اور دیگر قریب تر ریکجدیون کے تہی چنانچہ سردارون نے موہن سنگہ
کو خارج کرنے کیواسطے فوج کشی کی مگر اوسیوقت بہٹیانی جی نامی ایک رانی نے
آٹہہ مہینے کی حاملہ ہونا ظاہر کیا بڑے گہرون کی رانی اور ٹہکرانیون نے جمع
ہوکر حمل کی تصدیق کی اور ۲۵ - اپریل ۱۸۱۹ء کو مدت معینہ گذرکر لڑکا پیدا
ہوا وہ راجہ ہوا اور نرور والہ مفقود الخبر ہوگیا اس راجہ کا نام جے سنگہ سیوم
تہا اوس نے بہی ساڑہے سترہ برس کی عمر مین ایک لڑکا مہاراجہ سوائی رام سنگہ
صاحب رئیس حال بعمر ۱۷ ماہ چہوڑکر ۱۸۳۵ء مین انتقال کیا مہاراجہ کی اب تک
کوئی اولاد نہین ہوئی ہے اور نہ اونہون نے کسیکو متبنیٰ لیا ہے ـــ
اب راج جے پور کی مسند نشینی کا استحقاق راجاوت نسل مین ہے اگرچہ رئیس حال

قریب تر کوئی نہین ہے مگر راجاوتون کا خاندان بڑا ہے اور پسند کرنے کیواسطے اشخاص بکثرت موجود ہین اگرچہ راجاوت کا لقب پرتھی راج کے خلف کلان کی اولاد کو مخصوص ہے اور چھوٹے بیٹون کی اولاد کو چھڑی دار ہے مگر بعض اوقات یہہ سب راجاوت کہلاتے ہین راجپوتون مین یہہ رواج ہے کہ اگر چھوٹا لڑکا ایکدفعہ بجائے بڑے کے قابض ریاست ہو جاوے تو گو ہمیشہ ایسا نہو مگر عمداً بڑے کی اولاد ہمیشہ کو اوس سے محروم ہو جاتی ہے اور بڑی اولاد کو عمداً چھوٹا متبنی نہین لے سکتا ہے ہنگواندا اس نے جو پرتھی راج سے تیسری پشت مین تھا اپنی حیات مین سب سے چھوٹے بھائی جگت سنگھ کے بیٹے کو گود لیا تھا اور جگت سنگھ سے بڑے بھائی سور سنگھ اور مادھو سنگھ کی اولاد مین سے کسی کو نہین لیا کیونکہ خاندان حکمران سے بڑے درجہ پر ہونیکی وجہہ سے اونکا استحقاق زائل متصور نہوا اس سبب سے سور سنگھ اور مادھو سنگھ کی اولاد راجہ مانسنگھ کی اولاد سے مختلف خاندان سمجھی جاتی ہے اور مان سنگھ نے اپنی جنگی مہمات اور خوش چلنی سے اپنی نسل کو اور بھی فوقیت دی ہے اس سبب سے مانسنگوت کہ اوسکی اولاد کے لوگ کہلاتے ہین بمقابلہ سب چھوٹے برادرون سے زیادہ استحقاق رکھتے ہین اور کوئی دیگر بحر مانہ شاخ نہونے کی وجہہ سے یہہ استحقاق بدستور قایم رہا ہے۔

راجہ مانسنگھ سے مہاراجہ رام سنگھ صاحب رئیس حال تک پندرہ پشتین گذری ہین اور راجہ مان سنگھ یا اون کے بیٹے جگت سنگھ کے بعد بجز کیرت سنگھ کامہ والہ کے جس نے اپنے باپ مرزا راجہ کو مارا تھا اور اسوجہہ سے اوسکی اولاد محروم الارث ہے کوئی بھی زندہ شاخ نہین ہے۔

دہرم شاستر اور رواج راجپوتانہ کے بموجب جے پور کی مسندنشینی کیواسطے متبنا ہونیکا حق اول جہلاء والون کو ہے کہ وے جگت سنگہ خلف مان سنگہ کی اولاد مین ہین دوم مانسنگہ کے مساوی الدرجہ سرداران کو ہے جنہین جیندلاے وقمت سنگوتا وڈہوکیہ وبہارمل داخل ہین تیسرے سورسنگہ ومادہوسنگہ کی اولاد بڑی کی اولاد سمجہی جاتی ہے اور پسران برتہی راج کی اولاد اوس سے بہت دور سمجہی جاتی ہے

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
ढोलाराय	١	ڈہولارائے	.
कानकुल	٢	کنکل	.
हनूजी	٣	ہنوجی	
जानरदेव	٤	جانردیو	.
पजून	٥	پجون	
मालेसी	٦	مالیسی	
विजल	٧	بجل	

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ	
राजदेव	۸	راج دیو		
कोलन	۹	کولن		
कुन्तल	۱۰	کونتل		
जोनसी	۱۱	جونسی	ہمیر جی हमीरजी جسکی اولاد دودنی کے گوگاوت ہین لکہو جی लखोजी کی اولاد بانسری مین ہے	हूणी गुणावत
उदयकरण	۱۲	اودے کرن	کہوسانی खवरानी بانس کہوہ مین	ांखलोह
नरसिंघ	۱۳	نرسنگہ	پتل پوتہ पतिलपोता بیتل پوتہ बीतलपोता ستوبرن پوتہ ستدریس ہیں सोदरणपोता نروکا नरूका شیخاوت शेखावत	नोहर
बनवीर	۱۴	بنبیر		
उदयकरन	۱۵	اودے کرن	جروجی जरोजी برن جی बरनजी بیتہ बोजी بیت बेत ملک मलक بترو جی ان سب کی اولاد نبیر پوتہ کہلاتی ہے	

	نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
	चंद्रसेन	۱۶	چندرسین	
महार	पृथीराज	۱۷	پرتھی راج	खुम्बावत کہوںباوت مہار کی
नीमड़ी नरवर सुरोठ हिंगी	वहारमल	۱۸	بہارمل	पूर्णमल پورنمل نمبر ۱۷ کی भीमजी بہیم جی جسکا بیٹا آسکرن نرور مین تہی ابلا कचानेत بیجانوت شرنہاوت سور وہد सरथानोत مین کہنگاروت ڈگی مین खंगारोत ناتہاوت چومون وسامود मं नाथावत बलभद्रोत بلبہدروت روپسنگوت راجاوت रूपसिंगोत بلبہدروت پرتاب جی परताप जी سائی راچی چترہوجوت चतुर्भुजोत کلیانوت कल्यानोत
	भगवानदास	۱۹	بہگوانداس	माधोसिंह مادہوسنگہ सूरसिंह سورسنگہ जगतसिंह جگت سنگہ
	मानसिंह	۲۰	مان سنگہ خلف جگت سنگہ	अभयराज ابہی راج
धूलेश फारसी	जगतसिंह	۲۱	جگت سنگہ	भीमसिंह بہیم سنگہ अर्जुनसिंह ارجن سنگہ पालसिंह بہار سکت سنگہ कल्याणसिंह

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
			کلیان سنگہ چاندرا हिम्मतसिंह ہمت سنگہ راجاوت
महांसिंह	۲۲	مہاسنگہ	जुझारसिंह جھوجہار سنگہ جہلار
जयसिंह	۲۳	جے سنگہ اول ملقب مرزا راجہ	•
रामसिंह	۲۴	رام سنگہ	कीरतसिंह کیرت سنگہ کامہ والہ
किशनसिंह	۲۵	کشن سنگہ	•
बिशनसिंह	۲۶	بشن سنگہ	•
जयसिंह	۲۷	جے سنگہ دوم ملقب سوائی	•
ईश्वरीसिंह	۲۸	ایشری سنگہ خلف جے سنگہ	•
माधोसिंह	۲۹	مادہو سنگہ خلف دوم جے سنگہ	•
पृथ्वीसिंह	۳۰	پرتہی سنگہ خلف مادہو سنگہ	•
परतापसिंह	۳۱	پرتاب سنگہ خلف دوم مادہو سنگہ	•
जगतसिंह	۳۲	جگت سنگہ دوم	•

मिलाप

نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تحت	کل سرداروں کی آمدنی
۱۷	بنبیرپوتہ	پاٹکوہ	[illegible]	ے	[illegible]
۱۸	نروکہ	اونیارہ	۵ لکھہ	ے	ے لکھہ
۱۹	بانکاوت	لووان	[illegible]	للعہ	للعـــہ

बनबीरपोता पाटकोह

नरूकी उनयारा

बांकावत लोवान

شیخاواٹی

اب شیخاوتون کے مجمع کا حال لکھا جاتا ہے جو اصل مین راج جے پور سے نکلکر انقضاء مدت اور اتفاقات زمانہ سے راج مذکور کے برابر زبردست اور صاحب حشمت ہوگیا ہے اگرچہ اوسمین نہ کوئی قانون تحریری ہے اور نہ اتفاق واحدیت ہے اور نہ کوئی اوسکا افسر مقبول العوام ہے مگر صرف بسبب شراکت فواید اور یکسانی حالات ہر ایک جاگیر کے بنا ہوا ہے مگر یہہ بہی متصور نہین ہوسکتا کہ اس مجمع مین صلاح وتدبیرات کا کوئی شتہ نہین ہے کیونکہ جب کسی معاملہ متعلق ذات خاص یا فواید عام مین خلل واقع ہوتا ہے سرداران شیخاواٹی تدبیر مناسب کرنیکے واسطے اوسپور مین جمع ہولیتے ہین۔

راجہ اودے کرن ۱۳۸۹ء مین آمیر کا حاکم تہا اوسکے پسر سیوم بالوجی کی اولاد شیخاوت ہین کل ملک جو اب شیخاواٹی کہلاتا ہے اوس زمانہ مین چوہان اور تنور راجپوتون مین منقسم تہا اوس سے پیشتر تو اون کے بزرگ دہلی کے بادشاہ تہے مگر اسوقت مین بہی اونہون نے جسقدر مسلمانون کے زور شمشیر سے لابد آئی اوس سے زیادہ کسی کی اطاعت نکی۔

اگرچہ ابتدا مین علاقہ امرتسر کی جایداد بالوجی کو حاصل ہوئی تہی مگر نہ معلوم کس سبب سے اوسکے نبیرہ شیخ جی کی شہرت زیادہ ہوئی اوسکو کم جانتے ہین۔ بالوجی کے تین بیٹے تہے۔

موکلجی کہیمراج کہارد

वालोजी

अमरतस

शेखजी

मोकलजी

खारद खेमराज

انمین سے اول اپنے باپ کی جاپر امرتسر کا مالک ہوا دوسرے کی اولاد بالاپوتا

वालापोता

مشہور ہوئی کا انمین سے ایک کچھواہون کی بارہ کوٹہری مین داخل ہے تیسرے
کا بیٹا کومن تہا اوسکی اولاد کومہاوت کہلاتی ہے اور اب بہت کم ہے

कुमन

موکل جی کے ایک اہل اسلام صاحب کرشمہ فقیر کے معجزہ سے جسکی دعا نے اس
لاولد سردار کو اس گروہ عظیم کا کہ راجپوتانہ کے جزو اعظم پر قابض ہے مورث اعلی
بنایا ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کا نام شیخ جی رکہا گیا اس فقیر کا نام شیخ برہان

शेखबुरहान

تہا اور وہ اجرول سے چہہ میل اور موکل جی کے مسکن سے چودہ میل پر

मन्दरोस

ایک مقام پر رہتا تہا چونکہ اوسی زمانہ مین تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا
تہا غالباً یہہ شخص مُلّانہ تہا کہ جنگجو مگر غیر متعصب راجپوتون کو راہ اسلام پر لانے
کیواسطے یہان ٹہیر گیا تہا اس نظر سے کہ اگر یہہ لوگ اسلام قبول نکرینگے تو بہی
خاطرداری و مہمان نوازی تو ضرور کرینگے دورہ کرتا ہوا شیخ برہان امرتسر مین
بہی پہونچا اور موکل جی سے سوال کیا کہ کچھہ ہمارے واسطے بہی ہے اوس نے
جوابدیا باباجی جو آپ چاہین وہی ہے اوس نے صرف ایک پیالہ دودہ مانگا
موکل جی نے بخوشی دینا کیا شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ شیخ برہان نے خالی
بہینس کے تہنون سے بمقدار کثیر دودہ نکالا موکل جی کو یقین ہوا کہ وہ اور
بہی معجزہ کرسکتا ہے اور اوسکی التجا کی کہ آپ کے ذریعہ سے مین لاولد نہ ہون
تہوڑے دنون بعد اوسکے لڑکا ہوا فقیر کی ہدایت کے بموجب اوسکا شیخ جی نام
رکہا گیا اوس نے یہہ بہی نصیحت کی تہی کہ لڑکے کو بیزہی یعنی ڈورہ پہنایا جاوے
جب وہ اوتارے درگاہ کے گنبد سے باندہا جاوے وہ نیلہ کورتہ ٹوپی

پہنا کرے سور کا گوشت نکہا وے اور ہر ایک گوشت سے جسمین خون رہے یعنی جو شرعاً ذبح نکیا گیا ہو پرہیز کرے اور ہر ایک شیخاوت کے لڑکا پیدا ہونے پر بکرا حلال کیا جاوے کلمہ پڑہا جاوے اور بکرے کا خون بچہ پر چہڑکا جاوے اب اگرچہ چار سو برس گذر گئے ہین مگر جو امور ہو کل جی نے قبول کئے تہے شیخاوتون مین بابسور جاری ہین جنگلی سور کو جو قدیم سے راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے اور کم سے کم سال بہر مین ایک دفعہ کہانا فرض ہے شیخاوت شکار بہی نہین کرتے ہین اور اگرچہ بدہی کا درگاہ مین لڑکا ناجہوٹ گیا ہے مگر اون کے نیچے بدہیان اور نیلہ کورتہ ٹوپی پہنتے ہین علاوہ اسکے زرد نشان پر کہ شیخاوتون کا خاندانی جہنڈا ہے نیلی جہنڈی اور لگتی ہے شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ جنہون نے غفلت یا بعد مسافت یا بے اعتقادی سے بدہی کے درگاہ مین رکہنے مین کوتاہی کی ہے وہ پہلے پہولے نہین ہین اور سب سے زیادہ راجپوتون کی سریع الاعتقادی اور بے تعصبی اس سے عیان ہے کہ باوجودیکہ امر تسر یع دیہات متعلقہ آمیر ضبط ہو گیا ہے شیخ برہان کی درگاہ ابتک سرنا یعنی جاے پناہ گنہگاران سمجہی جاتی ہے اور اوسکی اولاد کے سو قبیلون کو جو قصبہ ٹاآہ مین رہتے ہین معافی مل رہی ہے ۔

شیخ جی نے اپنی موروثی ریاست مین گرد نواح کا ملک فتح کرکے بہت اضافہ کیا اور تین سو ساٹہہ دیہات کو قبضہ مین لیکر اپنی حکومت اور اقتدار کو مستحکم کیا کا ہر سے اوسکے سرپرست والی آمیر کو حسد ہوا وہان سے فوج متعین ہوئی مگر اوس نے پتہنے پٹہانون کی مدد سے اوسکا خوب مقابلہ کیا مگر اوسوقت تک والی آمیر کو اپنا

आगाह समجهتے تھے اور ریاست مین جو جهگڑے پیدا ہوتے تھے بطور خراج دیتے

तھے اسپر نزاع پیدا ہوئی اور شیخاوالی آمیر کے راج سے علیحدہ ہوگئی اور جبتک

راجہ سوائی جے سنگہ نے سلطنت کا صوبہ ہونیکی رسوخ سے اونکو مطیع و خراج گذار

کیا خود اختیار رہے شیخ کے بعد رآے مل اور راے مل کے بعد سوجا ہوئے سوجا

کے تین بیٹے ہوئے لون کرن رآیسل گوپال لون کرن موروثی ریاست امرسر

اور اوسکے تین سو ساٹہہ دیہات کا مالک ہوا اور چہوٹے بہائیون کو لانبی اور

جہاڑلی جاگیرمین ملے رایسل سے شیخاوتون کی ایسی ترقی ہوئی کہ جیسے ذی شعور

و بہادر و صاحب نصیب راجپوتون کی ہونی چاہیئے ــ

لون کرن کا دیبی داس نامی بقال کہ یہہ قوم محنتی ہوشیار اور رفو کی ہوتی ہے

کامدار تہا اتفاقًا ایک روز لون کرن اور دیبی داس کے درمیان بحث ہوگئی

دیبی داس کہتا تہا کہ خدا تعالےٰ کی مقدم نعمتین ہوشیاری و خوش نصیبی ہین اور

صرف وراثت سے ہزار درجہ فایق ہین اور لون کرن اوسکے خلاف کہتا تہا تہاتک

طول کہیچا کہ لون کرن نے دیبی داس سے کہا کہ لانبی مین رایسل کے پاس جاکر

اپنی ہوشیاری اور خوش نصیبی کا امتحان کر دیبی داس اسطرح حیلتًا موقوف

ہوکر اور اپنے مال و اسباب و اہل قبیلہ کو لیکر فورًا لانبی کو چلا گیا وہان رایسل

نے بڑی جہانداری کی مگر اوسکی جاگیر مین اسکے گذارہ کی گنجایش کہان تہی اور

نہ وہان ممکن تہا کہ وہ اپنے قول کی تصدیق پہونچاوے اوس نے دار السلطنت

کے جانیکا ارادہ کیا اور رایسل کو بہی اپنے ساتہہ چلنے اور طالع آزمائی کرنے

کی صلاح دی رایسل بہی بہادر اور بلند ہمت تہا مگر پچیس سوار سے زیادہ جمع نکر سکا

रायमल
सूजा
लूनकरण
रायसल
गोपाल
लांबी
नाडरी
देवीदास

اونہین کو لیکر دہلی پہونچا اوسی زمانہ مین دہلی پر کوئی پٹھان حملہ آور ہوا تھا اور
بادشاہی فوج اوسکے مقابلہ کیواسطے تیار ہورہی تہی یہہ بہی اوسیمین شامل ہوا
لڑائی مین اوسکے ہاتہہ سے دشمن کی فوج کا ایک افسر مارا گیا اس جیبہے رستم کی
سبکو تلاش ہوئی مگر وہ عمداً اپنے ہموطنون کے لشکر سے علیحدہ فروکش ہوا تہا
اس بہادر کی تلاش کیواسطے فوج کے کل سردارون کی دعوت ہوئی اور
ہر ایک سردار سپہ سالار کے روبرو ہوکر گذرا اوس نے رایسل کو شناخت کیا اور
شاہنشاہ اکبر کی خدمت مین پیش کیا اوس نے بعطاے خطاب رایسل درباری
و پرگنات ریواسہ و کانسلی کہ اوسوقت تک چندیلہ راجپوتون کے قبضہ مین تہے
ممتاز کیا اوسکے بہائی لون کرن کو بہت حسد ہوا اور وہ اوسکے جانے پر بہت
ناراض ہوا مگر بادشاہی حکم کے مقابلہ مین اوسکی خفگی کیا پیش جاسکتی تہی یہہ
اوسکی ترقی کا آغاز تہا کیونکہ اوسکو ان پرگنات پر قابض ہوئے دیر نہوئی تہی
کہ بہٹنیر کی فوج کشی مین شریک ہونے کیواسطے اوسکو بلایا گیا اس لڑائی کے فتح ہونے
پر اوسکی اور بہی عزت ہوئی کہنڈیلہ اور اودے پور کہ اوسوقت تک نربان
راجپوتون کے قبضہ مین ہے اوس کے اوس نے نربانون کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ
کرلیا۔

اسوقت سے کہنڈیلہ شیخاواٹی کا صدر متصور ہونے لگا اور رایسل کی اولاد کہ
کل جنوبی شیخاواٹی مین ہین رایسلوت کہلانے لگی تہوڑے دنون بعد رایسل نے
اودے پور پر بہی قبضہ کیا یہان بہی نربان ستہے اور شہر کا نام کسو نبی تہا راناپ
پرتاب والی میواڑ کے مقابلہ مین شاہی فوج کا افسر مانسنگہ ہوکر گیا تب اوس کے

रेवासा
कासली
चंदेला
भटनेर
खंडेला
उदयपुर
निरबान
रायसलोत
कसूंबी

سا تہہ درایمل ہی تہا اوسکے انتقال کا حال کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہے مگر اوسکی تاریخ سے راجپوتون کی بہادری اور دیبی داس کے قول کی راستی بخوبی تحقیق ہوتی ہے ۔

رایسل کے انتقال پر بہت آراستہ اور بالامال ریاست تہی اوس نے اپنے سات بیٹون کو جنکی اولاد مختلف نامون سے مشہور ہے حسب تفصیل تقسیم کر دی تہی ۔

۱	گردہر	جسکی اولاد گردہر جبکی کہلاتی ہے	کہنڈیلہ اور ریواسہ	गिरधर
۲	لاڈخان	ایضاً لاڈخانی ایضاً	کہاچریاداس	लाड़खां खावरखांवास
۳	بہوجراج	” بہوجانی ”	اودے پور	भोजराज
۴	ترل راؤ	” ”	کانسلی	तिरमलराव
۵	پرسرام	” پرسرام پوتہ	بائی	परसराम बाई
۶	ہررام	” ہررام پوتہ	موندری	हरराम सुंदरी
۷	تاج خان	” تاج خانی	ـــ	ताजखां

گردہر اپنے باپ کی طاقت اور جوانمردی کا وارث ہوا اوس نے بادشاہ سے راجہ کہنڈیلہ کا خطاب حاصل کیا اُس زمانہ مین سلطنت مین بدنظمی ہوگئی تہی اور میوات کے باشندون نے بہت سرکشی کی تہی گردہر نے اپنی مختصر مگر جرار فوج سے اونکو شکست و یکبست کیا مگر اوسکا فروغ زیادہ نرہا ایک اتفاقیہ نزاع سے جمنا مین نہاتا ہوا قتل ہوا ۔

اس سردار کے ہمراہیون مین سے ایک شخص آہنگر کی دوکان پر تلوار صیقل کرانے گیا وہان سے کسی مسلمان نے اول اپنی زبان مین اوس سے مذاق کیا اور پہر

آگ کی چنگاری پگڑی مین رکہدی اول تو اوس نے ضبط سے تحمل کیا تا بجدیکہ پگڑی سر پر جالگی مگر جب اوسکی تلوار تیار ہوگئی ایک ضرب سے مسخرہ کا سر تن سے علیحدہ کردیا وہ امراء سلطنت مین سے کسی کا آدمی تہا وہ مع اپنی کل جمعیت کے فوراً راجہ کہنڈیلہ پر حملہ آور ہوا راجہ مع اپنے ہمراہیون کے جمنا مین نہانے کیواسطے گیا تہا اور برہنہ تن و تہیدست غسل کر رہا تہا مسلمانون نے اوسی مقام پر کل ہمراہی اور خود راجہ کو قتل کیا۔

گردہر کے چند لڑکے تہے اون مین سے دوارکا داس وارث ریاست ہوا مگر جلد رئیس منوہر پور پر اولاد رنمل کے حسد سے مارا گیا بادشاہ نے شکار مین بڑی کوشش کر کے ایک شیر گرفتار کیا تہا رئیس منوہر پور نے کہا کہ میرا بہائی رایسلوت نرسنگہ جی کا اتشٹ رکہتا ہے وہ اس شیر سے لڑ سکتا ہے دوارکا داس اوسکی چالاکی کو سمجہہ گیا مگر بخوشی منظور کیا اشنان پوجن سے فارغ ہوکر اور پوجن کا سامان لیکر وہ بے باکانہ شیر کے پاس گیا اور اوسکے چندن کا تلک لگا کر اور مالا پہنا کر حسب قاعدہ پرستش اوسکو دنڈوت کی شیر آہستہ سے اوسکے پاس آیا اور زبان سے اوسکے جسم کو چاٹ کر کہ حیوانات مین محبت کی علامت ہے اوسکو رخصت کر دیا۔

بادشاہ نے اوسکے معجزہ پر نہایت متعجب ہوکر فرمایا کہ جو تیری خواہش ہو مانگ اوس نے عرض کی مین تو آپکے اقبال سے بچ گیا ہون مگر اور کسی شخص کو ایسے کام کا حکم نہوا کرے دوارکا داس اوس زمانہ کے نہایت دلاور شخص خانجہان لودہی کے ہاتہہ سے مارا گیا تہا اور شیخاوتون مین مشہور ہے کہ لودہی بہی اوسکے ہاتہہ سے مارا گیا دونون کے درمیان بڑی دوستی تہی ایکدفعہ خانجہان پر بادشاہ کا

द्वारिकादास
मनोहरपुर
नृसिंह
इष्ट

ایسا سخت عتاب ہوا کہ اوس نے دوارکا داس کو اوسکے مارنیکا حکم دیا اوس نے
دوستی کے لحاظ سے اوسکو اطلاع دیکر بہاگ جانے کی فہمایش کی مگر لودہی بہاگنے
والا نہ تہا بادشاہ کے حکم سے دوارکا داس حملہ آور ہوا باہم مقابلہ ہوا اور ایک
دوسرے کے ہاتہہ سے دونون مارے گئے بیر سنگہ دیو جو دکن کی مہم مین
مع اپنی فوج کے گیا تہا اور خود فتح کرکے پرنالہ کا حاکم مقرر ہوا دوارکا داس
کا بیٹا تہا کہنڈیلہ کا مورخ لکہتا ہے کہ یہہ شخص خودمختاری سے بادشاہ کی
نوکری کرتا تہا مگر اوس زمانہ مین مرزا راجہ جے سنگہ کل امراء سلطنت اور کل
راجپوتون مین سب سے زیادہ زبردست اور ممتاز تہا غالباً یہہ اوس کے
تحت مین تہا۔

وीरसिंहदेव
परनाला

بیر سنگہ دیو کے سات بیٹے تہے اونمین سے بہادر سنگہ ولیعہد ہوکر کہنڈیلہ مین
رہا اور امر سنگہ۔ شیام سنگہ۔ جگدیو۔ بہوپال سنگہ۔ متوکری سنگہ۔ اور پریم سنگہ
کو جاگیرین مل گئین جس زمانہ مین راجہ بیر سنگہ دیو دکن مین تہا اوسکو خبر پہونچی
کہ بہادر سنگہ نے راجگی کا خطاب اور اختیارات حاصل کرلئے ہین یہہ سنتے ہی
چار سوار لیکر کہنڈیلہ کو روانہ ہوا جب کہنڈیلہ دو کوس رہگیا وہ ایک جاٹنی کے
گہر ٹہرا اوسکے ہان کہانا کہاکر آرام کیا اور اوس سے اپنے گہوڑے کی حفاظت
کیواسطے کہا کہ کوئی چورا نہ لیجاوے جاٹنی نے تیزی سے جواب دیا کیا بہادر سنگہ
حاکم نہین ہے جو کوئی گہوڑا چرا لیجاوے تو چاہیے شاہراہ مین سونا رکہکر سوجا
کوئی ہاتہہ نہ لگا سکیگا بیر سنگہ دیو کو اپنے سعادتمند بیٹے کی اداے فرایض حاکمانہ
کی تعریف سنکر ایسی خوشی اور طمانیت ہوئی کہ وہان سے ہی دکن کو واپس چلا گیا

अमरसिंह
श्यामसिंह
जगदेव
भोपालसिंह
...सिंह
प्रेमसिंह

اور وہان ہی مرگیا۔
بعد ازان بہادر سنگہ راجہ ہوا اور اورنگ زیب کے ساتہہ دکن کی مہم مین فوج
لیکر شامل ہوا اپنے ہمنام کسی مسلمان سردار سے اوسکا نزاع ہوگیا اور بادشاہ
نے انصاف نکیا اسواسطے چہوڑکر چلا گیا اوسکا منصب دارون مین سے نام
کٹ گیا۔ اوسی زمانہ مین ظالم نے ہنود پر محصول جزیہ لگایا تہا اور اون کے
مندرون کی مسماری کا حکم دیا تہا اوسکے دشمن کو کہنڈیلہ کا محصول وصول کرنے
اور عظیم الشان مندر کو منہدم کرنے کی خدمت مفوض ہوئی مگر بہادر سنگہ اپنے
نام کو بٹہ لگاکر بہاگ گیا کل ملک مین مشہور ہوا کہ بہادر سنگہ مفرور ہوا اور ترک
مندر شکست کرنے پر آمادہ ہے سجان سنگہ رئیس چاپولی کو کہ ہوجراج خلف
دوم رایسل کی اولاد مین سے تہا خبر پہونچی رایسل کیسی بہادری سے اوس نے
مندر کو بچانے اور اوسکی حفاظت مین جان دینے کا ارادہ کیا خبر پہونچنے کے
وقت وہ مارواڑ کی سرحد پر شادی کرنے کیواسطے گیا تہا اوسکے ہمراہیون نے
فہمایش کی کہ یہہ بہادر سنگہ کا کام تہا تمکو اس سے کیا غرض ہے اوس نے بالکل
نہ مانا اور جواب دیا کیا مین رایسل کی اولاد مین نہین ہون جو تہاکرکے مندر
کو توڑنے دون اور اوسکے بچانے مین کوشش نکرون کیا یہہ راجپوتی ہے
اسطرح وہ ساتہہ آدمی لیکر چلا راستہ مین بہادر سنگہ کے آدمی بہی اوس کے
شامل ہوئے اور کہنڈیلہ مین داخل ہوئے بادشاہی سالار نے اس غیر معلوم
مقابلہ کی خبر پاکر یا تو بخوف بہادری راجپوتون کے یا اس قلیل جمعیت کی بہت مقابلہ
فوج کثیر پر خوش ہوکر اونمین سے دو آدمیون کو اپنے پاس طلب کیا اور اون سے

सुजानसिंह
चापोली

کہا کہ اگرچہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اس مندر کو زمین سے ہموار کردو لیکن اگر اطاعت
کرلو تو مندر کے صرف طلائی کلسون کے توڑنے پر قناعت کیجاوے اونہون
نے اس ارادہ سے باز رہنے کی فہمایش کی جب وہ نمانا تو ایک نے مٹی کے
ڈھیلے اوٹہا کر کہا کہ کلس توڑنا تو مشکل ہے اس ڈھیلے کو نہ توڑ سکوگے اوسکی اس
ہمت پر دشمن بہی تعریف کرنے لگا اور دونون کو اپنے لشکر سے رخصت کردیا
اوس زمانہ مین کہنڈیلہ مین قلعہ یا فصیل نہتی صرف اثنا راستہ محل واقع بالائی
کوہ ایک دروازہ تہا اور مندر اوس سے ملحق تہا اون مین سے ایک گروہ تو
دروازہ پر بیٹہا اور خود سجان سنگہ مع باقیماندہ جمعیت مندر مین مستعد مقابلہ رہا
جب مسلمان حملہ آور ہوئے اول دروازہ والے اور بعد ازان سجان کی جمعیت
برہنہ شمشیرون سے دشمن پر پڑی اور صدہا آدمیون کو مار کر خود بہی طعمہ اجل
ہوئے فوج نے مندر مسمار کردیا اور بت کو شکست کرڈالا اور بجاے اوسکے
اوسی مصالحہ سے مسجد تعمیر کرائی راجپوتانہ مین شاید کوئی ایسی ریاست ہوجسمین
اورنگ زیب کی ظالمانہ مداخلت مذہبی کے خلاف اپنے مندرون کی حفاظت
مین دلیری و ہمت سے مر مار کرنیکی روایت جاری نہین ہے اوسوقت سے
کہنڈیلہ مین بادشاہی فوج متعین ہوئی مگر فتح مندرون نے قدیم اہلکاران
ملکی ومالی کو بدستور بحال رکہا —
بہادر سنگہ اوسی قرب وجوار کے ایک قصبہ مین رہنے لگا اور اپنے دیوان کی
معرفت پیداوار زراعت مین سے فی من اور مال تجارت پر فی روپیہ ایک پیسہ
محصول لیتا رہا کچہہ مدت کے بعد اوسکے مکان سکونت اور باغ وا گذاشت ہوگئے

اور جب سلطنت مین سید با اختیار ہوئے وہ پہر ملک پر قابض ہوگیا مگر بادشاہی فوج کو رکہہ لیا اور اوسکی تنخواہ اداکرتا رہا اوسکے تین اولاد کیسری سنگہ فتح سنگہ اور اودے سنگہ ہوئے

कॆसरीसिंह फतहसिंह उदयसिंह

کیسری سنگہ نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کی نوکری کرکے جاگیر پر قابض رہنے کی غرض سے اپنے متوسلون کو جمع کیا اور چہوٹے بہائی فتح سنگہ کو ساتہہ لیکر لشکر شاہی مین گیا سردار منوہرپور کہ بڑی شاخ مین ہے پہلے سے بادشاہی لشکر مین موجود تہا اور کہنڈیلہ کے تنزل سے اوسکا بہت رسوخ ہوگیا تہا کیسری سنگہ کے پہونچنے سے ناراض ہوا اوس نے فتح سنگہ کو اغوا کرکے اونکے گہر مین نزاع کرادیا اور کل جایداد کو مساوی حصون مین سے تقسیم کرانے پر آمادہ کیا دیوان نے جب دیکہا کہ آپس مین فساد کرکے بگڑجاوینگے اونکی والدہ گوڑجی کی معرفت تقسیم جایداد کرائی کل زمین کی پیمایش اور باشندون کی خانہ شماری کل جایداد پانچ حصون مین منقسم ہوئی اون مین سے دو فتح سنگہ کو ملے اور تین راجہ کیسری سنگہ کے پاس رہے قصبہ بہی اسطرح منقسم ہوگیا دونون بہائیون مین آمد رفت وگفت و شنود نرہی کیسری سنگہ نے کاوٹہ کی بود باش اختیار کی اور جب وہ کہنڈیلہ مین آتا فتح سنگہ چلاجاتا مدت تک یہی حال رہا آخر دیوان نے راجہ کو تحریک دی کہ فتح سنگہ کو مار کر جس تعہد سے تنخواہون مین منوہرپور والون کا رسوخ ہوگیا ہے اوسکو فتح کرنا چاہئے اور کاوٹہ مین دوستانہ ملاقات مقرر کرکے فتح سنگہ کو بلایا اور مرواڈالا مگر مفسد دیوان کو بہی وہان ہی سزا مل گئی وقت مقتولی فتح سنگہ تلوار کا پہلہ اوسکی گردن مین لگا اور وہ مجروح ہوکر مرگیا۔

कॆसरीसिंह फतहसिंह गोड़जी कावटा

نارنول

کیسری سنگہ کو اپنی کل حکومت اور گیا ہوا ملک و مال از سر نو حاصل کرنے کے بعد
یہہ خیال پیدا ہوا کہ خراج شاہی جو ریواسے کی بابت خزانہ اجمیر مین اور کہنڈیلہ
بابت نارنول کے خزانہ مین دیا جاتا تہا بند کر دیا جاوے سید عبد اللہ وزیر
نے اوسکی سزا دہی کیواسطے فوج متعین کی رائیسل کی اولاد کے کل ٹہاکرون
نے ترک کے مقابلہ کیواسطے فوج جمع کی بلکہ اونکے دشمن رئیس منوہرپور نے
بہی بحمایت قومیہ اپنی فوج بسرورمی دیا بہائی متعین کی اسطرح کیسری سنگہ نے

دیولی

بجمعیت کثیر قصبہ دیولی کے پاس بادشاہی فوج کا مقابلہ کیا جسوقت شیخاوتون
کی فتح ہونیوالی تہی منوہرپور والون کو از سر نو حسد و عداوت پیدا ہوئی اور
میدان جنگ مین سے علیحدہ ہو کر بہاگ گئے ہمرران حال کا نسلی کا رئیس مارا

ڈابلا

گیا اور تکمیل تباہی کیواسطے دآنتہ کا لاڈخانی سردار بنظر فوائد خود ریواسہ پر
قابض ہونے کی غرض سے لڑائی سے کنارہ کش ہوا کیسری سنگہ اس خرابی کے
عین وقت مین بہت ناامیدی سے پکارا افسوس اگر فتح سنگہ ہوتا تو وہ اسوقت
بچہوڑتا مگر پہر بہی رائیسلوتون کیطرح مرنے پر آمادہ ہو کر لڑتا رہا اودے سنگہ
نے برادر خورد کو میدان جنگ پر طلب کرکے گہر جانیکے واسطے کہا اوس نے
ایسے حکم کی کہ باعث ذلت تہا اطاعت کرنے سے انکار کیا بلکہ کیسری سنگہ کو جانے
کیواسطے کہا اوس نے کہا مجہکو اب زندگی نہین چاہئے میرے نام پر دو داغ
تو پہلے ہی سے لگ رہے اول اپنے بہائی کا قتل کرنا اور بیکانیر کے چارنون کو
شادی کی خیرات نہ دینا اگر یہان سے بہاگونگا تو تیسرا داغ اور لگیگا آخر کار اوسکی
کہنے سے اودے سنگہ چلا گیا اور کیسری سنگہ نے ہرچند اپنے اور اپنے چچا

محکم سنگہ کا گوشت و خون تصدق کرکے دیوی کی پوجا کی مگر کچہہ کارآمد نہوئی شاہی
فوج غالب رہی کیسری سنگہ مارا گیا اودے سنگہ کو گرفتار کرکے اجمیر لیگئے وہان
تین سال قید رہا اسوقت اودے پور کانسلی کو سرداروں نے کہنڈیلہ کی فوج
کو قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر اس خیال سے کہ شاید یہہ امر اودے سنگہ کے حق مین مضر
پڑی قبل بجا آوری اپنے ارادہ کے صوبہ دار اجمیر کو مطلع کیا تاکہ اوسکا شبہ
اودے سنگہ کی نسبت نہو بعد ازان کہنڈیلہ پہ حملہ کیا اور دیونا تہہ اور تین سو
ترکون کو قتل کر ڈالا صوبہ دار نے اودے سنگہ سے صلاح لی اوس نے بشرط
رہائی پہر قابض کر دینے کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ کو آول مین چہوڑ کر رہا ہوا
اوس نے اپنے عہد کا وفاداری سے ایفا کیا صوبہ دار ایسا خوش ہوا کہ نذرانہ
لیکر کہنڈیلا اوسکو دیدیا۔

اودے سنگہ نے اول ہی اپنے بہائیون کو جمع کرکے بالعوض دغابازی کے
منوہرپور والہ کو سزا دینا چاہا دیا بہائی جو مشیر افسر فوج ہوکر آیا تہا بہ متعین ہوا
مگر اودے سنگہ کے مقابلہ کی تاب نلا کر بہاگ گیا منوہرپور کا محاصرہ ہو گیا
اونہون نے جب دیکہا کہ بغیر فریب کے اور کسیطرح چارہ نہین تو کہیرولی کے
دو ٹہاکران اولاد نونکرن کو جنکی دیپ سنگہ کانسلی والہ کا مدار راجہ کہنڈیلہ سے عداوت
تہی منوہرپور کے شامل کیا اور اون کے زبانی دیپ سنگہ سے کہلا بہیجا کہ منوہرپور
کے فتح ہوتے ہی اوسکو کانسلی سے بیدخل کیا جاویگا اس خوف سے جسوقت لڑائی
شروع ہوئی کانسلی کا سردار اپنی جاگیر کو بہاگ گیا اودے سنگہ فتح منوہرپور
کی قابلیت نہ دیکہکر دیپ سنگہ کا متعاقب ہوا دیپ سنگہ اوسکے مقابلہ کی تاب نلا کر

देवनाथ

रोजबोर

جے پور مین پناہ پذیر ہوا اور منوہر پور محفوظ رہ کر کانسلی معرض زوال مین آئی
آمیر مین اوس زمانہ مین سوائی جے سنگہ راجہ تہا اوس نے وجے سنگہ کی بہت
خاطر کی اور بشرط اطاعت و خراج گذاری دستگیری کا اقرار کیا وجے سنگہ نے
اقرار ادائے چار ہزار روپیہ خراج سالانہ کرکے آمیر کی اطاعت اختیار کی۔
اسطرح مدت دراز کے بعد شیخاوتون کے مجمع پر آمیر کی مداخلت از سر نو شروع
ہوئی اتفاقاً اوسی زمانہ مین راجہ آمیر بہ تقریب گرہن گنگا اشنان کیواسطے گیا
اور اشنان کیوقت دان لینے والے برہمن و بھیشر و پروہتون کو طلب کرکے
کہا کہ دان لینے والا کون ہے سردار کانسلی نے دامن پہیلا کر کہا مین دان
مانگتا ہون راجہ نے متعجب ہوکر پوچہا تہا کہ کیا چاہتے ہو اوس نے کہا آپکی
مدد سے فتح سنگہ کے بیٹے کو کہنڈیلہ مین اوسکے باپ کا حصہ ملجاوے کہ یہہ درخواست
منظور ہوئی۔

یہہ حال سنہ ۱۱۴۱ھ مین واقع ہوا کہ اونہین ایام مین بہرت پور کی طاقت روز
بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی اور چہوٹے بہوٹے راجہ مع اپنی فوجون کے بمعیت
جے سنگہ اعظم بادشاہ کی نوکری کرتے تہے قرولی۔ بہدا ور۔ شیوپور وغیرہ
کے ساتھہ کہنڈیلہ کا اودے سنگہ بھی وہان تہا تہون کے محاصرہ پر بعلت
غفلت اودے سنگہ کو تاکید و تنبیہہ ہوئی مگر باوصف دو طرح کی افسری راجہ جے سنگہ
کی یعنی بزرگی خاندان اور حکومت عطیہ شاہی کے وہ جے سنگہ کی سخت گفتگو
کا متحمل نہو سکا اور فوج مین سے علیحدہ ہوکر چلا گیا اور یہین اوسوقت مین
کہ تہون فتح ہونے والی تہی چورامن والی تہون اور سید وزیر کی صلح

करौली
भदावर
श्योपुर
धून

चूरामन

کرادی جے سنگہ کو مدت دراز کی محنت رائگان جانے اور چورامن کو شکست
ہونیکا بہت افسوس ہوا اور اپنی بادشاہی فوج محکوم بازید خان کو لیجاکر
اودے سنگہ کے قلعہ اودے گڑہ کو گہیر لیا اودے سنگہ نے ایک مہینے
مقابلہ کیا مگر آخرکار نزو واقع مارواڑ کو بہاگ گیا اور اوسکے خلف سوائی سنگہ
نے کلید قلعہ پیش کرکے فتحمند سے مغفرت چاہی راجہ نے اوسکی تشفی کی اور بشرط
خراج گزاری آمیر معاف کردیا اوس نے مثل سردار کے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ
خراج دینے کا اقرار نامہ لکہدیا اسمین سے ایک دفعہ پندرہ ہزار اور دوسری
دفعہ بیس ہزار معاف ہوکر پینسٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کہنڈیلہ کا خراج مقرر ہوا کہ جب
تک پٹہان اور مرہٹون کی حملہ آوری نے آمیر کو ضعیف اور کہنڈیلہ کو محتاج کرکے
اوسکی تعداد غیر معین کردی بدستور جاری رہا راجہ جے سنگہ نے اپنا اقرار لنگ
یاد کرکے وہی تقسیم جو فتح سنگہ کے قتل سے بیشتر ہوئی تہی پہر بحال کردی یعنی تین
حصہ سوائی سنگہ کو دلواکر شیخاوتون کا سردار کیا اور دو حصے پہر سنگہ خلف
فتح سنگہ کو دلوائے اور دونون بہائی اپنی اپنی فوج سے آمیر مین نوکری
کرنے لگے اودے سنگہ نے اونکی عدم موجودگی کو موقع غنیمت سمجہکر بہ امداد
بانجی لال ٹہکانیون کے یکایک حملہ کرکے کہنڈیلہ پر قبضہ کیا مگر اوسکے بیٹے سوائی سنگہ
نے بامداد فوج جے پور سعادتمندی سے اوسکو نکالدیا کہ وہ پہرنرو کو چلا گیا اور
تاحیات اپنے وہین اپنے بیٹے سے پانچ روپیہ روز لیکر بسر اوقات کرتا رہا
مگر وہ سوائی سنگہ کی وفات سے بعد تک زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین بیٹے ہوئے
اون مین سے اول بندرابن کہنڈیلہ کا راجہ ہوا شمبہو سنگہ کو رانولی ملی اور کشن سنگہ

सवाईसिंह
विंद्रावन
शम्भूसिंह
रानोली

پیرولی مین رہا مسند نشینی آمیر کے نزاع مین بندرابن داس نے مادہو سنگہ کی
ایسی خیر خواہی کی کہ اوسکی درخواست کے بموجب مادہو سنگہ نے تقسیم حصص کہنڈیلہ
منسوخ کرکے بندرابن داس کے مالک کلی کہنڈیلہ ہونیکا حکم دیا اور اندر سنگہ نبیرہ
دیوسنگہ کو خارج کرنے کیواسطے پانچہزار فوج اوسکے ساتہہ متعین ہوئی چند مہینے
تک اندر سنگہ لڑتا رہا مگر انجام مین تنگ آکر پرسولی کو بہاگ گیا اور وہان بہی
لڑتا رہا عنقریب تہا کہ شکست کہاوے مگر غیر مترقبہ حسن اتفاق سے تقدیر نے ایسا
زور مارا کہ صرف جلاوطنی سے ہی نہ بچا بلکہ اپنے حقوق پر قابض ہوگیا۔
فوج متعینہ کا کل خرچ بندرابن داس کے ذمہ تہا اوسکے بزرگون نے کوئی خزانہ
نہین چہوڑا تہا اسوجہہ سے وہ اپنی رعایا سے مصادرہ لیکر کارروائی کرتا تہا
اور اس مصادرہ سے برہمن وغیرہ مذہبی لوگون کو بہی نہ بخشا ہر چند دولتمند
برہمنون نے اپنی معافی کیواسطے اوس سے التجا کی مگر چونکہ اوسکا کل کام اسی
پر منحصر تہا اونکی معروضہ پر مطلق التفات نہوا مجبورا اونہون نے انتقام کا وہ طریقہ
اختیار کیا جسے راجپوتانہ مین چانڈی کہتے ہین یعنی اپنے آپ کو قتل کرکے اپنے
خون سے راجہ کو افشان اور آخرین بددعا سے اوسکی حیات کو مکروہ و ملعون
کیا کہ اسطرح بندرابن داس برہم ہتیا مین گرفتار ہوا اور اوسکے دوست رشتہ داروں
نے بہی اوسکو خارج از برادری کردیا مادہو سنگہ نے یہہ حال سنکر بغرض علیحدگی
اپنی شرکت گناہ سے فوج برخاست کرلی اور اپنے شہر کے برہمنون کو بیس ہزار
روپیہ تقسیم کیا اس عرصہ مین اندر سنگہ کو فرصت مل گئی اوس نے اپنے متوسلون
کو جمع کیا اور جے پور کی فوج بہ تحت بوہرہ خوشحالی رام راؤ بابہرلسی میرجا تی تھی

पिपरोली
इन्द्रसिंह
देवसिंह
परसोली
चांदी
महाहत्या

اوسمین شامل ہوگیا اس معرکہ مین اوس نے بہت اچھا کام دیا اور پچاس ہزار روپیہ دیکر اپنا کہنڈیلہ کا حصہ بذریعہ پٹہ راج جے پور حاصل کیا مگر دونون سردارون مین کہ ہر ایک علیحدہ محل اور قلعہ رکہتا تہا متواتر جنگ وجدل ہوتی رہی۔
بمقابلہ طاقت بندرابن داس کے اندر سنگہ محبوب العوام ہونے سے دعوی برابری کرتا تہا اوس نے اودے گڑہ پر حملہ کیا اور رگناتہہ سنگہ پسر خورد بندرابن اوسکا شریک ہوا اس لڑکے کو کوچری جاگیر مین ملی تہی اور تین گانو اوس نے اپنی جایداد مین اور شامل کئے تہے بندرابن نے اپنے مخالفون مین تفرقہ پیدا کرنے کے ارادہ سے کوچری پر حملہ کیا اوسکے مقابلہ کیواسطے رگناتہہ سنگہ مع اپنے بہتیجے پرتہی سنگہ ٹہاکر رانولی اور اپنے متوسلون کے فتح گڑہ کا محاصرہ چہوڑکر گیا مگر اون کے پہونچنے سے پہلے ہی بندرابن کوچری سے پس پا ہوکر کہنڈیلہ کو جاتا تہا کہ اونہون نے اثنا راستہ اوس سے لڑائی شروع کردی شہر سے باہر لڑائی ہوئی اور شہر کے دروازے بند ہوکر فریقین کی آمد ورفت موقوف ہوئی بہر ان حال فتح گڑہ کا محاصرہ بدستور جاری رہا قلعہ کے اندر سے بندرابن کا بڑا بیٹا گوبند سنگہ برسر مقابلہ تہا اور نا ہر سنگہ چرانہ والہ کہ قریب رشتہ دار تہا فوج حملہ آور کی افسری کرتا تہا چند روز تک ایسا ہنگامہ رہا کہ باپ بیٹے چچا بہتیجے بہائی ایک دوسرے کی خونریزی کرتا رہا آخر کار متخاصمین تنگ ولاچار ہوگئے اور صلح ہوکر اندر سنگہ نے اپنے حقوق کو حاصل کیا۔
اس زمانہ مین نجف قلی خان سپہ سالار نے مع راو راجہ ماچہڑی اور فوج شاہی شیخاوائی مین آکر سردارون سے مطالبہ زر کیا اور نول سنگہ ٹہاکر نول گڑہ

कोचरी

रानोली

चिराना

नवलगढ़

खेतड़ी
बसाऊ
साधानी

اور باگہہ سنگہ ٹہاکر کہیتڑی اور سورجمل ٹہاکر بساؤ وغیرہ سرداران سادہانی
کو جو روپیہ ندے سکے گرفتار کرکے لے گیا اور اون سے کئی لاکہہ روپیہ
لیکر رہا کیا اونہون نے یہہ روپیہ زمینداروں اور ساہوکاروں سے
وصول کیا۔

بندرابن نے حسب ہدایت برہمنان بطور کفارۂ قتل برادران و عزیزان
کے قطعات اراضی اور زر کثیر برہمنون کو خیرات کیا اوسکے ولیعہد گوبند سنگہ
نے اعتراض کیا اسکا انجام یہہ ہوا کہ بندرابن اپنی معاش کیواسطے پانچ گانو
اور محصول راہداری کہنڈیلہ لیکر ریاست سے دست بردار ہوا اور اوسکی
بیٹے گوبند سنگہ کہنڈیلہ مین اور رگناتہہ سنگہ کوچری مین مالک رہے گوبند سنگہ
زیادہ عرصہ تک حکمران نرہا جس سال مین مسندنشین ہوا اوسی مین قلت
پیدار کی شکایت سنکر حسب درخواست ٹہاکر رانولی بغرض تخفیف جمع
زراعت کو دیکہنے گیا تہا اثناء راستہ مین ایک ملازم سے جو کہیجڑولی کا راجپوت
تہا کوئی بیش قیمتی چیز گم ہوگئی اوس نے اوسکو چوری کا ملزم کرکے زجر
و توبیخ کی ہر چند اوس نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا مگر بذیرا نہوا
مجبور ہوکر دیکہا کہ گہر پہونچکر سزاے سخت دیگا تو بوقت شب وہان ہی اوسکو
قتل کرڈالا گوبند سنگہ کے پانچ پسر تہے نرسنگ داس سورجمل ٹہاکر دودیہ

सोहवा

باگہہ سنگہ جوان سنگہ رنجیت سنگہ نرسنگ داس مالک ریاست ہوا باوصف
نااتفاقی باہمی وتاکید و تنبیہہ و مطالبۂ زر افواج شاہی و راج آمیر کے مجمع
شیخاوتون کے ملک اور آبادی کی روز بروز افزونی ہوتی رہی سلطنت

بغلیہ صرف برائے نام رہگئی تہی اور راج جے پور سوائے ادائے خراج و
اطاعت کے اون کی خود اختیاری مین خلل انداز نہین ہوا تہا مگر اب ایک
اور گروہ دشمنون کا پیدا ہوا کہ باوصف ہند و ہونیکے مسلمانون سے زیادہ
ضرر رسان تہا میڑتہ کی مہلک لڑائی کے بعد خونخوار مرہٹے ملک شیخاواٹی مین
غارتگری وکشت وخون کرنے لگے اور بہر او حصول زر سرداران اور اونکے
بچون کو گرفتار کرکے لیجانے لگے جب کوئی اپنا مال واسباب بیچکر اون کے عوض
زر کثیر ادا کرتا یا مدت تک قید رکہنے سے شب و روز کے کوچ و مقام مین اونکو
بہی قیدیون کا رکہنا گران ہوجاتا تب ادسکو رہا کرتے تہے —
جنگ میڑتہ کے بعد اونہون نے شیخاواٹی مین داخل ہوکر بائی پر حملہ کیا باشندگان
قصبہ اون کے خوف سے مال واسباب لیکر گرد نواح کے دیہات کو بہاگ گئے
اسّی راجپوتون کی جمعیت قلعہ مین تہی سو بر سر مقابلہ ہوئے راجپوت ایک
ایک کرکے مرگئے اور قلعہ شکست کرکے قصبہ کو لوٹ لیا وہان سے کہنڈیلہ کو
روانہ ہوئے جب دو کوس کا فاصلہ رہا ہو وے گنگ پر ٹہر گئے اور ایک
پنڈت کو داؤ اندر سنگہ کے پاس بہیجا کہ اوس نے بیس ہزار روپیہ مصادرہ
اور تین ہزار روپیہ گہوس یعنی رشوت اپنی مقرر کی نول سنگہ اور دلیل سنگہ دو
سردار جنہون نے راجگان کہنڈیلہ کیطرف سے معاملہ کیا پنڈت کے ساتہ
مرہٹون کے لشکر کو گئے چونکہ اونکو اسقدر روپیہ کے دینے کا اختیار نہین تہا
اون کے ساتہ دو اہلکار مال بہی بطور اول کے آئے مگر کہنیون نے اون کو
قبول نکرکے سردارون کو اول مین رکہنا چاہا اسپر اونمین تکرار ہوئی نول سنگہ

نے تلوار نکالی مگر اوسکا استعمال نکر سکا ایک مرہٹہ نے گولی ماری کہ وہ مرگیا دلیل
کے ساتھیون نے اوسکا انتقام لینا چاہا مگر وے بھی سب مارے گئے عین اوس
وقت مین کہ یہہ سب لوگ قتل ہو رہے تھے اندر سنگھ بھی پہونچ گیا اوسکو
لوگون نے فہمایش کی کہ چلا جا اوس نے کہا یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اپنے
رشتہ دارون کے قتل کا بدلا لیے بغیر جاکر ذلت اوٹھاؤن اور اپنے گھوڑون
کو چھوڑ کر سب یکبارگی حملہ آور ہوئے اور وہین کام آسئے صرف دلیل سنگھ
چند زخم کھاکر جانبر ہوا۔

पराय

सिकराय

پرتاب سنگھ جو اپنے باپ کے حصہ کا وارث ہوا اپنی والدہ کے ساتھ بمقام
سکرائے کھنڈیلہ سے دس میل کے فاصلہ پر تھا ٹھہرا اور ضمیر سن سردار کو بچانے
کیواسطے اہالیان ریاست نے غلہ کی گھاس فروخت کی اور زر معاملہ ادا
کیا تب مرہٹے سادہ پانیون کے ملک کو روانہ ہوئے اول حملہ کرکے اودیپور کو
قتل کیا اور خزانہ کی تلاش مین مکانات کو مسمار کیا چار روز تک تباہ و ویران
کرکے چھوٹے بھون سنگھ ہاتھ اور کھیڑی کو کوچ کیا اونکی روانگی کے بعد پرتاب سنگھ
اور نرسنگھ نے کھنڈیلہ مین بود و باش شروع کی مگر وے کہیون کی ظلم و تعدی سے
ہنوز سبکدوش نہوئے تھے کہ راج آمیر نے خراج کا مطالبہ شروع کیا پرتاب سنگھ
نے اپنی ریاست کی چہارم آمدنی دیکر صلح کرلی مگر نرسنگھ داس نے
اس ناواجب مطالبہ سے محض انکار کیا اسی زمانہ مین دیبی سنگھ سردار سیکر نے
کہ راو ترمل کا نسلی والد کی اولاد مین تھا کھوہ و لوہاگر وغیرہ پچیس محالات کو چھین
کر اپنی ریاست کو وسعت دی اوس نے اہالیان دربار سے سازش کرکے اس

सीकर

खोह
लोहागर

موقع کو ریواسہ پر حملہ کرنے کے واسطے مناسب سمجھا تہا مگر اوسکے انتقال سے ارادہ فسخ ہوگیا اوسکے اولاد نہ تہی اسواسطے لچہمن سنگہ خلف ٹہاکر شاہپورہ کو متبنیٰ لیا مگر دربار جے پور نے جسطرح کہ رئیس سیکر کو کمال بے انصافی سے ضعیف برادرون پر ظلم کرنے مین مدد دی تہی اوسیطرح نندرام ہلدیہ برادر دولت رام ہلدیہ وزیر راج کو تحصیل خراج شیخاواٹی پر مقرر کرکے سیکر پر حملہ کرنیکے واسطے متعین کیا دربار کا یہہ حکم مشتہر ہوتے ہی بارہٹہیہ لوگ اپنی اپنی جاگیرون کے واگزاشت کیواسطے کہ سیکر مین ضبط ہوگئی تہین راج کی فوج مین شامل ہوے علاوہ خود رئیس کہنڈیلہ کے سرداران کا نسلی بیلارہ ودیگر سرداران خاندان ترسل بہی شریک ہوئے بلکہ ساد ہانی بہی جنہون نے ابتک راؤ سیلوتون کے معاملون مین بہت کم مداخلت کی تہی روز افزون ریاست سیکر کے پست کرنے کی غرض سے اپنا اپنا خراج اور جمعیت لیکر راج کی فوج مین آملی اسطرح عنقریب کل شیخاواٹی کے لوگ سیکر کے مقابلہ مین مجتمع ہوگئے مگر دیبی سنگہ جس نے کل ملک کو ناراض کیا تہا اوسکے نتایج سے غافل تہا اور جو ملک حاصل کیا تہا اوسپر قابض رہنے کی مراد سے دربار کے اکثر لوگون سے دوستی کی تہی خصوص وزیر سے اوسکی کمال راہ ورسم تہی کہ اب کارآمد ہوئی ایک چونڈاوت سردار اور سیکر کا دیوان اور دہابہائی ملکر ہلدیہ کے پاس گئے اور رئیس ستونی کیطرف سے اوسکی التجا کی کہ اوسکے نابالغ بچہ کو ہاتہ سے خراب نہ کرائیے اوس نے کہا صرف ایک صورت ہے جس سے بچہ کو بچا آوری حکم دربار مین تامل ہوجاوے کہ تم سیکر مین فوج کثیر جمع کر لو تاکہ میری نسبت گمان سازش

रेवासा

शाहपुरा

हलदिया

बिलारा

तिरसल

चूंडावत

نہوی چونکہ دیبی سنگہ کا خزانہ فتح پور کے قایم خانیون کی لوٹ سے مالا مال تہا
ہلدیہ کی صلاح پر بہ آسانی عمل ہوگیا اوسکے پہونچنے سے پیشتر سیکر مین دس ہزار
آدمی موجود ہوگئے برائے نام شہر کا محاصرہ اور بمقدار کثیر باروت و گولہ خراب
کرکے اوس نے بذریعہ اپنے بہائی وزیر دربار کے کو لکہا کہ بغیر اسکے کہ روپیہ
آدمی اور وقت کا نقصان عظیم اوٹہایا جاوے سیکر کا فتح کرنا ممکن نہین
اسواسطے مناسب ہے کہ شرایط اطاعت کو منظور کرلیا جاوے اور بلا انتظار
جواب اس تحریر کے اوس نے دو لاکہہ روپیہ بابت نذرانہ راج اور ایک لاکہہ
روپیہ اپنا لیکر فوج برخاست کرلی اور سیکر کو بدستور ملک گیری کرنیکی اجازت
دی اور اوسمین وقتاً فوقتاً کہنڈیلہ سے بہی مدد ہوتی رہی پرتاب سنگہ نے
نرسنگ داس کی ذلت کو جو راج کی عدول حکمی سے ہوئی تہی موقع مناسب
سمجہکر چاہا کہ بزرگون کے وقت کا نزاع طے کرکے دونون حصون کو اپنے
قبضہ مین لاوے اور اس مراد سے کل ریاست کی خراج گذاری اور اپنی
فوج سے نوکری کرنا اور علاوہ اوسکے نذرانہ کثیر ادا کرنا منظور کیا قریب
تہا کہ ہلدیہ بہی اس درخواست کو منظور کرے مگر راول اندر سنگہ والی سامود
سردار تہا وتان نے نرسنگ داس کیطرف سے مداخلت کی اور اپنی بانہہ
یعنی قول سے طلب کرکے اوسکو کل حال سے آگاہ کیا کہ تمہارے دشمن کے نام
پٹہ ہوتا ہے اور اوسکو کہنڈیلہ دیا جاتا ہے لیکن اگر اب بہی تم راج کے حکم
کی تعمیل کرو تو مین ملتوی کرا سکتا ہون مگر نرسنگ داس نے مطلق منظور نہ کیا
کہ آخرکار راول نے اوسکو اس سے اپنے لشکر سے باہر جانے کی اجازت دی

इंद्रसिंह
सामोद
वांह

کیونکہ اگر اوسکو ٹہیراتا تو اوسکی حمایت مین جہد کافی کرنا پڑتا اور اپنے اوپر بھی
آفت لاتا اسواسطے ساٹہہ آدمی ساتہہ دیکر اوسکو سرتا م نول گڈہ پہونچادیا
اور وہان سے صبح کیوقت وہ اپنے گوبند گڈہ کے قلعہ مین پہونچ گیا دربار سے
سردار چوہون پر تاکید ہوئی کہ نرسنگ داس کو کیون جانے دیا اوس نے جوابدیا
مین نے راجپوتی کا کام کیا ہے جو ہوگا سو دیکہہ لونگا۔
چوہون اور سامود ناتہاوتون کی مقدم جاگیرین ہین بڑے خاندان کو راول
کا لقب ہے اور وہی گروہ کثیر ناتہاوتون کا سرپرست ہے مگر دونون خاندانون
مین مدت تک نزاع رہا ہے جب نرسنگ داس کو بہیجدینے پر اندر سنگہہ پر عتاب
ہوا چوہون والہ دربار مین حاضر ہوا اور بڑے خاندان کے حقوق اور منصب
حاصل کرنے کے عوض نذرانہ پیش کیا روپیہ کی طمع اور انتقام خلاف ورزی
کی نظر سے اندر سنگہ کے نام کہ ابتک تحصیلدار خراج کے ساتہہ نوکری پر تہا
علکنامہ ضبطی سامود جاری ہوا مثل اطاعت گزین محکومون کے اوس نے حکمنامہ
کو سر پر رکھا اور سامود جاکر مع اپنے قبایل اور مال و اسباب کے مارواڑ کو
چلا گیا کسیقدر عرصہ بعد اوسکی رانی کو پیپلیہ جاگیر مین ملا اندر سنگہ نے جب دیکہا
کہ موت کے دن قریب آگئے ہین تو اس مراد سے کہ کچہواہون کی زمین مین مرے
وہان آکر اپنی بقیہ عمر بسر کی اس نے اپنے سوآم دہرم پر عمل کیا کیونکہ اگر ایسے
ناواجب حکم کی تعمیل نکرکے برسر مقابلہ ہوجاتا تو بیجا نہ تہا۔
اسطرح پرتاب سنگہ نے کل کہنڈیلہ حاصل کرکے اوس دروازہ کو جہان سے
اوسکے مخالف نے اوسکے قلعہ پر حملہ کیا تہا مسمار کیا اور کہنڈیلہ مین بخوبی عمل

पीपलया

स्वामधर्म

युद्ध रानोली

و دخل کرکے ریواسہ پر چڑہا اوسکو فتح کرکے بامداد ہلدیہ گوبندگڑہ کا محاصرہ کیا
وہان سے دو کوس کے فاصلہ پر بمقام گوڈہ فروکش تہا کہ رانولی کے سرداً
نے جو ابتک اپنے قریب رشتہ دار نرسنگ داس کی مدد پر تہا اپنے کامدار
کو ہلدیہ کے پاس بہیجا اور خراج ڈگی نرسنگ داس ادا کرنیکا اقرار کرکے
حقوق قدیمی پر قابض کرنیکے عوض مین نذرانہ دینا منظور کیا۔
وہ کہنڈیلہ گیا اور نرسنگ داس کے محل مین مضبوط جمعت رکہکر اشارہ کردیا
کہ گوبندگڑہ سے نرسنگ داس کے آدمی آکر اوسکو نکالدین چنانچہ سوجمل
و باگہہ سنگہ برادران نرسنگ داس ڈیڑہ سو آدمی لیکر رات کیوقت پہونچے
اور ہلدیہ کی فوج سے برائے نام لڑائی کرکے اپنے قدیم مکان پر قابض
و متصرف ہوگئے اس سے پرتاپ سنگہ بہت رنجیدہ ہوا اور راوس نے محل
سے اوپر ایک مقام پر قبضہ کرلیا اب نرسنگ داس کی فوج بکثرت آگئی اور
وہان ہی اوسپر حملہ کیا اوس نے کل تالاب وکنوؤن کا بندوبست کرکے اوسکا
پانی بند کردیا اس سبب سے سخت مجادلہ ہوا طرفین سے بہت آدمی مارےگئے
جب وخانارہ ہلدیہ نے راج کا پچرنگ جہنڈہ درمیان مین ڈال کر لڑائی موقوف
کرائی اسی اثناء مین نرسنگ داس بہی اپنے آدمیون مین آکر شامل ہوگیا
اور باہم صلح ہوکر ریواسہ بقبضہ پرتاپ سنگہ رہا اور نرسنگ داس اپنے
کہنڈیلہ کے حصہ پر قابض ہوگیا۔
رائسلوتون کی باہمی نزاع و فساد سے راج جےپور کی مداخلت زیادہ ہوتی
گئی اور ساد ہانیون یعنی سرداران شمالی حصہ شیخاواٹی کو بہی اوسکے بدنتایج

تکلیف دینے لگے اونہوں نے اس وقت تک راج جیپور کو صرف بطور بزرگ
کے قابل ادب و تعظیم سمجھ رکھا تھا مگر خراج گذاری قبول نہیں کی تھی اب فوجون
کے متواتر آنے سے اونکو فکر ہوا اور اپنے بچاؤ کی کچھ تدبیرین کین قصبات
تھوئی و نولگڈہ اون سے چھینے گئے اور پرتاب سنگہ کے تابعین کیواسطے رازولی
لی گئی اس رنج سے کل سادہانیوں نے اپنی باہمی شکایت اور نااتفاقی کو
رفع کرکے اودے پور مین پنچایت کی اوسمین اکثر رالیسلوت بھی شامل ہوئے
اور بنظر استحکام احدیت و اتفاق اور رفع احتمال انحراف و خلاف ورزی کے
رسم نون ڈاب گلانے کی کہ دلیل عہد واثق ہے ادا کی اور یہہ قرار پایا کہ ابتک
آپسمین جس کسیکو دوسرے سے رنج ہے اوسے سہو اور رفع کردین اور آیندہ کو
کسی کو شکایت پیدا ہو اوسکا تصفیہ پنچایت برادری جمع کرکے بمقام اودے پور
کرلیا کرین راج جے پور مین کوئی استغاثہ نکرے مگر اس جلسہ مین سرداران کہندیلہ
کہ اون کے درمیان حال مین ہے کشت و خون ہو چکا تھا شریک نہوے۔
چونکہ شیخاوتون مین یہہ ضرورت مقابلہ آرائی افسر فوج راج کی کثرت تشدد سے
پیدا ہوئی تھی دربار مین اوسکی کارروائی ناپسند ہوکر بجاے اوسکے رودرارام
مقرر ہوا اور اوسکو یہہ بھی حکم ہوا کہ ہلدیہ کو گرفتار کرے وہ تو مفرور ہوکر مقیدی
سے بچ گیا مگر اوسکے بھائی وزیہ کی جاگیر مع کل جایداد ضبط ہوگئی کیونکہ جے پور مین
معزول وزیہ بمنزلہ دشمن متصور ہوتا ہے اور واقعی احتمال تھا کہ اگر اوس کو
قید نہ کیا جاوے تو راج سے مقابلہ آرائی پر مستعد ہوگا اسواسطے رودرارام کو
کہ قوم خیاط تھا ہدایت ہوئی کہ جسطرح ممکن ہو اوسکو گرفتار کرے اوس نے

थोई

नोनडाब

شیخاوتون کے اجتماع کو غنیمت سمجھکر اون سے ہلدیہ کو گرفتار کرانا چاہا مگر اونکو
تجربہ سے بہت عقل ہوگئی تھی اس موقع پر اونہون نے بہت مفید شرطین منظور
کرالین اور راون کے ذریعہ سے صرف اسی خدمت کا اجر کافی نہین لیا بلکہ اپنے
اور دربار کے درمیان روابط آیندہ کی بابت اطمینان کرلیا۔

शाई गुहाला

شرط اول یہہ تھی کہ قصبات تہوئی وگوہاکر وغیرہ جو ہلدیہ نے ضبط کیے تھے فوراً
واگذاشت کردئے جاوین۔

دوسرے یہہ کہ بجز اوس خراج کے جو اونہون نے بخوشی قبول کیا تھا اور
دارالحکومت مین داخل کرتے رہینگے دربارہ دیگر خراج کے مطالبہ سے درگذر
ہوجاوے۔

تیسرے یہہ کہ کہنڈیلہ مین راج کی فوج کے جانے سے بڑی مصیبت نازل ہوئی
اسواسطے آیندہ کو راج کی فوج شیخاواٹی مین نہ بھیجی جاوے گی۔

چوتھے یہہ کہ شیخاواٹی سے نوکری کیواسطے فوج دربار مین رہے گی اور راج
سے اوسکی تنخواہ ملے گی۔

یہہ عہدنامہ منضبط کرکے اور دس ہزار روپیہ بطور پیشگی تنخواہ لیکر شیخاوت
اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ تعمیل حکم ہلدیون کی گرفتاری مین
مصروف ہوئے مگر جلد دریافت ہوا کہ دربار کا قول وفعل یکسان نہین ہے اور
ہلدیون کی فوج برخاست ہوجانے سے بجز اسکے کہ بجاے اوسکے روڑا رام
متعین ہوا اور کچھہ نتیجہ نہ نکلا مجبوراً اونہون نے بزور بازو انصاف حاصل
کرنا چاہا یعنی جن مقامات پر فوج تھی حملہ کرکے فوج کو نکالدیا اور اپنے اپنے

قصبون پر دخل کرلیا

اسی اثنا رمین نرسنگ داس سے بقایا زرخراج کا تقاضا ہوا اوس نے براہ
نادانی اہلکار راج کو کہ وزیر کا بہائی تہا پتہرون سے مارا اوس نے فوراً چپوڑ
جاکر راجہ کے پیرون پر پگڑی ڈالی وہان سے ضبطی کہنڈیلا اور گرفتاری
نرسنگ داس کا حکم ہوا اوس نے قلعہ گوبند گڈہ مین بیٹہہ کر مقابلہ شروع کیا
مگر پرتاب سنگہ جس نے کوئی امر نا واجب نہین کیا تہا بدستور کہنڈیلہ مین رہا
راج کی فوج محکوم آسارام نے کہنڈیلہ کو گہیر لیا اور دونون سرداران کو گرفتار
کرنا چاہا پرتاب سنگہ کو جو موجود تہا کچہہ تکلیف ندی اور نرسنگ داس کی گرفتاری
کیواسطے فریب پیدا کیا سردار منوہر پور کے بچن سے اوسکو بلوایا وہ بچن کے
اطمینان پر بخوشی آگیا آسارام نے براہ فریب ادا ئے خراج کا اقرار کردیا اور
وقت ادا ئے مقرر کرکے وہان سے کوچ کیا اور نرسنگ داس کہنڈیلہ مین رہنے
لگا اسطرح اوسکو دہوکہ دیکر آسارام تیسرے روز اولٹا پہرا اور رات کیوقت
نرسنگ داس کا مکان گہیر کر اوسکے لیجانیکا حکم دیا اول تو اوس نے خودکشی کا
اقدام کیا مگر جب لوگون نے اوس سے باز رکہا تو مجبور آسارام کے پاس گیا
پرتاب سنگہ عند الطلب از خود آگیا نرسنگ داس سے رہائی کا پیغام ہورہا تہا
اور پرتاب سنگہ کو کچہہ بہتری کی امید تہی کہ اسطرح دونون کے متوسل
غافل ہوگئے ایک روز جسوقت کہانا کہا رہے تہے مسلح آدمیون نے گہیر لیا اور
بعد گرفتاری پردہ دار گاڑی مین سوار کراکے پانسو سپاہیون کی حراست
سے صدر کو چالان کیا وہان سے پہونچتے ہی آمیر کے محبس مین قید ہوگئے

वचन

رئیس اور مصاحب اس تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے کہنڈیلہ خالصہ
ہوگیا اور فوج مین سے پانچ سو آدمی کی جمعیت متعین ہوئی چھوٹے سردار
باقرار اداے خراج و عدم مداخلت خالصہ کہنڈیلہ اپنی اپنی جاگیرون پر قابض
رہے۔

दीनाराम

یہہ واقعات سنہ ۱۷۹۰ء کے ہین جس زمانہ مین دینا رام بوہرہ جے پور کا وزیر
تہا بالفور استماع خبر فتح آبھارام کے وہ بہی اوسیطرف روانہ ہوا اور راہ دیپور
مین اوسکے شامل ہوکر دونون ساد ہانیون نے خراج وصول کرنے کی غرض
سے کوچ کرکے پرسرام پورہ مین پہونچے اور بطور تاکید کل ٹہاکرون پر دہونس
جاری کی ساد ہانیون نے ازحد ناراض ہوکر دینا رام کو لکہا کہ فوج برخاست
کرلے اور جہونجہنون کو چلا جاوے زر خراج کہ دس ہزار روپیہ سر دست موجود
ہے کل جمع کرکے داخل کیا جاویگا اور ایسا نکرے گا تو بہتر ہوگا یہہ امر سب نے
منظور کرلیا تہا مگر باگہہ سنگہ بیدر سردار کہنڈیلہ کہ باوصف خیرخواہی راج کے
بدعہدی ہونے پر بہت افروختہ تہا بزور سلاح مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا پانچسو
آدمی کہیڑی کے اوسکے شامل ہوگئے انہون نے سنگہانہ اور فتح پور سے روپیہ

जार्ज थामस

جمع کرکے جارج تامس صاحب کو ان ریاستون مین تلاش معاش پہرتا تہا
نوکر رکہا اس موقع پر جے پور کی کل نقدی اور جاگیر کی فوج جمع ہوگئی تہی مگر
باوجودیکہ وہ شیخاوتون سے تعداد مین زیادہ تہے تامس صاحب اور اونکی
قواعد دان فوج کے ذریعہ سے شیخاوتون کے کمی کا معاوضہ ہوگیا تہا لڑائی
شروع ہوتے ہی فوج جے پور محکوم روڈرا رام تاب مقابلہ نہ لاسکی چند توپ چہوڑکر

بہاگ گئے اس سپہ سالار کی بزدلی اور بد چلنی سے جو نقصان ہوا اوسکا تلافی
کرنے کیواسطے سردار چوہون نے غول بنایا اور اوسے لیکر خود تامس صاحب
کے دستہ پر اونکی توپون تک حملہ آور ہوا طرفین سے بڑا کشت وخون ہوا اور
اوسکا مطلب یعنی راج کی توپون کا واپس لینا حاصل ہوگیا خود سردار چوہون
جسکا نام رنجیت سنگہ تہا مجروح شدید ہوا اور بہادر سنگہ و پہاڑ سنگہ کہنگاروت
مع دیگر سرداران گراپ کے گولون سے مارے گئے توپین لے لے کر تامس صاحب
اور اون کے ہمراہی فتح سے محروم ہوکر انجام مین مفرور ہوئے کہنڈیلہ کے
قیدی سردارون نے اس فساد اور اپنے وطن دارون کی احدیت کو اپنی
رہائی کیواسطے موقع مناسب سمجہکر اونکو اس باب مین لکہا اور ہمدردان حال
روڑا رام سے امداد چاہی اوس نے اس شرط سے کہ رائیسلوتون کی جمعیت
کثیر اوسکے شامل ہوکر اونکی درخواست کے موافق کام کرے مدد دینے کا اقرار
کیا اسنے باگہ سنگہ کو پسند کیا کیونکہ فریقین اوسکو معزز سمجہتے تہے منتظم کہنڈیلہ
نے بہی کہ راج سے مقرر ہوا تہا بضرورت انتظام مالگذاری اوسکو رکہنا ضرور
سمجہکر بجمعیت قلیل برادران قلعہ کہنڈیلہ مین رہنے دیا تہا مگر جب وہ بہ تحت
سپہ سالار راج افسر فوج شیخاواٹی مقرر ہوا کہنڈیلہ مین اوس نے اپنی طرف سے
اپنے چہوٹے بہائی لچہمن سنگہ کو چہوڑا۔

हनवंतसिंह सलहदी

جسوقت یہہ خبر ہنونت سنگہ سلہدی والہ خلف پرتاب سنگہ محبوس کے پاس پہونچی کہ باگہ سنگہ
فوج مین شامل ہوگیا اوس نے فوراً قلعہ مین دخل کرنیکا قصد کیا رات ہوتے
ہی کمند ڈالکر اندر داخل ہوا اور قلعہ کی سپاہ کو قتل کر ڈالا جب باگہ سنگہ نے

بمقام راتولی یہہ حال سُنا وہ وہان سے واپس آیا اور قلعہ پر حملہ کیا شہر کے لوگ بہی جو جوان سردار کی ہلاکت پر بہت ناراض ہوئے تہے اوسکے شامل ہوئے گرمی شدت سے پڑتی تہی اور قابضان قلعہ جنکو اپنے سردار کی معافی کی امید نہ تہی ہمہ تن لڑائی مین مصروف تہے حملہ آورون کو سامان رسد خاطر خواہ پہونچتا تہا اور کسیکو کچھہ خوف نہ تہا تا بحدیکہ عورتین بہی اون کے پاس بخطر جاتی تہین اور جسوقت کہ زینہ لگایا گیا مبارکباد گاتی تہین انجام قلعہ مین سے چادر پہری اور دروازہ کہلا مگر قاتل گرفتار نہو سکا مفرور ہو گیا۔

मानजीदास

جے پور مین دینارام کی جا پر مانجی داس مصاحب ہوا اور روڑارام باوصف شکست اور ذلت کے شیخاواٹی مین تحصیل خراج کرتا رہا اوس نے کہنڈیلہ کی مالگذاری ایک برہمن کو بیس ہزار روپیہ سال مین ٹہیکہ دی اوس برہمن نے بشراکت ایک اور شخص کے جے پور کے مایہ ورانہاری کا ٹہیکہ لیا ان دونون ٹہیکون سے بہت فایدہ اوٹہاکر اونہون نے کہنڈیلہ کے اراضی مضبطہ کا ٹہیکہ لیا اول سال مین منافع ہوا اسپر دو سال آیندہ کا ٹہیکہ لیا اوسکے ساتہہ سلح پوشون کی جمعیت تہی اوس کی مدد سے اوس نے باشندگان علاقہ کو جا و بیجا مطالبہ سے تنگ کردیا اور جس نے عذر و انکار کیا اوسکو زد و کوب کیا تا بحدیکہ بعض سردارون کے قلعات مین دخل کرلیا اس تشدد و زیادتی سے رایسلوتون کا ضبط ہاتہہ سے جاتا رہا اور اوسی اثناء مین محبوس سردارون کے پاس سے اپنی رہائی سے مایوس ہونیکا پیغام آیا کہ اسپر وسے علانیہ باغی ہوگئے اور یکبارگی کہنڈیلہ پر حملہ کرکے باوجود مقابلہ سات ہزار داڈو پنتہیون کے پروہت کو نکالدیا اور سپاہ کو قتل کیا بعد ازان

मापा शहदारी

दादू पन्थियों

علاقہ جےپور مین جاکر تاخت و تاراج شروع کیا راج سے اور فوج متعین ہوئی کہ
اوسکے زور سے اونکی جمعیت منتشر ہوئی رانولی وغیرہ کے چند سردارون نے صلح
کرلی مگر چہوٹے سردارون نے یہان سے مفرور ہوکر ملک مارواڑ و بیکانیر مین
پناہ لی سنگرام سنگہ سوجاواس کا کہ پرتاب سنگہ کا چچازاد بہائی تہا مارواڑ مین
گیا اور باگہہ سنگہ و سورج سنگہ کو رئیس بیکانیر نے زمین دی مدت تک بامید انصاف
و دستگیری راج کے بسر اوقات کرتے رہے مگر جب اوس سے مایوس ہوئے تب
شہر جےپور کے دروازہ تک شورش و فساد برپا کیا۔
سنگرام سنگہ نے سرگروہ بارودہیہ یعنی باغیان ہوکر ڈہونڈار کو تباہ و ویران کیا
اکثر مقامات پر رکہوالی مقرر کی اور جہان کہین راج کا تہانہ ملا قتل کرڈالا جےپور
سے چند میل پر قصبہ کہوہ ہے اوسکو لوٹ کر قتل کیا اور شہر جےپور کی فصیلون کے
نیچے سے اپنی سواری کے واسطے گہوڑے لیگئے انجام کار باغیون کے کئی سوسوار
ہوگئے اور کل رعایا اونکی ظلم و تعدی سے نالان و دادخواہ ہوئی اسپر راج نے شیام سنگہ
سادہانی سردار لنبا آو کی معرفت بچن ویکر سنگرام سنگہ کو بلوایا جب وہ جےپور مین
آیا کل شہر والے اور خصوص سکہہ سوار ملازم راج اوسکے گرد جمع ہوگئے اور سب نے
اپنے گہوڑے اونٹ و ہتیار وغیرہ مال مسروقہ شناخت کئے مگر اوسکے خوف سے کسی
کی یہہ جرأت نہوئی کہ اونکے واپسی کا دعوی کرے مصاحب راج کا یہہ دعوی تہا
کہ خواہ شیام سنگہ کی بدنامی ہوجاوے سنگرام سنگہ کو گرفتار کرلینا چاہیئے شیام
سنگہ نے اس حال سے مطلع ہوکر اوسکو بہی مطلع کردیا اور رات مین یہہ خبر پہونچی کہ
سنگرام سنگہ تورا واٹی مین پہونچ گیا اور تورا اور لاوا خانیون مین سے اوس نے

सुजावास

वारोठया

रखवाली

खोह

ہزار آدمی جمع کر لیے ہین اوس نے قصبون کا لوٹنا اور نبا ہوکار و دیگر آسودہ حال باشندون
سے مصادرہ لینا شروع کیا جنہون نے اداے زر سے انکار کیا اون کو بطور اول
گرفتار کر کے لے گیا اور بعد ایصال زر رہا کیا قصبہ مادہو پور جاگیر رانی کا اوس نے
محاصرہ کیا تہا کہ عند المقابلہ اوسکے گولی لگی اوس کی لاش کو رانولی مین لیجا کر داغ
دیا اور بشمول دیگر جہوجہار یعنی شہیدان جنگ کے اوسکی چہتری تعمیر ہوئی اوسکا بیٹا
بہی مدت تک اوسیطرح غارتگری کرتا رہا آخر کار راج سے اوسکو قدیم جاگیر سوجاوان
واگذاشت ہوئی اور اوس نے وہان بود و باش اختیار کی ۔

شیخاوائی مین یہہ شر و فساد ہو رہا تہا کہ اسی اثنا مین تاریخ راجپوتانہ کا نہایت
مشہور واقعہ ظہور پذیر ہوا بظاہر اوسکا سبب دعوی مناکحت کشن کنور فخر راجستان
دختر رئیس اودے پور تہا مگر تمہید اوسکی شیخاواٹی خصوص سادہانی سرداروں کی
طرف سے پیدا ہوئی تہی اور مقصود خاص یہہ تہا کہ راجہ مانسنگہ والی جودہ پور کو
بیدخل کر کے دہونکل سنگہ کو بجاے اوسکے مسند نشین کیا جاوے اوس زمانہ مین
جے پور کا مصاحب رامے چند تہا اوس نے اس غرض سے کہ اوسکے آقا کا دعوی
ازدواج کشن کنور پیش جاوے دہونکل سنگہ کی تائید و دستگیری کی ۔

وزیر نے شیخاوتون سے مدد لینے کیواسطے اپنے بہائی کرپارام کو بہیجا اونہون نے
اپنی طرف سے کشن سنگہ کو ثالث مقرر کیا اور اودے پور کے گہاٹہ مین کہیتڑی جمع
کی اوسی مقام پر عہدنامہ جدید منضبط ہوا اوسکی مقدم شرط یہہ تہی کہ راجگان کہنڈیلہ
کو قید سے رہا کیا جاوے اور تا وقتیکہ خراج ہمیشہ ادا ہوتا رہے معاملات شیخاواٹی
مین راج سے مداخلت نہوا کرے بعد ازان دس ہزار شیخاوت جمع ہوکر اپنے مالک کے

ساتھہ جہان اوسکا ارادہ ہوجانیکے واسطے تیار ہوئے اور صرف ایک پیتیہ یعنی خوراک
روزمرہ جب تک پردیس مین رہین لینا قرار پایا اس قرار داد کے بعد شیام سنگہ چانپاوت
سردار پوکہرن کا بہتیجا اور کرپا رام ملکر کہتڑی کو گئے اور وہان سے دہونکل سنگہ کو
لشکر مین لائے اثنائے راستہ مین اونکو انند ہی کنور دختر راجہ پرتاب سنگہ مرحوم و
بیوہ راجہ بہیم سنگہ والی مارواڑ والدہ دہونکل سنگہ کو ملی اوس نے دہونکل سنگہ کو بطور
پسر متبنی اپنی گود مین لیا اور سب متفق ہوکر شہر جے پور مین جہان مارواڑ پر حملہ کرنے
کو فوج جمع ہوتی تہی پہونچے۔

فوج کا کوچ ہوکر بمقام کہاٹو کہ کہنڈیلہ سے دس میل ہے مقام ہوا وہان راجہ بیکانیر
و دیگر مددگارون کا انتظار تہا کہ شیخاوتون نے راجگان کہنڈیلہ کی زبانی کی تاکید
کی کہ ہم اپنے ہی سردارون کے تحت مین جو اس فوج متفق کی ہر ایک سردار سے
زیادہ نامور و مشہور ہین چلینگے اب اسمین عذر کرنا غیر ممکن تہا چند روز مین انکے
سردار عزت و تکریم سے اونکے سپرد کئے گئے کہ اونہون نے شیخاوتون کو درمیان
کہ رایسلوت ۔ سادہانی ۔ بہوجانی ۔ لاڈ خانی وغیرہ بلکہ بار تہیہ بہی زرد جہنڈہ
کے گرد سب جمع تہے ڈیرہ کیا اور سب خوش ہوئے اس مہم کے حالات تاریخ
مارواڑ مین جہان اونکا مناسب موقع ہے مفصل لکہے جاوینگے یہان اسیقدر
کافی ہے کہ اس لڑائی کی نیکنامی و بدنامی مین شیخاوت ہر طرح شریک رہے او
وطن کو معاودت کرنے سے پیشتر راو نرسنگ اور اوسکے باپ دونون کو کہو بیٹہی
ابہی سنگہ خلف نرسنگ وارث اپنے باپ کا جانشین ہوکر فوج مین شامل رہا اور جب
لڑائی ختم ہوئی کہنڈیلہ کو واپس آیا مگر دربار جے پور یہہ نہین چاہتا تہا کہ کہنڈیلہ

पेटया
चांपावत
पोहकरन
आनन्दीकंवर
खाटू
रायसलोत
साधानी
भोजानी
लाडखानी

کو واگذاشت کرے اسواسطے راجگان کہنڈیلہ بضرورت معاش ڈیڑہ سو سوار لیکر راجہ بختاور سنگہ والی الورکے پاس گئے مگر اوس نے کچہہ التفات نہ کیا کہ وے پندرہ روز بعد وہان سے چلے گئے پرتاب سنگہ مع اپنے بیٹے کے باپو سیندہیہ مرہٹہ کے پاس کہ دیوسہ مین مقیم تہا گیا اور موہن سنگہ نے حسب رواج قدیم اپنے خاندان کے گوبند گڈہ دیلینے کا ارادہ کیا اوس نے لباس بدلکر کل حال دریافت کیا اور اپنے خاندان کے ساٹہہ آدمی جمع کرکے ایک نالہ مین چہپا دئے شب کو کمند ڈالکر قلعہ مین داخل ہوا قبل اسکے کہ خفتہ سپاہ بیدار ہو پہرہ والون کو قتل کر ڈالا قلعہ پر قبضہ کرلیا اور باقیماندہ سپاہ کو نکالدیا اور السلوتون کا نقارہ بجنے ہی لاڈخانی اور زمینہ اور دیگر راجپوت قلعہ مین جمع ہو گئے اور چند ہفتون مین ہنونت سنگہ کے تحت مین بدعہد راج کے مقابلہ کیواسطے دو ہزار آدمی جمع ہو گئے کہنڈیلہ اور گرد نواح کے قصبے خالی ہو گئے فوجین بہاگ گئین اور خوشحالی دار وغہ اس ذلت وخرابی کی خبر لیکر جے پور کو گیا یہہ اوسی کی حرام خوری کا نتیجہ تہا کہ راج سے سو آدمیون کی تنخواہ لیتا تہا اور صرف پینتیس ۳۵ آدمی رکہتا تہا جے پور سے رتن چند مع دو پلٹن اور توپون کے متعین ہو کر خوشحالی کو حکم ہوا کہ اگر کہنڈیلہ پر پہر قبضہ نہ کرلیگا تو سخت سزا پائیگا ہنونت سنگہ نے انتظار حملہ آوری نکرکے اور شہر سے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک حملہ مین خوشحال کو مفرور کردیا اور اگر اوسوقت وہ مجروح نہوتا اور لاڈخانی پیچہے نہ ہٹجاتے تو فوج دربار کو شکست مطلق ہوجاتی مجبور ہنونت سنگہ بہاگ کر شہر مین گیا اور دو حملون کا مقابلہ کیا ایک معرکہ مین تیسرا سلہپوشون کو کہ راجہ کی خاص جوکی سے لازم تہے ہلاک کیا قلعہ مین صرف ۶۰ تنکہ کا

वापू सेंधया

घौसा

टांका

پانی خرچ کیواسطے تہا اور اسوجہہ سے وہ قلعہ خالی کرنیوالا تہا کہ اس اثنا مین راج نے اوسکو پانچ قصبات دینے کا اقرار کیا اوس نے منظور کرلیا اور لڑائی ختم ہوئی۔

جے پور کی وزارت مین اور انقلاب پیدا ہوا خوشحالی رام بعمر چوراسی سال جیلخانہ آمیر سے رہا ہوا اور پہر بھی ایک دفعہ عہدہ انتظام ریاست پر مقرر ہوا وہ راجہ پرتاپ سنگہ کے عہد مین قید ہوا تہا اور وقت انتقال راجہ نے دو وصیتین کی تہین اول یہہ کہ اول تو بوہرہ کو رہا نہ کیا جاوے اور خدانخواستہ کوئی آیندہ کا راجہ اوسکو رہا کرے تو لازم ہے کہ با اختیار مطلق منتظم ریاست مقرر کیا جاوے دوسرے یہہ کہ فوجداری کا عہدہ شمبہو سنگہ گوگاوت کے خاندان مین رہے کہ مثل مارواڑ کے میڑتون کے یہہ خاندان نہایت وفادار ہے۔

شمبھوسिंह गूगावत

اوسکے مقرر ہوتے ہی سرداران شیخاواٹی کے وکیل اوسکے پاس آئے اور درخواست کی کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی موروثی زمین پر قابض ہوجاوین بمقتضاء طبیعت و مصلحت وقت بوہرہ ٹہاکرون سے ہمیشہ راہ و رسم رکہتا تہا اوس نے اون کے حق مین اپنے آقا سے سفارش کی کہ بہائی بیٹون کی رضامندی سے راج کی مضبوطی ہے باوصف سرکشی و عدول حکم ہونے کے یہی وہی جب ریاست پر آفت آتی ہے امداد کرتے ہین مثلاً جب مارواڑ پر فوج کشی کی ضرورت ہوئی تو دس ہزار شیخاوت شریک حال ہوئے تہے اور رٹہوڑون کی مداخلت صرف جب سے ہوئی ہے کہ ان لوگون مین باہم اتفاق پیدا ہوا ہے غرض اس سفارش پر بوہرہ کو حکم ہوا کہ جیسا مناسب سمجہے کرے اوس نے کل رایسلوتون کے ذمہ ساٹہہ ہزار

روپیہ سالانہ خراج مقرر کرکے اور چالیس ہزار روپیہ نذرانہ لیکر راجگان کہنڈیلہ اور ماتحت سرداروں کو پٹہ جات کردئے مگر ریاستون مین ایسے لوگ با اختیار ہوتے ہین کہ یہہ ضرور نہین ہے کہ حکم ہوتے ہی خواہ نخواہ اوسکی تعمیل ہو باوجودیکہ رئیس اور مصاحب دونون کا حکم ہو گیا تہا ناگون نے جو قلعہ کہنڈیلہ مین متعین تہے کچہہ تعمیل نکی ہنونت سنگہ نے لوہرہ کیطرف سے اشتباہ بدعہدی کرکے راجگان کہنڈیلہ کو بزور اسلاح لینے کی صلاح دی اور خود اوسکا متہم ہوا اون کے پاس پانچسو آدمی تہے اونمین سے ہنونت سنگہ نے بیس آدمی منتخب کئے اور اونکو لیکر بہ تبدیل لباس اوسے گڑہ مین چلا گیا اوسکے پیچہے سے بیس آدمی اور داخل ہو گئے اور باقیماندہ قلعہ سے باہر لگے رہے یہہ سب بندوبست ہو گیا تب ہنونت سنگہ نے اپنا اظہار کیا اور کہنڈیلہ کا پٹہ جدید دکہلایا ناگون نے اوسکی تعمیل مین پس و پیش کیا تو وہ شمشیر برہنہ کرکے لڑائی پر مستعد ہوا تب مجبور ناگون نے قلعہ خالی کردیا اور اجیی سنگہ و پرتاب سنگہ اپنے ویران مکانات مین مسکن گزین ہوئے مصیبت و ناتجربہ کاری کے سبب سے اونہون نے اپنے رشتہ دار کی نصیحت قبول کی اور اوسکی مہربانی سے ملک موروثی پر قایم ہوئے اور قدیم نزاع جو اوسکے محل پہہ تہہ پیر لکہی ہوئی تہی ظاہرا رفع ہو گئی۔

اون کی دخل یابی سے تہوڑے دنون بعد شیخاوتون کی فوج میر خان غارتگر کے مقابلہ کیواسطے طلب ہوئی اوسکے سپہ سالار محمد شاہ خان پہر قلعہ بہومگڑہ قریب ٹونک مین جے پور کی کل فوج نے بہ تحت راو چاند سنگہ دونی والہ کے حملہ کیا تہا فتح ہونے والی تہی کہ اسی اثنا مین ایک واردات ہو گئی کہ اگرچہ اصل مین خفیف

भोमगढ़

تھی اوسکا نیتجہ نہایت پر مضرت ہوتا اس لیئے جنگی فوج مین سے کہ تحت آمیر کے ہر قسم
کے لوگون سے مرکب تھی شیخاوتون کے گروہ نے ٹونک کے علاقہ کا ایک گانو
لوٹا وہان ایک گوگاوت راجپوت رہتا تھا اوسکا بھی سب مال لٹ گیا اوسکا لڑکا
فوج کے افسر چاندسنگہ کے پاس کہ اوسیکا ہمقوم تھا مستغیث ہوا چاندسنگہ نے
اوسکے ساتھہ سلح پوش کر دئے کہ اوسکا مال واپس کرادین شیخاوتون نے انکار
کیا اور جمع ہوکر مستعد مقابلہ ہوئے چاندسنگہ نے بھی اور آدمی بھیجے راجگان
کھنڈیلہ بذات خود اور کل شیخاوت بجز راوراجہ سیکر موقع پر پہونچے ادہر سے
چاندسنگہ نے نہ فقط بطور سردار گوگاوتونکے بلکہ بحیثیت سپلاری جے پور فوج
کا ایک ایک آدمی جو مل سکا بھیجدیا اسطرح اسباب کی چندیا کا طرفین پر جے پور
کی کل فوج جمع ہوکر آپسمین خونریزی پر مستعد ہوگئی تلوارین میان سے باہر
ہوگئی تھین کہ ایک کھنگاروت سردار نے درمیان مین آکر ثالثی کردی کہ اول
کاٹیان سرداران کھنڈیلہ کے ڈیرہ پر جاوین اور روپے اونکو اپنی خوشی سے
سپلار فوج کے پاس بھیجدین شیخاوتون نے منظور کرلیا اور فساد موقوف ہوا
مگر چاندسنگہ کو رنج ہوا کہ اگرچہ بطور سپلار فوج کے میری اطاعت ہوئی مگر گوگاوتون
کی سرداری کیوجہہ سے سبکی ہوگئی۔

لچھمن سنگہ سردار سیکر جو شیخاوتون سے علیحدہ رہا اوسکی یہہ غرض تھی کہ اگر یہہ
لوگ مارے جاوین تو بجہت حاکم کھنڈیلہ ہونیکا موقع ملجاوے شیخاوتون کی علیحدگی
سے بھومسر گڈھ کا محاصرہ موقوف ہوکر فوج کا کوچ ہوا تو جس حالت مین سب
جے پور کے راستہ سے پھیر کہا کر جاتے تھے سیکر والے بہ راہ راست اپنے وطن کو

तीसाह्

اور وہان سب تکلیف تہ کرکے سیسوہ پر حملہ آور ہوا اور ٹہاکون کو جنسے ابھی لڑر ہا تہا بعد صلح ومصالحت د دلاکھہ روپیہ دینا کرکے اون سے دو دستہ فوج بتحت منّو وہتاب خان حاصل کی مہتاب خان نے چند روز پیشتر ہی ہنونت سنگہ منتظم جاگیر صغیر سن راجگان سے بالعوض عدم مداخلت وحفاظت جاگیر مذکور کے پچاس ہزار روپیہ لیا تہا مگر اسپر بھی بے ایمان ہو گیا۔

بہادر ہنونت سنگہ جس نے اپنی دلاوری سے ریاست بحال کی تہی مستعد مقابلہ ہوا اوس کے دشمن نے روپیہ کو کہ بے ایمانی سے جمع کیا تہا بہت فضولی سے خرچ کرنا شروع کیا اور ریواسہ وغیرہ چند سردار اوسکی طرف ہو گئے تین ہفتہ تک عنقریب مسمار قلعہ سے دشمن کا مقابلہ کرکے وہ دست بقبضہ ہو کر باہر نکل آیا اور کوٹ فتح کرلیا وہان اوس نے اپنے خاندان کے وفادار لوگون کو جمع کیا اور کہنڈیلہ کیواسطے مرنے یا فتح کرنیکا قطعی ارادہ کرلیا دیگر سردارون نے صغیر سن راجگان پر اسطرح بلا اشتعال وصرف بطمع زیادتی کرنے کو بہت برا سمجہا اور نہ صرف بوجہہ بے انصافی بلکہ رایسلوت کے چہوٹے خاندان کی ناواجب حرص اور کل کے دشمن کو حامی بنانیکے سبب سے بہت رنجیدہ ہوئے اکثر اوسکے خلاف مستعد جنگ ہوئے اور بعض ملک کا حصہ بطور رشوت لینے کیواسطے اوسکے شریک ہوئے بعض جو ایسے ایماندار تھے کہ رشوت لینے پر رضامند نہوئے اپنے گہرونکو بچانیکی ضرورت سے بخوف فوج میرخان مطلوبہ سیکر علیحدہ ہو گئے دربار نے بسبب فسادوہجوم گڑھ کے جسکو سب نے کہنڈیلہ والون کی شرارت سے منسوب کیا کچہہ مزاحمت نکی۔

صرف ہنونت سنگہ اور چند سو آدمی اوسکے خاندان کے رہ گئے تین مہینے تک وسے
قلعہ سے باہر ایک مقام سے لڑتے رہے آخر مین جب بہت قریب مورچے آگئے
لوگون نے اوسکو قلعہ مین جانیکی فہمایش کی اوس نے بہادری سے انکار کیا
کہ اگر ہم دیوارونکے پیچہے جاکر پناہ لینگے تو کہنڈیلہ ہمیشہ کو جاتا رہیگا اور بہائیون کو
ہدایت کی کہ یا تو فوج کو پسپا کردیا مرجاؤ اونہون نے بزور شمشیر فوج کو توپون
سے ہٹا دیا اور مورچے خالی کرالیے وہ بہت خوش ہوا مگر دشمن نے پہر لڑائی کی
کہ صبح سے شام تک جاری رہی پہر حملہ ہوا اور دشمن کو ذلت سے ہٹا دیا مگر جسوقت
ہنونت سنگہ اپنی جمعیت سے دشمن کی توپون پر پہونچا اوسکے گولہ لگا فتح تو اونکی
ہی رہی مگر اونکا افسر مارا گیا اس سے ہراسان ہوگئے اور قلعہ کے اندر چلے گئے
یا تو پٹہان اور سیکر والے اور اوسکی ہمراہی سب اوسکے جنازہ کے ساتہہ گئے دوسرے
روز مجروح و مقتولون کو اوٹہانے کے واسطے وقفہ ہوا تب پیغام صلح ہوا مگر
قلعہ والون نے انکار کیا سردار اودے پور کے پاس جو ابتدا سے حق بجانب
رہا تہا جسوقت انتقال ہنونت سنگہ کی خبر پہونچی اوس نے آدمی اور رسد بہیجکر
مدد کی اور کہیتڑی کا سردار بہی اپنے گہر پر ہوتا تو وہان سے بہی بہت مدد ہوتی
مگر وہ دربار مین تہا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کی تہی کہ جس طرح سردار بسااو کی صلاح
ہو ویسا کرے مگر وہ ملک مقبوضہ مین سے حصہ لینے کی طمع سے سیکر کا شریک ہوگیا
تہا تاہم قلعہ کی فوج باوصف ہر طرح کی تکلیف کے پانچ ہفتہ تک اور بہی لڑی
اور اونکی خورش خشک غلہ پر جو مینہ لاتے تہے منحصر رہگئی اسوقت مین دس گانو
کا اقرار ہوکر اونہون نے قلعہ خالی کردیا پرتاب سنگہ نے تو اپنے حصہ کے دیہات

پر قبضہ کرلیا مگر ابہی سنگہ کو جسمین رائیسل کی ہمت تہی گوارا نہوا کہ اپنے مجرم رشتہ دار
و ماتحت کا احسانمند ہوا اگر پرتاب سنگہ بہی ایسا کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ لچہمن سنگہ مالک
کہنڈیلہ کو ان سرداران کو اون کی موروثی زمین پر رہنے دینے کا بہت افسوس
تہا اور اونکو خارج کرلینے مین وہ صرف اسیکا انتظار کرتا تہا کہ ملک مقبوضہ پر
بہ استقلال قابض ہوجاوے سنہ ۱۸۱۴ع مین دونون شریک یعنی ابہی سنگہ و پرتاب سنگہ
جہونجہنون مین جاکر رہے اور ہر ایک ساد ہانیون کے مشترک خزانہ سے پانچ
روپیہ یومیہ پانے لگا اور اونکو پہر کہنڈیلہ ملنے کی کچہہ امید نرہی سنہ ۱۸۱۴ع مین
مصر شیونارائن مصاحب جے پور کو روپیہ کی ضرورت شدید پیش آئی اور میرخان
کا مطالبہ ادا کرنے کیواسطے اوس نے چاہا کہ سردار سیکر سے جو مدت سے خواہان
تہا کہ میری تحصیلات ناجایز دربار سے منظور ہوجاوین کچہہ لیوے اسواسطے یہہ
قرار پایا کہ پانچ لاکہہ اپنے پاس سے اور چار لاکہہ بہ امداد حکومت جے پور ساد ہانیون
سے وصول کرکے کل نو لاکہہ روپیہ داخل کرے اور کہنڈیلہ کا پٹہ حاصل کرے میرخان
وکیل طرفین اس زمانہ مین رانولی مین مقیم تہا لچہمن سنگہ نے اوس سے وہان
ملکر روپیہ داخل کیا اور اوسکی رسید راج مین داخل کرکے پٹہ لیا -
بعد ازان لچہمن سنگہ دربار مین گیا اور ایک سال کا خراج کہ آیندہ کیواسطے ستاون
ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوا تہا ادا کیا اور کسی قدر اپنے آقا راجہ جگت سنگہ سے خلعت مسند نشینی
حاصل کیا اسطرح سیکر والون کی طمع اور دربار کی تلون طبعی اور ساد ہانیون
کے حسد اور حرص سے وارثان رائیسل کا حق موروثی تلف ہوگیا -
لچہمن سنگہ نے بذریعہ لیاقت اور دولت کے دربار جے پور مین جلد رسوخ

حاصل کیا مگر اس سے پروہت صاحب کو حسد پیدا ہوا اور لچھمن سنگھ کا بہت
نقصان ہوا اسکا سبب یہہ کہ ایک برہمن نے دیہات کھنڈیلہ کا ٹھیکہ لیا تھا اور بسبب
تشدد و زیادہ ستانی کے وہ وہاں سے بذلت نکالا گیا مگر وہ اپنی بلند ہمتی
کی تدبیرین کرتا رہا اوس نے اپنے مربی مصر شیو نراین کا اقتدار کم کیا کہ اوسکو
خودکشی کرنی پڑی اوسکے بیٹے کو بھی مایوس کر دیا اور فریب و دغا بازی سے
خود امیر کی مصاحبت پر مقرر ہوا لچھمن سنگھ زبردست آدمی تھا اوس سے
ہر موقع پر صلاح لیجاتی تھی اوسکو یہہ امر ناگوار تھا اسواسطے اسکے بھی پست
کرنے کی تدبیر کی اور چاہا کہ وہ اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہو جاوے اس
غرض سے کھنڈیلہ پر حملہ کرنیکا حکم ہوا سادہانی طمع اور حسد کے جوش مین اکر
اپنے اصلی فوائد کو بھول گئے اور راج کی فوج کے شامل ہو لئے کھنڈیلہ کا
محاصرہ ہوا اس موقع پر لچھمن سنگھ نے بڑی دانائی سے کام کیا خود تو باطمینان
جے پور مین موجود رہا کہ اس سے پروہت کا کینہ رفع ہوا اور کھنڈیلہ کی حفاظت
کیواسطے جمشید خان نامی ایک شخص کو روپیہ دیکر اوسکی پلٹن پروہت پر چڑھوائی
اسطرح لچھمن سنگھ کی حسن تدبیری سے لاچار ہو کر برہمن نے محاصرہ چھوڑ دیا
اور جے پور کو چلا آیا وہان اوس نے سب پردہ اوٹھا کر اوسکو قید کرنے
کی تدبیر کی رئیس سیکر بمشکل تمام بچکر گیا پچاس سوار لیکر بھاگا دشمن متعاقب
ہوا اوسکی اور اوسکے شریک سردار سامود کی جاگیر اوضبط ہوئی ساد ہانیوں
نے بافسری سرداران کھنڈی و بسا او پروہت کے چلے جانے پر بھی حملہ کیا
اور ابھی سنگھ نے جسکو ایک دفعہ پھر بھی اوسکے زادبوم دکھانے کیواسطے

لیگئے تھے پہر شکست کہائی ۔
اب لچھمن سنگہ کے خاندان کا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ شیخ جی کے بیٹون مین سے
اول رایسل کے سات بیٹے تہے اونمین سے چہوٹہا ترمل جسکو راو کا خطاب
ملگیا تہا پرگنہ کانسلی پر جسمین چوراسی دیہات ہین قابض تہا اوسکے پسر ہرلسنگہ
نے فتح پور کے قایم خانیون سے پرگنہ بلارہ جسمین ایک سو پچیس گانو ہین فتح
کیا اور لبیہ ازان پچیس گانو ریلاسہ کے حاصل کیے شیو سنگہ خلف ہری سنگہ نے
قایم خانیون کے مسکن خاص فتح پور کو لیکر اپنا دار الریاست بنایا اوسکے بیٹے
چاند سنگہ نے سیکر آباد کیا اور اوسکی اولاد خاص مین سے دیبی سنگہ نے اپنے
بیکبدی ٹہاکر شاہپورہ سے لچھمن سنگہ کو متبنیٰ لیا لچھمن سنگہ مسند نشین ہوا تب
بہی سیکر کی ریاست رونق پر تہی اوس نے اور بہی ترقی دی اور کہنڈیلہ لینے
سے مدت پیشتر اوس نے اپنے بہائی بیٹون کے کل قلعات کو توڑ دیا تہا تا بجز
شاہپورہ کو بہی جہان خود پیدا ہوا تہا نہ بخشا اور نہ بلارہ و جہونگہ و کانسلی
کے قریب ترین بہائیون پر رحم کیا بلکہ خاندان سیکر مین شامل ہوکر اپنے اصلی
خاندان شاہپورہ سے اسقدر مغایرت پیدا کی کہ اوسکا باپ اوسکے تحت حکومت
مین رہنا گوارا نکر سکے جے پور کو چلا گیا لچھمن سنگہ کے قبضہ مین پانچ سو آبادان
دیہات تہے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تہی اپنا نام قایم رکہنے کی
غرض سے اوس نے لچھمن گڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اور چند قلعون کی مرمت
کرائی اوسکی فوج مین آٹہہ پلٹنین بنام تہا دعلی غول تہین اور ہر ایک پلٹن مین
توپخانہ تہا اور ہزار ہستند سوار جنمین نصف بارگیر دار تہے ایسی زبردست فوج

बिलारा

बिसाउ
बिड़ोद
कासली

کے ذریعہ سے اور باتفاق راج جے پور غالب ہے کہ اگر سرکار انگریزی اور
جے پور کے درمیان عہدنامہ ہوکر جنگ وجدل و ملک گیری کا انسداد نہو جاتا تو
لچھمن سنگھ کل شیخاواٹی کا مالک ہو جاتا۔

بعد اختتام حالات کہنڈیلہ کے شیخاوتون کے دوسرے فریق معروف سادہانیون
کی کیفیت لکہی جاتی ہے کہ وے رایسل کے خلف سوئم بہوجراج کی اولاد مین
ہین جب اوسکے سات بیٹون مین ملک تقسیم ہوا تہا اودے پور اوسکے حصہ مین
آیا بہوجراج کی اولاد کہ بہوجانی کہلاتی ہے بکثرت تہی اونہون نے بہی اپنے
وقت مین بہت عظمت حاصل کی اور نہ معلوم کسوجہہ سے اونکا دارالحکومت
اودے پور کل شیخاوتون کی پنچایتون کے واسطے مقام اجتماع ہوگیا۔

بہوجراج سے چند پشت بعد جگرام اودے پور کا مالک ہوا اوسکے چند لڑکے
تہے اونمین سے بڑا سادہو دسہرہ پر اپنے باپ سے لڑکر نکل گیا اس زمانہ
مین سادہانیون کا کل ملک قایم خانی نواب جہونجہنون فتح پور ما تحت سلطنت کی
قبضہ مین تہا سادہو نواب کے پاس گیا اوس نے پرورش کی اپنی ہمت و
لیاقت سے ترقی پاکر منتظم ریاست ہوگیا اوسکی ترقی آیندہ کی دو روایتین
ہین شاید دونون صحیح ہون ایک تو یہہ کہ قایم خانی نواب لاولد تہا اوس نے
سادہو کو مثل بچہ کے پرورش کیا اور اوسکو پرگنہ جہونجہنون جس مین چوراسی
گانوہین دیدیا دوسری روایت یہہ ہے کہ جب سادہو بحیثیت عہدہ منتظمی ریاست
پر بخوبی متسلط ہوگیا اوس نے نواب کو بود و باش کیواسطے علیحدہ گانو بتلادیا
اور اوسکی پنشن مقرر کردی اور قایم خانیون کو پیشتر سے ایسا برباد کردیا تہا

जगराम
साधू

کہ وہ اس ناشکری شیخاوت کے اخراج کیواسطے آدمی جمع نہ کرسکا مجبور
وہ جہوجہنون سے بہاگ کر فتح پور گیا یہہ مقام یا تو اوسی کے علاقہ مین تہا
یا اوسکے کسی رشتہ دار کے قبضہ مین تہا اور وہان سے اوسکے نکال لینے کی
تدبیر کی اس ضرورت پر سادہو نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ برادری
साधू
کے لوگ جمع کرکے وہان پہونچے اوس نے اوسکی ملک گیری کی لحاظ سے اوسکے
قصور معاف کرکے اپنے دوسرے بیٹے کو جو مرزا راجہ جے سنگہ کے ساتہہ بادشاہی
فوج مین نوکری پر تہا مدد دینے کیواسطے لکہا اوس نے سادہو کی کمک پر
فوج و توپخانے بہیجے کہ اوسکے زور سے سادہو نہ صرف جہوجہنون پر بدستور
قابض رہا بلکہ فتح پور بہی اوسکے قبضہ مین آگیا سادہو نے فتح پور مع اوسیقدر
دیہات کے جتنے جہوجہنون مین ہین اس مدد کے عوض مین اپنے بہائی کو دئے
اور حسب شرائط سابقہ دونون نے راجہ جے پور کو خراج سالانہ اور لاولد
مرنے پر نذرانہ دینا قبول کیا چند روز بعد سادہو نے دوسرے قایم خانی سے
سنگہانہ مع ایک سو چھبیس دیہات کے چہین لیا اور انہین ایام مین گوڑ
सिंघाना
راجپوتون سے سلطانہ مع چوراسی دیہات کے اور نروکا راجپوتون سے کہیتڑی
सुलताना
खेतड़ी
مع متعلقات کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا اسطرح تہوڑے سے عرصہ مین
ایک ہزار قصبات و دیہات کا مالک اوسکے قبضہ مین آگیا اپنی وفات سے تہوڑے
دنون پیشتر اوس نے یہہ ملک اپنے پانچ بیٹون کو جنکی اولاد اوسکے نام سے
سادہانی کہلاتی ہے تقسیم کردیا - زورآور سنگہ - کشن سنگہ - نول سنگہ -
کیسری سنگہ - پہاڑ سنگہ - علاوہ معمولی حصہ کے زورآور سنگہ کو بوجہہ بزرگی

چوکڑی مع بارہ دیہات متعلقہ ملی اور ہاتہی پالکی وغیرہ لوازمہ ریاستداری
بہی اوسکو حاصل ہوئے اگرچہ انقلاب زمانہ سے رئیس کہیتڑی اولاد خلف دوم
یعنی کشن سنگہ کو عظمت حاصل ہوگئی مگر ولادت کا امتیاز تقدیری اولٹ پہیر پر ہمیشہ
فایق سمجہا جاتا ہے اسواسطے چوکڑی کا ٹہاکر جسکے علاقہ مین چہوٹے چہوٹے بارہ
گانو ہین عزت مین کہیتڑی کی ابہی سنگہ سے جو پانچ سو گانو کا مالک تہا برتر سمجہا
جاتا تہا باقی چار پسران سادہول سنگہ کی اولاد مین سرداران مفصلہ ذیل تہے۔
ابہی سنگہ والی کہیتڑی۔ شیام سنگہ بساو۔ گیان سنگہ نولگڈہ۔ شیر سنگہ سلطانہ۔
علاوہ جایداد موروثی تقسیم شدہ کے پرگنات سنگہانہ وجہونجہنون وسورجگڈہ
معروف اور یہ چہوٹے لڑکون کی اولاد مین مشترک رہے چنانچہ سنگہانہ پر مع ایک سو
پچیس دیہات کے ابہی سنگہ نے قبضہ کرلیا تہا مگر اوسکے اور بہائی بہی اپنے زور آور
دعوی وراثت سے اوسمین شریک رہے آئے سادہانیون مین سے ابہی سنگہ
نے وہی عظمت حاصل کی جو رایسلوتون مین سے لچہمن سنگہ نے کی تہی سیکر والے
کہنڈیلہ والون کو جو اون کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے تہے محروم الارث
کردیا تہا مگر کہیتڑی والہ نے صرف بڑی شاخ کو ہی محروم الارث کرنے پر قناعت
نکی بلکہ پانچوین مین سے چہوٹی شاخ کو بہی بیدخل کیا جس معاملہ کے انجام مین شیر سنگہ
کی اولاد سلطانہ سے خارج ہوئی ایسا پرتشدد ہے کہ بنظر تشریح اس امر کے کہ زمین
حاصل کرنے کے واسطے راجپوت کیا کیا ظلم و بے ایمانی کرسکتے ہین اوسکا لکہنا
ضرور ہے۔
پہاڑسنگہ کے صرف ایک لڑکا بہوپال سنگہ تہا کہ بمقام توہارو ایک لڑائی مین مارا گیا

सूरजगढ़
गोरीचा
पहाड़सिंह

लुहारू - भूपालसिंह

اوس نے اپنے بھتیجے باگھ سنگھ والی کہیٹڑی کے چہوٹے بیٹے کو تبنی لیا بہار سنگھ
کے انتقال پر وہ لڑکا ایسا صغیر سن تہا کہ اپنی جائداد و سلطانہ کے انتظام کی قابلیت
نہین رکہتا تہا اسواسطے وہ اپنے اصلی باپ کے پاس رہا آیا اب غور کرنا چاہیے
کہ انتقال حقوق ملکی نے محبت پدری کو کیسا کند بلکہ زایل کر دیا کہ اس بیرحم باپ
نے اپنے بیٹے کو ہلاک کیا اور جایداد سلطانہ کو کہیٹڑی مین شامل کیا مگر بہاوسکو
ایسا داغ لگا کہ کل برادری سے خارج از قوم وہتیارا کر دیا خود اوسکی عورت نے
بہی اوسکی شکل دیکہنی چہوڑ دی اور اپنے بڑے بیٹے ابہی سنگھ کی جایداد کا
بند و بست کرتی رہی اوس پر یہہ گناہ ایسا غالب آیا کہ وہ اپنی حیات کے
باقیماندہ بارہ سال مین اپنے مکان واقع قلعہ کہیٹڑی سے باہر نہ نکلا ۔
علاوہ راجپوت و ساہوکارون کے شیخاوتون مین لاڈخانی اور تاج خانی دو شاخین
اور ہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اون کے نام کے ساتھہ لفظ خان کیونکر لگا ہے شاید
مثل شیخ جی کے کسی مسلمان فقیر کی دعا سے پیدا ہوئے ہون لاڈخان نے اپنی
جایداد واقع راگڈہ کو کہ سرحد مارواڑ علاقہ سانبہر مین ہے فتح کیا عجب نہین ہے اگر یہہ
جایداد اوسکو اپنے باپ کے دربار مین صاحب رسوخ ہونے سے ملی ہو اس علاقہ کے
سوائے لاڈخانیون کے قبضہ مین لوہسل کا پٹہ اور ہے اور راجگان مارواڑ
و بیکانیر نے بہی اپنے علاقون مین واردات نکرنے کی مراد سے اونکو چند دیہات
دے رکہے ہین لاڈخانی مشہور رہزن ہین مثل پنڈارہ و قزاقون کے اون کے
نام سے خلایق ترسان و لرزان رہتی تہی پانچ سو سوار تک جمع ہو جاتے تہے اور
ملک مین تہلکہ ڈالدیتے تہے اونکی تہیدستی اور راگڈہ کے مضبوط مقام ہونے سے

बाघसिंह
हत्यारा
तानारामगढ़
लोहसल
पिंडारा

حصہ سوم تاریخ زمانہ حال

راج جےپور کی تاریخ تعلقات سرکار انگریزی شروع ہونے کے بعد دیگر ریاستوں کے اوسی زمانہ کی تاریخ سے زیادہ دلچسپ اور عبرت انگیز ہے ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی اس راج سے بہت قریب ہیں اور ہر ایک کو جےپور کی کثرت فوج کا مبالغہ سے گمان رہا ہے اور انضباط عہدنامہ کے وقت سے مدت تک یہاں کے فرمانروا نابالغ اور اون کی ماجی مختار و منتظم امور ریاست رہی ہیں ان متفق موجبات سے سرکار انگریزی کو اس راج کے اندرونی انتظام کی ترقی و بہبودی میں زیادہ کوشش اور توجہ کرنی پڑی ہے اور منتظمان وقت کو ثابت ہوا ہے کہ اس انتظام میں جو سرکار سے مداخلت کی گئی ہے باوجود حسن نیت اور صدق ارادت کی مقتضا مصلحت نہ تھی سبب اسکا یہی تھا کہ اوس ابتدائی زمانہ میں اونکو راجپوتوں کی ریاست کے متعلقین کے باہمی روابط کا علم صحیح نہ تھا روابط مذکور ابتدائی زمانہ کی برادرانہ حکومت کے درجہ سے انتظام حاکمانہ کے درجہ کو پہونچ گئے تھے یا پہونچنے والے تھے ان ابتدائی تجربوں کے سرکار انگریزی اور راج جےپور کے تعلقات کا اہتمام ہندوستان کے عمدہ ترین افسران مثل سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب و لارڈ مٹکاف صاحب و سر جان لو صاحب و سر جارج کلارک صاحب کی اختیار میں رہا ہے کہ اونکی پچھلی کارگذاری بہت تحسین و آفرین کے لائق ہوا ہیں لوگوں کی عمدہ لیاقت اور خوش تمیزی سے تدبیروں کا ناکامیاب ہونا زیادہ صرف رسوائی سے ظہور میں نہ آسکا نتایج واقعات کی پیش بینی کرکے اونہوں نے

सरडेविड
लाईमेटका
सरजानलो
सरजार्जक्ला

اپنی ذو فنونی اور صاحب تمیزی سے اون خرابیون کو جو نوعہد گیر پر روئے کار ظاہر ہونے پذیر ہونے سے باز رکہا۔

راج جے پور کا تعلق سرکار انگریزی سے اول سنہ ۱۸۰۳ع مین شروع ہوا جب لارڈ لیک صاحب نے عہدنامہ منضبط کیا تہا اس عہدنامہ کا اول نتیجہ یہہ ہوا کہ ریاست جیپور نے نواب وزیر علی کو جو علاقہ سرکار انگریزی مین ارتکاب جرم قتل و خونریزی کرکے جے پور مین پناہ پذیر ہوا تہا گرفتار کرا دیا از انجا کہ استحقاق سزا یعنی مظلوم و مجرمون کی پناہ دہی کل ہنود اور بخصوص راجپوتون مین نہایت متبرک سمجہی جاتی ہے اوسکی گرفتاری سے راج جے پور کی بہت بدنامی ہوئی تا بحدیکہ وکیل مہاراجہ ہلکر نے وقت مباحثہ خراج جے پور و بوندی کے سرجان مالکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے علانیہ کہا تہا کہ رئیس جے پور ضرور سرکار انگریزی کا دوست اور مورد عنایت رہیگا کیونکہ اوس نے صاحبان انگریز کے خوش کرنے کیواسطے وزیر علی کو جس نے اونکے انتقام کے خوف سے اوسکے پاس پناہ لی تہی گرفتار کرا کر ذلت اور بدنامی حاصل کی ہے صاحب نے اس گستاخانہ کلام پر وکیل کو زجر و توبیخ کی کہ سرکار انگریزی کے دوست کی نسبت جس نے قاتل کو کہ اوسکی پناہ دہی مین بدنامی ہوئی گرفتار کر دیا ہے بیہودہ بکنا نہ چاہیئے اگرچہ اس گرفتاری سے ہندوستانیون مین بدنامی ہوئی مگر وہی ثبوت کامل ہے کہ ریاست جے پور اپنے عہد و پیمان پر بہت ثابت قدم ہے اور ابتدا سے سرکار انگریزی کی رفاقت مین تہ دل سے سرگرم ہے نحوست وقت سے اور زمانہ کے مدبرون نے اس وفاداری کا احسان نہ مانا اس سے جیپور

लाईलेक

[illegible]

[illegible]

کی عافیت اور سرکار انگریزی کی نیکنامی مین خلل واقع ہوا یعنی ۱۸۰۵ء مین
بعہد حکومت لارڈ کورن ولس صاحب جنکو ریاستون سے عہد و پیمان کرنا
قرین مصلحت معلوم ہوا عہدنامہ فسخ ہوکر جے پور کو بے مدد چھوڑ دیا گیا کہ مرہٹون
نے سرکار انگریزی کا رفیق ہونے کی وجہہ سے زیادہ تر بے باکانہ تاخت و
تاراج کیا تاہم مہاراجہ صاحب نے بشمول لارڈ لیک صاحب ہلکر سے بدل و جان
مقابلہ کرکے اپنی طرف سے تعہد کو قایم رکہا اور صاحب موصوف نے سرکار انگریزی
کی حفاظت بدستور جاری رکہنے کا اقرار کیا مگر سر جارج بارلو صاحب کو بہی اپنے
متقدم لارڈ کورن ولس صاحب کی راے پسند ہوئی اور لارڈ لیک صاحب کے
عذرات پر مطلق التفات نکیا اسی موقع پر جے پور کے وکیل نے لارڈ لیک
صاحب سے عرض کیا تہا کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری ہونیکے وقت
سے صرف اسی مرتبہ سرکار انگریزی نے اپنے ایمان کو آسایش پر موقوف رکہا
ہے اس عہد شکنی پر حکام انگلستان نے بہت اعتراض کیا اور ۱۸۱۳ء مین
حکم صادر ہوا کہ جب موقع ہو جے پور کو از سر نو حفاظت انگریزی مین لیا جاوے
مگر بسبب درپیشی جنگ نیپال بہتر متصور ہوا کہ جب تک بشمول تدبیر عام استیصال
پنڈارون کے پیش نظر ہو اس حکم کی تعمیل ملتوی رہے۔
اسی سبب سے جب ۱۸۱۷ء مین مارکویس آف ہیسٹنگس صاحب نے راجپوتانہ
کی ریاستون کو بالاشتراک سرکار انگریزی کے حلقہ اتحاد و یگانگت مین منعقد
کرنا چاہا تو عرصہ تک راج جے پور نے ایسی سرکار کے ساتھہ جس نے تہوڑے
دنون پیشتر اوسکو بے تکلف چہوڑ دیا تہا اتفاق کرنے سے کنارہ کیا۔

کچھ عرصہ مین راج کی ضرورتین زیادہ ہوئین قرب وجوار کی ریاستون سے عہد
وپیمان ہونے سرکار انگریزی کی حفاظت سے خارج ہونیکا خوف ہوا امیرخان کی
فوج جسکو اجازت تہی کہ جب تک جےپور تدبیر عام استیصال پنڈارہ مین شریک
ہو اوس ملک مین رہے متواتر تاخت وتاراج کرتے تہے اور جےپور کے
تحت کی چہوٹی ریاستون سے تعہد سرکار انگریزی کا اس سے راج جےپور
بہت خفیف رہہ جاتا شروع ہوا ان متفق موجبات سے آخرکار انکار رفع ہوا
اور تاریخ ۲ - اپریل ۱۸۱۸ء کو درمیان سر چارلس مٹکاف صاحب اور ٹھاکر
راول بیری سال کے دستخطون کا عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم منضبط ہوا۔
اس عہدنامہ کی شرایط یہہ ہین راج جےپور اپنی حیثیت کے موافق اپنی فوج
سے سرکار انگریزی کی مدد کرے سرکار کو اپنا سرپرست سمجہے اور اطاعت کرے
خراج سالانہ کہ اس تعہد سے چہٹے برس مین بتدریج آٹہہ لاکہہ ہوجاوے اور
جب تک آمدنی ملک چالیس لاکہہ سے تجاوز نکرے اسیقدر رہے اور اوس سے
زیادہ آمدنی ہو تو اضافہ مین سے پانچ چہٹا حصہ علاوہ آٹہہ لاکہہ کے ہو داخل
کیا کرے سرکار انگریزی نے اپنی طرف سے دوامی دوستی واحدیت اور
غیر دشمنون سے محفوظ رکہنا کاروبار اندرونی کی مداخلت سے پرہیز کرنا اور
ریاست جےپور کی بہبودی وفایدہ کا مدنظر رکہنا منظور کیا۔
وقت انضباط اس عہدنامہ کے جےپور کے راجہ جگت سنگہ عیاش وبدچلن تہے
کہ اونکی اوباشی وبدتدبیری سے ریاست مرض زوال مین آئی شبانہ روزی
زنانہ مین اور خوشامدی لوگون کی صحبت مین رہنے سے کاروبار ریاست بالکل

خواجہ سرایان اور بدمعاش درباریون کے اختیار مین ہوگئے تہے اسواسطے بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ع اون کے انتقال پر ناظر موہن رام افسر خواجہ سرایان نے کہ لیئق و حریص آدمی تہا کل انتظام راج اپنے قبضہ مین لیکر اعلان کیا کہ اپنی وفات سے پہلے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب نے موہن سنگہ خلف راجہ محروج نرور کو کہ اوس ابتدائی نسل مین سے ہے جسمین سے بمرور آٹہہ سو برس مہاراجگان جے پور نکلے ہین متبنی لیا تہا باشندگان محل کی مدد سے جنکا ناظر کے اختیار رہنے مین بڑا فائدہ تہا موہن سنگہ مسند نشین ہوا اور سرداران راج کو نذر دینے کیواسطے بلایا مگر باستثناء ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ کے کہ ہنگام راجپوتون مین اول تو نہین مگر بڑی ریاست رکہتا ہے اور ناظر کی بے ایمانی مین شریک ہوا تہا کل سردار اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے سب نے مخالفانہ جواب بہیجے اور ٹہاکر جہلا سکے جو بجز کامہ کے محروج خاندان کے مہاراجہ مرحوم کا قریب ترین وارث تہا شامل ہوگئے۔

مہاراجہ جگت سنگہ کے انتقال کی خبر سنتے ہی سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے نگرانی واقعات کیواسطے اپنے معتمد منشی کو جے پور مین متعین کیا ناظر نے منشی کو بازشتم ملا لیا اور صاحب رزیڈنٹ نے اونکی تحریرون پر کلی اعتبار کرکے گورنمنٹ مین نذر روانہ کی منظوری کی درخواست کردی گورنمنٹ نے مبارکبادی کا خریطہ لکہہ بہیجا اور موہن سنگہ بلقب مانسنگہ موسوم ہوکر مسند نشین ہوا۔

مگر حسب خواہش ایک ناظر کے یہہ جبریہ مسند نشینی ہونے سے رانیان علی الخصوص راٹہور جی ہمشیرہ مہاراجہ مارواڑ و علی العموم کل باشندگان ملک بخوف ذلت

आइंदہ از حد ناراضی ہوئے سرداران راج آمادہ بغاوت ہوگئے اور ہندو مسلمان
ناظر کے ظلم و تعدی سے تنگ آکر باشندگان شہر نے بھی سرکشی اختیار کی۔
اسوقت تین رانیوں میں سے مہاراجہ جگت سنگھ مرحوم کی رانی بھٹیانی جی نے
ظاہر کیا کہ مجھکو آٹھہ مہینے کا حمل ہے اس سے ہر فرقہ خلایق کو کمال خوشی ہوئی
کیونکہ ناظر کی مفسدانہ تدبیریں فسخ ہوگئیں اور باہمی نزاع و فساد رفع ہوگیا
اور سب سے زیادہ یہہ کہ باشندگان جے پور کو جو خوف تھا کہ رفع فساد کے
حیلے سے سرکار انگریزی مداخلت کرکے ملک ضبط کریگی وہ بھی جاتا رہا مگر اکثر
لوگ اب بھی ناظر کے شریک رہے اور اکثر نے اس وجہہ سے کہ عرصہ دراز تک
اعلان نہوا تھا رانی بھٹیانی جی کے حاملہ ہونیکا یقین نکیا اسواسطے بسروری
راول بیری سال راج کے بڑے سردار دربار کے محل میں جمع ہوئے اور
یہہ قرار پایا کہ رئیس مرحوم کی دیگر رانیاں اور ٹھکرانیاں حاملہ رانی کو دیکھکر
حمل کی تصدیق کریں اور اس تصدیق پر عمل کرنیکا سب نے اقرار کیا چنانچہ
کل عورتوں نے دیکھہ کر بالاتفاق شہادت دی کہ رانی حاملہ ہے اور سب نے
اقرارنامہ پر دستخط کئے کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اوسکو اپنا مالک سمجھیں گے۔
۲۵ - اپریل سنہ ۱۸۱۹ء کو مہاراجہ جے سنگھ صاحب سوم نے جنکی ولادت کے سب
منتظر تھے جنم لیا اور موہن سنگھ باوجود سازش و فریب ناظر متروک ہوکر تھوڑے
دنوں بعد مرگیا راول نے بالاتفاق ٹھاکر بہادر سنگھ والی جھلاے و کشن سنگھ والی
چوموں صاحب رزیڈنٹ کو اس درخواست سے خط لکھا کہ بھٹیانی جی کے لڑکے
کو بطور وارث تخت بٹھوایا اور اولاد صلبی مہاراجہ جگت سنگھ صاحب کے سرکار

भटयानी

انگریزی سے منظور کیا جاوے سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے فی الفور منظور کیا اور بڑے سرداروں اور رانیون کی درخواست کی سرکار سے منظور ہوتی ہے کل ملک مین امن ہوگیا۔

اسوقت راج نے سرکار انگریزی سے یہہ درخواست کی کہ جو دیہات امرا ریاست نے چہین لئے ہین اون سے واپس دلائے جاوین اور جو درجہ و مراتب اونکا قدیم سے ہے اوسپر قایم کیے جاوین چنانچہ بوساطت سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب ملازمان و سرداران راج کیطرف سے عرائض بطور قولنامہ لکہی گئین اونکے ذریعہ سے اونہون نے دیانت و خیرخواہی سے راج کی نوکری کرنیکا اقرار کیا اور راج سے اونکے قدیم حقوق و مراتب مکفول ہوئے۔

عرضی

بخط ہندی دستخطی ٹہاکران و ملازمان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲۔ مئی ۱۸۱۹ء جسکی نقل جنرل اکٹرلونی صاحب کے پاس رای جوالا ناتہہ اور دیوان امرچند کی معرفت پہونچی ٹہاکران و متصدیان کیطرف سے بائی صاحبہ کو واضح ہو کہ جب تک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچین ہم مین سے کوئی دیہات خالصہ کو اپنے تصرف مین نہ لاویگا اور سب اپنی اپنی نوکری راج مین کرتے رہین گے۔

دستخط

راول بیری سال - باگہہ سنگہ چترہبوجوت - کشن سنگہ - بہادر سنگہ راجاوت

قایم سنگہ بابہدروت - لچہمن سنگہ بہوبہنون والہ - اودے سنگہ کہنگاروت - راجا ہری سنگہ کہیڑی والہ - راو چیتر بہوج - مان سنگہ کہنگاروت - سروپ سنگہ بنبروت بخشی سری نارایں - بہار تہہ سنگہ چاپاوت - امان سنگہ چاپاوت - سانج سنگہ چاپاوت - سار دول سنگہ نروکہ - کرپا رام وقایع نویس لچہمن سنگہ - کرپارام چیت رام ساہ - منگل سنگہ کہوسبانی بانس کہوہ - سوائی سنگہ کمپاوت - رائے جوالاناتہہ - دیوان امرچند - رائے امرچند پلی وال - سنگی ہیتالال - بالم سنگہ راناوت - رام لال دہابہائی - آڑہت رام مدکی - راول بیری سال

عرضی ہندی

متصدیان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲ - مئی ۱۸۱۹ء سب متصدیان کیطرف سے بائی جی صاحبہ کو معلوم ہو کہ جب تک ہمارا راجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچینگے دربارسے جو کام ہمارے سپرد ہے اوسکی انجام دہی مین اور احکام نافذہ کی تعمیل مین شرایط ذیل سے کاربند ہونیکا اقرار کرتے ہین اپنا کام دیانت داری سے انجام دینگے اور کسی سے رشوت نہین لینگے فصل بفصل دیوان کی معرفت حساب داخل کرتے رہین گے بجز اون کے جو قصور کرین کسی پر جرمانہ نکرین گے معاملات راج مین ہم آپسمین خفیہ علانیہ نزاع نکرین گے -

دستخط

رائے جوالاناتہہ - منشی دیاچند - دیوان امرچند - منشو جی لال - کرپارام -

چیت رام ساہ - لچھمن - مدن چند - بوہرہ جی نارایں - راے امرت رام -
روپ چند داروغہ - کرپا رام چارہوا - راول بیری سال - چتربھوج -
دیوان نوندہ رام - سنگی منالال - گھاسی رام - اتربت رام - بخشی سری نارین
سنپت رام - جیون رام - رام لال دہابہائی - گیان چند - دیورام داروغہ
منشی سری لال - اسوقت تک تعلقات فیمابین سرکار انگریزی و راج جیپور
کا اہتمام سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کرتے تہے اور او س زمانہ مین چند ماہ تک
جیپور مین رہے اونکی موجودگی مین کل ابتری کا انسداد ہورہا تہا مگر اونکے
جاتے ہی فتور پیدا ہوگیا مہاراجہ صاحب کی ولادت سے پیشتر رانی راٹہور جی (राठोड़णी)
پٹرانی تہین مگر جب بہٹیانی جی سے مہاراجہ صاحب پیدا ہوئے تو حسب رواج (पटराणी)
ملک وسے پٹرانی ہوئین اونہون نے ناقص طریقہ اختیار کیا کہ کل خلایق ناراض
ہوگئی اور انواع فساد برپا ہوئے راول بیری سال کو کہ ناتہاوت کوٹہری کا
دوم سردار تہا اور اوسکے بزرگون نے اپنی حسن لیاقت سے پٹیل یعنی ہوروں (पटेल)
منتیر کی خدمت حاصل کی تہی اور اوسمین بہی بزرگون کی سی لیاقت اور
دانائی موجود تہی صاحب رزیڈنٹ کی فہمایش سے ماجی صاحبہ نے مصاحب
مقرر کیا براے نام وزیر اعظم مقرر ہوا مگر اوسکا اختیار کچہہ نہ تہا اور اپنے
عہدہ کے لحاظ سے ماجی صاحبہ کے خام خیالات اور فاسد خواہشونکی مخالفت
کرتا تہا اخیر ۱۸۲۰ء مین ماجی صاحبہ کی بدانتظامی سے شہر مین فساد برپا ہوا
فوجی رام اہلکار اور چند دیگر اشخاص محل مین مارے گئے اور کل راج مین شورش
و ابتری ہوگئی -

گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل حکم دیا کہ ہر چند ہمکو خواہش مداخلت معاملات راج سے اجتناب ہے مگر شہر مین امن و عافیت رکھنے اور خطرہ عظیم کا انسداد کرنے اور مہاراجہ صاحب و رعایا کی بہبودی محفوظ رکھنے اور حالات واقعی کی خبرگیری کرنے کیواسطے لازم ہے کہ ایک افسر دربار جے پور مین متعین کیا جاوے چنانچہ کپتان سٹوورٹ صاحب قایم مقام رزیڈنٹ گوالیار تعینات ہوئے مگر جے پور کے کل نزاع و فساد کی مفصل کیفیت لکہنے سے پیشتر ضرور ہے کہ جس شخص کے بیجا مضرت اقتدار نے چند سال تک اسقدر فساد برپا کیا اور آخرکار ریاست کو تباہ کر دیا اوسکا بھی کچھہ تذکرہ کیا جاوے یہہ شخص سنگین جہو تہا رام تہا کہ گوبند نامی سے اس راج کی تاریخ مین بہت مشہور ہے مگر خاندان مین کم رتبہ آدمی تہا اور سابقًا فوجی رام متوفی کا نائب تہا اوسکے اور گناہون مین سے ایک یہہ بھی تہا کہ بنظر حصول عہدہ فوجی رام کی ہلاکت کا باعث ہوا ماجی صاحب بالکل اس شخص اور دو باندیون یعنی کنیزکون کے اختیار مین تہین اور راون پر کمال مہربانی تہی جہو تہا رام بے ایمان فضول گو اور فاسد تہا بیباکی اور بیحیائی سے دغا و فریب کرتا تہا اور اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اوسکو کسی سختی اور کمینگی مین لیت و لعل نہ تہا اوسی کے شامل حال دو باندیان تہین اون مین سے روپا بدارن خصوصًا نہایت شریر تہی —

کپتان سٹوورٹ صاحب نے دیکہا کہ ماجی صاحبہ اونکی تقریر سے از حد ناخوش ہین اور منسوخی حکم تقرر کیواسطے راول جی کو دہلی بہیجا ہے شہر مین جابجا دروازہ پر پہرہ مقرر کر دیا تاکہ اونکے پاس کوئی آنے جانے نہ پاوے اہالیان دربار

اون کی تدبیرون مین سد راہ ہوئی اون کے اور راجی صاحبہ کے درمیان جہوتہارام اور باندیون کی وساطت سے گفتگو ہوا کرتی تھی تحقیق نہ تہا کہ ایک کا صحیح منشار دوسرے پر ظاہر ہوتا ہے یا نہین چونکہ صاحب رزیڈنٹ کو معلوم نہ تہا کہ یہہ گفتگو جو ہوتی ہے راجی صاحبہ کرتی ہین یا اور کوئی راجی ہٹیانی جی صاحبہ کو سب لوگ ریاست کے کلی مالک سمجہتے تہے اور اونہون نے کل کام کا حصر جہوتہارام پر رکہا تہا راول کو جو برائے نام مصاحب راج تہا بدنظمی کی شکایت تہی اوسکے دو برس کی مصاحبت مین ریاست کی آمدنی بہت کم ہوگئی دونون فریق یکسان بددیانت تہے سب رشوت خوار تہے مگر البتہ جسقدر راور کوئی ہوتا اوس سے راول کم تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ کے وقت تک جب الور و ٹونک جے پور مین شامل تہے ایک کرور کی آمدنی ہوتی تہی اور موہن رام ناظر کے سخت انتظام مین چونتیس ۳۴ لاکہہ روپیہ بیٹہے تہے مگر راول کے انتظام مین صرف دو لاکہہ رہگئی اپنے متوسلون اور دیگر زیردست اہلکارون کے رشتہ دارون کو پرگنات قریب نصف جمع پر ٹہیکہ دیدیے اور دیگر پرگنات کے پٹون مین بلا وجہ بطور سرسری جمع اسقدر کم کردی کہ کسی بندوبست کے استقلال پر اعتبار نہ رہا۔

بدنصیبی ریاست سے بموجب شرط تعین خراج مندرجہ عہدنامہ کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو لازم تہا کہ بنظر حفظ فوائد سرکار جمع زاید از چالیس لاکہہ پرچہہ مین سے پانچ جزو وصول کرنے کیواسطے مال کے حساب کی جانچ کرین صاحب ایجنٹ نے درخواست کی کہ راج کے اہلکار میرے ساتہہ سدہار

بند و بست کرین اور شرائط مندرجہ پٹہ جات کی سرکار انگریزی سے کفالت
ہو جاوے گورنمنٹ نے اس تجویز کو پسند کیا گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل تحریر فرمایا کہ جو حفاظت راج جےپور کی سرکار سے کیجاتی ہے وہ ریاست
کیواسطے فایدہ بے بدل ہے پس اگر اسوجہہ سے کہ فریق ثانی ایسا مفلس ہے
کہ اس مصارف کا ایک جزو ادا کرنے کی بہی قابلیت نہین رکہتا اور حسب
شرائط مندرجہ عہدنامہ ہم مفت مین اعانت کرین تو براہ واجب خواستگار
ہو سکتے ہین کہ اس بات سے جو فوائد اونکو حاصل ہون اونکا اچھی طرح
استعمال کیا جاوے۔

اوسی مراسلہ اسمی اکٹرلونی صاحب مورخہ ۲۳ - جون ۱۸۲۱ء مین بعد اظہار
مراتب رہنمائی تدبیر گورنمنٹ کے لکہا ہے کہ نواب گورنر جنرل صاحب نے تعلقات
فیمابین سرکار انگریزی و راج جےپور اور رئیس کی نابالغی کے حالات پر متوجہ
بہت توجہہ سے غور کرکے اجازت دی ہے کہ جیسا آپ کے اور کپتان سٹورٹ
صاحب کے مراسلون مین بہت لیاقت سے مشرح لکہا ہے انتظام ریاست
مین بطرز واجب مداخلت کیجاوے اور بہت امتیاز و سہولت سے کہ شایان
مصلحت وقت ہو عمل کیا جاوے۔

اس خیر طلب تکریج آور مداخلت کے پر ضرر نتایج گو اوسوقت بالکل معلوم
نہوئے مگر اب بخوبی ظاہر ہو گئے ہین اوسوقت دو ہرہ حکومت کا تجربہ بہت
کم ہوا تہا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اضافہ آمدنی راج کی بڑی توقع تہی یہہ
خیال کرتے تہے کہ اول سال مین چالیس لاکہہ دوم مین پچاس لاکہہ اور سوم

مین ساٹھہ لاکھہ ہوجاوے گی مگر جو لوگ تجربہ کار تھے اون کے اندازہ مین
چالیس لاکھہ سے زیادہ ہونا محال تہا اور واقع مین چونتیس ۳۴ لاکھہ سے زیادہ
اوسوقت تک کبھی نہین ہوئی تھی —
کپتان سٹوورٹ صاحب کو گمان تہا کہ جب تک جےپور مین مختلف فریقون کی
یہی کیفیت رہیگی تدبیرات ترقی پیدا وار کارگر نہونگی اور راجی صاحبہ محافظ
و منتظم راج کے حسد و رشک سے خلل واقع ہوتا رہیگا اسواسطے تاو تینکہ راول
کو مختار مطلق کیا گیا اور اوس نے بالکل حسب ہدایت و احکام صاحب پولیٹکل
ایجنٹ کام کرنا شروع نکیا تدبیرات مذکورہ کا عملدرآمد ملتوی رہا اپنے اختیا
کے احکام اور جہوتہارام کی بے اختیاری مطلق کیواسطے راول نے راجی
صاحبہ سے درخواست کی کہ نظم و نسق ریاست مین ترمیم اور اپنے خانگی کارو
بار مین اصلاح کرین راجی صاحبہ نے ناراض ہوکر ان درخواستون کو
نامنظور کیا مگر کمال ضبط کے ساتھہ اس ناراضگی کو عرصہ تک ظاہر نکیا اور راول
اور جہوتہارام کے درمیان صلح و صفائی کرانی چاہی مگر اوسی سال یعنی
سنہ ۱۸۲۱ء کے اگست مین راول نے اس شرط پر کہ خدمت مصاحبت کو
مستعدی و لیاقت و دیانت داری سے انجام دیکر انتظام کی اصلاح
کرے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے اپنے اختیار حکومت کے استقلال کی کفالت
حاصل کر لی اس کفالت کے ہوتے ہی راج کے کل حساب و کتاب و کاروبا
پیشگاہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ مین آگئے اور کل راج مین تین سال کیواسطے
پٹہ جات مالگذاری بکفالت صاحب ایجنٹ دئیے جانیکا اشتہار جاری ہوا

ہرچند جہو تہارام اور اوسکے نائب امرچند نے کہ سررشتہ مال کا افسر تہا اسپر بہت اعتراض کیا مگر کچہہ سماعت نہوئی۔

صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی زبردست حمایت سے جہو تہارام راول کا ماتحت ہوگیا مگر راجی صاحبہ کیطرف سے کہ اونکے مزاج پر جہو تہارام حاوی تہا اب بہی شک رہا اسواسطے یہہ تجویز کی کہ اگر راجی صاحبہ مخالفان تدبیرات سرکار انگریزی کے کہنے پر عمل کرین تو جسطرح مہاراجہ پرتاب سنگہ کی راجی کو کیا تہا اوسیطرح ٹہاکرون کو متفق کرکے اونکو بہی کاروبار راج سے بیدخل کیا جاوے مگر راول نے اس تجویز کو پسند نہ کیا اس نظر سے کہ ٹہاکرون کے اجتماع سے شور ہوجاویگا اور کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ سرکار انگریزی صرف راجی صاحبہ کے بداصلاح کارون یعنی دونون باندیون کو علیحدہ کردے کہ یہی کافی ہوگا۔

بعدازان حال صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جو راول کے اختیارات کی کفالت دی تہی اوسکی بذریعہ مراسلہ ۲۲۔ ستمبر ۱۸۲۱ء پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری آگئی اور انتظام راج کا کل اختیار صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہوگیا اونہون نے راول کی معرفت راج کے کل صیغہ جات مال و عدالت وغیرہ مین بمقتضاء فوائد راج ضروری اصلاح دی اس بندوبست سے راجی صاحبہ بہت ناراض ہوئین اور راول کے ساتہہ جہو تہارام کو شریک کرنے مین اصرار کیا اس پر راول نے پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ راجی صاحبہ کے مشیرون یعنی [illegible] اونکے [illegible] مہتا اور چند دیگر

اشخاص کو نکالا جاوے اور اس کام کیواسطے فوج انگریزی کی امداد ضرور
سمجھی سرکار سے فوج دینے مین انکار ہوا تب اوس نے مجبور ہو تہارام کے
ساتھ کام کرنا قبول کیا فروری ۱۸۶۲ء مین جب صاحب ریزیڈنٹ جے پور
کا دورہ کرکے چلے گئے باجی صاحبہ نے اپنی بے اختیاری سے تنگ آکر راول
کو دربار مین آنے سے منع کر دیا اور ریگھبہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کو کہ سینہ زور اور
مفسد آدمی تہا صلاح کارون مین شامل کیا چونکہ راول بہ تحت حکومت و بکفالت
صاحب پولیٹکل ایجنٹ مصاحبت کا کام کرتا تہا اور اوسکے ذمہ کوئی الزام
نہ تہا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جہو تہارام اور ریگھبہ سنگہ کو موقوف کرنا چاہا باجی صاحبہ نے انکار کیا مگر صاحب نے جہو تہارام سے
بلا اجازت اوسکا استعفا لیا اور ریگھبہ سنگہ کو باجی صاحبہ نے صاحب کے پاس بہیجا تہا
وہان سے بہی نکالدیا اور باجی صاحبہ سے کہلا بہیجا کہ اوسے پہر ایجنسی مین
نہ بہیجین اور یاد رکہین کہ جو لوگ کاروبار ریاست مین کہ بلا شراکت غیرے
راول بہری سال کو مفوض ہوا ہے اور اوس سے مختار ریاست سمجہکر معاملات
مین گفتگو کیجاتی ہے دست اندازی کرتے ہین اونکو ہم دشمن سمجہین گے۔
اسطرح صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے کلی اقتدار سے دب کر جہو تہارام نے استعفا
دیدیا مگر تاہم اپنی تدبیرین کرتا رہا باجی صاحبہ صرف اوسکی تدبیرون پر عمل
کرتی تہین اور دو باندیون کی معرفت جنکی اوسکے پاس آمد و رفت تہی صلاح
کیا کرتی تہین اس غرض سے کہ اونکی صلاح و مشورہ کا انسداد ہو باجی صاحبہ
کے فریق کو ایک اور بہی زک پہونچی اور راول زیادہ تر مستقل ہو گیا۔
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اکبر علی صاحب کی خدمتین ٹہاکر مر...

وجاگیر لانبہ کی ضبطی کی درخواست کی۔

لانبہ پرگنات اجمیر سے ملحق ایک مختصر جاگیر ہے جب دیگر جاگیرداروں سے دیہات خالصہ کہ اونہوں نے مرہٹون کی حمایت اوردی پر بلا اجازت لے لیے تھے مسترد کئے گئے یہہ جاگیر کسی خاص وجہہ سے ضبطی سے رہ گئی تھی اگرچہ دیہات مذکورہ کی ضبطی کو چار برس گذر گئے اور لانبہ کی بابت میگہہ سنگہ سے کچہہ مزاحمت ہوئی تھی مگر اب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ میگہہ سنگہ راجی صاحبہ کے مزاج پر بہت حاوی ہے اور راول سے عداوت رکہتا ہے اسواسطے راجی کے فریق کی تضعیف کیواسطے لانبہ کا ضبط ہونا ضرور ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی اس سختی وتشدد کے عوض مین اگر فریق ثانی نے بہی سرکشی سے مقابلہ کیا تو مقام تعجب نہین ہے لانبہ کے قلعہ پر نصیر آباد سے انگریزی فوج کا ہر گذ حملہ اورہوا قلعہ والون نے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا انگریزی فوج مین سے بہت آدمی مقتول ومجروح ہوئے مگر قلعہ خالی ہوگیا۔

بہرزمان حال راجی صاحبہ کے بے ایمان صلاح کارون نے راول کی حویلی واقع شہر پر حملہ کیا کہ اوسکو اونکا مقابلہ کرنا پڑا راول کے بہائی ٹہاکر کشن سنگہ نے ایجنسی کے پاس آکر ڈیرہ کیا جسکو راجی کے فریق سے کچہہ شکایت ہوئی تہی وہان جمع ہوگیا راجی صاحبہ نے چند ٹہاکرون کے دستخط سے راول کی مجرمیت کا اشتہار جاری کیا اور صاحب نے راجی صاحبہ کے فریق کی نسبت وہی عمل کیا مگر لانبہ کی فتح اور گورنمنٹ کے حکم مکتوبہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۲۳ء سے صورت حال بالکل بدل گیا اور مخالفان صاحب پولیٹکل ایجنٹ منتشر ہوگئے۔

نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل راول بیری سال کو بلا مداخلت
باجی صاحبہ اور صرف بحت و ذمہ وری بجانب سرکار انگریزی صغیر سن مہاراج
صاحب کے حقوق و فوائد کا محافظ اور راج کا مختار مقرر کیا اور باجی صاحبہ
کو مطلع کیا کہ سرکار انگریزی نے راول بیری سال کو اہتمام نظم و نسق راج کا
مختار مطلق اور جہوتہارام اور اوسکے متوسلون کو کل کاروبار ریاست سے
بے تعلق کیا ہے باجی صاحبہ امور انتظام راج مین مداخلت کرنے سے بالکل دست
تی کام اور اندرون محل کی
نگرانی سے اپنا تعلق رکہین۔

مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس حکم کی حد غایت تک تعمیل کرنا مناسب نہ سمجھکر باجی
صاحبہ کو برائے نام مختار رکہا اور راول بیری سال سے راج کا کام کرایا
سیگہہ سنگہ اپنی جاگیر کو بمقام ڈگی چلا گیا جہوتہارام جاتہ اکو گیا اور اوسکے فرقہ
کے اور لوگ متفرق ہوگئے باجی صاحبہ نے بظاہر فرمان پذیر ہوکر راول کو
بعطائے خلعت ممتاز کیا۔

۲۳ - اپریل ۱۸۳۴ع کو کپتان سٹوورٹ صاحب جے پور سے گئے اور میجر ریبیر
صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے باجی صاحبہ نے اس تبادلہ کو اپنے دیرینہ
خواہش اخراج راول کے حاصل کرنے کیواسطے موقع غنیمت سمجہا اس غرض
سے اونہون نے سرداران فوج راج سے سازش کی اور اکتوبر ۱۸۳۴ع
مین بحیلہ طلب تنخواہ اونکو جے پور مین جمع کیا اور بہڑکا کر ان شیخاوالی کو بہی اپنی
طرف کرکے بغرض اخراج ناہتاوتان کہ راول بیری سال بہاگ کر سامہ

ٹہاکر کشن سنگہ چوہون والا سرگروہ ناٹہاوتان ہین طلب کیا اور سری جی ہنت
کو بہی بلاکر شورش و فساد پیدا کرنے مین کمال کوشش کی اون کے حکم سے
فوجین مع چوبیس توپون کے سامنے گانیر دروازہ جمع ہوئین کپتان ریپر صاحب
نے اس موقع پر کمال ضبط و دانائی سے کام کیا بریگیڈ صاحب نصیرآباد سے
فی الفور مدد کی درخواست کی اور جب ماجی صاحبہ نے اونکے خفیہ پیغام پر کہ
بہ اتفاع فراہمی و برخاستگی فوج جمع شدہ بہیجا تہا کچہہ التفات نکیا تب خود
شہر سے علیحدہ ہوگئے شہر کی دوکانین بند ہوگئین اور تجارت موقوف ہوگئی
دو مہینے تک یہی حال رہا راول کو اپنی زندگی کا خوف ہوا شہر سے نکلکر صاحب
ایجنٹ کے پاس آگیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نرمی و استقلال سے اپنی
سرکار کے حکم پر قایم و مستحکم رہے غالب ہے کہ اگر راول اور اوسکے شریک
ٹہاکر شہر سے نکل نہ جاتے تو شہر لٹ جاتا اور بڑا ہنگامہ بپا ہوتا۔

یہہ خبر سنکر سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ دہلی سے آگئے اور شہر مین مقیم
ہوئے اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کارروائی کی کہ شہر سے باہر تہے
کچہہ پروا نکی اور باوجودیکہ سابقاً خود لکہہ چکے تہے کہ انتظام ملک کیواسطے
سب سے بہتر راول ہے ماجی صاحبہ کے عذرات کو بخوبی سنکر راول کے
بدلنے موقوف کرنے کی اجازت دی یہہ تو صریح ظاہر ہے کہ ماجی صاحبہ
کی مختاری کے ساتہہ راول کا اپنے عہدہ پر بدستور بحال رہنا ممکن نہ تہا مگر اسکی
بہی کوئی وجہہ نہ تہی کہ راول اپنے عہدہ سے دست بردار ہوکر ذلت
سے اب ماجی صاحبہ کی تجویز سے انتظام جدید ہوا اوسمین بالکل

جہوتہارام کے فریق کے لوگ مقرر ہوئے بیگہ سنگہ ڈگی والہ سرپنچ ہوا حکم چند
برادر جہوتہارام اوسکا نائب ہوا اور رامچند کو اہتمام سررشتہ مال مفوض ہوا
لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب نے کہا کہ اس انتظام مین خرابی کے سوائے کسیطرح
فائدہ کی صورت نہین ہے۔
راول کل معاملات مین انصاف سے کام کرتا تہا مگر اوسکو ہمت نہ تہی اور
نہ اپنی رائے پر اعتبار تہا اوسکی برخاستگی کے باب مین گورنر جنرل صاحب نے
بعد ملاحظہ کیفیت حال جےپور بذریعہ مراسلہ ۱۰۔ اپریل ۱۸۳۵ء حکم دیا کہ راول
کی موروثی جاگیر بدستور بحال رہی اوس سے محاسبہ طلب نہو اور اوس کا
وکیل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس حاضر رہا کرے اور انتظام جدید کو
اس شرط سے منظور کیا کہ اگر کاروبار ریاست مین ہماری مداخلت کی پہر
ضرورت ہوگی تو ترمیم واصلاح کیجاوے گی اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحب پولٹیکل
ایجنٹ انتظام راج مین مداخلت نکرین اور جہوتہارام کی نسبت ماجی صاحبہ
کو صاف ہدایت ہوئی کہ ایسے بدمعاش و رشوت خوار شخص کے حق مین
جلاوطنی کا حکم ہوا ہے وہ مسترد نہین ہوسکتا۔
ماجی صاحبہ نے سمجہا کہ میری شورش اور حصول رسوخ صاحب رزیڈنٹ
و سرکار انگریزی سے یہہ آزادی حاصل ہوئی ہے اور باوجود اسکے کہ
امداد واعانت راول کے یکبارگی اختیار راج ماجی صاحبہ کو ملجانے سے
عوام الناس نے یہہ سمجہا کہ سرکار انگریزی ہندوستان کے رئیسون کو
اپنی ریاستون کا مختار مطلق سمجہکر براہ انصاف اونمین دست اندازی

نہیں کرتی ہے بلکہ یہہ خیال کیا کہ جبے پور سے خوف کہا کر دست اندازی
موقوف کردی ہے اس سے نہ فقط منتظمان و اہلکاران راج کو بلکہ سرکش
و پرپر باشندگان ملک کو بہت غرور اور حوصلہ پیدا ہو گیا۔
ماجی صاحبہ منتظم راج سے بالکل بے خوف و خطر ہو کر اپنے حریص اور سرشور
خواہشمند ہوکے۔ اور اونکی باندی روپا کو راج پدھارن کا خطاب
او۔ ملالہ لو یا دہی نظم و نسق امور ملکی کی مختار مطلق ہو گئی اپنی حکومت
جمانے کیواسطے اوس نے اپنے مخالفون کو علانیہ قتل کیا اور اس نظر سے
کہ باشندگان ملک کو عبرت ہو محل کا کچھہ ادب و لحاظ نکیا کمال فضول خرچی سے
اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور ضروری
مصارف کے اجرا کیواسطے سال آیندہ کی آمدنی رہن کردی سرکار انگریزی
کے خراج کی مطلق خبر نلی کہ آٹھہ لاکہہ روپیہ باقی رہگیا راول کے عہد انتظام
مین خراج بر وقت ادا ہوتا رہتا تہا اور بعد ادا ے مصارف اوس نے
لاکہہ روپیہ داخل خزانہ کیا تہا اب کل ملازمان راج تنخواہ کے واسطے شور
و غل کرنے لگے اور فوج نے اپنی تنخواہ کے واسطے محل مین توپین لگا دین
ماجی صاحبہ کو جہوتہا رام کے بلانے کا کمال شوق تہا بلکہ ایک دفعہ طلب
کر لیا تہا اسپر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دہمکایا کہ اگر خلاف حکم گورنمنٹ
ایسا ہوگا تو ہم چلے جاوینگے مگر جبے پور سے روانگی کیوقت اپنی راے مین
لکہا کہ اگرچہ انتظام راج مین بہتری کی امید نہین ہے لیکن اگر جہوتہا رام
آنے کی قید برخاست ہو جاوے تو مناسب ہے کیونکہ راج کا کام

تو اب بہی اوسی کی صلاح سے ہوتا ہے اگر وہ یہان ہو گا تو کسیقدر جوابدہ
تو سمجہا جائیگا۔

کپتان لو صاحب نے جواب بجائے لفٹنٹ کرنل سپیر صاحب بتاریخ ۱۲
نومبر ۱۸۲۵ء پولٹیکل [illegible] سے اول یہہ تقاضا کیا کہ مہاراجہ صاحب محل سے
باہر آوین کرنل لو صاحب اور [illegible] صاحب دونون کو بہی غلط
گمان رہا کہ مہاراجہ صاحب پنج سالہ کے محل سے باہر آتے ہی بندوبست
راج ماجی صاحبہ کے ہاتہہ سے نکلکر ٹہاکرون کے اختیار مین آجاویگا کپتان
لو صاحب کو امید تہی کہ مہاراجہ صاحب کے باہر نہ لانے مین ماجی صاحبہ
مع اپنے متوسلون کے جہد کامل کرینگی اسواسطے اونہون نے اسمین بہت
کوشش کی ٹہاکر لوگ علی الخصوص راول کے ذیل دار بدل چاہتے تہے
کہ خواہ کچہہ ہو جاوے ماجی صاحبہ کو بے اختیار کرنا چاہیئے اسواسطے اونہون
نے لو صاحب کو صلاح دی کہ کل سرداران راج کو جمع کرکے اون سے درخواست
کرانی چاہیئے کہ اسپر ماجی صاحبہ بجز بجا آوری اور کچہہ نکہ سکین کی مہاراجہ
پرتاپ سنگہ کی ماجی صاحبہ کو بیدخل کرنے کیواسطے اور انہین ماجی صاحبہ
کے حمل کی تصدیق کیواسطے جو دو دفعہ اجتماع ٹہاکران ہوا تہا اوس سے
اب بہی یقین ہوا کہ یہہ اجتماع ہر طرح کی تدبیر ریاست مین خواہش عوام و
کثرت رائے ظاہر کرنیکے واسطے عمدہ و مستحسن طریقہ ہے اور اسی خیال سے
لفٹنٹ کرنل سپیر صاحب اور کرنل لو صاحب گمراہ ہوئے ہر دو نظایر مندرجہ
صدر مین کل فریقون کی رائے بالاتفاق تہی اور سردارون نے صرف عوام الناس

کرنے سے اونکی راے پر عمل کرنا لازم نہ آیا اور بخصوص اس خیال سے کہ ہر ایک
کو صاحبان انگریز کی نسبت بپاس خاطر راول یہہ تدبیر کرنیکا گمان ہوگا۔
سر چارلس مٹکاف صاحب کو جو اسوقت جے پور مین آئے تہے یقین ہوا کہ پہلا گروہ
کا جمع کرنا بیجا ہے اور راجی صاحبہ کو بے اختیار کرنے کیواسطے کوئی قانون یا
رواج راج مویدہ نہین ہے اور یہہ بہی سوچا کہ راول کی صلاح پر زیادہ اعتماد
اعتبار کرکے براہ غلطی پنچایت جمع کی ہے اور یہہ امر کہ راجی صاحبہ کے اختیار
سے علی العموم کل سردار ناراض ہین دو مخالف فریقون کی موجودگی سے جو
غلط ہوگیا ہے مٹکاف صاحب نے سردارون کو پہر جمع کیا اور اپنی دست
اندازی کا گمان رفع کرنے کیواسطے ہر فریق سے دو دو سردار جمع کرکے راے
لکہوائی اس مرتبہ پچاس سردار تہے اونمین سے اٹھائیس سردارون نے راجی
صاحبہ کے موافق راے دی اور بائیس اون سے مخالف رہے راجی صاحبہ
با اختیار راج کے وزیرون کی موجودگی مین سردارون کی راے لینے سے
لازم آیا کہ جن سردارون نے اونکے خلاف ... اونکو تکلیف و
نقصان ... وجہ سے اس کفالت سے
دربار جے پور کو بہت رنج ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو بہی بہت تکلیف
ہوئی کیونکہ سرداران مذکور کو دربار کے خلاف دستور زیادتی و تشدد سے
بچانا پڑا اور سردارون نے دربار کے احکام واجب کی بہی تعمیل چہوڑ دی
اور نا واجب امور مین صاحب ایجنٹ سے امداد و اعانت کے خواستگار
ہوئے راجی صاحبہ نے ابتداء سے ہی اس کفالت مین خلل اندازی شروع

लवान

کی لوان مین فوج بہیجکر ٹہاکر کے مسکن پر حملہ کردیا کہ اوسکے چند آدمی قتل ہوئے اور ایک مکان کو جسمین چند آدمی پناہ پذیر ہوئے تہے لکڑی اور پلہ سے بہرا کر سخت بے رحمی سے جلوا دیا کہ مردمان موجودہ جلکر خاکستر ہوگئے جہلار کے ٹہاکر کا ایک بڑا گانو لوٹ لیا اوسکو راج سے معاوضہ دلایا گیا تب راج کی زیادتیون کا انسداد ہوا۔

ماجی صاحبہ اور راول کی عداوت بدستور جاری رہی اور مہاراجہ صاحب کے اول دربار مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے راول اور دیگر سرداران مخالف ماجی صاحبہ کو طلب کیا تو یہہ عداوت اور بہی زیادہ ہوئی اور اس حد کو پہونچی کہ صفائی غیر ممکن ہوگئی۔

حکم گورنمنٹ بمنظوری معاودت جہوتہارام صادر ہوئے اور کپتان لو صاحب کے داخل جےپور ہونیکے بعد بہت جلد جہوتہارام جےپور مین آگیا اور ... اوسیوقت راج کے کام مین مداخلت بیجا کرنے لگا جو فساد اوسکی کارکردگی کے ساتھہ لگا ہوا تہا اوسمین بہی دیر نہ لگی فوج پہر باغی ہوگئی اور شہر کو گہیر کر دروازون پر توپین لگادین جہوتہارام پر مجمع خلایق کا خوف غالب ہوگیا اوس نے محل مین زنانہ ڈیوڑہی پر پناہ لی عرصہ تک فوج نے سرکشی نہ چہوڑی جب اونکی تنخواہ تقسیم ہوگئی اور کپتان لو صاحب نے بہت کچہہ سمجہایا تب محاصرہ موقوف کیا لو صاحب کو علالت طبیعت کی وجہہ سے پہاڑ پر جانا ضرور ہوا اور بجاے اون کے سرجارج کلارک صاحب مقرر ہوئے۔

सरजार्ज क्

چھوٹہارام کی وزارت پر مقرر ہونیکا حکم جارج کلارک صاحب نے سنایا اور محل مین بڑی شادمانی ہوئی شہر و راج مین مشہور ہوا کہ فساد اور بدنظمی کے سبب سے سرکار انگریزی نے ملک ضبط کرنے کیواسطے چھوٹہارام کو مقرر کیا ہے گورنر جنرل صاحب نے مراسلہ ۲۵ - اپریل ۱۸۴۱ء مین کولبروک صاحب کو لکہا کہ تقرر وزراے حال سے جو متوسلان راجی صاحبہ کو خارج کرکے ہوا ہے ملک خراب ہوتا ہے اور سرکاری خراج وصول کرنے مین بہی بڑی وقت ہوتی ہے چھوٹہارام کے لایق ہونے مین کچہہ شک نہین ہے اور یہہ بہی امید ہے کہ وہ فوائد سرکار انگریزی اور بہبودی عوام پر اپنی لیاقت کو صرف کریگا ظاہر ہے کہ باوصف ہماری ممانعت کے چھوٹہارام راجی صاحبہ کے مزاج پر بہت تسلط ہے اور اس حالت مین وہ اپنے اقتدار کو بجز خاص اپنے فوائد کے اور کسی طرح مستعمل نہین کرسکتا ہے اصل مین اوسکو وزیر سے کچہہ

…ن عہدہ کے ساتہہ جو عزت اور ذمہ واری

ہے وہ نہین ہے لارڈ ولیم بنٹنک صاحب کے … پر کلکا

پہونچا … [illegible] … اجلیہ یہہ تدبیر صحیح اور پسندیدہ تہی مگر طریقہ مروجہ تدبیر سابقہ کے لحاظ سے ناگہانی تہی اور اوسکے اجرا مین بلالحاظ حالات موقع و ہر خاص مقدمہ اور حکام سابق کے معاہدون کی بہت عجلت عمل مین آئی اور اوسکا اعلان بہی بہت شہرت سے کیا گیا۔

گورنران سابق نے جو دربار جے پور پر چھوٹہارام اور اوسکے متوسلون کے باب مین تاکید و تنبیہہ کی تہی یکبارگی منسوخ ہوگئی اور مخالفت تدبیرات

कोलब्रुक

اور خلاف ورزی معاہدات مستحکم سے سرکار انگریزی کے استقلال و قایم مزاجی
مین فرق ظاہر ہوکر ہلکی ہوئی اور افسران متعینہ موقع کے اعتبار مین خلل آیا
راجپوت ٹہاکر علانیہ ناراض ہوگئے مسٹر کلارک صاحب نے لکہا کہ اپنے آقا
کیواسطے ایسا خلاف معدلت تربیت خانہ مقرر ہونیکو موجب بد اخلاقی سمجہکر
سردار لوگ بہت رنجیدہ ہین اور اب اونکی ذلت جسپر کل ہندوستان طعن
کرتا ہے تکمیل کو پہونچ گئی ہے غالبًا راجپوتون کے آمادہ ہونیکا وقت قریب
آگیا ہے یہہ امر جہانتک صرف ہتک مقصود ہے وہانتک تو صحیح ہے مگر ذلت
سے اون کی جاگیر و معاش مین کچہہ خلل واقع نہوا جو تہا رام رضا جوئی کی
تدبیرون مین بہی غافل نہ تہا اوس نے عنقریب کل ناراض سردارون کو
طلب کرلیا اور اکثر کو خدمتون پر متعین کیا تین برس کے عرصہ مین بجز
راول کے سب ٹہاکر رضامند ہوگئے بلکہ راول بہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا
کشن سنگہ ٹہاکر چومولہ [illegible] ہارام نے سرکار انگریزی
کا خراج ادا کرنے مین بہی توقف نہ کیا آٹہہ لاکہہ روپیہ بقایا خراج جلد
ادا کردیا اور خراج آیندہ ادا کرتا رہا علاوہ اسکے دو لاکہہ روپیہ باقی
خراج کے کسی ساہوکار کا تہا وہ ادا کردیا چند سال سے مہاراجہ مان سنگہ
والی مارواڑ نے اپنے راج کے سردارون پر بہت تشدد زیادہ ستانی
کی اس سے فساد پیدا ہوا اوسکے دفعیہ کیواسطے مارواڑ مین انگریزی
فوج کا جانا لازم آیا اکثر مخروج سردار اپنے رشتہ داران سکنا رجی پور
کے پاس پناہ پذیر ہوئے اور وہان مقیم ہوکر مارواڑ مین تاخت کرنے

[illegible] جھوٹا رام [illegible] بدستور جاری رہی آخر یہ جوان
آقا کی ہلاکت کا باعث ہو کر سواد الوجہ فی الدارین ہوا اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی
گواہ رویت نہیں ہے کیونکہ اندرون پردہ کے حالات تک کسی کی رسائی نہیں
ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب کا یکایک مرنا اون کے جنازہ کو بعجلت تمام خفیہ
لیجانا اور مراسم تجہیز و تکفین کو نہایت جلدی سے انجام دینا اگرچہ حسب ضوابط
قانونی واسطے ثبوت اوس جرم کے جسکا جھوٹھا رام آج تک ملزم سمجھا جاتا ہے
شہادت کافی نہیں ہے مگر عوام الناس کے دلوں پر یقین کامل پیدا کرتے ہیں
شروع ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم کا انتقال ہوا۔
بفور استماع اس خبر کے کرنل الوس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کہ
شیخاواٹی مین تھے جے پور کو آئے اور فی الفور اون لوگون کو جسکے واسطے
والیء جے پور کی اجازت نہوتی تو بہتر ہوتا شہر بدر کرنے کی تدبیر کی۔
جھوٹھا رام۔ ہر دو کنیزکین۔ دیوان امرچند۔ بخشی منالال۔ سرتھاجی جھنٹا
تیکہ سنگہ ڈگی والہ۔ چند شیخاوت مثل شیام سنگہ ٹھاکر بساؤ جس نے جاگیر
لینے کیواسطے اپنے چچا اور بھائی کو مارا تھا اور ہنونت سنگہ راؤ منوہر پور
اور جیت سنگہ ٹھاکر سالواڑ رفقاء جھوٹھا رام جو اشخاص سابق مین با اختیار
تھے وہی اس زمانہ مین تھے مہاراجہ جے سنگہ کے انتقال پر رانی چندراوت
جی صاحبہ جی مختار راج ہوئین اور جسقدر بھیانی جی تھین اوسیقدر راول
کے مخالف اور اوس بدمعاش گروہ کی خیرخواہ ہوئین ایجنٹ گورنر جنرل صاحب
نے جھوٹھا رام کو موقوف کر کے دیوسہ کے قلعہ مین قید کیا اور دربار مین

آیندہ کی تجویزین پیش ہوئین -
سرکار انگریزی کے متزلزل اور متحمل تدبیر کے نتایج بد جسقدر پہلے مخالفون کی
سرکشی سے پیدا ہوئے تہے اوس سے زیادہ شرارت کے ساتہہ بشکل ہلاکت
بلیک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور مجروحی خود صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل کے پیدا ہونے والی تہی ظاہر ہے کہ جے پور مین ہر انقلاب سے پیشتر
فساد ہوا تہا اور ہر فساد کے بعد سرکار انگریزی کی تدبیر بدل گئی گویا ہر مرتبہ
تبدیلی تدبیر کا باعث فساد ہی تہا اس صورت مین عجب نہین ہے اگر فریق متعلق
زنانہ ڈیوڑہی نے براہ حماقت و شرارت امید کی ہو کہ صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل سے راول کو موقوف کرانیکا تحقیق ذریعہ شہر مین فساد کرانا ہے اور
یہہ خیال کیا ہو کہ جسطرح سابقاً بعہد اکٹرلونی صاحب بہادر ایرادات کی بعد توڑا
بیرماجی صاحبہ کو وزیر مقرر کرنیکا اختیار ہو جاوے اسکے علاوہ راول بیریسال
کا انتقال ہو گیا تہا اور اوسکا بیٹا شیو سنگہ جسکو ویسی لیاقت نہ تہی اور انگریز
بہی اوسکو کم جانتے تہے جانشین ہوا تہا متعلقین فریق ماجی صاحبہ نے سوچا
کہ فساد مین راول مارا جاوے تو حکام کو یقین ہو گا کہ عوام الناس اوسکو اچہا
نہین سمجہتے ہین اور مفسدہ کی جوابدہی بہی اوسی کے ذمہ ہوگی اور یہہ
بہی اونکو بخوبی معلوم تہا کہ سرکار انگریزی کسی کو حاکمانہ زبردستی سے وزیر
نہین کرتی تہی اور سبب فساد کو بدمعاشون کی سرکشی سے نہین بلکہ جس
شخص کے خلاف کیا جاوے اوسکی کج خلقی اور بدمزاجی سے منسوب کرتی ہے

غرض راول کو لطافت متروک العوام ثابت کرنے کیواسطے اس تجویز پہ عمل کیا گیا علی العموم ہندوستان میں مشہور تہا کہ فلان روز فساد ہونیوالا ہے گر منطبع فساد ظاہر نہیں ہوا تہا ورنہ حکام انگریزی خبر پاکر انتظام کرتے عوام راول فساد کیواسطے مستعد تہا چنانچہ خفیف اشتعالک سے کمال سخت اور مہلک نتایج کے ساتہہ برپا ہوا۔

تحقیقات مابعد اور مراسلات گرفتار شدہ سے تحقیق ہوا کہ اس سازش کا بانی سابق جہوتہا رام تہا قرار پایا تہا کہ اوسکا رشتہ دار دیوان امرچند بدمعاش لوگون کو نوکر رکہکر اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پر حملہ کرکے آغاز فساد کرے جب شہر مین شورش ہو جاوے تب جواہر سنگہ خلف چمن سنگہ ٹہاکر سانبہر کہ راؤ سنوبہ پور کا رشتہ دار ہے راؤ مذکور کی حویلی واقع ہے پور سے مع جمعیت لیکر سیدہا محل مین آجاوے اور صبح کے وقت راجی صاحبہ کے فریق کے اور لوگ راول کو مار ڈالین گورنمنٹ کا حکم راول شیو سنگہ کو انتظام ریاست سپرد کرنے کیواسطے صادر ہوا تہا اوس سے دربار کو مطلع کرنے کے واسطے بتاریخ ۴ - جون ۱۸۳۵ء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر بلیک صاحب اور دو دیگر صاحبون کے محل مین آئے جسوقت صاحب موصوف واپس چلے تب ایک شخص نے عقب سے برہنہ شمشیر سے اون پر حملہ کیا اور تین ضرب مار کر مجروح شدید کر دیا مسٹر بلیک صاحب نے اس قاتل کو گرفتار کر لیا تلوار چہین کر اور مشکین باندہ کر چار پائی پر ڈالکر جیلخانہ کو بہیجدیا۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو سواری پالکی ایجنسی کو روانہ کیا راستہ مین نہ کسی نے

روکا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کون جاتا ہے اور دیگر دو صاحب پہلے ہی گہوڑون
پر سوار ہو کر شہر سے نکل گئے تہے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب ہاتہی پر سوار ہوئے
قاتل کا شہرہ پہیل گیا تاجی صاحبہ کی طرف کے لوگ بافسری ہدایت اللہ خان دروازہ
پر جمع ہو کر فساد معلومہ کیواسطے تیار ہوئے جسوقت مسٹر بلیک صاحب خون آلودہ
برہنہ شمشیر ہاتہہ مین لئے ہوئے اور خون افشان کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلے
تب مشہور ہوا کہ اونہون نے صغیر سن مہاراجہ صاحب کو مار ڈالا ہے جو کچہہ
کسی کے ہاتہہ مین آیا وہی لیکر سب نے یکبارگی اون پر حملہ کیا اس ارادہ سے
کہ شہر سے باہر نکل جاوین اونہون نے ہاتہی کو دبایا مگر دروازہ بند پایا خواصی
مین چپراسی تہا وہ مارا گیا اور فیلبان زخمی ہوا مجبور ہو کے ہاتہی کو ایک مندر
کے برابر لگا کر اوسکے برآمدہ مین چڑہ گئے اور صحن کے اندر جاکر کواڑ بند کر لیے اس
مندر کے دروازہ کے قریب مینون کا پہرہ رہتا تہا اونہون نے گو سبب فساد
کچہہ معلوم نہ تہا سب سے مار مار کا غل سنا اور دیوارون پر ہو کر مندر مین جاکر
بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار مین ڈالدیا کہ وہان اوسکی اور بہی
ذلت ہوئی تین چپراسی اور ایک چہڑی بردار اور ایک فیلبان مارے گئے
جسوقت یہان یہہ حال ہو رہا تہا جواہر سنگہ راؤ منوہر پور فوج لیکر محل پر پہونچا
وہان راول اور دیگر سردار جمع تہے اونہون نے دروازے بند کیے ہنوز محل
والون نے کہولنے مین جہد کیا جب راول کے ہمراہیون نے مقابلہ کیا تب
باز رہے اور اسوجہہ سے کہ کوئی مارنے کو باقی نہین رہا اور نہ مفسدون
کا ارادہ شہر مین اچہی طرح مشہور ہوا تہا زیادہ فساد نہوا ایسا معلوم ہوتا ہے

گرفتاری کی تجویز جہوتہارام اور اوسکے بہائی امرچند اور ہدایت اللہ خان اور
چند متوسلان خاص کے سوائے اور کسی کو ظاہر نہوئی تہی۔
اسوقت راول نے بڑی مستعدی ظاہر کی ایجنسی کو جہان بلیک صاحب
کی نعش بہیجی گئی تہی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے زخمون پر مرہم پٹی
ہورہی تہی کسیطرح کا پیغام بہیجنے سے پہلے راول نے پہرہ والہ مینہ ای
اصل قاتلون کو گرفتار کرکے مندر کے آگے پہانسی دیدی اور کل شرکاء
مفسدہ کی گرفتاری مین سعی کامل کی۔
سرکار انگریزی سے کل حالات کی تحقیقات اور مجرمون کی سزادہی کیواسطے
کمیشن مقرر ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جہوتہارام اور حکم چند اوسکے بہائی
نے راول کو متہم کرنے کیواسطے یہہ خونریزی کرائی تہی ساہ شیولال گماشتہ
اور فتح لال خلف جہوتہارام کی نسبت بحالت عدم موجودگی جہوتہارام وحکم چند
کہ قلعہ ونیوسر مین قید رہے تہے بجے پورمین اہتمام فساد اور مفسدون کا اطمینان
کرنا ثابت ہوا دیوان امرچند اور اوسکے نائب امرچند بہوسہ کی نسبت آغاز
فساد کا بند وبست کرنا ثابت ہوا اور بخشی سنالال کی نسبت فوج کو جو پہلے سے
راجی صاحبہ کیطرف تہے متفق رکہنا پایا گیا۔
کمیشن نے عرصہ تک تحقیقات کی اور جہوتہارام۔ حکم چند جو قبل صدور حکم
مرگیا۔ امرچند۔ ہدایت اللہ۔ ساہ شیولال۔ نانکچند بہوسہ کیواسطے
سزاء پہانسی اور دیگر مجرمون کی نسبت مختلف میعادون کی قیدین تجویز
کین مگر اخیر مین بحکم گورنمنٹ صرف دیوان امرچند اور ہدایت اللہ کو پہانسی

कमिशन

ہوئی اور چہہ تہارام و حکم چند کیواسطے حبس دوام قلعہ چنار مین اور دیگر
مجرموں کیواسطے مختلف میعادون کی قیدین تجویز ہوئین ـ
سرکار انگریزی کے واجبی غضب سے کہ بہ پاداش ایسے جرم سنگین کے کہ خود
گورنر جنرل صاحب کے قایم مقام صاحب ایجنٹ پر عین محل کے دروازہ میں
بلا اشتعال اور کسی وجہہ کے حملہ ہوا ضرور انتقام واجب تہا ماجی صاحبہ اور
راول دونون کو بڑا خوف ہوا اور احتمال ہوا کہ شاید راج ضبط ہوجاوے
قلعہ کا خزانہ کہولدیا اور رفع ناراضگی کیواسطے چہتیس[۳۶] لاکہہ روپیہ بقایا خراج
یکمشت ادا کردیا بعد ازان اس مقدمہ مین کچہہ کارروائی نہین ہوئی اور نہ
کاغذات موجودۂ ایجنسی سے کچہہ ثابت ہے ـ
چہتیس[۳۶] لاکہہ روپیہ یکمشت بصیغہ خراج خزانہ سے نکلنے پر ریاست مین تنگی
ہوگئی علاوہ آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کے اوس زمانہ مین جے پور سے
ساڑہے چار لاکہہ روپیہ سالانہ بر گذشتہ داتی کا خرچ لیا جاتا تہا اور جہوتہارام
کے انتظام مین ملک مفلس اور ریاست زیر بار ہوگئی تہی اب سبکدوشی مشکل
نظر آئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے نزدیک انسداد فضول خرچی کیواسطے
جے پور مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا اگرچہ کہ
سابقًا ایجنٹ کی تعیناتی سے انواع دقت و خرابیان پیدا ہوئین تہین گورنمنٹ
کو اسمین شبہہ ہوا کرنل الویس صاحب نے لکہا تہا کہ بقایا خراج وصول
کرنے اور ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کرنیکا صرف یہی ایک ذریعہ ہے
کہ انتظام ریاست خود صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرین مگر گورنمنٹ نے بار دیگر

मरे विलवोर्न
फडेर कटस

مراسلہ ۱۰- فروری [illegible]ء تحریر کیا کہ اگر خراج گران ہے اور ایک ثلث

آمدنی راج سے بہی زیادہ ہے تو حسب منشاء حکم او سکی اپیل کورٹ آف ڈائرکٹرز

جب بلا تکلیف ریاست ایصال اوسکا غیر ممکن ہو جاوے کلی یا جزوی معاف

کردیا جاوے۔

مگر ریاست کی آمدنی حال و قابلیت اضافہ و مصارف ضروری کے دریافت

کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تہا اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب کو تجویز الیس صاحب

کی تجویز منظور کرنی پڑی اور جے پور کی آمدنی و خرچ کی تحقیقات کیواسطے

मेस्तर रोस

ایک صاحب انگریز مسٹر روس صاحب متعین ہوئے حسب مراسلہ مورخہ

۱۱- اکتوبر [illegible]ء نواب گورنر جنرل صاحب نے اونکو لکہا کہ ہمکو آپکی

دانشوری سے امید ہے کہ آپ کاروبار راج میں دست اندازی کرنے

سے کہ سابقاً بالکل بے فائدہ بلکہ پر ضرر ہوئی تہی پرہیز کرینگے اور یقین ہے

کہ آپ کا تقرر جو بضرورت تخفیف خراج ہوا ہے مرغوب الخواص ہوگا بتاریخ

۲۱- ستمبر [illegible]ء میجر روس صاحب جے پور میں داخل ہوئے اور دیکہا

کہ راج جے پور جسطرح سابق میں کئی فریقوں میں منقسم ہو رہا تہا اوسیطرح

اب بہی منقسم ہے مانجی صاحبہ تو راول کے با اختیار ہونے سے از حد ناراض

ہیں اور اوسکو بیدخل کرنے میں وہی تدبیرات کر رہی تہیں جو اوسکے

باپ کی بیدخلی میں کارگر ہوئیں اون تدبیروں کے شروع میں تشنیع

کی عبارت ہوئی تہی چنانچہ اب بہی وہی ہوا راگ شروع ہوا اور پلٹنوں نے فساد

کیا اور رات ہی دو ہزار آگے اون سے کے شامل ہوگئے اور اطاعت

حکم سے مطلق انکار کیا جب نصیر آباد کی فوج نے جاکر دبا یا تب اونہوں نے اطاعت اختیار کی باجی صاحبہ نے راول کو مہر دینے سے انکار کیا اور دسہرہ پر تلوار نہ لیجانے دی سرکار انگریزی کیطرف سے مقرر ہونیکی وجہ سے لازم آیا کہ راول کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ مدد کرین مگر اس بات پر بھی کمال لحاظ تہا کہ عوام کے نزدیک سرکار انگریزی کا منشا صرف بہتری ریاست پایا جاوے نہ کہ طرفداری کسی خاص فریق کا۔

درباب خراج وپیداوار راج جسکی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوئے صاحب نے لکہا کہ منجملہ پانچ لاکہہ روپیہ کے جو حال مین وصول ہوا ہے ساڑہے تین لاکہہ روپیہ سال آیندہ کی جمع پر بطور قرض لیا ہے پس راج کی آمدنی سے صرف ڈیڑہ لاکہہ آیا ہے بقایا خراج بقدر بیس لاکہہ ہے اور ساہوکار و نکا قرضہ علاوہ ہے آٹہہ لاکہہ آمدنی سالانہ ساڑہے تیئیس لاکہہ ہے اور خرچ سالانہ تیئیس لاکہہ سال گذشتہ مین صرف بیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی تہی اس صورت مین اگر حسب تجویز کرنل الویس صاحب خراج مین دو لاکہہ کی کمی ہوکر آٹہہ لاکہہ سے صرف چہہ لاکہہ رکہا جاوے تو بہی بہت کم سبکدوشی ہوگی ڈہائی لاکہہ کے خرچ مین کمی ہوسکتی ہے اور چار پانچ لاکہہ کی جایداد ضبط ہوسکتی ہے اسواسطے راج کو زیر باری سے بچانے کیواسطے صرف یہی تدبیر مناسب ہے کہ عمدہ انتظام اور خبرگیری سے آمدنی زیادہ کیجاوے مگر یہہ امر حکام انگریزی کی دست اندازی کئے بغیر نہو سکے گا۔

اب سرکار انگریزی کو معاملات جے پور مین بڑا انقلاب پیدا کرنا منظور

ہوا اور بجائے جزوی اور معمولی نگرانی کے جو ابتک ہوتی تھی قوی تر مداخلت
کرنا قرار پایا لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ گوالیار راجپوتانہ مین ایجنٹ
گورنر جنرل مقرر ہوئے اور انکو اس باب مین اختیار کلی حاصل ہوا بذریعہ مراسلہ
یکم اپریل ۱۸۳۹ع گورنمنٹ نے لکھا کہ دستورات خواستگار استحقاق مداخلت کار و بار
راج جے پور کی حرص کو قبول کرنے کی تدبیر سے ہمکو تجربہ کامل ہو چکا ہے اور
اس باب مین تجویز قطعی کرنیکا وقت آگیا ہے کہ نظم ونسق راج مین چند سال تک
زمانہ اختیار کا مستقل ہونا موجب بہبودی ملک ہے یا نہین جے پور پہونچتے ہی
کرنل سدرلینڈ صاحب نے ایجنسی جے پور کے بالاستقلال جاری رہنے کی درخواست
کرکے راول سے کہا کہ باوصف امداد و اعانت سرکار انگریزی ابتک راج مین
کچھہ ترقی نہین ہوئی اور تمہاری زیادہ تر امداد کی درخواست کرنے سے ثابت
ہے کہ تم سے سب لوگ ناراض ہین اب انتظام کی تین صورتین ہین یا تو سرکار
انگریزی بالکل علیحدہ ہو جاوے جب مثل سابق ابتری وخرابی انتہائی درجہ
کو پہونچے تب حکام انگریزی کے ازسر نو آنیکی ضرورت ہو یا مثل ناگپور اس راج
کا بھی اختیار کلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہو اور وے بطور منتظم خود کام کرین
یا جسطرح ریاست کچھہ مین بہ تحت کرنل پوٹنجر صاحب بڑا فائدہ ہوا ہے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ بذریعہ پنچایت سرداران محدود اختیارات کا استعمال کرین جبکو
تیسرا طریقہ کہ راجپوتون کی خواہش کے موافق ہے پسند کرکے راول نے بھی
اسی طریقہ کو پسند کیا لازم آیا کہ راجی صاحبہ کو بھی اوس انقلاب سے جو انتظام
ملک اور خود اون کے منصب مین ہونیوالا تھا آگاہ کیا جاوے

صاحب

सदरलैण्ड

नागपुर

कच्छ

पोटिंजर

راول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے محل مین جاکر ملاقات کی راجی صاحبہ نے جو
سابق مین بموجودگی راول مخاطب ہوئین تہین بذات خاص پردہ مین اگر کرنل
سدرلینڈ صاحب سے گفتگو کی جو حال راول سے کہا گیا تھا وہی اون سے کہا گیا اور علاوہ
اوسکے یہ بھی کہ آیندہ آپکو انتظام راج مین دخل کرنیکا اختیار نرہیگا اسپر وہی از حد
ناراض ہوئین اور جیسا کہ پیشتر سے معلوم تہا ملاقات رنجش کے ساتھہ ختم ہوئی۔
اب سردارون کی پنچایت کا مقرر کرنا باقی رہا چنانچہ میجر روس صاحب نے راول
اور اوسکا بھائی ٹہاکر لچھمن سنگہ اور ٹہاکر جہلار کہ بروے وراثت حقدار مسند
ریاست ہے اور دو شخص دیگر کہ سب زبردست اور اعلے درجہ کے سردار تھے
تجویز کیے میجر روس صاحب کی یہہ تجویز بہت صحیح تہی اس غرض سے کہ پنچایت مین
مقرر و با اختیار ہونے سے یہہ زبردست لوگ راجپوتانہ کے تجربہ جدید مین ہماری
طرف ہو جاوینگے اور چونکہ عظیم الشان راج کے انتظام کی کل ذمہ واری اور
جوابدہی صرف ایک صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے سر پہ ہوگی لازم ہے کہ شرکاء
کونسل کو اتنا زیادہ اختیار نہو کہ باہم نزاع اور فساد کرین اور انتظام مین خلل
واقع ہو مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کا یہہ منشا ہوا کہ پنچایت کو زیادہ اختیارات
دیکر زبردست اور وسیع العمل کیا جاوے یہہ شکل البتہ پنچایت تجویز قانون
کیواسطے بہتر ہوتی مگر انتظام عملی کیواسطے کہ زبردست و کارگر ہونیکی غرض سے
با اختیار مطلق ہونا چاہیے ایسی تجویز کارآمد نہین ہے۔
میجر روس صاحب نے اول ہی پنچایت کو اجازت دی کہ با اختیار خود کام کرین
اب سرکا بدر لینڈ صاحب کو اوسکے نقص معلوم ہو گئے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی

نگرانی ہونے سے خود مختار ہو جاوینگے اونکی صلاح و اجازت کے بغیر کام کرینگے اور بلا منظوری اونکے احکام جاری کرینگے اسواسطے پنچایت کو ہدایت کی کہ تمہارا یہہ کام ہے کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے تحت مین کام کرنا اور تدبیرات مفیدہ ریاست مین اونکو اپنا افسر سمجھو اور صاحب موصوف اپنی خدمت کی انجام دہی مین صرف سرکار انگریزی کو جوابدہ رہین یہہ ہدایت ہونیکے بعد اجرائے کار ریاست مین کوئی مشکل پیش نہ آئی –

یہہ خیال مین نہین آسکتا تہا کہ راجہ صاحب جو بوجہہ والدہ فرمانروائے آئندہ ہونیکی با اختیار تہین اوس اختیار کو جد و جہد کئے بغیر چہوڑ دینگی اونہون نے پنچایت سے علانیہ مخالفت کی اور ہر فرقہ کے لوگون کو پنچایت کی تحقیر اور عدم تعمیلی پر آمادہ کیا پنچایت کو بے اختیار کرنے کیواسطے ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والے سے سازش کی کہ وہ پانچ ہزار آدمی کی فوج لیکر بحیلہ لانے خریطہ ایلچی میجر روس صاحب کے جے پور کو آیا اوسکی یہہ حرکت صرف راجہ صاحبہ کی حمایت سے تہی کہ وے اپنے فریق کے آدمیون کو پنچایت مین داخل کرنے اور اپنے حقوق با اختیاری کو ثابت کرنے مین ساعی تہین –

زبردست فوج مثل برگیڈ شیخاواٹی کو بہ تحت حکومت پنج سرداران رکہنا ضرور ہوا ٹہاکر لچہمن سنگہ فوج لیکر میگہہ سنگہ کے مقابلہ کیواسطے عازم ہوا وہ ڈوڈو کو چلا گیا وہان برگیڈ شیخاواٹی نے برابر سے اکر اوس مجمع کو منتشر کر دیا میجر روس صاحب کو بوجہہ بیماری جے پور سے جانا پڑا اور میجر تہورسبی صاحب نے مقرر ہوکر ۱۴ – اگست سنہ ۱۸۳۹ع کو اہتمام کار شروع کیا تہورسبی صاحب

سابق مین بجاے لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب شیخاواٹی مین فوج کے ساتھ رہے تھے اور تحقیقات واقعات قتل بلیک صاحب کی کمیشن مین شریک تھے اس سے اونکو ہر فریق کے لوگون سے بخوبی واقفیت تھی علاوہ اسکے معاملات مال مین اچھا سمجھتے تھے اور کاروبار نظم ونسق مین اونکو بڑا علم تھا اسوجھ سے وے پنچایت سرداران کے افسر ہونیکے ہرطرح لایق تھے۔

میجر تھوربی صاحب نے اول ہی کل سرشتہ جات راج کے ملازمون کی حاضری لی اس غرض سے کہ جہانتک بمقتضاے اجراے کار ممکن ہو مصارف کم کرین نجیبون کی پلٹنین پانچ مین سے دو کم کرکے تین رکھی گیین اور ہر ایک پلٹن مین بجاے پانچ کے دو دو توپ رہین اس سے چالیس ہزار روپیہ سال کے خرچ کی تخفیف ہوئی ۱۹۵ سلح پوش تنخواہ دار دولاکھ کیا روپیہ سالانہ کی بھی تخفیف ہوئی سواران و پلٹن تلنگان وافواج متعینہ قلعات جنکی معاش مین زمین تھی سب بیہودہ مین کمی ہوئی مگر علاوہ بریگیڈ شیخاواٹی کے جسکا ذکر شیخاواٹی کے حال مین ہوگا اس تخفیف سے صرف ساٹھہ ہزار سالانہ کا خرچ کم ہوا دارالریاست مین دیوانی اور فوجداری کی عدالتین مقرر ہوئین کہ اوسوقت سے ابتک حسب خواہش عوام وبہ اسلوبی تمام کام انجام دیکر بہت فایدہ پہونچاتے ہین محاصل سایر کی ترمیم ہوئی اور کوٹھیار کا خرچ جو راجپوتانہ کی ریاستون مین بہت ہوتا ہے کم کیاگیا اول سال مین میجر تھوربی صاحب کو دستور ٹھیکہ پرگنات موقوف کرنیکا اور بندوبست مالگذاری کرنیکی فرصت نہوئی اوس سمت مین جو ستمبر ۱۸۳۹ع مین ختم ہوا ملک کی آمدنی

بقدر بیس لاکھ [illegible] ہزار ہوئی اور مصارف بیس لاکھ [illegible] ہزار بعد سالہا سال
آئندہ سکے پیراور دبین آمدنی بقدر بیس لاکھ [illegible] ہزار اور خرچ بقدر بیس لاکھ
[illegible] ہزار درج ہوا اسمین سے سانبھر کے نمک کی آمدنی شامل ہوئی اور مصارف
برگذشتہ واقعی خرچ مین کم ہوا ۳۰ - اپریل ۱۸۷۱ء تک بقایا سے خراج بقدر
بیس لاکھ [illegible] تھا پھر تہوریسی صاحب نے خیال کیا کہ دس برس آیندہ
مین زیادہ سے زیادہ آمدنی بحساب اوسط اٹھائیس لاکھ روپیہ سالانہ ہوگی
اور چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ معمولی خرچ ہوگا اس صورت مین خراج سالانہ بقدر
آٹھ لاکھ روپیہ اس خیال سے کہ مرہٹے لیتے تھے بہت گران مقرر ہوا ہے حالانکہ
تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مرہٹے صرف دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ لیتے
تھے اور وہ بھی بہت بے ترتیبی سے دیا جاتا تھا اسواسطے اونہون نے
درخواست کی کہ یکم مئی ۱۸۷۱ء سے کل اونتالیس لاکھ روپیہ معاف ہو کر
خراج آیندہ بہ تخفیف چار لاکھ صرف چار لاکھ مقرر کیا جاوے اور برگذ
شتہ واقعی کا خرچ بقدر چار لاکھ روپیہ خراج مین دیا جاوے ان تدبیرون سے
ریاست کو سبکدوشی ہوگی ۔

فروری ۱۸۷۳ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے جے پور کا دورہ کیا تو دیکھا
کہ ہر قدر رعایا اور متعلقان راج کے فرقون مین بہت تبدیل پیدا ہو گیا ہے
سب لوگ خوش ہین ریاستون پر امن ہے اور بندوبست جدید کے نتائج سے ہر ایک
کا اطمینان ہے گورنر جنرل صاحب کو اگرچہ افسوس تھا کہ خرچ اب بھی آمدنی
سے کم نہین کیا گیا ہو مگر پنج سردارون کی کارروائی سے سب لوگون کو مطمئن پاکر

بہت خوش ہوئے —

خراج کی نسبت بذریعہ مراسلہ یکم فروری ۱۸۴۳ع کرنل سدرلینڈ صاحب نے
لکہا کہ جے پور کی زیرباری صرف اسیوجہہ سے ہوئی ہے کہ ایفا تعہد مین کوشش
کی تہی ہر ایک مصاحب سرکار انگریزی کی عنایت حاصل کرنے اور عتاب
سے بچنے کیواسطے خراج بروقت ادا کرنے مین کوشش کرتا رہا اس سبب سے
قرضہ کثیر ہو گیا مرہٹون کا خراج اصل مین جسقدر اب ثابت ہوا ہے اوسیقدر
تہا مگر اہتمام تقرر خراج ایک شخص کے ہاتہہ سے دوسرے کے ہاتہہ مین آیا
اس سے آٹہہ لاکہہ ہو گیا جب ٹہاکر راول بیری سال دہلی مین سر چارلس مٹکاف
صاحب سے عہدنامہ کرتا تہا صرف چار لاکہہ روپیہ مطالبہ واجبہ ذمگی جیپور
سمجہا گیا تہا مگر دیگر اشخاص نے اجمیر مین سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب سے بیان
کیا کہ آمدنی ریاست ساٹہہ ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہے تو اسکی خبر دہلی مین
پہونچنے پر آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج اور بصورت اضافہ جمع چالیس لاکہہ
سے اضافہ خراج بقدر متناسبہ مقرر ہوا راول بیری سال نے بمراد معاودت
جے پور کہ بنظر حفظ منصب و عہدہ اوسکو وہان جانے کی بہت ضرورت تہی
اس سنگین مطالبہ کو بلا عذر قبول کر لیا دوسرے مراسلہ ۲ - فروری ۱۸۴۱ع
مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ امر دریافت کرنا تو عبث ہے
کہ جے پور نے ایک کرور چون لاکہہ روپیہ کہان سے ادا کیا ہے اور راج
کا خزانہ خالی ہوا ہے یا نہین مگر یہہ بات میری یاد سے ہرگز نجاویگی کہ جب
مین بہت بیچا سرداران مقرر کرنے کیواسطے گیا تہا ماجی صاحبہ نے کہا کہ اگر زنانہ

نابالغی مین اختیار انتظام ریاست میرے ہاتھہ مین رہے تو کل بقایا اخراج
یکمشت ادا کردونگی اور آئیندہ کیواسطے کفالت دونگی خراج سالانہ تیرہ
لاکھہ روپیہ مصارف برگد شیخاواٹی اور ترقی پیداوار سانبھر تیرہ لاکھہ روپیہ
سالانہ کا مطالبہ ہے اس صورت مین اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مدد ونرمی
نہ کیجاوے تو سرکار سے اتفاق کرنے کی وجہہ سے یہہ راج ایسی تباہی و
زیر باری مین آویگا کہ اوس سے سبکدوش ہونا مشکل ہوگا میجر تہورسبی صاحب
اور کرنل سدرلینڈ صاحب کی درخواست منظور ہونے سے پیشتر گورنمنٹ
نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ - مارچ سنہ ۱۸۴۱ع ضرور سمجھا تہا کہ اسقدر آمدنی کثیر کے
نقصان اوٹھانے کی ضرورت شدید بوجہہ معقول لکھی جاوے اور یہہ بہی
حکم دیا کہ بس انداز آمدنی کے حساب مین نہ فقط ضروریات ریاست پر بلکہ
مصارف ترقی پر بہی جو عموماً وظاہراً لابدی سمجہے جاوین لحاظ رکہنا چاہئے
اور ہمکو یہہ بہی منظور رہے کہ بندوبست جدید مین برگد شیخاواٹی کے برقرار
رکہنے کی جو تجویز کیجاوے گی اوسے بہی ہم خوشی سے منظور کرینگے ۔
کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بہی جمع خرچ جے پور کی نسبت وہی فراخدلی مدنظر
ہوئی اور حکم دیا کہ جس تاریخ سے مناسب ہو بقایا اخراج ذمگی ریاست
معاف کیاجاوے ۔

اسواسطے سال آیندہ مین گورنر جنرل صاحب نے بذریعہ مراسلہ ۰ - جولائی
سنہ ۱۸۴۲ع جو معافی بقایا اخراج کی ضرورتون کو تسلیم کرکے اور میجر تہورسبی صاحب
کی درخواست مین بجاے اعتراض نہ دیکہکر یکم نومبر سنہ ۱۸۴۰ع سے خراج سالانہ

بحساب چار لاکہہ روپیہ لینا منظور کیا بعد ازان حال سانبہر راج کو سپرد کر دیا اور
برگڈ تنخواداتی کو فوج انگریزی متصور کرکے اوسکا خرچ اپنے ذمہ لیا اور خراج
مین سے اوسکا خرچ ادا کرنیکا حکم دیا اس سے فوج خرچ تنخواداتی بہی کہ راج
ناپسندیدہ تہا یکبارگی موقوف ہو گیا۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس تجویز کو منظور کرکے علاوہ اوسکے بذریعہ مراسلہ
یکم نومبر ۱۸۴۳ء یہہ بہی ہدایت کی کہ ریاست کو خفیف مصارف سے بچانے کے
واسطے مناسب ہے کہ خراج سرکاری باقی رکہکر قرضہ واجب الادائے ساہوکاران
یکبارگی ادا کر دیا جاوے کہ اسمین ہمکو سوا اسکے سود کے اور کچہہ نقصان
نہین ہے ۔

اس فیاض حکم کے پہونچنے پر جے پور بلکہ کل راجپوتانہ بہت خوش و شکر گذار
ہوا اسکو سرکار انگریزی کی بیغرضی اور خیر خواہی ریاست کا یقین کامل ہو گیا
بقایا خراج جو بعوض ثبوت گرانی وزیر باری راج دریا دلی سے معاف کیا
گیا بہ تعداد دلت لکہہ [illegible] تہا اسپر بہی ناجی صاحبہ اور میگہہ سنگہ راول
کی نہ بنی اور اپنے با اختیار ہونے کی تدبیرون سے باز نہ آئے شہر کے
مجبرون کی ترغیب سے ہندوون مین ایک پلٹن باغی ہوئی اوسکے مقابلہ کے
واسطے فی الفور جے پور سے راج کی فوج جو بسبب بے اعتباری بخشی منالال
راول کے محکوم کی گئی تہی متعین ہوئے شہر کی پلٹنین وفاداری مین مستقل
رہین باغیون نے دیکہا کہ کوئی اور شریک نہین ہوتا نچیر رہنا پڑا الڑے
اور تنخواہ لیکر موقوف ہوئے چند روز بعد ناجی صاحبہ نے باتفاق میگہہ سنگہ

कालक

قلعہ کالک پرکہ سے پور سے بیس میل مغرب مین واقع ہے اور اوس نواح کا ملک
اور سانبہر کا جہیل اوس سے دبے ہوئے مین قبضہ کر لیا وہان کا
قلعہ دار ناتہا وت تہا اوس نے تین ہزار روپیہ نقد اور چند کہنگاروون
کے دیہات کا غلہ لیکر کشن سنگہ و بشن سنگہ رشتہ داران میگہہ سنگہ کو قلعہ خالی کردیا
جن لوگون نے یہہ سازش کی بمقام پشکر قریب اجمیر جمع ہوئے تھے اور
چند ٹہاکران مارواڑ جن کی جے پور کے کہنگاروون سے قریب رشتہ داری
تہی اور بحسب ضرورت فریقین ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اون کے شامل
ہوئے تہے اس وجہہ سے کہ اگر جے پور مین کہنگاروت جمع ہوتے تو فوراً اطلاع
ہوجاتا اور نگرانی کامل رکہی جاتی بشن سنگہ کے ساتہہ کیواسطے مارواڑ کے
لوگ فراہم ہوئے ۱۵- نومبر سنہ ۱۸۴۲ء کو قلعہ پر یکایک قبضہ کر لیا اور جمعیت قلعہ
کی کمک کیواسطے سواران مارواڑ کا گروہ کثیر کالک سے مغرب مین مارواڑ
اور کالک کے درمیان جمع ہوا۔

میجر تہورسبی صاحب نے بغور استماع خبر مع کل فوج جے پور کی جاکر قلعہ کا محاصرہ
کیا اس قلعہ کا موقع ازبس عجیب و دشوار گذار معلوم ہوا مگر اوسکے استحکام
و قابلیت کا حال فتح کیوقت تک صحیح معلوم ہوا میجر فوسٹر صاحب کا برگیڈ جو پہنچنے
سے آکر شامل ہوا موضع کالک جو قلعہ کے نیچے دامن کوہ پر واقع ہے فوراً
لے لیا کہڑے پہاڑ پر واقع ہونے سے قلعہ کی فصیل کا توڑنا غیر ممکن تہا اسواسطے
حملہ کرکے لینا چاہا مگر مضبوطی قلعہ اور بلندی موقع کی وجہہ سے پس پا ہوا
خود میجر فوسٹر صاحب اور اون کے دونون بیٹے مجروح ہوئے اور تیرہ

آدمی دیگر مقتول و مجروح ہوئے جیپور کی فوج بہی ملازمان برگڈ سے بازی
بر کر خوب لڑے مگر اس شکست سے حملہ آور دنکی ہمت مین کمی نہ آئی قلعہ کالک
جیپور کے توپخانہ کے قابو کا نہین تہا اسواسطے تجویز ہوئی کہ نصیر آباد سے قلعہ
شکن توپین منگائی جاوین اور اون کے آنے تک جن مقامات کو لے لیا ہے
اونپر قابض رہین مگر نصیر آباد کا توپخانہ صرف دو یا تین منزل چلا تہا کہ کشن سنگہ
نے بلا شرط قلعہ خالی کر دیا قرین قیاس تہا کہ ماجی صاحبہ اور اون کے متوسل
جو در پردہ مرتکب شور و فساد ہوتے تہے اپنی کوششون کی ناکامیابی سے
مایوس ہو کر آیندہ کو کچہہ نکرینگے مگر ایسا ہنوا ایک فتنہ کا انسداد ہوئے دیر
ہوئی تہی کہ دوسرا ویسا ہی بیہودہ اور برپا ہوا اور ہر ایک کا مقصد
راول کی بے اختیاری تہا جولائی ۱۸۷۲ء مین بحالت عدم موجودگی میجر
تہوربی صاحب کہ کہیڑی کو گئے تہے قریب سو کس سے زیادہ پیر دیلی فقالوز
نے جو سرکاری فوج کے ساتہہ آئے تہے یکبارگی شورش کر کے بلا امتیاز
کل کو مارنا شروع کیا مقصود یہہ تہا کہ فساد کر کے حکومت مین انقلاب
پیدا کرین حسنات اتفاق سے تہا کہ بہمن سنگہ فی الفور موقع پر پہونچا
اور مفسدون پر حملہ کر کے بعض کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو گرفتار کر لیا
دو سرغنون کو توپ سے اوڑا دیا اور ماجی صاحبہ کے بہائی کو جسنے اونکو
نوکر رکہا تہا آٹہہ برس کیواسطے جلا وطن کیا گیا یہہ فساد بہی ضعیف الطبع
اور ناخواندہ عورتون کی حکومت مین انتظام ریاست سپرد کرنے کی
بدتدبیری کی ایک نظیر ہے۔

سنه ۱۲۷۱ھ میں میجر تھوریسبی صاحب نے سه ساله بندوبست کیا چونکه اونکو
بضرورت انصرام کاروبار عہده کے بیرونجات مین جانیکی فرصت نہوئی اور
اچھے آدمی تجربه کار معاملات بندوبست و معتمد میسر نہ آئے اونکو ریاست کی
قواعد مستمره پر عمل کرنا پڑا دو طرح کے اقرارنامجات تحریر ہوئے اول اون
پرگنات سے جنکی پیداوار بالکل موسمی بارش پر موقوف نہین ہے اور جسمین
دونون فصلون کی پیداوار ہوتی ہے دوسرے وه جنمین صرف ایک فصل
ہوتی ہے اور اس سبب سے وے بالکل بارش پر منحصر ہین اونکے پٹه جات
شرطیه ہوئے ۔

کسی پرگنه مین ممکن نہوا که کاشتکار خود زمین کا پٹه لیوین اور نه یک فصلی
پرگنون مین ٹھیکه داران نے چند سال کا ٹھیکه منظور کیا اس صورت مین میجر
تھوریسبی صاحب نے اس شرط سے ٹھیکه جات مقرر کئے که پیداوار کم ہو
تو ٹھیکه دار کو دس فیصدی کی منہائی مجرا ملی اور پیداوار اچھی ہو تو جو کچھ
ٹھیکه دار شرائط مندرجه پٹه سے زیاده وصول کرے اوسکی دس فیصدی
سے زیاده مین سے نصف راج لیوے اس بندوبست سے سالہا آینده
کی آمدنی کا تکرمه علاوه آمدنی نمک سانبھر کے که پچاس ہزار تھی اس تفصیل
سے ہوا ۔

اول عہ لکھ بالائیه
دوم عہ لکھ سیاسه
سوم عہ لکھ للعراشیه

آدمی دیگر مقتول ہئو
ہوکر خوب لٹا اور گل
صاحب ایجنٹ گورنر

سے کم ہوئی۔
ہوپ کو جانا پڑا میجر تھورسبی
صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ

جے پور کو تبدیل ہو کر ۲۴ - جنوری سنہ ـــ سے کام کرنے لگے۔
میجر لڈلو صاحب نے ابتداء ہی ایسی رسمیات و طریقے جو اگرچہ انگریزون کی
نظر مین ازبس بیرحم و ناپسندیدہ ہین مگر مدت کے رواج سے مراسم مذہبی مین
داخل ہو گئے ہین اور راجپوت لوگ بوجہ نااتفاقی باہمی اون کو ترک نہین کر سکتے
تھے موقوف کرنے مین کوشش کی ستی و بردہ فروشی اور بھاٹ چارنون
کو شادی دختران پر تیاگ بطور خیرات زر کثیر دینا جس سے دختر کشی نے
رواج پایا رسمیات بطرق مذکورہ ہین میجر لڈلو صاحب نے پنچ سرداران جیپور
سے ستی کے باب مین رائے لی راجاوت بہوپت سنگہ ٹھاکر جہلائے نے کہ مسند
راج کا حقدار اول اور راج کا معزز سردار ہے رسم ستی کو فی الفور متروک کیا
اور چند دیگر ٹھاکرون کی بھی یہی رائے تھی میجر تھورسبی صاحب نے سوچا تھا
کہ سرکار انگریزی کا کل غیر ریاستون سے جو طریقہ عام کارروائی کا جاری ہے
اوس سے خلاف ورزی نہ کیجاوے اور منشاء عہدنامجات کے خلاف عمل
کرکے مرافعہ کی گنجایش پیدا کیجاوے چونکہ سرکار انگریزی کو ان ریاستون مین
بوجہ ملحوظ کرنے اونکی خود اختیاری کے کوئی قانون انسداد جرایم جاری
کرنیکا منصب نہین ہے پس اگر کوئی علانیہ بحث کیجاوے تو اوسکے نتایج برے
ہونگے اور اونکے خلاف ورزی سے جن جرایم کا انسداد چاہیے ہین اونمین

اضافہ ہوگا مگر اگست سنہ ۱۸۴۶ع مین پنچ سرداران راج نے باتفاق راے کل
علاقہ راج کے اندر ستی کو جرم لایق سزا سے تعزیری قرار دیا اور اگرچہ یہ امر
احاطہ تحریر مین نہ آیا مگر اونہون نے ظاہر کیا کہ ہماری لڑکیان جو غیر نسلو نمین
بیاہی جاوینگی ستی نہونگی ہر ایک شخص جو ارتکاب ستی مین مدد کرے یا اوسکے
امتناع مین کوشش نکرے بطور معاون مجرم متصور ہو کر لایق سزا ہوگا راج
جے پور مین پہلے سے ستی زیادہ نہین ہوتی تہین مہاراجہ سوائی جے سنگھ صاحب
کی راے کل وحشیانہ وظالمانہ حرکات کے خلاف تہی اور انسداد حاکمانہ کیواسطے
صرف ایسے قانون کا جاری ہونا ضرور تہا وقت اجرا اس حکم سے مہاراجہ صاحب
کے با اختیار ہونے تک پانچ برس کے عرصہ مین صرف ایک عورت اپنے بچہ
کی نعش کے ساتھ ستی ہوئی تہی پنچ سرداران نے فوراً اپنے حکم کو برتا اور اوسکی کے متعلق
متعلقہ گرفتار ہوئے مگر چونکہ مرتکبان جرم سکناء علاقہ مارواڑ تہے اور قوانین
جے پور سے واقف نہ تہے سزا سخت نہ دیگئی اسواسطے صرف مختلف میعادونکی
قید یعنی چھہ برس سے دس برس تک کی سزا دیگئی —
بردہ فروشی وتجارت غلام وکنیز جو اوسکے اصل معنی ہین اوسطرح کے راج
جے پور مین نہین ہوتی تہی کہ قانون مجریہ سنہ ۱۸۳۹ع سے موقوف ہوچکے تہے
البتہ ایسے لوگ تو اکثر ہین جو اپنے قرضخواہون کی نوکری بطور غلام اپنی خوشی
سے کرلیتے ہین اور خانگی غلام بہی مثل دیگر اطراف ہندوستان کے ہین بردہ فروشی
اور انسان کو مثل حیوانات خرید وفروخت کرنا راجپوتون کو ہمیشہ ناپسند رہا ہے
اب حسب ہدایت میجر لڈلو صاحب کمال تاکیدی احکام جاری ہوگئے اور راجہ

مین نام کو بہی غلام بنرے ہندو ریاستون مین سب سے پہلے جے پور نے رسم
ستی کو موقوف کیاہے اور ٹہاکر بہوپت سنگہ والی جہلار جس نے کل راجپوتون
سے ترک ستی مین پیش قدمی کی تعظیم و تکریم کے لایق ہے دیگر رئیس و امیرون
نے بہی طوعًا و کرہًا طریقہ جے پور کی پیروی کی بہاٹ و چارنون کو تیاگ دینے
کی ممانعت مین منتظمان راج زیادہ متفق الراے ہوے جودہ پور کے ایک
رئیس نے تیاگ کا مطالبہ شدید موقوف کرنیکا دعوی کیا تہا مگر جے پور کی پنچایت
نے اسباب مین ایک اشتہار مجریہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب دکہلا کر تصدیق
پہونچائی کہ رئیس جودہ پور نے کہ جے سنگہ کے بعد ہوا ہے اسی اشتہار کے منشا
پر عمل کیا تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی تجویز ایسی دانشوری اور
فراخ حوصلگی کی تہی کہ اوسکا نقل کرنا ضرور ہے۔
مہاراجہ صاحب نے تمامین کچہوایہ کی شاخون اور کل امرا و وکلا ریاست
غیر اور پنڈتون کو جمع کر کے فرمایا کہ والدین اپنی دخترون کو مارتے ہین
یہہ نہایت سخت گناہ ہے آیندہ کو راج جے پور کی سرحد کے اندر کوئی راجپوت
دختر کو نہ مارے اور مہاراجہ صاحب نے وکلا ریاست غیر کو بہی ہدایت کی
کہ اپنے آقا کو لکہکر یہی عمدہ قاعدہ وہان بہی جاری کرادین اور
حکم دیا کہ اگر کوئی کچہوایہ محتاج ہو اور دایجہ یعنی جہیز اور تیاگ نہ دے سکے تو
اپنی دختر کی شادی جے پور مین آکر کرے یہان اوسکو راج سے مدد ملیگی اور
بہاٹ و چارن تیاگ کا مطالبہ نکر سکے گی اور چارنون کو بہی حکم ہوا کہ شہر
مین شادی ہو تو تیاگ طلب نکرین کہ اونہون نے قبول کیا۔

दायजा

جے پور مین ایک یہہ رسم جاری ہے کہ فصیل شہر کے اندر شادی ہونے پر کوئی
بہاٹ یا چارن کچہہ نہین مانگ سکتا ہے مدت تک مہاراجہ جے سنگہ کے عمدہ قواعد
جاری رہے مگر مغرور لوگون نے شیخی سے اپنے ہان شادیون مین زر کثیر خرچ
کرکے فسخ کردیئے اور غریب لوگون کے واسطے خرابی پیدا ہوئی میجر لڈلو صاحب
نے ان قواعد کو از سر نو سبز کرنا چاہا نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل لکہا کہ یہہ تجویز نہایت پسندیدہ ہے مگر اسپر عمل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے
مگر بہرحال بطور کارروائی ریاست کے نہ بطور حکم سرکار انگریزی کی
منظور کیا بہاٹ وچارنون کی آمدرفت ٹہاکرون کے دیہی مسکنون پر محدود
رہی اپریل ۱۸۶۸ع مین پنچسرداران نے ایک اور قانون جاری کیا کہ آمدنی جاگیر
کے آٹہوین حصہ سے زیادہ بہاٹ وچارنون کو کوئی نہ دیا کرے مگر قانون کے
واجب التعمیل ہونے کیواسطے جوامر ضرور تہا وہ نہوا یعنی قانون کی یہہ عبارت
ہے کہ جاگیرون کی آمدنی کے آٹہوین حصہ سے زیادہ مانگنے والے طلب نکر سکین
مگر جو زیادہ دیا چاہین اونکو اختیار ہے اسواسطے دولتمند سردار بہت فضولی
سے روپیہ خرچ کرتے ہین اور راؤن کے برادرون کو جو خاندان وبرادری
مین اونکی برابر مگر تنگدست ہین اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسواسطے
ایسے قانون کی ضرورت تہی کہ دولتمند بہی حد معینہ سے زیادہ خرچ نہ کیا کرین
پنچسرداران نے اپنا کام غفلت و عدم تندہی سے کیا سرداران پنچایت مین
سے ایک مرگیا اور دونون ناتہاوت یعنی راول اور اوسکے بہائی ٹہاکر کہمن سنگہ
نے زبردست ہوکر کل انتظام ریاست اپنے اختیار مین لیا علی الخصوص ٹہاکر

لچھمن سنگہ نے کہ فوج کا بہی افسر تہا اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اسکو خایف کر دیا راول البتہ معقول تہا مگر لچھمن سنگہ کے روبرو اوسکی کچہہ پیش نجاتی تہی دیگر سردار ناراض ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے تن تنہا صاحب ایجنٹ رہگئے اون سے خرابیون کا انسداد ہونا محال تہا کرنل سدرلینڈ صاحب نے کہ جیسے واپس آگئے تہے جے پور کو اس حالت مین دیکہکر کہا کہ پنچایت مین ایک عہدہ خالی رہنے سے دونون بہائیون کا اختیار بہت ہوگیا ہے اب دونون میں سے کسی کو علیحدہ نہین کرسکتے اسواسطے ابتدا مین ہی دونون کو جو اختیار دیا گیا ہے بڑی غلطی ہوئی ہے افسران مال وخزانہ نے شکایت کی کہ دونون بہائی غبن کرتے ہین اور اپنے متوسلون کو جاگیرین دیتے ہین کرنل صاحب موصوف کی راے مین پنچایت کا از سر نو مقرر کرنا ضرور ہوا اور سردارون کو طلب کرکے ٹہاکر لچھمن سنگہ کو بعد برخاستگی اوسکے گہر بہیجا اور بجاے اوسکے اور ٹہاکر تجیور کے کہ مرگیا تہا دو سردار دیگر مقرر کئے میجر لڈلو صاحب نے شکایت کی تہی کہ سردار کارکن نہین ہین اسپر ہر ایک سردار کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دفتر اور دیگر محکمہ جات مین جاکر اجراے کار کے واسطے بطور وکیل ایک ایک متصدی رکہنے کی اجازت ہوئی روانگی کے وقت کرنل سدرلینڈ صاحب نے ناتہاوت بہائیون کے غبن وتغلب کی تحقیقات کرنیکا پنچایت کو حکم دیا راول نے بہت جاگیرین دی تہین مگر ساڑہے دس برس کی مدت یعنی تقرر پنچایت سے پہلے کی ہی تحقیقات ہوئی [illegible] روپیہ سالانہ کی جاگیرین ضبط ہوئین [illegible] کے جمعی دیہات ناواجب دئے ہوئے ثابت ہوئے اور مبلغ لکہہ [illegible] کا تغلب

برآمد ہوا کہ اوسمین سے ایک لاکہ روپیہ واپس کردیا گیا مگر تعداد زرنقد مشتہرہ
وجمع دیہات مشتہرہ غلط استعلام ہوئے ہین۔

عرصہ تک بہلپور کے ملک کی آمدنی ترقی پاتی رہی اخیر سنہ ۱۸۷۴ء مین رو یا بڈاارن نے
اس غرض سے کہ پہر رسوخ حاصل کرے جو تہا ادم کا رکہا ہوا زرامانت جو کسان
متعلق خزانہ ڈیوڑہی کے پاس تہا ظاہر کیا کہ لیکر خزانہ راج مین داخل کیا گیا اوساہوکارون
کے قرضہ مین دیا گیا اس سے قرضہ کی بتعداد لعہ لاکہ روپیہ تہا سے لاکہ روپیہ
رہگیا اس خزانہ کے پانے سے پیشتر سکہ وشی راج کیواسطے سرداران پنچایت
نے اپنی تنخواہ بقدر ستر ہزار روپیہ سالانہ کم کردی تہی اور راجی صاحبہ نے پچیس
ہزار روپیہ سالانہ جمع کے دیہات اور دیگر رانیون نے اس سے دوچند جمع کے
دینے قبول کئے تہے مگر جب خزانہ ملگیا تو اون سے مزاحمت نہ کیگئی اوسی سال
مین بارش بہی کم ہوئی اور ٹیڈیون نے زراعت کا نقصان کیا اس سبب سے
از رو قرضہ ادا نہو سکا۔

میجر لڈلو صاحب کے زمانہ مین تعمیرات مفید عام بہت جاری رہین شہر کے قریب
پہاڑ کے درمیان راستہ ہے جسے گہاٹ کہتے ہین سڑک بنائی گئی اور طرفین کو
باغ لگائے گئے شہر مین شفاخانہ تعمیر ہوا اور مدرسہ جاری ہوا شہر مین صاف
پانی پہونچانے کیواسطے تجویز ہوئی کہ نالہ امانی شاہ پر کہ شہر سے ڈیڑہ میل کے
فاصلہ پر مغرب مین ہے بند باندہ کر بذریعہ نہر کے پانی پہونچایا جاوے اسکی تکمیل
کیواسطے لفٹنٹ موڈرٹن صاحب انجنیر لڈلو صاحب کے پاس متعین ہوئے تہے
مگر قبل تیاری اوسکے سنہ ۱۸۶۹ء مین چلے گئے نالہ کے مغرب مین پشتہ اچہا تیار

نہین ہوا تہا اوسطرف نشیب کی زمین تہی اسواسطے جب ۱۸۵۵ء مین وردا
شہر تک پانی پہونچا اوسیوقت بند ٹوٹ گیا اور محنت و زر ضایع گیا زیادہ تر افسوس
کی بات یہہ تہی کہ اسکی تعمیر مین رعایا سے بطور محصول روپیہ وصول کرکے لگایا گیا تہا
اس سبب سے فن انجینیری صاحبان انگریز کا اعتبار ہمیشہ جاتا رہا ۔
میجر لڈلو صاحب نے اپنی رپورٹ مین مہاراجہ صاحب کے رحم اور فراخ حوصلگی
کی بہت تعریف لکہی گیارہوین برس تک بجز فنون سپہ گری اونکی تربیت کی کچہہ تدبیر
نہوئی ۱۸۴۵ء مین پنڈت شیودین طالب علم اگرہ کالج عہدہ اتالیقی پر مقرر ہوا اگرچہ
تہوڑی دیر پڑہتے تہے مگر بہت ترقی کی جب سے راجہ صاحب کو ثابت ہو گیا کہ صاحبان
انگریز کو فائدہ راج کے سوائے اور کچہہ غرض نہین ہے اونہون نے کاروبار راج
مین بالکل دست انداز ... اونکو مہاراجہ صاحب کی شادی کا بہت فکر تہا اور
ریوان کی ریاست مین پیغام بہی ہو گیا تہا ۔ रीवां
کرنل سدرلینڈ صاحب نے عزل و نصب کیا اسپر بہی پنچایت نے کام اچہا نکیا تہا کہ
لچہمن سنگہ کی برخاستگی کے بعد راول اپنے گہر کو چلا گیا اور ڈہائی برس وہان رہا جہان
کا ٹہاکر روپ سنگہ بیمار تہا جب آرام ہوتا تہا کام کرتا تہا مگر بہت کم بیکہو سنگہ ٹہاکر کوکی
کے بیٹے کو پنچایت مین مقرر کیا تہا اوس سے بہی کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ اوسمین اپنے
باپ کے سب اوصاف موجود تہے اخیر مین ثابت ہوا کہ اوس نے ڈونگر سنگہ اور
ڈونگ جی مشہور غارتگر کے ہمراہیون کو پناہ دی اس جرم مین علاوہ ضبطی چہارم
حصہ جاگیر کی پنچایت سے موقوف ہوا دسمبر ۱۸۴۷ء مین میجر لڈلو صاحب جے پور
گئے مگر ایسی نیکنامی سے کہ ابتک سب لوگ اونکو احسانمندی سے یاد کرتے ہین

اونکی جگہ کپتان ریکارڈس صاحب مقرر ہوئے اور راول نے اوس زمانہ میں بجائے کرنل سدرلینڈ صاحب کرنل لو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے پولٹیکل ایجنٹ جدید کے تقرر پر راول نے پورین پہر آیا اور پنچایت مین داخل ہوا کرنل لو صاحب نے کہا کہ اگرچہ سابق مین یا تہا دونون کے غلبہ سے خرابی ہوئی تھی مگر اب اون کے نہونے کے سبب اجراے کار روزمرہ مین زیادہ ابتری ہے اور در واقع مین یہہ حال تہا کہ پنچایت کی کارروائی کے خود مہاراجہ صاحب بہی شاکی تہے اور ہر شخص کو شکایت تہی اور سرداران پنچایت ہر ایک کام کے انصرام مین دانستہ خلل انداز ہوتے تہے اور جب تک اون کے ساتہہ مین سے کوئی بحصول فائدہ ذاتی رضامند نہو جاتا کسی کام کو جاری نکرتے اس سستی اور رشوت ستانی کو رفع کرنے کیواسطے دیگر سرداران کی نسبت راول کو زیادہ اختیار دئے گئے اور وہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو جوابدہ متصور ہوا اس تبدیل کا یہہ نتیجہ ہوا کہ دیگر سرداروں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور راول باختیار خود کل کام کرنے لگا کام بہت جلد اور آسانی سے ہونے لگا اور کار روزمرہ کے اجرا کیواسطے سردار کارکن کو بلا وساطت لکہنے کا طریقہ جاری ہوا مگر بجائے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و پنچ سرداران منتظم راج صرف صاحب موصوف و راول رہے —

اس زمانہ مین ملک کی آمدنی اٹھائیس لاکھ سے تیس ۳۰ لاکھ تک ہوئی اور خرچ پچیس ۲۵ چھبیس لاکھ رہا ۱۸۵۱ع مین میجر لڈلو صاحب نے رپورٹ کی تہی کہ قرضہ ادا ہوگیا ہے مگر اونکو جیب خاص کا قرضہ تعدادی ساڑہے تین لاکھ اور دیگر قرضہ تعمیرات مفید عام یاد نہ رہا کہ صرف ایک بند کی تعمیر پر تین برس کے عرصہ مین چہہ لاکھ روپیہ

خرچ ہو گیا تہا۔
دوسرے سال مین ہی زیادہ تر ۱۸۶۸ء کے قحط کے سبب سے کہ نرخ اجناس گران ہو گیا تہا خزانہ مین ۵ لاکہہ روپیہ کی کمی واقع ہوئی اسوقت تک قرضہ پر چوبیس فیصدی کا سود دیا جاتا تہا اب حسب استرضا سے ساہوکاران نو روپیہ فیصدی مقرر ہوا تعمیرات کا خرچ بند کیا گیا بعض جاگیرین و پنشن غرق ہوئین و خرچ کی تخفیف کی گئی۔
۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین ۱۱ لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی اور ۱۸ لاکہہ روپیہ کا خراج ہوا اور رفع کمی کیواسطے ۷ لاکہہ روپیہ قرض لینا پڑا اخیر ۱۸۷۰ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو راج سپرد کرنا تجویز کیا تہا مگر انکی عمر پندرہ سال کی تہی اور انتظام راج کرنے کے لایق نہ تہے علاوہ بران کرنل وصاحب اور رکارڈس صاحب کی یہہ راے ہوئی کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست اوس حالت مین سپرد کرنی چاہیے کہ قرضہ سے سبکدوش ہو بلکہ خزانہ مین کسیقدر روپیہ پس انداز ہو یہہ حال اہلکاران راج کو بہی معلوم تہا ستمبر ۱۸۷۰ء مین ختم ہونیوالے سمت کی آمدنی اونہون نے بہ تعداد ۱۱ لاکہہ روپیہ یعنی خرچ سے نو لاکہہ روپیہ سواے دکہلائی اس حساب کے نسبت کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب کے حصول اختیارات مین خلل واقع نہونے کی غرض سے مصنوعی بنایا گیا تہا راج کی اس فارغ البالی کو دیکہکر صاحب ایجنٹ تعجب مین آگئے مگر اونکو کچہہ شبہہ نہوا اونہون نے لکہا کہ سب روپیہ جمع ہوجاویگا تو بعد اداے قرضہ کے بہی ڈہائی لاکہہ روپیہ بچ رہیگا کپتان رکارڈس صاحب نے لکہا کہ گذشتہ سال مین حسن کارگذاری

سے دو لاکھ ستر ہزار روپیہ بقایا اخراج بابت تعمیر چاہات و تقاوی زمینداران
وصول کیا گیا ہے خرچ صرف [illegible] لاکھ [illegible] کا بتلاتے ہین سے کہ [illegible]
ساہوکارون کو ادا کیا گیا اور ڈہائی لاکھ روپیہ پیش انداز ہوا ایکم جون تک
کی تنخواہ کل ملازمین اور فوج کی ادا کی گئی یہہ کل حساب مشتبہ تہا مگر صاحب پولیٹکل
ایجنٹ اوسکا امتحان بہی نہین کرسکتے تہے واقع مین اسوقت دس لاکھ روپیہ
کا قرضہ تہا اور بجائے اسکے کہ بلا وجہہ معقول ایک سال مین نو لاکھ روپیہ جمع
مین زیادہ ہوگیا ہو قرضہ کا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے ۔

انجام یہہ ہوا کہ کرنل لو صاحب نے ریاست کی ترقی سے گورنمنٹ کو مطلع کرکے
بلا تامل لکہہ دیا کہ مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت ہو کر پنچایت سے نگرانی
اوٹہالیجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خلعت بلا مواخذہ قیمت کہ گورنمنٹ سے
منظور ہوچکا تہا اونکو دیا گیا قبل اختتام اس مضمون کے ضرور ہے کہ پنچایت سرداران
کا حال جسکی نسبت مختلف رائے ہین تحریر کیا جاوے ۔

سنہ ۱۸۶۱ع مین میجر تہوربی صاحب نے ناکارگر ہونے کی وجہہ سے برخاستگی کی
تجویز کی تہی اون کے نزدیک مناسب تہا کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے پولیٹکل
ایجنٹ اور ایک ہندوستانی مصاحب مستعدی سے کام کرین اونہون نے کہا
کہ پنچایت امتحاناً مقرر کی گئی تہی جب وہ کارگر نہوئی تو بنظر فائدہ عام لازم ہے
کہ برخاست کیجاوے تقرر اوسکا ابدی نہین ہے کیونکہ زمانہ سلف مین جاگیرداران
کی صلاح صرف صلح و جنگ کے معاملات مین لیجاتی تہی انتظام اندرونی کی نسبت
نہین لیجاتی تہی فی الجملہ وے سب لوگ حکومت کے لائق نہین ہین اور نہ اونکو

اور کام کرنے کے عادی ہین ٹہاکر ان جے پور بخصوصیت کاروبار ملکی کے انجام دینے کے لائق نہین ہین خودسر ہین اور اپنے ہمسرون کی راے کو نہین مانتے ہین۔ بخلاف اسکے کرنل صدرلینڈ صاحب نے کہا کہ ابتدا مین یہہ ارادہ تہا کہ ہر فریق کو پنچایت مین داخل کیا جاوے اور امید تہی کہ ادنے درجہ کے لوگ بہی کام سیکہہ جاوینگے بہرحال یہہ مجمع محبوب العوام تہا اونکو اوسکی برخاستگی منظور نہوئی منجملہ اراکین کے ایک شخص جو کہ راجہ کا مصاحب تہا اسکے باب مین بہت جہگڑا ہوا اور راجہ کو ناخوش ہوا اونکا اختیار کم کرنیکے واسطے پنچایت مقرر کی گئی تہی تاہم اونمین سے دو شخص جنکو بادشاہ مدد دینے کے سبب سے سب لوگ انگریزون سے ناراض ہوگئے رہتے گرتے تہے وقت تقرر پنچایت یہہ تجویز پسند ہوئی اور نظم ونسق راج جے پور مین ابتک جاری رہے سردارون کی پنچایت خواہ انجام دہی کار مین کارگر نہو راجپوتانہ مین مجمع قانونی سمجہا جاتا ہے سرداران پنچایت کی لیاقت کی نسبت کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا کہ سرداران راجپوتانہ لیاقت انتظام سے بے بہرہ نہین ہین راج کے انتظام سے اونکی جاگیر کا انتظام بہتر ہوتا ہے اونکی رعایا علاقہ انگریزی کی رعایا سے خوشتر اور فارغ البال ہوتی ہے اور اسوجہہ سے کہ اونکی جاگیرون مین سردار تک ہر ایک شخص کی رسائی ہے اور وے رعایا کے نقصان وفائدہ کو اپنا نقصان وفائدہ سمجہتے ہین رعایا پر زیادہ توجہ والتفات کرتے ہین البتہ یہہ امر صحیح ہے کہ سرداران کو اونکے مالک کے خفیف کامون پر التفت کرنا مشکل ہے کیونکہ وے بدرجہ غایت تنگ چشم اور خودغرض ہین اور مدت دراز کی بدنظمی سے باہم حسد ونفرت کرتے ہین تاہم تحقیقات سے پایا گیا کہ باوصف ناتربیت یافتگی اونمین

بخیر کار لگی ہی ہین اسوجہ سے حکام انگریزی بضرورت صلاح و مشورہ مطلوب
کارکن اونکو اپنے شامل رکہکر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے ہین گورنمنٹ ہندوستان
کی بہی راے کرنل سدرلینڈ صاحب سے متفق ہوئی اور حکم دیا کہ پنچایت مین معتبر
سردار تاکہ وہ کارہین تو بہی چند ذی رتبہ اور صاحب اقتدار لوگون کو شریک جلسہ
رکہنا ایک شخص کو راج کی کل حکومت کا اختیار دینے سے بہتر ہے میجر لڈلو صاحب
اور پنچایت کے درمیان جو کسیقدر اتفاق رہا ہے اوسکا ذکر پیشتر ہوچکا ہے
تاہم او ن سے جو سیج اونکو تہا اوسکو کبہی مخفی نہین رکہتے تہے اونکا قول جیپور
مین بخوبی مشہور ہے کہ جسطرح جو وہ پورے ناتہون کو نکالا تہا جے پور سے ناتہاوتون
کو نکالونگا اور بیل کی ناک مین بہی ناتہہ نہ چہوڑونگا ایک ناتہاوت کو اسطرح سے
نکالا کہ دوسرا بہی جو اپنی جاگیر مین تہا ناخوش ہوگیا اور پنچایت مین خالی عہدون
پر اون کے مخالفون کو مقرر کیا ونمین چند ایسے شخص تہے کہ جنکے سبب پنچایت
مین نااتفاقی ہوگئی اور کچہہ عرصہ بعد اوہین کے زمانہ مین پنچایت برائے نام
رہگئی —

کپتان رکاڈس صاحب نے کہ ازبس ذکی و متین تہے حسب الارشاد کرنل بروک صاحب
پنچایت کی نسبت اپنی راے لکہی ہے اوس سے طریقہ کارروائی صاف عیان
ہوتا ہے اور ناکامیابی پنچایت کے سبب صریح ظاہر ہین حسب ارشاد آپکی
پنچ سرداران راج اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے بشراکت کام کرنے سے مہاراجہ
صاحب کی ریاست اور رعایا و ملک کو جو نقصان یا فائدے پہونچے ہین اونکی
نسبت مین اپنی راے واشگاف لکہتا ہون کہ واقع مین پنچ سردار اور صاحب

پولیٹکل ایجنٹ کسی طرح ہم صلاح و شریک جلسہ نہین ہوئے ہین اصل مین کرنل لیسنگ صاحب کی یہہ تجویز تھی کہ چہہ صاحب ایک مقام پر جمع ہوکر معاملات راج کی نسبت صلاح کیا کرین یہان شروع سے ہی تجویز و تعمیل مین اختلاف واقع ہوا صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہر روز ولیعہدخانہ مین نہین جاسکتے تھے اور نہ پانچون سردار کو بھی ایجنسی مین آنے کیواسطے اپنے غرور و تمکنت کو چہوڑ سکتے تھے اگر ایک دو دفع صاحب ایجنٹ گئے تو اونکی موجودگی سے سب ناخوش ہوگئے پہر صاحب ایجنٹ کی مستعدی اور صاف گوئی اور سردارون کی کاہلی اور مکاری مین زمین و آسمان کا فرق تہا اونکو عادت تہی کہ اورون کے اتفاق سے کام کرین اور سردار طریقۂ انصرام کاروبار سے محض ناواقف تہے صاحب اپنی راے علانیہ ظاہر کرتے تہے سردارون کو اگر کوئی آمادگی و تحریک نہ دیتا تو کسی راے پر قایم نہین ہوسکتے تہے اور قایم ہوتے تو اوسکے اظہار مین دیر پیش کرتے غرض انگریزی اور ہندوستانی طریقہ کے جو اختلاف ہین یہان سب جمع تہے اور باہمی رضامندی یا ضرورت سے یہہ جلسہ اختتام کو پہونچا صاحب پولیٹکل ایجنٹ حاکم مطلق ہوگئے نہ راے دیتے تہے اور نہ بحث و صلاح مین شریک ہوتے تہے صرف سردارونکی تجویزونکو بنظر ثانی دیکھکر منظور یا نامنظور کردیتے تہے بس جس فیصلہ کو اونہون نے منظور کیا ملک کیواسطے قانون ہوگیا اور جسکو نامنظور کیا وہ منسوخ ہوگیا۔

کپتان رکارڈس صاحب کی راے مین تقرر پنچایت کارآمد نہوا اونکو بہتر نظر آیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ صرف ایک ہندوستانی صاحب کے ساتھہ ہم جلسہ

ہون کہ اونہون نے انتظام سے چوبدکا اسیطرح کیا اونہون نے قبول کیا کہ اہلا
مین اختیار عملی ہندوستانی مصاحب یعنی راون کو حاصل ہے اور مجھکو اوسپر
نگرانی کرنے کا اختیار نہین ہے پس اون کے ہی اقبال سے اونکی بہی تجویز ویسی
ہی ناکارآمد تہی جیسی وہ جسکو اونہون نے ناپسند کیا تہا کرنل لوصاحب کی راے
بہی اون سے متفق ہوئی اور راون کے نزدیک بہی پنچایت ویسی ہی فضول
اور ناکارآمد متصور ہوئی اور ترقی ریاست جو ہوئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
کی لیاقت و دیانت و تندہی سے سمجھی گئی نہ کہ پنچایت کی خوبی سے اس سے عیان
ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ سردارون سے صلاح نہین لیتے تہے سردارون
سے زیادہ تر تعمیل احکام کا کام کراتے تہے اور بجاے مشیر ہونیکے اونکو عامل راج
سمجہتے تہے کہ وے اوسی کے لایق تہے اوس زمانہ مین سڑک نہ تہی رہنیکے سبب
شہر مین پہونچنا محال تہا مگر سردار ہفتہ مین ایک دو گہنٹہ تدبیرات انتظام کی صلاح
کرنے کیواسطے جمع ہو سکتے تہے اور واسطے اجراے کار تعمیل کے ایک سردار
کو جسکے ذمہ کا وہ کام ہوتا چہوڑ سکتے تہے اس صورت مین کل کام بہ جلسہ مشترک
سرداران و صاحب ایجنٹ ہو سکتا تہا نہ کہ اور کسیطرح کار روزمرہ کی کثرت
سے بچانے کیواسطے صاحب ایجنٹ کے پاس ایک نائب بصرف راج مقرر کیا
جاتا کہ اسطرح اونکو معاملات عظیم پر غور کرنے کی فرصت ملتی سررشتہ جات مال
و خزانہ اون کے تحت خاص مین رہتے کہ اس سے اونکا اختیار مطلق ہوتا
اور اصل مین منتظم راج ہو جاتے —

اگرچہ حسب تجویز مرکوزہ کام ہو سکا مگر پنچایت کی نسبت جو لکہا ہے اوس مین

بہی مبالغہ معلوم ہوتا ہے اوسکے فوائد پر خیال کرنے مین جے پور کی حالت پر نظر
پر بہی جو ابتدا مین تہی غور کرنا چاہیے مخالف فریقون کی نزاع اور راجہ صاحب
کی مداخلت کے نقص اور ایک زبردست فریق کی موجودگی یہہ سب امور قابل
لحاظ ہین معرفت راول کے باعداد صاحب پولیٹکل ایجنٹ انتظام راج کرانے کی
تجویز پیشتر ناکارآمد ثابت ہو چکی تہی بعد ازان اوسیطرح کی دوسری تجویز ہونی
ممکن نہ تہی اور نہ کوئی خیال مین آئی تہی مگر تقرر پنچایت سے کل سردار جو پیشتر برخلاف
مخالف رہتے صاحب ایجنٹ کی طرف ہو گئے ۔

یہہ بہی خیال کرنا چاہیے کہ اتنی مفید و عمدہ تدبیرات جو تہوڑے عرصہ مین راج
جے پور مین بذریعہ پنچایت سرداران عمل مین آئین ہندوستان کی اور کسی
ریاست مین نہین ہوئی ہین اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق پایہ ہند وستانی
مصاحب کے کام کرتے تو کبہی ظہور مین نہ آتین اگر پنچایت سے صرف ایک انسداد
ستی کا قانون جاری ہوا ہوتا تو وہ بہی اونکے انتظام کی عمدہ کارگذاری
کی دلیل ہوتا انسداد ستی کی بابت بشمول جے پور دربار لاہور و دیگر درباروں
کے گورنمنٹ گزٹ مین تعریف لکہی گئی ہے مگر دربار جے پور بلکہ پنچایت سرداران
و بخصوصیت ٹہاکر ہمپت سنگہ جہلار والہ جنہون نے اول اپنی نسل کے عقاید
کو منسوخ کیا زیادہ تعریف کے مستحق ہین میجر لڈلو صاحب بہی جنہون نے ان
تدبیرون مین اونکی رہنمائی کی تہی اپنے انعام سے محروم رہے ہین کل اقوام
یورپ کے خلاف سرکار انگریزی مین یہہ بڑا نقص ہے کہ جو خدمتین متعلق بہ
فوج نہین ہین اونکا انعام کم ملتا ہے جس حالت مین اکثر لوگون کے جیسے اعمال

رسم جلسون کے حق مین بالکل مفید نہین ہین بڑی عزت و توقیر ہوتی ہے جن اقسام
کے بے رحم اعتقاد کو بیخ و بن سے رفع کرنے مین سب سے سبقت کی اور جنکو
بطور عادل و مستقل حاکم کی ریاست مین ابتک یاد کرتے ہین وہ بلا اجر و قدردانی
انگلستان مین پڑا ہے —

پنچایت سرداران ماتحت میجر لڈلو صاحب نے صرف انسداد ستی کا ہی قانون جاری
نہین کیا ہے بلکہ دختر کشی و بردہ فروشی و مطالبہ شدید بہاٹ و چارنون کے
امتناع کیواسطے مہاراجہ صاحب کی نابالغی مین قانون جاری کرائے ہین —

مہاراجہ صاحب کو انتظام راج سپرد ہونیکے بعد بہی راول عہدۂ وزارت پر بحال
آیا چونکہ وہ بذات خود بہت فضول خرچ اور نہایت غافل تہا آمدنی ریاست
خود اوسی کے غیر ضروری مصارف مین ضایع ہوتی تہی خود راول نے صرف خطاب
کے نام پر قناعت کر لی تہی محنت و ذمہ وری اوسکے متوسلون مین سے جنکے
چاہنے لی افواج و سرشتہ جات کی تنخواہ مدت کی چڑہ گئی اور خرچ زیادہ ہوتا
گیا اراضیات جو کپتان رکارڈس صاحب نے ضبط کی تہین واگذاشت ہوگئین
علاوہ اسکے ملک مین قحط ہوگیا کہ اس سے بہی آمدنی مین کمی ہوئی اور ساہوکارون
کو جو پرگنات بالعوض قرضہ دئے تہے علیحدہ ہو جانے سے راج کا اعتبار جاتا رہا
سنہ ۱۸۵۱ع مین مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونے سے تین سال بعد سترہ لاکہہ
روپیہ کا قرض ہوگیا —

مہاراجہ صاحب کی ہنوز ایسی عمر نہ تہی کہ ریاست کا کام سنبہال لیتے نرم مزاج اور
گوشہ گزین ہونے سے ذی اقتدار راول کے مغلوب ہوگئے تہے اس حالت مین

اونہون نے کرنل سر ہنری لارنس صاحب سے جو بجاے لوصاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مقرر ہوئے تہے صلاح لی اونہون نے بڑی شفقت وصفائی سے صلاح
دی مہاراجہ صاحب نے اوسپر بلافر وگذاشت عمل کیا۔ راول عہدہ سے موقوف
ہوا اوسکا بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ کہ زیادہ لئیق اور خبردار تہا بجاے اوسکے مقرر
ہوا اور اوسکے مقابلہ مین پنڈت شیودین کہ ابتک اتالیق تہا حاکم مال مقرر ہوا
اور فوج کی افسری پر ایک اور خود اختیار شخص کا تقرر عمل مین آیا بقول لارنس
صاحب کے جے پور کے راج مین سب کیواسطے گنجایش تہی اس بندوبست سے
ٹہاکر لچہمن سنگہ کی لیاقت و مستعدی بدستور انتظام راج مین مستقل رہی اور
ناتہاوتون کا اختیار کم ہوکر ریاست اونکی قید و دباؤ سے نکل گئی۔
جب مہاراجہ صاحب ہوشیار ہوے اونہون نے اپنے راج کی بہبودی مین ایسی
توجہ کی کہ جو امید اون سے اوایل مین تہی اوس سے بہی زیادہ خوبیان ظہور
پذیر ہوئین ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا تب اونہون نے شہر کی حفاظت کیواسطے صرف
سات سو سپاہی اور اٹہارہ سو ناگہہ رکہکر چہہ سات ہزار سپاہ صاحب پولیٹکل
ایجنٹ کے ساتہہ بہیجے کہ ریواڑی وگورگانوہ ہوکر پلول داخل ہوئے وہان سے
مجمع کثیر صاحبان انگریز لوک غدر کی آفتون سے متفرق ومنتشر ہو رہے تہے بحفاظت
تمام آگرہ کے قلعہ مین پہونچایا اور میواتی غارتگرون کے چند دیہات کو سزا دی
آخرکار فوج مین ہیضہ کا مرض پہیل گیا بعض لوگ بہاگنے لگے اور زمانہ کو دیکہکر
سپاہیون کے دل برگشتہ ہونے لگے افسران فوج نے جے پور کو واپس آنا مناسب
سمجہا میجر ایڈن صاحب نے کہ بجاے رکارڈلیس صاحب ۱۸۵۶ء مین مقرر ہوے

सरहेनरी लारेंस

रिवाड़ी
गुरगावां
पलवल

ईडिन

چہوا فسرونکی رائی کو منظور کیا اور جلیپور والی آئے جے پور کی فوج مین جن اقسام کے لوگ ہین اونکو دیکہتے ہوئے اوسکے باغی نہونے سے افسرونکی کمال لیاقت و خیر اندیشی ثابت ہے اسمین شبہہ نہین کہ یہہ اقسام وہی ہین جنکے لوگ انگریزی فوج مین تہے اور موجبات بغاوت جو وہان تہے یہان بہی موجود تہے احتمال قوی تہا کہ فساد ہوجاوے مگر مہاراجہ صاحب کے حسن نیت و متواتر خبر گیری اور بندوبست بطرح خصوص پنڈت شیودین کی خوش تدبیری سے ہر طرح خیریت رہی کسیطرح کا فساد ہونے نپایا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے قبایل کو اپنے محل مین پناہ دی اور باوجودیکہ فوج باغی چہاونی نصیرآباد و نیمچ نے کمال گستاخی سے اونکی سپردگی کی درخواست کی مگر مہاراجہ صاحب نے اوسپر مطلق التفات نکیا اور اپنے مہمانون کی عافیت مین کسی طرح خلل واقع ہونے دیا بلطہوران خیر خواہون کے نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب نے مہاراجہ صاحب کی بڑی عزت و توقیر کی اور پرگنہ کوٹ قاسم کہ شاہزادہ مرزا مدعی دہلی سے ضبط ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو عطا کیا۔

فروری سنہ ۱۸۶۲ء مین مہاراجہ صاحب نے جودہپور تشریف لیجاکر دو شادیان کین مارچ سنہ مذکور مین کرنل بروک صاحب پولیٹکل ایجنٹ بحصول رخصت ولایت کو گئے اور میجر بینٹن صاحب نے ۱۴ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کو بجاے اون کے کام کرنا شروع کیا مہاراجہ صاحب جودہپور سے واپس آئے تب اونکو گورنمنٹ ملکہ عالیہ فرمانرواے انگلستان سے تمغا و خطاب ستارۂ ہند درجہ اول حاصل ہوا۔

वायसराय

اس زمانہ مین انتظام ریاست براے نام ٹہاکر لچہمن سنگہ ناتہا وت جو ہون والہ کو سپرد تہا مگر اصل مین کل کام پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب کا وزیر خاص و مشیر کرتا تہا اوسکو اختیار کلی حاصل تہا یہہ شخص علاقہ انگریزی کا رہنے والہ برہمن تہا اوس نے گورنمنٹ کالج آگرہ مین تربیت پاکر اعلے ترین درجہ کی علمیت حاصل کی تہی ۱۸۳۵ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اوسکو مہاراجہ صاحب کا اوستاد مقرر کیا تہا۔

شیودین نے خوش اخلاق و دیانت و محنت ولیاقت ونیز فریب وچالاکی سے اپنے شاگرد کا اعتبار کلی حاصل کیا تہا اور اسی سبب سے مئی ۱۸۶۲ء مین ٹہاکر لچہمن سنگہ کے انتقال پر راج کا اعلے ترین عہدہ یعنی مصاحبت اوسکو حاصل ہوا کارکردگی پنڈت شیودین کے زمانہ مین کار ریاست دانشوری و خوش تمیزی سے ہوتا تہا اور علی العموم اوس سے سب لوگ خوش تہے اسوقت مین جو تدبیرات اصلاح و ترقی انتظام و اجراے کار عدالت ظہور مین آئین اوس مین اوسکی کارگزاری نہایت تحسین و آفرین کے لایق تہی سررشتہ مال کو اوسکے زمانہ مین ایسی ترقی ہوئی کہ چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور جب سے شیودین کو اختیار ملا ہوا آمدنی مین اور بہی اضافہ ہوا کہ اخیر مین تینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہو گئی۔

میجر بینن صاحب کے جے پور مین پہونچنے پر پنڈت شیودین سخت بیمار تہا اگرچہ بیماری مہلک نہین معلوم ہوتی تہی مگر اسقدر ضعیف ہو گیا تہا کہ جانبر نہو سکا ۱۲ جون کو اوسکا انتقال ہوا اور سبکو کمال غم و افسوس ہوا پنڈت شیودین ادنے درجہ

سے اعلے ترین عہدہ ریاست پر پہونچا تہا ایسے مجب نہین کہ عوام الناس خصوصاً تہاؤ
ہاکر جو اوسکو پردیسی سمجہتے تہے اور جنکو اوس نے اونکی پشتینی و موروثی عہدہ سے
بیدخل کیا تہا اوسکے مخالف ہوگئے اوسکے دشمن اوسپر اتہام رکہتے تہے کہ وہ
طامع اور کینہ ور ہے اور رکہتے تہے کہ اوس نے کل عہدون پر اپنے دوست
و رشتہ دارون کو مقرر کر دیا تہا کار سرکار مین کسی افسر سررشتہ کو اپنی تجویز
پر عمل نہین کرنے دیتا تہا اور مخالفون کو خزانہ راج سے روپیہ دیکر خاموش
رکہتا تہا اسمین غالباً کسیقدر صحیح ہو کیونکہ پنڈت شیودین عیب سے خالی نہ تہا
مگر یہ شکایت زیادہ تر براہ عداوت مبالغہ سے تہی اور جسقدر صحیح تہی محتاج
ثبوت نہین ہے ـ
اسمین شک نہین کہ اوسکو ہر فریق کے رضامند کرنے کی قابلیت حاصل تہی
اور مخالف سردارون مین ہمدگر اتفاق کرلینے مین ساعی رہتا تہا ہر مفید عام
تدبیر مین دل و جان سے کوشش کرتا تہا ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکی
باعث سے ہے ـ
شیودین کے انتقال سے مہاراجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا خصوصاً اسوجہ
سے کہ کل راج مین ایسا لائق اور معتبر شخص کوئی نہین نظر آتا تہا جو مصاحبت کی
عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہونے کے لائق سمجہا جاوے ابتداء مین مہاراجہ صاحب
نے چاہا تہا کہ بنظر قرابت وحسن خدمت پنڈت شیودین کے خلف بشمبہر دین کو
بجائے اوسکے مقرر کرین مگر بیست سالہ طفل کو ایسا مشکل و دقیق کام سپرد کرنا
مناسب نظر نہ آیا اسواسطے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزراء مقرر کرکے کل انتظام

کو دو حصوں مین منقسم کیا اول مصاحبت جسمین بخشی فیض علیخان سالار اور پنڈت
بشمبر دین خلف شیو دین تہے دویم دیوانی یعنی انتظام مال مین منشی کشن سروپ
اور پروہت ہر پرشاد مقرر ہوئے اور مہاراجہ صاحب بطور میر مجلس ہفتہ
کے ایام معینہ پر کام کرنے لگے انمین سے صرف ایک شخص بخشی نواب فیض علیخان
ہوشیاری ولیاقت ومستعدی سے ہرطرح اس کام کے لایق تہا اونہون نے
کار متوجہ کو بکوشش وقت ہی انجام دیا بشمبر دین وکشن سروپ کام نکرسکے
اور مہاراجہ صاحب کو اونکا اعتبار نہ تہا پروہت رام پرشاد محض ناخواندہ
ہے کہ دستخط بہی نہین کرسکتا مگر دیانت دار اور راج کا دلی خیرخواہ ہے اس جلسہ
کو بجز خفیف مقدمات کے کچہ اختیار نہ تہا ہر معاملہ مین مہاراجہ صاحب سے
عرض کرنے کی ضرورت ہوتی تہی اور جو مقدمات اونکی تجویز سے فیصل ہوتے
تہے وہ بہی حسب مرضی مہاراجہ صاحب بدل جاتے تہے کہ اسطرح اجراکار ہوسکا
تو ستمبر ۱۸۸۸ء مین مہاراجہ صاحب نے اوسی جلسہ مین چار شریک اور مقرر
کرکے اوسکا نام رائل کونسل رکہا اور تبدیل انتظام کو عظمت دینے کیواسطے
اس محکمہ کو ریاست شوکت وتجمل سے جاری کیا ممبران کونسل سے بدیانت
ومعدلت کام کرنے کیواسطے حلف لیا گیا خود مہاراجہ صاحب کونسل کے پریزیڈنٹ
ہوئے انتظام کار تحریر کیواسطے ایک سیکرٹری مقرر ہوا اور انعقاد جلسہ
سلامی شاہی سر ہوئی قدیم اہلکاران ریاست وعموماً رعایا کو تقرر کونسل ناپسند
ہوا سب نے اوسکو خلاف دستور مروجہ قدیم اور ناپائدار ظاہر کیا اس اصلاح
کی بابت کہ خود اپنی ہی عاقلانہ تجویز سے اہلکاران وموروثی سرداران کو

रॉयेलकौं
ञेज़िडंट
सेक्रटरी

انصرام کار ریاست مین شریک کرنے اور اون سے صلاح لینے کیواسطے کی ہے
مہاراجہ صاحب تحسین و آفرین کے لائق ہین۔
بیان کابجیات پنڈت شیو دین مہاراجہ صاحب بذات خود کار ریاست پر کم توجہ
تہے مگر شیو دین کے انتقال کے وقت سے جب اونکی نظر مین کوئی ایسا معتبر شخص
نرہا جسکے اعتبار پر کام چھوڑین کل کام خود اونہین کے ذمہ آپڑا تب اونکو
کام کی کثرت اور اختیارات کی وسعت کا صحیح حال معلوم ہوا اوس حالت مین کہ
جب کوئی مددگار نہ تہا اونہون نے کمال استقلال اور محنت سے کام شروع کیا
تہوڑے عرصہ مین ایسی مہارت اور واقفیت حاصل کی کہ انتظام ریاست مین کوئی
دقیقہ باقی نرہا اور کوئی کام ایسا نرہا جو اونکی توجہ و تحقیقات سے بچا ہو اور
تقرر وائل کونسل صرف اس نظر سے کیا کہ انتظام کا فراخ تر سر رشتہ جسمین راج
کے سردارون اور ٹہاکرون کو مشورہ اور انصرام کار ریاست مین شریک
کیا جاوے جاری ہوا اور بہرحال مثل پنڈت شیو دین کسی ایک شخص کو
اختیار مطلق نہو کیونکہ ایسے شخص کو جو اوسکی سی دیانت اور وفاداری
نہین رکہتا وہ اختیار دینا صریح پر ضرر تہا۔
چونکہ کار ریاست اس کثرت سے ہے کہ مہاراجہ صاحب اگرچاہتے تو بہی تن تنہا
اون سے اس کام کا اہتمام غیر ممکن تہا محکمہ کونسل سے اونکو بہت مدد ملتی ہے
کہ بغیر اسکے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کلی ہو جملہ ممبران کونسل کے اہتمام سے کل مقدمات
کی ترتیب و تحقیقات و صفائی ہو کر حکم اخیر کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین
پیش ہوتے ہین اور علاوہ سہولیت کار کے ممبران کونسل کو وقت آیندہ مین

جب مناسب ہو تجربہ سے اختیارات کثیر الوسعت کا استعمال کرنے کی قابلیت ہوتی
ہے اور اون عاقلانہ و فیاضانہ سخاوت تدبیرات سے جو مہاراجہ صاحب کی خوش انتظامی
ہمت کی کارروائی سے ظہور پذیر ہین واقفیت ہوتی ہے ٹھاکران و اہلکاران
قدیم کو کہ رواج مستمرہ کے پابند ہین اس کونسل کا تقرر پسند ہوا اون سے امید
تھی کہ اوس مین ہارج و خلل انداز ہون گے باوصف اس اختلاف کے مہاراجہ
صاحب کی مستقل مزاجی مستحکم ہوگئی اور اچھی طرح کام کرنے لگے بطور مجمع مشیران کونسل
کی کارروائی بہت عمدہ ہوئی کہ سررشتہ جات انتظام کی اصلاح و ترقی مین اوس
سے مہاراجہ صاحب کو بہت مدد ملی اور بطور مجمع منتظمان بھی اوسکی کارروائی کچھ
کم نہوئی اجراء کار مین بہت چستی و سہولیت ہوگئی کہ مقدمات علاقہ غیر کی کارروائی
اور تحریرات سرکار انگریزی کی تعمیل و تحریر جواب جلد ہونے لگی تاہم یہہ مجمع
جیسا مفید ہونا چاہیئے ویسا نہین ہے سبب یہہ کہ اوسکے ممبر و منین لیق و
کارکن جو اپنی ہی مستعدی و کارگذاری سے فوائد راج کو درجہ کمال کو پہونچائین
اور اسلوبی امور و آراستگی کار سے راج کو رونق و ترقی دین نہین ہین وے
خود اختیاری سے کام نہین کرتے اور اسی سبب سے سررشتہ جات ماتحت کے
لوگ چستی و ہوشیاری سے کام نہین کرتے ہین افسوس ہے کہ راج کے کسی محکمہ
و سررشتہ کی کارروائی آزادی و خود اختیاری سے نہین ہوتی مقدم سبب
اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کام مین زاید از حد واجب مداخلت کرتے ہین
اس سے اہلکارون کو اپنے عمل پر اور آپس مین کسی دوسرے شخص پر اعتبار نہین
ہے ممبران کونسل جو اختیارات اونکو حاصل ہین اونکا بھی کامل استعمال نہین

کرتے ہین اور کاروبار روزمرہ اور خفیف مقدمات کے سواے کسی بڑے
معاملے کے مواخذہ مین پڑنا نہین چاہتے ہین تا وقتیکہ اونکو وہ اختیارات جو
ابتدا مین تجویز ہوئے تھے نہ دئے جاوین مہاراجہ صاحب اور کونسل کو تقرر کرنے
سے خاطر خواہ فائدہ نہ پہونچے گا شاذ و نادر ہی ان مقدمات سنگین مین کونسل بے
اختیار تھی اول ایسے مقدمات صاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکھے جاتے تھے وہ
یا تو خود طے کرتا تھا یا مہاراجہ صاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکھدیتا تھا اور جب
اونکو فرصت ہوتی تب پیش ہوتے تھے۔
مہاراجہ صاحب کو اس نقص سے متواتر آگاہ کیا گیا اور فہمایش ہوئی کہ ہندوستان
کی ترقی روز افزون کہ علاقہ انگریزی مین اور اوسکے پرتو سے ہندوستانی
ریاستون مین ہوتی ہے مقتضی اسکی ہے کہ جو قواعد سرکار انگریزی مین جاری
ہین وہی ریاستون مین بھی ہوتے جاوین اور محکمہ جات با اختیار اپنا کام
بہ اختیارات خود کیا کرین تو مہاراجہ صاحب نے جوابدیا کہ یہہ سب صحیح
ہے مگر جسقدر ترقی جے پور مین ابتک ہوئی ہے خلاف دستور قدیم و رواج
مستمرہ ہونے سے لوگون کو بہت ناگوار ہے اور عوام اوسکے بہت خلاف ہین
اسواسطے ہم اپنے اختیار سے کام کرنا مصلحت سمجھتے ہین کہ کوئی خلل انداز
نہو سکے۔
مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی سے اون ایام مین مصاحبت کی عہدہ
پر نواب محمد فیض علیخان بہادر تھا جس نے مدت کی کارگذاری سے نہ فقط مہاراجہ
صاحب کا اعتبار اور قدر حاصل کی بلکہ اونکو اوسکے منتظم و لائق و وفادار

ہونیکا یقین کلی ہوگیا نواب فیض علیخان کی تعریف مین صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے
متواتر رپورٹون مین جو لکہا ہے اوسکی بجنسہ نقل کیجاتی ہے سنہ ۶۶ و ۱۸۶۵ع مہاراجہ
صاحب آٹہہ ممبران کونسل کی مدد سے ریاست کا کام کرتے ہین اونمین نہایت
معتمد ولیق ترین و نہایت دانشور نواب فیض علیخان ہے کہ مہاراجہ صاحب کو
راج کی اصلاح و ترقیون مین بہت مدد دیتا ہے —
سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ع نواب فیض علیخان بہادر سرگروہ کونسل اور مہاراجہ صاحب کے مشیر
دست راست کی حسن خدمت کا اظہار کئے بغیر مین اس رپورٹ کو ختم نہین کرسکتا
ہون مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر اور وزیر اعظم کا ذمہ ور عہدہ حال
کرکے ایسے اہلکار کا ضبط و اقتدار اعلیٰ درجہ کا ہونا چاہیے اور مین بہت خوشی
سے شہادت کامل دینے کے قابل ہون کہ اوس نے اپنے فرائض کو بڑی مستحسن
و پسندیدہ طریقہ سے ادا کیا ہے بڑے تجربہ اور وسیع و عاقلانہ خیالات اور
پرخیر و صاف رویہ سے متمتع ہوکر نواب سے راج کو بے حساب فایدہ پہونچا ہے
اور اون عاقلانہ تدبیرات کے اجرا و بجاآوری مین جنکا اس رپورٹ مین مفصل حال
لکہا گیا ہے اور جن سے راج کی بڑی نیکنامی ہے مہاراجہ صاحب کو بڑی امداد
و اعانت ملی ہے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو نواب سا خیرخواہ
ولیق وزیر ملا ہے اوسکے حسن خدمات کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے —
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ع ممتاز الدولہ نواب فیض علیخان بہادر وزیر کی حسن خدمات پیشگاہ جناب
ملکہ عالیہ انگلستان مین معلوم ہوکر اونکو تمغا ر خطاب ستارہ ہند درجہ سوم
عطا ہوا ہے اونکی نسبت سالگذشتہ مین جو کچہہ میجر بیلن صاحب نے لکہا ہوا ہے

میری لیٹی میجر بیڈ فورڈ صاحب کی راے سے متفق ہے۔

سنہ ۱۸۸۱ء اگرچہ سابقاً نواب محمد فیض علیخان بہادر کی تعریف ہو چکی ہے مگر اوسکی خوش چلنی و عمدہ خدمات کی یہان بہی تعریف لکہنی ضرور ہے یہہ مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی ہے کہ عہدہ وزارت پر ایسا لایق شخص ہے اور سرکار انگریزی کو بہی بڑا فایدہ ہے کہ جس حالت مین وہ اپنے آقا کا وفادار اور دیانت دار ہے سرکار انگریزی کا بہی صادق خیرخواہ اور مددگار ہے اور تصدیق اسکی یہہ ہے کہ اکثر دقیق و پیچدار معاملات جو متواتر پیش آئے ہین اوسکی کوشش سے بآسانی طے ہوئے ہین بجلدوے حسن خدمات گورنمنٹ سے اوسکو خطاب نواب ممتاز الدولہ اور تمغا ستارہ ہند درجہ سوم عطا کیا ہے رسم عطا تمغا کہ خود مہاراجہ صاحب نے گرینڈ کمینڈر ستارہ ہند ہونے کی وجہ سے ادا کی تہی بہت دلچسپ ہوئی اور خاص کر ایسے ذریعہ سے کہ امرا ریاست کو جو بدگمانی سرکار انگریزی سے یہہ عزت ملنے پر یقین ہو گئی

سنہ ۱۸۸۲ء وزیر اعظم راج جےپور ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علیخان بہادر سی ایس آئی جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے نہایت تحسین و آفرین کے لایق ہین اس لایق و تجربہ کار اہلکار کی خدمات بجانب آقا خود کے جسقدر تعریف کیجاوے تہوڑی ہے اور سہہ ران حال نواب کے برابر سرکار انگریزی کا ممد و معاون و خیرخواہ و رفیق صادق ہونا محال ہے ایسا وفادار و متدین و معتبر وزیر ہونے سے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ وہ ہر طرح سے اس عظیم الشان عہدہ کے لایق ہے۔

मैडकोड

मैडकमैंडर

با وصف کوتاہیون کے جو روائل کونسل کی نسبت لکھی گئی ہین راج جے پور کا انتظام فی الجملہ بہت اچھا ہے بلکہ چند سال گذشتہ مین ایسی بے نظیر و عاقلانہ تدبیر کہ ہر ایک ریاست مین نہین ہوتی ہین عمل مین آئی ہین اگرچہ اب بھی اصلاح و آراستگی کیواسطے بہت گنجایش ہے مگر جو کچھہ ابتک ہوا ہے اقتضاء مدت اور مہاراجہ صاحب کی فرصت کو دیکھتے ہوئے بہت ہے ہندوستانی ریاست کے رسم رواج اور خرابیون مین اختراع و اصلاح کرنے کیواسطے جو مدت اور توجہ چاہیئے وہ ابتک نہین ہوئی ہے مگر اس عمدہ آغاز سے امید قوی ہے کہ انجام بہت اچھا ہوگا مہاراجہ صاحب کی تدبیر علی العموم استقلال اور فراخ دلی سے ہے اور اوس کی دلیل کافی یہہ ہے کہ ملک فارغ البال اور رعایا خوش حال ہے اور ہندوستانی ریاستون مین جے پور بہت آراستہ اور تربیت یافتہ سمجھا جاتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کا بہت اعتبار ہے ہمیشہ اون سے صلاح لیتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین مگر مثل دیگر رئیسون کے ایسے نہین ہین کہ خود کچھہ نہ سمجھتے ہون یا تجویز مناسب نکر سکتے ہون یا اپنی تجویز کو مقابلہ تجویز مشیران راج بلکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ ظاہر نکر سکتے ہون برعکس اسکے وے ہر خفیف و سنگین معاملہ مین راے صائب سے تجویز کرتے ہین اور جو اونکی راے مین مناسب ہوتا ہے اوسکے وجوہات معقول اور دلائل شافی پیش کرتے ہین اور گورنمنٹ کی خواہش پر ہمیشہ بہت خوشی و مستعدی سے عمل کرتے ہین۔

طبیعت سے مہاراجہ صاحب بہت بامروت و متحمل ہین ہر معاملہ کو بہت جلدی و صفائی سے سمجھتے ہین اپنے ملک کے بدل خیرخواہ ہین اور مثل دانشور حکام کے

اوسمین ترقی واصلاح کرنا چاہتے ہین کل ریاست کا کام خود کرلیتے ہین اور
حتی الامکان کشادہ دلی سے کیا چاہتے ہین مگران تدبیرون کے عمل درآمد مین
دیانت دار اہلکار کے محتاج ہین اون کے عادات اور طریقے بہت سادہ ہین
مثل دیگر رئیسون کے زیور و زرق برق کی پوشاک نہین پہنتے مصارف ذاتی
مین بہت کفایت شعار ہین اور مفید عام کامون مین نہایت فیاض ہین اون کے
مزاج مین صرف یہہ نقص ہے کہ نرمی و بردباری زیادہ ہے اور جہان سختی کرنا
چاہیے معاف کر دیتے ہین اور اپنے احکام کی تاکید سے تعمیل نہین کراتے ہین
سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ ہین اور ہر ایک تدبیر مجوزہ حکام انگریزی پر
بہت کوشش سے عمل کرتے ہین خواہ وہ اونکی تجویز کے خلاف ہو یا اوسمین کسیقدر
اونکا نقصان ہو چند سال سے اونہون نے انگریزون کے ساتھہ تکلف کم کردیا
ہے سابق مین ایجنسی مین صرف دو مرتبہ ایک تقرر صاحب ایجنٹ جدید پر اور تہوار
روز کلان کو آیا کرتے تہے اور کل مراتب رسمیہ طے ہوتے تہے اب صاحب ایجنٹ کے
پاس اکثر خانگی ملاقات کیواسطے چلے جاتے ہین اور کسی رسم وقاعدہ کے پابند
نہین ہین انگریزون کی دعوت مین سابقاً کہانا ختم ہوجانے کے بعد ملتے تہے
اب وقت تناول طعام بہی مہمانون کے پاس موجود رہتے ہین۔

سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب نے کئی مرتبہ محل کے اندر شہر کے مندرون کے
مہنتون وغیرہ سے مذہبی بحث کی مہاراجہ صاحب کا اعتقاد و قول ہے کہ بتون کی
پوجا جو جاری ہے شاسترون کے خلاف ہے اکثر مندر والون کی رائے اس کے
خلاف تہی اونکو اور اونکے پیرون کو بدریافت اس حال کے کہ جو لوگ مہاراجہ

صاحب سے خلاف مذہب ہین شہر سے خارج کیے جاوینگے نہایت رنج و تردد ہوا
مگر مہاراجہ نے اونکو ہر طرح باور کرایا کہ اگرچہ ہمارا اعتقاد تم سے خلاف ہے مگر
تمکو اختیار ہے کہ چاہو جس طریقہ پر چلو باوصف اس تشفی و دلاسا کے افواہ زیادہ
ہوتا گیا اور جولائی مین گوکل چندرمان کے مندر کا مہنت پرتمان کو لیکر سرباز

गोकुलचंद्रम प्रतिमा

شہر سے نکل گیا اور اوسکے ساتھ ہزارون آدمی شور و غل کرتے اور شہر
جیپور کی مصیبت زدگی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے ایک ہفتہ تک مہنت شہر سے
دو میل پر مقیم رہا اور اکثر لوگ اوسکے پاس جاکر واپسی کیواسطے کہتے رہے
اور یقین ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کیطرف سے کسیقدر تحریک ہوتی تو ضرور
آجاتا مگر مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ اپنی خوشی سے گیا ہے اوسے
اختیار ہے کہ اوسیطرح آجاوے کوئی اوس سے مزاحم نہین ہوتا ہے چند
دیگر مہنت جےپور کے بیشنو مندرون کے اسی تعصب کے خوف سے نکل کر

वैष्णव

چلے گئے مہاراجہ صاحب نے یہ اظہار واجبیت اس کارروائی کے ایک کتاب
تصنیف کراکر چھپوائی اور شایع کی ہے بنارس و متھرا کے پنڈتون نے بھی اسباب
مین بہت بحث کی ہے اور اکثر اخبارون مین حال لکھا گیا ہے اگرچہ یہہ امر بہت
مشہور ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بیشنوون کے ساتھ بہت سختی و تشدد سے
پیش آئے ہین اور اس ظلم سے مجبور مہنت و دو دیگر بیشنو نکل گئے ہین مگر مہاراجہ

[illegible]

صاحب اور معتبر لوگون کے بیان سے دریافت ہوا ہے کہ یہہ امر محض غلط ہے
مہاراجہ صاحب بہت تحمل سے کاربند ہوئے ہین اور اگرچہ کہتے ہین کہ مہاراجہ
صاحب کی وفات کیواسطے جادو ٹونہ لوگ کر گئے تھے مگر اونہون نے مندرون

प्रयोग

ٹہاکر وغیرہ حقوق مین کچہہ دست اندازی نہین کی جو لوگ گئے ہین اپنی خوشی سے گئے ہین اونکو اختیار ہے کہ اگر چاہین واپس آجاوین راج سے کچہہ تشدد و مزاحمت نہین ہے۔

سنہ ۱۸۶۳ء مین مہاراجہ صاحب والی الور نے اختیار ریاست حاصل کیا اوسیوقت سے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ سردار ریاست مذکور مہاراؤ راجہ صاحب کے سخت عداوت سے ناراض ہوکر جے پور مین مسکن گزین ہوگیا تہا حکام انگریزی نے اون کو باہم رضامند کرنے مین کوشش کی مگر سود مند نہوئی عند الفہمایش حکام کے مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو واپس بلانے سے انکار کیا بلکہ یہہ بہی کہا کہ اوسکو ہرگز نہ آنے دونگا اپریل سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ راجہ صاحب نے افواہا ارادہ حملہ آوری لکہدہیر سنگہ اور اوسکو جے پور سے مدد ملنے کا حال سنکر درخواست انسداد کی دربار جے پور نے مدد دہی سے مطلق انکار کرکے لکہدہیر سنگہ کا پرستش گاہ واقع شیخاوانی کو جانا لکہا اخیر اپریل مین آغاز فساد اور لکہدہیر سنگہ کے قلعہ لال پورہ کو چہین لینے کی شکایت آئی اور دربار جے پور کو بالکل علیحدہ رہنے اور اپنے علاقہ مین فساد نہونے دینے کی ہدایت ہوئی دربار الور نے استغاثہ کیا کہ راج جے پور سے لکہدہیر سنگہ کو حملہ آوری کیواسطے زر نقد ملا ہے اور جاگیرداران و دیگر ٹہاکران محکوم راج کے نام اوسکی امداد کیواسطے احکام جاری ہوئے ہین اور دربار جے پور نے اپنے علاقہ مین بہی وقوع فساد و خونریزی کی شکایت کی آخرکار فساد اس حد کو پہونچا کہ لکہدہیر سنگہ نے لال پورہ پر قبضہ کرنیکے بعد قصبہ نارائن پور کو تاخت و تاراج کیا یا تدروں کے گہاٹہ اور چند دیگر

ालपुरा

नारायनपुर
बादरोल

مقامات پر الور کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور جے پور و الور کی سرحد پر بالکل
غدر ہو گیا راستے بند ہو گئے تجارت موقوف ہوئی اور طرفین سے حفاظت و
انتظام اس کی تدبیر کرنی لازم آئی مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی رعایا کو بمنع
شراکت لکھدہیر سنگہ کا اشتہار دیا اور اوسکی تعمیل کیواسطے فوج متعین کی قصور
خواہ کسی طرف کا ہو اصل اس ہنگامہ کی یہہ تہی کہ لکھدہیر سنگہ اپنی جاگیر منضبط
کے لینے کیواسطے الور پر حملہ آور ہوا تہا اور جے پور سے اعانت ہوئی اور شیخاوٹی
سے فوج بہرتی کرنے سے دربار جے پور کو صاف انکار ہے البتہ یہہ کہتے ہین
کہ اگر جے پور کے مفسد بارو ٹہیہ بغرض غارتگری وطمع لوٹ اوسکے شامل ہو گئے
ہون تو عجب نہین ہے جے پور سے لکھدہیر سنگہ صرف پرستش گاہ کی زیارت کیواسطے
گیا تہا جولائی مین پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور نے مہاراؤ راجہ صاحب اور
لکھدہیر سنگہ کے درمیان صلح کرانے مین کوشش کی مگر کارگر نہوئی دسمبر مین
لکھدہیر سنگہ پہر جے پور کو آیا اور اوسکو صدر سے حکم ہوا کہ علاوہ الور جہان
کے جہان چاہے رہے اس فساد سے جے پور و الور دونون ریاستون کا
نقصان ہوا اوسکے دعوی کی کپتان روبرٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر
جنرل نے تحقیقات کی الور سے ۱۵،۶ لاکہہ روپے ۲ پائی کا دعوی ہوا اور جے پور سے
دو لاکہہ روپے ۱ آنے کا بابت اوس نقصان کے جو راج الور کی فوج کے توڑ دیہات
راج جے پور پر ایک سو گیارہ دفعہ حملہ کرنے سے ہوا ماہ نومبر مین حسب درخواست
دونون ریاستون کے تحقیقات بند ہوئی کہ مقدمات مرتبہ مین ملاحظہ شہادت
و تجویز کرین اس خیال سے کہ بحث بہت طوالت پکڑ گئی تہی اور آپس مین رنج و نزاع

خصوص سرحدات پر جہان واقع مین تازہ فساد کی صورت بنزہ گئی تہی زیادہ
ہوتا تہا ایسے موقع پر اگر برضامندی فیصلہ ہوسکے تو بہی انسداد آیندہ کرنا ضرور
ہوتا ہے اسواسطے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کپتان رابرٹ صاحب نے تحقیقات ملتوی کی اسطرح مقدمات متدعویہ الور کا
تصفیہ ہوکر کچہہ عرصہ بعد مقدمات متدعویہ جے پور کی تحقیقات کی ضرورت نرہی کہ
مہاراجہ صاحب نے بشرط آیندہ کو اس دیہ پاتکہہ سے محفوظ رہنے کے اپنے
دعوی نسبتی ریاست الور سے دست بردار ہونا قبول کیا اسوجہہ سے و نیز
دعوی الور کے غیر مکمل ہونے اور اصل مجرم لکہہ ہیر سنگہ کے معاف ہوجانے سے
دربار الور کو معاوضہ ملا اور تحقیقات ختم ہوئی کہ بذریعہ چٹہی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مورخہ یکم فروری ۱۸۶۸ء منظور ہوکر ہر دو ریاستون کو اطلاع دیگئی۔
تازہ تنازع و فساد جسکا مذکور ہوا ہے خفیف تہا اور صرف ایک دو مرتبہ وقوع
مین آیا اسواسطے محکمہ پنچ وکلا راجستان مین فیصلہ کیواسطے سپرد ہوئے
اور راج جے پور کو تاکید ہوئی کہ امن و عافیت قایم رکہین اور سرحد پر کسیطرح
کا تنازع و تکرار پیدا ہونے دین اور رابطہ دوستانہ و موافقت پیدا کرین اور
یہی الور کو ہدایت ہوئی کہ طرفین سے فساد موقوف ہوگیا۔

قحط ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء

رعایا کی خوش نصیبی سے جے پور کے علاقہ کے کنوئین دیگر ریاستون کی نسبت پانی
زیادہ رہتا ہے اون کے ذریعہ سے چاہی زمین پر کاشت اچہی ہوگئی اگرچہ ہوتی

اور جو تدبیرین مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کین ظہور مین نہ آتین
تو معلوم نہین کہ لوگون پر کیا سخت مصیبت نازل ہوتی بجز خفیف بارش جون وجولائی
کی کل برسات مین مطلق بارش نہوئی یہہ قحط صرف اسی ریاست مین نہین ہوا ہے
بلکہ ضلع اجمیر و دیگر ریاستو نمین بہی ہوا ہے بہترین اضلاع مین بہی جہان آبپاشی
کا عمدہ سامان ہے پیداوار معمولی صورتون کی نسبت صرف بقدر چہارم ہوا اور
بارانی زمین پر اور خشک اضلاع مثل شیخاواٹی مین مطلق نہوا سب سے زیادہ پانی
کی قلت تہی یہانتک کہ راج کو اوسکا دیگر ریاستون مین جانا بند کرنا لازم آیا شروع
اگست سے جب آثار قحط نمودار ہوئے تخفیف آفات مین بڑی کوشش کی اول
بتاریخ ۲۰ ستمبر حکم معافی محصول غلہ جاری کرکے تجارت غلہ کی مطلق آزادی کردی
ایسے حکم کا جسمین ریاست کا نقصان کثیر ہوا اور انتظام مین انقلاب عظیم پیدا ہوا
ایسی بڑی ریاست مین عمل مین آنا آسان نہ تہا علاوہ فائدہ خاص رعایا راج
کے اس حکم سے یہہ بڑا فائدہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو دیکہکر دیگر رؤسا
کو بہی وہی عاقلانہ تدبیر کرنے پر آمادگی ہوئی خصوص رعایا اجمیر و نصیر آباد
کے حق مین کہ وہان زیادہ تر اجناس جے پور ہوکر جاتی ہین یہہ آزادی تجارت
از حد مفید پڑی ہے جے پور مین اگرچہ ایکدفعہ زیادہ گرانی ہوگئی تہی مگر نرخ غلہ
کا آٹھ سیر سے کم ہوا اور پہر تیرہ سیر تک رہا مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا
کیواسطے تعمیرات جاری کین اوسکا مفصل حال تعمیرات مین درج ہے اون سے
محتاجون کو بہت فائدہ پہونچا ہے جو لوگ محنت کرنے کے لائق نہ تہے اون کیواسطے
دہرم سالہ مقرر ہوئین راج کی سخاوت کو دیکہکر ریاست کے سردارون اور

शहर کے دولتمندون سے بہی بہت خیرات کی گورنمنٹ سے مہاراجہ صاحب کی
خیرات پرورش غربا و دستگیری قحط زدگان کی قدردانی کرکے اونکی سلامی
سترہ توپ سے باضافہ دو کے اونیس توپون کی کردی اسباب مین میجر بینن
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۱۹ - ستمبر ۱۸۶۸ء کو کرنل کٹینگ صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ کی خدمت مین رپورٹ کی اوسکی نقل کیجاتی ہے —
رپورٹ سابق مراسلہ نمبری ۱۵۹ مورخہ ۲۲ - ماہ حال مشعر کشش بارش ونیز
پیداوار زراعت اس علاقہ کے ابلاغ کیا تہا اب پہر اوسی باب مین آپ کی
خدمت مین لکہتا ہون —
اگرچہ افسوس ہے کہ پیداوار فصل کی نا امیدی ابتک بدستور ہے مگر مہاراجہ صاحب
اور اون کے راج کا اولوالعزم اور مستحسن میلان دربارہ تخفیف صعوبت اوس
آفت کے کہ اونکی رعایا پر زور و شور سے آنے والی ہے دیکہکر اطمینان اور
خوشی حاصل ہوئی ہے باوصف اس مصیبت زدگی کے جے پور کو اپنی خوش نصیبی
پر نازان ہونا چاہیے کہ اوسکو ایسے حاکم کے جو ہر حوادث موقع کے ضروریات
کو بخوبی جانتا ہے اور جہان اوسکی رعایا کی عافیت و بہبودی مضر ہے ایسی
کوشش و جانفشانی کرنیکو ہر دم تیار ہے جس سے راج کی رونق اور اوسکی
قدر و نیکنامی ہوئی ہے لحاظ و دردمندی حاصل ہے مہاراجہ صاحب کی نیکنامی
کا باعث صرف یہی ایک کام نہین ہے جو مین اس مراسلہ کے ذریعہ سے آپکی خدمت
مین لکہتا ہون بلکہ آپ کے دفتر کے کاغذات اور میرے متقدمین کی متواتر
رپورٹون سے بلاشبہ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اون کا عہد ایسے ہی اکثر کامون

سے ممتاز و منور ہوا ہے اور سرکار انگریزی سے بالاستحقاق انعام و تحسین و آفرین
پاے ہین آپ کو یاد ہوگا کہ اون کی فیاضی سے صرف اصلاح و ترقی عام کی تدبیرات
ہی جاری نہوئی ہین بلکہ تعلیم و سخاوت و ترقی علوم و فنون کو کل ملک مین بڑی
استعانت و تحریک ہوئی ہے اور اون کے اعمال سابقہ مین منشاء سرکار اعلے کی
بجا آوری اور خواہش حصول خوشنودی و رضاجوئی یا وصف انقطاع اپنے فواید
کی نظیرین بکثرت موجود ہین۔
مگر جس تدبیر کو مین بخصوصیت لکھتا ہون وہ باعتبار رحم و ترک فوائد ذاتی کل بیرلائق
لایق ہے کاغذ معطوفہ اوس اشتہار کی نقل ہے جو مہاراجہ صاحب نے کل محاصل
راہداری اور رواج کی لاگ آمد و رفت غلہ اپنے علاقہ کے بالکل و بلا شرط معاف
کر کے جاری کیا ہے اس تجویز کا مقصود یہہ ہے کہ اونکی رعایا کی تکلیفات مین تخفیف
ہو اور انگریزی و دیگر علاقہ جات مین جو علاقہ جے پور مین ہو کر رسد پہونچنے
کے محتاج ہین غلہ پہونچنے کی آسانی ہو اونکا یہہ عمل تحسین و آفرین کے لایق ہے
اگر دیگر ثبوت جو بکثرت موجود ہین نہوتین تو بہی اس ایک غیر مطلوبہ و بالارادہ
رعایت اور ترک فواید سے اونکی صدق دلی اور راسخ الاعتقادی اور صفا
خواہش ترقی و بہبودی رعایا مین مقام شک و اشتباہ کا نرہتا تجارت غلہ
کی قیود رفع کرنے کی تدبیر اگرچہ ضروریات وقت سے ابہی ظہور پذیر ہوئی
مدت سے ملحوظ خاطر دربار تہی بمرور زمانہ از ایک سال مہاراجہ صاحب نے اس
باب مین مجہہ سے مشورہ کیا تہا اور معافی محصول بلکہ اپنے علاقہ کے سایر کے سررشتہ
مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق کرنے کی تجویز سے اطلاع دی تہی اور مجہکو مرط

یقین ہے کہ یہ اون قدیم بجانب راستی ہے اور آئندہ اونکی اس شاخ انتظام
مین زیادہ وسیع اور شائستہ تدبیرات عمل مین آوینگی ان معاملات مین مہاراجہ
صاحب نے جیسے ہمیشہ صاف صاف تقریر کی ہے اور جہانتک ممکن ہوا اور با اعتبار
میرے عہدہ کے واجب متصور ہوا اونکے حصول مقصد کیواسطے مین نے مناسب صلاح
دی اور مجھکو کمال خوشی ہے کہ ہمیشہ وے ان سب تدبیرات مین میری صلاح
کی قدردانی کے لائق پائی گئی بلکہ میری صلاحون کو اپنے فوائدراج کے باعث
سمجھکر اون پر عمل کرنیکو اسطے خواہشمند و مستعد ہوئے ۔
اس باب مین مہاراجہ صاحب کے خلوص ارادت اور اونکی خواہش خبرگیری رعایا
اور ملک کی حکومت ایسی طرز سے جو گورنمنٹ اعلے کو پسندیدہ اور قابل اعتبار ہو
کرنیکی تمنا پر یقین کامل ہوا ہے تب مین نے اس معاملہ مین اس طوالت سے لکھا ہی اسواسطے
متصدعہ ہون کہ اون کی کارروائی آپکو اور نواب گورنر جنرل صاحب کو پسند ہو
اور یقین ہے کہ آپ ایسی ثناخوانی کے ساتھ اس معاملہ کو ظاہر کرینگے کہ مہاراجہ
صاحب کو کوئی تازہ سند خوشنودی و قدردانی گورنمنٹ کی حاصل ہو اور ایسی
مستحسن مہمات پر زیادہ کوشش سے آمادہ ہونے کی تحریک ہو ۔
قحط اگرچہ کل راجپوتانہ مین تھا مگر جیپور اور علی الخصوص شیخاواٹی مین بہت سختی سے
تھا اگست مین جب قحط کی سختی نمودار ہونے لگی مہاراجہ صاحب نے سبکو جمع کرکے
چندہ فراہم کیا کہ سات سو روپیہ ماہوار فراہم ہوگیا اس روپیہ خرچ کیواسطے کمیٹی مقرر
ہوئی اور میر جیون علی و لالہ سندر لال نے بہ تحت کپتان جیکب صاحب خرچ روپیہ
کا اہتمام کیا علاوہ اس کے سڑک و تالابون و دیگر تعمیرات پر غریبون کو خاطرخواہ

مزدوری دی گئی بذریعہ چٹھی سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۷۰ء سرکار کیطرف سے مہاراجہ صاحب اور کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا ۱۳۱۴۵۲ آدمیون کو کہانا تقسیم ہوا مارچ مین پردیسی لوگ اپنے گہر کو جانے لگے اونکو زادراہ دیا گیا اور ۲۲ مارچ کو کام بالکل ختم ہو گیا قحط زدون مین سب سے زیادہ مارواڑی تہے ۔

बागी मालपुरा चाटसू सवाई माधोपुर मलारना

بارش دیر سے تو سب جگہہ ہوئی مگر بہاگی ۔ مالپورہ ۔ چاٹسو ۔ سوائی مادہوپور ملارنہ ۔ واقع جنوب مین بہت قلت سے ہوئی تالابون مین مطلق پانی نرہا اور چاہات مین اتنا نہ تہا کہ زراعت کے کام آسکے ان اضلاع مین ہر دو فصلون کی پیداوار آٹھوین حصہ کی ہوئی ہے اور اضلاع گنگاپور و ٹوڈہ بہیرون و ہنڈون مین اوسط مقدار سے چہارم پیداوار ہوئی پرگنات شمال و مشرق لال سوٹ ۔ بسوہ ۔ بیراٹھہ و دوسہ و خاص جے پور مین پیداوار چہارم سے بہی کم ہوئی شیخاواٹی مین صرف ایک فصل پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس سال مین بجرہ بافراط ہوا تورا واٹی اور پرگنہ رامگڈہ مین پیداوار اچہی ہوئی دربار نے بقایا جمع بقدر ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ ملتوی کر دیا اور اسیقدر نذرانہ مسند نشینی موقوف رکہا تعمیرات مفصلہ ذیل پرورش غربا کیواسطے جاری ہوئین ۔

गंगापुर टोडाभीम हिन्डोन लालसोट बसवा बैराठ दौसा

रणथम्भोर — مرمت قلعہ رنتھنبور [illegible]

महवा — مرمت قلعہ مہوہ [illegible]

बावड़ी — مرمت قلعہ باوڑی [illegible]

माधोराजपुरा — مرمت قلعہ مادہوراجپورہ [illegible]

नसीरदा — مرمت قلعہ نصیردہ [illegible]

शाहगढ — مرمت قلعات شاہ گڈہ و سعود رشن گڈہ و انبا گڈہ و گینشر گڈہ [illegible]

ضلع و قلعہ اجمیر

فہرست مفروروں رعایا بوجہ قحط —

نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ
اودھپورہ	۳۶۰۰	۸۰۰	۲۸۰۰	تعلقہ وزیرپور	۱۰۰	۴۰	۶۰
پرگنہ کوٹ گڑھ	۲۸۰	۲۰	۲۶۰	مال پورہ	۳۵۰۰	۶۵۰	۲۹۵۰
کھنڈار	۸۵۰	۱۰۵	۶۴۵	ٹوڈہ رائسنگھ	۳۵۰۰	۵۰۰	۳۰۰۰
گلاریہ ڈونگر	۱۶۰۰	۲۰۰	۱۴۰۰	جمبہ	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰
پرگنہ بونلی	۳۲۰۰	۲۰۰	۳۰۰۰	تعلقہ بنیرہ	۳۵۰	۰	۳۵۰
گلاریہ چوپا	۱۰۰	۰	۱۰۰	بہوگی	۲۵۰۰	۸۲۵	۱۸۸۵
سناوری	۱۰۰	۰	۱۰۰	پرگنہ شیخ آباد	۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰۰
تعلقہ کیرلی	۱۵۰	۰	۱۵۰	پرگنہ نرائینہ	۱۲۰۰	۲۲۵	۹۸۵
ضلع گنگاپور	۸۰۰	۲۰۰	۶۰۰	پرگنہ چاٹسو	۲۵۰۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰
تعلقہ مانڈولی	۲۰۰	۰	۲۰۰	پرگنہ لوائی	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰
ضلع ہنڈون	۱۴۰۰	۲۰۰	۱۲۰۰	مادھو راج پورہ	۸۲۵	۴۵۰	۳۸۵

माधोपुर
वजीरपुर
नगरवेलगढ़
मालपुरा
खंडार
टोडारायसिंह
मलारनाडूंगर
जम्बा
बोली
बनवा
मलारनाचौड़
टोंगी
लड़ावरी
मौजमाबाद
सिरसी
नरायना
गंगापुर
चाटसू
मांडोली
मिलाई
हिंडौन
माधोराजपुरा

مارچ ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگرس المختصر سوسائٹی مقرر ہوا اوسکی کیفیت اول اخبار دہلی گزٹ مین اور بعد ازان رپورٹ ایجنسی مین لکہی گئی اوسکی نقل یہان درج کیجاتی ہے۔

مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دار الریاست مین خود اپنی سرپرستی سے جلسہ ترقی علوم دنیوی جس سے اونکی رعایا کو فائدہ کثیر حاصل ہوگا منعقد کیا ہے یہہ اونکی علو حوصلگی و خواہش ترقی و بہبودی رعایا و ملک کی قوی دلیل ہے۔

اس جلسہ کے انعقاد کی رسم بتاریخ ۲۶ - مارچ بموجودگی کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ادا ہوئی اور صاحب موصوف اس جلسہ کے مزین و متکیم ہوئے اس جلسہ کیواسطے میڈیکل ہال کا مکان کہ یہہ بہی مہاراجہ صاحب کے مقرر ہوئے جدید مفید عام سررشتہ جات مین سے ہے تجویز ہوا تہا اوسمین مہاراجہ صاحب مع امراء و سرداران و اہلکاران راج و کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و میجر بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ و اکثر صاحبان انگریز و معزز باشندگان شہر جمع ہوئے۔

ڈاکٹر ویلنٹن صاحب جنکے مشورہ و تجویز سے مثل دیگر مفید تجویزون کے یہہ مجلس بہی مقرر ہوئی ہے اور وے اس مجلس کے وائس پریزیڈنٹ ہین حسب اجازت مہاراجہ صاحب مقصود اجتماع کا اظہار کرنے کیواسطے کہڑے ہوکر کرنل کیٹنگ صاحب سے اسطرح مخاطب ہوئے۔

حسب خواہش صاحبان مجوز راجپوتانہ سوشیل سائنس کونگرس عرض کرتا ہون کہ آپ نے اس تجویز پر توجہہ فرمائی ہے اس سے وے آپ کے بہت شکر گذار

ہین باوصف کثرت کار علی الخصوص قحط کے کہ بمقتضاء مرضی خداوند کریم اس ملک مین واقع ہوا ہے اور اوس کے سبب سے آپکو نہایت عدیم الفرصتی ہے آپنے اس مجلس کا مربی و سرپرست ہونا اور اپنی صلاح و نصیحت سے دستگیری کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بہت احسانمند ہین سوسائٹی کی کارروائی صرف اوسی تجویز پر مبنی ہوگی جو آپنے ملاحظہ فرمائی ہے بلکہ وہ فقط نمونہ ہے اور جو امور زیادہ تر پیش نظر ہین اوس مین درج ہین اور جو امور آیندہ کو اوسکی کارروائی سے برآمد ہونگے یا ایسے موجبات سے پیدا ہونگے جنکا حال اب معلوم نہین ہے وقتاً فوقتاً برروے کار آتے رہینگے ۔

کونگریس اگرچہ اول جےپور مین مقرر ہوئی ہے اور اسوجہہ سے معاملات متعلقہ ریاست مذکور پر زیادہ تر متوجہہ ہے مگر راج سے کچہہ تعلق نہین رکہتی ہے اور مقصد اوسکا یہہ ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون اور اضلاع اجمیر و میرواڑہ کو واسطے علمی عملی و دنیوی ترقی کے رابطہ احدیت و اتفاق برادرانہ مین منسلک کرے اسوجہہ سے مجوزین نے اوسکو بہت خبرداری سے راج سے غیر متعلق رکہا ہے اور اس اعتبار سے کہ ہندوستان مین ہر طرح کی ترقی کا کام رعایا کیطرف سے ہونے پر کارگر ہوگا اور سرکار سے صرف اوسیقدر مدد جو نہایت ضرور ہو عند الضرورت لیگی اس ریاست کے معاملات کی حالت پر لحاظ کرنیکا عمدہ موقع پاکر اونہون نے یہہ تجویز کی تہی قریب بیس برس سے مہاراجہ صاحب نے ریاست کے کل اضلاع مین سڑک تالاب و چاہات تعمیر کرائے ہین اور مدارس و دیگر کارخانہ جات مفید خلائق جاری کئے ہین تاہم بجز ملک خالصہ کے کسی اور مقام پر کوئی مدرسہ شفاخانہ

یا شرط کے نام کیواسطے نہین ہین یہی دستور رہا ہے کہ ہر ایک کام مین رعایا یا راج کو
امید وار رہتی ہے اس مجلس کا مطلب یہہ ہے کہ ایسے کامون کو اپنے ذمہ لے
مہاراجہ صاحب نے جس حالت مین کہ بطور حاکم و فرمانروائے ریاست امداد و اعانت
کرتے رہینگے فی الحال پانچہزار روپیہ چندہ مین دیا ہے اور چھ سو روپیہ سالانہ
دینے کا اقرار کیا ہے اور اس سوسائٹی سے اخبار جاری ہوگا اوسکے چالیس
اہلکاران و سررشتہ جات مین تقسیم کرنیکیواسطے خرید کئے ہین حکیم محمد سلیم خان نے
اپنا مطبع اسی مجلس کو دیدیا ہے۔
ہر ایک صاحب شریک مجلس کی صداقت و تندہی اور آپ کی امداد دستگیری اور
خدا تعالے کے فضل و کرم پر اعتبار کرکے اہالیان جلسہ اوسی روز کے متوقع
ہین جب اون مہمات کو کہ خیر خواہان راجپوتانہ کی تمنا دلی ہین حاصل کرینگے اس
مجلس کے مقاصد خاص یہہ ہین۔
فوائد عام مثل صفائی و حفظان صحت و تدبیرات انسداد امراض وبائی کل اطراف ریاست
مین رعایا زراعت پیشہ کی آسودگی و بہبودی مین بذریعہ تعمیر چاہات و تالاب
وغیرہ ذریعہ آبپاشی و اجراء عمدہ تر آلات کشاورزی اور اظہار علوم و تکمیل فنون
کے کہ موجب ازدیاد دولت و پیداوار ملک مین کوشش و پیروی کرنا۔
مدارس تعلیم المعلمین اور دیہاتی مکتب زیادہ کرکے عوام الناس مین تحصیل علم کا رواج
دینا علم روحانی و علم اخلاق کی تربیت کیواسطے جماعتین مقرر کرنا۔
تاوقت تیاری مکان جدید میڈیکل ہال مین ہر پانزدہ روزہ پر جمع ہوکر بذریعہ
لیکچر یعنی تقریر کی علم و آگہی کی ترقی اور تدبیرات مذکورہ کی تعمیل کرنا۔

ایسی ہی دیگر مجلسون سے خط و کتابت کرکے اور اون کے تجربے بذریعہ پورٹ
کے فائدہ حاصل کرسکے اپنے راجپوتانہ کی کارروائی سے اونکو آگاہ کرنا ۔
اجرائے اخبار سوسائٹی جسمین جلسون کی تقریرین مضامین علوم و فنون و مطالب
مفید عام درج ہون سوسائٹی مین پیٹرن وائس پیٹرن پریزیڈنٹ و وائس
پریزیڈنٹ و سیکرٹری اور نائب سکریٹری اور معمولی ممبر مقرر ہونگے ۔
ہر ایک صاحب خواستگار داخل مجلس کو کوئی ممبر پیش کرے دوسرے جلسہ مین
مقرر کیا جاوے گا اور جب تک دس روپیہ سالانہ چندہ دیتا رہے بدستور
ممبر رہیگا ۔

پیٹرن
وائس پیٹرن
پریسیڈنٹ
وائس پریسیڈنٹ
آنریری
ممبر

کرنل کیٹنگ صاحب نے مہاراجہ صاحب اور ڈاکٹر ویلنٹین صاحب اور کل حاضرین
جلسہ کا مربی و سرپرست بنانیکے عوض مین شکریہ ادا کیا اور بشرط حسن تعمیل اس
مجلس سے جو فوائد حاصل ہونیوالے ہین اونکا بالاختصار بیان کیا کہ اس مجلس کا
مقصود اعظم یہہ ہے کہ ہر طرح کے علوم کو رواج دے مہاراجہ صاحب نے خلایق
کی تعلیم و تربیت مین بہت سعی کی ہے مگر لڑکون کو پڑہنا لکہنا حساب و دیگر ابتدائی
علوم سکہانا کچہہ اور ہے اور لوگون کو علوم کے تعجب انگیز راز و حقایق اور اونکی
کاروبار دنیوی مین مستعمل ہونے کے طرز و طریقہ سے آگاہ کرنا بالکل علیحدہ ہے
اس مجلس کے ممبرون نے اس کام کو اختیار کیا ہے اور ہر ایک شخص پر جو کچہہ لیاقت
رکہتا ہے فرض ہے کہ اس پسندیدہ اور دشوار کام مین ہر طرح اعانت کرین
یہہ تجویز ایسی جدید ہے کہ شاید کل حاضرین جلسہ کی سمجہہ مین اوسکا مطلب نہ آیا ہو
مگر جس تدبیر کو مہاراجہ صاحب نے شروع کیا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے

تائید کی اوسپر لوگون کا اسقدر اعتبار ہوا کہ یکبارگی بیس ہزار روپیہ چندہ کا جمع
ہوگیا اس امداد و اعانت سے سوسائٹی سے ریاست جے پور کو کہ اگرچہ اب ہی
بہت تربیت یافتہ ہے عمدہ ترین ہندوستانی ریاستون سے اگر فوقیت نہین تو برابری
ضرور حاصل ہوجاویگی —

عمدہ تدبیرون مین ہمیشہ امداد کامل کرنیکی وجہہ سے مہاراجہ صاحب کی سخاوت
وعلو حوصلگی کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے اور اوسیطرح نواب محمد فیض علیخان
بہادر وزیر اعظم ریاست کی دانشوری و خیرسگالی و حسن نیتی لایق تحسین ہے

رائی صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر

اگرچہ مجھکو یقین ہے کہ کونگریس جس کام کی اوس سے توقع ہے اوسکو بالکل انجام
دے سکیگی مگر سرداران ریاست سے مہاراجہ صاحب کو بجا آوری تدبیرات
مفید خلایق مین بخوشی خاطر وہ امداد ملی ہے جسکے بغیر انواع مشکلات پیش آتین
اور رہبران حال سرداران کو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ صرف بذات خاص
مصروف ہوکر اور باہمی امداد کرکے اپنے مجمع مین وے اصلاح و آراستگی کے
متوقع ہوسکتے ہین —

گو ابتک تربیت یافتگی کے کل ترکیبون و فوایدسے محروم رہکر سرداران وٹھاکران
نے اس امر اہم کے انصرام مین کچھہ نہین کیا ہے —

اسواسطے اونکا فواید تربیت کی قدردانی کی لیاقت حاصل کرنا اور اوسکے
رواج مین سعی کرنا حصول تربیت کامل کیواسطے صریح لابدی ہے

کونگریس اس کام کے سرانجام کا دعوی کرتی ہے اور مین متردد ہون کہ وہ بخوبی
کامیاب ہو اس مجلس کی اول تجویز یہہ ہے کہ سرداران ریاست کے لڑکونکی
تعلیم کا بندوبست کیا جاوے اور جسطرح سے مہاراجہ صاحب نے کونگریس کی
اس تجویز کو پسند کیا ہے بہت مستحسن ہے یہہ تجویز بہت ہوشیاری سے اسطرح
لکھی گئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے بطور حکم کے نہ سمجھی جاوے تاکہ وہ لوگ
وے اپنی آزادی مین خلل انداز نہ سمجھین مگر صرف بطور صلاح کے کہ گویا
فوائد ذاتی اور اصلاح و آراستگی اخلاق کی غرض سے بطور خانگی دیگئی ہے
اس مجلس و نیز دیگر کارخانجات سے متعلق کہ دربار نے رفاہ عام کیواسطے مقرر
کیے ہین اور جنکا مقصود رعایا کے اخلاق و عادات کی ترقی ہے ڈاکٹر ویلاٹیرد
صاحب کا نام بہت خوشی سے ظاہر ہونا چاہیے یہہ شخص نہ صرف بوجہ ان ہی بہا
کارخانونکا بانی ہونیکے بلکہ اونکے اجرا و ترویج و حصول مقصود خاص مین بے
غرضانہ کوشش و تندہی کرنے کے سبب سے تحسین و آفرین کے لایق ہے ۔
تجویز محولہ بالا کا یہہ مضمون ہے اس نظر سے کہ سرداران جےپور کو حسن انتظامی
ریاست اور عافیت و بہبودی رعایا کی ترقی کی قابلیت حاصل ہو سوسائٹی
کی درخواست ہے کہ مہاراجہ صاحب سردارون کے لڑکون کو تعلیم کیواسطے جیپور
مین آنیکی ترغیب دین ۔

اور یہہ بھی درخواست ہے کہ ایک مدرسہ سرداران جسمین عربی فارسی سنسکرت
ہندی اردو و انگریزی کے اوستادونکا عملہ وافر مقرر ہو علوم طبعی پر لیکچر دیے
جاوین اور اخلاق و آداب کی اعلے تربیت جو عام مدرسون مین نہین ہے

دیجاوے جن طالب علمون کا امتحان اچھا ہو اونکو تنخواہ و انعام علاوہ رہن مناسب اون
کیواسطے دیئے بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اوسمین تعلیم گاہ سواری اسپ و
اکہاڑہ بنوائین اور سواری اور فنون شمشیر و غیرہ ریاضت جسمانی کیواسطے اوستاد
مناسب مقرر کرین تاکہ طالب العلم تربیت روحانی و جسمانی سے اپنے اپنے رتبہ کے
لایق ہون —
اکتوبر سنہ ۱۸۸ع مین اثناء راستہ اجمیر لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر
جنرل ہندوستان جے پور مین رونق افروز ہوئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ
صاحب کی چند موقعون پر عزت و تعظیم کی تہی اسوجہ سے مہاراجہ صاحب کو
اونکی تشریف آوری سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور اونہون نے اپنے
قول و فعل سے ہر طرح اپنی خیر خواہی و نیکو سگالی بجانب حضرت ملکہ معظمہ فرمانرواے
ہندوستان و انگلستان ثابت کی اور اونکی رعایا بہی اپنے آقا کے اسطرح
ممتاز ہونے سے از بس شادان ہوئی اکثر لوگون کو ابتک سرکار انگریزی
مین کسی ایک شخص کے مختار کلی ہونیکا حال معلوم نہ تہا بلکہ مجمع عام صاحبان
انگریز کو حکمران سمجہتے تہے اونکا اشتباہ و غلط فہمی رفع ہوگئی شہزادانی کے
وحشی صفت سپاہیون کے دلون پر جو کچہ گمان ہوا ہوگا اوسکا صحیح حال تو معلوم
نہین مگر تشریف آوری نواب ویسراے صاحب مین جو نوکری اون سے لیگئی
اوسکو اونہون نے بہت خوشی سے انجام دیا اونکی دہقانی وضع اور بہادرانہ
شکل سے تماشہ زیادہ دلچسپ اور خوشنما نظر آیا —
الغرض اس موقع پر ہر قسم کے لوگون کو خوشی حاصل ہوئی جسوقت شہر مین ہرکہ

کو سب نے مبارکباد دی اور اون کے قیام کے کل عرصہ مین خوش خلقی ظاہر کی اور اس موقع کو پر حشمت و تجمل کرنے کیواسطے ہر ایک تدبیر کی اس سے اونکی خیرخواہی اور حسن نیتی عیان تھی مہاراجہ صاحب اور اون کے ملازمون نے سامان میزبانی بہت تکلف سے کیا اور شہر کو ہر طرح کی حسن و لطافت سے آراستہ کیا اسمین صاحبان انگریز ملازم دربار نے بڑی کوشش اور محنت کی اور جو لوگ شامل ہوئے اون سب کی محنت و تندہی تحسین و آفرین کے لائق ہے۔

نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات مفید خلایق کو بہت خوشی سے دیکھا اور ہر ایک کی ترقی و رونق کی خواہش ظاہر کی اس سے مہاراجہ صاحب کو مہمات چہرہ خیر پر متوجہ ہونے کی ہمت ہوئی اس موقع پر سب سے مقدم کام شہر کے بڑے اسپتال کی تعمیر کا جاری ہوا کہ یہہ اسپتال لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا اور اوس سے شہر کو بڑا آرام و فائدہ ہوگا اور تشریف آوری نواب صاحب کا ہمیشہ یادگار رہیگا عظیم الشان وزیر سلطنت کے حاکم کا مثل معمار ون کے کرنی ہتھوڑہ ہاتھہ مین لیکر اسپتال کی بنیاد قایم کرنا ناظرین کو کمال خوشی کے ساتھہ ہمیشہ یاد رہیگا بلکہ واقعہ تاریخی ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہیگا۔

دوسرے سال لارڈ میو صاحب جزیرہ انڈیمن مین ایک بدمعاش مجرم کے ہاتھہ سے قتل ہوئے یہہ خبر سنکر صاحب کو نہایت غم و الم سے اطلاع مقتولی لارڈ صاحب مرحوم حسب ضابطہ مہاراجہ صاحب کو دینی پڑی خبر تو پیشتر پہونچ گئی تھی مگر جسوقت دونون ملاقی ہوئے

करनी
हथौड़ा

عجب سوگ کا عالم تہا کل کی چہاتی بہری ہوئی اور دم بند تہا آنکہون سے قطرات
اشک روان تہے گردن جہکی ہوئی تہی سکتہ کا عالم تہا کسی کی زبان یارا نہ دیتی
تہی کہ ایک لفظ زبان سے نکالے کاروبار ریاست کل بند رہا لیڈی میو صاحبہ
اور دیگر صاحبان اہل قبیلہ لارڈ صاحب مغفور کو تعزیت نامجات لکہے گئے فصیل
قلعہ سے ۴۹ توپون کی ماتمی سلامی ہوئی اور ایک مہینے کیواسطے کل ریاست
مین شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ کی موقوف رہین سب درباریون کو ماتم
کرنے کی ہدایت ہوئی اور خود مہاراجہ صاحب نے بہی آستین چپ پر کریپ
یعنی پارچہ سیاہ کہ علامت ماتمی ہے لگایا۔
مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی مین رہے وقوع حادثہ پر کمال رنج و
افسوس اور مرتکب قتل پر نہایت نفرت و تحقیر کرتے رہے اور پس ماندگان
ویسرائے صاحب مرحوم کے ساتھہ نہایت فکر سے دردمندی ظاہر کی اس سے
ظاہر ہے کہ اونکو لارڈ میو صاحب سے کمال محبت تہی اور اون پر یہہ صدمہ
سخت گذرا اور اہالیان کونسل کو نہایت غم والم ہوا بلکہ روسا شہر بہی وقوع
حادثہ جانکاہ و فعل قبیح پر نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے لارڈ میو صاحب
نے راج کی ترقی و بہبودی مین کمال توجہہ فرمائی تہی اس شفقت و عنایت کی یادگاری
مین مہاراجہ صاحب نے لارڈ صاحب کے ہمشکل برنجی صورت جدید باغ مین تیار کرانی
تجویز کی اور لیڈی میو صاحبہ سے اس باب مین اجازت حاصل کی۔
اوسی سال کے شروع مین مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہوگئی کہ اوس سے
کاروبار ریاست مین بہت خلل واقع ہوا اور راجہ کے ملازمین اور کل فرقہ

رعایا کو بہت فکر ہوا اس بیماری کا مقدمہ سبب ضعف بصارت تہا کہ اوس مین
مدت سے فرق آگیا تہا اور اوسکے سبب سے کل جسم ضعیف ہو گیا تہا چشم راست
مین جالا کامل ہو گیا تہا مگر چشم چپ بہی بتدریج اوسیطرح دبی جاتی تہی اس کیفیت
سے بیراہ واجب خایف ہو کر اور عمل جراحی نہ کرانے کے ارادہ سے اطبار
ہوموپیتہک کے معالجہ کا امتحان کرنا چاہا اور اس غرض سے کلکتہ سے دو
ڈاکٹر بلائے مگر اونکی تجویز پر خاطر خواہ عمل نہوا اور نہ کچہہ فائدہ ہوا اگست مین
کوہ شملہ کو گئے وہان ضعف و نقاہت بالکل رفع ہو گیا مگر بصارت کی نسبت ثابت
ہوا کہ عمل جراحی کے بغیر آرام ہونا غیر ممکن ہے کلکتہ گئے تب ڈاکٹر میکنامارا
صاحب مشہور معالج چشمان سے عمل جراحی کی صلاح لی اونہون نے کہا کہ ایک
آنکہہ عمل کیواسطے تیار ہے مگر یہہ عمل کمال تندرستی اور قوت جسمانی کی حالت مین
ہونا چاہیئے چونکہ گذشتہ سال مین شملہ کی بود و باش سے بہت فائدہ ہوا تہا
برسات کے بعد کہ وہ عمل جراحی کیواسطے عمدہ موسم ہوتا ہے شملہ پر یہ عمل کرنا
قرار پایا اس عارضہ سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کے مزاج و چہرہ مین سستی
آگئی تہی بلکہ کل سرشتہ جات ریاست مین افسردگی تہی اگرچہ یہہ حال کم و
بیش ہر ایک ہندوستانی ریاست مین ہوتا ہے مگر جے پور مین اس حد کو
پہونچا کہ اور جگہہ کم ہوتا ہے شروع موسم سرما ۱۸۷۵ع مین مہاراجہ
صاحب نے بمقام شملہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب سے عمل جراحی کرایا اس معالجہ سے
ضعف بصارت سے کہ مدت تک باعث رنج و تکلیف رہا تہا شفاء کلی حاصل ہوئی
اون کے صحت پانے سے کل ملازمین و رعایاء ریاست بلکہ ہر ایک شخص

होमोपेथिक

मैकनामारा

کو جو مہاراجہ صاحب سے شناسائی رکہتا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی اسوجہ سے کہ رئیس کے عنقریب نابینا ہونے سے انتظام ریاست مین خلل واقع ہونیکا خوف تہا بنظر اسلوبی کاروبار ریاست و استقلال خوش انتظامی سرکار انگریزی کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین مہاراجہ صاحب نے بہ تحت رائل کونسل دو محکمہ جات بنام نہاد کمیٹی مقرر کیئے اونکی کارروائی اگر بہ دیانت و ہوشیاری کیجاوے تو نہایت مفید ہوگی ایک کمیٹی مجوزین قانون کی ہے کہ اوسکے ممبروں نے وقت تقرر سے اپنا کام بہت شایستگی سے شروع کیا اونکی محنت و تدبیرون کی کہ مہاراجہ صاحب کی منظوری کیواسطے پیش ہوئین عمدہ نتائج حاصل ہوئے۔

ان تدبیرون مین اول ترتیب مجموعہ ضوابط فوجداری و دیوانی۔

دوم حکام اضلاع و دیگر اہلکاران راج کیواسطے عملدرآمد کے قواعد و ہدایت کا مرتب کرنا الغرض کل انتظام ریاست کیواسطے مناسب و محدود شرح کے بغیر اوسوقت تک بڑا نقصان ہوا تہا اور اصلاحات مرکوزہ مین بہت خلل پڑا تہا جاری کرنا داخل تہا۔

اس سے مقدم فایدہ تو یہہ ہوا کہ فوجداری و دیوانی کی عدالتین جنکی کارگذاری اوس وقت تک بہت ناقص تہی آیندہ کو صاف و درست ہوگئین ان عدالتون مین بڑی خرابی یہہ تہی کہ پابندی ضابطہ بالکل نہ تہی علانیہ بلاتامل بے سررشتگی ہوتی تہی اہلکار بدچلنی اور بے ایمانی کی سزا سے بالکل بے خطر تہے نقشہ جات آمدنی سے تحقیق ہوا کہ رسوم عدالت جو سنہ ۱۸۹۰ء مین ایک لاکہہ سے زیادہ تہی

سمت ۱۹۷۶ مین تیس ہزار سے کم رہگئی اور سالہاے مابعد مین اوس سے بھی
کم ہوئی مگر ابتری کار عدالت کی صرف یہی ایک وجہہ تھی یکا یک اسقدر کمی آمدنی
رسوم مین عاید ہونے سے ظاہر ہے کہ رعایا کو حکام عدالت کی کارروائی پر
اعتبار نہ رہا تھا مگر جب ان خرابیون پر مہاراجہ صاحب کی توجہہ ہوئی جلد
انسداد ہوگیا۔
دوسری کمیٹی کا کام بھی ایسا ہی مفید ہے اوس کے تقرر کا مقصود کونسل
کی تجویز مورخہ ۲۲۔ مئی مین مفصل درج ہے کہ بہتری انتظام راج اور کل
سررشتہ جات کے حسابون کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنے کی غرض سے
کہ آمدنی و مصارف ماضی و حال و استقبال کی کونسل نے کیفیت مفصل طلب
کی ہے ایک منتخب کمیٹی ممبران مفصلہ ذیل کی مقرر کیجاتی ہے اور بحسب کمی و بیشی
آیندہ کے جو کونسل کی راے مین مناسب ہون اوسکو راج کے کل سررشتہ جات
اور محکمہ جات سے حساب طلب کرنے اور اونکی جانچ و پڑتال کرنے اور کل کی
ترتیب دینے اور کونسل مین پیش کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اونکو امور ات
ذیل پر نظر رکھنے کی ہدایت کیجاتی ہے۔
اول بطرز مناسب خرچ کی تخفیف کرنا۔
دوم مصارف بلا منظوری و منظور شدہ غیر ضروری کا کم کرنا کہ کونسل کی راے اگر کمیٹی
مین اس کام کو ہوشیاری و استقلال سے کریگی تو بہت کفایت ہوگی۔
سوم اجناس دینے کا دستور جو راج مین بکثرت جاری ہے اور جس سے کونسل کی
راے مین نقصان عظیم ہوتا ہے بجاے اوسکے نقدی دینے کے حسن قبیح کا اظہار کرنا

چہارم ملک کی آمدنی و خرچ کی نسبت علی العموم معقول تجویزین کرنا۔
ہفتہ مین ایک روز کونسل معاملات پیش کردہ کمیٹی کی سماعت و بحث کیا کرے ممبران
کمیٹی - پنڈت روپ نرائن - منشی دہنالال - سیٹھ نتہمل - لالہ چہتر مل -
سیٹھ رائو تیج مل - نگرانی مصارف ریاست اور جمع خرچ کے صحیح و معتبر نقشہ جات
کی عدم موجودگی سے ابتک راج کا بہت نقصان ہوتا رہا ہے بوجہہ غیر مکمل و
ناکارآمد ہونے نقشہ جات کے جو ابتک آتے رہے ہین حسابات کی جانچ و پڑتال
مین اہالیان راج کو بڑی دقت رہی ہے بلکہ جمع خرچ کا صحیح حال معلوم ہونا
غیر ممکن رہا ہے اور اس شعبہ مین خصوص جب سے تعمیرات کا خرچ روز بروز
زیادہ ہوا ہے لوگون کو فریب دہی اور تغلب کا موقع بہت ہاتھہ آیا ہے کمیٹی
اس نقص کے رفع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی ہے اور اوسمین اس کام کے لائق
اشخاص تجویز کیئے گئے ہین اور اگرچہ اونہونے معلومات جیسی چاہیے جمع نہین
کئے ہین مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ لوگ ان حالات کا اظہار بڑی مشکل سے کرتے
ہین اور اہالیان کمیٹی مین سے پنڈت روپ نرائن حال مین اون سے علیحدہ
ہوکر راج الور کی کونسل مین داخل ہوگئے ہین -

نومبر ۱۸۸۱ء مین نواب فیض علیخان بہادر سی - ایس - آئی نے بحصول رخصت
مکہ شریف کی زیارت کرکے مارچ ۱۸۸۲ء مین معاودت کی اور تہوڑے دنون
بعد ایسی نوکری کو جسپر بیس برس سے نہایت خیر خواہی اور وفاداری سے
کام دیا تہا استعفا دیا اونکے تجربہ کامل اور خوش چلنی اور لیاقت انتظام کے
لحاظ سے گورنمنٹ ہندوستان نے اونکو منتظم راج کوٹہ مقرر کیا کہ اونکی

पंडित रूपनराय
धनालाल
सेठ नथमल
छीतरमल
नेनमल

باستصواب مہاراجہ صاحب منظور کیا اور فروری ۱۸۸۲ء سے اوس عہدہ کا کام شروع کیا۔

نواب فیض علیخان کے مستعفی ہونے سے عہدہ خالی ہوا اور سیرٹھاکر فتح سنگھ مقرر ہوا اوس نے بہی انتظام ملک کے مشکل و دقیق کام مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی اور انتظام راج کی عمدگی و شایستگی قایم رکہنے مین کوشش کامل کی مگر باوجود دیگہ کونسل راج مین آٹہہ ممبر مقرر ہین اور مہاراجہ صاحب صرف اوسکے پریزیڈنٹ ہین اصل مین کام خود مہاراجہ صاحب کرتے ہین۔ کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو ایسا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کے معرض اطلاع مین نہ آتا ہو فوجداری دیوانی کی عدالتین اور محکمہ پولیس و محکمہ دیوانی بلکہ کل انتظام ریاست کے شعبہ جات حسب ضابطہ علیحدہ افسرون کے تحت مین ہین مگر سب پر مہاراجہ صاحب کی نگرانی خاص ہے یہہ نگرانی بہ سہولیت ہونے کی غرض سے اونہون نے محل کے بڑے صحن مین وسیع مکانات بنوائے ہین اور اونمین سب دفتر وکچہریان رہتی ہین۔

راوت رام کمار ساکن چوموں کہ ابتدا مین ٹہاکر لچھمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی کرنل جرک صاحب سے راج کا وکیل مقرر ہو گیا تہا اوس نے مدت دراز تک اپنا کام نہایت محنت و تندہی سے بخیر خواہی صادق مہاراجہ صاحب و سرکار انگریزی اور حسب اطمینان صاحبان پولیٹکل ایجنٹ انجام دیا خصوص جس زمانہ مین کپتان برٹ فورڈ صاحب واسطے تحقیقات و انتظام امور راج بیکانیر کے گئے تہے اوس نے بہت مدد دی تہی کہ صاحب موصوف نے اوسکی لیاقت و ہوشیاری و وفاداری سے

خوش ہوکر شکر ادا کیا۔ سنہ ۱۸۷۴ء مین اوسکا انتقال ہوا اور منشی دینا لال کہ وہ بہی بہت ہوشیار ہے بجاے اوسکے مقرر ہوا ایام رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مین اس شخص نے اپنا کام بہت تندہی وجانفشانی سے انجام دیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی بہت مدد کی۔

प्रिंस आफ वेल

مہاراجہ صاحب بہادر جے پور سنہ ۱۸۶۹ء سے نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان کی کونسل مجوزین قانون کے ممبر مقرر ہوئے اور تین مرتبہ علی التواتر اس کام پر ممتاز ہوکر اوقات معینہ پر بموجودگی کلکتہ وشملہ انصرام کار کرتے رہے ہین سنہ ۱۸۷۵ء مین جب ملہار راؤ گائیکواڑ رئیس بڑودہ ملزم زہرخورانی صاحب رزیڈنٹ ہوا اور اوسکی تحقیقات کیواسطے کمیٹی روساء ہندوستان وصاحبان انگریز مقرر ہوئی تب مہاراجہ صاحب بہی اوسکے ممبر مقرر ہوئے تھے اور بڑودہ جاکر تحقیقات وتجویز مقدمہ مین شریک ہوئے۔

मल्हार राव गायकवाड वडोदा

دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء مین لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اور فروری سنہ ۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر رونق بخش جے پور ہوئے دونون مرتبہ مہمانداری وتواضع بہت عمدگی سے ہوئی مہاراجہ صاحب نے سامان مہمانی کو ہر طرح عظمت موقع کے موافق کرنے مین محنت وخرچ سے کسیطرح کوتاہی کی اور رئیس سے رعایا تک ہر ایک متنفس کمال خیرخواہی اور صفاء ارادت سے منیع الشان مہمانون کی تشریف آوری کی شادی ومبارکبادی مین بدل مصروف ہوا ان مبارک تقریبون کے دواعی فوائد بنظر شایستگی معاملات ریاست وآراستگی اخلاق وعادات دونون صورتون سے حد بیان سے باہر ہین اور سنہ ۱۸۷۸ء مین

नोर्थब्रुक

لارڈ میو صاحب مرحوم کی تشریف آوری کے فواید کل راجپوتانہ کو حاصل ہوئے اون کے ثبوت کافی ہین ——

جس حالت مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کو اپنی سلطنت آیندہ کے اس جز و اعظم کے اقوام خلایق و مذاہب و پیشہ جات وغیرہ سے واقفیت ہوئی ہمدران حال رئیسون اور سردارون کے دلون پر اپنے سرپرست سرکار کی طرز حکومت و طریقہ انتظام کے خیالات جب سے ابتک تہے اوس سے زیادہ استقلال اور تیزی سے منقوش ہوئے انکے سوا سے مقدم ترین فائدہ یہہ ہے کہ ہر دو ممالک کے روابط و تعلقات کو زیادہ استحکام ہوگا اور ہر دو اقوام کے درمیان مغایرت کا فصل کم ہوکر دونون کے متفق فوائد مین اضافہ ہوگا علی الخصوص سکنا جیپور کے حافظہ مین شہزادہ صاحب کی رونق افروزی بہت خوشی سے تازہ رہیگی اور پشتہا پشت تک بطور واقعہ عظمت و بختیاری سچے پورے کے جسکی اس ملک کی تاریخ مین نظیر نہین ہے بڑے فخر اور عزت سے یاد کرتے رہینگے ——

خود مہاراجہ صاحب کو یہہ خوشی بیحد و پایان ہوئی ہے پیشتر سے بہی امید تہی کہ یہہ اولوالعزم و عالی حوصلہ رئیس جس قوم کی شفقت و عنایات کا ممنون و شکرگذار ہے اوس کے فرمان رواے آیندہ کی اطاعت و تعظیم مین ہر طرح کوشش بلیغ و جہد کامل کریگا اور جو خیرخواہی و وفاداری اوس کے کل عہد مین ظہور پذیر ہوتی رہی ہے اوسکو اس موقع پر بدرجۂ نہایت ثابت کریگا ——

اس اعزاز و افتخار بخشنے کی یادگار رہین اونہون نے اپنی دارالحکومت مین ایک مکان بنام نہاد البرٹ ہال اوسی عظمت و رفعت کا جو اوسکے نام سے عیان

ہے تعمیر کرانا تجویز کیا ہے کہ یہہ امر اون عمدہ نتایج و برکات کا جو سلطنت کے وارث آیندہ کی تشریف آوری سے حاصل ہونگے عمدہ آغاز ہے شہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب پر مہربانی کرکے اس مکان کی بنیاد کا پتہر قایم کیا۔

راج جے پور مین ایجنسی کی معرفت سرداران کوٹہری ہاے علاقہ بارڑولی کا خراج بقدر للعہ ۱۱۲ جمع ہوتا ہے ان سردارون کے عدم اداے خراج کی راج جے پور سے مدت سے شکایت رہی ہے اور اس بے ترتیبی سے ادا ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۶۲ع مین ستر ہزار روپیہ چڑہ گیا اور اس باب مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے سررشتہ ممالک غیر کو تحریر کرنیکی ضرورت ہوئی اس سے بقایا صرف پانچ ہزار روپیہ رہ گئے اور اوس کے بہی جلد وصول کرنے کی تجویز عمل مین آئی۔

شہر مال

جے پور مین یہہ رشتہ محکمہ دیوانی کے نام سے مشہور ہے سابق مین اسکا اہتمام پنڈت شیودین کو تہا اوسکے انتقال کے بعد جب کونسل مقرر ہوئی اوس وقت سے کل ملک دو اضلاع مین منقسم ہوکر دو اہلکارون کی اہتمام سے کام ہونے لگا جمع خرچ زمانہ انتظام ایجنسی کا جب تک مہاراجہ صاحب نابالغ تہے و نیز اوس زمانہ کا جب پنڈت شیودین نے کام کیا بروک صاحب کی تاریخ سے دریافت ہوا اور نقشہ مندرجہ ذیل مین شامل کیا گیا ہے بعد وفات پنڈت شیودین کے اول مہاراجہ صاحب نے

سررشتۂ مال پر توجہہ کی کہ اول سال مین ہی پینتالیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوگئی مگر یہہ اضافہ جمع بندوبست خالصہ سے ہوا تہا حقیقت مین بمقابلہ اجارہ کے خالصہ کا بندوبست بہتر ہوتا ہے مگر اس وجہہ سے کہ روپیہ یکمشت اور جلد وصول ہوجاتا ہے راج کے لوگ اجارہ کو بہتر سمجہتے ہین یہہ نہین خیال کرتے کہ اجارہ دارون کے ظلم سے رعایا تباہ ہوجاتی ہے افسوس ہے کہ پنڈت شیودین کے مرنے سے چار مہینے بعد مہاراجہ صاحب نے حسب صلاح اہلکاران اجارہ دینا جاری کردیا وجہہ یہہ کہ اہلکارونکو اس اجارہ مین فائدہ ہے اسم فرضی سے خود یا اونکے سررشتہ دار وشتوسل اجارہ لیتے ہین سررشتۂ مال کا حال صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سے مخفی رکہا جاتا ہے اس سے صحیح کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے ہمیشہ یہہ خیال کیا گیا ہتا کہ اصل آمدنی راج کی پچاس لاکہہ یا اوس سے زیادہ ہوتی ہے اور چالیس لاکہہ سے کم ظاہر کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کی چہٹی قلم مین قرار پایا ہتا کہ علاوہ خراج معینہ کے اگر آمدنی ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز کرے تو ایزادی پر چہہ آنہ فی روپیہ خراج زیادہ لیا جاوے اگرچہ مابعد کی ترمیم شرائط خراج سے یہہ شرط ضمناً رفع ہوگئی تہی مگر اوس پر اعتبار نہ تہا اور نہ امید تہی کہ تا وقتیکہ دفعہ مذکور عہدنامہ سے بالکل منسوخ ہوجاوے راج کا یہہ خوف رفع ہو۔ سنہ ۱۸۶۸ع مین اجارہ دینے کا دستور پہر موقوف ہوا اجارہ دار کہ ایک ہی حالت مین ٹہیکہ دار و ضلعدار ہوتا تہا بموجب قبولیت کے پرگنہ کی

جمع کامل حسب قرارداد اداکرنیکا ذمہ ور ہوتا تھا اور اوس پر فرض تھا
کہ جمع معینہ سے جو زیادہ آمدنی ہو اوسکا راج مین حساب دے یہہ ٹھیکہ جات
علی العموم سیٹھون اور دیگر دولتمند آدمیون کو ہوتے تھے اور یہ ضلعدار
ہوکر بجز ایصال روپیہ کے اور کسی کام سے کچھہ تعلق نہ رکھتے تھے اور اس سے
انواع خرابی و ابتری پیدا ہوتی تھین۔
اب یہہ سلسلہ موقوف ہو گیا ہے اور اکثر مقامات پر ضلعدار جو نالایق تھے
موقوف ہوکر ہوشیار و لایق آدمی مقرر ہوتے ہین بندوبست جدید مین کل
دیہات مین سے دو ثلث کا زمینداران کو پانچ سال کیواسطے ٹھیکہ دیا گیا ہے
اور باقیماندہ ایک ثلث کہ جنوب مغرب ریاست مین ہین قحط ۱۸۹۶ و ۱۸۹۹ء سے
ایسے تباہ و برباد ہوگئے ہین کہ اون سے چند سال کے ٹھیکہ کیواسطے تشخیص
جمع نجیر ممکن تھی اسواسطے صرف ایک سال کے ٹھیکہ جات دیے گئے ہین قحط زدگی
سے زمینداروں کا یہہ حال ہوا کہ پرگنہ پہاگی سے جسکی جمع بہتر ہزار روپیہ
تھی سترہ ہزار روپیہ بمشکل تمام وصول ہوا۔
پیمایش ملک اور بندوبست مالگذاری کا سلسلہ زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب
سے جاری ہے اور مہاراجہ صاحب بھی کل علاقہ کی پیمایش حسب قاعدہ
علمی اور یکسان و باقاعدہ بندوبست مالگذاری کرنا چاہتے رہے ہین
مگر اس سررشتہ کا کام ایسی بدتدبیری سے ہوتا ہے اور اوسمین ایسے
انقلاب ہوئے ہین کہ ابتک کوئی خاطرخواہ نتیجہ حاصل نہوا اور کام بدستور
غیر اطمینانی کی حالت مین ہے اور کل سررشتہ جات انتظام راج مین سے ضرف

بھی ایک سررشتہ ہے جسکی کارروائی کسی تعریف کے لائق نہین ہے اور
اسی سررشتہ کے ظلم و تعدی کی شکایتین بہت ہوتی ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب
سے زیادہ اس سررشتہ کی اصلاح و درستی کا خواہان کوئی نہین مگر مشکل
یہہ ہے کہ اس کام کا انجام دینے والا آدمی نہین ہے اور جہانتک ممکن ہو
مہاراجہ صاحب پردیسی آدمی کو یہہ کام دیا نہین چاہتے ہین ۔
ملک خالصہ کی پیمایش کیواسطے عملہ سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء سے مقرر ہے اور قریب نصف ملک
کے پیمایش سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء تک ہو چکی تھی اوسوقت بندوبست سہ سالہ کرنے کے
ارادہ سے مہاراجہ صاحب نے محب علی نامی ایک شخص کو کہ سابقًا علاقہ
انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر تھا اور اب پنشن دار ہے اس کام کیواسطے مقرر
کیا اور دوسرے سال چند دیگر اشخاص ویسے ہی ہوشیار و تجربہ کار نوکر
رکھے اونکو ہدایت ہوئی کہ پیمایش ٹوپوگرافی کے نقشہ جات منگا کر اون سے
کام لین چنانچہ یہہ تجویز پسند ہوئی مگر دربار کو اس خرچ کا متحمل ہونا گوارا نہوا
سنہ ۱۸۷۲ء مین دربار نے بدریافت اس امر کے کہ جمعبندی سابقہ جو مدت سے
غیر متبدل رہی ہے غلطی پر مبنی ہے کل پیمایش اراضی کی ترمیم و نظرثانی کیواسطے علیحدہ
عملہ مقرر کیا اور پٹہ جات سابق کی میعاد منقضی ہونے پر جمعبندی جدید کرنی نچاہی تا تکمیل پیمایش بندوبست
حسب قاعدہ جمعبندی سابقہ مین خلل انداز ہونا قرین مصلحت نسمجھا گیا اگرچہ حسب راے کرنل بین صاحب
اکثر موجبات مخصوص الموقع سے جمعبندی کا ہونا دشوار ہے مگر مہاراجہ
صاحب کی تدبیرون سے امید ہے کہ شاید تشخیص جمع واجب اور بندوبست
مالگذاری کہ راج و رعایا دونون کے حق مین مفید ہے آخرکار تکمیل کو پہونچے

جاوے۔
جب سے علاقہ جے پور ہوکر ریل جاری ہوئی ہے دربار کو شکایت ہے کہ آمدنی محصول راہداری مین بہت کمی ہوئی ہے کیونکہ جو مال تجارت آگرہ واجمیر کے درمیان آتا جاتا ہے اوس کا محصول نہین لیا جاتا معاف ہوگیا ہے مگر اجراے ریل سے آرام و آسایش رعایا، و اضافہ تجارت پیداوار ملک ہوکر اسکا بدل کافی ہوجاویگا چنانچہ ۷۵-۱۸۷۴ع کے حساب سے یہی ثابت ہے کہ صرف محاصل درآمد و برآمد کی آمدنی سالہاے گذشتہ کی کل آمدنی سے کسیقدر زیادہ ہوئی ہے۔
حال مین شرح محاصل و مقامات ایصال محصول بدلنے سے بندوبست سایر مین ترمیم ہوئی ہے سابق مین چند مقامات مختلفہ پر علیحدہ محصول لیا جاتا تہا اب اندرون سرحد راج صرف ایک چوکی مین کل محصول وصول ہوکر رسید ملجاتی ہے اور اوسکے ذریعہ سے تاجر علاقہ راج کے اندر جہان چاہتا ہے لیجاتا ہے کہین مطالبہ محصول نہین ہوتا اس ترمیم انتظام سے راج اور تاجران طرفین کا فائدہ ہے کیونکہ جابجا وصول ہونے سے راج کے محصول مین غبن و تغلب ہوتا تہا وہ موقوف ہوگیا اور تاجران کو یہہ فائدہ ملا کہ ایک دفعہ محصول دیکر مطالبہ آیندہ سے بالکل امین ہوجاتے ہین اس ترمیم پر ریاست ٹونک سے اعتراض ہوا اس وجہ سے کہ علاقہ ٹونک کے گرد ہر طرف جے پور کا علاقہ ہے سرحد پر اضافہ محصول ہونے سے وہان کے تاجرون کو نقصان ہوا ہے اور تجارت مین کمی عاید ہوئی ہے مگر اہالیان

جے پور کہتے ہیں کہ ہمکو اس ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور بنظر فائدہ راج و
تاجران کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے اوسکے خلاف نہیں کر سکتے۔

راج جے پور میں ایک مد آمدنی دار الضرب کی ہی ہے اس دار الضرب سے بجز
خفیف تجارت کے سرکار انگریزی کا کچھہ نقصان نہیں ہے دس برس کے عرصہ
میں کرنل بین صاحب کے پاس کوئی شکایت نہیں آئی صرف پوسٹماسٹر نے
ایک دفعہ شکایت کی تہی کہ فروختگی ٹکٹ ڈاکخانہ میں جے پور کا پیسہ آتا ہے اور
تبادلہ میں سرکار کا نقصان ہوتا ہے مگر اس معاملہ میں سرکار براہ انصاف
کچھہ مداخلت نہیں کر سکتی ہے راج جے پور کو اپنا سکہ بقدر مناسب اپنے علاقہ
میں جاری کرنے کا اختیار ہے۔

تجارت جیپور

سنہ ۱۸۶۹ء میں جے پور میں بیس لاکھہ روپیہ کا غلہ بالعوض طلا دے کے آیا
جے پور سے کل راجپوتانہ کو سونا چاندی و جواہرات جاتا ہے مگر دو برس
گذشتہ میں اسکی بہت کمی ہو گئی ہے جے پور میں ساہوکاری کوٹھیاں
بہت ہیں ظاہرا اسقدر تجارت نہیں معلوم ہوتی ہے سبب یہہ کہ ہنڈویوں
کی خرید و فروخت زیادہ ہے مال کا اون سے کم تعلق ہے سات کوٹھیوں میں
ڈہائی تین کروڑ روپیہ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے اور چہہ کروڑ کا لیہ
سے اور لاکھہ سے کم سرمایہ کے سیٹھہ بہت ہیں اون کی کل تجارت ایک
کروڑ کے قریب ہے سنہ ۱۸۵۷ء سے پیشتر قریب پچہتر لاکھہ روپیہ کا سونا
آتا تہا اکثر ساہوکاروں نے دفن کر دیا تہا اوسکے بعد دو سال تین

لاکھ سے زیادہ نہین آیا مگر گرانی غلہ کیوجہسے اکثرنے دفینہ نکالا و فن کرنے
اور قحط سے سونے کی قیمت مین بہت کمی ہوئی -

اس سال کی تعداد مال درآمد مال برآمدہ کی تعداد سے زیادہ دریافت ہوکر
تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر موجبات کے ایک یہہ تہا کہ جواہرات اور
فلزات برآمدہ داخل نقشہ نہوئی تہی یہہ ہر دو اجناس ابتدائی حالت مین یہان
آئین اور کارخانہ مین بشکل دیگر مبدل ہو گئین اور زیادہ تر دولتمند
مارواڑی سکنائے علاقہ شیخاواٹی اور بیکانیر کے پاس بہیجی گئین -
دوسرے قحط مین غلہ وغیرہ اجناس کی درآمد بہت اور برآمد کم ہوئی -
تیسرے ممکن ہی کہ درآمد مال کا حساب صحیح و تفصیل وار لکہا گیا ہو اور جواہرات وغیرہ
بیش قیمتی اجناس اخفاء طور سے غیر ملک کو مخفی نکل گیا ہو اور اونکا حساب نہ لکہا گیا ہو -
چوتہے ساہوکاران جےپور کی کوٹہیان بمبئی کلکتہ وغیرہ بلاد علاقہ انگریزی مین
ہین مقدار کثیر مال درآمد کی قیمت بذریعہ ہنڈویات سرفت کوٹہیات مذکورہ
دیجاتی ہین خرید اجناس کے حساب مین درج ہونے سے وہ اجناس حساب
کلی اجناس درآمد کے شمار مین نہین آتی ہین -

سنہ ۱۸۷۱ء مین درآمد مال الف لکہہ ... ہزار روپیہ اور برآمد صرف ... لکہہ
... ہزار کی ہوئین کہ سالگذشتہ کی نسبت طرفین کی تجارت مین افزونی ہوئی
ہے درآمد مین جو کسیقدر کمی ہوئی اوسکا باعث یہہ ہے کہ ملک مین پیدا ہونے
سے غلہ کم آتا ہے -

موجبات حارج تجارت یہہ ہین -

مشہور ہے کہ ہندوستانی ریاستون مین عہدہ ہاے راج رعایتاً بالعوض نذرانہ کہ ہم معنی رشوت ہے دئے جاتے ہین اگرچہ اہالیان جے پور ایسا نہین کرتے ہین مگر ایک اور دستور ہے کہ اگرچہ ایسا قابل اعتراض نہین مگر نتائج مین ویسا ہی مضر ہے وہ یہہ ہے کہ اہلکار با اختیار اپنے متوسلین اور مقربون کو بلا لحاظ لیاقت ذمہ داری و مستعدی کے عہدون پر مقرر کر دیتے ہین جہان مثل دار الضرب کے علاوہ تنخواہ مقررہ خرید و فروخت مال پر دستوری لینے کا رواج اگر صریح اجازت سے نہین تو چشم پوشی سے جاری ہو وہان ریاست کی تجارت اور آمدنی مین کیون نہ خلل واقع ہو۔

اگرچہ جے پور مین صرافی کا دین لین بکثرت ہے مگر سکہ جے پور کے کل روپیہ کی تعداد کہ علی العموم بازار مین چلتا ہے پندرہ ہزار سے زیادہ نہین ہے اس سے ظاہر ہے کہ تجارت پر بہت قید ہے اور مستعد و کارگذار آدمی کی نگرانی کی بہت ضرورت ہے اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شروع سنہ مین جب نیا روپیہ جاری ہوتا ہے پہلے روپیہ کو بٹہ لگجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ داروغہ دار الضرب کو کمائی کرنیکا اختیار اور آسانی حاصل ہے اور راج کا نقصان ہوتا ہے دوسرے یہہ امر بھی خلل انداز تجارت ہے کہ محاصل و دیگر راہداری کی لاگین کئی نام اور حیلون سے لیجاتی ہین اور اون کے سواے چھوٹے چھوٹے ٹھاکر و بھومیہ اپنے اپنے علاقہ مین علیحدہ محصول لیتے ہین کہ اونکو اوسکی ایصال کا قدیم سے استحقاق حاصل ہے۔

मोमया

دربار کو جب سے ان موجبات کے مضر نتائج کا حال معلوم ہوا ہے دفعیہ

نقصان اور ایک مقام پر محصول لینے کی تجویز کی مگر انواع خود اختیار زورقدیمی
حقوق مخلوط ہین اور راجپوت لوگ دستور جدید سے بہت متعصب ہین اِس
تجویز کا اجرا مشکل ہے مگر انقضاء مدت اور عاقلانہ تدبیر سے امید ہے کہ اوسپر
عملدرآمد ہو جاوے نقشہ شرح محاصل جو مال تجارت پر لیا جاویگا کہ اوس کے بغیر
تاجرون کا بڑا نقصان تہا آخرکار تیار ہوا اوسکے علم سے تکلیف آئندہ سے
بچین گے اکثر اجناس جنس راج کا محصول نہین لیا جاتا ہے درج حساب نہین ہوتے
ہین اور جواہرات کی قسم ایسی مخفی نکالی ہین کہ خبر ہی نہین ہوتی ہے۔

سنہ	درآمد	برآمد	راہداری
۷۱ و ۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	•
۷۲ و ۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	•
۷۳ و ۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴ و ۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پنڈت شیو دین کے انتقال کے بعد مہاراجہ صاحب نے انتظام مصارف پر بڑی بہت توجہہ کی تہی جو لوگ بہت خود و سفارشاً نوکر ہو گئے تہے موقوف ہوئے ملازمان کی سواری کیواسطے خوراک ملتی تہی بجائے اوسکے زر نقد مقرر ہوا اور خزانہ کا ایسا بندوبست کیا کہ بلا حکمنامہ دستخطی خاص ایک روپیہ نہین ملتا تہا اور روزمرہ کا سیاہہ پیش ہوکر جانچ کر لیجاتی تہی ان تدبیرون سے بڑی کفایتین ہوئی قرضہ سابق و نیز وہ جو مہاراجہ صاحب کی شادی پر لیا گیا تہا کل بقدر نو لاکہہ روپیہ تہوڑے عرصہ مین ادا ہو گیا اور آیندہ کیواسطے خرچ بقدر پینتیس ۳۵ لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۶۸ء مین مہاراجہ صاحب نے مبلغ ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ صرف خیرات مین خرچ کیا اور اوسکے سوائے پچیس ہزار روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین عطا کیا اور پچہتر ہزار روپیہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبند دیوجی واقع بندرابن مین اور اپنے بزرگون کے بنائے ہوئے ایک اور مکان واقع اکوڑ علاقہ حیدرآباد مین خرچ کیا۔

गोविन्द देवजी

मकान

عدالت فوجداری و دیوانی

ضابطہ عدالت فوجداری و دیوانی کا ضوابط مروجہ علاقہ انگریزی سے
مطابق ہے رعایا کی عادت و خواہش کے موافق ہے اوس پر بلا رعایت
انصاف سے عمل ہوتا ہے یہان کا انتظام نہایت عاقلانہ و شائستہ ہے
اور جو کچھ نقص ہے تو نرمی و رحم کی وجہ سے ہے کہ عوام الناس کو مرغوب
اور فی الجملہ رئیس اور منتظمان ریاست کی نیکنامی کا باعث ہے علاوہ سزاء
خفیف کم میعاد قید کے کل احکام سزا خاص مہاراجہ صاحب کی تجویز سے صادر
ہوتے ہین۔

انتظام پولیس بہت اچھا ہے ڈکیتی و رہزنی و ستی و سمادہ وغیرہ کی وارداتین
بہت کم ہوتی ہین مثل دیگر جرائم کے جرم بھگا لیجانے لڑکیونکا بغرض حرامکاری
کرانے کے اگرچہ اب بھی علاقہ جےپور مین کسی قدر جاری ہے متواتر کم ہوتا
جاتا ہے اور دربار سے اوسکے انسداد مین بہت کوشش ہے یہہ تو تحقیق
نہین ہے کہ یہہ تجارت کسقدر جاری ہے اور اس باب مین راج سے
صاف و صحیح جواب ملنے کی امید بھی نہین ہے مگر اسمین شک نہین کہ مہاراجہ
صاحب اس جرم سے بہت متنفر ہین اور دل و جان سے ساعی ہین
کہ اوسکا انسداد کلی ہو جاوے چنانچہ اب ارتکاب جرم مین کمی ہے اور
یقین ہے کہ بتدریج بالکل بند ہو جاویگا۔

اگرچہ جرم دختر کشی جو واقع مین راجپوتان و دیگر اقوام کی کثرت مصارف

समाध

شادیان کا نتیجہ ہے علاقہ جے پور مین مدت سے موقوف ہوگیا ہے تاہم مہاراجہ صاحب نے تخفیف مصارف شادی کیواسطے مناسب تدبیرات کی ہین کل اقوام کی پنچایتین مقرر کرکے ہر قوم کی شادیون کے محدود اور واجبی قواعد جاری کرائے ہین اور مہاراجہ صاحب کی منظوری سے قواعد مذکور بمنزلہ قانون سرکاری ہوگئے ہین کہ اون پر حکماً عمل کرایا جاتا ہے یہہ تدبیر نہایت مفید ہے مگر تا وقتیکہ قرب وجوار کی ریاستون سے ایسی ہی تدبیرات کیجاوین عملدرامد اونکا اس راج مین بھی خاطر خواہ نہوسکیگا ـــ

سنہ ۱۸۲۳ و ۲۴ء مین مہاراجہ صاحب نے صاحب ایجنٹ کو اطلاع دی کہ بجز راجپوتون کے کل اقوام کے مصارف شادی دختران مین تخفیف ہوکر قواعد عام مقرر ہوگئے ہین اگرچہ قوم راجپوت سب سے مقدم ہے اور اون کے واسطے تقرر قاعدہ ضرور تہا مگر یہہ قوم کسی قاعدہ کی پابند نہین ہے اور مہاراجہ صاحب بھی اونکو زیادہ دبانا نہین چاہتے ہین مگر امید ہے کہ متواتر خبرگیری اور تاکید سے بتدریج یہہ ضروری انتظام ہوجاویگا مہاراجہ صاحب کو اس اصلاح کا بدل فکر ہے اور یقین ہے کہ اپنی خوش تمیزی اور لیاقت سے مشکلات پر قادر ہون گے اور راجپوت بھی اپنے آقا کے منشا سے آگاہ ہوکر خلاف ورزی نکرینگے ـــ

वावड़ी खेड़

شروع فروری سنہ ۱۸۲۳ء مین بمقام باوڑی کہیڑہ علاقہ مہوہ ایک ستی کی واردات ہوئی کل مجرمان شریک جرم سزایاب ہوئے ـــ

حفاظت ڈاک سرکار انگریزی کا انتظام راج سے بہت اچھا ہے مدت سے کوئی

واردات ٹھگی ڈاک وقوع مین نہین آئی ہے وقت اجرای آمد و رفت ریل سے اگرہ و اجمیر کی ڈاک ریل مین آتی جاتی ہے مگر جسقدر ڈاک بلا ذریعہ ریل کے چلتی ہے اوسکی راج سے خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے۔

استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۵ع مین گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ ایجنسی استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی ہندوستانی ریاستون کے علاقہ مین سپرنٹنڈنٹ جنرل ہندوستان کے تحت سے علیحدہ ہوکر صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت بہ تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کام کرے مہاراجہ صاحب نے اس بات کو بخوشی منظور کیا اور ایک سپرنٹنڈنٹ و دیگر افسران ماتحت مع جمعیت سواران و پیادگان گشت و گرداوری سے پولیس دیہات کو ہوشیار رکہین اور وقوع واردات پر فوراً پہونچکر تعاقب و گرفتاری مجرمان کرین مقرر کرکے تکمیل تدبیرات کی اطلاع دی اور اون کی ہدایت کیواسطے خصوص ملک شیخاواٹی مین جہان کی شکایات زیادہ تہی صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور راہلیان راج کی صلاح سے قواعد تجویز ہوکر جاری کئے۔

بنظر انسداد واردات جنہ لوگون کے کہ پیشہ ور سارق و غارتگر ہین وہی تدبیرات جو ماڑواڑ مین کیگئی تہین یہان بہی عمل مین آئین زمینداران دیہات کی ذمہ داری سے کل بستیون کی خانہ شماری و مردم شماری لکہی گئی اور زمینداران مذکور کو بطور حاضر ضامن و فعل ضامن اونکی حاضری و نیک چلنی کا ذمہ دار کیا گیا ہر روزہ موجود

لیگئی اور بلا حصول سارٹیفکیٹ تحریری گالونسے غیر حاضر ہونے پاتے اور جبر
زمانہ مین واردات کیواسطے جاتے ہین گہاٹہ ناگون کی نگرانی کی گئی جسنے
نے قواعد سے انحراف کیا یا اور کسیطرح مشتبہ ہوا وہ گرفتار ہوکر بعد تحقیقات
ضابطہ سزایاب ہوا اس انتظام مین بڑی مشکل یہہ تہی کہ جو لوگ واسطے تعمیل
احکام کے متعین ہین بجاے تاکید و تنبیہہ مینہ ہاسے وانسداد واردات کے اون
کے شریک و معاون ہوکر مال مسروقہ و مغرورہ مین حصہ لیتے ہین چنانچہ فوجی
سنہ ۱۸۶۶ء مین ناظم شیخاواٹی کی نسبت بخوبی ثابت ہوا کہ اوسکی سارق و قزاقون
سے سازش تہی اور راوس نے اونکو مدد و پناہ دیکر واردا تین کرائین اور
اون سے مال کثیر حاصل کیا چنانچہ موقوف ہوا اور راوسکی سزایابی سے اوروں کو
بہی عبرت ہوئی بعد ازان اس سرشتہ کا اہتمام کپتان پولٹ صاحب کی بہادری
شجان گڑہ مین متعین ہونے سے ہوا اور راونکو راج سے بہت مدد ملی کہ
اوسکا حال مفصل شیخاواٹی کے بیان مین لکہا جاویگا۔

جیلخانہ

جےپور مین جیلخانہ کا مکان بہت وسیع و مضبوط بنا ہوا ہے سنہ ۱۸۵۹ء مین ڈاکٹر
ویلنٹین صاحب مہاراجہ صاحب کے طبیب جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے اور
معالجہ قیدیان کا کام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کرتے تہے شروع سنہ ۱۸۶۸ء
مسٹر ولیمس صاحب کہ سابق مین مجسٹریٹ آگرہ مین اور سپرنٹنڈنٹ تہے اس جیلخانہ کے
کارخانہ مشقت اندرونی جاری کرنے کیواسطے مقرر ہوئے اور انہون نے قیدیون سے

کئی قیدیون سے کام لینے شروع کیے اور تہوڑے عرصہ مین قالین و پارچہ
بافی و آہنگری و نجاری و سبوچہ سازی و کفش دوزی و دوخت پارچہ
و ساخت ظروف برنجی مین قیدیون کو مشق ہو گئی کہ اچھی چیزین تیار ہونے
لگین اور بعض قیدیون خصوص عورتون کو لکھنا پڑھنا بھی سکھایا ڈاکٹر ولیٹین
صاحب نے مثل انگریزی حبسون کے قواعد بود و باش و حفظان صحت
بھی جاری کیے اور خورش و پوشش جو سابق مین قلت سے ملتی تھی زیادہ
کی گئی بعض قیدیون کو افیون کہانے کی ایسی عادت تھی کہ اپنی خوراک کا
آدھا فروخت کر کے افیون خرید لیتے تھے ان لوگون کی افیون چھوڑانے مین
ضرر جسمانی کا خطرہ تھا مگر کچھ نقصان نہوا تا بحدیکہ جو لوگ بدرجہ نہایت عادی
تھے وہ بھی اس بد عادت سے چھوٹ گئے اور عقل و حواس درست ہو کر صالح
ہو گئے ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے کہ کلکتہ سے مہاراجہ صاحب کے معالجہ کیواسطے
آئے تھے اس جیلخانہ کو دیکھکر بہت تعریف کی کہ قیدیون کی صحت جسمانی بہت اچھی ہے
اور انتظام و قواعد بود و باش انگریزی علاقہ کے جیلخانون سے بھی بہتر ہے
ایسے جلیل القدر و مستند شخص کی شہادت اس کارخانہ اور اوسکے منتظمون
کی نیکنامی کی باعث ہے ۔

وسنہ ۱۲۸۶ھ مین علاوہ سپرنٹنڈنٹی کے معالجہ قیدیون کا کام بھی ڈاکٹر ولیٹین
صاحب کو مفوض ہو گیا اس سال مین چند قیدیون نے اقدام سفر و بری کیا تھا
کہ فوراً گرفتار ہو گئے ڈاکٹر ولیٹین صاحب کی رخصت پر جانے کے بعد سپرنٹنڈنٹی
کا کام بھی مسٹر ولیمس صاحب سے متعلق ہو گیا اور ڈاکٹر صرف معالجہ کرتا ہے

صفائی مکان و دیگر تدبیرات تندرستی قیدیان و انتظام خورد و نوش و اجرا
کارخانہ مشقت اندرونی جسمین انواع و اقسام کی اجناس تیار ہوتی ہین و
حفاظت وغیرہ ہر ایک امر کی ہمیشہ تعریف ہوتی رہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
شفاخانجات راجپوتانہ نے اوسکی تصدیق کی ہے البتہ صرف دو نقص ہین اول
ٹھیکہ اس جیلخانہ مین قیدیون کو خوراک و پوشاک ٹھیکہ دار عمدہ و اچھی ملتی ہے کہ اکثر اونمین
سے اپنے گھر کی نسبت بھی زیادہ آرام و آسایش سے رہتے ہین اور قید ہونے
کو سزا نہین سمجھتے ہین۔ دوسرے یہہ کہ اس محبس کے سوائے محکمہ جات
فوجداری وغیرہ سے متعلق زیر تجویز قیدیون کی بود و باش کے حوالات
اور ہین اونمین جو قیدی بیمار ہوتے ہین صرف جب قریب المرگ ہوجاتے
ہین اس جیلخانہ مین معالجہ کیواسطے بھیجے جاتے ہین اوسوقت اونکا علاج
مشکل ہوتا ہے اور اکثر مرجاتے ہین۔

نقشہ جیلخانہ

سنہ	اوسط تعداد قیدیان	اوسط مریضان	اوسط موت	منافع رائج مشقت اندرونی
۱۸۶۸و۶۷	۶۶۷	۰	۰	۰
۱۸۶۹و۶۸	۴۵۰	۰	۰	۰
۱۸۷۰و۶۹	۰	۰	۰	۰
۱۸۷۱و۷۰	۱۱۵۳	۰	۰	۰
۱۸۷۲و۷۱	۱۰۰۳	۰	۰	۰
۱۸۷۳و۷۲	۹۱۶	۴۳	۵۱	۰
۱۸۷۴و۷۳	۹۵۳	۵۰	۶۷	۰
۱۸۷۵و۷۴	۱۱۱۱	۵۶	۳۷	[illegible]
۱۸۷۶و۷۵	۱۰۶۰	۴۸	۶۴	[illegible]

فوج

جے پور کے راج میں فوج حسب تفصیل ذیل ہے —

گولہ انداز	سواران لازم راج	سواران جاگیردار	پیادگان	ناگہ	سپاہ تحصیل	میزان کل
۴۰۰	۱[illegible]۰۰	۳۲۰۰	۳۰۰۰	۶۰۰۰	۱۵۰۰	۱۵۶۰۰

گولہ اندازون کی وردی مثل وردی گولہ اندازان سابق سرکار انگریزی کے ہے اور تلوار باندھتے ہین اگرچہ اون کے پاس چالیس توپین ہین مگر آنمین سے صرف چوبیس کارآمد ہین پٹیان جنکو بیل کہینچتے ہین بہت مرمت طلب ہین —

سواران ایک خاص رسالہ ڈیڑہ سو سوار دنکا اور پانچ رسالجات دیگر تین تین سو سوارون کے ہین خاص رسالہ مین سرکاری گہوڑے ہین اور تلوار ڈہال و بندوق باندھتے ہین اور دیگر رسالون مین اگرچہ وردی ہتہیار ویسے ہی ہین مگر گہوڑے سوارون کے ہین —

جاگیردارون کے بعوض جاگیر اراضیات نوکری کرتے ہین اون کے سوار اگرچہ پانچہزار شمار کئے جاتے ہین مگر تین ہزار سے زیادہ نہین رہتے ہین حفاظت ڈاک وانتظام سرحدات و موقع فساد و وقوع واردات پراونکی تعیناتی ہوا کرتی ہے یہہ لوگ سب راجپوت راج کے وفادار وخیرخواہ ہین مگر بالکل بیقاعدہ دبے تربیت دہقان وخودسر ہین —

پیادگان مین چار تلنگون کی پلٹین ہین ہر ایک مین پانچ سو کس سپاہی ہین اور دو پلٹین نجیبون کی ہین کہ ہر ایک مین چہہ سو جوان ہین تلنگون کی سرخ بانات کی وردی ہے اور پتہری دار بندوق رکہتے ہین انمین زیادہ تر پوربیہ علاقہ اودہ کے رہنے والے ہین نجیب زیادہ تر رعایاے ریاست ہین سیاہ انگرکھے پہنتے ہین اور توڑہ دار بندوق اور تلوار ڈہال باندہتے ہین ہر ایک پلٹن مین توپخانہ کے علاوہ پانچ پانچ شتری توپین ہین —

ناگی کہ بیراگی فقیر ہین پندرہ پندرہ سو سو آدمیون کی چار جماعتون مین منقسم ہین یہہ لوگ ایسے بہادر سمجھے جاتے ہین کہ جہان جیسا پرخطر کام ہو اوسکو انجام دیتے ہین اونکے نام سے بلا اعتبار تعداد کے تہلکہ پڑجاتا ہے جہان اونکی تعیناتی ہوتی ہے اوس مقام کو لوٹ لیتے ہین شادی نہین کرتے مگر لڑکون کو بطور خرید یا متبنی لیکر چیلہ کرلیتے ہین اسطرح اونکی اولاد چلتی ہے بلا امتیاز عمر اون سبکے فی کس دو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے مگر لوٹ و تجارت وغیرہ سے بہت روپیہ پیدا کرتے ہین کہ اکثر اونمین سے بہت دولتمند ہین اوس بیڑہ مین وردی اور ہتھیارون کی یکسانیت کی کچھہ قید نہین ہے پوشش تو مثل بیراگیون کے فقیرانہ ہے اور اسیطرح ہتھیار بھی تلوار بندوق بھالا سیف کٹار وغیرہ جو جسکے دلمین آتا ہے باندہتا ہے اور ہر جماعت کے ساتھہ چند زنبورک ہوتے ہین —

اس راج کی فوج اگرچہ کاغذ مین کثیر التعداد اور مہیب معلوم ہوتی ہے مگر واقع مین ایسی نہین ہے سامان سپہ گری خراب و غیر مرتب ہے قاعدہ و ضابطہ کی کچھہ پابندی نہین ہے اور فوج انگریزی کے مقابلہ مین صرف بمنزلہ کھیر کے ہے راج کی وسعت اور الحاق حدود کو دیکھتے ہوے یہہ فوج کچھہ زیادہ نہین ہے کل توپین میدانی اور قلعہ کی ۲۴۸ ہین اس فوج پر راج کا قریب چھہ لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور سپاہی کو تنخواہ تقسیم ہوتی ہے —

اگرچہ یہہ کالج سنہ ۱۸۴۵ع سے مقرر تہا اور تعلیم و تربیت کا اہتمام اگرہ کالج کے بہت مستعد و لئیق طالبعلم مثل پنڈت شیودین و منشی کشن سروپ و پنڈت بنسی [illegible] کرتے تہے سنہ ۱۸۶۶ع تک اوسمین کچہہ ترقی نہوئی تب مہاراجہ صاحب نے تین بنگالی ماسٹر کلکتہ جوگنی نورمل سکول معروف بیتہون کالج کی تربیت یافتہ طلب کرکے مقرر کئے اونکی محنت و خوش انتظامی سے تہوڑے عرصہ مین کالج نے بہت رونق پائی طالبعلمون کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور مستعد طالبعلم ہرسال تیار ہوکر کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس اور فرسٹ آرٹس کا امتحان دینے لگے اور ایک جماعت کو فن انجنیری و سرویئنگ یعنی پیمایش اور لیولنگ یعنی دریافت حال پستی و بلندی زمین سکہانا شروع کیا کہ اس ذریعہ سے راج مین ہمیشہ مستعد آدمی اس کام کیواسطے بلا ضرورت طلبی بدیسیون کے میسر آنے لگے کالج کے عملہ مین گیارہ انگریزی مدرس گیارہ مولوی اور چار پنڈت ہین کل عملہ کا خرچ سنہ ۱۸۶۹ع مین [illegible] روپیہ تہا اور فی طالبعلم خرچ کا پرتہ [illegible] مین [illegible] کے خرچ سے [illegible] دریافت ہوا تہا یہہ نتیجہ بابو کانتی چندر مکرجی پرنسپل کالج کی حسن لیاقت و محنت و کوشش کا نتیجہ ہے کالج مین سے دو طالبعلم کہتری و سکہہ کے سردارون کی اتالیقی پر مقرر ہوئے ہین اور مدارس متعلقات مین کالج کے طالبعلم مدرس مقرر ہوکر جاتے ہین —

نقشہ جبلپور کالج

سنہ	انگریزی	تعداد طلبا عربی فارسی اردو	سنسکرت ہندی	میزان	تعداد طلبا امتحان انٹرنس	تعداد طلبا مستفید از ڈگری
۱۸۵۶و۵۵	۱۰۸	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸۵۷و۵۶	۱۸۲	۱۵۸	۱۴۵	۴۸۵	۴	۰
۱۸۵۸و۵۷	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۶۹	۱	۰
۱۸۵۹و۵۸	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۶۹	۰	۰
۱۸۶۰و۵۹	۰	۰	۰	۴۰۱	۴	۰
۱۸۶۱و۶۰	۰	۰	۰	۴۳۲	۰	۰
۱۸۶۲و۶۱	۴۵۸	۴۳۳	۹۶	۶۰۲	۳	۰
۱۸۶۳و۶۲	۰	۰	۰	۶۱۴	۴	۱
۱۸۶۴و۶۳	۰	۰	۰	۸۰۴	۶	۰
۱۸۶۵و۶۴	۰	۰	۰	۸۲۵	۵	۱
۱۸۶۶و۶۵	۰	۰	۰	۸۳۲	۰	۰

سنہ ۱۸۶۱ء مین کالج کے منتہی طالبعلمون نے ایک مجلس مقرر کی تہی کہ اوسمین ہر پانزدہم روز جمع ہو کر مضامین علمی پر بحث وگفتگو کیا کرتے ہین علاوہ ترقی علم کے اس بحث سے یہہ بڑا فایدہ ہو گا کہ ہندوستانیون کا اکثر تلفظ خراب ہوتا ہے وہ درست ہو جاوے گا۔

سنسکرت کالج وچاندپول سکول

دو مدرسہ جات شہر مین اور ہین کہ اونمین بہی تحصیل علم کی بہت ترقی ہے سنسکرت کالج سنہ ۱۸۴۵ء سے مقرر ہے اوسمین مستعد پنڈت تیار ہو کر نکلتے ہین اور چاندپول سکول جے پور کالج کی ایک شاخ ہے کہ اوسی نواح کے طالبعلم فارسی وہندی پڑہتے ہین۔

سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء مین سنسکرت کالج مین ۲۰۸ - اور چاندپول سکول مین ۱۰۰ طالبعلم تہے

مدرسہ ٹہاکران

ابتدا مین یہہ مدرسہ بہی پنڈت شیودین کے زمانہ مین مقرر ہوا تہا مگر مثل کالج کے اوسمین بہی خاطر خواہ پڑہائی نہوئی اس مدرسے کے تقرر سے غرض خاص یہہ تہی کہ راجپوت لوگ جو راج کے سردار وجاگیردار ہین تحصیل علوم کر کے بمقتضاے ترقی زمانہ لیاقت حاصل کر کے راج کی عمدہ خدمتون کے لایق ہون مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ راجپوتون کو تحصیل علم کا کچہہ شوق نہین ہے بلکہ وے پڑہنے لکہنے مین اپنی کسر شان وہتک عزت سمجہتے ہین اور بہ پابندی دستور قدیم علم وہنر کے شغل سے ضد وتعصب رکہتے

ہین اونکا اعتقاد ہے کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور جو
امیر ہین اور اپنا پڑہنے لکہنے کا کام اور ون سے کراسکتے ہین اونکو تحصیل علم
مین محنت کرنا لاحاصل ہے چنانچہ انہین موجبات سے اس مدرسہ کو کچہہ
رونق نہوئی۔

سنہ ۱۸۶۷-۶۸ء مین باوجودیکہ مدرسہ کو مقرر ہوئے کئی سال کا عرصہ گذر گیا تہا
صرف تیرہ طالبعلم تہے ان مین سے آٹہہ لڑکے اہلکاران راج دیگر اقوام
کے تہے اور راجپوت صرف پانچ تہے دوسرے سال مین مہاراجہ صاحب
نے بنظر رفع اس ابتری کے کہ کسیقدر راجپوتون کی لاپروائی اور تعصب
سے اور کسیقدر سابق مدرسونکی غفلت و بدانتظامی سے تہی بندوبست
جدید کرکے سردارون کو اپنے اپنے اطفال کی تعلیم و تربیت کی تاکید کی اور
بابو ستارچندر سین مدرس سوم کالج کو اس مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر
کیا اوسوقت سے روز بروز تعداد طلبا زیادہ ہوتی گئی اور علم کی بہی
ترقی ہوئی۔

تعلیم سرداران سے متعلق یہ امر بہی قابل تحریر ہے کہ جس حالت مین راجپوتون کا
غرور مدرسہ مین آنے سے مانع تہا بعض سردارون نے تحصیل خانگی سے بہت
علم حاصل کیا ہے مثلاً ٹہاکر گوبند سنگہ خلف بلتنی ٹہاکر کہیمسنگہ مرحوم چومون والہ
نے نہ فقط فارسی ہندی مین بلکہ انگریزی مین بہی بہت اچہی استعداد
پیدا کی ہے انگریزی گفتگو مین اوسکی زبان بہت صاف و شایستہ ہے اسی
طرح ٹہاکر سمرتہہ سنگہ بگرو والہ بہت محنت سے پڑہتا ہے۔

اس مدرسہ مین طالب علمون کی تعداد حسب تفصیل ذیل رہی ہے

سنہ ۱۸۶۶و۶۶ء	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء
۱۳	۳۴	۶۰ ٹھاکر ۳۸ دیگر اقوام ۲۲	۵۶

زنانہ مدرسہ

یہہ مدرسہ بہی اگرچہ مدت سے مقرر ہے مگر سابق مین طریقہ تعلیم اچہا نہ تہا سنہ ۱۸۶۶ء تک صرف ۲۵ لڑکیان ہندی کی ابتدائی کتاب پڑہتی تہین سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب نے مسٹرس آرکلٹن صاحبہ کو کلکتہ سے طلب کر کے ہیڈ مسٹرس مقرر کیا اونہون نے اول ہی مدرسہ کو تین جماعتون مین تقسیم کیا اول جماعت مین پانچ لڑکیان ہندی بخوبی لکہہ پڑہ سکتی تہین اور دوم مین چہہ لڑکیان ہندی کی اول کتاب پڑہتی تہین ان دونون جماعتون کو جغرافیہ اور سوزنی کام بہی سکہایا جاتا تہا اور سوم جماعت مین مبتدی لڑکیان داخل تہین ابتدا مین اکثر لڑکیان شادی ہوتے ہی مدرسہ چہوڑ دیتی تہین اس سے بہت ہرج ہوتا تہا مسٹرس آرکلٹن صاحبہ کی محنت و کوشش سے اکثر لڑکیون نے نوشتخواند مین بہت مہارت پیدا کی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین ادن مین سے ایک جیلخانہ جےپور کی عورت قیدیون کو پڑہانے کیواسطے معلمہ مقرر ہوئی اور دوسری معزز اہلکاران راج کے گہرون مین پڑہانے کیواسطے جانے لگی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین مدرسہ مین آٹہہ جماعتین ہو گئین سات مین ہندی پڑہائی جاتی تہی اور ایک مین فارسی اردو اور پانچ لڑکیان

मिसट्रेस
[illegible]कलटन
हेडमिसट्रेस

چہ ہانے کے کام پر مقرر ہوئیں اور زر دوزی و سوزنی کام کی آمدنی جمع ہوئی اوس سے اون کی تنخواہ ملنے لگی سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء مین اگرچہ تعداد طلبار زیادہ ہوئی مگر دریافت ہوا کہ منجملہ ۱۲۸ لڑکیوں کے ۸۰ لڑکیاں افضل اقوام کی ہین تاہم حکام ریاست اور ٹہاکرون کی اس تعلیم کیطرف توجہ نہ پائی گئی یہہ مدرسہ صرف مہاراجہ صاحب کی دلی توجہ اور دستگیری سے جاری ہے ورنہ ہر فریق کے لوگون کو اوس سے تعصب اور مخالفت ہے جولائی سنہ ۱۸۷۴ء سے اس مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس مسٹرس [illegible] صاحبہ ہین اون کے اہتمام سے بہی مدرسہ مین ویسی ہی رونق و ترقی ہے اور اونکی ہمشیرہ بہی مدرسہ مین پڑہاتی ہین سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء مین اس مدرسہ کی چند شاخین اور مقرر ہوئین ایک ٹریننگ سکول اس غرض سے کہ اوس مین لڑکیاں علم حاصل کرکے بطور معلمہ مقرر ہوا کرین دوسرا اپر سکول کہ اوس مین دولتمندون کی لڑکیاں پڑہا کرین اسیطرح شہر مین دس شاخین مقرر ہوکر تعداد طلبار کہ سال گذشتہ مین صرف ۱۶۷ تہی یکبارگی ۵۶۴ ہو گئی اور سال تمام مین مبلغ [illegible] کہ فی طالبعلم [illegible] ہوتا ہے خرچ ہوا تعداد طلبار مدرسہ سنوات گذشتہ مین —

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ء	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء
۲۵	۳۵	۱۶۰	۱۵۵	۱۲۵

سنہ ۱۸۷۱و۷۲ء	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء
۱۲۰	۱۲۸	۱۶۷	۵۶۴

مدرسہ فنون

سنہ ۱۸۶۲ء مین بمقام کلکتہ سرچارلس ٹریولین صاحب نے مہاراجہ صاحب کو مدرسہ فنون مقرر کرنے کی صلاح دی تہی اور پہر ڈاکٹر ہنٹر صاحب متعلق مدرسہ فنون مدراس سے کہ لارڈ نیپیر صاحب کے ساتہہ ہندوستان کے ممالک مختلفہ کے فنون وکارخانہ جات کے حالات دریافت کرنے کے واسطے آئے تہے حسب خواہش ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جے پور مین آکر بعد معاینہ پیداوار اجناس صنعت پذیر قدرتی ملک وشہر وہنروری باشندگان کی بہت خوشی سے مہاراجہ صاحب کو ترقی فنون خصوص استعمال پیداوار معدنی پر جسکی بذریعہ فنون بہت ترقی ہوسکتی ہے متوجہہ کیا کہ مہاراجہ صاحب نے اونکی تحریک پر بدل توجہہ کی اور جون سنہ ۱۸۶۶ء مین مدرسہ فنون مقرر کیا ابتدا مین یہہ کام بادل محل مین ہوتا رہا کچہہ عرصہ بعد وسیع وعالیشان مکان مین کہ پنڈت شیودین کیواسطے تیار ہوا تہا منتقل ہوا اونہین ایام مین ڈاکٹر ڈی فیبک صاحب نے کہ ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق دیولی کی چہاونی مین تہے اتفاقاً جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب سے اس کارخانہ کے اہتمام کی درخواست کی کہ منظور ہوکر صاحب موصوف سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اوسی اثنا مین بدرپیشی ضرورت چہہ مہینے کی رخصت لیکر گئے اور پہر اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین واپس آکر کام شروع کیا اسوقت تک کارخانہ مین کوئی اچہا اوستاد نہ تہا اور نقشہ کہینچنے کا بالکل رواج نہ تہا اسواسطے اونہون نے اول نقشہ کہینچنے کی جماعت مقرر کی کہ وہ سب

सरचार्लस ट्रिविलयन

हन्टर

नेपयर

डिफ़बेक

देवली

پیشون مین کار آتا ہے اس جماعت مین تیرہ چودہ برس کے لڑکے بڑے
دایرہ اور عمدہ قوسین کہینچنا بہت جلد سیکہہ گئے۔

ہر راس سے دو استاد ایک آہنگری کا اور دوسرا ظروف گلی بنانے کا
بلائے گئے اور نجاری وچوب تراشی کے دو استاد سہارنپور سے طلب
کیے گئے سنگ تراشی کا کام جے پور مین نہایت عمدہ ہوتا ہے اسواسطے
اس کام کے اوستاد شہر مین سے نوکر رکہے گئے ان سب کامون کی تعلیم
اور علاوہ اون کے تصویرکشی عکس وقلمی وتیاری ظروف برنجی ورویین
وطمع برقی وسادہ کاری وکندہ وغیرہ فنون کی تعلیم شروع ہوئی اور
لوگون کے دلون مین شوق تکسیب فنون پیدا ہونے کے وقت تک شاگردون
کو بحسب حیثیت کار اجرت دینی تجویز ہوئی ہر ایک شاگرد اول دو مہینے تک
امتحاناً داخل رہتا تہا کچہہ تنخواہ نہین ملتی تہی بعد ازان اول درجہ مین مقرر
ہوکر ایک روپیہ ماہوار پاتا تہا اور دوم وسوم وچہارم درجون مین ترقی
کرنے پر ایک ایک روپیہ اضافہ تنخواہ ہوتا جاتا تہا مگر اس تجویز پر صرف اوسی
وقت تک عمل رہا جب تک لوگ فنون کی قدر کرکے لڑکون کو سیکہنے کیواسطے
داخل کرانے لگے۔

اسی مدرسہ کے ایک مکان مین کتب خانہ تہا کہ اوس مین علاوہ سنسکرت
کتابون کے جو پیشتر سے تہین مہاراجہ صاحب نے مختلف علوم وفنون
وزبانون کی چہہ ہزار جلدین انگلستان سے منگاکر شایقین کے مطالعہ و
فایدہ کے واسطے رکہوائی تہین اور ہفتہ مین دو مرتبہ ڈاکٹر ویلنٹین صاحب

علوم طبی وطبعی پر اور کپتان جیکب صاحب جنرل نقیل پر لیکچر یعنی تقریر دیا کرتے
تھے اور شہر کے شریف لوگ اور مدرسہ کے منتہی طالبعلم اور خود مہاراجہ
صاحب سماعت کیواسطے آیا کرتے تھے —

سنہ ۱۸۶۹ء مین بظہور اس خرابی کے کہ مدراس کے اوستاد اس ملک کی
زبان نہین جانتے ہین اور شاگردون کو اونکا بیان سمجھنے مین بڑی دقت
ہوتی ہے چند اوستاد دیگر دہلی ولکھنؤ وکانپور کے طلب ہوکر مقرر کیے گئے
سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے مدرسہ کی کارروائی کی رپورٹ
لکھی وہ نقل کیجاتی ہے اگرچہ اجرا کار مین انواع مشکلات پیش آئین مگر
اونہون نے اپنی کوشش وپیروی سے کارخانہ کو جاری رکھکر قلیل عرصہ
مین بہت رونق دی ڈاکٹر صاحب سے متعلق صرف اس مدرسہ کا کام نہی تھا
بلکہ اوس زمانہ مین جو تعمیرات مفید عام تیار ہوئین کل کی تجویز ونقشہ جات
مین اون سے صلاح لی گئی ایسے وضعدار وصنعت نما شہر مین اس لیاقت
وصنعت کے آدمی کا ہونا غنیمت بلکہ ضرور تھا کیونکہ اگر وہ نہوتے تو زمانہ
سلف کی آرایش وصنعت کے مقابلہ مین اس زمانہ کی کاریگری باوصف اس
ترقی علوم وفنون کے بہت بدنما معلوم ہوتی —

رپورٹ ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ فنون

جماعت نقاشی نے اس سال مین بہت ترقی کی ہے اوسمین بیس طالب علم
ہین کہ اپنی خوشی سے داخل ہوئے ہین ان طلبا مین سے اکثر مہاراجہ

صاحب کے محل کے مقامات کی آرایش و نقاشی مین مصروف رہتے ہین
اسطرح اوسکا فن ابتدا سے ہی کارآمد ہوا ہے اور اون کے ہاتھ مین ایسی
صفائی ہے کہ مہاراجہ صاحب اور دیگر اشخاص جنہون نے دیکھا ہے مداح
ہین البتہ اونکو نقشہ جدید تجویز کرنے کی قابلیت نہین ہے کہ مدت تک عمدہ
تعلیمون پر مشق کرنے سے ہوتی ہے مگر جو تجویز بتلائی جاوے اوسکو بعض
نقاش ایسی عمدگی سے بجالاتے ہین کہ ہر ایک نقاش سے نہوسکے۔
عمارتی و علمی نقاشی مین بہی بہت ترقی ہوئی ہے اور شہر مین اوس کے
فواید ظہور پذیر ہوئے ہین یقین ہے کہ کاریگران مدرسہ کے مقابلہ سے
شہر کے معمار و نجار بہی زیادہ صفائی سے کام کرینگے زمانہ سلف مین اون
لوگون کو یہہ فنون بہت حاصل تہے مگر اب علمی نقاشی نجاننے سے اون کی
صنعت مین بہت فرق آگیا ہے اس نظر سے علمی نقاشی کیواسطے ایک علیحدہ
جماعت مقرر ہوئی ہے کہ ہر فریق کے لوگ اوسمین کام سیکہین۔
آہنگری مین کام کی کثرت ہے اس سبب سے عملہ زیادہ ہوگیا ہے کام بہت
عمدہ ہوتا ہے مگر صرف کوفت کے لوہے کا ڈہلا ہوا لوہا استعمال مین نہین
آتا ہے۔
نجاری و درودگری مین کام زیادہ ہوا ہے اور ایک سال مین نجار انتیس سے
کے بائیس ہوگئے ہین اور اس سے بہی زیادہ ہونے کی ضرورت ہے اکثر لڑکے
جنہون نے مدرسہ مین اکر آلات کو ہاتھ لگایا ہے اچہے کاریگرونکا مقابلہ کرتے ہین
چوب کنی کے کام مین اوجہا فروتی کام نجاری و درودگری نے کمی ہوئی۔

سنگتراشی کا کام جسقدر کاریگران موجودہ مدرسہ سے ہونا ممکن تہا اوس سے زیادہ آیا اسواسطے بذریعہ ٹہیکہ کارخانہ سے باہر شہر مین کرایا گیا جیپور کی سنگتراشی کی صنعت ہمیشہ سے مشہور ہے اسواسطے بجاے اوسکی ترقی کے نقاشی علمی کہ تجویز نقشہ جات مین کارآمد ہوتی ہے زیادہ سکہائی گئی ہے۔

خیرادی اوستادنے انگریزی خیراد کے استعمال مین کمال حاصل کیا ہے اور آہنی وبرنجی وسی وچوبین ودندان فیل کی اشیا پر کام ہوتا ہے۔

جواہر خراشی کا اوستاد نہایت لیئق آدمی ہے چستی دست وصفائی کار مین وہ عمدہ ترین انگریز کاریگرون کا ہمسر ہے طبیعت کے شوق اور ذہن کی تیزی سے اوسنے اکثر ایسے عمل سیکہے ہین کہ اس کام سے متعلق نہین ہین اوسکے صاحب پرنسپل کو بہت مدد ملتی ہے حال مین جلا دینے کے کام پر بہت توجہ کی ہے۔

ساخت ظروف گلی مین بہٹی تیار نہونے سے ہرج رہا ہے مگر جب تیار ہوجاوے گی یقین ہے کہ جےپور مین ایسے سنگین وچینی ظروف تیار ہونگے جیسے ہندوستان مین اور کہین نہین ہوسکتے ہین اسی سے متعلق گلی سانچون مین ڈہالنے کا کام ہے اس فن کے طالبعلم بہت عمدہ کام کرتے ہین اور اونکی لیاقت سے امید ہوتی ہے کہ اونمین سے ایک کو اوستاد کرکے علیحدہ جماعت مقرر ہوگی۔

جلد سازی سے بہت فایدہ ہے اور نہایت عمدہ کام ہوتا ہے۔

کیمسٹری یعنی ترکیبات عملی وامتحانی کی جماعت شکست ہوگئی ہے مگر علم ترکیبات سے عوام کو بہت فایدہ ہے اور لوگون کو اوسکا بہت شوق

केमिसटर

نے صاحب پرنسپل نے تجویز کیا ہے کہ اوسپر لیکچر دیا کرین ۔
سلاح سنگین کے قواعد عام تو بخوبی سیکھہ لیے ہین مگر تا وقتیکہ نقاشون کی
جماعت خوش نویسی مین لیاقت کامل پیدا نکرلے تب تک سادہ کام ہوتا ہے۔
مطبع حروف شیشہ اسی سال مین جاری ہوا ہے اور ہنرمند پرنسٹر نوکر رکھا
گیا ہے اسمین شک نہین کہ اس مطبع سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے ۔
ملمع گری کی تعلیم بہی اسی سال مین شروع ہوئی ہے اس سے مدرسہ کو
بہت رونق اور فایدہ ہونے کی امید ہے مصوری عکس اکثر طالبعلم سیکہتے
ہین اون مین سوزیر راج کا لڑکا اور چند دیگر شریف ہین ابتک اونہون
نے صرف ابتدائی کام سیکہا ہے مگر جس کام سے اون کے دلون مین تحقیقات
علمی کی خواہش پیدا ہو اوسمین مشغول رہنا بہت پسندیدہ و غنیمت ہے ۔
زردوزی کی جماعت خاص مہاراجہ صاحب کے حکم سے جاری ہوئی تہی
اور ایک شخص بڑا مشتاق و شیرفن بنارس کا اوستاد ہے کہ خوبصورت فن کے
شاگردون کے سکہانے کی لیاقت رکہتا ہے ۔
الغرض باوصف انواع مشکلات کے جو ہندوستانی ریاست مین مدرسہ
فنون کے اجرا مین واقع ہین دولتمندونکا قدیم تعصب بجانب فنون محنت طلب
فسخ کرنیکے واسطے بہت تدبیرین عمل مین آئین اور تعلیم کیواسطے عجیب و غریب سامان
اور قدیم و جدید فنون کی عمدہ نظیرین بہم پہونچائی گئین ۔
صاحب پرنسپل نے مدعاء مطلوبہ کے حصول کے شوق سے ہمیشہ مد نظر رکہا ہے
کہ اس مدرسہ کا مقصود اعظم یہہ ہو کہ لوگون کے تمیز کو شایستگی ہو شوق

محنت پیدا ہوا ور علم کا اضافہ ہو۔ اگرچہ فی الجملہ مصارف کو دیکھتے ہوئے
عوام کو اس مدرسہ کا خرچ فضول معلوم ہوگا مگر بلحاظ محنت پسندی و آسودگی
باشندگان کے فائدہ کثیر حاصل ہوگا صاحب پرنسپل نے لکھا ہے کہ جب میری
کوشش سے ایسے فواید حاصل ہوتے ہین تو اگر اس مدرسہ سے غیر مکمل
حالت مین میری علیحدگی ہوجاوے تو نہایت رنج و افسوس ہوگا اور مین اپنی
تعریف نہین لکہتا ہون مگر واقعی یہہ ہے کہ میرے علیحدہ ہونے پر مدرسہ
بالکل ابتر بلکہ شکست ہوجاویگا اوسکی بہبودی و ترقی کا جسقدر مجھکو دلی
فکر ہے دوسرے شخص کو کہ اوسکے حال سے واقفیت نہین رکہتا ہی ہرگز
نہوگا اور اوسکو سپرد کرنے سے بجز اسکے کہ بالکل خراب ہوجاوے اور
کچھہ نتیجہ حاصل نہوگا۔

اپنی علیحدگی کے نتایج بد کے اظہار سے زیادہ مین اور کچھہ نہین کرسکتا
ہون اور مترصد ہون کہ مہاراجہ صاحب جنکی فیاضی باتفاق خواہش
رضاجوئی سرکار انگریزی ترقی عافیت خلایق کے ایسے مستحسن کامونمین
ہمیشہ مستعد ہے اس مدرسہ کو کہ موجب ترقی علم و اخلاق ہے خبرگیری
کامل سے محفوظ رکھینگے۔

فهرست اوستادان و شاگردان مدرسه فنون

نمبر	نام پیشه	سنه ۱۸۶۶ع		سنه ۱۸۷۱ع	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱	آهنگران	۳	۶	۸	۷
۲	نجاری و درودگر	۲	۸	۹	۱۳
۳	چوب کن	۲	۱۹	۱	۳
۴	سنگتراش	۲	۴	۱	۶
۵	خرادی	۱	۳	۱	۵
۶	جواهر خراشی	۱	۸	۲	۳
۷	ساخت ظروف گلی	۱	۲۱	۱	۱۱
۸	جلدساز	۱	۳	۱	۳
۹	ترکیبات عملی و امتحانی	۱	۴	۰	۰
۱۰	مطبع سنگین	۲	۳	۱	۲
۱۱	مطبع حروف شیشه	۰	۰	۱	۴

نمبر	نام پیشہ	سنہ ۱۸۷۰ع		سنہ ۱۸۷۱ع	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱۲	لمع ساز	۰	۰	۲	۱
۱۳	چوب تراش	۰	۰	۰	۲
۱۴	مصوری عکس	۰	۰	۰	غیر معین
۱۵	زردوزی	۰	۰	۲	۴

سنہ ۱۸۸۰ع کی رپورٹ مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے لکھا کہ سب سے زیادہ
ترقی نقاشی مین ہوئی ہے ابتدا مین اوس مین صرف چند معمار و نجارون
کے لڑکے تھے اب ۲۱ طالبعلم ہر قوم کے ہین اور اون کے سواے
غیر لوگ کام سیکھنے کیواسطے آئے ہین اس ترقی کی دلیل یہہ ہے کہ نقشہ جات
ہسپتال جنرل ہوسپٹل باغ سرکاری تالابہاے آرایش فوارہ و دیگر تعمیرات
محل کے تیار ہوئے ہین مدرسہ کیواسطے روپیہ ملنے مین بڑی مشکل ہوتی
ہے ابتدا مین ہر ایک رقم کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے علیحدہ
ہوتی تھی مگر اب کل مصارف مع تنخواہ پرنسپل کے تعداد پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ مقرر ہو گئی ہے حسب درخواست ڈاکٹر ڈفیبک صاحب دربارنے
مسٹر سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ آکولہ کو اسسٹنٹ پرنسپل مقرر کرنے
کے واسطے طلب کیا ہے ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے نقشہ جات وغیرہ تیار کرکے
کپتان جیکب صاحب کو تعمیرات مین بہت مدد دی ہے اور ان دونون صاحبون
کے اتفاق سے ریاست کو بہت فایدہ ہوا ہے۔

بموجب رزولیوشن گورنمنٹ صیغہ مال نمبری ۴۰۹۱۰ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۸۸۱ع
ڈاکٹر ڈفیبک صاحب کا مدرسہ فنون سے بتاریخ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ع علاقہ
ہو تا منظور ہو کر مہاراجہ صاحب نے جون گذشتہ سے مسٹر
سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول آکولہ کو طلب کیا تھا ۳۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ع
کو مسٹر سکورجی صاحب نے سے پور پہونچکر ۳۰۔ ماہ مذکور کو ڈاکٹر ڈفیبک
صاحب سے کام لیا سابق مین اس مدرسے کا خرچ بہت ہوا تھا اور راج

شکایت تہی اب وہ معاملہ زیر تجویز ہے اور حساب درست ہوتے ہین واسطے انتظام آیندہ کے دربارے صاف ہدایت کردی ہے کہ مصارف حد منظوری کے اندر رہا کرین اور پندرہ ہزار سالانہ سے زیادہ خرچ نہوا کرے کونسل سے مسٹر سکورجی صاحب کو ہدایت ہوئی کہ عملہ و دیگر مدات مصارف کا انتظام کرین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی۔

انتظام مدرسہ مین مقدم تبدل یہہ ہوئے ہین اول مسٹر سکورجی صاحب کے نزدیک میعاد تعلیم طلباء دو برس کم ہوئی اسواسطے اونہون نے زیادہ کردی ہے دوم طلباء کو کسیقدر پڑہنا لکہنا اور حساب بہی سکہایا جاوے مگر بسبب تخفیف خرچ کے اس تجویز کا عملدرآمد مشکل ہے مگر پرنسل صاحب نے اپنا کسیقدر وقت اس کام مین صرف کرنا منظور کیا ہے ابتک طلباء مدرسہ ہندی اُردو حساب بہت کم جانتے ہین اس سبب سے ترقی فنون مین بہت ہرج ہے۔

مسٹر سکورجی صاحب لکہتے ہین کہ مارچ گذشتہ کے مناظرہ گاہ فنون مین بمقام کلکتہ دو طالبعلمون نے پچاس پچاس روپیہ کے انعام کے سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہین کلکتہ کے مناظرہ گاہ مین جانے سے طلباء کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور انواع واقسام کی نئی چیزین دیکہنے سے بڑا تجربہ ہوتا ہے ۷۳-۱۸۷۲ء مین صہ خرچ ہوا کہ فی طالبعلم ما ہوتا ہے مگر اب احکام جاری ہوئے ہین اونکے بموجب ان مصارف مین کمی ہوگی یقین ہے جب مہاراجہ صاحب کو مدرسہ کی رونق و ترقی کا حال معلوم ہوگا زر منظوری مین اضافہ کردینگے۔

خرچ کی کمی سے عملہ مین تخفیف ہوئی اس سے خوف تہا کہ مدرسہ کے فوائد
مین کمی واقع ہوگی مگر باوصف تخفیف مدرسہ کے پسندیدگی عوام و فوائد
مین کچہہ کمی تجاوزہ نہین ہوئی ہے بلکہ تعداد طلبا مین اضافہ ہوا ہے
سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء مین کاریگر و شاگرد ۱۰۴ ہوگئے پرنسپل صاحب نے لکہا کہ باوصف
قلت سامان نوشتخواند و حساب مین بہی کہ اونکی بہت ضرورت تہی ترقی
ہوئی ہے اور دربار کو اوسکے فواید عملی باور کرادینگے اور اس ذریعے سے
اونکی تعلیم کی غرض سے خرچ کی حد کو موقوف کرینگے۔

مدرسہ کا قرضہ جس کی تحقیقات کے واسطے اگست مین کمیٹی مقرر ہوئی
تہی اور پرنسپل صاحب سابق کا حساب دیکہتے تہے بتدریج ادا ہوتا
جاتا ہے۔

دسمبر سنہ ۱۸۷۲ء مین مسٹر سکورجی صاحب اپنے عہدہ پروفیسری
سول انجنیرنگ کالج پونا کو چلے گئے مدرسہ مین تنزل ہوتا ہے ملازمان
راج مین سے کوئی اس عہدہ کے لایق متصور نہو کر اوس کی خبرگیری
خود مدرسہ کے ذمہ رہی ہے اب وہ صرف ایک کارخانہ رہجاویگا۔

سنہ ۷۴-۱۸۷۳ء مین مسٹر سکورجی صاحب کی جگہہ پر ہندوستانی پرنسپل مقرر
ہوا اگرچہ اوسکی ابتری و خرابی کا انسداد ہوگیا ہے مگر تاوقتیکہ تجربہ کار
کامل و ہوشیار آدمی اس کام پر مقرر نہو جس فایدہ کیواسطے تجویز ہوا تہا
وہ حاصل نہوگا۔

میڈیکل سکول

प्रोफेसरी
सिविल इंजिनियरिंग
कालिज पुना

سنہ ۱۸۹۱ع مین جو یورپین میڈیکل سکول یعنی مدرسہ طب انگریزی مقرر
ہوا تھا کہ اوسوقت سے باہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن رہا اس
مدرسہ کی شکستگی مین سنہ ۱۸۶۹ع سے بحث ہورہی تھی ڈاکٹر بر صاحب کی
رپورٹ پر گورنمنٹ ہندوستان سے نسبت بعض مراتب کے لحاظ ہوکر
مہاراجہ صاحب کی راے طلب ہوئی اون مین مقدم یہہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب
نے خرچ تعلیم فی طالب العلم پانچ سو روپیہ لکہا تھا کرنل ایڈن صاحب مرحوم کی
تجویز ہوئی کہ بجاے اس خرچ گران کے اگر مہاراجہ صاحب چند لڑکون کو
مدرسہ طبی کلکتہ مین بہیجا کرین تو نہ فقط اونکی تعلیم مین کفایت ہوگی بلکہ جسقدر
یہان قلت سامان سے کم ہوتی ہے اوس سے بہت زیادہ تعلیم ہوگی کل حال
مہاراجہ صاحب سے مفصل کہا گیا اسپر مہاراجہ صاحب نے سعی مین ناکامیابی
سکول کو قبول کرکے میڈیکل کالج کلکتہ سے متمتع ہونا پسند کیا اور ڈاکٹر لاوریٹ
صاحب پرنسپل کو لکہا گیا اونہون نے اس تجویز کو ناپسند کرکے گورنمنٹ کو رپورٹ
کی اور وہان سے انسپکٹر جنرل اسپتال ممالک مغربی و شمالی کو لکہا گیا او
اخیر مین مہاراجہ صاحب سے دو سوال ہوئے اول یا تو باضافہ عملہ و سامان
سکول کو بڑہاکر اوس سے فایدہ حاصل کیا جاوے دوم یا اس سکول کو
شکست کرکے طالبعلمون کو آگرہ یا کلکتہ کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مہاراجہ
صاحب نے دوسری تجویز کو پسند کیا کہ اگرچہ ہمکو ابتدا سے یہی منظور تہا
مگر جب سے ڈاکٹر مرے صاحب نے اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۱۲
اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ع مین اس مدرسہ کے نقص لکہے ہین تب سے نہ فقط انتظار سابق

مستقل ہو گیا تھا بالکہ تدبیرات مرقومہ گورنمنٹ کا فکر رہتا تھا مہاراجہ صاحب کی تجویز گورنمنٹ سے منظور ہوئی اور یکم مارچ سنہ ۱۸۶۸ع سے میڈیکل سکول ٹوٹ گیا۔

بلحاظ بعد مسافت کلکتہ کے اسقدر فاصلہ پر وطن سے دور جہان آب و ہوائے وطرز و اطوار خلائق بالکل مختلف تین برس تک پڑہنے مین بڑی مشکل تھی مہاراجہ صاحب نے آگرہ کو پسند کیا اور ڈاکٹر پلیفر صاحب پرنسل کے پاس طلبا مدرسہ سابق جے پور بھیجے گئے۔

مدارس مفصلات

پیشتر بھی لکھا گیا ہے کہ باوجودیکہ شہر جے پور مین تعلیم و تربیت خلائق کے ایسے عمدہ سامان مہیا کئے گئے ہین علاقہ راج مین ترقی رعایا کا کوئی باضابطہ و یکسان سررشتہ نہین ہے سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ع مین مجملاً دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے قصبات و دیہات مین ۱۷۰ مدارس مقرر کئے ہین اور ان مین ۲۰۲۲ طالبعلم پڑہتے ہین اور سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع کی رپورٹ سے واضح ہے کہ ٹہاکر گوبند سنگہ چوموں والہ نے کہ خود بھی نہایت مستعد و لیق ہے چوموں مین مدرسہ مقرر کیا ہے اسمین ۶۵ طالبعلم پڑہتے ہین اور بساؤ مین ایک ساہوکار نے انگریزی و ہندی کے مدرسہ کا مکان تعمیر کرایا ہے اور راج سے اوسکی امداد کا اقرار ہوا ہے سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین مفصلات مین مدرسجات مقامات مندرجہ ذیل پر تھے۔

نام مقام	مدرسه فارسی	مدرسه ہندی	میزان	تعداد طلبا
ہنڈون	یک	یک	دو	۸۲
سوائی مادہوپور	یک	یک	دو	۴۰
چاٹسو	یک	یک	دو	۴۹
ٹوائی	یک	۰	یک	۴۷
ملارنہ	۰	یک	یک	۳۴
دوسہ	یک	۰	یک	۱۴
بسوہ	یک	۰	یک	۲۵
بیراٹھ	یک	۰	یک	۲۲
پراگپورہ	یک	۰	یک	۱۲
رانگڈہ	یک	یک	دو	۱۸
سانبھر	یک	۰	یک	۱۵
سری مادہوپور	۰	یک	یک	۱۴
کوٹ بناوڑ	یک	۰	یک	۱۵
ٹوڈہ رائسنگہ	۰	یک	یک	۱۵
سانگانیر	یک	یک	دو	۵۷

اجرا ان جملہ قصباتی و دیہاتی مدارس کے تقرر کا حال وقتاً فوقتاً
معلوم ہوا اگر کوئی باضابطہ کاغذ جس سے صحیح تعداد مدارس وطلبا و حال
انتظام و تنخواہ و طرز تعلیم واضح ہو دیکھنے مین نہ آیا۔

سررشتہ تعمیرات

سڑکین راج جے پور مین سب سے بڑی سڑک بلکہ سررشتہ تعمیرات
مین مقدم کام آگرہ و اجمیر کی سڑک ہے کہ جے پور سے مشرق مین سرحد
بھرت پور ۷۰ میل اور مغرب مین سرحد کشن گڈہ تک ۵۴ میل کل ۱۲۴
میل کے طول مین واقع ہے۔

سنہ ۶۷-۱۸۶۶ع مین یہہ سڑک مشرق کیطرف بجز ایکمیل ملحق السوانہ راج بھرتپور
کے کل تیار ہوگئی تھی اور مغرب کیطرف ۲۲ میل پر پشتہ خام اور ۲۴ میل
تک پختہ گول تیار ہوگیا تہا پشتہ خام کا عرض سب جگہہ یکسان ۳۶ فیٹ ہے
مگر گولہ کا عرض مشرقی حصہ مین ۱۶ فیٹ اور مغربی مین ۱۴ میل بگرو تک ۱۴
فیٹ اور وہان سے سرحد کشن گڈہ تک ۱۲ فیٹ ہے پشتہ کی بلندی سطح
زمین سے ڈہائی فیٹ ہے اور چار چار انچ کی دو تہ مین کل آٹہہ انچ کنکر ڈالا
گیا ہے مشرقی حصہ مین ۹۵ پل اور موریان تجویز ہوئی تہین اور کل سڑک
کی تیاری مین اوسوقت تک پانچ لاکہہ روپیہ خرچ ہوا تہا۔

سنہ ۶۹-۱۸۶۸ع مین سرحد بھرت پور تک بالکل اور مغرب کیطرف دودو تک تیار
ہوکر آگرہ سے اجمیر کو ۱۹۵ میل اس تفصیل سے علاقہ انگریزی و راج بھرتپور

۷۰ میل راج جےپور ۱۲۵ میل جاری ہوگئی آگرہ وجےپور کے درمیان سرکاری ڈاک میل کارٹ مین آنے جانے لگے اور میل وادنٹون کی ڈاک بہی چلنے لگین اور خام پختہ سرحد کشنگڈہ تک تیار ہوگیا ۔

سنہ ۱۸۶۹ع مین کل سڑک پختہ وخام تیار ہوگئی صرف پل وموریان تیار ہوتی رہین طرفین کو درخت لگائے گئے میل کے پتھر لگائے گئے اور آٹھ منزل مکانات ڈاک بنگلہ آسایش مسافرین کیواسطے تعمیر کرائے گئے ۔

سنہ ۱۸۷۰ع مین سڑک ہمہ جہت تمام وکمال تیار ہوگئی اوسکے ذریعہ سے ہزارہا قحط زدون کی پرورش ہوئی اور ممالک مغربی وشمالی سے اجمیر ومارواڑ ومغربی راجپوتانہ کیواسطے بہرتی غلہ مین بہت کارآمد ہوئی مگر کثرت آمدورفت سے اکثر مقامات پر ٹوٹ کر پندرہ میل مرمت طلب ہوگئی کہ اوسکو درست کیاگیا اور بعد ازان ہرسال بحسب ضرورت متواتر مرمت ہوکر ہرطرح سے آراستہ وتیار رکہی گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۹۳ع مین ۲۳ میل پر از سرنو کنکر کٹہ مین ہ مالیت ... خرچ ہوا اور اسیطرح ہرسال ہوتا ہے چونکہ اس سڑک کی وقت سے تیاری سڑک ریل راجپوتانہ کی تجویز درپیش تہی اور یہہ ہی معلوم تہا کہ ریل کی سڑک جاری ہونے پر اس سڑک پر آمدورفت بہت کم رہیگی اسواسطے علاقہ راج مین بڑی ندیون پر پل باندہنے کی تجویز موقوف رہی مگر اونمین سے صرف دو ندیان ایک ڈہونڈ بمقام موضع کانوتہ اور دوسری بانڈی بمقام ناسروہ جب جاری ہوتے ہین آمدورفت بند ہوجاتی ہے اسواسطے اونکا سنگین پٹیون کا فرش تیار ہونا تجویز ہوا اور مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ

ढूंढ
कानोता
बांडी
नासरदा

اس سڑک پر ہندوستانی مسافرون کی آسایش کے واسطے مناسب فاصلون پر سرائے اور اون سے ملحق محافظان سڑک کی چوکیان تیار کرادین مگر اسی سبب سے یہہ تجویز بہی التوا مین رہی۔

دوسری سڑک جےپور سے ۲۲ میل مغرب مین موضع چھوٹاپول سے کہ جگہ دسی ۵ میل مغرب مین ہے سانبہر تک کہ بیس میل کا فاصلہ ہے تیار کی گئی ہے اس سڑک سے تجارت نمک کی کہ سابق مین صرف بیل اور اونٹون پر نمک جاتا تہا بہت آسان ہوگئی تہی سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین اس سڑک کی تیاری کے ذریعہ سے محتاجان قحط کی بہت پرورش ہوئی تخمیناً باسٹھہ ہزار روپیہ اس سڑک مین خرچ ہوا ہے مگر سنہ ۱۸۷۰ء سے اسوجہہ سے کہ سانبہر کا سرکار انگریزی نے ٹہکے لیا اور اوس سے چند سال بعد سانبہر کو ریل کی سڑک جاری ہوگئی اس سڑک کی مرمت پر راج کی توجہہ نہین رہی اور نہ اوسکی مرمت کی چندان ضرورت رہی۔

تیسری سڑک جیپور و ٹونک

جےپور و ٹونک کے درمیان آمدرفت آسان کرنے کی بہت ضرورت تہی اکثر مقامات پر ریتہ کی کثرت سے اور بعض پر دیگر بوجہات مخصوص الموقع سے گاڑیون کی آمدرفت مین بہت تکلیف ہوتی تہی اسواسطے ۳۰ فیٹ عریض اور ۱۲ فیٹ کے گول کی سڑک تیار کرنا تجویز ہوا اور اس نظر سے کہ برسات مین بخوبی منجمد ہوجاوے پشتہ خام سنہ ۱۸۷۱ء مین قبل برسات تیار کرایا گیا اور بنظر کفایت خرچ یہہ بہی قرار پایا کہ اس سڑک پر دون

کے پل نہ بنائے جاوین صرف فرش او تار دئے جاوین سنہ ۶۳ و ۱۸۶۲ع مین
کام بدستور جاری رہا اور حسب درخواست نواب صاحب ٹونک مہاراجہ
صاحب نے علاقہ ٹونک کی سڑک کا بندوبست کرنے کی بہی کپتان جیکب صاحب
کو اجازت دی کپتان جیکب صاحب بنظر فواید عام تجارت کے اس سڑک
کا کوٹہ و بوندی تک تیار ہونا مناسب سمجھتے ہین اور صاحب ایجنٹ کی بہی یہی
راے ہے سنہ ۶۴ و ۱۸۶۳ع مین خام پشتہ بالکل تیار ہوگیا اور کنکر بہی فراہم کیا
گیا کوٹائی و تعمیر پختہ کا کام شروع ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع مین ۲۴ میل سڑک واقع
علاقہ جے پور بالکل تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ مین روپیہ نہ ملنے کے
سبب سے مدت تک کام بند رہا اس حال کی اطلاع صاحب پولٹیکل ایجنٹ
ہاڑوتی کو بہی دی گئی یہہ امر اول قرار پاگیا تہا کہ بشرط تیار ہونے علاقہ
ٹونک کے جے پور مین تیار کرائی جاویگی اب جے پور نے تیار کرادی ہے اور
ظاہر ہے کہ تا وقتیکہ ٹونک کیطرف سے تیار نہو اسمین جو روپیہ لگا ہے برباد
ہوجاوے گا سنہ ۶۵ و ۱۸۶۴ع مین علاقہ جے پور کی کل سڑک کہ طول مین ۲۴
میل ہے فی میل [illegible] کے خرچ سے تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ
کی کہ طول مین پندرہ میل ہے اور سڑک علاقہ جے پور کے ساتہہ شروع
ہوئی تہی روپیہ کی قلت سے نصف بہی تیار نہوئی کپتان جیکب صاحب نے
رنجیدہ ہوکر لکہا کہ اگر جلد روپیہ نہ وصول ہوگا تو مجبور کام بند کیا جاوے گا
اور عوام الناس کو کمال تکلیف ہوگی۔

چوتہے جب سے راجپوتانہ ریل کی تیاری کی تجویز ہوئی ہے مہاراجہ صاحب

ریل کے سٹیشنون سے شہرون وقصبون کو سڑکین بطور شاخ کے تیار کرانا
ضرور ہے چنانچہ اول ایک سڑک سٹیشن منڈا ورسے جیورہ وہنڈون ہوکر
چھرولی کو تجویز ہوئی علاقہ جے پور مین یہہ سڑک ۹۴ میل ہے تاجرون و
مسافرون کے حق مین بہت مفید ہوگی اور اس ملک کی کل آمدرفت بجائے
علاقہ بھرت پور و فتح پور سیکری کے اس سڑک سے ہوگی تخمیناً لاگت بقدر
دو لاکھ بہتّر ہزار منظور ہوا ہے سنہ ۱۸۹۵ع مین گیارہ میل پر پشتہ خام
اور فراہمی کنکر کا کام ہوگیا اور نالون اور ندیون کیواسطے پل و موریونکا
مصالحہ فراہم کیا گیا سنہ ۱۸۹۶ع مین چودہ میل پر کنکر کُٹ بہت تیار ہوگئی
اور اکثر پل و موریان تیار ہوگئین –
پانچوین سنہ ۱۸۹۷ع مین قصبہ سانگانیر سے سٹیشن ریل ۲۰ میل سڑک پختہ
تیار ہوگئی با وصف انواع مشکلات کے علاقہ جے پور مین تیاری سڑک کا کام
بہت عجلت سے ہوتا ہے ابتدا مین مقدم مشکلات مندرجہ ذیل ہین البتہ اقتضائے
مدت اور ربط وضبط باہمی باشندگان ملک اور ملازمان سررشتہ سڑک کی رفع ہوگئی ہین
جس کام مین زمین دینی ہوتی ہے او سپر ہندوستانی ریاستون مین اول سے ہی
لیس وپیش ہوتا ہے –
تیاری سڑک کو اکثر لوگ ضبطی ملک کی ابتدائی تدبیر سمجھتے ہین اور اوسمین خلل اندازی
کی غرض سے بہم رسانی مزدور و مصالحہ سے انکار کرکے راج مین دروغ و
بے اصل نالشات کرتے تھے –
ثانیاً کہ لوگ کہتے تھے کہ گاڑیان و مزدور دینے مین ہماری زراعت کا نقصان ہوتا ہے

ان مشکلات مین مہاراجہ صاحب کا کچہہ قصور نہ تہا اور نہ دربار سے ان امور کا کچہہ تعلق تہا اکثر خود غرض لوگ ہارج ہوتے تہے مہاراجہ صاحب کو اطلاع ہوتی تہی اوسکا فوراً انسداد ہوجاتا تہا۔

مہاراجہ صاحب کو بابت ان سڑکون کے جو اون کے علاقہ مین تیار ہوئی ہین سرکار انگریزی سے بیس روپیہ فیصدی خرچ جو ہندوستانی ریاستون کو ملتا ہے سرکار انگریزی سے ملا ہے۔

تعمیرات آبپاشی

اس قسم کی تعمیرات پر راج کی توجہ سنہ ۱۸۶۹ء سے ہوئی ہے شہر سے پانچ میل شمال مین موضع آکہیڑہ ہے وہان کے بند معروف ہاوساگر سے نہرون کے ذریعہ سے سات میل تک پانی پہونچا گیا اور اوس بند مین ہرباڑہ کے نالہ سے پانی زیادہ کیا گیا ہرباڑہ کا گہاٹ کہ مہاراجہ جے سنگہ صاحب کے عہد مین بعرصہ ڈیڑہ سو سال تیار ہوا تہا ۱۵۰۰ فیٹ طول مین اور ۲۰ عمیق ہے اس بند سے بہت سیرابی ہوتی ہے اس بند سے ایک میل مشرق مین ایک اور جہیل ہے اوسکا بہی پختہ وخام پشتہ

طول ۳۰۰ فیٹ - عرض ۲۰ فیٹ - ارتفاع ۵ فیٹ -

باندہا گیا ابتدا مین یہہ کام صرف آبپاشی کی نظر سے کرایا گیا تہا مگر اوس سے چہہ مہینے تک قحط زدون کی بہی پرورش ہوئی۔

شہر سے ایک میل شمال مین مان ساگر تالاب ہے اوسکو بہی آبپاشی کیواسطے

पारखेड़ा
पावसागर
हरपाड़ा
मानसाग

نाहरगढ़ तालकटोरा

مستعمل کیا گیا اور ناہر گڈھ کے پہاڑ کا پانی تال کٹورہ تالاب واقع شہر
مین پہونچایا گیا۔

سنہ ۱۸۹۷ع مین جے پور سے شمال مشرق مین بفاصلہ ۱۵ میل جہان بان گنگا
ندی مین کل ۲۰۰ مربع میل رقبہ کے بارش کا پانی تین سو فیٹ عریض ناکہ
مین ہوکر ۱۰۵ فیٹ کی بلندی پر ۵۰۰ فیٹ عریض ہو گیا ہے بند باندھنے
کی تجویز ہوئی ندی کی تہ پہاڑی ہونے کی وجہ سے اس مقام پر بند تعمیر
کرنے مین سہولیت کارروائی مصالحہ کفایت خرچ وغیرہ کے انواع فوائد
قدرتی سمجھے گئے تھے کپتان جیکب صاحب انجنیر نے نقشہ و تخمینہ مرتب کیا اور

रांडेल चीफ इंजिनियर

کرنل رنڈل صاحب چیف انجنیر آبپاشی گورنمنٹ نے کل تجویز و تخمینہ و نقشہ
مذکور کو دیکھکر اوسکی نسبت گورنمنٹ مین بہت اچھی راے لکھی راجپوتانہ
کے کل بندات سے یہہ بند بڑا القصور ہوا تھا اور یہہ سمجھا گیا تھا کہ بیس مربع
میل زمین واقع جے پور مین .... ۲۲ فیٹ یکسر پانی بھریگا
اور چھبیس ہزار ایکڑ کی آبپاشی ہوگی اور منہائی خرچ عملہ و لاگت کے بعد
ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ خرچ پر تیرہ روپیہ فی صدی کا منافع ہوگا مہاراج
صاحب نے حکم منظوری صادر کرکے اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرکے

मेसर्स ग्लावर कम्पनी

مسرز گلوور کمپنی کو ٹھیکہ دے دیا مگر بان گنگا ندی کے پانی سے راج
بھرتپور کے چھہ سات پرگنات کی سیرابی ہوتی ہے اور بھرتپور خاص
کہ سرزمین شور ہے اس ندی کے سبب سے کنوؤن مین پینے کیواسطے
شیرین پانی ملتا ہے اور بند تیار ہونے سے ندی کا پانی بھرتپور تک

نہ پہونچتا اسواسطے دربار بہرت پورنے اس بند کی تیاری مین اعتراض کیا اور اس اعتراض سے راہگذرہ کے بند کی تیاری موقوف رہی۔

سنہ ۱۸۶۳ع مین بسبب تیس مخفی و ناکارآمد تالابون کی مرمت ہوئی اور بارہ جدید تالاب بنائے گئے۔

سنہ ۱۸۶۵ع مین بناس ندی کی نہر اور رائسر اور تورساگر کے بندات کی تجویز ہوئی رائسر و تورساگر کے بندون کی لاگت بامید آبپاشی ۲۴۵ میل مربع زمین کی بہ تعداد ساڑہے چار لاکہہ روپیہ منظور ہوئی مگر بناس کی نہر کی تیاری بوجہ مشکلات فن انجینیری کے موقوف رہی۔

बनास
तूरसागर

تعمیرات آبپاشی تیار شدہ جدید سے جلد متمتع ہونے پر صاحب انجنیر کو مایوسی ہوئی اسکا سبب یہہ ہے کہ دربار اور کاشتکارون کے درمیان شرح لاگپانی کا فیصلہ ہوا اگر جہان لاگپانی لیا جاتا ہے فایدہ کثیر ہوا بلکہ ایک مقام پر خرچ کے برابر فایدہ ہوگیا۔

کپتان جیکب صاحب شاکی ہین کہ تعمیرات آبپاشی پر دربار کی بہت توجہ ہی مگر اہالیان سرشتہ مال بالکل متوجہ نہین ہین اس سے بڑی خرابی ہے جب تک لاگپانی بشرح معینہ مقرر نہ کیا جاوے اور زمینداران کو اپنے اپنے واجب الادا روپیہ کی تعداد تحقیق نہو جاوے راج کے بند و تالابون سے نہ عوام کو فایدہ ہوگا اور نہ راج کی آمدنی مین اضافہ ہوگا۔

شہر مین شیرین و صاف پینے کا پانی ابانی شاد کے نل سے بہم پہونچانے کی تجویز پر کہ سابق مین بہی بمرور مدت دراز ہوئی تہی سنہ ۱۸۷۶ع سے ۱۸۹۶

تک پہر کوشش ہوئی اور ایک دفعہ پہر ہی ناکار گئی ہوئی آخرکار سنہ ۱۲۸۱ و ۱۸۶۴ع
مین قرار پایا کہ نالہ مذکور پہر بند باندہا جاوے اور کل دخانی کا پمپ لگایا
جاوے اور حوض مین پانی بہر کر پختہ نل سے کہ بند کے ساتھہ تیار ہوا تہا اوسے
کسیقدر بلندی پر اول شہر مین اور پہر باغ مین پانی پہونچایا جاوے
اسکا خرچ تخمیناً ایک لاکہہ روپیہ تہا مگر باغ کی آبپاشی اور باشندگان شہر کو
شیرین پانی ملنے کا فایدہ اوسکا اجر کافی سمجہا گیا چنانچہ گیارہ گہوڑون کی طاقت
کا انجن کشش کا اور دو ساڑہے نو انچ قطر کے پمپ کہ ہر روزہ تین لاکہہ
گیلن پانی نکال سکتے ہین انگلستان سے منگائے گئے اور یہہ تجویز بہی صرف
امتحاناً ہوئی اس خیال سے کہ اگر تجربہ سے کارآمد ہوا تو اضافہ قوت اور کلون
کا کرکے احاطہ محل اور دیگر بڑے مکانات اور باغ سرکاری مین جہان بہت
ضرورت ہے پانی پہونچایا جاویگا سنہ ۱۲۸۳ و ۱۸۶۶ع مین یہہ کارخانہ جاری ہو گیا
مگر پہلا نل پتلا تہا اسواسطے بجائے اوسکے سوٹا نل لگانے کی تجویز ہوئی کہ اوسکے
ذریعہ سے کل شہر و باغ مین بافراط پانی پہونچ سکے کہ اسکے موجب سنہ ۱۲۹۵ و ۱۸۷۸ع
مین ڈہلے ہوئے آہنی نل بڑے قطر کے سطح پر لگائے گئے ۲۲ - دسمبر سنہ ۱۸۷۹ع
کو یہہ کام بہمہ جہت تیار ہو گیا اور کل شہر اوسکے فوایدسے متمتع ہوا سابق مین
باشندگان شہر کو پینے کا شیرین پانی چاہات بیرون فصیل شہر سے ملتا تہا اور
شہر کے دروازے بند ہو جانے پر اونکی رسائی سے بالکل باہر ہو جاتا تہا
اب ہر ایک گلی و کوچہ مین جہان جسوقت کسی کو ضرورت ہو وہین عمدہ پانی ملے
سکتا ہے چند مقامات پر غسل کیواسطے گہاٹ اور حوض بنائے گئے ہین اور

تجویز ہے کہ جب موقع ملے چوڑی ون مین اور بنائے جاوین۔

مکانات وباغ

سنہ ۱۸۶۶ء مین علاوہ چار ڈاک بنگلون واقع سڑک آگرہ کے جیلخانہ کا
مکان تیار ہوا اوسمین چہ مربع بارک ہین چار مین مرد قیدی رہتے ہین
پانچوین مین عورتین ہین چھٹے مین اسپتال ہے ہر ایک بارک مین سو
آدمیون کی گنجایش ہے اور ہر ایک آدمی کو ۵۰۰ فیٹ مکسر ہوا ملتی
ہے اسکا موقع نہایت عمدہ ہے اور صفائی و ہواداری اور اخراج پانی کی
تدبیر کامل کی گئی ہے اور احاطہ کے اندر ہی کارخانجات مشقت اندرونی
کے مکانات ہین۔

شہر کے بڑے کوچون مین پختہ سڑکین اور فرش اور بدررو تیار ہوئین
علاوہ تعمیرات راج کے سرکار انگریزی سے دفتر تار برقی بصرف للعہ (۱۲ ار ا پائی)
تیار ہوا تار برقی جو جے پور ہوکر گذرا ہے آگرہ سے ڈیسہ وکراچی کو ہی اور
سڑک پختہ جدید پر ہوکر براستہ مہوہ و جے پور و ڈوڈو واقع سرحد کشنگڈہ
پر لگایا گیا ہے سو سو گز کے فاصلہ پر آہنی لٹھہ نصب ہوکر تار لگایا گیا ہے
اپریل سنہ ۱۸۶۴ء مین دفتر تار برقی کہولا تہا آمدنی حسب تفصیل ذیل ہوئی

اپریل لغایت دسمبر

سنہ ۱۸۶۴ء	سنہ ۱۸۶۵ء	سنہ ۱۸۶۶ء
للعہ	سعہ	مہمعہ

سپہ مانک چند کے باغ مین شہر سے دو میل بجانب آگرہ جاری ہوا تہا
مکان جدید کوٹھی ایجنسی اور شہر کے درمیان تیار ہوا ہے اوسمین اٹھون
پر ہندوستان و یورپ کی خبرون کیواسطے دوسرا تار لگایا گیا ہے -

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین ایک گرجا اور دو ڈاکخانجات بمقامات جےپور و مہوہ تعمیر
کرنے کی تجویز ہوئی اور مکانات ذیل تیار ہوئے ڈاک بنگلہ مسافران جیپور
کارخانہ متعلقہ جیلخانہ جدید جےپور بینڈ یعنی انگریزی باجہ والون کے مکان
اور ورزش گاہ بارک سپاہیان سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین - پاخانہ جات بازار جدید
واقع باغ کوٹھی ایجنسی تین منزل مکانات مسکن صاحبان انگریز ملازم
راج دو منزل مکانات ڈاک بنگلہ و بارک ڈیرہ سپاہیان تعمیر ہوئے شہر
مین فرش بندی و سڑک و نالہ ہائے صفائی و تدبیرات حفظان صحت جاری
ہوئین اور کیروسین تیل کی روشنی کی قندیلین خوشنما ستونون پر
لگائی گئین -

केरोसन

سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین میو جنرل ہوسپیٹل جسکی تعمیر اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء مین لارڈ میو
صاحب نے اپنے ہاتھ سے جاری کی تہی شروع ہوا اول اوسکا تخمینہ
بتعداد [illegible] ہوا تہا اوس مین سے اس سال مین تیس ہزار روپیہ
خرچ ہوا سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین نقشہ مجوزہ اول سے بنظر پائداری و حسن تعمیر
کسیقدر خلاف ورزی ہوئی مگر دوسرے سال نقشہ و تخمینہ سابقہ بالکل
مسترد ہوکر نقشہ جدید پر تعمیر شروع ہوئی اور تخمینہ لاگت بتعداد یک لکہ
[illegible] منظور ہوا اور یہہ بھی ارادہ ہوا کہ اس مکان کو بطور عجائب گھر

टौन हाल

اور ٹوَن ہال یعنی مکان جلسہ عام شہر مستعمل کیا جاوے اور اسپتال کیواسطے
دوسرا مکان تجویز ہوا آخرکار بیس فیٹ بلند کرسی پر بہت وسیع و خوبصورت
وعالیشان مکان بصرف ایک لاکھ روپئہ تیار ہوا اور دسمبر ۱۸۷۵ء مین
لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب نے جاری کیا چنانچہ
آہنی چارپائیان اور دیگر ضروری سامان انگلستان سے منگایا گیا اور اندر کی
بڑے مکانات اور بیرونی مکانات مین نل سے پانی پہونچایا گیا آبادان شہر
مثل جے پور مین خلایق کو اس اسپتال سے فایدۂ عظیم پہونچے گا۔

मेयो स्टेचूर

میو سٹیچوٹ یعنی بت ہمشکل لارڈ میو صاحب مرحوم بہی تیار ہوگیا اور اجرا
اسپتال کے ساتہہ گورنر جنرل صاحب نے اوسکی تکمیل کی رسم بہی ادا کی یہہ
بت کہ برنجی ساخت کا نو فیٹ بلند اور بہت دلچسپ صورت کا ہے تیرہ فٹ
بلند چبوترہ پر رکہا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے اپنے شفیق و نامور دوست
کی یادگار مین بنوایا ہے اور اوسکے نام کے اسپتال کے قریب رکہوایا ہے۔
باغ سرکاری بہت وسیع اور شہر کی رونق کا باعث ہے اوسکا طول ۲۴۰۰ فٹ
اور عرض ۱۵۰۰ فیٹ اور رقبہ ۷۵-۳/۴ ایکر ہے اور موقع خود مہاراجہ
صاحب نے ایسا تجویز کیا ہے کہ عوام الناس خصوص شہر والے آسانی
پہونچ سکین یہہ باغ مناظرہ علم نباتاتی و مناظرۂ حیوانی مین منقسم ہے
اور اوسمین سیرگاہ و مقام باجہ نوازی و محل وغیرہ عمدہ مکان تیار ہوئے
ہین باغ کا سطح شہر سے فروتر ہونے کی وجہہ سے نلے کا پانی پہونچایا تجویز ہوا
ابتدا سے مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ یہہ باغ ہندوستان مین اول

किशनगढ

درج کیا ہوا اسواسطے اسّی ہزار کا خرچ منظور کیا اور سنہ ۱۸۶۹ء میں پودے درختون
سے لگائے گئے سڑکین اور روشین تیار ہوئین کرکٹ یعنی گیند کھیلنے
کے مقامات صاف ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے واسطے مکان تیار ہوا اور
چودہ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک پرندخانہ تعمیر ہوا خوشنما تالاب بنائی
گئے وسط مین بلند باجہ بجانیکا مکان تیار ہوا اور غسل کرنیکے تالاب
بنائے گئے درختان میوہ دار اور آرایشی ٹٹیان بکثرت لگائی گئین
اور ترکاری کا باغیچہ پانچ ایکر کی وسعت کا شامل کیا گیا اور کیاری درختون
کی پود تیار کرائی گئی بڑی خرابی جو بالیدگی درختان اور باغ کی رونق
مین مانع ہے پانی کی قلت ہے اور آبپاشی مین صرف کثیر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۰ء
مین منجملہ [illegible] خرچ باغ کے [illegible] صرف آبپاشی کا خرچ تھا
تاہم اس باغ سے شہر کو بہت رونق ہوگئی ہے اور صدہا آدمی ہرروزہ
سیر کرنیکے واسطے جاتے ہین ـ

بن

شہر مین ہیمہ سوختنی اور چوب عمارتی کی قلت کیوجہ سے کہ عمارتی لکڑی اگرہ
دو ہلی سے قریب تر نہین ملتی اور کرایہ کا خرچ کثیر ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے
سنہ ۱۸۶۹ء مین جہان زمین موافق پائی عمدہ اقسام کے درختون کا بن رکھوایا
اور اسکے واسطے محکمہ رکھا ہے سنہ ۱۸۷۰ء مین اس کام کا بلا امداد رعایا و ٹھاکران
انجام ہونا غیر ممکن متصور ہوکر ٹھاکران و جاگیرداروں کے نام احکام جاری
ہوئے کہ امداد کرین ہر گانو مین زمین بشرح ذیل بن کیواسطے علیحدہ کی گئی

اور اوسکا محصول معاف ہوا   دیہہ جمعی ہزار روپیہ   دیہہ جمعی دو ہزار روپیہ
ضبط کے   نکے

دیہات جمعی زاید از دو ہزار روپیہ اور اس زمین پر جو درخت پیدا ہوئے وہ بھی
زمینداروں کی جایداد متصور ہوئی جہان زمینداروں نے غفلت کی زمین
علیحدہ کرکے راج سے درخت لگوائے گئے دو ہزار روپیہ کا تخم خریدا گیا اور
کپتان جیکب صاحب کو اس صیغہ کے اہتمام و نگرانی کا حکم ہوا جے پور مین
قریب نصف مربع میل کا احاطہ بنایا گیا اور اوسمین اگ بنگلہ بنا کیکر اور نیم و
بڑ پیپل و جامن و کہیری کہیجڑہ و گولر و کیکر وغیرہ کے درخت ہزارہا لوگون
مین لگا کر آبپاشی کی گئی -
سنہ ۱۸۶۸ء سے کہ جب یہہ صیغہ مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۶۹-۶۸ء تک اہتمام صیغہ
تعمیرات کا کام کپتان پرایس صاحب نے کیا تہا چنانچہ سڑک آگرہ و اجمیر کی
زیادہ تر اونہین کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے اوسی سال مین لفٹنٹ جیکب
صاحب نے کام شروع کرکے مہاراجہ صاحب کی ایسی خوشنودی حاصل کی کہ
اونہون نے صاحب کے جیپور مین رہنے کی درخواست کی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
انجینیر نے بخوشی تمام گورنمنٹ مین سفارش کی کہ اوسوقت سے اب تک اس صیغہ
کام کا کمال محنت و دیانت و ہوشیاری سے انصرام کیا ہے کپتان جیکب صاحب
کی حسن کارگذاری کی تعریف حد و بیان سے باہر ہے مہاراجہ صاحب والی
راج اس بڑے کام پر ایسے معتمد و محنتی شخص کی ماموری کو اپنی خوش نصیبی کا
باعث سمجہتے ہین اور سرکار انگریزی بہی اون کے خوش اخلاق و دیانت داری سے

یہہ کل روپیہ صاحبان انجنیر کی معرفت خرچ ہوا ہے اسکے سوا سے تعمیرات
آبپاشی حکام اضلاع و پرگنات کی معرفت تیار ہوئے ہین اونہین سنہ ۱۸۶۵ع لغایت سنہ ۱۸۷۵ع
مین یک لکھہ ستر ہزار روپیہ سنہ ۱۸۷۵ع مین سالانہ خرچ ہوا —

عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کے بموجب چالیس لاکھہ روپیہ سے زیادہ ریاست کی
آمدنی ہونے پر خراج زیادہ ہونا قرار پایا تہا اور گورنمنٹ نے اس شرط کو موقوف
کیا تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تہا کہ بالعوض اس معافی کے ترقی ملک و
ازدیاد پیداوار کی تعمیرات مین حتی الامکان زیادہ روپیہ خرچ کرینگے چنانچہ
اونہون نے اس اقرار کا بہت فیاضی اور فراخدلی سے ایفا کیا جب سے
راجپوتانہ مین سڑک ریل تیار ہونے کی تجویز ہوئی مہاراجہ صاحب نے زمین
مفت دینا منظور کیا اور بخوشی خاطر زمین مطلوبہ سڑک مع جائداد موجودہ زمین
مذکور مفت دیدی ابتدا مین اہالیان راج نے زمین دینے مین کچھہ شرطین
مقرر کی تہین مگر مہاراجہ صاحب نے موقوف کردین اور کل کمپنی ٹہیکہ داران
تیاری سڑک و گورنمنٹ کی کل شرائط کو منظور کرلیا اور دیگر معاملات مین جو آیندہ
پیدا ہون بمقتضاء مصلحت وقت عمل کرنیکا اقرار کیا اور مہاراجہ صاحب سے
گورنمنٹ نے اقرار کیا ہے کہ اونکی ریاست کے فواید پر ہر معاملہ مین لحاظ رہیگا
چنانچہ اہالیان ریل نے بہت تحمل و ہوشیاری سے کام کیا دربار کو خوف تہا
کہ جس ملک مین صاحبان انگریز بہت کم رہتے ہین بتعداد کثیر جمع ہونے سے غالبًا
کہ بہت نزاع پیدا ہون اب خود مہاراجہ صاحب کو تعجب ہے کہ جیسا خیال تہا مطلق ظہور
مین نہ آیا استقلال طبیعت و رضاجوئی و خوش تمیزی کے بغیر ایسا نہوتا بلکہ اسکے

سوائے مسٹر فرزل صاحب اور اون کے ماتحت اہلکارون نے ریاست و
رعایائے ریاست سے حتی الامکان نہایت کم مدد لی اور ہر ایک کام کا بندوبست
بطور خود کیا یہہ کام واقع مین بہت مشکل تہا جو لوگ ریاستون مین رہتے
ہین اونکو معلوم ہے کہ بلا امداد اہالیان ریاست چہوٹے کامون مین بہی
کارروائی دشوار ہوتی ہے چہ جائکہ ایسے عظیم کام مین شروع مین ہر ایک صاحب
سٹروپر کے ساتہہ ایک ایک وکیل راج مع جمعیت حسب دستور سابق متعین
ہوا تہا ان لوگون کا رہنا فقط غیر ضروری ہی نہ تہا بلکہ بوجہ موقع ہمراہی
صاحبان انگریز کے اونکے نام سے رعایا پر ظلم و تعدی کرتے تہے ازبس خطر و
فساد کا باعث تہا اس بات سے آگاہ ہو کر صاحب ایجنٹ نے بصلاح فرزل
صاحب ان وکیلون کی تعیناتی موقوف کرا کر کل صاحبون کے انتظام خبرگیری
کی نگرانی کیواسطے صرف ایک معتمد ذمہ دار بلا معیت سپاہ و سوار متعین کرایا
کل دیہات مین سے دیہات رسد رسان نامزد کئے گئے کہ وہان سے صاحبان
کے لشکرون کو رسد ملی اور زمیندارونکو ہدایت ہوئی کہ کسی امر کی شکایت ہو
تو اول خود صاحب کے پاس جایا کرین اور اوس ہی راج مین جا کر جیسا پیشتر
کرتے تہے بالکل بے بنیاد شکایت مبالغہ سے کہ ہر دو سرکارون مین رنج کا
باعث ہو نہ کیا کرین اس تجویز سے بہت فایدہ ہوا جو شکایتین سابقاً بکثرت
آتی تہین بالکل موقوف ہوگئین اور رسد جو سابقاً جبراً بہ ہزار خرابی ملتی
تہی بہ رضا و رغبت ڈیرہ پر پہونچنے لگی زمیندارون کو یقین پیدا ہوگیا کہ
ہر ایک چیز کی قیمت واجبی ملے گی سابق مین وکلا راج کل سامان مفت لیتے تہے

اور صاحبون کے نام سے بہت انتفاع حاصل کرتے تھے علاوہ اسکے مہاراجہ صاحب کو یہہ بھی خیال تھا کہ سٹیشن ریل کا شہر سے قریب ہوگا تو ہر روز نزاع و تکرار رہا کریگی چنانچہ شہر سے مغرب مین بفاصلہ ایک میل سٹیشن تجویز ہوا سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء مین سڑک ریل پر آگرہ و دہلی سے سانبہر تک آمد و رفت جاری ہوگئی ملازمان سرکار انگریزی سررشتہ تجارت ریل اور ریلوے پولیس و اہلکاران راج کے درمیان بہت اتفاق رہا اور کام بہت اسلوبی سے ہوا۔

ایک دو وارداتین اس قسم کی ہوئین کہ کسی نے گاڑیون کو اولٹنے کے ارادہ سے سڑک پر پتھر رکھدئے اون کی اہلکاران راج نے بخوبی تحقیقات کرکے انسداد آئندہ کا بندوبست کردیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ باشندگان دیہات کا کچھہ قصور نہ تھا مزدور لوگ پتھر لائن پر چھوڑ گئے تھے جنوری مین جیپور اور سانبہر کے درمیان بھرتی مصالحہ کے ریل اور میل گاڑی کے ٹکرانے سے ایک انگریز گارڈ اور ہندوستانی ڈرائیور مارے گئے اور چند آدمی مجروح ہوئے ڈرائیور کی غفلت اور تیز دوانی سے یہہ واردات ہوئی تھی عدالت سیشن سے اوسکو چھہ مہینے کی قید ہوئی اپیل مین عدالت ہائی کورٹ سے تین مہینے معاف ہوئے بعد ازان چند وارداتین مویشیون کے کٹجانے کی وقوع مین آئین ان وارداتون کا انسداد تاوقتیکہ سڑک کے طرفین کو باڑ نہ لگائی جاوے غیر ممکن تھا اسواسطے مئی سنہ ۱۸۸۰ع مین ریذیڈنٹ انجنیر صاحب کو لکھا گیا اور بذریعہ مراسلہ ۲۵ جون سنہ مذکور اوسکا بندوبست ہوگیا۔

یکم جون ۱۸۷۴ء تاریخ اجرائے ریل علاقہ جے پور سے ۳۱ - دسمبر ۱۸۷۴ء
تک صرف چار مقدمات فوجداری جو بابت بیگانہ کرنے عورت کا - رشوت ستانی
قتل ناجایز نوکری - دایر ہوئے اون کے چھ ملزموں میں سے تین کو سزا
ہوئی اور تین بری ہوئے ۱۸۷۵ء میں ۳۳ مقدمات فوجداری کے
۴۶ ملزموں میں سے ۱۲ سزایاب ہوئے اور چار بری ہوئے ایک مقدمہ
سشن ج کو سپرد ہوا اور عدالت دیوانی متعلقہ ریل میں کوئی مقدمہ دایر نہوا
۱۸۷۶ء میں آمدورفت ریل گاڑی کی اجمیر تک جاری ہو گئی اور ملازمان
سرکار انگریزی و اہلکاران راج کے درمیان بدستور اتفاق و اتحاد
رہی -

سررشتہ حفظان صحت

اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن کو رہا ہے شہر میں ایک
بڑا اسپتال اور اوسکی چند شاخیں اور شفاخانہ متعلق یہ جیلخانہ اور
منضلات میں بمقامات جھنجھنون - سانبھر - اجروال - ٹوڈہ ٹوڈو - دوسہ
مہوہ - چاٹسو - ہنڈون - مادھوپور - راج سے شفاخانجات مقرر ہیں
اور دیگر پرگنات میں ستائیس حکیم ہندوستانی دس دس پندرہ
پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ کے معالجہ کرتے تہے انکے سواے جو مون
کے مہاکرنے اپنی دارالریاست میں ایک شفاخانہ مقرر کیا ہے اور ٹھکانداروں
کے اکثر قصبوں میں دارالشفاء ہیں دربار کا ارادہ ہے کہ کل قصبوں میں
باقاعدہ شفاخانجات مقرر کریں مگر میڈیکل سکول آگرہ سے ڈاکٹر تیار ہو کر

सांभर
दौसा
महवा
चाटसू
हिंडौन

کم آتے ہین جسقدر آتے ہین شفاخانجات جدید پر مقرر کرکے بہیجے جاتے ہین سابق مین ایک دائی خانہ تہا کہ اوس مین ڈاکٹر صاحب دائیون کا فن سکہاتے تہے اور امراض مخصوص عورات کا علاج ہوا کرتا تہا گر ۱۸۶۹ء مین اوس سے کچہہ فایدہ نہ دیکہا تو دربار نے مجبور موقوف کر دیا۔

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء سے اہتمام اس سررشتہ کا ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کے معالج ڈاکٹر صاحب کو بدل گیا اوس وقت سے مہاراجہ صاحب اوس پر زیادہ توجہہ کرنے لگے پانچ جدید دار الشفا تین شہر مین اور دو مضافات مین مقرر کئے اور چہہ نئے ویکسینیٹر مقرر کئے اور نگرانی و اہتمام شفاخانجات کیواسطے ایک سب اسسٹنٹ سرجن نوکر رکہا گیا و سمبر ۱۸۷۵ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے میو ہوسپیٹل کو جاری کیا مہاراجہ صاحب نے اوسکا اہتمام ڈاکٹر ہنڈلی صاحب ایجنسی سرجن کو دیا اور دیگر شفاخانجات کا کام بدستور ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم خاص سے متعلق رہا۔

حفظان صحت کی تدبیرات خارجی مثل صفائی و اخراج پانی وغیرہ میونسپل کمیٹی کی تجویز سے ہوتی ہین ابتدا مین اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ مہاراجہ صاحب کے حکیم ڈاکٹر ویلنٹین صاحب تہے اور کپتان جیکب صاحب منشیر انجینیر ہین کمیٹی ایام معینہ پر اجلاس کرکے انصرام کار کرتی ہے اس کمیٹی کے اہتمام سے شہر مین روشنی کا بندوبست ہوا ہے اول روغن کیسروسن کی روشنی ہوتی تہی پہر ایک پردیسی سوداگر کی معرفت گیس کی روشنی کرائی گئی میونسپلٹی کا

वैक्सिनेटर
सब॰असिस्
सरजन
हेंडली
हसबैंड
म्यूनिसि
गैस

محصول بہت خفیف ہے اور صرف دولتمندون پر لگایا گیا ہے شہر مین
خوشگوار و صاف پانی بذریعہ نل پہونچانے سے بہی الغذا و دفعیہ امراض
کا بہت بندوبست ہوا ہے جس حالت مین کہ شہر جے پور مین ایسی عمدہ
تدبیرات عمل مین آئی ہین مضافات کی کچہہ خبرگیری نہین ہے اس سے بہت
افسوس و تعجب ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا بہت فکر ہے مگر صرف کیثر روپیہ
توجہہ کامل کے بغیر ہونا غیر ممکن ہے ۔

ڈاکٹر صاحب ہینڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم کی تجویز سے اسپتال
مین آنکہون کے معالجہ کا ایک علیحدہ صیغہ مقرر ہوا اسکی شہر مین بہت ضرورت
تہی اور دور کے باشندون کی حاجت روائی کیواسطے ایک شاخ دواخانہ
مقرر ہوا علاوہ اسکے ڈاکٹران و اطبا متعینہ مقامات خاص کو معالجہ باشندگان
وسیع ملک کیواسطے غیر مکتفی سمجہکر ڈاکٹر ہینڈ صاحب نے تجویز کیا ہے کہ
ہندوستانی حکیم دوائیون کا صندوق لئے ہوئے سال تمام مین دورہ
کیا کرین اور محتاجون کا علاج کرتے پہرین ۔

گورنمنٹ ہندوستان نے بنظر رفاہ خلائق مہاراجہ صاحب سے
واسطے انسداد ہلاکت و قطع نسل حیوانات خونخوار اور زہری کیڑون
کے درخواست کی تہی اس پر انہون نے حکام اضلاع کے نام
احکام جاری کئے کہ کمال کوشش کرین اور ایسے حیوانات کی ہلاکت
کے واسطے انعام مقرر کرین اور شہر مین بہی وہی تدبیر درپیش
ہے ۔

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۱۸۶۶ع مین ڈاکخانہ جات کی قسمت جےپور مین ڈاکخانہ جات مفصل ذیل تہے۔

جےپور ۔ اجمیر ۔ سیکر ۔ نول گڑہ ۔ جہونجہنون ۔ سورجگڑہ ۔ لوہارو ۔ سنگہانہ ۔ کوٹ پوتلی ۔ کہیتری ۔ ہنڈاوہ ۔ لساوہ ۔ ترگڑہ ۔ چوترو ۔ رام گڑہ ۔ فتح پور ۔ لچہمن گڑہ ۔ راتولی ۔ کجاون ۔ ڈیڈوانہ ۔ سجان گڑہ ۔ ٹونک ۔ ہنڈون ۔ فرولی ۔ مہوہ ۔ راجگڑہ ۔ الور ۔ تجارہ ۔ بیسلواس ۔ مادہوپور ۔ روپنگر ۔ پشکر ۔ پیسانگن ۔ سانبہر ۔ چرتاوہ ۔

بیسلواس

پیسانگن

سنگہانہ مین سرکاری ڈاکخانہ جدید مقرر ہوا اور علاقہ جےپور مین چار دیگر مقرر کرنیکی تجویز تہی مگر دربار نے عذر کیا کہ علاقہ راج مین ڈاکخانجات انگریزی مقرر نہ کیے جاوین کیونکہ عنقریب کل قصبون مین راج سے ڈاکخانجات مقرر ہین اونکا اہتمام ہوشیار اہلکارون کو ہے انگریزی ڈاکخانون کے سے قواعد اونمین بہی جاری ہین ان ڈاکخانون کی راج مین بہت آمدنی ہے اور اسی سبب سے راج کو انگریزی ڈاکخانون کا مقرر ہونا براہ واجب ناگوار ہے باوصف اس خرچ و بندوبست کے جو انگریزی ڈاکخانجات مقرر ہوکر اونکی حفاظت کیواسطے راج کی طرف کثیر جمعیت تعینات کرائی جاوے تو لازم سمجہی ہے چنانچہ ایسا ہی عذر تقرر ڈاکخانہ اونیارہ کی نسبت ہوا کہ گورنمنٹ

اونیارہ

سے عمارت راج واجب متصور ہوکر کوئی جدید ڈاکخانہ مقرر نکیا گیا اس حلقہ کی آمدنی سنہ ۱۸۶۶ء مین بتعداد ... اور سنہ ۱۸۷۶ء مین ... ہوئی ہے۔

راج کے علاقہ مین ڈاک کی حفاظت کیواسطے جمعیت ملازمان راج متعین رہتی ہے اور بہت خرچ پڑتا ہے اس نظر سے کہ ہندوستانی ریاستین جنکے علاقہ مین ہوکر ڈاک جاتی ہے ذمہ ور حفاظت ہین اور غارت ہونے پر بمقدار قیمت کل مال معزبرتہ کا تاوان دیتی ہین لازم ہے کہ پارسل بھیجنے والے جب قیمت مال مرسلہ کسی خاص تعداد معینہ سے زیادہ ہو کسیقدر زیادہ محصول دیگر قسم مال اور اوسکی قیمت سے مطلع کردیا کرین تاکہ راج سے اوسی کے موافق حفاظت کا بھی زیادہ بندوبست ہوجایا کرے اگر یہہ سرشتہ براہ واجب جاری ہوسکے تو یقین ہے کہ علاوہ اضافہ حفاظت منجانب راج کے فرستادگان اسقدر بیش قیمت مال ڈاک مین بھیجنے سے باز رہین کیونکہ امر مختلف الحکومت علاقہ مثل راجپوتانہ مین ازبس پُرخطر ہے سنہ ۱۸۸۱ء مین جے پور و اجمیر کے درمیان سرحد کشنگڈہ پر لائن آمدرفت ڈاک بدلنے سے روپنگر و بادہ ہودپور کے ڈاکخانے غیرضروری متصور ہوکر برخاست ہوئے اور ناوہ مین جدید ڈاکخانہ مقرر ہوا۔

جے پور کے ڈاکخانہ کے مکان کی تیاری عرصہ سے منظور ہوگئی تہی مگر روپیہ نہونے سے تعمیر ملتوی تہی سنہ ۱۸۸۲ء مین تعمیر شروع ہوئی تخمینہ لاگت کپتان جیکب صاحب نے بتعداد ... تیار کیا مہاراجہ صاحب نے روپیہ دینا منظور کرلیا مکان جبتک کہ گورنمنٹ ضرور سمجہے سرشتہ ڈاکخانہ کی ملکیت

رہیگا اور تا وقت قابض رہنے کے مرمت و اضافہ ضروری مکانات کا خرچ
گورنمنٹ سے دیا جاویگا بعد تیاری مکان اوسمین دفتر جاری ہوگیا مگر مکان
تنگ رہا کہ حال کی ضروریات کیواسطے بہی کافی نہین اور اسکے سواے کوئی
اور ضرورت پیش آوے تو اوسکی بالکل کارروائی نہوسکے مگر یہہ حکام سرشتہ
ڈاکخانہ کا قصور ہے کہ اون کے نقشہ کے بموجب تیار ہوا ہے سنہ ۱۸۷۶و۷۷ع
مین ڈاکخانہ جے پور کے تحت مین ۳۸ ڈاکخانجات تہے اور ۲۷۰ میل سڑک
پر ڈاک چلتی تہی۔

سانبهر

یکم فروری سنہ ۱۸۷۰ع کو بموجب عہدنامہ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۶۹ع کے سرکار
انگریزی حصہ جے پور وجودہ پور جہیل سانبہر پر قابض ہوئی پانی خشک
نہونے سے اول سال مین نمک زیادہ پیدا ہوا ہے جب سے سرکار کا قبضہ
ہوا ہے امن ہوگیا ہے پیشتر انواع محاصل کی شکایت رہتی تہی کہ علاقہ
جے پور مین بہوم وغیرہ کئی طرح کے محصول لیے جاتے تہے اب سب موقوف
ہوگئے سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع مین چار مرتبہ شکایت آئی کہ ٹہاکرون نے اپنے علاقہ جات
مین نمک کی بہرتی پر ناجایز محصول لیا ہے مگر طول راستہ اور سختی وبندوبست
پر کہ اوسوقت تک بعض دور کے علاقون مین شاید انتقال قبضہ کا حال
اچہی طرح نہین سمجہا گیا تہا اور ٹہاکران کا یہہ استحقاق قدیم الایام سے تہا
لحاظ کیا جاوسے تو یہہ شکایتین زیادہ نہین ہین اور یہہ مہاراجہ صاحب کے
احکام تاکیدی اور خوش انتظامی کا نتیجہ ہے اکثر بڑے معاملات متعلقہ

ہیں جنکی نسبت وقت تقرر شرایط مین فروگذاشت ہوگئے تھے مہاراجہ
صاحب حتی الامکان استرضاے گورنمنٹ مین کوشش کرتے ہین مسٹر آدم
صاحب اسسٹنٹ کمشنر مہتممہ سانبہر تحمل و خوش مزاجی سے انواع مشکلات
کو رفع کرکے اسلوبی سے کام انجام دیتے ہین۔

आदम

پیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

टोपोग्राफिकल

سنہ ۱۸۶۵ع کے شروع سے اس ملک مین پیمایش کا کام جاری ہوا دو
سال کے رقبہ کثیر ملک کی پیمایش ہوگئی ملول صاحب مہتمم پیمایش حلقہ گوالیار
نے رنتھنبور اور کھنڈار قلعات کی پیمایش کیواسطے لکھا ان قلعون کی
نسبت یہان کے لوگون کو پردیسیون سے بڑا تعصب ہے کہ کسیکو اندر نہیں
جانے دیتے ہین مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ و ملول صاحب نے پیمایش
کے فواید مہاراجہ صاحب پر ظاہر کیے تو اونہون نے فوراً حکم دیدیا اور ہر دو
قلعات کی پیمایش بہ آسانی تمام ہوگئی شہر جے پور کی پیمایش ہوکر عمدہ
نقشہ پانچ سو فیٹ فی انچ پیمانہ پر لفٹنٹ صاحب نے تیار کیا ہے صاحبان
متعلقہ پیمایش کو راج سے ہمیشہ مدد ملی ہے اور بعض چھوٹے ٹھاکرون کے
علاقہ مین کہین کچھ تکرار ہوئی تو راج سے اونکو سزا ہوئی۔

केलीवल
रणथम्भोर
खंडार

معاملات علاقہ غیر

اگست سنہ ۱۸۶۵ع مین تنازعہ موضع بنائی فیما بین جے پور و اندرگڈھ بحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر فیصل ہوا راج جے پور نے بنائی کے قلعہ کا

बनाई
इन्दरगढ़

محاصرہ کرکے آمدنی دیہہ وصول کی اونکا دعوی اسطرح ہے کہ موضع
بیانی پر سنہ ۱۹ء تک اقرباے خاندان جے پورکا قبضہ رہا ہے اگرچہ چند روز
کیواسطے رئیس اونیارہ کے قبضہ مین آگیا تہا مگر پہر مہاراجہ پرتاب سنگہ
صاحب نے مالک حال کے بزرگون کو دیدیا اون مین سے ایک کی رئیس
اندرگڈہ سے رشتہ داری تہی اور وہ اندرگڈہ کا مقروض ہوگیا تہا
اس سبب سے اندرگڈہ والہ اوسکا دعویدار ہے بیانی کا خراج بجاے اندرگڈہ
جے پور مین داخل ہوتا رہا ہے بیانی والہ ہولی دسہرہ پر نذر دیتے رہے ہین
اور مہاراجہ صاحبون کی شادیون مین نیوتہ دیا ہے اندرگڈہ والون کا جواب
ہے کہ ہمارا قبضہ پیشتر سے ہے شنکر سنگہ کو مہاراجہ پرتاب سنگہ نے
دیا تہا مگر شنکر سنگہ جے پور سے مصیبت زدہ بہاگ کر آیا تہا
اوسکو رئیس اندرگڈہ نے پناہ دی اور بسر اوقات کیواسطے بیانی کی آمدنی
بتلادی تہی قبضہ بدستور رکہا اور اداے خراج کا بندوبست کیا سابقاً بیانی
پر محکم سنگوت یا کچہری اندرگڈہ اور باڈون کا جنہین اندرگڈہ والے نے خارج
کیا قبضہ تہا اور جب اونیارہ والہ ماتحت جے پور نے قبضہ کیا تب اندرگڈہ
نے فوج بہیجکر اونیارہ والہ کو بیدخل کیا اور سلطانوتون کا قبضہ کرایا اور
خراج اوس زمانہ سے پیشتر جب زوال سلطنت مغلیہ پر رنتہمبور جے پور کے
قبضہ مین آیا رنتہمبور کو دیا جاتا تہا اور اوسوقت سے مثل سابق خراج اندرگڈہ
جے پور کو اور بیانی کا بونلی کو حاکم رنتہمبور کے نام سے دیا جاتا ہے اور مضمون سندونکا
بدستور وہی چلا آتا ہے اور اسیطرح نذر و نیوتہ دیا جاتا ہے اور ہم ہٹونگے

उनयारा

बोली

سنادسے اخیر صدی تک برابر اندرگڑہ کا قبضہ رہا ہے اور اندرگڑہ نے
اوسکی حفاظت مین زرکثیر خرچ کیا ہے اور مقدمات فوجداری و دیوانی کا
فیصلہ اندرگڑہ مین ہوتا رہا ہے جے پور مین کبھی نہوا اور قلعہ مین اندرگڑہ
کی فوج بہی اگر جے پور مالک ہوتا تو کبھی نہ رہنے دیتا اور سناد سے ثابت ہوا
کہ اگرچہ سلطانوت جے پور کے باجگذاری ہین مگر بابائی اونکو مصیبت کے وقت
مین اندرگڑہ سے ملا تہا اور شنکر سنگہ کا اپنی برادری سے مفرور ہوکر
اندرگڑہ مین پناہ پذیر ہونا معتبر آدمیون کے بیان سے پایا گیا اور سند
عطاے بابائی عطیہ مہاراجہ پرتاب سنگہ اوسکے قبضہ سے تین سال بعد کی
تحقیق ہوئی اور پچاس برس سے اندرگڑہ کا قبضہ بابائی مین رہنا اور
اوسکی ہر طرح حفاظت کرنا اور جب سرکار انگریزی کا راجپوتون کی ریاستون
سے تعہد ہوا اوسوقت سے اندرگڑہ کا قابض ہونا دریافت ہوا۔

اسواسطے موضع بابائی جے پور سے اندرگڑہ کو دلوایا گیا بعد ازان اندرگڑہ
نے بابت آمدنی دیہہ مذکور ایام فرقی بہ تعداد قریب نو ہزار روپیہ جے پور پر
دعوی کیا کہ وہ بہی پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے دلانا تجویز ہوا مگر
باوصف تحریرات متواترہ ہنوز ادا نہین ہوا۔

بیچ ۱۸۶۹ء مین واسطے تصفیہ دعوی راج مارواڑ کے کہ بابت معاوضہ
نقصان واردات ٹہاکران باغی راج مارواڑ پناہ پذیر جے پور کے کیا تہا صاحبان
انگریز ہندوستانی کی کمیٹی مقرر ہوئی پینتیس مقدمات تعدادی [illegible]
کے تہی کمیٹی نے بعد تحقیقات مدعیان علاقہ مارواڑ کو چہارم یعنی ایک لاکہہ [illegible]

دلانا تجویز کیا مگر یہہ امر کہ کہان سے دلایا جاوے تجویز حکام پر منحصر رہا کہ بمنظوری
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و گورنمنٹ ہندوستان جے پور کے ذمہ قرار پایا اور
حکم ہوا کہ دو مہینے کے اندر وصول کیا جاوے اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش
ہو کہ جب تک باغی ٹہاکرون کو پناہ دینے کی اون کے اعمال کی بابت ذمہ دار
سمجہے جاوینگے اول مہاراجہ صاحب نے عدم حصول موقع جوابدہی و عدم
اطلاع یابی حکم کا عذر کیا مگر جب اونکو سمجہایا گیا کہ خود اونکا وکیل شریک کمیشن تہا
اور اوسکو جوابدہی کا موقع کامل حاصل تہا اگر جوابدہی مین کوتاہی ہوئی
یا اطلاع نہوئی تو اوسکا قصور ہے اب مقدمہ از سر نو پیش نہین ہوسکتا تب اونہون
نے واجب فیصلہ بہ اقرار کرکے درخواست کی کہ اگر راج جودہ پور کو روپیہ
دیا جاوے گا تو راجپوتانہ مین مشہور ہوکر ریاست کا ہتک ہوگا اسواسطے
مدعیون کو دست بدست دیا جاوے چنانچہ جے پور کی یہہ درخواست منظور
ہوکر زر مجوزہ بتاریخ ۲۸ - جنوری سنہ ۱۸۶۹ء مدعیون کو دینے کے واسطے
ایجنسی مارواڑ مین بہیجا گیا۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین دیہات مشترکہ الور و جے پور کا دیرپا نزاع طے ہوا لفٹنٹ
ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ سال گذشتہ مین اس کام پر
متعین ہوئے تہے تعداد رقبہ و تشخیص قیمت اراضی و دیگر ضروری مراتب و حالات
موقع کپتان کیڈل صاحب پولیٹکل ایجنٹ الور اور میجر بیہڈ فورڈ صاحب پولیٹکل
ایجنٹ جے پور کی خدمت مین جبکہ وے سر حد پر متفق ہوئے پیش کرکے
کہ دیگر تحقیقات کی مطلق ضرورت نہوئی اس فیصلہ سے ہر دو ریاستون کی

باہمی رنجش و نزاع کا کہ سابقاً فساد و خونریزی ہو چکی تھی یک لخت انسداد ہو گیا
اور فیصلہ بھی ایسا عمدہ ہوا کہ فریقین خوش و رضامند ہو گئے۔

مقدمات وقوعی سرحد راج جے پور و ریاستہائے پٹیالہ و نابہہ و جیند واقع
قسمت این صوب ستلج کے واسطے جو مشکل واقع تھی اوسکے رفع ہونیکا بندوبست
ہوا آخر مین یہہ قرار پایا کہ ان مقدمات کے واسطے جو مجموعہ قواعد سنہ ۱۸۶۲ء
مین مرتب ہوا تھا اوس پہ بدستور عمل ہوتا رہے۔ اور اب کہ قانون جدید
دربارہ سراغ برآری جو واسطے رہنمائی محکمہ جات پنجو کلار کے جاری ہوا ہے
علاوہ مروجہ سرحد پٹیالہ سے بہت مشابہ ہے دربار جے پور سے برضامندی
تصفیہ مقدمات کرنے مین پیشتر کی نسبت زیادہ کوشش ہوئی ہے اور سبب
توقف کو اگرچہ اہالیان پٹیالہ جے پور سے منسوب کرتے ہین مگر واقع مین طرفین
سے ہوتا ہے مگر باوجودیکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور و صاحب کمشنر بہادر انبالہ
متواتر کوشش کرتے رہے ہین اس مجموعہ پر خاطر خواہ عمل نہین ہوا ہے۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین جے پور و الور کے درمیان عہدنامہ ہوا کہ جو بابت مجرم سکنا
دیہات واقع سرحد افسران موجودہ سمت طرفین کی طلبی پر گرفتار و سپرد
ہو جایا کرین اس تجویز سے بندوبست اچھا ہو گیا اگر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون
مین بھی ہو جاوے تو بہتر ہے۔

عدالت سالانہ سنہ ۱۸۶۴ء مین مقرر ہوئی اوسوقت سے صرف دو مقدمات مین
بحث پیدا ہوئی اور دونون مین گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۸ - مارچ سنہ ۱۸۶۸ء
مشعر تقرر عدالت مذکور کے صحیح معنی سمجھنے کی تکرار رہی سوال یہہ ہے کہ جبین

حالیتین اوس حکم کے دفعہ ابتدائی مین اختیارات عدالت صرف اون مقدمات
کی نسبت محدود مین جو نمک کی تیاری و فروختگی و بہرتی سے متعلق ہون دیگر
دفعہ خصوص ۳ کے بموجب اسسٹنٹ کمشنر کو بحیثیت جج عدالت سانبہر کے جرائم
محولہ دفعہ ۲۱ مجموعہ ضوابط فوجداری مین جب اونکا ارتکاب علاقہ شترکہ مین
رعایاسے جناب ملکہ معظمہ سے وقوع مین آوے اختیار تحقیقات وتجویز عطا
ہوئے ہین —

ہر دو مقدمات مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حکم دیا کہ کل مقدمات خلاف
قانون علاقہ شترکہ مین مرتکب اونکا خواہ کوئی ہو بشرطیکہ قواعد منضبطہ دفعہ ۳ و ۴
تہدید پٹہ سے کسیطرح متعلق نہون تحقیقات وتجویزہ کا اختیار راج کو ہے چنانچہ
اسپر عملدرآمد ہے —

شیخاوالی

جس زمانہ مین جے پور مین راجی بہٹیانی جی صاحبہ اور راول بیری سال ٹھاکر
ٹہاکر انکے درمیان اختیارات انتظام راج کی بابت نااتفاقی تہی شیخاوالی مین
چند زبردست سردار تہے لچھمن سنگہ راؤ راجہ سیکر ابہی سنگہ اور بعد ازان
بختاور سنگہ راجہ کہیتڑی شیام سنگہ ٹہاکر بساؤ سرداران سیکر و بساؤ
راج جے پور کے معاملات مین بہت شریک ہوتے تہے اور اکثر اوقات مثل
دیگر شیخاوتون کے راجی صاحبہ کیطرف رہتے تہے شیخاوتون کے ساتہ نوں
ہونے کا یہہ سبب تہا کہ راج کی ناراضگی سے اونکا کچھہ نقصان نہین ہوسکتا
تہا اور وزیر کے ظالم و بے ایمان ہونے مین اون کا فایدہ تہا کیونکہ جسقدر

وہ بے ایمان ہوتا اور سیقدر اونکی غارتگری و اخذ مصادراتہ وغیرہ چشم
پوشی کرتا تھا۔

دربار جے پور ٹھاکران صاحب قلعہ شیخاواٹی سے مال مفروقہ مین علانیہ چہارم
حصہ لیتا تھا اور بالعوض اونکے اعمال قبیح کی پردہ پوشی کرتا تھا ان
موجبات سے ملک مین روز بروز بغدر ہوتا گیا اور انجام مین بہترین تدبیرات
انسداد فساد کی نسبت رپورٹ کرنے کیواسطے ایک صاحب کی تعیناتی ضرور ہوئی
लाकट
چنانچہ کرنل لاکٹ صاحب اس کام پر متعین ہوئے سنہ ۱۸۳۱ و ۱۸۳۲ع مین اونہون نے
دورہ کیا اونکی رپورٹ پر نصیرآباد سے فوج انگریزی مع توپخانہ وسوارونکے
شیخاواٹی مین قلعہ شکنی کیواسطے متعین ہوئی اور اس کام کو بخوبی انجام دیا
باشندگان شیخاواٹی کو جو ابتک غارتگری سے دفع الوقتی کرتے تھے اور
جنکے ملک مین پیداوار کی زمین نہین معاش مستقل بہم پہونچانے کیواسطے یہہ
تجویز ہوئی کہ چہہ رسالجات تہتر تہتر سوارون کے مشہور ڈاکوا اور رہزنون
مین سے بہرتی کیے جاوین اس فوج کے مصارف کیواسطے علاوہ خراج معینہ
راج جے پور محصول جدید مثل فوج خرچ مرہٹون کے سرداران ملک پر لگایا
گیا اور اونہون نے اس محصول کا اپنی مفلس رعایا کے واجب الادا جمع
مین اضافہ کیا یہہ محصول بہ تعداد [illegible] تھا اسمین سے [illegible] بیکانیر
बीदावत
سے وصول ہوتا تھا کہ اوس علاقہ کے بیداوت راجپوت غارتگرون سے بھی
دو رسالجات بہرتی ہوئے تھے اور باقیماندہ [illegible] شیخاوتون کے ذمہ
फोसटर
رہا اس فوج کو کرنل فوسٹر صاحب نے بہرتی کیا تھا سنہ ۱۸۳۵ع مین فوج انگریزی

برخاست کی گئی ۱۸۴۲ء مین دو رسالجات اور دو توپین زیادہ کی گئین اور جےپور کی دو کمزور پلٹنین کہ ہر ایک مین دو دو توپین تہین اور شامل ہوئین اسطرح یہہ کل فوج جسمین ایک رجمنٹ سواران دو پلٹنین پیادگان اور ایک توپخانہ اسپی چہہ توپونکا تہا بہ تحت حکومت لفٹنٹ فوسٹر صاحب جنکو راج جیپور سے لفٹنٹ میجر کا لقب ملا تہا راج جےپور کو سپرد ہوگئے

میجر فوسٹر صاحب کی زبردست حکومت سے فوج بہت آراستہ ہوئی اور اس ہوشیار حاکم اور اوسکے بیٹون کے اہتمام سے اکثر نمایان کامون کا انصرام ہوا کرنل فوسٹر صاحب کی محنت و جانفشانی سے ملک شیخاوائی مین غارتگری بالکل موقوف ہوگئی اور ملک مین رہزنی و ڈکیتی کے انسداد سے ایسا امن ہوگیا کہ پیشتر کبھی نہوا تہا اس فوج کا کل خرچ مع ضروری مصارف کے تین لاکہہ روپیہ سالانہ کا ہوا کہ بعد منہائی فوج خرچ مذکورہ صدر کے جےپور کے خزانہ سے دیا جاتا تہا علاوہ افسری فوج کے میجر فوسٹر صاحب کو شیخاوائی مین مجسٹریٹی کے اختیارات بہی حاصل تہے اس سبب سے میجر صاحب اور منتظمان راج اور ٹہاکران شیخاوائی کے درمیان جو پہلے سے ہی بوجہہ ادائے فوج خرچ تنگ تہے نااتفاقی پیدا ہوئی آخرکار جب نااتفاقی زیادہ ہوئی اور ملک شیخاوائی مین امن ہوجانے سے اسقدر فوج کا رہنا غیرضروری ہوگیا اور زیادتی خرچ سے راج جےپور مین زیرباری ہوئی تب گڈمین تخفیف ہوئی دونون پلٹنین ملاکر ایک کر دی گئین کہ اب ۱۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مشہور ہے اور اوسکا خرچ سرکار انگریزی کے ذمہ ہوکر فوج خرچ معاف کیا گیا

اور جمعیت سواران اور تو پخانہ موقوف ہوئے —

یہہ تجویز سنہ ۱۸۲۳ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد ملک شیخاواٹی کا انتظام راج جیپور کے اہتمام سے رہا ٹہاکرون نے رفتہ رفتہ اپنا قدیم پیشہ غارتگری و رہزنی کا اختیار کیا اور متواتر واردائین کرنے لگے ملک کی بدانتظامی کی شہرت ہوئی اور مشہور تہا کہ جو سابقًا بارود ٹہید ہوئے تہے اور اب اپنے گہرون مین آباد ہو گئے تہے شریک واردات اور مجرمان بدپیشہ کی پناہ دہی کے مرتکب ہوئے آخرکار موسم سرما سنہ ۱۸۲۶ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے شیخاواٹی کا دورہ کیا جہونجہنون مین کل ٹہاکرون کو جمع کیا اور اونکو ملک کے لوگون کی بداعمالی سے آگاہ کرکے انسداد جرایم کے واسطے ہدایت کی اور یہہ بہی کہ اون کی رعایا مین سے جو کوئی غارتگری وغیرہ جرایم کا مرتکب ہوگا اوسکے اعمال کی بابت ٹہاکر لوگ ذمہ وار سمجہے جاوینگے اور حسب خواہش صاحب موصوف مہاراجہ صاحب نے حکم بنام ناظم جاری کرکے اقرارنامجات ذمہ وری نیک چلنی رعایا لکہوائی مگر ایسی عارضی و نرم تدبیرون سے شیخاواٹی و تارہ واڑہ وبیکانیر کی ابتری و خرابی کا انتظام مشکل تہا اس ملک کے باشندے قدیم سے غارتگری و بدترین جرایم کے مشتاق ہین دور دور تک واردائین کرتے ہین اور حصہ مال مسروقہ دیگر سردارون کے پاس پناہ پذیر رہتے ہین علاوہ اسکے مجرمون کو قرب و جوار کی ریاستون مین پناہ ملنے سے راج کی تدبیرات انتظام پیش نہین جاتی ہین اس پناہ دہی و عدم استعانت باہمی ریاستہاے و عدم سپردگی مجرمان سے بڑی مشکل ہوتی ہے انتظام شیخاواٹی

مین دربار جے پور نے کمال کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہوا اور اسی اثنار مین یہہ بہی دریافت ہوا کہ محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کی ایجنسی آبو مین رہنے سے انسداد ڈکیتی وغارتگری مین بڑی دقت عاید ہوتی ہے اسواسطے مناسب نظر آیا کہ سجان گڑہ مین کہ سرحدہ مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی پر واقع ہے ایک صاحب انگریز بالاستقلال متعین کیے جاوین چنانچہ کپتان پولٹ صاحب متعین ہوے اور بطور اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل و نیز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی انتظام ملک و انسداد جرایم غارتگری وغیرہ کا کرنے لگے راج کے سررشتہ گیرائی کا عملہ بجمعیت کثیر اون کے تحت مین متعین ہوا اور اہلکاران سررشتہ مذکور کی ہدایت کے واسطے بہت صاف و باضابطہ و پسندیدہ مجموعہ قواعد درباب امداد و اعانت کپتان پولٹ صاحب راج سے جاری ہوکر اوسپر بخوبی عمل ہوا۔

بدنظمی شیخاواٹی کے سببون مین ایک بڑا سبب یہہ ہے کہ وہان کے ٹہاکر و سردار راج کی تدبیرات انتظام مین مخالفت و لاپروائی کرتے ہین بعض اون مین سے بطمع نفسانی صرف چشم پوشی نہین کرتے ہین بلکہ بانی شر و فساد ہوتے ہین ان سردارون کو اپنے اپنے علاقہ مین ذمہ وار حفظ امن و رعایت رعایا کرنے کی تجویز پر مہاراجہ صاحب کی جانب سے بذریعہ سزادہی ٹہاکران چوکڑی و ملسیسر و نول گڑہ کہ وقوعہ حال کی ڈکیتیون مین اونکی شرکت ثابت ہوئی بخوبی عمل ہوا اور اوسی سال مین کل مفسدون کو عبرت ہوکر

सुजानगढ़

पोलाट

चौकड़ी
मलसीस
नवलग

ڈکیتی و غارتگری کا انسداد ہوگیا مقدمات ڈکیتی جنمین ملسیسر جوکڑی اور نرگلڈ
کے ٹہاکرون کی شرکت ثابت ہوئی متعلق علاقہ غیر تھے اونکی تحقیقات محکمہ پنچ کار
ایجنسی مین ہوئی اس تحقیقات مین کوئی شکایت جو اونکو اہالیان راج جیپور
کی طرفداری یا خصومت یا بے انصافی کی ہوتی اوسکی گنجایش نہین رہی
شہادت کامل سے ثابت ہوا کہ وے ارتکاب جرایم مین فقط رازدار نہ تھے
بلکہ شریک و مرتکب ہوئے تھے اگرچہ محکمہ مذکور کو اون کے حق مین تجویز سزا
کرنے کا اختیار تہا مگر سنگینی جرم کی واقعی حقیقت اور سزا مناسب یاداشت
جرم بطور رائے لکہکر مقدمہ کو راج مین سپرد کیا گیا یہہ سپردگی کچہہ ٹہاکرون
کی عزت و رتبہ کے لحاظ سے نہوئی تہی مگر اس غرض سے کہ اونکو راج سے
سزا ملنے سے دیگر مفسدون کو راج کا خوف ہو اور راج کے اقتدار انتظام
شیخاواٹی مین تقویت ہو اسمین کچہہ نقصان نہوا راج نے بہی وہی حکم دیا
جو پنچایت وکلا سے تجویز ہوا تہا مگر ٹہاکران شیخاواٹی مین راج کے حکم سے
عبرت ہوگئی ٹہاکران مرتکب جرم کی جایداد قرق ہوئی اور اونکو زیر حوالات
رکہکر مہاراجہ صاحب نے بشرط نیک چلنی آیندہ معافی قصور اور واگذاشت
جایداد کا متوقع کیا یہہ شرطیہ معافی بہی بہت مفید ہے کیونکہ اگر صرف سزادہی
کا قاعدہ جاری رہے تو ٹہاکر لوگ امید معافی سے مایوس ہوکر فساد و شتہ
کرین اور باروٹیہ ہوجاوین کہ اس صورت مین زیادہ فساد ہو
اسواسطے سزادہی و معافی بشرط نیک چلنی آیندہ دونون بالاتفاق
فایدہ مند ہین —

سنہ ۱۸۶۹و۶۸ء مین سرکار انگریزی کی مداخلت ملک شیخاواٹی کی نسبت ایک اور
مشکل پیدا ہوئی مہاراجہ صاحب نے عذر کیا کہ اس ملک کے کاروبار مین
سرکار کی طرف سے خصوص تا وقتیکہ دربار کی تدبیرات نظم ونسق کا نتیجہ
حاصل نہوا اور انقضا مدت سے اوسکا امتحان نہوجاوے سرکار انگریزی
کی طرف سے دست اندازی نکیجاوے مہاراجہ صاحب دیگر معاملات راج
کی نظیر دیکر کہتے ہین کہ ہمارے راج کو اس ملک کے انتظام کا اقتدار کافی حاصل ہے
اور سرکار انگریزی کی دست اندازی سے چھوٹے ٹھاکرون کو جو
دربار کی حکومت کو اب بھی کم خیال مین لاتے ہین زیادہ تر خلاف ورزی و عدم
تعمیل احکام راج کا حوصلہ پیدا ہوگا پس بصورت دست اندازی سرکار کی ہم انتظام
آیندہ کی بابت جوابدہ نہون گے چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اس عذر کو واجب
اور درست تسلیم کرکے معاملات شیخاواٹی مین دست اندازی کرنا چھوڑ
دیا۔

سیکر و بساؤ کے سردارون نے جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب کی ملازمت
حاصل کی اوس وقت سے سب چھوٹے سردارون نے اون کے
طریقہ کی پیروی اختیار کی اور اکثر ٹھاکرون نے جے پور مین آکر بادائے
نذرانہ ماتم پرسی کی رسم کرائی سنہ ۱۸۷۰و۶۹ء مین مہاراجہ صاحب نے شیخاواٹی
کے اونہین لوگون مین سے جو بدخواہ و سرکش سمجھے جاتے ہین ایک رجمنٹ
سوارون کی اور ایک پیادون کی بھرتی کی یہی لوگ غارتگری کرتے تھے
اب اونہین کو اوسکے انسداد کیواسطے رکھا گیا کچھ عرصہ تک یہہ رجمنٹین

بمحنت ناظم اوسی ملک مین متعین رہین مہاراجہ صاحب انتظام شنخاوائی کی
ضرورت سے بخوبی آگاہ ہوگئے مگر اونکی مروت و حلم و اجتناب تدبیرات
سخت سے یہہ خوف ہوا کہ شاید بدمعاش لوگون کو یہہ گمان ہوجاوے کہ
جانسے جیسا قصور کرین سزا نہو گی مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہہ تدبیرین بخوبی
کارگر ہوئین اور غارتگری و دیگر سنگین جرایم کا ارتکاب بالکل بند ہوگیا سبب
اسکا براہ انصاف کپتان پولٹ صاحب کی لیاقت و تندہی و خوش تدبیری
تہی مگر افسوس ہے کہ عین اوسوقت مین جب اونکی محنت و تدبیرون کا نتیجہ
حاصل ہونے لگا تہا اور واقفیت عادات خلایق و مقامات سے اون کی
زیادہ ضرورت ہوئی تہی وے اس ملک سے علیحدہ ہوئے۔

انتظام شنخاوائی کی دیگر قباحتون مین سے جنکی اصلاح ضرور تہی مقدم
یہہ تہی کہ ناظم شنخاوائی اور راج کے افسر محکمہ انسداد ٹہگی و ڈکیتی کے
درمیان نااتفاقی ہو گئی نہ معلوم یہہ نااتفاقی ذاتی عداوت سے پیدا ہوئی
تہی یا اون کی خدمات و اختیارات کے بصفائی تشریح نہونے سے بہرحال
جو اصلاح مہاراجہ صاحب کو مد نظر تہی اوسمین بہت خلل واقع ہوا اگرچہ
اسی طرح اہالیان سررشتہ استیصال ٹہگی و ڈکیتی و حکام دیگر اضلاع کے
درمیان بہی بوجہہ عدم صراحت اختیارات سررشتہ مذکور کے نفاق تہا
مگر شنخاوائی مین یہہ خصوصیت تہی کہ جو شخص افسر سررشتہ انسداد ٹہگی و ڈکیتی
ہوا وہ سابق مین شنخاوائی کا ناظم تہا اور ۱۸۶۸ع مین اوس عہدہ سے
برخاست ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو اس حال کی اطلاع دی گئی اور

اونہون نے بندوبست مناسب کیا - تورا واڑ و فیخا واڑی کی جاگیرون
کے انتظام مین کسی طرح کی نہوئی مگر جو کچھہ ترقی ہوئی وہ حکام انگریزی کی
زیادہ تر آمد و شد و تاکید سے ہوئی نہ کہ ٹہاکرون کی طبعی خواہش سے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اکثر ٹہاکرون سے جب وے بتقریب تشریف آوری
لارڈ میو صاحب بہادر جے پور مین آئے تھے ملنے کا اتفاق ہوا اور
بعض کی جاگیرون مین اونکا دورہ ہوا چند جاگیرین البتہ زیر بار تھین
مگر دیگر بہت دولتمند اور آسودہ حال تہین تجربہ سے معلوم ہوا کہ ملک
کی خلایق آسودہ و خوش تہی کسی طرح کے ظلم و تعدی کی شکایت نہین اس
سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ان سردارون کی حکومت اور انصاف جاہلانہ ہے
مگر اونکی رعایا کی خواہش و خیالات کے موافق ہے کہ رعایا بہت امن
و عافیت مین ہے اور مہاراجہ صاحب و ٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان
جو نااتفاقی و حسد مدت سے چلا آتا تہا وہ بہی رفع ہوگیا اور ٹہاکرون نے
بخوبی سمجھہ لیا کہ بجاے مقابلہ کرنے کے اپنے آقا کی رضاجوئی و خوشنودی
سے بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے ان صحرائی خراج گذارون سے پیش آنے
مین دربار کو یہہ ضرور خیال کرنا چاہیئے کہ اونکے موروثی حقوق اور دستور رسم
قدیم مین دست اندازی ہونے سے اونکی خیرخواہی اور رضامندی بالکل
جاتی رہی ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کو بہی یہہ حال بخوبی معلوم ہے اور جہان
کہین اس سے انحراف ہوا ہے مہاراجہ صاحب کے کسی بیدلیسی یا ناواقفا ہلکار
کی غلطی سے ہوا ہے چنانچہ حال مین ایسا کوئی اتفاق نہوا۔

علاوہ فایدہ کاروائی روزمرہ کے جس سے شیخاواٹی کو بڑا فیض پہونچا ہے
اوراوسمین سیطرف سے امداد ہونیکی ازحد ضرورت ہے مہاراجصاحب
اور اون کے خراج گذارون کے درمیان اختلاط و محبت ہونے سے انواع
نتایج نیک حاصل ہوتے ہین مقدمات سند نشینی کے طے ہونے مین دربار
کیطرف سے بہت سہولیت ہوگئی ہے سابق مین خواستگاران سند نشینی مدت
تک بحالت غیر معینہ جے پور مین رہکر زیربار ہوا کرتے تہے اب اون کی منظوری
و تقرر بہت جلد ہوجاتے ہین صرف سنہ ۱۸۷۵ع مین بارہ ٹہاکران کی سند نشینی
منظور ہوئی اور مقدار نذرانہ بہ آسانی طے ہوگئے کیونکہ اوس کے واسطے
ایسے قواعد مقرر ہوگئے ہین کہ بحث و تکرار کی کچہہ گنجایش نہین رہی —
سنہ ۱۸۷۵و۱۸۷۶ع مین نواب گورنر جنرل صاحب و شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب
کی تشریف آوری پر شیخاواٹی کے کل سردار جے پور مین موجود ہوئے اور
اونہون نے صاحبان معزز الیہ کی تواضع و مہمانداری مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی

کہیتڑی

کہیتڑی کی مختصر ریاست کا تعلق سرکار انگریزی سے بہت مدت سے رہا ہے —
سنہ ۱۸۰۳ع مین راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی لارڈ لیک صاحب کے شامل
ہوا تہا اور کہیتڑی خود اختیار ریاست متصور ہوکر اوس سے معاہدہ ہوا کہ
اگر سرکار انگریزی اور راج جے پور کے درمیان نا اتفاقی رہی تو کہیتڑی
سرکار انگریزی کیطرف متصور ہو جنگ مرہٹہ کے زمانہ مین راجہ نے اپنا ملک اور

فوج سرکار کو سپرد کر دیا اور اپنے بھائی کو مع راجپوت سواروں کے جنرل
مونسن صاحب کے ساتھہ مہم گجرات پر بھیجا عندالضرورت صاحب محدوح راجپوت | मोनसेन
کھیتڑی لب دریاے چمبل لڑکر مع اپنے افسر کے مارے گئے اس حسن خدمت
جلدوین مین لارڈ لیک صاحب نے راجہ کھیتڑی کو پرگنہ کوٹ پوتلی نوہزار | कोटपूतली
روپیہ سالانہ جمع کا عطا کیا اوس زمانہ کے اسناد و مراسلات راجگان کھیتڑی
بنظر صراحت مطالب نقل کیے جاتے ہین ۔
نمبر ا خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام | गिरार्ड लेक
راجہ ابھی سنگہ بہادر والی کھیتڑی ۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

مکاتبہ کہ متضمن بر تقدیم آئین رفاقت و دولتخواہی سرکار فیض آثار و حاضر
بودن نزد کرنل جارج بال صاحب بہادر و کپتان لوکین صاحب مع جمعیت سہ ہزار سوار و پیادہ | जार्ज बाल / कीन लोकीन
ابلاغ یافتہ بود موصول گشت حالات مرقومہ پیرایہ انکشاف پذیرفت فی الحقیقت
ظہور این مراتب و شہود این مدارج مثمر حسنات و باعث مزید انبساط خاطر خود
است باید کہ ہمبرین نمط آیندہ ہم در بجا آوری رفاقت و نیکو بندگی سرکار
فیض آثار بدل حاضر و مصروف باید بود و آنکہ احوال رفتن مرزا امیر بیگ تعلقداری
کوٹ پوتلی از طرف کرنل جارج بال صاحب بہادر کہ سابق سند مکان مذکور از
سرکار بنام ایشان حاصل گشتہ و نیز در باب رخصت ٹھاکر باگھہ سنگہ نزد خود و
حاضر ماندن ہردی رام ساہ در حضور مرقوم بود مفہوم گردید سابق بمقدمہ دخل
دہانیدن گڈہی کوٹ پوتلی چٹھی بنام کرنل جارج بال صاحب بہادر نوشتہ شدہ بود

یقین است که بهادر ممدوح عمل و دخل آن مهربان به گڈهی مسطور رسانیده باشند و پهاک مسطور را خلعت تفضلات داده رخصت نمودیم و متقدمه خلعت آن مهربان جنکی بهادر موصوف بڈاک خواهد رفت النسب که مدام به تسییل مراسلات خیریت ورود بیاد آن ضلع مسرور افزا باشند زیاده چه نگارش رود

نمبر ۴ خط مشیر الدوله اعظم الملک کرنل جان گرارڈ لیک صاحب بهادر فیروز جنگ بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیرهی —

راجه صاحب بسیار مهربان سلامت

شرح اشتیاق مواصلت که خلاصه مطالب ماست از حد زیاده ازان درگذشته قلم محبت رقم را یارا عاجی آرد راحت القلوب احبا یعنی مکاتبه مسرت افزا وصول مهربانی آورده کوایف مرقومه موضح و منشرح گردید آنکه در مقدمه کوٹ پوتلی که مفوض به آن مهربان است و در حال قلعدار کرنل جارج بال صاحب بهادر در گڈهی آنجا رفته نگاشته بود آن مهربان سابق ازین در مقدمه برخاسته طلبیدن قلعدار مسطور و عمل و دخل گرانده و اذن مردمان آن صاحب در گڈهی مسطور ازانجا بنام کرنل صاحب مسطور نوشته رفته است و الحال نیز جنکی جنرل صاحب بهادر بنام کرنل صاحب موصوف هم درین باب نوشته رفته است خاطر جمع دارند بلاشبهه عمل و دخل مردمان آن مهربان در گڈهی مسطور خواهد شد و از کاردانی و خیر اندیشی و دلدهی آن مهربان که منقوش خاطر جنرل صاحب بهادر است بسیار محظوظ و راضی هستند بهر عنوان خاطر جمع باید داشت زیاده چه نگاشته آید —

نمبر ۵ خط کپتان برنارڈ صاحب بهادر کمیندنگ بادهوگڈه بموجب حکم میجر برن بل صاحب

راجه صاحب مشفق قدردان کرمفرمای مخلصان سلمه الله تعالی

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت که خلاصه مطالب است مشهود ضمیر تنویر گردانیده می آید
دیروز خطے در باب فرستادن ٹھاکر کشن سنگه مع جمعیت و توپخانه به نارنول و نشانیدن
تهانه در شهر فرستاده شد بمطالعه سامیه در آمده باشد الحال اینست که تهانه سرکار حضرت
صاحبان انگریز بهادر در نارنول قایم است و مردمان علی محمد و غیره دیگر تعینات
شده اند لهذا مستدعی خدمت میشود که به ٹھاکر کشن سنگه مرقوم فرمایند که مع جمعیت و توپخانه
خود را به نارنول رسانند و در شهر بند و بست نمایند و حریف اگر بیاید برباد سازند
و تهانه سرکار را قایم داشته مددگاری نمایند و تهانه خود در نارنول بنشانند بعد
رسیدن ٹھاکر کشن سنگه به نارنول سردار دیگر را در فوج گذاشته خود را جریده
نزد این مخلص رسانند که این مخلص و ٹھاکر کشن سنگه متفق شده به کانوڑ بحضور میجر
برٹن بل صاحب رسیده صلاح و مصلحت نموده پخته و نیز بهم چیز کرا شده خواهد شد
و مدام از مهربانی نامجات مع کار خدمات مسرور میفرموده باشند زیاده چه تصدیع
و به تحریر ۲۰ ستمبر سنه ۱۸۰۳ع ترجمه مضمون ظهری بخط انگریزی که بحکم میجر برٹن بل صاحب
واسطے روانگی کشن سنگه بمقابله نراین راؤ دستخط برنارٹو صاحب —

نمبر ۲۷ خط میجر برٹن بل صاحب بهادر بنام ٹھاکر کشن سنگه صاحب ملازم کهیتری

ٹھاکر صاحب مشفق مهربان مخلصان سلامت

بعد از مراسم اشتیاق ملاقات مسرت آیات که متجاوز از حد تحریر است مشهود ضمیر تنویر
میگرداند امروز از احوال فتح و نصرت دلاوران انگریز کمپنی و هزیمت خوردن مقهور
که آهنگ سرور و نشاط عاید حال گردید که شرح آن بقالب تحریر و تقریر نمی گنجد و

नारनौल

कानोड

احوال تهوری و دلاوری آن مهربان بر جمهور انام شایع و آشکار احتیاج تکرار
و تذکار نیست و پیشتر از وقوع این فتح نوید آمیز کیفیت حروف ظاهرداری آن مهربان
ایمانے کرده بودم لیکن آفرین صد آفرین بر تهوری و شجاعت آن مهربان که
حرف طمع بر بالائے طاق گذاشته و خیرخواهی سرکار کمپنی بهادر مقدم دانسته این
فتح عظیم را بظهور آوردند و مفسدین را هزیمت دادند چنانچه فی الفور این تمامی حالات
بحضور جنرل صاحب و کرنل اکٹرلونی صاحب بهادر ظاهر کرده ام و در هوائے
مخالف که آن مهربان این طور خیرخواهی سرکار انگریز بهادر بجا آورده اند یقین
که استحکام روابط اخلاص و اتحاد آن مهربان روز بروز ترقی پذیر خواهد شد
زیاده بجز اشتیاق چه بتحریر آید۔

بیت

خوش کارنامه ایست که آید بروی کار　　این کار از تو آید و مردان چنین کنند

تحریر ۱۸ ستمبر ۱۸۱۴ء

نمبر ۵ خط جنرل گارڈ لیک صاحب بهادر سپه‌سالار افواج انگریزی بسوی مہاراجه
ابهی سنگه صاحب بهادر والی کہتہڑی -

راجه صاحب بسیار مهربان سلمه

از نوشته کرنل واؤ و اکٹرلونی صاحب حالات تردد نمایان و اخراج فیه ملاعنه یعنی جنوبیان
بد خصال و دخل بودن نمودن در تعلقه دیانت گردید موجب کمال انشراح و ابتهاج گردید
چون آن مهربان مع متوسلان و منتسبان از روی صداقت صمیمی راسخ ارادت نسبت
این سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بهادر دام اقباله دارند بر ضمایر اقاصی و ادانی منقوش و
مرتسم است بلکه ضرب المثل جهانیان ان شاء الله تعالی بر وقت جلدوی این حسن خدمات باحسن الوجوه

جلوہ گر خواہد گردید و وقوع این فتح نمایان بران مہربان و بر جمیع دولتخواہان و ترقی سگالان این سرکار دولتمدار مبارک و میمون باد چون اینجانب مع عساکر فیروزی در سکندرہ سہ کروہی اکبرآباد مقیم و مخالف باتکبت قریب محاذی رخت ادبار دارد انشاء اللہ تعالے عنقریب سزاے اعمال آن کوتہ اندیش در کنارش نہادہ میشود خاطر بہمہ وجوہ مطمئن دارند زیادہ چہ نگاشتہ آید بخم ماہ ستمبر سنہ [illegible]

نمبر ۱۶ ترجمہ انتخاب چٹھی لفٹنٹ کرنل ایچ - ایل گارڈنر صاحب جو سوار کے ایک بہادر سپہ سالار -

اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ء مین بطور طریقہ مخالفت راج جے پور کے روسا قرب و جوار اپنے کل افعال علانیہ سے ہمارے خلاف تہے ہرچند باطن مین مرہٹون کے ظلم و تشدد سے بریت حاصل کرنے کی تمنا رکہتے تہے جس زمانہ مین مرہٹون کے کیمپ میدان جنگ مین آمادہ کارزار تہے روسا مذکور انجام لڑائی کے منتظر و نگران تہے اوس حالت مین مجھکو مناسب و مستحسن معلوم ہوا کہ کسی نامی رئیس کو ایسی ترغیب دیجاوے کہ وہ برملا اپنی متابعت سرکار انگریزی کی نسبت ظاہر اور نمایان کرے اور یہہ یقین تہا کہ اوسکے رویہ کو دیکہکر اور بہی ویسا ہی طریقہ اختیار کرین گے میرے اور راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی کے درمیان کہ راجہ موصوف ملک شیخاوائی کا دولتمند اور زبردست راجپوت رئیس ہے محبت تہی اور یہہ دوستی میدان کارزار مین ساتہہ رہنے سے پیدا ہوکر بہ تبادلہ دستار مستحکم ہوئی تہی حسب درخواست میرے اور صرف بہ اعتبار فہمایش میرے اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ء مین علم انگریزی فصیل کہیتڑی اور راجہ موصوف کے دیگر

تعلقات پر نسب ہوا اور میری چٹھی کے ذریعہ سے راجہ نے اپنا وکیل مع تین سو
راجپوت سوار کے صاحب سپہ سالار کے لشکر میں بھیجا اس اولین ثبوت عنایت
سے جو فواید سرکار انگریزی کو حاصل ہوئے اور رؤسا قرب وجوار پر اثر پیدا
ہوا اوسکی خوبی تشخیص کرنے میں ادراک نہیں کرسکتا کہ سرکار نے بجلدوے
خیر خواہی راجہ ابھی سنگہ کو کوٹ پوتلی کا زرخیز پرگنہ عطا کیا اور راجہ موصوف کو
افادہ دو بالا یہ ہے کہ پرگنہ مذکور اوسکے ملک سے ملحق ہے —

نقل ترجمہ خط جنرل لارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام راجہ
ابھی سنگہ صاحب والی کھیتڑی —

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

درینولا بدریافت آمدہ کہ نراین راؤ از شورہ بختی خود در ضلع کانوڑ و نارنول بخیرہ
گروہ قزاقان تیرہ فراہم کردہ ہنگامہ آراست و بسبب مہم روبکار کہ پیش نہاد
اعالی سرکار دولتمدار است درین ہنگامہ باستیصال جمعیت مقہور کہ زیر قلعہ دیگر
پناہ گرفتہ است رسیدن عساکر منصور دران ضلع متعذر انشاء اللہ تعالے زود
از تنبیہ و گوشمال آن نافرجام ہیکہ فراغت دست میدہد بلاتن ہاے جرار و
کرار بہ تدارک آن ملعون خواہد رسید چون خلوص و اتحاد و یک جہتی و یکتا دلی
آن مہربان نسبت سرکار دولتمدار ممدوح بر ضمایر اعالی سرکار صاحبان عالیشان
منتقش و مرتسم است یقین است کہ در امریکہ موجب سرسبزی سرکار ممدوح
خواہد بود دران سرسبزی خود انگاشتہ اجتہاد موفور بتقدیم خواہند رسانید
لہٰذا القلم اتحاد می آید کہ آن مہربان باتفاق و صلاح مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ

कानौड
नारनौल

بهادر جمعیت خود را فراهم ساخته به تنبیه و گوشمال بلکه استیصال آن بدخصال
قسمے که خواهد شد سعی موفور بعمل آرند و آن ضلع را از لوث وجود آن بدفرجام
خالی و مصفا سازند که موجب خوشنودی اینجانب و استرضاے خاطر اولیای
سرکار معظم الیه خواهد بود و در رسد رسانی از هر جنس ضروری که جهت قلعگیان کالونجر
ضرور است ذمهٔ خود شناخته توقف و اهمال را جایز ندارند که جواب با صواب
این معنی نزد این جانب زود ارسال دارند اینجانب را خواهان خیریت تصور نموده
از مژدهٔ خیریات مسرور الوقت میساخته باشند زیاده چه نگارش رود تاریخ
۲۳ - مئی ۱۸۰۵ء -

نمبر ۸ خط لارڈ جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپه سالار بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر

راجه صاحب بسیار مهربان سلمه

خط بهجت نمط وصول مباهجت نموده بر مندرجه آگهی ساخت آنچه مرقوم نموده
که جمعیت دو صد سوار و همین قدر پیاده جهت اخراج نراین راو مامور نموده
شامل فوج فیروزی که بسرکردگی میجر بڑن بل صاحب بهادر در ضلع کالونجر
مامور باخراج مقهور مذکور است کرده شد که اگر اجازت اینجانب باشد جمعیت
دیگر فرستاده شود وصول مباهجت شمول نمود بر مندرجه آگهی دست داد
لهذا بقلم اتحاد می آید که چون زیاده جمعیت ضرور نیست همین قدر جمعیت
که رسید کافی است بالفعل فرستادن جمعیت را بر اجازت اینجانب باید داشت
زیاده چه نگارش رود -

نمبر ۹ سند عطاے پرگنه کوٹ پوتلی موسومه راجه ابهی سنگه صاحب بهادر

دستخطی و مهری صمصام الدوله شجیع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپهسالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاهی و کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هند و ستان فدوی خاص شاه عالم بادشاه غازی۔

متصدیان مهمات حال و استقبال و چودهریان و قانونگویان و زمینداران و رعایای سکنه پرگنه کوٹ پوتلی سرکار نارنول صوبه دار الخلافت شاهجهان آباد بدانند چون مال از ین پرگنه مذکور در تعهد مستاجری نام راجه ابهی سنگه از سرکار مقرر بود و لغایت آخر ۱۲۱۳ فصلی وجهه مقرری از راجه موصوف داخل خزانه سرکار دولتمدار گردید و آینده را از ابتدای ۱۲۱۴ فصلی پرگنه مذکور در روبست مع مال و سایر بجمیع وجوه براجه مذکور به سبیل دوام نسلاً بعد نسلاً از حضور معاف و مفوض گردید بوجهی من الوجوه امال سرکار را در طلب بالواجب سرکار مواخذه نیست و نمانده و حاصلات آنرا راجه مسطور خود متصرف باشند فاما مشروط برین معنی که کمک از سرکار گاهیے طلب نسازند و خود با جمعیت خود بند و بست مکان نمایند و نیز در وقت دولتخواهی و خیر اندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز دام اقباله مصروف باشند می باید که آن ها راجه موصی الیه را معافی دار مستقل دانسته نوعے من الوجوه در تابعداری و اطاعت و ادائے بالواجب پیش موصی الیه حاضر بوده دقیقه از دقایق خیر خواهی مهمل و معطل نگذارند و سبیل موصی الیه آنکه رعایای سکنای انجا را از حسن سلوک خود راضی و آباد سازند و از ظلم و تعدی و بدعتهای تازه که موجب ویرانی و بربادی رعایا است اجتناب ورزند و بنای

سلوک نماید که احدی نالشی از ظلم و تعدی او بحضور نه آید و در امنیت
طرق و شوارع و محافظت مسافرین و مترددین سعی موفوره بکار برد که بخوبی
و کشاده پیشانی و فارغ البالی بلا وقت آمد و رفت می نموده باشند درین باب
تاکید مزید دانسته حسب المسطور بعمل آرند مرقوم ششم ماه اپریل ۱۸۰۶ء مطابق شانزدهم
محرم سنه ۱۲۲۱ هجری۔

सीटन نمبر ۱۰ خط اے سیٹن صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی موسومه راجه ابهی سنگه
صاحب بهادر نواب مستطاب معلی القاب عالیجاه والا قدر رفیع بارگاه گورنر
मिंटो جنرل لارڈ منٹو صاحب بهادر دام افضاله که از امراے عالیشان و سرداران عالی
اقتدار سمو المکان ولایت انگلستان اند در ینولا از حضور پرنور بادشاه
جمجاه کیوان بارگاه انگلستان بعهده ریاست ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز
بهادر متعلقه کشور هندوستان بدار الامارت کلکته نزول اجلال فرموده اند
सरजार्ज हिलो बैरोनट چون سر جارج هلرو بارلو صاحب بهادر بیرونٹ کار رواے ممالک محروسه سرکار
دولتمدار بخوبی سرانجام داده انتظام فرموده اند در ولایت نهایت نیکنام و
مورد تفضلات بادشاهی بوده تمغاے امرائی یافته در انتظام ممالک محروسه
مذکور شامل صاحبان عالیشان صدر کلکته خواهند ماند و طوریکه نواب صمصام الدوله
اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپهسالار
فتح جنگ و دیگر صاحبان عالیشان بحق آن مهربان نظر مهربانی و تفضلات
میداشتند نواب مستطاب گورنر بهادر ممدوح نیز تفضلات و عنایات بحال
آن مهربان مبذول و مرعی خواهند داشت خاطر مطمئن و جمع یاد زیاده چه

۱۲۔ اگست ۱۸۳۶ء

نمبر ۱۱ خط لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان بنام راجہ ہیرا سنگھ صاحب بہادر

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ مسرت افزا متضمن بسرور وانبساط خاطر آن مہربان از دریافت خبر ورود اینجانب در دار الامارت کلکتہ بعہدہ ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند واظہار مراتب خیراندیشی و دولتخواہی ایشان نسبت بہ سرکار موصوف و اینکہ ہرگاہ در مقدمات صاحب عالیجاہ رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان لارڈ لیک صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار بہ ایشان ایما میکردند بوجہ احسن بہ سرانجام آن می پرداختند بحال ہم آنچہ از حضور اینجانب ایما صادر خواہد شد بتقدیم آن خواہند پرداخت موصول مطالعہ گردید مسرور و مطلع ساخت از آنجا کہ آن مہربان خیر خواہ بلا اختیار این سرکار اند درین صورت الیقین است کہ از دریافت خبر مزبور زیادہ از دیگران خورسند و شادمان شدہ باشند و مراتب خیراندیشی و دولتخواہی آن مہربان نسبت بہ سرکار موصوف زیادہ از آنکہ نوشتہ اند منقوش و مرتسم خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواہی در امور این سرکار حسب ایما صاحب عالیجاہ موصوف از طرف آن مہربان دلیل بر کمال خلوص محبت و اخلاص ایشان متصور شدہ و نظر بر حسن ارادت و شوق مودت آن مہربان یقین قوی است کہ آیندہ ہم در ہرگاہ و در ہر امریکہ ازین طرف ایما خواہد شد

به انجام آن از دل مصروف خواهند گردید شایسته اخلاصمندی آنست که اینجانب
را پیوسته خواهان خیریت یاد دانسته مدام بارقام مکاتبات محبت آیات مسرور و
شادکام میساخته باشند زیاده چه برطراز د مرقوم ۲۱ - ماه نومبر ۱۸۰۳ء

نمبر ۱۳ خط اونرابیل بلرو بارلو صاحب بهادر بیرونٹ بنام راجه امهی سنگه صاحب بهادر

گونروں کی ہیرانی

راجه صاحب بسیار مهربان دوستان سلامت
مکاتبه بهجت طراز متضمن اظهار مراتب خیراندیشی و دولتخواهی نسبت به سرکار انگریز
بهادر و اینکه هرگاه در مقدمات از طرف صاحب عالیجاه رفیع جایگاه صمصام الدوله
اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک صاحب بهادر فتح جنگ سپه سالار به
آن مهربان ایما رسید ایشان باحسن الوجوه بسر انجام آن بپرداختند و الحال هم آنچه
از حضور ایما خواهد شد بتقدیم آن خواهد پرداخت وصول نموده مسرور و موفور
و بلند رجه مطلع ساخت مراتب خیراندیشی و دولتخواهی آن مهربان نسبت بسرکار
موصوف بخوبی منطبع و منقش خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواهی در
امور این سرکار برحسب ایما صاحب عالیجاه موصوف از طرف آن مهربان بر کمال
مصروفیت خاطر ایشان در باب استرضا و خوشنودی اولی این سرکار متصور
شده و نظر بر حسن ارادت و رسوخ محبت آن مهربان یقین کلی است که آینده
هم در هر امرے که از ینطرف خواهد شد به انجام آن از دل مصروف خواهد گردید
شایان خلوص مودت و وثوق آنست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریتها
دانسته مدام به ارقام مکاتبات بهجت آیات مسرور و شادکام می ساخته باشند

زیاده چه بسطرا زد مرقومه ۲۱ - نومبر سنه ۱۸۱۱ء مطابق ۲ - رمضان سنه ۱۲۲۶ هجری

نمبر ۱۳ خط زبده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان اشرف الامرا لارڈ منٹو صاحب بهادر گورنر جنرل ناظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هند بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتری مرقومه ۱۰ - مئی سنه ۱۸۱۱ء مطابق ۲۶ - ربیع الثانی سنه ۱۲۲۶ هجری -

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن خورسندی خاطر آن مهربان بدریافت خبر معاودت معلی الحضر اینجانب بدارالاماره کلکته و نوید فتح و فیروزی این سرکار دولتمدار بادیگر مراتب دولتخواهی و خیراندیشیها موصول گشته مسرور و مشعوف ساخت از آنجا که آن مهربان از دولتخواهان وفاکیش سرکار موصوف اند درینصورت یقین است که از ادراک خبر مسرت و نوید فتح جزیره وسیعه فرانسیس موسوم به جاوا مع جزایر متعدده تابع آن که از فضل ایزدی و تائیدات سرمدی نصیب اولیاے دولت ابد مدت این سرکار شده خبر اند و از فراوان مسرت و انبساط شده باشند و ارقام تهنیت از دلایل عقیدت و ارادت آن مهربان متصور گشت و مراتب دولتخواهی هاے آن مهربان از تحریر شهامت و عوالی مرتبت ابهت و معالی منزلت منتظم الدوله مختار الملک مٹکاف صاحب بهادر صولت جنگ دریافت شده ذریعه خوشنودیها گردید رجا که اینجانب را پیوسته خواهان خیر و خوبیهاے خود انگاشته بارقام آن مسرور و شادکام می نموده باشند زیاده چه بسطرا زد -

نمبر ۱۴ خط مستر چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر ریذیڈنٹ شاه دهلی

जावा

मटकाफ

चार्ल्स थियोफिलस मटकाफ

۱۷ - جولائی سنه ۱۸۱۲ء بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت که متجاوز از الحصر و بیان است مشهود خاطر تودد ذخایر گردانیده می آید مکاتبه مسرت افزا متضمن حصول مواصلت کرنل صاحب والا مناقب کرنل پیدول صاحب بهادر و مستعد شدن خود در باب سرانجام رسد و غیره اسباب بر وفق ایما صاحب دلسوق تفکرات بامتناع حکم موقوفی کوچ فوج و قضایا ٹهاکر شیام سنگه از مخالفت برادران خود که سرکار سوائی جے پور بسبب کشیدگی سابق خصوصاً از رسیدن چهاونی بهاکٹراواس و شامل شدن در فوج انگریزی بنا بر ٹهاکر مذکور زیاده تر مکدر بوده باغواے مخالفان اراده خلش خواهند ساخت و اظهار مراتب دولتخواهی و خیر سگالیهاے نسبت به این سرکار وصول بهجت شمول نموده انشراح و انبساط از حد گذرانیده و بر مضامین تودد تضمین آن مشعر وجائے اطلاع دست داد آن مشفق که حسب ارقام این مخلص شامل فوج انگریزی گردیده به تقدیم مراتب خیر خواهی با پرداختند حسن ارادت و عقیدت آن اخلاص نشان نسبت به این سرکار جلوه استحسان پذیرفت و صداقت و اتحاد آن مهربان زیاده از سابق بر صفحات ضمایر صفا مظاهر اولیاے سرکار مرتسم و منقش گشت دوستدار را اینقدر معلوم نبود که آن مشفق به این زودی تا بمقام چهاونی رسیده شامل افواج خواهند شد از راه خیر خواهیها که به تعجیل تمام پرداختند موجب و فور خورسندیها گردید مخالفت برادران آن مشفق و کشیدگی

خاطر مہاراجہ جے پور کہ از پیشتر نیست بہ آن مہربان متحقق است امر ناجائز
واگر الحال بسبب شمول افواج بہ تجدید منافقت و معاصمت در پیش آمدا ولا
درین امر کہ محض بنا بر تدارک فتنہ و فساد بودہ حرف کشیدگی مہاراجہ صاحب
از آن مہربان بمقیاس قیاس نمی گنجد و بر تقدیر ظہور آن درین باب بہ نہایت
تمام ارقام خواہد یافت یقین کہ مہاراجہ صاحب موصوف را نظر با خلاص فیمابین
سرکارین کہ بوجہ اتم منوط و مربوط است پاس نوشتہ این مخلص خواہد شد
وکشیدگی سابق و حال رفع میتواند شد باقی خیریت ہاست و از نویدات عافیت
مزاج نوید انشراح مسرور و منشرح می نمودہ باشند زیادہ مسرت باد۔

نمبر ۱۵ اقرار نامہ راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ بہ سرکار
دولتمدار کمپنی انگریز بہادر آنکہ بخلوص خالص و رسوخ کامل توسل سرکار
دولتمدار اختیار نمودہ اقرار می نمایم کہ بطوریکہ اطاعت مہاراجہ جے پور خواہ
بمالگذاری و یا از جمعیت موجودہ خود می پرداختم از صفائی خاطر و صداقت
قلب در متابعت سرکار کمپنی انگریز بہادر حاضر خواہم ماند و بتقدیم اوامر
سرکار دقیقہ از دقایق اتباع فروگذاشت نخواہم نمود بنا بر آن این چند
کلمہ بطریق اقرار نامہ نوشتہ دادہ شد کہ حجت ساطع باشد مرقوم تاریخ
۲۱ - جنوری سنہ ۱۸۱۶ء

نمبر ۱۶ تسلی نامہ سرکار کمپنی بہادر بنام راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ
بمہر و دستخط چارلس تہیافلس منٹکاف صاحب بہادر مرقوم ۲۱ - جنوری
سنہ ۱۸۱۶ء چون راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ باظہار توسل

سرکار اقرار می نماید کہ برحسب اطاعت خود بیش مہاراجہ جے پور در منابعت سرکار کمپنی انگریز بہادر خواہم پرداخت بنا برآن نظر بر رسوخ ارادت راجہ موصوف و کنور مومی الیہ ارقام می رود کہ اگر بحسب اتفاق مہاراجہ جے پور را با سرکار انگریزی میاقی یگانگت و اتحاد مستحکم نگردد راجہ موصوف و کنور معز الیہ و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً از متوسلان این سرکار خواہند بود و بموجب اقرار شان بعمل خواہد آمد و در صورت تاسیس اساس یکجہتی فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ جے پور راجہ موصوف و کنور معز الیہ برحسب اجازت بدستور در تابعداری راج جے پور خواہند ماند و درینصورت ہم سرکار حامی و حافظ معز الیہما خواہد بود و راجہ موصوف و کنور مومی الیہ و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً مشمول عواطف سرکار خواہد ماند۔

نمبر ۱۰ خط سر چارلس تھیافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی بنام راجہ ابھی سنگھ صاحب بہادر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد اشتیاق مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز الحصر و البیان است مشہود خاطر تو دو ذخایر گردانیدہ می آید رسوخ و ارادت آن مشفق نسبت بہ سرکار فیض آثار کہ از قدیم متحقق و ثابت است اظہر و درینولا از آمدن کنور صاحب مہربان کنور بختاور سنگہ صاحب بہادر کہ بلقاے فرحت انتماے خود مسرور داشتہ بتقدیم لوازم دولتخواہی پرداختند زیادہ تر از سابق منقوش و مرتسم خاطر صفا مظاہر گردید از آنجا کہ فیمابین سرکار دولتمدار و مہاراجہ

صاحب عالیشان سوائی جگت سنگه بهادر روابط یگانگت و یکجهتی انضباط
دادی گرفته آن مشفق هم ازین امر مطلع باشند و از طرف سرکار خاطر اقرار
بهجت دارند که همه جهت مشمول عواطف خواهند ماند و سرکار را در امر واجب
حفظ و حمایت آن مشفق ملحوظ و منظور خواهد بود باقی مراتب از اظهار کنور
صاحب واضح خاطر قدر و مظاهر خواهد گشت و آینده هم دوستدار را همواره
مسرور و دوستیها انگاشته به ترقیم رقایم خلت شمایم مسرور و منبسط می نموده
باشند زیاده بهجت باد وفق مرام باد

نمبر ۹۸۱ پروانه دستخطی جنرل داود اکترلونی صاحب بهادر رزیدنت
دهلی چودهریان و قانون گویان پرگنه کوٹ پوتلی بدانند در ینولا بر اظهار
وکیل راجه صاحب مشفق راجه بخی سنگه بهادر دریافت شد که ایشان
رعایای پرگنه مذکور را بر وقت طلب نشان از معامله در غلانیده سرکش
می نمایند و زر معامله قرار واقعی از نزد زمینداران پرگنه مسطور گرفتن نمی دهند
لهذا نوشته میرود که نشان زر معامله از دهات بفور طلب بموجب سررشته
تشخیص مکانات عملداری راو راجه بخی سنگه بهادر الور واله و نواب فیض محمد
خان بهادر که قرب و جوار ایشان است میکنانیده باشند و در خیراهی
و حسن خدمتی سرکار راجه صاحب موصوف مصروف و حاضر می بوده باشند
در صورت بدخواهی و انحراف در حق ایشان خوب نخواهد شد لازم که
درین باب تاکید تصور نموده حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ
چهاردهم ماه جون سنه ۱۸۱۹ع

نمبر ۱۹ پروانہ دستخطی جنرل داؤد اکٹرلونی صاحب بہادر۔

زمینداران موضع واتنل۔ کہرب۔ نارہیڑہ۔ پرسوتم پورہ۔ بنیٹی۔ گوبنہیڑہ وغیرہ متعلقہ پرگنہ کوٹ پوتلی بدانند دریں ولا باظہار وکیل راجہ صاحب شفق راجہ ابھی سنگہ بہادر دریافت شد کہ ایشان در ادائے زر معاملہ واجبی تکرار و حجت بیجا پیش گرفتہ بجاے نصفی حصہ چہارم داد فی اقبال مینمایند و مال را بطور خود دست برداشتہ میدہند و ہنگام طلب زر معاملہ و تقاضائے اوشان مستعد بجنگ شدہ ارادہ رفتن بہ دار الخلافت شاہجہان آباد جہت نالش در سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر می نمایند لہذا نوشتہ میرود کہ ایشان سر بشورش نہ برداشتہ نشان زر معاملہ قرار واقعی بموجب سررشتہ تحقیق و دستور مکانات جاگیر نواب فیض محمد خان بہادر و عملداری راو راجہ بنی سنگہ بہادر را اور والہ کہ قرب و جوار شماست در سرکار راجہ صاحب موصوف میدادہ باشند در صورت شرارت و فتنہ پردازی و انکار ادائے زر معاملہ بسزاے خود یا خواہند رسید و ارادہ نوعدیگر در حق ایشان بہتر نخواہد شد و بہ سرکار دولتمدار انگریزی نالش غیر واجبی اصلاً مسموع و منظور نخواہد شد لازم کہ درین باب تاکید مزید انگاشتہ حسب الحکم راجہ صاحب موصوف در ادائے زر معاملہ حاضر و رجوع باشند

۱۴۔ جون سنہ ۱۸۱۹ء۔

جے پور کے اول عہدنامہ کی منسوخی پر کہیتڑی ظل حمایت انگریزی میں رہی مگر سنہ ۱۸۱۸ء کا عہدنامہ منضبط ہوسنے پر سرچارلس مٹکاف صاحب نے بموجب

مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء تجویز کیا کہ باستثنائے پرگنہ کوٹ پوتلی کے جسکی بابت کہیتڑی سرکار انگریزی کی جاگیردار ہے کہیتڑی کا معاہدہ منسوخ سمجھا جاوے ایکدفعہ جب بدریافت شرکت کہیتڑی سازش معاملات خلاف راج مین راج جے پور نے اوسکو توپ سے اوڑایا پہر سوال پیدا ہوا اوس پر نواب گورنر جنرل صاحب نے دست اندازی سے انکار کیا اور حسب مراسلہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۳۲ء اسمی مسٹر آکنس صاحب نے ارشاد کیا کہ سر چارلس مٹکاف صاحب کے شرطیہ اقرار سے صاف عیان ہے کہ رئیس کہیتڑی راج جے پور کا ماتحت و محکوم ہے اور صاحب موصوف کے مراسلہ مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء سے اوس تجویز کا منشا شرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اوسکے بموجب اگر راج جے پور سے سرکار انگریزی کا عہدنامہ نہوا ہوتا تو رئیس کہیتڑی بدستور ظل حمایت انگریزی مین رہتا مگر جے پور سے عہدنامہ ہوجانے پر اوسکی اطاعت بجانب مہاراجہ صاحب جے پور بحیر مبدل رہی ۔

سنہ ۱۸۱۸ء مین جب جے پور سے عہدنامہ ہوا کہیتڑی مین راجہ بختاور سنگہ تہا اسوجہ سے کہ راول صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا شریک حال تہا رئیس کہیتڑی بخلاف دیگر شیخاوتون کے راول کے شامل حال رہا سنہ ۱۸۳۰ء مین راجہ بختاور سنگہ کا انتقال ہوا اور شیو ناتہ سنگہ اوسکا پسر نابالغ مسند نشین ہوا اسکی نابالغی مین اوسکی ماجی نے کاروبار ریاست کا انصرام کیا جسطرح سرکار انگریزی کیطرف سے راج جے پور کے انتظام مین محدود دست اندازی

کی گئی تھی اوسیطرح راج جے پور نے کہیتڑی کے معاملات مین کی اور وہی
نتائج پیدا ہوئے ہر مرتبہ کے فساد مین تنخواہ دار فوج متعین ہوتی ہے بالحاظ
اس امر کے کہ وہ فوج کسکی طرف سے لڑی تنخواہ اوسکی کہیتڑی کے ذمہ
لگا دی گئی اسطرح یہہ مختصر ریاست روز بروز قرضہ سے زیر بار ہوتی گئی اور
خراج واجب الادا سے جے پور باقی رہ کر جے پور کو اوس مداخلت کا موقع
ملا جسکا کہیتڑی کو ہمیشہ خوف رہتا ہے اور جے پور ہمیشہ خواہشمند ہے اس
نزاع و تکرار کے کل زمانہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کورٹ پوتلی مین
جے پور کی مداخلت ہونے دی اُس زمانہ کے کہیتڑی کے کاغذات ذیل
مین نقل کیے جاتے ہین -

نمبر ۲۸ خط زبدہ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ
کیوان بارگاہ انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کونڈش بینٹنگ صاحب بہادر
گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بنام راجہ
شیو ناتھہ سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی مورخہ ۱۶- اپریل ۱۸۳۰ء مطابق
۲۱- شوال ۱۲۴۵ ہجری -

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت
مکاتبہ محبت طراز متضمن اطلاع دہی واقع کدورت افزا یعنی در گذشتن والد
بزرگوار ایشان ازین جہان فانی بتاریخ سی و یکم ماہ دسمبر ۱۸۲۹ء و اظہار احوال
غم و پریشانی خود و اینکہ آن متوفی در ہمہ حال بذیل عنایت و در طریقہ تابعداری
و اطاعت این سرکار دولت مدار متمسک و مستقیم بودہ برائے تقدیم و بجا آوری

लार्डविलय
ल्यंर्डिवे

هرگونه ایثار و احکام اعالی نامدار این شوکت جاوید بنیاد و بآن مهربان میگفتند
درین صورت و هم بنظر بهبود خود ایشان سالک مسلک قدیم به تبعیت و
فرمان پذیری اولیای این دولت دوران عدت بوده امیدا از عنایات
بی غایات حضور انداز ند که این جانب توجهات مربیانه نسبت بایشان مرعی
مبذول دارد با دیگر عواطف ارادت و اختصاص موصول گردیده بمدارج
مطلع ساخت مهربانا بدریافت سانحه ملالت انتمای انتقال والد ماجد ایشان
ازین خاکدان ظلمانی بعالم روحانی مما بحالات وفا شعاری و خیر سگالیها
آن ره سپر عالم بقا کمال تاسف و تالم از طرف اینجانب رو داد و از انجا که
صدور این حادثه ناگزیر محض از مشیت ایزدی است و جز طریقه مصابرت
چاره کار نا پایدار درین صورت انسب که آن مهربان هم راضی برضای
الهی و سالک مسالک صبر و شکیبائی بوده به تسلی و تشفی دیگر غمزدگان این
حادثه بپردازند و آنچه از حالات خیراندیشی متوفی مزبور و ثبات و قیام
خود بر نهج مستقیم اطاعت و تابعداری این سرکار عظمت و یار بپایه اظهار
در آورده بودند مهربانا از آثار رسوخ ارادت و وثوق عقیدت ایشان مشعر
گشت یقین خاطر دارند که آن همه حسن خدمات پارینه بخوبی منقوش مرتسم خاطر
اینجانب است چنانچه ایشان هم بذریعه عمل آوری بجو رویه مرضیه و نظر
بر خیرخواهیهای دیرینه همپایه پدر بزرگوار خویش مدام مستحق ابذال هرگونه تفضلات
و عنایات اولیای این دولت ابد صولت متصور خواهند بود رجا که اینجانب را
خواهان خیریت و خوبیهای خود انگاشته همواره بعرض و گذارش حالات

خیریت سمات خود می پرداخته باشند زیاده چه بر طراز د —

نمبر ۲۱ خط زبده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کوندش بنٹنگ صاحب بهادر متعلقه کشور هند گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر بنام راجه شیو ناتھ سنگه صاحب بهادر مورخه دوم جنوری ۱۸۳۲ء مقام پراگپور علاقه راج جیپور قریب کوٹ پوتلی —

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن اظهار مدارج خورسندی و ابتهاج بدریافت ورود دائره دولت اینجانب در کوٹ پوتلی وگذارش حالات خیرسگالیهای بزرگان نسبت این دولت بلند صولت و اینکه آن مهربان بسبب صغارت از احضار حضور متعذر مانده دیوان کهنی رام کامدار خود را برای انصرام مایحتاج لشکر فیروزی اثر متعین ساخته اند با دیگر مراتب رسوخ خلوص موصول شده بمندرجه با اطلاع گردانیده عرض وگذارش کوایف ارادت و اخلاص و مدارج مسرت از ورود اینجانب در کوٹ پوتلی از آثار وثوق عقیدت و صدق محبت ایشان متصور شده ذریعه خورسندی و رضا و عذر صغارت ایشان مسموع و پذیرا گشت و دیوان مذکور حاضر بوده در تقدیم و بجا آوری احکامات بخوبی پرداخت و حالات خیراندیشی بزرگان ایشان بخوبی منقوش خاطر است اطلاعاً قلمی گردید بجا که اینجانب را خواهان خیر و خوبیهای خود می انگاشته باشند زیاده چه بر طراز د —

نمبر ۲۲ روبکاری بحضور مسٹر مارٹین بلیک صاحب بهادر مرقوم ۲۰ ماه اپریل ۱۸۳۲ء

امروز دعوی زمینداران بوچیری وغیره علاقه الور بابت حق یالی خود با ازدهات
علاقه کوٹ پوتلی و وکیلان طرفین در اقرار نامه خود با تجویز آن برائے حضور
گذاشته از حضور رد بکار گردید و باقی کاغذات متعلقه این مقدمه بالمواجه
وکیلان بملاحظه درآمد از آن واضح شد که رئیس الور در خط خود موسومه صاحب
کلان بهادر شاهجهان آباد موصوله یکم ماه ستمبر سنه ۱۸۲۹ع بدین گونه می نگارند که
زمینداران موضع بوچیری تعلقه پرگنه بانسور علاقه الور بموجب دستور قدیم حق
زمینداری وغیره از دیهات علاقه کهیتری می یابند از چندے راجه صاحب براه
نا الفاتی دادن حق شان موقوف ساختند و راجه شیو ناتھ سنگه بهادر جاگیردار
کوٹ جواب آن در خط نوزدهم ستمبر سنه الیه چنان می نویسند که زمینداران موضع
بوچیری حق زمینداری که بیان می کنند کدام چیز را حق می خواهند حالا هنگامه
نواب میر خان نیست که کسے زبردستی نماید بفضل الهی مالک ملک صاحبان عالیشان
هستند در علاقه غیرے دخل دیگرے گنجایش ندارد ظاهرا پرگنه نارنول در
تصرف نواب فیض محمد خان بهادر مقرر است زمینداران پرگنه بتیسی علاقه جیپور
هم همین طور از دیهات پرگنه نارنول لٹهه میخواستند و حق زمینداری بیان
میکردند موقوف نموده یک حبه نمی دهند و بیشتر نواب نجابت علیخان و احمد بخش
خان مرحوم از کانوڈ و لوهارو بابت لٹهه از پرگنه سنگهانه و نرهر تکرار
بپا داشتند آن هم در عهد صاحب کلان مسٹر مٹکاف صاحب بهادر موقوف
شده و چند پرگنات عنایات سرکار بهر سرداران مقرر اند کسے جا هم رسم لٹهه
نیست چون با وجود تاکیدات متواتره مدعیان حاضر نه آمدند و از اظهار زبانی

बोहरी
बानसूर
नारनौल
बत्तीसी
कानोड
सिंघाना
नरहर

وکیل الور بدریافت آمد کہ حق زمینداری مذکور از قبل اکہی است از آنجا کہ اکہہ
وراکہی وغیرہ ابواب بعوض خدمت حفاظت بودند و از ہنگام عملداری سرکار
انگریزی آن خدمت کہ عوض آن زبردستان از زیردستان می گرفتند
باقی نماند یعنی ہمہ ہا در ظل حفاظت سرکار انگریزی در آمدند و درین باب
یکے محتاج دیگرے نماندپس درحالیکہ آن خدمت باقی نماند عوض آن کجا
ماند نظر بران دعوی زمینداران موضع بوٹیری وغیرہ علاقہ بر زمینداران
دیہات علاقہ کوٹ پوتلی باطل و ناجائز متصور شدہ —

لہذا حکم شد کہ

زمینداران موضع بوٹیری وغیرہ علاقہ الور از دعوی خود با دست بردار
شوند و این فیصلہ را بہر صورت مستحکم دانستہ زنہار از زمینداران دیہات
کوٹ پوتلی مزاحمت نسازند و یک یک نقل روبکار ہذا برائے اطلاع بوکیل
طرفین دادہ شد —

[دستخط مارٹین ایلک صاحب اسسٹنٹ ریذیڈنٹ]

کہیتڑی مین بندوبست کیواسطے رام ناتھ بیوہت متعین ہوا تہا اوسی
زمانہ مین برگنڈ شیخاوالی مین کمی ہولی میجر تہاربسی صاحب کی راے مین
دو رسالہ سواران و دو ایسی توپین ایک پلٹن پیادگان اور دو دیگر
توپین انتظام شیخاوالی کیواسطے کافی متصور ہو کر باقی فوج کی تخفیف ہولی
اس سے ناپسندیدہ فوج متریج بہی بذریعہ روبکار موقوف ہوا —

نمبر ۲۳ روبکار کچہری ایجنسی راج سوائی جے پور اجلاسی میجر تہاربسی صاحب

بہادر ایجنٹ راج موصوف مورخہ ۱۵- اگست ۱۸۴۲ء بخط ہندی
سنہ ۱۸۱۱ء مین کرنل الکسن صاحب بہادر کے روبرو شیخاواٹی کے بندوبست
کیواسطے جہوجہنون کے سوارون کے خرچ کی بابت لینا فوج خرچ کا شیخاواٹی
کے سردارون سے مقرر ہوا تہا اب تک جاری رہا اور سردارون کو یہہ
امید رہی کہ کچہہ عرصہ بعد یہہ فوج خرچ معاف ہوجاوے گا اور دہاڑے
وغیرہ فساد ویسے بندوبستی جو شیخاواٹی مین پیشتر تہی ویسی نہ رہی اور شیخاواٹی
کے سردارون کی اتنی پیداواری نہین کہ بغیر تکلیف اور دقت کے فوج
خرچ اون سے ادا ہو اور بمقام دہلی صاحب کلان بہادر کرنل جان
سدرلینڈ صاحب کے زبانی سے لاٹہہ صاحب بہادر کی خدمت مین معلوم
کرایا گیا اور لاٹہہ صاحب بہادر نے معاف ہونا فوج خرچ شیخاواٹی کا
منظور فرمایا سواب سنہ ۱۹۰۰ کے سال سے نہین دینا پڑیگا مگر اب ایسا ضرور ہے
کہ جہوجہنون واٹی کے سب سردارون کی صلاح سے فوجداری کا بندوبست
چہوری بہارہ وکہوجون کا اچہی طرح ہوجاوے اور جہان شراکت کے مکان
لائق تہانہ کے ہین وہان تہانجات مقرر ہوجاوین اور وہان کا خرچ شراکت
اون سے دیا جاوے —

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی ایک ایک پرت شیخاواٹی کے سب سردارون کے پاس
واسطے اطلاع کے بہیج جاوے اور یہہ بہی لکہا جاوے کہ سیکر وکہیتری و
جہوجہنون واٹی کے سردار فوج خرچ کے سبب سے زمیندارون سے حاصل

لیتے تہے سو زیادہ لینا موقوف کرین اور ایسا بندوبست کرین کہ کچہہ دوڑ دہاڑ
دونگہ وفساد وابتری ہونے نپاوے اور رعیت امن مین رہے تاکہ یہہ تجویز
بحال رہی تہی بہادون بدی ۵ - سمنت ۱۹
رام ناتہہ پروہت کی کہیتڑی کے کاتہون سے نااتفاقی ہوگئی اوسکے بعد
جو تدبیرین میجر تہوربی صاحب نے کین اون پر راجہ نے مطلق عمل نہ کیا
رام ناتہہ سے کہیتڑی کے لوگ ناخوش تہے اوسکو وہان بہ زبردستی رکہا گیا
اسواسطے اکثر نزاع ہوا اور وقتاً فوقتاً اوسکی مدد کیواسطے برگیڈ شیخاواٹی
کے بہیجنے کی ضرورت ہوتی رہی ۱۸ - جنوری ۱۸۴۳ع کو راجہ شیوناتہہ سنگہ کا
بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور ریاست کی بدنصیبی سے رئیس کی صغیرسنی اور
راجی کی مختاری کا ایک اور زمانہ ہوا راجہ شیوناتہہ سنگہ کی رانی کو ایام حمل
پورے ہوگئے تہے چونکہ بصورت نہونے مذکر وارث کے کوٹ پوتلی کی جاگیر
پہر سرکار مین ضبط ہوتی میجر تہوربی صاحب کو لازم آیا کہ برسرموقع پہونچکر
حقیقت تولد سے بخوبی آگہی حاصل کرین انسداد فریب کیواسطے کامل تدبیرین
عمل مین آئین راجہ فتح سنگہ پیدا ہوئے رانیان رام ناتہہ پروہت اور ججے پور
کے اختیار کو خارج کرنے کیواسطے آمادہ ہوئین کہیتڑی کے پہاڑون مین جیپور
کی فوج سے کچہہ نہوسکا تب منتظمون کی کمک وحمایت کیواسطے برگیڈ شیخاواٹی کی
فوج کو بلایا گیا کہ میجر فوسٹر صاحب کو تندہ کے گہاٹہ مین بہت جوانمردی سے
لڑکر کہیتڑی مین داخل ہوا اگر قلعہ کی فوج لڑتی تو اوسکے پاس مقابلہ کا کچہہ
سامان نہ تہا مگر اونہون نے قلعہ خالی کردیا اور رانی پہٹیانی جی کو کہ بانی فساد تہی

جے پور کو بہجا گیا وہان وہ مر گیا مگر کچھہ عرصہ بعد رام ناتہہ پروہت کے راناوت جی
والدہ راجہ فتح سنگہ سے بہی نا اتفاقی ہو گئی رام ناتہہ کی مدد کیواسطے چار شخصون
کی پنچایت مقرر کی گئی راناوت جی نے جہان قابو پہونچا ریاست کی آمدنی لی
اور جو قیدین رام ناتہہ نے مقرر کین اون سے بہت ناراض ہوئین پنچایت
کہیرڑی کی کارروائی بیفائدہ ثابت ہوئی اسواسطے پنچون کو موقوف کرکے
صرف رام ناتہہ کو مختار رکہا۔

سنہ ۱۸۵۱ع مین رام ناتہہ پروہت کا انتقال ہوا اوسوقت سے کہیرڑی کے کام
مین ابتری آگئی اوسکا بیٹا گنگا رام مقرر ہوا مگر اوسکو اپنے باپ کا سا حوصلہ
نہ تہا راناوت جی نے اوسکے اخراج کیواسطے فوج جمع کی وہ بہاگ کر جیپور
آگیا کہیرڑی مین جہوجہار سنگہ کو بہیجا گیا مگر راناوت جی کے سبب سے وہ بہی واپس
آیا راناوت جی نے ایک لاکہہ روپیہ جےپور مین داخل کرکے اوسکو برخاست
کرایا اور خود مختار ریاست رہی راج جےپور نے نذرانہ لے لیا مگر اپنی طرف
کے تہدکا انکار کیا گنگا رام کو پہر بہیجا چاہا سر ہنری لارنس صاحب نے ریاست
کو زیر باری سے بچانیکیواسطے بذریعہ روبکار راج جےپور کو رحم پر آمادہ کیا
اور دقت مشکلات کیواسطے نذرانہ واپس کرایا مہاراجہ صاحب نے قبول کرکے
کہیرڑی کیواسطے استقلال منتظم مقرر کرنیکا اقرار کیا۔

सरहेनरी लारेंस

۲۷ نقل روبکار محکمہ ایجنسی دار الخیر اجمیر بہ اجلاس کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس
صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان واقعہ ۲۰ اگست ۱۸۵۵ع عرصہ بارہ
روز کا منقضی ہوا کہ اتفاق ہجانے ہمارے کا مقام کہیرڑی مین ہوا اور مرضی ہماری

सरहेनरी लारेंस

تہی کہ جیسا ہم نے دربار جے پور مین بہی طامس ہدرلی صاحب کیواسطے جسکو راناوت
جی والدہ رئیس کہتڑی نے اپنے ہان رکہنا کہا تہا خاطرداری ہوا ور بدسلوکی جاے
ظہور مین آوے لیکن معلوم ہوا کہ دربار جیپور نے اس بات مین کچہہ نہ کیا بلکہ راناوت
جی نے موصی الیہ کو بیدخل مطلق کردیا اور ہم خود محل مین گئے اور راناوت جی کو
کہ بحجاب پردہ موجود تہی صلاح دی کہ طامس ہدری صاحب کو بدستور نظام
پر یعنی لعلاقہ مختاری مامور کرین راناوت جی نے صاف انکار کیا کہ ہم ہرگز مقرر
نہین کرینگے آخر بناچاری ہمسے قبول کیا کہ راناوت جی اپنی ریاست مین کسیکو
مامور کرین چنانچہ شیوبخش دہابہائی کا مختار ہونا ٹہیرا ہے ہم نے راناوت جی
سے کہا کہ انتظام اس طور سے ہو کہ دہابہائی بالاستقلال کام کرے اور راناوت
جی علیحدہ رہین اور مداخلت امورات انتظام مین نکرین چنانچہ راناوت جی نے
اس بات کو قبول کیا جوکہ یہہ تجویز جدید جو وقوع مین آئی ہے صرف ہماری راے
واحد سے بلا مداخلت راے و تجویز جدید اور کسی کے ہوئی اور راوت رنجیت سنگہ
سے کسیطرح اسمین مداخلت نہ تہی بلکہ راے راناوت جی کے مطابق راے ہماری
کے واسطے تفویض کار طامس ہدرلی صاحب کے تہی اور دربار جے پور نے بندوبست
ریاست کہیتڑی کی تجویز پنچایت ہوئی تہی یہہ امر ہماری دانست مین خوب نہ تہا
مقرر ہونا پنچایت کا بجز ازدیاد فساد و زیادہ غبن ہونے کی ہماری دانست
مین مفید کسی امر کا نہ تہا مقرر ہونا ایک آدمی کا استقلال سے فی الجملہ باعث
امید بندوبست ہے اسواسطے۔

حکم ہوا کہ

مرسل ہوکر صاحب ممدوح اطلاع مضمون روبکار ہذا دربار جے پور مین فرماوین اور یہہ بھی ہدایت کرین کہ اب راج جے پور بمقدمات خانگی ریاست کہیتڑی دخل نکرین بالکہ درصورت ضرورت مدد واعانت ریاست موصوفہ ملحوظ رکہین کسواسطے کہ اب رانا وت جی انتظام کے امر مین بیدخل رہینگے اور مختار بذات خود عمل کریگا اور جواہر بہی ہر امر کی بذاتہ مختار رہیگی —

مگر اس روبکار اور راج جیپور کے احکام پر سنہ ۱۸۵۸ء کے غدر تک کچھہ عملدرآمد نہوا اس زمانہ مین راناوت جی نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور جتنے دیہات اون کے پاس بالاستحقاق تہے اون سے زیادہ دیگر دیہات شامل کرلیے خراج جے پور کا بہت چڑہ گیا ساہوکارون کا قرضہ بہت ہوگیا اور ریاست مین ہرطرح بدنظمی ہوئی اوسوقت جے پور کی فوج نے محالات متعلقہ کہیتڑی پر قناعت نکرکے بعد محاصرہ کے کوٹ پوتلی کو بہی لے لیا اور گورنمنٹ ہندوستان نے اس عمل کو ناپسند کیا اور اوسکے واگذاشت کا حکم دیا آخرکار برضامندی راجہ صاحب و راناوت جی ایک منتظم مقرر کیا گیا مگر راجہ صاحب اور راناوت جی کے درمیان نفاق ہوگیا کہ اوسکے سبب سے بہی کہیتڑی مین بہت نقصان ہوا۔

نمبر ۲۵ نقل کیفیت محکمہ ایجنسی راج جے پور بنام راج موصوف المرقوم ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ء خریطہ صاحب والا مناقب میجر ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل راجستان درباب واگذاشت پرگنہ کوٹ پوتلی نام نامی مہاراجہ صاحب بہادر ریاست جے پور بحوالہ حکم فیض شیم حضور پرنور لارڈ صاحب بہادر دام اقبالہ ورود ہوا اور راج مین

بہیجا گیا اب گنگا دہر پروہت کو راجہ فتح سنگہ رئیس کہیتڑی نے تحصیلدار کوٹ پوتلی مقرر کر کے یہان بہیجا ہے اسلئے مناسب ہے کہ جو ناظم و فوج وغیرہ ملازمان راج جےپور کوٹ پوتلی مین ہین اونکو فوراً برخاست کیجیے اور کا غذ راج سے ورین باب نام اون کے جاوے کہ اپنے تئین کوٹ پوتلی سے برخاست کرین اور کام وہان کا سپرد گنگا دہر مذکور کے کر دین اگر کچھ عذر جمعبندی وغیرہ کا اسمین ہووے اوسکا انجام یہان سے ہوجاویگا اسمین تامل نکیجے جواب جلد آوے —

نمبر ۱۱۲ ترجمہ چٹھی میجر جان سی بروک صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ جیپور بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ مورخہ مقام جیپور ۲۴ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ء

آپکا روبکار رقمزدہ ۱۱ ماہ حال بطلب کیفیت خریطہ رانا وت جی صاحبہ کہیتڑی کہ اونہون نے آپ کے نام بہیجا تہا موصول ہوا بجواب اوسکے ملتمس ہون کہ رانی موصوف کے ساتہہ مہاراجہ صاحب اور نوجوان راجہ صاحب کہیتڑی نے بہت بردباری کی ہے —

موسم سرما مین جب مین کہیتڑی گیا تب راناوت جی صاحبہ نے قریب آٹہہ سو سلح آدمی قلعہ پپر ونہ مین بمراد ارتکاب بدنظمی کہ جس سے اون کے بیٹے راجہ فتح سنگہ کی کہ اوس سے سخت عداوت رکہتے ہین بدنامی ہو جمع کر رکہے تہے اور اوس پیشتر اونہون نے خزانہ جواہرات و زیور طلائی وغیرہ موجودہ محل زنانہ و قلعہ کو بہی کہیتڑی کو اپنے قبضہ مین لانیکا تہیہ کیا تہا کہ راجہ صاحب نے اون کو اس ارادہ سے باز رکہنے مین کوشش کی —

जानसी ब्रुक

पपरूना

رانا دت جی صاحبہ نے بغیر اسکے کہ جو چاہین اپنے ساتھ لیجاوین قلعہ سے باہر
جانے سے انکار کیا اسطرح وے وہان بمنزلہ قیدی کے تھین اور اون کے
مسلح آدمی بیرونہ مین منتظر حکم تھے

بہت صلاح و مشورت کے بعد راجہ صاحب کیطرف سے یہہ قرار پایا کہ
رانا دت جی صاحبہ شہر جیپور مین رہین اور واسطے حفظ مراتب اور پردہ داری
کے بجز زیور جواہر قلعہ مین سے جو تھے اون کے دلین آوے لیجاوین مگر کسی
حالت مین بیرونہ بجانے پاوین اور بلا منظوری راجہ صاحب جیپور سے کہین
نجانے پاوین راجہ صاحب نے یہہ بھی چاہا کہ اول اون سے حسب قرارداد
اگست ۱۸۵۱ع باقیات جاگیرات جو اون کے ذمہ ہے طلب کیا جاوے مگر اس
جہت سے کہ ایسے وقت مین کسی حساب کا ہونا داخل زبردستی متصور ہوتا ہے
راجہ صاحب کو فہمایش کیگئی کہ جب تک رانا دتجی صاحبہ جیپور مین جاگزین ہو جاوین
اس معاملے سے درگذر کرین

افسوس ہے کہ رانا دت جی صاحبہ نے ایفا اقرار نہین کیا اور نہ واسطے ایفا
اپنے اقرار صلح کے رضامند نظر آتی ہین بجاے اسکے کہ مکان مناسب واقع شہر
مین جو کہ پیشتر تہورسی صاحب نے ایک پہلی رانی کیواسطے مقرر کیا تھا اور اون کے
واسطے بھی موجود ہے اوہنون نے اپنی سواری شہر سے تھوڑی دور ٹھیرائی
اور ایک سابق سرکار کے باغ پر قبضہ کر لیا کہ جناب راجہ صاحب اور راون کے اہل دربار
ایسی معزز رانی کی بودو باش کیواسطے نازیبا سمجھتے ہین نہ تو باقیات واجب الطلب
اپنی جاگیر کا ادا کیا ہے اور نہ جناب راجہ صاحب کی تاکیدات پر کچھہ خیال کیا کہ اسطرح

شرط استقبول سنہ ۱۸۶۱ء اب باطل و کالعدم متصور ہے۔

سواے اسکے راناوت جی صاحبہ نے اب بہی مجمع کثیر ملازمان بیرونہ مین کو چہوڑا ہے اور نوجوان راجہ صاحب کے انتظام مین خلل پیدا کرنے کی تدبیرین کرتی ہین مہاراجہ صاحب نہین چاہتے ہین کہ راناوت جی صاحبہ جیپور سے چلی جاوین نہ فقط اس لحاظ سے کہ راجہ صاحب سے اقرار کر لیا ہے بلکہ اونکی راے مین بہ مطابقت راے میری اگر اونکو جانیکی اجازت دیجاوے تو یقین ہے کہ کہیتڑی مین جہان اب سب کام صفائی سے ہو رہا ہے فتنہ و فساد برپا کرینگی طریقہ مناسب جو مین اونکو تبلاتا رہا ہون یہہ ہے کہ اپنے بیٹے سے صلح کرین اور اپنی تقدیر پر شاکر رہین مگر افسوس ہے کہ ایسی سینہ زور اور تند مزاج عورت سی جیسی راناوت جی صاحبہ بلاشبہہ ہین یہہ امید نہین ہے

नं जीएसपीला

نمبر ۲۷ ترجمہ چٹہی جی ایس پی لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بنام لفٹنٹ کرنل جی سی بروک صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور مورخہ مقام آبو ۱۴ - اگست سنہ ۱۸۶۳ء۔

رپورٹ نمبری ۱۴۵ مورخہ ۴ ماہ گذشتہ کہ مین نے برطبق وصول خریطہ راناوت جی صاحبہ کہیتڑی طلب کی تہی وصول ہوئی ۔

اس رپورٹ مین جو کچہہ آپکو مد نظر ہے میرا بہی عین منشا رہی ہے اور اس باب مین جو تدبیرین آپ نے کی ہین مجہکو منظور رہین ۔

اپنے مراسلہ اور میرے جواب کا مضمون راناوت جی صاحبہ پر ظاہر کر دین ۔

इलयट

نمبر ۲۸ خط کرنل ایلسٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۶ نومبر

سنہ ۱۸۶۵ء مقام اجمیر

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام و شوق آنکہ آپکا خط مرقومہ ۲۶ - اکتوبر مرسلہ کپتان بینن صاحب وصول ہوا مسرور و مبتہج کیا باستماع اس بات کے کہ آپ اپنے ملک کی ترقی مین بہ تقریب مدارس و تیاری سڑک آمد و رفت اندرونی سعی وافر فرماتے ہین از بس بہجت و شادمانی حاصل ہوئی ان تدبیرون کا یہی حصول ہے کہ آپکی رعایا بہت آسودہ حال اور فارغ البال ہوگی اور یقین کرین کہ آپکے اس طریقہ کی سرکار انگریزی بخوبی قدردانی فرماوینگے -

نمبر ۲۹ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۲ - جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مقام اجمیر -

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام و شوق بوصول نامہ مودت شمامہ مرقومہ تاریخ ۵ - ماہ حال کہ معرفت کپتان بینن صاحب کے وصول ہوا اور بہ استماع اس امر کے کہ آپ اپنی رعایا کی بہبودی مین بہت کوشش و پیروی فرماتے ہین کمال خوشنودی حاصل ہوئی ہماری سرکار کو ہمیشہ یہی طریقہ بہت پسندیدہ ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اسیطرح باستقلال مصروف رہینگے مجھے شک ہے کہ شاید اس سال آپکی ملاقات سے مسرت حاصل نکر سکون مگر سرِ سالِ آیندہ مین شاید اتفاق ملاقات ہوجاوے اسیطرح مخلص کو ہوا خواہ صادق تصور فرماتے رہین -

نمبر ۳۰ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ مورخہ ۱۱- جون سنہ ۱۸۷۶ء بمقام آبو —

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی
بعد مراسم اشتیاق و سلام کپتان بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ جےپور نے رپورٹ
مشعر حالات انتظام ریاست کہیتڑی ارسال کی میری دانست مین اوس رپورٹ
سے انصرام کاروبار ریاست مین آپکی بڑی نیکنامی منکشف و نمودار ہے بیشتر
اس بات کے کہ آپ نے درباب محاصل اراضی سررشتہ جدید کہ سررشتہ سابق
سے بہت بہتر و برتر ہے جاری کیا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی —
واقعی رعایائے زراعت پیشہ کی اور اسی جہت سے کل جمیع عوام الناس
کی بہبودی و ترقی مین محاصل اراضی سال بسال ٹہیکہ دینے سے زیادہ کوئی
امر خلل انداز و مضر نہین ہے اسواسطے اجرائے سررشتہ بندوبست نہایت
عاقلانہ ہے بلکہ مخلص کی یہہ صلاح ہے کہ میعاد بندوبست کے دس برس سے
بیس برس تک ایزاد کیجاوے اور معائنہ اس حال سے بہی کہ قرضہ زدگی
ریاست مین بہت کمی ہو گئی اور قرض خواہان ریاست سے کمال وفاداری
عمل مین آئی دوستدار از بس مسرور ہوا اگر وقت آیندہ مین بحسب اتفاق
قرض لینے کی ضرورت درپیش ہو گی تب آپکی دانشمندی کا نتیجہ ظہور مین آویگا
اور انکشاف اس امر کا بہی موجب ابتہاج خاطر خیر طلب ہے کہ فوجداری و
دیوانی کی شایستہ کچہریان و نیز شفاخانہ و مدرسہ جات مقرر ہوئے ہین
اور تعمیر سڑک مین بہی تغافل نہین ہے بلکہ مجہکو امید ہے کہ قرضہ ریاست
ادا ہو جانے پر آپ ترقی آمدرفت اشخاص سے ریاست مین زیادہ روپیہ

صرف کرینگے امید کہ مخلص کو دوست خیرخواہ اپنا تصور فرماتے رہیں —

(۱۳) نقل رپورٹ کپتان ولیم جول بیٹن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور
بخدمت لفٹنٹ کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
محررہ ۱۴ مئی سنہ ۱۸۶۶ع نمبر ۶۱/۴۲ بذریعہ چٹھی نمبری ۲۴۹۵ مورخہ ۹ نومبر سنہ ۱۸۶۵ع
میں نے آپ کو راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی کے مستحسن رویہ کی اطلاع
دی کہ راجہ صاحب تحصیل علم انگریزی میں بہت کوشش کرتے ہیں اور اونکا
یہہ ارادہ ہے کہ واسطے بہتری حکومت اپنے ملک کے سررشتہ قوانین و ضوابط
باقاعدہ حسب نمونہ قوانین مروج ملک انگریزی جاری کریں اور باہم قوانین
مذکور اور عادات رعایائے ریاست کی موافقت پیدا کریں —

حال میں میں نے ملک شیخاواٹی کا دورہ کیا تب کہیتڑی دیکھنے کا اتفاق ہوا
راجہ صاحب خود اپنے ملک کی سرحد سے میرے شامل ہوئے اور کوٹ ہوکر
اپنی دارالریاست تک ساتھ رہے اسطرح مجھکو اون تہذیب و اصلاحوں
کا جو میرے دورہ سال گذشتہ کے بعد راجہ صاحب نے کی ہیں بچشم خود معاینہ
کرنے کا موقع حاصل ہوا منجملہ اون کے سررشتہ تحصیل مالگذاری بھی ہے سابق
میں قطعات ملک ٹھیکہ داروں کو کہ زیادہ تر ساہوکار اور مالدار ہوتی تھی
اجارہ دینے کا دستور تھا مگر اب جسطرح میعاد ٹھیکہ جات منقضی ہوتی گئی یہہ
طریقہ بھی رفتہ رفتہ موقوف ہوا اور بجائے اوسکے زمینداروں کو ذمہ دار
الیشان جمع اور اسطرح تشدد و زیادہ ستانی ٹھیکہ داران سے مامون
کرکے بندوبست سہ سالہ بطور سرسری کیا گیا مقدار زرلگان اراضی بابت واجب

نظر آیا سکتا ہے علاقہ بہی علی العموم اس انتظام سے شادان معلوم ہوئے راجہ
صاحب نے بیان کیا کہ یہہ تجویز امتحاناً کی گئی ہے اور ارادہ یہہ ہے کہ اگر
اسکا حصول اچہا ہوا تو میعاد بندوبست دہ سالہ کر دیجاویگی —
ریاست کہیتڑی کی جمع مشخصہ و نیز مصارف سال حال فرد منسلکہ مین درج ہیں
اور اس سے عیان ہے کہ للعہ سماہ جمع حال اور اوس سال کی جمع سے
جب راجہ صاحب نے سن تمیز کو پہونچکر انتظام ریاست بہ اختیار خود لیا اور
ہنوز پانچ برس نہ گذرے ہیں للعہ زیادہ ہے اور یہہ افزونی جمع باعث
تعریف و نیکنامی راجہ صاحب ہے کہ وے بہت ہوشیاری سے انتظام ملک
کرتے رہے ہیں اور بموجب تفصیل مندرجہ کے خرچ مشخص لکہہ عہ کا ہے
اور للعہ روپیہ اون مہمات کے کہ حسنہ فرنگی ریاست کے تن مین
لگائے گئے ہیں اسمین شامل ہوکر کل خرچ لکہہ ہوتا ہے کہ آمدنی
سے تخمیناً گیارہ ہزار سوائی ہے یہہ کمی چند صیغہ جات کے مصارف کی تخفیف
سے جو راجہ صاحب کی تجویز مین ہین رفع ہوجاویگی مثلاً مصارف مرد کی خانہ
تعدادی للعہ ہے امید ہے کہ خبرداری و نگرانی بلا فروگذاشت سے
صرف اسی صیغہ مین تین چار ہزار روپیہ کی تخفیف ہوسکتی ہے حساب مصارف
ریاست کہیتڑی مین بابت تعلیم و شفاخانہ و سڑک کے تین رقم بالاجتماع تعدادی
گیارہ ہزار روپیہ کا نظر آنا موجب خوشنودی ہے مین نہین جانتا کہ ریاستہائے
واقع اس ملک سے کوئی رئیس بہی اپنے ملک کی آمدنی مین سے واسطے مصارف انہیں
صیغہ جات مفید خلایق کے کم سے کم کسیقدر خرچ کا متحمل ہوتا ہو —

شروع تقریب اختتام ۱۸۹۶ء راجہ صاحب کو اون کی ریاست کا اختیار کلی
حاصل ہوا ریاست قریب سوا چار لاکھ روپیہ کے قرضہ سے زیر بار تھی اور یہ
قرضہ زیادہ تر اوس زمانہ میں کہ رئیس حال نابالغ تھے اور اون کی والدہ
رانا وت جی صاحبہ جنکی بد انتظامی کی اطلاع بار بار بذریعہ مراسلات آپکے محکمہ میں
ہوتی رہی ہے الضرام حکمرانی کرتی تھین لیا گیا تھا راجہ صاحب نے بعد حصول
اختیار مہاکسا دفعتًا ادائے قرضہ ذگی ریاست کی تدبیر کی اور اس مراد کی
زر مطلوبہ قرض لینے کیواسطے معتبر ساہوکاروں سے دادوستد کرکے دیہات جمعی
[illegible] روپیہ سالانہ بعوض قرضہ نکالدئے کہ اسطرح سوا چار لاکھ روپیہ قرضہ
مین سے [illegible] روپیہ رہگیا ہے کہ وہ مع سود تین برس مین ادا کردیا
جاویگا —

بنظر اون مشکلات کے کہ راجہ صاحب کو باجی رانا وت جی صاحبہ کے چہوڑ جانے
سے پیشتر در پیش تھین کیونکہ باجی صاحبہ خواہان زر کثیر رہتی تہین اور کاروبار
ریاست مین مداخلت بیجا کرتی تہین غور کیا جاوے تو فی الحقیقت راجہ
فتح سنگہ صاحب نے قرضہ کثیر کو بہت جلد ادا کیا ہے اور اون کی اس کامیابی
کا سبب عظیم یہی کہہ سکتے ہین کہ اونہون نے براہ دانائی دست اندازی آمدنی
دیہات تک ساہوکاران سے پرہیز کرکے بجائے محل معمولی زد سار اجتناب نہ
کرکے حتی الضرورت خرچ ساہوکاروں سے بر عہد ہوجاتے ہین اون لوگون
کو کل مع منافع سے متمتع ہونے دیا اسطرح راجہ صاحب نے اعتبار پیدا کیا
ہے اور کسی وقت مین بدرپیشی ضرورت انجام دہی کار نیک بہ آسانی قرضہ لے سکتے ہین

معاینہ اس حال سے بھی مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ کہیتڑی مین واسطے تحقیقات مجرمان اور نیز ایسے مقدمات دیوانی کے جو راجہ صاحب کے علاقہ مین واقع ہوا ایک کچہری عدالت مقرر ہے اور ایک ہندوستانی اہلکار کہ ہمارے ملکوں مین سے کہین کا رہنے والا اور ذی ہوش ہے اس کچہری کا اہتمام کرتا ہے اور فیصلہ مقدمات مین ہمارے قوانین مجموعہ فوجداری و دیوانی رہنما سمجھے جاتے ہیں مگر مقدمات سنگین کی تحقیقات و فیصلہ خود راجہ صاحب کرتے ہین مجھکو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ راجہ صاحب نے انصرام کار کیواسطے اوقات مناسب مقرر کر رکھے ہین اور اوسکے بموجب عمل کرتے ہین اور وقت فرصت کو مطالعہ علم انگریزی مین صرف کرتے ہین اون کے پاس بڑا کتب خانہ معتبر کتابوں کا تحصیل علم کیواسطے ذریعہ کافی ہے موجود ہے علی الخصوص علم طبعی پر اون کی توجہ ہے اور مطالعہ علم تشریح اور طبابت کا بہت شوق ہے۔

اونہون نے شہر کہیتڑی خاص مین دواخانہ اور شفاخانہ خیراتی مقرر کیا ہے کہ مین نے بھراہی راجہ صاحب معاینہ کیا شفاخانہ مین چھہ مریض اندرونی موجود تھے ان مین سے ایک کے ناسور پر سب اسسٹنٹ سرجن عمل جراحی کرتا تھا اور مجھکو کمال تعجب ہوا کہ راجہ صاحب بھی ہنرمندی اور ضبط دل سے اوسکی امداد کرتے تھے اور دواخانہ مین بھی مریضون کی آمد رفت بہت ہے باشندگان دیہات گرد نواح و سکنائے شہر کہیتڑی بامید حصول شفا بجماعہ کثیر فراہم ہوتے ہین ان مقامات کو مقرر ہوئے برس روز سے کچھہ زیادہ عرصہ ہوا ہے راجہ صا رپورٹ ششماہی اول مراسلہ سب اسسٹنٹ سرجن مجھکو دکھلائی تھی اور اب

ہمراہ مہربانی میرے پاس بھیجی کر رپورٹ مذکورہ کو مع نقشہ جات مخطوط نقشہ
ہذا ارسال کرتا ہون اور مجھکو امید ہے کہ ملاحظہ رپورٹ سے بدریافت امر
اسکے کہ رئیس مثل راجہ صاحب کہیتڑی کے انتظام ایسے امور پسندیدہ میں
توجہ کرنے سے رفاہ خلائق ہوتی ہے آپ بہت خوش ہونگے شفاخانہ و
دواخانہ کی فوائد رسانی کا حال بلحاظ آبادی قصبہ کہیتڑی کہ بموجب نقشہ خانہ
شماری حال وہاں ہزار باشندوں سے زیادہ نہیں ہیں خود نقشہ جات سے معلوم ہوجائیگا
علاوہ صیغہ جات بالا کے راجہ صاحب نے تعلیم خلائق مین تغافل نہین کیا ہے اور
کہیتڑی و کوٹ مین مدرسہ جات ہندوستانی مقرر کئے ہین مدرسہ کہیتڑی مین ہر روز
آنے والے نوّہ طالب العلم ہین اور سنسکرت و ہندی و اردو اور بعض بعض انگریزی
پڑھتے ہین اور کوٹ مین سنسکرت ہندی اور اردو کی جماعتین ہین اور
قریب اسی طالب علم روزمرہ آتے ہین مین نے ہر دو جگہہ کے طالب العلمون کا
امتحان لیا اور باس قلیل عرصہ مین کہ جب سے وے پڑھتے ہین البتہ بہت ترقی
کی ہے مدرسہ کہیتڑی مین راجہ صاحب ہر ہفتہ بلا فروگذاشت جاتے ہین اور
اور طلباء کا امتحان لیتے ہین چونکہ اونکو اپنی طبیعت سے شوق ہے بلاشبہہ
مدرسہ جاری رہیگا اور ترقی پاویگا اور راجہ صاحب نے مجھسے ایسا
بھی کہا کہ عند الحصول موقع و ذریعہ چند دیگر مردانہ و نیز زنانہ مدرسہ جات
مقرر کرینگے۔

پیشتر دو سال قبل جوار کہیتڑی مین گاڑیون کا عنقریب بالکل گذر نتہا
صرف ایک راستہ جانب شمال مشرق سے کہیتڑی مین گاڑی جا سکتی تہی

شمالی وجنوبی سمتین بالکل بند تہین قریب پندرہ میل تک راستہ پہاڑ نہایت
ایسا دشوار گذار تہا کہ مسافر پیادہ اور بنجاران بیڑ بار بمشکل اور دقت سے
گذر سکتے تہے اب وہان بہت اچہی سڑک سولہ فیٹ عریض جسپر گاڑی بلا تکلیف
چلی جاوے تیار ہوگئی ہے اور اسی طرح جنوب کیطرف سے تجارت جاری ہو
بندوبست پولیس بہی قابل اطمینان ہے البتہ راجہ صاحب کے انتظام مین
یہہ امر سد راہ ہے کہ اون کے ملک کے حصہ عظیم مین مفسد و سرکش مینہ اور
راجپوت کہ کم وبیش عادی غارتگری ہین آباد ہین مگر راجہ صاحب باہر
حدود اپنے علاقہ کے امن وعافیت رکہتے ہین و باستقلال تمام جد وجہد کرتے
ہین اگر گرد و نواح کے راجپوت رئیس علاقہ ٹہیکادائی کی بہی اسیطرح کوشش
کرین تو ہمکو امید ہو سکتی ہے کہ ڈکیتی و دیگر جرائم اس ملک کا جلد انسداد
ہوجاوے ۔
الغرض راجہ فتح سنگہ صاحب ذاتی ذہین و ہوشیار ہین اور اپنی ترقی کا اور اپنے
ملک پر عادلانہ حکومت کرنے کا فکر رکہتے ہین اونکو اوایل سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کی نصیحت و صلاح لینے کی عادت ہے اور معتقد ہین کہ اونکی عافیت اور اونکے
ملک کی بہتری سرکار انگریزی کی امداد و پناہ پر کہ اوقات مختلفہ پر اونکو ملتی رہی
ہے منحصر ہے امید کہ چند اصلاحین جو اونہون نے کی ہین انکا ثمرہ بہ وقت حاصل
ہوگا اگرچہ ریاست کی قدیم اہلکارون کو تبدیلی اور نو طرزیان بمقتضا خاصہ طبعی پسند
نہین ہین اور اونکی یہہ خواہش ہے کہ کاروبار ریاست جسطرح پیشتر گذشتہ
سے ہوتا رہا ہے اوسی طرح ہو مگر راجہ صاحب کو بہت استقلال ہے اور

اونکا قطعی ارادہ ہے کہ ترقی و اصلاح کی تدبیرات کو ضرور عمل مین لاوین اور جو کچھہ اونہون نے ذکر لیا ہے اوسکے دیکھنے سے امید ہو سکتی ہے کہ اسیطرح ایک سب کچھہ کرینگے مجھے امید ہے کہ حالات ریاست کہیتڑی کی یہہ مختصر کیفیت آپکو پسند ہوگی اور یقین ہے کہ اگر آپ چند سطرین خوشنودی کی طرف راجہ صاحب کو لکھینگے تو اونکو بہت خوشی حاصل ہوگی امید ہے کہ آپکی راے مین بہی باتفاق راے میرے راجہ صاحب مستوجب استعانت و جرأت دہی ہین —

نمبر ۳۲ ترجمہ چٹھی صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب اونرابل ولیم سیوہ صاحب بہادر سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک غیر بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ نمبری ۵۹۱ مورخہ مقام شملہ ۲۱ جولائی ۱۸۶۷ء —

آپکی چٹھی نمبری ۵۴ مورخہ ۱۱ جون مع رپورٹ کپتان بینن صاحب متضمن بیان اینکہ راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی نے اپنے ممالک کا بہت عمدہ انتظام کیا ہے وصول ہوئے اور مین نے چٹھی و رپورٹ مذکورہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر دام اقبالہ کونسل کے اجلاس مین پیش کی —

جناب نواب ممدوح و اصحاب کونسل کو ملاحظہ کیفیت کپتان بینن صاحب سے کمال خوشی حاصل ہوئی کل رپورٹ راجہ صاحب کی عاقلانہ تدبیر اور اون کی تمنا ی دلی ترقی انتظام ریاست کی شہادت دیتی ہے —

علی الخصوص اس امر سے کہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے بندوبست مالگذاری تین برس کیواسطے منضبط کیا ہے اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ اگر مفید ہوا تو

میعاد بند و بست مین دس برس دیگر زیادہ کیے جاوینگے جناب ممدوح والمناقب
باالخصوص مین راجہ صاحب کی بڑی نیکنامی ہے کہ مصارف سالانہ مین مبلغ
گیارہ ہزار روپیہ مد تعلیم خلایق و شفاخانہ و تعمیر سڑک خرچ ہوتا ہے اور شوق
ذاتی راجہ صاحب کا ترقی صیغہ جات مذکورہ مین قابل تحسین و آفرین ہے۔
جناب ممدوح والمناقب و اصحاب کونسل کی یاد مین کسی ہندوستانی ریاست
کے انتظام کی ایسی کیفیت جو رپورٹ حال مشعر انتظام کہیتڑی سے زیادہ اعزاز
و نیکنامی نمایان کرتے ہو ملاحظہ سے نہین گذری ہے۔
اسواسطے جناب محتشم الیہ نے باجلاس کونسل ایک خط بنام راجہ صاحب لکھنے
کا حکم نافذ فرمایا ہے چاہیئے کہ آپ خط مذکور راجہ فتح سنگہ صاحب کو دینے کیواسطے
مہاراجہ صاحب جے پور کے پاس بھیجدین اور جناب نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر و اصحاب کونسل نے مہاراجہ صاحب کو بھی چند کلمات مفید لمطلب تحریر
فرمائے ہین۔
آپ کو چاہیئے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ماتحت اپنے کو ہدایت کرین اور جب
موقع ہو خود بھی کوتاہی نکرین کہ رؤسا و امراء راجپوتانہ سے طریقہ مستحسن
راجہ صاحب کہیتڑی کی نقل کرائی جاوے اور اون کی خاطرون پر منقوش
کرین کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب و اصحاب کونسل کی عین تمنا یہ ہے
کہ اس افضل نمونہ پر بکوشش تمام عمل کرتے ہین۔
نمبر ۲۳ خط جناب صاحب سیکرٹری بہادر بنام راجہ صاحب۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالے

حسب الحکم نواب مستطاب معلی القاب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر ممالک ہند باجلاس کونسل آن مہربان را اطلاع میرود کہ بندگان نواب صاحب ممدوح از صاحب ایجنٹ خود شنیدند راجپوتانہ تحریری مشتمل بر کوائف انتظام مشفق در ریاست خویش یافتہ بلاحظہ آن کمال خوشنودی حضرت ایشان گردید بہ دستی پیوست ازینکہ آن مہربان را بناگاہم کہ ظہور مساعی آن مشفق بتقدیم انتظام واجب وجمہ در امور مالی و بہبود و کوشش در اینکہ ترقی ریاست زود مسودی گردد موجب تحسین و عزت آن مہربان است و بخصوص و شوارع و شفاخانہ ہا کہ بعہد آن مہربان زر کثیر داد بل ذات خود در ترقی گرفتن و مسود مسند بودن آنہا توجہ و ہمت بلیغ برگماشتہ اند ہر آئینہ اینگونہ حسن انتظام ریاست خاصۃً قابل تحسین است و بندگان نواب صاحب مسبوق بالمدح باجلاس کونسل بالیقین کامل است کہ آن مہربان بکار بستن اینگونہ تدابیر در سرسبزی رعایاے خود باتوجہ تام و انجاح مرام مصروف خواہند بود و نیز جناب ممدوح را امید است کہ بہ تبعائے حسن انتظام آن مہربان جم غفیر از روساے راجپوتانہ پیرو باشند و خاص خواہش سرکار باوقار انگریزی ہم ہمین است زیادہ چہ برطرازد۔

نمبر ۲۱۷ تقریر جناب نواب معلی القاب سرجان لارنس صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند بہ دربار اعظم واقع آگرہ تاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء۔

اے مہاراجگان و راجگان و سرداران ۔ آپ سب صاحبان کو آج اپنے روبرو جمع ہوا دیکھکر مین کمال محظوظ ہوں اور اس امر سے مشہور ہین کہ

عالیشان عمارت تاج گنج سے اور سب سے زیادہ اس جہت سے کہ زمانہ سابق
مین سلطنت شاہنشاہ اعظم کا جسکے نام سے اکبر آباد نام پایا ہے پایۂ تخت تھا
نامور ہے آپ کے آنے پہ مبارکباد دیتا ہون آپ کا اور میرا آپس مین ملنا
بہت اچھا ہے میرے واسطے اسطرح مفید ہے کہ جناب ملکہ مقدسہ نام آور
آفاق فرمان روائے انگلستان و ہندوستان کا وزیسرائے ہو کر مجھکو چاہیے
کہ اتنے روسا داہل رتبہ و نامی گرامی سے ملاقات کرون اور واقفیت پیدا
کرون اور آپکو اسواسطے مناسب ہے کہ مجھسے روبرو گفتگو کرسکو اور
درباب انتظام اپنے ممالک کے جو کچھہ میرے مدنظر و خواہشین ہین سماعت کرو
براہ دانشوری اور راستی سے حکومت کرنیکا فن بہت مشکل ہے اور صرف بذریعہ
فکر و خیال و محنت کامل ہو سکتا ہے ہندوستان کے شاہون اور رئیسون مین
ایسے بہت کم ہین جو ضروری اوصاف سے ہی موصوف ہون کیونکہ اونھون
نے اپنی آغاز جوانی مین سیکھنے اور پڑھنے اور تجربہ کاری مین خبرداری نہین
کی اور نہ اونھون نے اپنے اخلاق کو کہ اونکے بعد مسندنشین ہونے والے تھے
اچھی طرح بڑھایا اور خبرداری سے تربیت کی اسی سبب سے اکثر ایسا ہوا ہے
کہ رئیس کے گذرجانے پر اوسکو بطور نیک و عقیل حاکم کے یاد نہین کرتے دولتمند
آدمی جبتک زندہ رہتے ہین اون کے خیرخواہ اور تابعدار ایسی خوبیون کی
بابت کہ وے مطلق نہین رکھتے اون کی تعریف کیا کرتے ہین مگر فقط اوسیوقت جب
اونکی حیات منقضی ہو اصلی حال کہا جاتا ہے کہ ایسے آدمیون کی کل ناموری
مین سے جو کہ وے پیدا کرسکین فقط وہ ہے جو بہ اعتبار حکومت عادلانہ

ونیز تجارت کے جاری ہو تو قابل تعریف ہو سکتے ہین لیکن صرف شہدا اور بہادرون
کا نام فراموش ہو جاتا ہے گذشتہ اور نیکنام ہمیشہ زندہ رہتے ہین ایام
جنگ و جدل ہندوستان سے گذر گئے اور اب امید ہے کہ پھر کبھی نہ آوین گے مگر
شاید در سامعین حاضرین مین سے بعض کو ہندوستان کا وہ زمانہ یاد ہوگا اور
بہتون نے اوسوقت کا حال سنا ہوگا کہ جب غارتگرون اور قاتلون کے ہاتھ
سے حاکمون کے محل اور زمیندارون کے جھونپڑے بلکہ ہندو و مسلمانون کی
پرستشگاہین مامون نہ تہین اوس زمانہ مین کل ممالک سورد تباہی و
موقع مصیبت زدگی ہو رہی تہی اور ولایت کے خطہ جات وسیع پر کسی ایک
گانوین بمشکل تمام ایک چراغ کی روشنی نظر آتی تہی مگر حکومت انگریزی واقع
ہندوستان نے اس بدنظمی کا انسداد کر دیا ہے اب ملک ویران و بیابان
مسکن حیوانات خونخوار نہین رہا ہے اور وسعت عظیم پر دیہات آبادان اور
زراعت مالامال پہیلی ہوئی ہین کل باشندگان بامن و عافیت تمام زیر سایہ
سرکار انگریزی رہتے ہین —

مگر باوصف اسکے کہ حصہ عظیم ہندوستان کی بلاشبہ یہی صورت ہے اگر حصص
متفرق کا حال بغور تامل تحقیق کرتے ہین تو بوجہ اسکے کہ اب بہی ظلم و تشدد بکثرت
تمام ہوتا ہے اور اکثر جرائم بلا سزا رسانی رہجاتے ہین اور کچھہ دریافت نہین
ہوتا پس لازم ہے کہ جسطرح سرکار انگریزی تمہارے ممالک کو تشدد بیرونی سے
محفوظ و مامون رکہتی ہے اسیطرح تم بہی رعایا کو رکہو اور یہ امر بجز حکام ممالک
ملک دیگر سے انصرام نہین پاسکتا ہے اور اون سے بہی صرف اوسی حالت مین

کہ اگر ہمیشہ خبر گیری و نگرانی کرتے رہین عیش و عشرت کے واسطے اونکو بہت وقت ہے بلکہ بعض کو اوس سے بہی زیادہ فرصت ہے اور بسبب نہونے کسی صورت دلچسپی کے درماندہ و حیران ہوجاتے ہین ہمدران حال بعض کی یہہ مشکل ہے کہ اپنے ہمسایون سے فساد اور اپنے ماتحت امیرون سے نزاع و تکرار اور اوس سے زیادہ بیوجہہ اور لاحاصل مصروفیت مین تضیع اوقات کرتے ہین اگر کوئی رئیس اپنے فرض واجب اور خبر گیری ریاست مین غافل رہے تو اسکو یہہ توقع کسطرح ہوسکتی ہے کہ اوسکا دیوان بجاے اوسکے بطرز مناسب کام انجام دیگا حسن انتظام کیواسطے قوانین پسندیدہ اور اہلکاران چیدہ زیر نگرانی متواتر نہایت ضروری ہین اور اسیطرح عملہ پولیس مستعد و کارگزار اور سررشتہ واجب ایصال مالگذاری بہی ضرور ہے تاکہ رعایا امن و فراغت سے رہ سکین اور اپنی محنت کے ثمرہ سے متمتع ہوسکین واسطے تربیت لوگون کے مدرسہ جات اور واسطے معالجہ بیمارون کے شفاخانہ جات بہی مقرر کیے جاوین شاید بعض رئیس مقروض ہین اور جو طریقہ مین نے بتلایا ہے بموجب اوسکے عمل کرنا اونکو محال ہوگا مگر دیگر رئیسون کی آمدنی بہت ہے مین سب سے یہہ چاہتا ہون کہ ہر ایک حاکم حسب مقدور اپنے عمل کرے تم مین سے بعض آپسمین بلا انتفاع کیواسطے بحث و تکرار کرتے ہو اور اپنے رتبہ و درجہ سے رنجیدہ ہوتے ہو لیکن اگر سب اس بات مین کوشش کرتے کہ دیکہین اپنے ملک کی حکومت نہایت انصاف و عاقلانہ طریقہ سے کون کرتا ہے تو کتنا مفید ہوتا اور آپسمین اونکو مقابلہ کی بہت گنجایش ہوتی ـ

سرکار انگریزی فقط اوسی رئیس کی سب سے زیادہ عزت کریگی جو انسداد
جرائم اور ترقی حالات مین سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے اسی دربار
مین ایسے رئیس بہی ہین جنہون نے اسطرح نیکنامی پیدا کی ہے اور مین
مہاراجہ صاحب سیندہیہ اور بیگم صاحبہ بہوپال کا نام لیتا ہون نواب غوث محمد
خان مرحوم والی جاورہ کے انتقال سے مجہکو ازبس رنج و قلق ہوا ہے
کیونکہ مین نے سنا ہے کہ وہ دانشمند و سخی حاکم تہا راجہ سیتامئو واقع
مالوہ بعمر نوہ برس ہے تاہم کہتے ہین کہ وہ اپنے ملک کا بہت اچہا انتظام
کرتا ہے - راجہ صاحب کہیتڑی علاقہ جے پور کا بظہور حسن انتظامی ریاست
بہ ادائگی خاص و عام باجراے تحریرات باضابطہ اعزاز و اکرام کیا گیا
ہے جب مین کسی رئیس کے طریقہ مستحسن ولیاقت کا حال سنتا ہون تو بہت
خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے اوصاف کو مشہور کرکے کوشش کرتا ہون
کہ دیگر حکام کو بہی اوسکے طریقہ کے بموجب کاربند ہونے کی جرأت و ترغیب
دیجاوے زمانہ سابق کے شاہان و رؤسا کو اپنے ملک مین راستے
جاری کرنے کا کچہہ خیال نہ تہا وسے اکثر مقامات دشوار گذار اور عنقریب
ناقابل رسائی پر رہتے تہے اور اونکے محلون کے گرد ہر طرح کی فصیل اور
شہر پناہ اور دیگر ذریعہ محافظت بنائی جاتے تہے کہ اون مین سے باہر
نکلنے کی نوبت بہت کم ہوتی تہی اور اگر کہین جاتے تہے تو سپاہی و دیگر
ہمراہیان مسلح کا انبوہ ساتہہ ہوتا تہا اور سیر عجائبات دیگر ممالک کا اونکو
خاطر بہ گمان بہی نہین ہوا تہا اور اگر کبہی ہوتا تو تحصیل غیر ممکن متصور ہوکر

भोपाल
जावरा
सीतामौ

سوقت رفتار روساے ہندوستان اپنے ممالک سے فاصلہ دور دراز
پر جاے جس مقام پر جاتے ہین کچہہ تامل نہین کرتے اور بعض رئیس ایسے عقلمند
اور دور اندیش ہوگئے ہین کہ اپنے ملک کے طول وعرض وطول مین سڑک
تیار کرنے پر رضامند ہین اور بعض نے ایسے کام مین سال بسال زر کثیر
خرچ کیا ہے مجھے امید ہے کہ دیگر رئیس بہی اون کے نمونہ کے بموجب
کاربند رہین ۔

سنہ ۱۸۶۶-۶۷ ع کی رپورٹ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے علاوہ مضمون رپورٹ
۱۴ - مئی سنہ ۱۸۶۶ ع کے لکہا ہے کہ باوصف بدنظمی وابتری حالات شیخاواٹی
کے کہیتڑی کے علاقہ مین بہت امن ہے اور وہان کا حال شیخاواٹی کی
دیگر ریاستون سے بالکل مختلف ہے رئیس کی مستقل مزاجی بخلاف اہلکاران
قدیم کہ نو طرزی کے مخالف ہین تحسین وآفرین کے لایق ہے صاحب سکرٹری
گورنمنٹ کا خریطہ جو مہاراجہ صاحب جےپور کی معرفت دیا گیا اوس سے رئیس
بہت خوش ہوا ہے راجہ فتح سنگہ نے سنگہانہ مین بہی مدرسہ جاری کیا ہے
सिंघाना
اور بعض اجناس تجارت پر بنظر ایزادی تجارت محصول معاف کیا ہے اور
نے علاقہ کوٹ پوتلی کے مفسد ٹہاکرون کو جنہون نے شورش کر رکہی تہی ضبط
کرلیا ہے اور وارداتون کا انتظام کردیا ہے اگر فتح سنگہ کا یہی طریقہ جاری
رہے تو غالب ہے کہ زمانہ بدانتظامی راناوت جی صاحبہ کا بخوبی عوض ہوجاے
گا ۔

سنہ ۱۸۶۶-۶۷ ع مین کہیتڑی کی آمدنی سے لکہہ [illegible] کی ہوئی یہہ کسی قدر

مالگذاری کی آمدنی سے زیادہ ہے مگر جیسی بحالت عدم مخالفت موسم
ہوتی ویسی نہین ہوئی ایصال مالگذاری کہتیری کی برابر اور کہی جگہہ
غیر تحقیق وہ مشکل نہین ہے سرزمین ریگستانی بوقدرتی خواص مخصوص
شناوائی سے آبپاشی عنقریب غیر ممکن ہے اس سبب سے پیداوار
زراعت زیادہ تر بارش کی کمی وبیشی پر موقوف ہوتی ہے اور زمینداران
کی آمدنی بالکل فصل خریف سے ہوتی ہے یہہ سال زمیندارون کے حق
مین بخصوصیت ناقص ہوا ہے علاوہ اسکے عین ضرورت کے وقت مین
بارش کی قلت رہی اور فصل کی تیاری کے وقت ژالہ زدگی سے نقصان
ہوا اگر رئیس قابل تحسین فیاضی سے دستگیری نکرتا تو آفتون سے رعایا
تباہ ہوجاتی اور یہہ نتیجہ رئیس کے نقصان کثیر گوارا کرنے سے ہوا ہے کہ شاذ
ہرایک رئیس ایسا کر سکے جمعبندی مین دس فیصدی کی بلکہ بعض جا پر
پندرہ فیصدی کی کمی کی گئی اور زمیندار اور کاشتکارون کی اس تخفیف
جمع سے بمقدار واجب متمتع ہونے مین کوشش کی گئی اسطرح تخمیناً
معاف ہوا اگر یہہ نہوتا تو سے لکہہ جمع ہوجاتی — یہہ مصیبت
کم ہوئی تہی اور ایسے وقت مین حاکم کی تمیز اور لیاقت انتظام کا امتحان
ہوتا ہے چنانچہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے کمال دانشوری وفیاضی سے
عمل کیا کہ اس سے وے لائق تحسین وآفرین ہین اور یہہ اون تدبیرون
پر اور اضافہ ہے جن سے وے اپنی رعایا کے نزدیک عزیز ہوئے
اور جو اونکی ریاست اور رعایا کے حق مین بہت مفید ہوئی ہے ریاستکا

ریاست کا خرچ سالانہ لکہہ [illegible] روپیہ ہوا ہے سال گذشتہ مین لکہہ [illegible] روپیہ تہا
اسمین [illegible] روپیہ کی تخفیف ہوئی ہے۔

اضافہ خرچ مین بڑی رقمین صیغہ جات مفید عام مثل [illegible] تعلیم و حفظان صحت
و تعمیرات مفید عام کی بقدر [illegible] روپیہ مین سال گذشتہ مین [illegible] روپیہ خرچ ہوئے
ہین باوصف اس عاقلانہ فیاضی مصارف مفید کامون کے جہان براو دست
ممکن تہا خرچ مین تخفیف بہی کی گئی صرف کو ہیار مین خوش انتظامی سے
[illegible] روپیہ کی کمی ہوئی اور کل [illegible] جات ریاست مین بہت کفایت اور
دور اندیشی سے عمل ہوا انتظام پولیس کا بہت مستعدی سے ہے کل
جمعیت پولیس مع ایک سپرنٹنڈنٹ کے ۱۰۵ سوار ۱۹۳ پیادہ میزان
۲۹۹ کس ہین۔

صدر کہیتڑی مین ہی اوسکی جمعیتین جابجا بحسب ضرورت موقع تقسیم ہوتی
ہین اوسکی کارگذاری کی بہترین دلیل یہہ ہے کہ کہیتڑی و کوٹ پوتلی کے
ضلعون مین ارتکاب جرایم کے جو سابقًا بکثرت ہوتا تہا کمی ہوئی ہے ڈکیتی
وغیرہ جرایم کے اس سال مین بہت کمی ہوئی ہے اگر شیخاوائی کے دیگر رئیس
بہی ایسی ہی کوشش کرین تو غالب ہے کہ تہوڑے عرصہ مین بالکل واردات
بند ہوجاوین۔

اس سال مین رئیس نے دو مدرسہ جات ایک انگریزی کا کوٹ پوتلی مین
اور ایک ہندی کا چڑاوہ مین مقرر کئے ہین اب پانچ مدرسہ جات ہین
اون مین ۲۳۰ طالب علم ہین وے انگریزی و فارسی و اردو و سنسکرت

پڑھتے ہین اور کتب مروجہ مدارس ممالک مغربی و شمالی کی پڑھائی جاتی ہین
ان ممالک مین اجراء تعلیم مین جو مشکلات واقع ہوتی ہین اون کے دفعیہ کی
ہر ایک تدبیر کی گئی ہے وظیفہ طلبا اور انعام امتحان خود رئیس کی موجودگی
مین دئے جاتے ہین اور مدرسہ ریاست کے عہدون پر نوکر کئے جاتے ہین چنانچہ
پانچ طالب علم مدرسہ کے اسطرح نوکر ہوئے ہین تعلیم نسوان بھی جاری ہے مگر
راجہ بہت کوشش کرتا ہے کہ برہمنان وغیرہ کا تعصب جو اس بات مین
ہے رفع ہو کچہری کے شفاخانہ جات رونق پر ہین اور اطراف سے جو لوگ
آتے ہین اونکو آرام ملتا ہے اس سال کے ہیضہ مین تقسیم ادویات و معالجہ
مریضان مین اون سے بہت فایدہ پہونچا ہے ایسا عمدہ انتظام ہوا اور
تدبیرات حفظان صحت ایسی کارگر ہوئین کہ بیس فیصدی زیادہ مریض
نہ مرے

عدالتین بھی معتبر ہین اور بہت فائدہ پہونچاتے ہین اونکی کارروائی انگریزی بھی
عدالتون کے ضوابط پر ہے مجموعہ تعزیرات ہند بہ ترمیم ضروری بحسب عادات
رعایا کے ہدایت نامہ سمجھا جاتا ہے

دیوانی کی کارروائی مین ممالک سے آئین کے قواعد پر بوجہ سادگی و موافقت
کے عمل ہوتا ہے اور قانون حد سماعت بھی بہ ترمیم واجب جاری ہوا ہے کل مقدمات
فوجداری ۱۲۱۳ فیصل ہوئے ہین اونمین سے ۶۸ کا اپیل ہوا اور ۱۲ مجرمون کو سزائے قید
ہوئی اور رعایا سے جرمانہ وصول ہوا عدالت دیوانی مین ۲۷۸ مقدمات فیصل ہوئے
اونمین ۵۵ کا اپیل ہوا ۱۲۱۳ اجرائے ڈگری جیلخانہ جدید قابل آسایش پچاس قیدیون کے

تعمیر ہوا اوسط درجہ ۳۶ قیدی رہے صفائی و خبرگیری خورونوش اچھی رہتی ہے اور سڑکون کی تعمیر و مرمت کی مشقت لیجاتی ہے۔

سنہ ۱۸۶۹و۶۸ع کی رپورٹ مین درج ہوا کہ افسوس ہے کہیتڑی کا حال جیسا پیشتر تہا ویسا نہین ہے سال بہر سے بوجہہ بیماری رئیس وہان نہین رہتا ہے فی الحال وہ تبدیل آب وہوا کیواسطے حسب ہدایت اطبا آگرہ منصوری پر گیا ہوا ہے اس سبب سے انتظام ریاست مین بہت خلل واقع ہے ابتری وظلم کی شکایتین آتی ہین اور ہر رشتۂ انتظام مین سستی ہے ان سب مراتب سے رئیس کو آگاہ کیا گیا اور اوس نے اقرار کیا ہے کہ بفور حصول صحت واپس آوے گا بعد ازان حال اوس نے انتظام ریاست کا بندوبست کر دیا ہے جے پور کے دیگر اضلاع کی نسبت کہیتڑی مین قحط کی زیادہ تکلیف ہوئی ہے نقص زمین و ذریعہ آبپاشی نہونے سے پیداوار بہت کم ہوا اور دو سال گذشتہ مین بہی کم ہوا تہا۔

بندوبست سالہ کے انقضا سے پہلے کی میعاد ستمبر گذشتہ مین منقضی ہو گئی بندوبست دہ سالہ جو تجویز ہوا تہا قحط کی وجہہ سے ملتوی رہا ہے مگر رئیس نے لکہا ہے کہ سال آیندہ کے شروع مین بشرط بہتری حالات مالک کیا جاویگا۔

جمع خرچ کا حساب نہین آیا ہے مگر کمی پیداوار اور تقاوی دینے اور ایصال جمع مین التوا کرنے سے آمدنی مین کمی ہوئی ہے تخفیف قحط کی تدبیرات عمل مین آئی ہین دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری ہوئی ہین اون مین ہزار آدمی پرورش پاتے ہین ایصال جمع مین بہت تخفیف

کی گئی ہے اور بہتیرون کیواسطے کہ قحط کی سختی سے بہت ہوگئے تھے چند روزہ
شفاخانجات جاری کیے گئے عدالت و تعلیم و طبی سررشتہ جات مین بدستور
کام جاری رہے —

جھالاور رپورٹ سنہ ۹۶-۱۸۹۵ع یہ ہے کہ افسوس ہے راجہ کیتی سی اب بھی [illegible]
ملک سے باہر ہیں اور اونکی بیماری کو دیکھتے ہوئے امید نہین کہ وہ کبھی
واپس آوے اس حالت مین ریاست کا بندوبست اچھا ہونے کی کیا توقع
ہو سکتی ہے اس سال مین بھی [illegible] آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا ہے سبب
اسکا لغویات و دستگیری قحط زدگان اور رئیس کے باہر رہنے کے مصارف
مین ٹھاکر سیو بہاگ سنگ مختار ریاست بوجہ دیگر ضرور ریاست کے دہلی مین
زیادہ نہین رہ سکتا ہے اسواسطے زیادہ تر کام منشی ہربخش پر منحصر رہتا
ہے رئیس نے اوسی کو مختار کر دیا ہے منشی ہربخش کو میجر بیمن صاحب اچھا
سمجھتے ہیں اور سب لوگ اچھا سمجھتے ہیں دہلی مین رہنے سے رئیس کے مصارف
خواہ نخواہ زیادہ ہونگے ایسی چھوٹی ریاست کو اس سے بہت نقصان ہے
بندوبست مال ہنوز [illegible] ہے اور مدارس و شفاخانجات جنکے واسطے رئیس [illegible] ہوا
ہے موجود ہیں رئیس جو رعایا سرکار انگریزی کے بہت رضا جو ہیں اور کپتان لوچ صاحب
کے کوٹہ بدلی جانے سے بہت خوش ہیں یقین ہے کہ اچھا بندوبست ہوگا اس
رئیس اور راج [illegible] کے درمیان نا اتفاقی ہے راج کو شکایت ہے کہ
رئیس اطاعت واجب نہین کرتا ہے اور رئیس شاکی ہے کہ راج سے
بیجا دست اندازی ہوتی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ اونکی

چند مرتبہ بطور خانگی و باضابطہ سرکار انگریزی سے تعریف ہوئی ہے اس
سے رئیس کو خود اختیاری کا شوق ہوا ہے اور راج کو حسد پیدا ہوا ہے
دسمبر ۱۸۷۰ء مین راجہ فتح سنگہ کا انتقال ہوا اور بجاے اوس کے اجیت سنگہ
خلاف ٹہاکر السیسر جسکو راجہ فتح سنگہ نے قبل انتقال متبنی لیا تہا مسند نشین
ہوا اجیت سنگہ کی مسند نشینی سے سب خوش ہین مہاراجہ صاحب نے
اوسکو فوراً منظور کیا اور نذرانہ مسند نشینی بہی بہت واجب لیا اور
نابالغی رئیس کے زمانہ مین انتظام اہلکاران کہیتڑی کو سفوض کیا ہے
یہہ رئیس ابتدا سے خوش نصیب ہے اگر راج سے ایسی ہی امداد و
دستگیری رہی تو غالب ہے ریاست مالا مال ہوجاویگی رئیس مرحوم کے
انتقال پر ریاست کے ذمہ پورے آٹھہ لاکہہ روپیہ کا قرض تہا خرچ مین
تخفیف و کفایت شعاری اور رئیس حال کے مصارف محدود کرنے سے
امید ہے کہ ریاست جلد سبکدوش ہوجاوے گی اور سن تمیز کو پہونچنے سے
پیشتر کہ مسند نشینی کے وقت نو برس باقی تہے کل زیر باری رفع ہوجاویگی
ظاہرا یہہ لڑکا ذکی و ہوشیار و خوش وضع معلوم ہوتا ہے اگر تعلیم اچہی ہوئی
تو یقین ہے بہت لیئق ہوگا دربار نے جیپور کالج کے ہوشیار و خوش وضع
طالب علم کو اوسکی اتالیقی کیواسطے مقرر کیا ہے مگر حقیقت مین اتالیقی کا
کام بہت مشکل ہے کہ مردمان متعدد اکثر اوسکے سد راہ اور رئیس کے اغوا کرنے
والے ہین اور یہہ سمجہتے ہین کہ رئیس کو صرف اسیقدر نوشت و خواند کافی ہے کہ صرف
اپنا نام لکہہ لے مگر مہاراجہ صاحب کو اوس کی تعلیم کا بہت فکر ہے اور بہت سا

چند جینٹ تک سے پور مین رکھکر پڑھانا چاہتے ہین تاکہ وہ آیندہ اپنا کام
کرنے کے لائق ہوں ۔
مدرسہ کھیتڑی مین ترمیم ہوئی شفاخانہ کوٹ پوتلی کیواسطے نیٹیو ڈاکٹر نوکر رکھا
گیا اور کھیتڑی مین جو پیشتر سے تھا وہی رہا صاحب ایجنٹ نے دربار کو
صلاح دی کہ شفاخانجات علاقہ کھیتڑی بھی مثل شفاخانہ جات علاقہ جیپور
ڈاکٹر صاحب ایجنسی سرجن سے متعلق رہین اور ڈاکٹر صاحب کو اس
کام کے عوض پچاس روپیہ ماہوار ملتا رہے ۔
کھیتڑی مین کانین بہت ہین مگر بدنظمی سے کانین اور کھیتوان خراب ہو گئی
ہین سابق مین اون کے بیس گھر تھے اب ایک بھی نہین رہا ہے اور کانون
باہم تنازع ہوا تھا اور راجہ کی عدم موجودگی سے فیصلہ کی امید نہ تھی اور
کانون مین محنت کرنے سے کچھ ثمرہ نہ ملا مجبور چھوڑکر چلے گئے بڑی کانون
کے اجرا مین سب سے زیادہ پانی خارج کرنے کی مشکل ہے اول تو دہا کی
صفائی کیواسطے ہیمہ سوختنی کی کمی اور گرانی ہے دوسرے اوسکے گلانے
کی دیگر مشکلات ہین مگر حسن انتظامی اور خوش تدبیری سے یہہ مشکلات رفع
ہوکر کانون سے آمدنی ریاست مین اضافہ ہو سکتا ہے رئیس سابق کی فضول خرچی
سے کہ اون نے ہر سررشتہ انتظام کی بابت حالات باطل کہے اور رکھے تھے
کھیتڑی کی آمدنی و خرچ کا صحیح حال دریافت ہونا عرصہ تک مشکل رہا تحقیقات
سے دریافت ہوا کہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۹ء مین بجاے سے لکھ چالیس ہزار کے جو راجہ نے
لکھی تھی سالانہ چار لاکھ کی آمدنی ہوئی تھی اسیطرح خرچ کا حال بھی تحقیق ہوا

قریب تین لکھ روپیہ کے تھا برآورد سنہ ۱۸۷۱ع مین خرچ کا لکھ روپیہ
رکھا گیا اور یک لکھ روپیہ ادائے قرضہ کیواسطے علیحدہ کیا گیا جب راجہ
ابہیت سنگہ ادائے رسم ماتم پرسی کیواسطے جے پور مین آیا اہلکاران ذیل
ذیل انتظام ریاست کیواسطے مقرر ہوئے ٹھاکر بدہا سنگہ منتظم و مختار ریاست
منشی ہربخش تحصیل لالہ ہرنارائن منصرم عدالت و بھائی شیو بخش افسر فوج و
توجات رام لال منتظم کارخانجات - ان اہلکارون کے اہتمام سے کام اچھا ہوا
اور حسب گنجائش ریاست قرضہ ادا ہونے لگا -
بحث و نزاع جو مابین راج جے پور و اس ریاست کی مدت سے خصوص
راجہ فتح سنگہ مرحوم کے زمانہ مین رہا تھا رئیس حال کے وقت مین بالکل
موقوف ہوگیا اور روابط فیمابین راج جے پور اور اس ریاست کی
حد بندی اور اتفاق و موافقت کہ راجہ مرحوم کی سرکشی اور دربار
جے پور کی سختی سے ظہور مین آئی تھی قایم ہوگئی فریقین کو باہم اعتبار ہوگیا
ہے اور حکومت و اختیارات و طرز حقیت پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ سرکار انگریزی
کی نسبت جو نزاع ہمیشہ رہتا تھا بالکل رفع ہوا سرکار انگریزی نے اس پرگنہ
کی بابت نذرانہ مسند نشینی معاف کردیا ریاست کے حق مین بہت اچھا
ہوا اور رئیس و کل متعلقین ریاست نہایت شکر گذار ہوئی رئیس نے
مدت تک جے پور مین رہکر نوشت و خواند و کاروبار ریاست مین اچھی لیاقت
حاصل کی -

وہ ایک ریت ہزار روپیہ کہ پہلے روز تقسیم تنخواہ کیواسطے آیا تہا لوٹ لے گئے انجام کار ڈونگر سنگہ علاقہ جودہ پور مین گرفتار ہوکر وہان کے مہاراجہ صاحب کے سپرد ہوا جواہر سنگہ کی تحقیقات ہوئی مگر شہادت کامل نہونے کی وجہہ سے رہائی پاکر علاقہ بیکانیر مین پناہ پذیر ہوا اور سنہ ۱۸۵۵ء مین مع بہو بال سنگہ اور کنور کے بہائیون کے سیکر مین مسکن گزین ہوا سنہ ۱۸۵۰ء مین راو راجہ پرتاب سنگہ سیکر والا لاولد مرگیا بہیرون سنگہ نامی بعمر سولہ سال دعویدار مسند پیدا ہوا راو راجہ لچھمن سنگہ کے انتقال پر اوسکی رانی سٹر تنی جی حاملہ تہی اور اسکے پیٹ مین بمقام گہاٹے راو اوس سے بہیرون سنگہ پیدا ہوا تہا حمل بابت سبکو اعتراض تہا اور راو پرتاب سنگہ نے اپنی حیات مین بہیرون کو کبہی اپنا بہائی قبول نہین کیا تہا اسکا سبب فریق ثانی نے یہہ بیان کیا کہ اگر راو پرتاب سنگہ قبول کرلیتا تو حسب رواج شیخاوائی سیکر کا آدہا علاقہ دینا پڑتا سرداران شیخاوائی سیکر مین جمع ہوئے اور سب نے بالاتفاق بہیرون سنگہ کے حق مین رائے دی کہ وہ مسند نشین ہو مگر اوسکی اصلیت مین مدت تک سبکو شبہہ رہا۔

۱۱- مارچ سنہ ۱۸۶۶ء کو سیکر مین راو راجہ بہیرون سنگہ کا انتقال ہوا چند مہینوں سے بیمار تہا اسواسطے راج جے پور نے پیشتر سے انتظام عدم ارتکاب وارث کردیا تہا کہ تبرہ سنگہ سرد یری کا لڑکا مادہو سنگہ متبنی ہوکر مسند نشین ہوا کہ سب لوگ اوس سے رضامند تہے اور کل رشتہ داران و برادران وا ہلکار راج جے پور کی موجودگی مین پگڑی بندہی مسند نشینی کے وقت اوسکی عمر پانچ

سال کی تہی ٹھاکر شیام سنگہ یکجدی خاندان سیکر نے دعوی مسند نشینی کیا تھا
مگر پیش نگیا مہاراجہ صاحب کا اس ریاست پر عرصہ تک عتاب رہا اور راجہ
سے رئیس کی مسند نشینی منظور نہین ہوئی وجہ یہہ کہ اگرچہ باوصف عذرات
واستثناء اکثر غرض مند اور دعویدار لوگون کے مہاراجہ صاحب نے راو دیو سنگہ
کے متبنی ہونے پر کچھہ اعتراض نہین کیا تھا مگر بوجہ سرپرست ہونیکے نذرانہ
مسند نشینی لینا چاہتے تھے سیکر والون نے اول بحوالہ دستور قدیم اپنی ریاست
اور رواج ملک کے اوسکے ادا کرنے مین عذر کیا تھا مگر آخر کار جب مہاراجہ صاحب
نے باجراے اشتہار عام اپنے کل توابعین رئیس و جاگیردارون سے نذرانہ
مسند نشینی لینیکا عام قاعدہ جاری کردیا مکند سنگہ منتظم سیکر نے بھی منظور کرلیا اور
پہلے دو لاکھہ روپیہ زر نذرانہ تین قسطون مین ادا ہونا قرار پاکر اپریل سنہ ۱۸۶۹ء
مین رئیس کی مسند نشینی منظور ہوئی راو راجہ مادہو سنگہ کی نابالغی کے سبب
سے انتظام ریاست ٹھاکر مکند سنگہ کرتا ہے یہہ شخص بہت نیک چلن تجربہ کار
و لیاقت سے کام بہت اچھی طرح کرتا ہے رعایا خوش و آسودہ حال ہے
ریاست کے جمع و خرچ کا خاطر خواہ بندوبست ہے اور ابتری و بدنظمی
کہ ملک شیخاواٹی مین عام ہین سیکر مین مطلق نہونے سے اہالیان ریاست
کی بڑی نیکنامی ہے مکند سنگہ نے کپتان بولٹ صاحب سے انسداد وارداتہاے
ڈکیتی و غارتگری کا اقرار کیا تھا اوس سے زیادہ ایفا کیا اس سے اوسکی
کارگذاری تحسین و آفرین کے لائق ہے۔
رئیس طبیعت کا ذہین اور ذکی معلوم ہوتا ہے اوس کی تعلیم کیواسطے

بنارس سے طلب ہو کر استاد مقرر کیا گیا راؤ ہونگ کو بائیس برس کے
بعد جے پور سے رخصت ہوئی تب مہاراجہ صاحب نے اونکو سب کاموں سے
زیادہ تحصیل علم کی تاکید کی تہی –

سیکر نے بہی مثل جے پور کے اپنے علاقہ میں غلہ پر راہداری وغیرہ کا محصول
معاف کر دیا اور رفع تصدیعات قحط ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء میں بہت مدد کی –

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء میں ٹہاکر رنجیت سنگہ کے انتقال سے کہ وہ انتظام ریاست میں کہ بنگ
کا شریک تہا سیکر کا بہت نقصان ہوا اور راؤ راجہ کے اوستاد نے علاوہ تعلیم
وتربیت اپنے شاگرد کے ریاست میں چند مدرسہ جات مقرر کئے

اکتوبر ۱۸۷۵ء میں نواب ولیم اسے صاحب جے پور میں تشریف فرما ہوئے
تب مہاراجہ صاحب نے بشمول دیگر سرداران شیخاوالی راؤ راجہ بادہونگ
رئیس سیکر کو بہی بلوایا تہا اور پہر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مارچ میں سیکر کا
دورہ کیا دونوں مرتبہ کے امتحان سے معلوم ہوا کہ راؤ راجہ ہوشیار ہو رہا
ہے ٹہاکر کاشی سنگہ ولد ہکم رام وجیت سنگہ کہ انصرام کار ریاست کرتے ہیں بہت
تجربہ کار محنتی وکارگذار ہیں ایام قحط میں رعایا کی پرورش وخبرگیری اچہی
ہوئی رعایا خوش وفارغ البال اور کپتڑی کی مصیبت زدہ رعایا سے بہتر ہی
البتہ سیکر کو درباب تقرر مدرسہ جات وشفاخانجات حسب قاعدہ ممالک انگریزی
کیپتڑی کا سا دعوی نہیں ہے مگر بنا وصلت تعلیم ومعالجہ حسب طریقہ قدیمہ
باشندگان ضلع کے فائدہ کیواسطے ہوتا ہے اچہا کیا گیا ہے اور جب خیال
کیا جاتا ہے کہ منتظمان ریاست کو اس بندوبست کی بابت کچہ دعوی اور تحقیق

نہین ہے اور سے اوسکی حیثیت رہے اوس سے زیادہ کرکے دکھایا
نہین جاتا ہے ہین تو زیادہ تر تعریف کے لائق ہے پرگنات کے مدرسون
مین کہ بکثرت ہین صرف ہندی پڑہائی جاتی ہے راجہ کا استاد ۱۲ لڑکون
کو انگریزی پڑہاتا ہے اور ایک مکتب اردو کا بہی شہر مین ہے راجہ کی
تعلیم اچھی نہین ہے اوسکا استاد بنارس کالج کا طالب علم اور ظاہرا
خوش رو ہے اور صاحب علم ہے مگر راجہ کو اچھی طرح نہین پڑہا سکا ہے وہ
شاکی ہے کہ راجہ اکثر چند ہفتون تک نہین پڑہتا ہے اور واقع مین اوسکو
ہم سبق لڑکون کے امتحان سے ثابت ہوا کہ وہ اون سے بہت کمتر ہے
اس سے ثابت ہے کہ رئیسون کا گہر پر تربیت پانا بہت مشکل ہے اور تدبیر
اوسکی بجز تعلیم میو کالج اجمیر کے اور کچھ نہین ہے سنہ ۱۸۷۱ع کے جمع وخرچ
مین ریاست کی آمدنی بقدر دو لاکھ الف ہزار اور خرچ دو لاکھ [illegible]
درج ہوا مگر اسکی آمدنی ہمیشہ قریب چار لاکھ متصور ہوئی ہے اور اس
خوش انتظامی کے زمانہ مین یقین ہے اور بہی زیادہ ہوگی —

لباؤ

۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع کو ایجنسی جے پور مین ہمیر سنگہ ٹہاکر لباؤ کے انتقال اور
چند روز کے خلف ٹہاکر گوبند سنگہ سور جگدہ والے کی مسند نشینی کی خبر
پہونچی مہاراجہ جے پور سے اس پر اعتراض ہوا بلکہ ٹہاکر سور جگدہ کی جاگیر
قرق ہو کر وکیل قید کیا گیا اور دستک جاری ہوئی جے سنگہ ٹہاکر

ڈونڈلود چند دیگر اشخاص دعویدار تہے ڈے سنگہ کہتا تہا کہ تہا کر متوفی نے پیشتر مجہکو متبنی لیا تہا اور راجہ بیکانیر کی شہادت دیتا تہا مگر راجہ بیکانیر کی شہادت اوسکے حق مین بوجہہ رشتہ داری قابل پذیرائی نہ تہی ۔ راج جود کو چند رسنگہ کے متبنی و مسند نشینی ہونے پر کچہہ اعتراض نہ تہا صرف نذرانہ مسند نشینی لینا چاہتا تہا چنانچہ معاملہ سیکر کے ساتہہ بساط کا نذرانہ بہی لیکر چالیس ہزار روپیہ قرار پاکر رفع نزاع ہوگیا سنہ ۱۸۶۶ء مین چندر سنگہ مرگیا اوسکی عمر بائیس سال تہا ۔

پاٹن تورا والی

پاٹن مین بہت ابتری و بدنظمی رہتی ہے راوُکے ذمہ قرضہ بکثرت ہے اور بہت اپنے رشتہ داروں سے لڑنے اور جہگڑنے مین مصروف رہتا ہے اون کے پاس حسب رواج ملک چہوٹی چہوٹی جاگیرین ہین بسبب قلت معاش و محتاجگی کے غارتگری کرتے ہین اور سرزمین پہاڑی ہے اس سبب سے راج خاطر خواہ انتظام نہین کرسکتا ہے خود راوُ بہی مجرموں کی پناہ دہی اور اعانت کرتا ہے اور مال مسروقہ و مفرورہ مین حصہ لیتا ہے ایک مقدمہ مین راوُ پاٹن نے جمعیت سررشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کے تعاقب و گرفتاری مجرمان مفرور جیلخانہ انگریزی مین خلل پیدا کیا تہا اس جرم مین راج سے ادس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۔

اونیارہ

اوچپارہ کی ریاست راج جے پور کی جنوبی سرحد پر واقع ہے اور وہاں کی
سرزمین پہاڑ و بیرانی ہیں راج کے عمدہ ترین حصص میں سے ہے مگر ریاست
بے انتظامی و ابتری سے نہایت زیربار و مقروض ہے ایک دفعہ ساہوکاران
قرضخواہ ریاست کو بالعوض قرضہ دیہات کے جمع مقرر کر دی تھی مگر راؤ راجہ
سابق نے ابتدا سے ہی اون سے بدعہدی کی اور دیہات پر قبضہ کر لیا تاہم ریاست
کی آمدنی میں کمی ہوتی گئی اور رئیس کا مطلق اعتبار نہ رہا ساہوکاروں نے
جے پور میں نالش کی مگر راج بھی حیرت میں تھا کہ کیا کرے اور حسب عادت جنگل
اور ٹاپیروں سے کاربراری ہو سکے سختی نہیں کیا جاتا تھا راؤ راجہ فتح سنگھ
رئیس سابق محض ناخواندہ تھا اوسکو کام کرنے کی نہ لیاقت تھی اور نہ خواہش
فضول خرچ و بدرویہ اور شراب وغیرہ نشوں کا ایسا عادی تھا کہ اوسکے
قوائے دماغی ضعیف ہو گئے تھے انجام کار ۱۸۹۶ء میں اوسکا انتقال ہوا اور
بجائے اوسکے سنگرام سنگھ بعمر نو سال تھا مسند نشین ہوا دربار جے پور نے
دولاکھ روپیہ نذرانہ لیکر اوسکی مسند نشینی منظور کی رئیس کی نابالغی میں انتظام
ریاست کیواسطے پنچایت منتظمان حسب تفصیل
ٹھاکر لچھمن سنگھ دوبلکا - چمنی لال - ٹھاکر باگھ سنگھ باس پور - ٹھاکر گلاب سنگھ بلودا
الٰہی بخش چودہری - مقرر ہوئے اون کے تقرر کیوقت سب سے بڑی مشکل یہ پیش
آئی کہ ریاست کے ذمہ پانچ لاکھ روپیہ کا قرضہ تھا اور اوسکے ادا کرنے کیواسطے
صرف ڈیڑہ لاکھ روپیہ کی آمدنی تھی اور ریاست کے مصارف کثیر تھے پہر ان
سرکاریکی بہت ہوشیاری سے کام کرنے لگے مگر ریاست کی بدنصیبی سے چمنی لال

दोनला
बिलासपुर
पलोहा

جو کل پنچون مین سب سے زیادہ لایق اور کارکن تہا مرگیا اور پہر وہی ابتری وخرابی پہیل گئی مہاراجہ صاحب کو اس ریاست کے انتظام کا کمال فکر ہے مگر کوئی تدبیر نظر نہین آتی خوف تہا کہ شاید انجام مین کوئی پردیسی منتظم مقرر کرنا پڑے اگرچہ یہہ تدبیر صرف اوسی حالت مین کیجاتی کہ جب اور کسیطرح کارروائی نہوتی اس ریاست مین بہی لایق و دیانت دار آدمی کا ملنا تو دشوار نہتا مگر وہان کے لوگ دستور قدیم کے ایسے پابند ہین کہ تقرر مختار پر اوسکے مخالف وسد راہ ہوجاوین —

رئیس کی تعلیم وتربیت کیواسطے نرسنگ لال نامی طالب علم جے پور کالج جس نے کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کا امتحان دیا تہا اوسکا مصاحب واتالیق مقرر ہوا اور سنہ ۱۸۸۲ء مین اوسکی کلچی پور ماتحت ایجنسی بہوپال کے رئیس کی دختر سے شادی ہوئی اس شادی کے مصارف سے قرضہ مین چالیس ہزار کا اضافہ ہوا اور آمدنی جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ کی تہی اندنون صرف ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ کی ہے اگر اچہا انتظام ہو تو شاید چار لاکہہ کی یا اس سے بہی زیادہ آمدنی ہوجاوے —

قرضہ ریاست مین بڑی رقم سیٹہہ لکہمی چند راد ہاکشن متہرا والہ کی بتعداد دو لاکہہ روپیہ ہے کہ سنہ ۱۸۶۸ء مین بدستخطی ضروریات قحط لیا تہا ابہی اوسمین سے بہت تہوڑا ادا ہوا ہے رئیس چاہتا ہے کہ اس قرضہ کے عوض مین چند دیہات چند سال کے واسطے بالکل تا زمان سیٹہہ صاحب کے انتظام مین مفوض کر دئے جاوین کہ اونکی آمدنی اصل وسود کے تمام وکمال ادا کرنیکے واسطے مدت معینہ مین کافی ہو اسیطرح

بالعوض چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج واجب الطلب راج جے پور کے کہ
بکثرت باقی ہے رئیس دیہات علاقہ کو لازمان سیٹھ صاحب کے سپرد کیا جاتا
ہے کہ وے ہی انتظام کریں اور وے ہی راج کا خراج داخل کیا کریں اور
بعد ہر کتال اپنے عہد کے تمسک با اقرار اس امر کے کہ تا وقت ادائے تمام و
کمال قرضہ اس پر عمل کریگا لکھنے کو مستعد ہے ۔

مہاراجہ صاحب نے معزز اہلکاران و متوسلان ریاست کو طلب کر کے اون
سے اسلوبی انتظام کی صلاح لی مگر جب کوئی تدبیر کارگر نہوئی تب رئیس کو
طلب کر کے مدرسہ ٹھاکران واقع جے پور میں داخل کیا اور اہلکاران اونیاتہ
میں سے کوئی کام کے لایق نکلا تب مجبور راج سے لیق و ہوشیار شخص کو
انتظام ریاست کیواسطے مقرر کیا ۔

دوسری فصل
کشنگڈہ

کشنگڈہ کے شمال مغرب اور شمال میں جودہ پور کا ملک اور مشرق میں جیپور
کا راج اور اجمیر کا انگریزی ضلع اور جنوب اور جنوب مغرب میں بھی ضلع اجمیر
واقع ہیں یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۲۶ درجہ
۵۵ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۱۵ دقیقہ
کے درمیان واقع ہے اوسکا رقبہ ۷۲۴ مربع میل آبادی ایک لاکھہ [illegible]
اور ریاست کی آمدنی سالانہ دو لاکھہ چھبیس ہزار روپیہ ہے علی العموم زمین قلیل

پیداوار کی ہے اور ملک کے وسط مین جنوب سے شمال مغرب کیطرف
پہاڑ پہیلا ہوا ہے البتہ ملک کے پست حصص کی زمین مزروعہ ہو سکتی ہے
کہ اونمین پانی سطح زمین سے قریب ہے صحرائی پیداوار کو زیادہ تر تودہ ریگ
بند نما و بیفائدہ ہے اس ریاست مین قصبات مفصلہ ذیل ہین ۔

کشن گڈھ لب سڑک آگرہ و اجمیر واقع ہے وہان راجپوتانہ کی سرکاری
ریل کا سٹیشن ہے شہر کے اندر مہاراجہ صاحب کا محل بہت مضبوط اور
عالیشان عمارت ہے اوسکے گرد عریض آثار کی بلند فصیل ہے محل سے متصل
وسیع تالاب ہے اوسمین باغ ہے شہر بہت بڑا ہے اور عمارتین پختہ اور
بلند مگر اکثر شکستہ ہین قریب آٹھ ہزار باشندون کی آبادی ہے عرض
بلد شمالی ۲۶ - ۳۲ طول بلد مشرقی ۷۴ - ۵۷ ۔

روپ نگر اجمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق مین اور جے پور سے
۱۱۶ میل جنوب مغرب عرض بلد شمالی ۲۶ - ۴۷ طول بلد مشرقی ۷۴ - ۵۵

سروار نصیر آباد سے ۲۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی
۲۶ - ۵ طول بلد مشرقی ۷۵ - ۸ ۔

فتح گڈھ اجمیر سے ۳۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی ۲۶ - ۱۰ طول
بلد مشرقی ۷۵ - ۱۰ ۔

تاریخ

کشن سنگہ نے کہ راجہ اودے سنگہ والی جودہ پور کا نوان بیٹا تہا بعوض
ارتکاب قتل بادشاہی سے خود اختیار رئیس ہونے کی اجازت حاصل کرکے

سنہ ۱۶۱۳ع میں کشنگڈھ کی ریاست بنائی تہی جب راجہ گج سنگہ والی
جودھپور سے شہزادہ خرم عرف شاہجہان کی جو بعض تدبیرون مین جو اوسنے
اپنے باپ جہانگیر کے خلاف کی تہین شریک ہونے سے انکار کیا تب خرم
نے اوسکے سوتیلے بہائی گوبند داس بہاٹی راجپوت سردار مارواڑ کی معرفت
اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا مگر گوبند داس نے بہی بجز راجہ گج سنگہ اور
بادشاہ کے کسیکو اپنا آقا نہ سمجہکر اوسکی اعانت سے صاف انکار کیا اس
وفاداری کی علت مین خرم نے راجہ گج سنگہ کے چچا کشن سنگہ کے ہاتہ
سے گوبند داس کو قتل کرایا اور کشن سنگہ کو علیحدہ ریاست قایم کرنیکی
اجازت دی کشن سنگہ نے حدود مارواڑ سے باہر زمین پسند کرکے شہر
آباد کیا اور اوسکو اپنے نام سے نامزد کرکے اپنی گنہگاری کو دوامی
یادگاری بخشی کشن سنگہ کے تین خلف سہسمل - جگمل - بہارمل ہوئے
اوسکے بعد ہری سنگہ اور اوسکا بیٹا روپ سنگہ بانی قصبہ روپ نگر ہوئے مگر اوسکے
زمانہ کے کوئی حالات قابل تحریر نہین اٹہارہوین صدی کے اخیر مین جو افراط
و تفریط ہوئی اوسمین شریک ہونے کیواسطے یہ ریاست بہت چہوٹی تہی بلکہ ثابت ہے کہ
و نقص مین ریاست کیواسطے بہت مفید ہوئین کیونکہ اسمین شک نہین کہ اس باعث
سے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون نے جو مدت تک خراج نہین لیا اوسکا سبب
صرف قلت ریاست تہی مگر سنہ ۱۷۹۱ع کے واقعات نے راجہ کشن سنگہ کو
اعمال خلاف خیرخواہی وطن سے مشہور کردیا سنہ ۱۷۸۸ع مین جودھپور کے
راٹہوڑ اور جیپور کے کچہواہون نے مرہٹون کے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا

घोसमल
जसमल
भारमल

اور تونگا کی لڑائی مین اونکو شکست دی اس شکست کا عوض ۱۷۹۱ء مین پاٹن
اور میڑتہ کی لڑائی ہونے سے ہوا ان لڑائیون کیواسطے کشن گڑہ کا رئیس
بہادر سنگہ مرہٹون کو اپنے ملک پر چڑہا کر لایا تہا اونکو لانے مین اوسکو کچھہ
اپنی بہبودی و بہتری کی خواہش نہ تہی بلکہ اپنے مالک راجہ جودہپور سے
انتقام لینا مقصود تہا کہ اوس نے بہادر سنگہ کو اپنے بہائی کے حقوق واجب
غصب کرنے سے باز رکہا تہا میڑتہ کی لڑائی نے مرہٹون کو راجپوتانہ پر
مسلط کر دیا اور صرف کشنگڈہ کا دغاباز رئیس اس عام مظلومی سے محفوظ رہا
بہادر سنگہ کے بعد کلیان سنگہ راجہ ہوا اوسکے زمانہ مین بذریعہ عہدنامہ
مندرجہ نقشہ نمبر ۲ سنہ ۱۸۱۸ء کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین آیا اس
عہدنامہ سے قرار پایا کہ مہاراجہ کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین رہکر
مدد کیا کرین اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی رئیس ریاست سے عہدوپیمان
نکرے اور کسی سے نزاع و تکرار ہو تو اوسکا استغاثہ سرکار مین پیش کرے
اور عندالطلب اپنی حیثیت کے بموجب فوج بہیجے سرکار انگریزی نے اپنی
طرف سے اوسکی حفاظت کرنی منظور کی ملک مقبوضہ کا مالک مستقل ہونے کی
کفالت دی اور اپنی مداخلت نکرنے کا اقرار کیا بعد انضباط اس عہدنامہ
کے مہاراجہ کلیان سنگہ کا طریقہ ایسا ہو گیا گویا وہ دیوانہ تہا اوسکے ذہن
مین سمایا کہ سرکار انگریزی راج کے اندرونی کاروبار مین مداخلت کرنا
چاہتی ہے اور اس خیال سے سنہ ۱۸۲۵ء مین بادشاہ دہلی کے پاس استغاثہ
کرنے کیواسطے دہلی کو چلا جب اوسکو حکام نے فہمایش کی کہ ایسا ہرگز نہین ہو سکتا

تب رضامند ہوکر واپس آیا پہر اوس نے سمجہا کہ سرداران ریاست کی نوکری پر
واجب التعداد مطالبہ سے سبیل ہوسکتی مگر کوئی کفالت نہ تہی کہ زر نقد ادا کرے پس جو
سے نوکری کرنے سے منظور نہ ہونگے اسواسطے اونہون نے براہ انصاف انکار
کیا بلکہ ٹہاکر فتح گڑہ نے بالکل خودسری اختیار کی مگر سرکار انگریزی نے جاگیردار
ریاست قرار دیکر واجب حکم مہاراو کی ہدایت کی مہاراجہ نے اونکی سزادہی
کے ارادہ سے فوج بہیجی لیکن جب وہ دہلی مین پہونچا کہ خاندان تیموریہ
کے لقبی بادشاہ کے روبرو استغاثہ کرنے کیواسطے پہر دہلی کو بہاگ گیا اور
وہان خیال منصب مثل دربار شاہی مین بیہودہ ہین کر جانیکا قیمتا حاصل کرنے
مین مصروف ہوا بعد ازان حال کشنگڑہ مین اوسکے ہمراہی غافل نرہے اونہون
نے فوج بہرتی کی اور بوندی کی ریاست سے بہی دو دلی ٹہاکرون نے بہی
کو بہیجے مدد لیکر مقابلہ مین کوتاہی نکی ان مین لڑائی ہونے لگی اور اس سبب
سے قرب و جوار کے علاقہ انگریزی مین بہی شر پیدا ہوا اسواسطے مہاراجہ کو
ہدایت ہوئی کہ خود اوسکے اور اوسکے ملازمین اور ٹہاکرون کے حرکات سے
جو نقصان پیدا ہوگا اوسکی جوابدہی مہاراجہ کے ذمہ ہے اور اگر فی الفور بندوبست
نکرے گا تو اوس کا عہدنامہ منسوخ ہوکر ٹہاکرون سے عہد و پیمان
کیا جاویگا اس ہدایت نے اونکو ششدر کردیا اور وہ دیکہا یکہ دہلی
سے واپس آیا اور اپنے سردارون کو جمع کرکے بذات خود مفسدون پر
حملہ آور ہوا مگر سردارون کے رویہ سے ثابت ہوا کہ اونکو اپنے ہم قوم یا غیرون پر
حملہ کرنا منظور نہ تہا ایک ایک کرکے سب علیحدہ ہوگئے اور پہر سب نے متفق ہوکر

دارالحکومت کا محاصرہ کیا اور کلیان سنگہ کو خارج کرکے اوسکے صغیر سن لڑکے
کو مسند نشین کرنا چاہا راجہ اجمیر کو بھاگ گیا اور سرکار انگریزی سے درخواست
اعانت کرکے اپنے ملک کا ٹھیکہ دینا چاہا مفسد ٹھاکروں نے بھی سرکار مین
استغاثہ کیا سرکار نے اوسکی درخواست نامنظور کرکے ہدایت کی کہ اگر
وہ دہلی کو چلا جاوے اور اوسکی غیر حاضری مین انتظام ملک پر اہتمام پولیٹکل
ہو تا رہے تو کچھ مضایقہ نہین اسپر رئیس اور سرداروں کے درمیان
عہد و پیمان ہوا مگر بشرایط مقررہ کے کفالت دینے مین سرکار نے انکار کیا وہ
دہلی کو چلا گیا اور صاحب رزیڈنٹ نے فہمایش کرکے اوسکو واپس بلایا مگر
لاچاری سرداروں نے حسب خواہش مہاراجہ یہہ بھی منظور کیا کہ مہاراجہ
صاحب جودہپور فیصلہ کر دین مگر اوسمین سرکار انگریزی کی کفالت ہو یہہ
امر سرکار نے منظور نہ کیا سرداروں نے ولیعہد کو مسند نشین کر دیا اور
کشنگڈہ کا محاصرہ کرکے اوسمین داخل ہونے والے تہے کہ مہاراجہ صاحب
نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی درمیانگی منظور کی اونکی وساطت سے شرایط
قرار پاگئین اور مہاراجہ کلیان سنگہ کشنگڈہ مین آگئے مگر تہوڑے عرصہ
کے بعد ثابت ہوا کہ مہاراجہ صاحب اور سرداروں کے درمیان صلح و
اتفاق رہنا غیر ممکن ہے کیونکہ مہاراجہ صاحب اپنے قول پر ثابت قدم
نہین ہین سردار پہر جمع ہوئے اور مہاراجہ کلیان سنگہ سنہ ۱۸۳۲ع مین اپنے
خلف مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے علاقہ انگریزی مین
چلے گئے اور تا حیات خود ... ہزار روپیہ سالانہ لیتے رہے سنہ ۱۸۳۹ع میں

جو ملکی سانبہر کا نمک بمقدار کثیر کشنگڑہ کے علاقہ مین ہو کر باڑوتی کو جاتا تہا
اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا تہا جب سے سانبہر سرکار انگریزی کے
قبضہ مین آیا ہے اس راستہ سے نمک کی بہرتی موقوف ہو گئی اور اوس کے
محصول کے بقدر ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ راج کشنگڑہ کی آمدنی مین کمی ہوئی
ہے علاوہ اسکے نوڈہ کا نمک مشرقی ملک کو کشنگڑہ مین ہو کر جاتا تہا مگر اس سمت کا
کا موقع دیکھنے سے واضح ہے کہ سرحد پر تہوڑا سا پہیر کہانے سے اس راج
کے علاقہ مین جانے کی ضرورت نہین رہتی ہے کہ اس سے بہی بہت نقصان
ہوا ہے اب صرف ممالک متوسط و وسط ہند کو جانیوالا نوڈہ کا نمک یہان
ہو کر گذرتا ہے اور اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے۔

اور ریاست کو فایدہ ہوتا ہے

[illegible] مقدمہ مابین مہاراجہ صاحب اور ٹھاکر فتح گڈہ کی نزاع
۱۸۶۲ء مین انتہا درجہ کو پہونچکر فیصل ہوا اس نزاع
[illegible] سے ہوا تھا اور موجبات یہہ تھی طرز حقیقت جایداد
گڈہ روابط و مدارج باہمی مہاراجہ صاحب و ٹھاکر فتح گڈہ مہاراجہ
صاحب کہتے تھے کہ فتح گڈہ بھی علاقہ ریاست مین ایک جاگیر ہے
ٹھاکر کو دیگر جاگیرداران ریاست پر کسیطرح فضیلت و فوق نہین ہے
وہ ہر طرح سے دربار کا ماتحت و محکوم ہے اسواسطے اوسکو لازم ہے
ہماری اطاعت و فرمان برداری کرے
اور ٹھاکر کہتا تھا کہ مہاراجہ صاحب اور ریاست سے علیحدہ خود
ہون میری جایداد بطور جاگیر کے نہین ہے بلکہ میرے بزرگون کو
[illegible] راج کے ملی تھی کہ اسوجہہ سے مجھکو مہاراجہ صاحب سے
دربار مین گدی برابر بیٹھنے کا منصب حاصل ہے طرفین سے
وہ پیچیدہ دلائل جو تنقیح طلب ہوئین مگر تعجب یہہ کہ جس سند کے بموجب جایداد
ملی تھی اور صرف اوسی سے اصل حال منکشف ہوتا پیش نہوئی اور [illegible]
جواب دیا کہ گم ہو گئی ہے اصل یا نقل کچھ بھی نہ مل سکی اور اوسکے نہ ملنے کے
متخاصمین مین سے کوئی فریق وجہہ معقول بیان نہین کر سکا اگرچہ ٹھاکر کی
خود اختیاری کے دلائل بمقابلہ شہادت طرف ثانی کے محض بیروج تھین مگر
اسمین شک نہین کہ جب سے یہہ ٹھکانہ کشنگڈہ سے علیحدہ ہوا ہے اور [illegible]

وعزت اعلےٰ درجہ کی ماتحتی کے کہ صرف جاگیر کی عام اصطلاح سے
رہے ہیں کل حالات پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ مہاراجہ صاحب ٹھاکر کے ساتھ
بہت بردباری و اعتدال سے پیش آئے ہیں اونہون نے صاحب پولٹکل ایجنٹ سے
ٹھاکر کی بدچلنی وگستاخی سابقہ کا ہمکو بہت خفیف خیال ہے اور ہم اوسکو ہر طرح
ہمدان کا چھوٹا بھائی سمجھتے ہین اور جیسے اس رتبہ کے لوگون کی عزت و توقیر
ویسے ہی کرتے ہین اور باستثناء ٹھاکر کے اس دعوی کے کہ ہماری برابر گدی
حقوق وعزت کو بطور سردار اعظم ریاست ملحوظ رکھتے ہین ۔
بجز خود اختیاری مطلق اور گدی پر مہاراجہ صاحب کے برابر بیٹھنے
ہین کیا صاحب نے اوسکو صفائی سے اور حکماً اطلاع دہی کہ تمہارا
فرض ہے کہ اپنے آقا کے احکام وخواہش کی تعمیل کرو اور خوشی سے
وفادار ماتحت ہوکر رہو اور اگر ایسا نکروگے تو مہاراجہ صاحب کو
بزدستی وسرکوبی اطاعت کرادین کہ بشرط اجازت سرکار انگریزی
بہ آسانی کرسکتے ہین ۔
ہونے ٹھاکر حال کے ونیز اس خیال سے کہ وہ ابتک تھوا
وغیرہ پر حاضری دربار سے معذور رہا ہے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب
کو سمجھا دیا کہ خاص اس ٹھاکر کی نسبت اوسکی حیات مین وہی رعایت جاری
رہی اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دے کر گورنمنٹ کے حکم اخیر کا
انتظار کیا جولائی ۱۸۸۳ع مین پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان سے حکم صادر
ہوا کہ ٹھاکر فتح گڈہ چھ مہینے کے عرصہ مین اپنے سرپرست رئیس کی خدمت

ہو کر حسب قاعدہ بجا آوری آداب کی مگر ٹھاکر سے جو اوسوقت تک
خود اختیاری کا دعوی کرتا تھا یہہ امید نہ تھی کہ وہ اس مخالف حکم کی
تعمیل کرے اسواسطے اس خیال سے کہ شاید مجبور مہاراجہ صاحب اونکا
اطاعت کرا دین اور اونکی امداد کیواسطے ضرورت ہو فوج انگریزی
کرنے کی ضرورت ہوئی ۔
صاحب نے ٹھاکر کے اوا سے فرایض کیواسطے تاریخ یکم فروری
اوسکا نتیجہ ایسا مشتبہ تھا کہ کسی قدر فوج انگریزی بیشتر سے
رکھنا ضرور متصور ہوا مگر حسن اتفاق سے اوسکی ضرورت نہوئی بعد
سرکار ٹھاکر فتح گڈہ دربار مین حاضر آیا اور جو مقام اوسکے وا
ہوا تھا اوس پر آکر بیٹھ گیا جون ۱۸۷۸ء مین اس ٹھاکر کا
اوسکا بیٹا بعمر ۲۰ سال جانشین ہوا ۔
کشنگڈہ مین انتظام عدالت کا اچھا ہے چوری و غارتگری وغیرہ
دا تین بہت کم وقوع مین آتی ہین اگرچہ کارروائی عدالت ضابطہ
پابندی سے نہین ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب خود بہ توجہہ وکوشش
مین اس سے حقرسی سے کوئی محروم نہین رہتا اور رعایا کی جا
خواہ حفاظت ہوتی ہے ۔
صاحب کے صاحبزادون کی کہ ایک بعمر سولہ سال اور دوسرے بعمر
مین تعلیم و تربیت مین بہت کوشش ہوتی ہے علاوہ ہندی اد
کے اونکو انگریزی پڑہائی جاتی ہے اگر ہندوستانی دربار کی بد

عادتین اونکو گمراہ نکردین تو یقین ہے مثل اپنے باپ کے ہوشیار

ہونگے اس راج مین ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء مین پچیس مدارس صرف دیسی زبان

[illegible] مین تین جدید مقرر ہو کر کل اٹھائیس ہوگئے اون مین پڑھا

[illegible] ہے مہاراجہ صاحب انگریزی مدرسہ مقرر کرنے کا مدت ورا

[illegible] کرنے مین مگر ابتک اوسکا ایفا نہین ہوا ہے اگرچہ مہاراجہ

[illegible] عذر کرتے ہین مگر اصل سبب یہہ ہے کہ راجپوتانہ کے لوگ ا

[illegible] تعصب رکھتے ہین اور مہاراجہ صاحب کوئی امر جو اونکی رعا

[illegible] نہین کیا چاہتے ہین مگر یہہ ایسا بڑا معاملہ ہے کہ حسب مو

[illegible] واسطے مہاراجہ صاحب کی خوشی پر منحصر رہنا چاہیئے یقین ہے

[illegible] ست کرینگے کیونکہ باوصف قلت آمدنی اور کثرت مصارف

[illegible] فیاضی اور دریا دلی سے خرچ کرتے ہین چنانچہ اونہون نے

بنگالہ کے چندہ مین زر کثیر دیا ہے

تیسری فصل

लावा لاوہ

سابق مین لاوہ ٹونک کی ریاست کا خراج گذار تہا اوس واردات کی وجہہ

جسکی باداش مین نواب محمد علیخان ٹونک سے خارج ہوئے یہہ علاقہ ٹونک

علیحدہ ہو کر ایجنسی جے پور سے متعلق ہو گیا سنوات گذشتہ مین آ

علاقہ اس تفصیل سے ہوئی ہین۔

...منظور کیا۔

...میں قرضہ کا صرف نو سو روپیہ رہگیا اور دوسرے سال مین تمام وکمال ادا

...ریاست ... سے خراج کی بابت فارغخطی لیگئی تب صاحب پولٹیکل ایجنٹ

...صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین چار مراتب ذیل کی درخواست کی۔

...کے بعد ۱۸۶۵ء مین ٹہاکر لادہ جو خراج سرکار انگریزی کو دیتا

...زیر باری ... یا ملتوی کیا گیا تہا اب ایصال اوسکا از سر نو شروع کیا جاوے

...مصارف خاص کیواسطے بوجہہ تنگدستی روپیہ بتعداد قلیل مقرر کیا گیا

...کیا جاوے۔

...روپیہ ... تعمیرات آبپاشی پر جنکا علاقہ مین قدرتی سامان بہت ہے

...التوا مین نہین توجہہ کامل کیجاوے۔

...کیا ... جبکہ صاحب انجنیر راج جے پور کو تجویز تعمیرات فی الفور

...کیواسطے اجازت دی۔

ٹہاکر سے رعایاے علاقہ سب خوش ہے وہ اونکی عافیت وبہبودی مین ہر

کوشش کرتا ہے اور اپنے مختار منتظم کو کہ اوسی کا رشتہ دار ہے انصرام کار...

مین بہت مدد دیتا ہے اور سرکار انگریزی سے رفع زیر باری اور التوای امور

مین جو مدد ملی ہے اوسکا بہت شکر گذار ہے فقط

تمام

بقلم ہیچمدان و ذرۂ بیمقدار کمترین محمد علی منصرم